مہذب اللغات

मुहज़्ज़बुल्लुग़ात

جلد ششم

ر ز س

مرتبہ

حضرت مہذب لکھنوی

PDF By : Meer Zaheer Abass Rustmani

Cell NO : +92 307 2128068 - +92 308 3502081

محسن زبان و ادب جناب مصطفےٰ رشید صاحب
شیروانی کے نام نامی سے جلد ششم کو معنون
کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

مہذب لکھنوی۔

Patron of 'Mohazzab-ul-Lughat'
Alhaj Janab Mustafa Rashid Sahab Sherwani,
Chairman, Geep Flashlight Industries, Allahabad.

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مہذب اللغات

جلد ششم

ر ز س

مؤلفہ

حضرت مہذب لکھنوی صدر کل ہند انجمن محافظ اردو لکھنؤ

ناشر	باہتمام	سکریٹری
مقرب لکھنوی	انوار الحسن انور رائے بریلوی	سید حسن الکمال لکھنوی

منیجر محافظ اردو بکڈپو مجرب لکھنوی

پتہ

محافظ اردو بکڈپو، منصور نگر، نیا محل، لکھنؤ

قیمت مجلد ملا: اٹھائیس روپے پچاس پیسے

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حُسنِ رفتار اپنا لیکن اس قدر معلوم ہے — تیزیٔ رفتار گو بالمصلحت معدوم ہے

فرض کیجیے ہم کو طے کرنا تھے دس بارہ قدم — طے کیے ہیں پانچ قدم اور شش جہت میں دھوم ہے

شکر اس منعم حقیقی کا جو اکیلا اپنے ارادے کے مطابق نعمت ہائے دُنیا و آخرت کا خالق، اور تنہا اپنی مشیت کے موافق اُن نعمتوں کا قسمت کنندہ ہے۔ جن کے جھٹلانے والے اہل نعمت بندوں کو قلیل مہلت دے رکھی ہے اور اپنے شکر گذار بندوں سے اضافۂ نعمت کا وعدہ فرمایا ہے۔ انہی کارساز حقیقی کی مدد سے ہم نے اُردو نظم و نثر کے متعدد تصنیفات و تالیفات شائقین ادب کی خدمت میں کامیابی کے ساتھ پیش کیے اور کم و بیش چالیس برس کی لگاتار محنت کے بعد ادبی دُنیا میں "مہذب اللغات" کا اضافہ کیا۔

مہذب اللغات کی اشاعت کے وقت فکر و تردد کا جو عالم دل پُر آرزو پر طاری تھا اس کی یاد آج بھی دل ہلا دیتی ہے۔ اسباب ظاہری کی کمی کے باعث بجا طور پر یہ فکر دامنگیر تھی کہ واجبی زادِ راہ کے بغیر اس طویل سفر کی آخری منزل تک پہونچنا کیونکر ہو سکے گا۔ لیکن بُزرگان و اُمرا نے ہمارے کام کو قدر دانی کی نظر سے دیکھا اور اس کے جاری رہنے کے اسباب میں مدد کی۔ حکومت ہند نے اپنے حدود مصلحت کے اندر ہماری سرپرستی فرمائی اور ہمارا حق ہم تک پہونچانے میں خندہ پیشانی و فراخ دلی سے کام لیا جو ہماری ہمت افزائی اور بقائے کارگزاری کا باعث ہوا، یہاں تک کہ آج ہم اپنے لغت کی چھٹی جلد صاحبان ذوق کے سامنے پیش کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔

زمانے کے حالات بیشتر یا اکثر جب نیک سے بد یا بد سے بدتر ہو جائیں تو اس کو دُنیا والے انقلاب سے تعبیر کرتے ہیں۔ گزشتہ پچاس سال کے اندر دُنیا کے اکثر ممالک میں عظیم انقلابات رونما ہوئے۔ کہیں اندرونی سیاست بدلی، کہیں بیرونی تعلقات متاثر ہوئے، کہیں آبائی تہذیب مجروح ہوئی کہیں قومی تمدن متغیر ہوا۔ یہاں تک کہ دوسرے ملکوں کے ساتھ ہندوستان میں بھی جو ہونا تھا وہ ہوا۔ حکومت بدلی، حالات میں انقلاب پیدا ہوا۔ لیکن دیگر اصلاحات و تغیرات کے ساتھ ساتھ یہاں ایک خاص بات، جس کی کسی انقلاب زدہ ملک کو ضرورت نہیں پڑی، یہ ہوئی کہ ایک ایسے ملک میں جہاں حکومت کی تسلیم کردہ متعدد زبانیں بولی جاتی ہیں وہاں سب کو یک زبان بنانے کے لیے ایک زبان مقرر کر دی گئی۔ قطع نظر اس بات کے کہ یہ حکم کلاً قابل عمل ہے یا نہیں، اس کو مقبولیت عام ہونے کے امکانات کس حد تک ہیں، ہم کو اس وقت اس حکم میں نرمی پیدا کرانے کے لیے صرف اس اصول پر غور کرنا ہے کہ کسی ملک کا کوئی کام جس میں حکومت کا بھی حصہ ہو وہ حکومت کی محض سرپرستی سے سرسبز رہ سکتا ہے یا حکومت کی عملی شرکت کا محتاج ہے۔

آج سے کم و بیش چالیس برس پہلے جب ہم نے اپنے لغت کی ترتیب و تدوین کا کام شروع کیا تھا اُس وقت صرف یہی خیال تھا کہ اُردو کا ایک ایسا لغت وجود میں آ جائے جو موجودہ لغات سے زیادہ مفید و کارآمد ثابت ہو، چنانچہ زبان کے مشہور محاورات و مخصوص تصرفات زیادہ سے زیادہ جمع ہو جانے پر زیادہ زور دیا، اور لکھنؤ کے فصحا کی مستند و مستعمل زبان کو قلمبند کر دینے کا ارادہ کیا اور انھیں خیالات کے

کے پیش نظر کام چلتا رہا لیکن اس کو زیادہ عرصہ نہیں گذرنے پایا تھا کہ اُردو زبان پر نہایت سخت وقت آگیا جس کو ملک کا ہر زبان دوست باشندہ اچھی طرح جانتا ہے۔ چنانچہ ان حالات کے پیدا ہو جانے کے بعد ہمارے کام کی علت غائی بدلی اور اب وہ اس جذبے کے ماتحت انجام پانے لگا کہ زبان کو قہری تغیرات سے بچانا اگر ممکن نہیں ہو سکتا تو اُس کے امتیازی خصوصیات کو صاحبانِ ذوقِ سلیم کی تسکینِ خاطر کے لیے تحریراً محفوظ کر دیا جائے لیکن ہمارے اس جذبۂ بے اختیار کو بعض ادب پرست حضرات نے صحیح طور پر محسوس نہیں کیا جس کے نتیجے میں عمارت لغت کے بعض سرسری معائنہ کرنے والوں کو کبھی ایک گوشے کے اسباب زینت میں کمی محسوس ہوئی کبھی دوسرے گوشے کے سامانِ آرائش میں۔

چنانچہ اس سلسلے کی ایک کڑی یہ ہے کہ رسالہ 'نوائے ادب' دہلی شائع شدہ ۱۵ر جنوری ۱۹۶۹ء میں دہلی یونیورسٹی کے ایک ممتاز پروفیسر نے ہمارے لغت کی تیسری جلد کا معائنہ کرنے کے بعد یہ اندازہ کیا کہ "یہ لغت زیر سرپرستی حکومت ہند چھپا ہے" اور یہ رائے قائم کی کہ [illegible] زیر سرپرستی اس طرح کے علمی یا ادبی کام جیسے ہو رہے ہیں ویسا ہی ہے"۔ ان دو باتوں میں پہلی بات کے لیے ہم اس وقت صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ موصوف الصدر کا اندازہ بالکل صحیح ہے اور اگر حکومت ہند نے حق شناسی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے فیصلے جاری رکھے تو ہمارا لغت ہمیشہ اُس کی سرپرستی سے مستفیض ہوتا رہے گا۔ اس کے بعد دوسرا ٹکڑا جو موصوف الصدر کے جذبات کا نمائندہ ہے، اس کے متعلق ہم بہت سے گوشے پیش کر سکتے تھے لیکن مقدمے کے مقررہ صفحات اس کے متحمل نہیں، لہٰذا اس وقت صرف اتنا ہی عرض کریں گے کہ گذشتہ بیس برس کے عرصے میں ملک کے علمی یا ادبی کاموں میں حکومت کی سرپرستی کیا ہمیشہ بے محل ہوئی ہے یا کبھی برمحل بھی ہوئی ہے۔ اگر ہمیشہ بے محل ہی ہوتی رہی ہے تو اس کو برمحل بنانے کے لیے حکومت کو کس طرح توجہ دلائی جائے، اور اگر کبھی اتفاق سے برمحل بھی ہو گئی ہے تو اس کی دو چار مثالیں ہم کو بتائی جائیں تاکہ ہم بھی سمجھ سکیں کہ ہمارا لغت کن اوصاف کی کمی کو دور کر لے تو موصوف الصدر کے خیال کے مطابق صحیح معنوں میں سرپرستی کا مستحق قرار پائے گا۔

موصوف الصدر کے مذکورہ بالا اظہار رائے کے سلسلے میں دوسری خاص بات قابل توجہ یہ ہے کہ موصوف الصدر اگر اپنی رائے کو یوں ظاہر کرتے کہ "اس دور میں جس طرح کے علمی یا ادبی کاموں کو اکثر حکومت کی سرپرستی حاصل ہو جاتی ہے اُسی طرح کے کاموں میں یہ بھی ہے" تو صرف ناقص کاموں پر حکومت کی سرپرستی حاصل کر لینے والوں ہی کو بُرا لگتا اور حکومت کے ابرِ کرم پر بیجا برسنے کا داغ نہ لگتا۔ لیکن یہ کہنا کہ حکومت کی سرپرستی میں اس طرح کے علمی یا ادبی کام جیسے ہو رہے ہیں یہ بھی ویسا ہی ہے، اس سے تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حکومت علم و ادب کے ناقص، ناکارہ، غیر مفید کاموں کی جان بوجھ کر مدد کر رہی ہے یا یہ کہ حکومت نے جن کاموں کو مفید و ضروری سمجھا اور اُن کی سرپرستی کا بار اُٹھایا وہ فی الحقیقت اس قابل نہیں ہیں کہ حکومت مدد کرے اور غیر مفید ہیں اور ان کی سرپرستی کے بجائے حکومت کو دوسرے مفید و کارآمد کام کرنے والوں کی سرپرستی کرنا چاہیے تھی یا کرنی چاہیے۔ اس سلسلہ میں ہم کو اتنا عرض کرنا ضرور ہے کہ ہمارے لغت کو کسی ادبی ناول، ادبی افسانے، ادبی ڈرامے یا ادبی مقالے کے مقابلے میں رکھ کے کسی فیصلے تک پہونچنے کی کوشش کرنا ناانصافی ہے، لغت اظہارِ رسائی فہم و نمائش جودتِ طبع کا محل نہیں ہے۔ بالخصوص ہمارے لغت کو صرف ایک غیر متعصب تاریخ نویس کا نمونۂ حقیقت سمجھیے جو تاریخ زبان کا موجودہ پس و پیش آئندہ کے لیے محفوظ کر رہا ہے۔

گنجائش صفحات کی کمی کے باعث ہم اس وقت اسی قدر لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں اور اگر موقع ملا تو آئندہ پروفیسر صاحب موصوف الصدر کے اسی مذکورہ بالا مضمون کے دیگر اجزا کا بھی تجزیہ کر دیں گے۔ "ٹھیٹھ ہندی" الفاظ کے شامل ہونے کی وجہ، "تلخیص نگار" کا خطاب ناقابل قبول ہونے کے دلائل، "تحقیق لغت سے علاقہ" نہ ہونے کے تفصیلات وغیرہ وغیرہ مجبوراً آئندہ پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

آخر میں ہم ہمیشہ اپنے لغت کے سرپرستوں کا شکریہ ادا کر کے مقدمے کو ختم کیا کرتے تھے۔ لیکن اس مرتبہ اپنے موجودہ سرپرستوں کا نام بنام شکریہ ادا کرنے کے بجائے اپنے ایک ایسے سرپرست کے ذکر کو دُہرانا چاہتے ہیں جس سے ہمارے لغت کی صدہا آرزوئیں وابستہ تھیں جو خاک میں مل گئیں۔ یعنی صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کے انتقال سے ایک ایسا ادب دوست سرپرست کم ہو گیا جس کی تلافی ممکن نہیں لغت

کی سرپرستی اُن کی ادب نوازی کا ایک جزو تھی۔ بہار کی گورنری کے زمانے میں جب اُن کی خدمت میں لغت پیش کیا اور ناچیز کی مرثیہ گوئی کا اُن کو علم ہوا تو انھوں نے ۱۴ مئی سنہ ۱۹۵۹ء کو گورنمنٹ ہاؤس میں ایک مجلس کی بنا کی جس میں حکومت کے افسرانِ اعلیٰ اور شہر کے اکابرین مدعو کیے گئے، ناچیز نے جنابِ حُر کے حال کا مرثیہ سُنایا، بہت محظوظ ہوئے۔ اُس کے بعد برابر احسانات فرماتے رہے۔ دہلی آنے پر بھی جو کچھ ہو سکا وہ کیا، ایک مجلس یہاں بھی پڑھوانے کا ارادہ تھا لیکن وہ وقت نہ آیا اور وہ ہمیشہ کے لیے ہم سے دور ہو گئے۔ آج اگر ہم اُن کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے تو کم سے کم ان کے احسانات کا اقرار تو وقتاً فوقتاً کرتے ہی رہیں گے۔

فی الحال ہمارے لغت کے سرپرستوں کی فہرست میں قدرت نے ایک قابلِ قدر اضافہ اور فرمایا ہے جس کا ذکر اس مقدمے کی ان آخری سطروں میں ہونا بہت ضروری ہے۔ ان کا نام نامی جناب مصطفےٰ رشید صاحب شیروانی ہے۔ آپ کے آبا و اجداد ایران کے ایک گاؤں شیروان کے باشندے تھے۔ آج سے کئی سو سال قبل ترکِ وطن کر کے افغانستان میں آ بسے تھے۔ یہ تین بھائی تھے جو شہنشاہ ہمایوں کے دورِ حکومت میں افغانستان سے دہلی آ گئے۔ ان میں سب سے بڑے بھائی کی اولاد عبدالرحیم خانخاناں تھے جو دربارِ اکبری کے ممتاز ترین رکن تھے۔ اور جن کی فیاضی کی مثال اُس وقت سے آج تک دُنیا کے لوگوں میں نہیں ملتی۔ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے بعد ان تینوں بھائیوں کے خاندان والے ہندوستان کے مختلف شہروں میں نکل گئے۔ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں ان خاندانوں کے ایک گروہ نے انگریزوں کا ساتھ دیا اور ایک نے مخالفت کی۔ چنانچہ انگریزوں کے وفادار گروہ نے حکومت سے کافی فائدہ اُٹھایا اور اُن کو بڑی بڑی جاگیریں مل گئیں۔ اسی وفادار گروہ کی ایک فرد علی گڑھ کے نواب سر مزمل اللہ خاں تھے۔ انگریزوں کے غیر وفادار گروہ کے تین بڑے لیڈر تصدق احمد خاں شیروانی، نثار احمد خاں شیروانی، اور فدا احمد خاں شیروانی تھے۔ موصوف الصدر جناب مصطفےٰ رشید صاحب شیروانی، نثار احمد خاں شیروانی کے صاحبزادے ہیں۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں آپ نے اپنے زمانے کی تغیر پسندی پر نظر ڈالی، ذہن نے فکری انقلاب کے آثار کا نقشہ کھینچا، تصور نے مستقبل کے نشیب و فراز کی تصویر سامنے پیش کی، چنانچہ اس ذہنی کشمکش کے پیشِ نظر آپ نے صحیح معنوں میں اپنی دور اندیشی کا اس طرح ثبوت دیا کہ برسوں بعد آنے والے دور میں ایک امتیازی زندگی بسر کرنے کے اسباب کی بنیاد ڈالی اور اسی سال تعلیم سے فراغت حاصل کر کے تجارت کو اپنا شغلِ زندگی قرار دیا۔ جس کے لیے الہ آباد ہی کی سرزمین کو منتخب فرمایا جہاں آپ آج ایک بڑی تجارت کے مالک اور اپنے ابنائے جنس میں نمایاں طور پر سربلند ہیں، دوسرے تاجروں کی نظر میں ہوشیار و تجربہ کار ہونے کی وجہ سے کئی کمپنیوں کے چیرمین، ڈائرکٹر اور منیجنگ ڈائرکٹر بھی ہیں۔ مزید برآں نہایت فخر کی بات یہ ہے کہ آپ بزمِ خدا پرستاں میں سب کے ہم مذاق، محفلِ احباب و عزیزاں میں سب کے مرکزِ اشتیاق، مجلسِ یاران و ہم وطناں میں دشمنِ اختلاف و افتراق، پارلیمنٹ کے ممبر اور حکومت کے معتمد و معتبر علی الاطلاق ہیں۔ روزانہ کی باعمل زندگی میں دیکھا گیا ہے کہ آپ کے دل میں قادرِ مطلق کا لازمی خوف ہے، واجباتِ یومیہ پر واجبی عمل اور مسنونات کا وِرد بر محل ہے۔ خدا ترسی آپ کی عادت ہے۔ جس سے ملتے ہیں خلوصِ دل کے ساتھ ملتے ہیں، احباب پسند و احباب شناس ہیں، صاحبِ مروّت بیش از قیاس ہیں۔ دو مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کر چکے ہیں، تیسری مرتبہ پھر مستقبل قریب میں ارادہ رکھتے ہیں، مبارک ہیں وہ لوگ جو دولتِ دُنیا حاصل کرنے کے وقت بھی احکامِ خداوندی کو پیشِ نظر رکھتے ہیں اور اس محنت سے حاصل کی ہوئی دولت کو صرف کرنے کے وقت بھی رضائے الٰہی کو اپنے نفس کی خواہشوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ حق پرستی میں سکونِ رُوحانی محسوس کرتے ہیں اور حق رسانی میں آخرت پر ایمان ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

اُردو کے اس نازک دور میں جناب مصطفےٰ رشید صاحب کی سرپرستی ہمارے لغت کے لیے نہایت قابلِ قدر و قابلِ شکریہ ہو۔ لہٰذا میں اپنے لغت کی اس چھٹی جلد کو آپ ہی کے نامِ نامی سے معنون کر رہا ہوں اور آپ کی ادب دوستی اور ادب نوازی کا ہمیشہ چرچا کرتا رہوں گا۔ فقط

ناچیز
سید محمد میرزا مُہذّب

۱۵ اگست سنہ ۱۹۶۹ء

رُخِ گلگوں :۔ ایسا چہرہ جو گلاب کے پھول کی طرح ہو۔ سرخ و سفید چہرہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قطرے کہتے تھے پسینے کے رُخِ گلگوں پر
جوش کھائے حسن آئی ہو چہرے سے نکل — امیر

قولِ فیصل :۔ محبوب کے چہرے سے مراد ہوتی ہے۔

رخنہ :۔ (بالفتح) ۱۔ روزن، سوراخ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہیں روزن جو قصرِ یار میں پروا نہیں ہم کو
نگاہِ شوق رخنہ کرتی ہے دیوارِ آہن میں — آتش

رخنہ :۔ ۲۔ مزاحمت، خلل، فتنہ و فساد۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اے صنم تیری نگہ کے تیر سے
شرع میں زاہد کی رخنہ ہوگیا — صبا

رخنہ انداز :۔ خلل ڈالنے والا، مزاحمت کرنے والا، مانع۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کسی رخنہ انداز نے مالک کو بھڑکایا ہو ورنہ میں نوکری سے برطرف نہ کیا جاتا۔

قولِ فیصل :۔ اس کی اردو جمع "رخنہ اندازوں" مستعمل ہے جیسے "رخنہ اندازوں نے تہمتیں تراشیں اور یہی موقع کی کہ حسن آرا کا دل آزاد کی طرف سے پھر جائے" (فسانۂ آزاد)

رخنہ اندازی :۔ خلل ڈالنا، بھانجی مارنا۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ چونکہ آزاد پاشا کو محبت روم کی سچی تھی اس لئے چلتے چلتے کئی بار چاہا کہ پھر باریابی دربار سلطان المعظم سے شرف اندوز ہوں مگر رخنہ اندازوں کی رخنہ اندازی سے... کامیابی نہ ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

رخنہ اندازی کرنا :۔ روڑے اٹکانا، خلل ڈالنا، کسی کام میں مزاحمت کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اس دن مرزا جی کھلے "آج یہ شاہ صاحب آئے ہیں یہ تو صاف صاف رخنہ اندازی کر رہے ہیں ان سے چھٹکارا پانا ذری ٹیڑھی کھیر ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رخنہ بندی :۔ سوراخ بند کرنا (کنایۃً) فتنہ و فساد کی روک تھام کرنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "پیغمبر صاحب نے سب کی اچھی طرح رخنہ بندی کر دی۔" (اجتہاد)

رخنہ پڑنا :۔ (لازم) خلل پڑنا، خرابی پڑنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

رخنے ہزار محملِ رنداں میں پڑ گئے
زہّاد و شیخ دو یہ جہاں مسخرے ہوئے — شاد لکھنوی

رخنہ ڈالنا :۔ کسی کے کام میں خلل اندازی کرنا کسی کے کام میں خرابی پیدا کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ غریب کے کام میں کیوں رخنہ ڈالتے ہو۔ تمہیں اس سے کیا مل جائے گا۔

قولِ فیصل :۔ مؤلفِ نور اللغات نے اس کے معنی "خلل انداز ہونا" لکھے ہیں اور ذیل کا شعر مثال میں لکھا ہے۔

یہ کہہ کے رخنے ڈالیے اُن کے نقاب میں
اچھے بُرے کا حال کھلے گا حجاب میں؟

اوّل تو "خلل انداز ہونا" کے بجائے "خلل اندازی ہونا" لکھنا چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ اس کے استعمال

کا یہ محل نہیں۔ لغات میں رخنہ ڈالنا اس میں سوراخ کرنا ہے نہ کہ خلل انداز ہونا۔ کام میں رخنہ ڈالنا بولتے ہیں۔

رخنہ کرنا: ۱ (متعدی) سوراخ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں اس محل پر سوراخ کرنا ہی بولتے ہیں۔

رخنہ کرنا: ۲ فساد کرنا، مزاحمت کرنا، کام میں رکاوٹ ڈالنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

میری نگہ کے رشک سے روزن کو جا نہ دی
رخنہ یہ قصر یار کی دیوار نے کیا — آتش

رُخ نہ کرنا: ۱ (متعدی) توجہ و التفات نہ کرنا، بالکل متوجہ نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہٹ گیا ہے یہ کسی گیسو و رخسار سے دل
کہ کبھی رُخ نہ کروں گبر و مسلماں کی طرف — ناسخ

رُخ نہ کرنا: ۲ جانے کا خیال نہ کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جیسا اگر کوئی دو کروڑ روپے بھی دے تو بہار کی طرف رُخ نہ کرنا۔ (سیر کہسار)

قول فیصل:۔ جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ خبردار وہاں جانے کا خیال نہ کرنا وہاں بطور مبالغہ کہتے ہیں۔

رخنہ کھلنا:۔ (لازم) سوراخ کھلنا۔ اردو صرف، متروک۔

موج نسیم صحرا ہے آج عنبر افشاں
رخنہ سا کھل گیا ہو دیوار بوستاں کا — مصحفی

رخنہ گر:۔ سوراخ کر دینے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پہلے اے ذوق جفا تاب جگر کو دیکھنا
پھر کسی قاتل کے تیر رخنہ گر کو دیکھنا — تسلیم لکھنوی

قول فیصل:۔ سوراخ کرنے کے معنی میں اب قریب بہ متروک ہے۔

رخنہ لگانا:۔ کسی کام میں خرابی پیدا کرنا، رکاوٹ ڈالنا۔ اردو متروک۔

محل صرف:۔ ان کی عادت ہی ہے کہ ہر چلتے ہوئے کام میں رخنہ ضرور لگائیں گے۔

قول فیصل:۔ اب اس محل پر رخنہ ڈالنا بولتے ہیں جو فصیح بھی ہے۔

رخنہ ہو جانا:۔ خرابی پیدا ہو جانا، خلل پڑ جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اے صنم تیری نگہ کے تیر سے
شرع میں زاہد کی رخنہ ہو گیا — صبا

قول فیصل:۔ اس محل پر رخنہ پڑ گیا بولتے ہیں۔

رُخ نہیں ملاتا:۔ ادھر متوجہ نہیں ہوتا۔ (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس صورت سے نہیں بولتے۔

رخنے پڑنا:۔ رکاوٹیں ہونا، خرابیاں پیدا ہونا، بدنظمی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رخنے ہزار محفل رنداں میں پڑ گئے
زہاد و شیخ رو بہ جہاں مسخرے ہوئے — شاد

رخنے نکالنا: ۱ (متعدی) نقص ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رخنے نکالنا: ۲ نکتہ چینی کرنا، عیب نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رخنے نکالنا: ۳ (کنایۃً) حیلے حوالے کرنا، کسی کام میں عذر کرنا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

در پہ کیسے لا کر دکھلاؤں حال مضطر
وہ چھانٹنے میں لاکھوں رخنے نکالتے ہیں — جلال

رخنے نکلنا: ۱ لازم نقص ظاہر ہونا۔ شک پیدا ہونا۔ اردو محاورہ۔ متروک۔

چنے جاتے ہیں دیواروں کے وہ زن بدگمانی سے
ذرا سے وہم پر کیا کیا وہاں رخنے نکلتے ہیں — جلیل

رخنے نکلنا: ۲ (لازم) رکاوٹ پیدا ہونا۔ اردو محاورہ، قریب بہ متروک۔

دیکھنا ہر طرف نہ مجلس میں
رخنے نکلیں گے سیکڑوں آگے — حالی

رَدّ: ۱ پلٹا دینا، پھیر دینا، واپس کرنا۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فقط تھا مقصد کرنے سے یہ مقصد
کہ اس کو پہلے شوہر پر کروں رد — منیر (معراج المضامین)

قول فیصل:۔ اردو میں یہ لفظ جب تنہا بولتے ہیں تو بلا تشدید کہتے ہیں مگر ترکیب کے ساتھ بہ تشدید ہی مستعمل ہے۔

رد: ۲ تردید، اعتراض کی کاٹ۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس کتاب کی رد لکھنا بہت ضروری ہے اس لیے کہ جاہل و عوام غلط رائے قائم کریں گے۔

رد: ۳ جھٹلانا، جھوٹا ٹھہرانا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے بات کی رد کرنا۔

رد: ۴ غلط، باطل، ناکام، بیکار۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

قتل پر ان کے ستمگار تو کد کرتے تھے
پر یہ کس خوبی سے ہر وار کو رد کرتے تھے — انیس

رد: ۵ (مجازاً) ہٹنے۔ (کرنا کے ساتھ) (نور اللغات۔ سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل:۔ نہ معلوم کس زبان میں کہتے ہیں۔ اردو میں تو مستعمل نہیں۔ (فرہنگ اثر)

مولّف بھی تائید کرتا ہے۔

رَدّا:۔ مٹی یا اینٹوں کی وہ تہ جو دوسری تہ پر رکھی جائے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- رکھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ فارسی میں ردہ بروزن دمہ مطلق صفِ دیوار یا اینٹوں کی ایک قطار کو کہتے ہیں۔

ردا :- چادر عربی، مؤنث۔

قولِ فیصل :- فارسی میں بحذف ہمزہ مستعمل ہے اردو میں بھی اسی طرح رائج و فصیح ہے۔

شبِ فراق میں یہاں نے جو منہ لپیٹا ہے
خیالِ وصل میں پیروں نہیں ردا الٹی — آتش

ردا اٹھانا :- مٹی یا اینٹوں کی ایک تہ کے اوپر دوسری تہ رکھنا۔ اردو صرف، معماروں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :- تم بہت سست کام کرتے ہو آج دن بھر میں تم نے صرف پانچ ردے اٹھائے۔

ردا جمانا :- لازم قرار دینا، تہمت رکھنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

جما آؤں کھانے میں ردا کڑا — شوق
کہ بندہ ہجائے قاری پہ لٹا دھرا — قدوائی

ردا چڑھانا :- دیوار کے اوپر مٹی یا اینٹوں کی تہ رکھنا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف :- حسن آرا بیگم نے (پیر مردے کہا کہ) کل اس دیوار پر دو ردے اور چڑھا دو کوئی ہاتھی پر ادھر سے نکل جائے تو بے پردگی ہوتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :- قرضے یا کسی بار کے لیے عورتیں کہتی ہیں کہ تم ان سے برابر روپے لے کے ردے پر ردا چڑھاتے چلے جارہے ہو۔

ردا رکھنا :- اینٹوں یا مٹی کی رکھی ہوئی تہ پر دوسری تہ رکھنا، چنائی کے اوپر چنائی کرنا۔ اردو صرف، فصیح اور رائج۔

محلِ صرف :- دیوار بڑی جلدی اٹھ رہی ہے اور تم ہو کہ ردے پر ردا رکھتے چلے جارہے ہو۔

ردا رکھنا :- ایک دفعہ کھا کر دوسری دفعہ کھانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- عوام لکھنؤ کی کے ساتھ ردے پر ردا رکھنا بول دیتے ہیں جیسے "تم جب کھانے پر آتے ہو تو ردے پر ردا رکھتے چلے جاتے ہو تمہیں بدہضمی ہوگی تو کیا نہیں ہوگی۔"

ردا رکھنا :- (کنایۃً) الزام رکھنا۔

وہ کریں عذرِ وفا اچھی کہی
مجھ پہ ردے رکھتے ہیں الزام کے — داغ

(نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "تہمت رکھنا" بولتی ہیں۔

رداءت :- فاسد ہونا، خراب ہونا۔ عربی (نور اللغات)

قولِ فیصل :- خالص عربی لغت ہے۔ عربی داں طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

ردِ بندہ، خریدار خدا :- جس کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا خدا اس کی خبر گیری کرتا ہے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ تکملہ تھا تو کوئی مثال بھی دے دیتے۔

ردِ ثبوت :- ثبوت کی تردید۔ بطلانِ شہادت۔ اصطلاحِ قانون۔ (اعظم اللغات)

قولِ فیصل :- بالعموم مستعمل نہیں۔

ردِ جواب :- جواب الجواب، تردیدِ جواب (اعظم اللغات)

قولِ فیصل :- بالعموم مستعمل نہیں۔

ردِ خلق :- مردود، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، متروک۔

وہ ردِ خلق ہوا ہیں گر ڈوب کر مروں گا
مردہ مرا وبالِ دوشِ حباب ہوگا — نسیم

قولِ فیصل :- مؤلف فرہنگِ آصفیہ لکھتا ہے کہ ردِ خلائق بھی بولتے ہیں۔ لیکن اب کسی صورت سے بھی رائج نہیں البتہ اس محل پر مردودِ خلائق بولتے ہیں۔

ردِ دعوت :- دعوت سے انکار۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- اس خیال سے کہ ردِ دعوت سے آپ کی دل شکنی نہ ہو حاضر ہو گیا ورنہ میں بہت دن سے بیمار ہوں۔

ردِ سلام :- سلام کا جواب دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- ہر موقع پر ردِ سلام، سلام کا جواب نہیں ہے۔ فقہ کی اصطلاح میں نماز کے دوران کسی کے سلام کا جواب سلام علیکم سے دینا ردِ سلام کہلاتا ہے۔ نماز کی حالت میں اس فقرے کے علاوہ اور کوئی فقرہ زبان پر جاری نہیں کیا جا سکتا۔

رد کر دینا :- ہرا دینا، مات کر دینا۔ اردو صرف، متروک۔

رد کر دیا ترے لبِ رنگیں نے لعل کو
ٹھنڈا چراغ دامنِ کہسار ہو گیا — شور

رد کرنا :- خالی دینا، کارگر نہ ہونے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ رد کر دیئے ہیں چار تو حربے لعین کے — تعشق

ردلا کھنڈلا :- حقیر، نکما، خراب۔ اردو، صفت، مذکر، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

رَدِّ مظالم :۔ ایسا کار خیر کرنا جس سے کیے ہوئے مظالم کی تلافی ہو جائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔

قول فیصل :۔ حکیم مہدی علی خاں منتظم الدولہ وزیر نواب سعادت علی خاں شاہ اودھ تھے۔ ان کے بعد نواب نصیر الدین حیدر بہادر کے وزیر ہوئے۔ مؤخر الذکر بادشاہ نے دولا کو ردّ دینے کو فوج تیار کر کے تکیم پور کے راجہ جنگ کر کے دس سال کا خراج وصول کیا جائے فوج کی رقم سے ۴۰ ہزار بچے تھے۔ دونوں رقمیں نذر کیں بادشاہ نے خوش ہو کے عطا فرما دیں چونکہ بندگان خدا کی جانیں تلف ہوئی تھیں حکیم جی کے خوف سے ۱۸۳۶ء میں کل رقم کا وقف قائم کیا یا امیسری نوٹ خرید لیے جنکی سالانہ آمدنی ۲۵ ہزار تھی۔ جو لوگ اپنی فوج کے کام آئے تھے ان کے ورثا کے وظیفہ مقرر کیے تاکہ گناہوں کی تلافی ہوتی رہے جو مر گیا اسکے وارث کو نصف رقم کی نصف توفیر میں آگئی۔ اب عام غربا و مساکین مستحق کے وظیفہ مقرر ہیں۔ وقف قائم ہے چونکہ لاولد تھے لہٰذا حقیقی بھتیجے نواب منور الدولہ وزیر اودھ قائم مقام ہوئے ان کے بعد خان بہادر متولی ہوئے ابتک وقف کورٹ کی متولی خاندان کی کوئی نہ کوئی فرد ہوتی رہتی ہے۔

ردوا کھدوا :۔ سفلہ، کمینہ، کم ذات، سب کی نظروں میں حقیر۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ مجھے کوئی ردوا کھدوا سمجھ رکھا ہے جو بغیر بلائے دعوت میں آپ کے ساتھ چلا چلوں۔ آپ تشریف لے جائیے۔

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں جمع ردوے کھدوے، نسبتاً زیادہ مستعمل ہے جیسے "شریفوں کا یہ شیوہ نہیں کہ ادھر اُدھر سڑکوں پر بلا وجہ مارے مارے پھریں۔ ردوے کھدوے ایسا کرتے ہیں" "اپنے محل پر ردوے کھدوؤں" بھی رائج ہے۔ جیسے "میں ردوے کھدوؤں کو منھ نہیں لگاتا"

ردّ و بدل :۔۱ الٹ پلٹ، پھیر بدل، بدلنا، واپس کرنا۔ فارسی مؤنث۔ دلی کی زبان۔

اس نے جب مال بہت ردّ و بدل میں مارا
میں نے دل اپنا اٹھا اپنی بغل میں مارا — ذوقؔ

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر پھیر بدل بولتے ہیں۔

ردّ و بدل :۔۲ تکرار، حجت، بحثم بحثا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

اس قدر چاہیے کیا ردّ و بدل عاشق سے
ایک تیوری کے بدلنے میں تو ہے کام تمام — جگرؔ

ردّ و بدل :۔۳ جنگ میں بار بار دشمن کے وار کو رد کر کے خود وار کرنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج۔

ہاں بعد علی کم ہوئی جنگ و جدل ایسی
غل تھا کبھی دیکھی نہیں ردّ و بدل ایسی — انیسؔ

ردّ و بدل :۔۴ تبدیلی، تغیر۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بعد رسول احادیث کی دنیا میں بے انتہا ردّ و بدل ہوئی۔

قول فیصل :۔ دلی میں مذکر مستعمل ہے جیسے بعد کو نصاریٰ و یہود نے اس میں ردّ و بدل کر دیا۔ (اجتہاد)

ردّ و بدل ہونا :۔ جنگ میں دو فریقوں کا باہم ایک دوسرے کے وار کو بیکار کرنا اور پھر وار کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ باہم نیزہ چلا، سوار قدرت نے نیزہ بعد ردّ و بدل ہونے کئی طعن کے، ہاتھ سے نکال دیا۔ (طلسم ہوش ربا)

ردّ و قدح :۔ وہ سخت باتیں جو بحث و تکرار میں ہوتی ہیں، حجت، تکرار۔ فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج۔

پند منکر ناداں سے بے خطاب کیے
ہے ردّ و قدح کی یاں عادت خراب کیے — اوجؔ

قول فیصل :۔ عربی میں قدح بر وزن مدح بمعنی طعنہ دینا، عیب چینی کرنا، اردو میں زبانوں پر ردّ و قدح (قدح بفتح دال) ہے۔

مجھے کام تجھ سے ہے اے جنوں نہ کہوں کسی کو کچھ سوں نہ کسی کی ردّ و قدح میں ہوں نہ اکھاڑ میں نہ پچھاڑ میں

محتاط شعرا قدح بر وزن مدح ہی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ اوجؔ مرحوم نے کہا ہے۔

ردّ و کد :۔۲ بحث مباحثہ، حجت، تکرار۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

دشنام دو کہ بوسہ خوشی پر ہے آپ کی
رکھتے فقیر کام نہیں ردّ و کد سے ہیں — ذوقؔ

ردوے کھدوے :۔ (ہندی میں ردوا کھدوا ہے) خراب، سفلے، کمینے۔

(فقرہ) ایسے ویسے ردوے کھدوے مارے مارے پھرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب اردو میں بھی ردوا کھدوا ہے۔

رد ہونا :۔۱ غلط ثابت ہونا، منسوخ ہونا، ٹوٹنا، باطل ٹھہرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ حق بات کبھی رد نہیں ہوتی۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت (رد ہو جانا) نسبتاً زیادہ رائج ہے۔ جیسے "مولانا صاحب نے ایسی کتاب لکھ دی کہ مخالفین اسلام کے کل اعتراضات رد ہو گئے۔"

رد ہونا :۔۲ سحر و افسوں کے لیے مخصوص، باطل ہونا، مٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ سب نے کہا یہ بڑے زبردست ساحر ہیں ان کا سحر کسی سے رد نہیں ہو سکتا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:- اثبات میں تکمیلی صورت (رد ہوجانا) نسبتہً زیادہ رائج و فصیح ہے جیسے شعلہ جادو نے پھر کچھ افسوں پڑھا کر سحر دلارام جادو کا رد ہوگیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رد ہونا:۳۔ (بلا کے لئے مخصوص) دفع ہونا، دور ہونا، ٹلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شعر: کہیں خیرات سے ہوتی ہے بلا عشق کی رد   جلال

رد ہونا:۴۔ مقابلے میں پست ہوجانا۔ اردو مصدر، متروک۔

رنگ چمن ہی رد نہ ہوا رعب یار سے
گویا گلی کبوتر اڑائے نگار نے   شعور

ردی:- (تشدید سوم بروزن فعیل) ناکارہ، خراب، ناقص لفظ، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:- اردو داں طبقہ ردی بروزن نجی ہی بولتا ہے یعنی ی کو مشدد نہیں استعمال کرتا۔

ردی جب ہوا پرچۂ آفتاب
کھلا دفتر امتحان حساب   محسن کاکوروی

رَدّی:- (تشدید دوم) وہ ناقص کاغذ جو لکھنے کے کام میں نہ لایا جاسکے وہ بیکار کیا ہوا کاغذ جو دوکانوں پر سودے کی پڑیاں بنانے کے کام آتا ہے یا سودا بھیجنے کے لئے لفافے بنائے جاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ردی بیچنا:- ایسا کاغذ فروخت کرنا جو لکھنے کے کام میں نہ لایا جائے، بیکار کئے ہوئے کاغذ کی تجارت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہم یہ اخباروں کی ردی بیچ رہے ہیں جس کا جی چاہے خریدے۔ بازار سے سستی دے دیں گے۔

رَدِیف:۱۔ (بروزن شریف) وہ شخص جو ایک گھوڑے یا اونٹ پر پیچھے بیٹھے۔ عربی مؤنث۔ (نوراللغات)

قول فیصل:- بالعموم مستعمل نہیں۔

رَدِیف:۲۔ وہ لفظ یا الفاظ جو غزل یا قصیدے یا بیتوں کے آخر میں قافیے کے ساتھ بار بار آئیں۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

بدل کے قافیہ لکھو غزل اک اور ظفر
مگر ردیف جو ساری وہی برابر کی   ظفر

رَدِیف:۳۔ پیچھے کی فوج۔ عربی لفظ، مؤنث (نوراللغات)

قول فیصل:- یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ردیف:۴۔ حروف تہجی کی ترتیب سے جب الفاظ یا اشعار لکھے جاتے ہیں تو اُن کے واسطے بھی ردیف کہتے ہیں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جلدائے جان کہیں جیم کی اب آپ ردیف
حسن کا شعر ہیں اور عید کا ہے دھیان عبث   جان صاحب

ردیف باندھنا:- (متعدی) ردیف کا موقع سے استعمال کرنا۔ (نوراللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں اب مستعمل نہیں۔

ردیف بندھنا:- (لازم)۔ ردیف کا موقع سے استعمال ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

اس زمیں کا فقط اتنا ہی تکلف ہے شعور
کہ ردیف غزل طرح نہ بیکار بندھی   شعور

رَدِیف چمکنا:۱۔ ردیف کا لطف دینا (نوراللغات)

قول فیصل:- اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

ردیف چمکنا:۲۔ غزل اور قصیدے وغیرہ میں ردیف کا اس خوبی سے آنا کہ سننے یا پڑھنے والے کو مزہ دے۔ اردو محاورہ، شعرا کی اصطلاح، قریب بہ متروک۔

ردیف وار:- ابجد کے حساب سے رکھا ہوا، حروف تہجی کی ترتیب سے۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:- گلستان ہزار رنگ کے آخر میں شعرا کے نام، ردیف وار رکھے ہوئے ہیں۔ اور مختصر حالات بھی درج ہیں۔

قول فیصل:- حروف تہجی کے اعتبار سے جب غزلیں کہی جاتی ہیں تو ان کے لئے بھی ردیف وار کہتے ہیں۔ جیسا کہ غزلوں کے دیوان میں ہوتا ہے۔

ردّی کر دینا: کاغذ وغیرہ کو بیکار کردینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم نے روشنائی گرا کے میرے خط کو ردی کردیا۔

ردّی کھاتا:- ناقص اور خراب شے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم سے کہا تھا کہ چھانٹ کے اچھا سودا لانا تم دوکان کا ردّی کھاتا مال اٹھا لائے۔

ردّی کھاتے میں ڈال رکھنا:- حساب وغیرہ صاف کرنے میں حیلے حوالے کرنا، حساب کی ادائگی میں ڈھیل ڈالے رکھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

محل صرف:- ہمارا حساب کیوں نہیں صاف کردیتے ردّی کھاتے میں کیوں ڈال رکھا ہے۔

ردّی کی ٹوکری:- وہ ٹوکری جس میں بیکار کیا ہوا کاغذ پھاڑ کے یا مسل کے ڈال دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم نے اگالدان کو ردّی کی ٹوکری بنا رکھا ہے۔ جب بھی کوئی کاغذ پھاڑتے ہو گولی بنا کے اگالدان میں ڈال دیتے ہو۔ یہ کون سا طریقہ ہے؟

ردّی کی ٹوکری میں پہنچ جانا:- (لازم) کسی درخواست یا خط یا اور کسی مضمون کو پھاڑ کے ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیا جانا یا بے پروائی برتی جانا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:- اس زمانے میں غریبوں کو ٹوکری

لتا ہو سب کے چنے ہیں۔ ہم یہ نہ معلوم کتنے دفتروں میں
درخواستیں بھجوائیں مگر سب ردی کی ٹوکری میں پہنچ گئیں۔
قول فیصل:۔ پہنچ جانا کی جگہ ڈال دیا جانا بھی کہتے
ہیں جیسے تم نے ہمارے سب خطوں کو ردی کی ٹوکری میں
ڈال دیا ایک کا جواب نہیں دیا۔
رذالا:۔ (مجازاً)۔ ناکس، کمینہ، بداطوار۔ فارسی،
مذکر، فصیح، رائج۔
قول فیصل:۔ عربی میں رذالت بفتح اول وچہارم۔
ہندستان میں آخر ت۔ و یا الف سے بدل لی ہے۔
رذالا مست ہوا خدا کو بھول گیا۔ اترانے لگا۔
(محاورات ہندوستان)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
رذالت:۔ کمینگی، سفلہ پن۔ عربی، مؤنث،
فصیح، رائج۔
وضیع کو جس میں رذالت کی ہو بو کیا جانے
مجھ کو جو بات ہے منظور اسے تو کیا جانے   رشید
رذال پن:۔ کمینہ پن، سفلہ پن، اردو، مذکر۔
(نور اللغات)
قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
رذالے کا لٹھ:۔ (کنایۃً) منہ پھٹ۔ بے شرم،
بیباک، گستاخ، بیحیا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ دہلی کے ایک گمنام لغت میں شہدے
کا لٹھ بھی لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے
نہیں بولتے۔
رذالے کی جورو کو سدا طلاق:۔ کم ظرف کی
دوستی کا کچھ اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ کمینہ اور سفلہ
کو اپنے عہد کا کچھ پاس نہیں ہوتا۔
(نور اللغات، مخزن گنجینۂ اقوال و امثال)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رذالے کے ناخن ہوئے:۔ یعنی کمینہ صاحب
اختیار ہو گیا۔ (نور اللغات ومحاورات ہندوستان)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
رذائل:۔ برائیاں۔ رذیلہ کی جمع۔ عربی، مؤنث،
عربی داں طبقے کی زبان۔
کذب وغلط اندازی اوباشی و بدکاری   مصحفی
یہ جملہ رذائل ہیں فہرست سلیح خانہ (صحیفۃ القوم)
رذیل:۔ سفلہ، کمینہ، کم ذات، بد قوم۔ عربی،
صفت، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ شکل صورت سے تو بھلے مانس معلوم
ہوتے ہیں مگر انتہا کے پاجی اور رذیل خدا ان سے
بچائے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل:۔ باعتبار محل اس کی جمع رذیلوں بھی
مستعمل ہے جیسے جب سے رذیلوں میں پھکیتی، پھبتی
بازی شروع ہو گیا تب سے شرفا اس کو معیوب سمجھنے
لگے۔" (فسانۂ آزاد)
رذیل کی دو نہ اشراف کی سو:۔ کمینے کی دو گالیاں
بھی اشراف کی سو گالیوں سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔
(نور اللغات ومحاورات ہندوستان)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عام طور سے نہیں بولتے۔
رذیلوں کی دوستی پانی کی لکیر، شریفوں کی
دوستی پتھر کی لکیر۔ کمینوں کی بات کا بھروسا نہیں
کرنا چاہئے۔ اردو، مثل۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔
ردیانا:۔ (بکسر اول) گڑگڑانا۔ ہندی۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر رڑیانا بولتی
ہیں۔ اسی محل پر بلبلانا بھی کہتی ہیں جو بچوں کے لئے
مخصوص ہے۔
رڑکنا:۔ (بکسر اول وفتح دوم) کھٹکنا، چبھنا۔

(فقرہ) آنکھ میں کچھ رڑک رہا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ یہ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔ اہل
لکھنؤ ان معنوں میں کھٹکنا یا چبھنا بولتے ہیں۔
رڑیانا:۔ (بکسر اول) خوشامد کرنا، گھگھیانا۔ اردو، مصدر،
عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ گھنٹہ بھر سے رڑیا رہی ہوں کہ
سالن تیار ہو گیا کھو ڈالا دو مگر کوئی نہیں سنتا۔
رز:۔ ۱۔ رنگ کرنے والا۔ جیسے رنگرز۔ فارسی۔
(نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ رنگرز نہیں بولتے۔ عام
طور سے رنگ ریز کہتے ہیں۔
رز:۔ ۲۔ انگور۔ فارسی   (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اردو میں تنہا رز اس معنی میں نہیں بولتے۔
دخت رز۔ دختر رز یعنے شراب انگوری و شراب مستعمل ہے۔
رزاق:۔ سب سے بڑا رازق خدا کا نام۔ عربی، مذکر،
فصیح، رائج۔
کہیں ہم رند ہوں پر ہم کو پہنچتی ہے شراب
کیا ہے رزاق بطے کو بھی پر دیتا ہے   ناسخ
قول فیصل:۔ رازق کا مبالغہ ہے جس کے معنی ہیں
تمام مخلوق کو مناسب حال اور موافق حکمت روزی
دینے والا۔
رزاق کنج:۔ جو شخص ہاتھ پاؤں نہیں ہلاتا مگر چاہتا
ہے کہ پیٹ پالنے کا وسیلہ نکل آئے اس کو ستانے کے طور سے
کہتے ہیں رزاق کنج۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
رزاقی:۔ رزق رسانی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔
تجلی ہے یہ رزاقی نہیں ہے   اقبال
رزائی:۔ رنگے ہوئے کپڑے کی روئی بھری ہوئی
دلائی۔ اردو، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب ایسی بھی سردی نہیں کہ آپ رزائی اوڑھ کے باہر نکلیں۔

قول فیصل:۔ بعض کہتے ہیں کہ رجائی (سنسکرت رجک) سے ماخوذ ہے۔ بعض (سکورض) سے فارسی قرار دیتے ہیں اور لحاف یا سرپند کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں بعض اسکو رضا خان سے منسوب کرتے ہیں کہ اس کا موجد تھا۔

قرین قیاس یہ ہے کہ رزین (رنگا) سے رزائی بنا ہے۔ اس کا اطلاق صرف ہندوستان میں بلکہ ایران میں بھی رضائی (بفتح را) رائج ہو گیا ہے۔

رِزائن:۔ بکسر اول بفتح دوم)۔ استعفےٰ دینا مستعفی ہونا۔ انگریزی فعل، رائج۔

قول فیصل:۔ اردو میں صرف انگریزی داں طبقہ بولتا ہے جس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

رِزق:۔ (بکسر اول و سکون دوم) روزی، خوراک، کھانا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

واہ کیا رحمت رزاق ہے سبحان اللہ
بیشی جرم سے کم رزق مقرر نہ ہوا — امیر

قول فیصل:۔ رزق کی دو قسمیں ہیں (۱) رزق محسوس۔ جو جسموں کے واسطے ہے (۲) رزق معقول جو روحوں کے لئے ہے۔ اردو میں رزق معقول کو غذائے روح کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور رزق محسوس کو صرف رزق کہتے ہیں۔

رزق اُتارنا:۔ رزق پیدا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدا وہی تو ہے جو پستان مادر میں بچوں کے لئے دودھ کی شکل میں سفید اور مزے دار رزق اُتارتا ہے۔

رزق اترنا:۔ از خود سامانِ رزق ہو جانا یا غیب سے روزی بہم پہنچنا اردو مصدر، فصیح، رائج

سن طفلی کے جوانی میں بھی مجھ کو نہ رہے
شیر مادر کی طرح رزق مقدر اترا — امیر

رزق پہنچانا:۔ (متعدی) خدا کو اپنی مخلوق کو روزی پہنچانا۔ خوراک مہیا کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پتھر کے کیڑے کو بھی خدا رزق پہنچاتا ہے۔

رزق پہنچنا:۔ قدرت الٰہی سے کھانا ملنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رزق ہر صبح پہنچتا ہے مجھے بے منت
خون دل لخت جگر کی ہے نہاری تیار — آتش

رزق پیٹ میں پڑنا:۔ شکم میں غذا پہنچنا، اردو مصدر عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ گھر پہنچ کر گھر بسی کو جلکی جو دعا کرتے پہر رات آ گئی تب جا کے اللہ اللہ کر کے پیٹ میں رزق پڑا۔

(میرا پہلا گناہ)

قول فیصل:۔ عورتیں اور عوام رزق (بفتح دوم) بولتی ہیں۔

رزق را روزی رساں پر میدہد:۔ جس کی قسمت میں جو رزق ہوتا ہے وہ اس تک اُڑ کے پہنچتا ہے انسان کے مقسوم کا جو کچھ ہے کسی نہ کسی طرح مل کر رہ جاتا ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رزق کا کیڑا:۔ اناج کھانے والا، کنایہ ہے انسان سے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

جو رزق کا کیڑا ہو لے کیوں نہ اسے رزق
رزاق سے پاتا ہے غذا سنگ میں کیڑا — جرات

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں انسان کو اناج کا کیڑا کہتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

رزق نوش کرنا:۔ کھانا کھانا، غذا کھانا، اردو مصدر،

جہاں میں سب ہیں جہاں طفیلی
کیا کرتے ہیں رزق آسیا نوش — شعور

قول فیصل:۔ نظماً استعمال کیا گیا ہے۔ نثر میں کوئی نہیں بولتا۔

رِزَرو:۔ (بکسر اول و بفتح دوم) محفوظ کرنا۔ انگریزی، رائج۔

رزرو کرنا۔ (متعدی) مقرر کی ہوئی رقم لے کے پہلے سے ریل گاڑی کے ڈبے کی برتھ یا سیٹ یا بس وغیرہ کی سیٹ کو کسی کے نام سے مخصوص کر دینا اس طرح کہ اس پر کوئی اور نہ قبضہ کر سکے۔ اردو مصدر، رائج۔

محل صرف:۔ بابو جی مجھے بمبئی جانا ہے آپ میرے لئے ایک سیٹ رزرو کر دیجئے۔

رزرو کروانا:۔ مقرر کی ہوئی رقم دے کے پہلے سے اپنی سیٹ وغیرہ محفوظ کروانا تاکہ عین وقت پر زحمت نہ ہو۔ اردو مصدر، رائج۔

محل صرف:۔ جب بھی ٹرین سے دور کا سفر کرنا ہو اپنی سیٹ پہلے سے رزرو کروا لے۔

قول فیصل:۔ اس متعدی المتعدی کی دوسری صورت رزرو کرانا بھی نسبتاً کمی کے ساتھ رائج ہے۔

رزرویشن:۔ (بکسر اول و فتح دوم و سکون سوم و کسر چہارم و یائے مجہول و فتح ششم) محفوظیت، سیٹ وغیرہ محفوظ کرنے یا ہونے کی صورت حال۔ انگریزی، مذکر، رائج

محل صرف:۔ عین وقت پر رزرویشن میں دقت ہوتی ہے۔

قول فیصل:۔ جس دفتر میں رزرویشن کیا جاتا ہے اُسے رزرویشن آفس کہتے ہیں۔ کرانا نیز ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "بغیر رزرویشن کرائے

ہوئے کھلتے جاؤگے تو بڑی زحمتوں کا سامنا ہوگا۔
"وقت کم رہ گیا ہے اب رزر وشن ہونا مشکل ہے۔"

رزلٹ :۔ (RESULT) امتحان کا نتیجہ۔
انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ انگریزی داں طبقہ بولتا ہے مختلف افعال کے ساتھ اس کا صرف ہے مثلاً رزلٹ آنا یعنی وہ اخبار آنا جس میں امتحان کے نتائج چھپے ہوتے ہیں۔ اسی کو رزلٹ آؤٹ ہونا بھی کہتے ہیں اور رزلٹ نکلنا بھی انھیں معنوں میں مستعمل ہے۔ اپنے معنوں میں رزلٹ معلوم ہونا بھی استعمال کرتے ہیں۔

رزم :۔ (بفتح اول وسکون دوم) جنگ، معرکہ، لڑائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ غرض اس چالیس ہزار فوج کو اس نے حکم تیاری کا دیا اور خود بھی سامان سفر اور رزم درست کرکے ایک اژدہے پر سوار ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

رزم گاہ :۔ میدان جنگ، لڑائی کا میدان۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ شیران اسلام کے نعروں سے رزم گاہ گونج رہی ہے۔ کفار دہل رہے ہیں۔

ع حضرت کو دو پہر جو ہوئی رزم گاہ میں — تعشق

رزمی باجے :۔ جنگی ساز جو میدان جنگ میں سپاہیوں کے دلوں میں جوش پیدا کرنے کی غرض سے بجائے جاتے ہیں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

محل صرف :۔ دمبدم باجے رزمی بجتے تھے کرکب الف تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

رزمیہ :۔ رزم سے نسبت رکھنے والا۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ رزمیہ : نظم کی ایک قسم ہے جہاں آتا تھا تقاد والا یہ بھی لکھ دینا چاہیے تھا کہ تنہا نہیں بولتے۔ رزمیہ اشعار، رزمیہ نظم یا رزمیہ شاعری وغیرہ کہتے ہیں۔

رزمیہ شاعری :۔ وہ شاعری جس میں جنگ وجدل کے واقعات نظم ہوں۔ فارسی وعربی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ انیس کی رزمیہ شاعری اپنا جواب نہیں رکھتی۔

رزولیوشن :۔ تجویز۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ع جس قدر تھے رزولیوشن فقری سب تھے پہلے — صفی

قول فیصل :۔ انگریزی داں طبقہ پاس کرنا اور پاس ہونا کے ساتھ صرف کرتا ہے (پاس، طے، منظور)

پاس ہونا مقصود رزولیوشن ہر سال — صفی لکھنوی
عملی طور پہ دیکھو تو کہیں کچھ بھی نہیں — صحیفۂ القیم

رزیڈنٹ :۔ وکیل شاہی جو غیر ریاست یا باجگزار ریاستوں کے دربار میں سفیر یا مشیر کے طور پر رہتا ہے۔ انگریزی۔ مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ صاحب ممدوح اندور کے رزیڈنٹ ہیں۔ (موج سلطانی)

قول فیصل :۔ انگریزی دور حکومت میں جب کوئی انگریز اس خدمت کو انجام دیتا اس کو رزیڈنٹ کہتے تھے۔

رزیڈنسی :۔ (RESIDENCY) وہ جگہ جہاں رزیڈنٹ رہے۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

قول فیصل :۔ اب نہ انگریز رہے نہ رزیڈنسی اس لئے یہ لفظ زبانوں پر بہت کم آتی ہے۔

رس :۱ شیرہ، عرق، دودھ، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں عرق کے معنوں میں زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے گنے کا رس، نیبو کا رس، آم کا رس۔

رس :۲ گنے کا عرق، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نیزہ جو اسیر اس کے کنارے کا ہے گنا
آب دم شمشیر بھی ہے رس کے برابر — اسیر

رس :۳ جوہر، ست۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

رس :۴ لوچ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

بیڑیاں میرے قفس کی شاخ گل سے کم نہیں
لوچ یہ دیکھا نہ دیکھیں ایسے رس کی تیلیاں — شرف

رس :۵ دھات کے کشتے کو بھی رس کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ ویدک کی اصطلاح ہے۔

رس :۶ منی۔ نطفہ۔ ہندی۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

رس :۷ آواز کی نرمی۔ آواز کی شیرینی۔ اردو۔ مذکر عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ آپ کی آواز میں بڑا رس ہے

قول فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم ہے کلام کی شیرینی اور مزا جیسا کہ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے اس کے ذیل میں پروفیسر دی سیتا رمیا کا ایک مقالہ بھی بقدر ضرورت درج کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

رس کے متعلق پروفیسر دی سیتا رمیا کا ایک مقالہ بہت پُر مغز اور بصیرت افروز اس کا ایک ٹکڑا نقل کیا جاتا ہے۔ اصل انگریزی میں ہے۔

رس کے نئے نئے روپ اور جھلکیاں وہ جاذب توجہ زاویے ہیں جو شاعر شاعری اور پڑھنے والے مسرت وسرشاری وخود فراموشی کے ایک ہی سنگم پر لے آتے ہیں۔ رس وہ جوہر ہے جس سے ہم صناعت کے کسی نمونے کو جانچتے پرکھتے ہیں اور محظوظ ہوتے ہیں۔ اس کی لذت ذہنی اور وجدانی ہوتی ہے اور

پڑھنے والے کو جذبات اور تناسبات کی ایسی دنیا میں پہنچا دیتی ہے جہاں وہ اپنے آپ اور گرد و پیش کے مادّی مظاہر سے بے خبر ہو کر وہ روحانی تلذذ حاصل کرتا ہے جو کشف یا نفس معلقہ سے مشابہ ہوتا ہے۔ تعینات سے گزر کر اس کی ہستی فرد کی حیثیت سے ختم ہو جاتی ہے۔ وہ محسوسات کے مطالعے میں ایسا کھو جاتا ہے کہ ان کا دائرہ وسیع ہوتے ہوتے ان آفاقی حقائق کا احاطہ کر لیتا ہے جو خود اس ہستی کے بنیادی عناصر ہیں تھوڑی دیر کے لئے وہ خود بھی حیات اور رس کائنات کا ایک جزو بن جاتا ہے۔ صرف اس کو سہرو یہ رسا جیدل؛ کہہ سکتے ہیں یعنی ایسا شخص جس نے ذوق کی روحانی تربیت، فطرت اور عادت میں ایسی ہم آہنگی پیدا کی ہے کہ زندگی ایک خاص ساز کی طرح صناعت زخمہ کھاتے ہی نغمے بکھرانے لگتی ہے۔" (فرہنگ اثر)

رس: ۸ نشے کی سی کیفیت۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

> ہوئی شیریں ادائی ختم تم پر
> ہیں بچھے ہوئیا الکھ رسیں رس ہو　　جمیل

رس: ۹ (مرکبات میں) رسیدن مصدر سے مشتق پہنچنے والا جیسے فریاد رس، داد رس۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رسا: ۱ کسی چیز تک پہنچنے والا، دور جانے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

> برق ہو کر گرے گا پھر مجھ پر
> نالہ میرا اگر رسا ہوگا　　ناظم

قول فیصل: ۔ یہ صفت ہمیشہ اپنے موصوف آہ یا نالہ وغیرہ کے ساتھ آتی ہے اور آہ رسا کہتے ہیں جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

رسا: ۲ کامل، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل: ۔ ان معنی میں ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے جیسے ذہن رسا، طبع رسا، فکر رسا۔

> یوں تو خوش فکر ہیں اس معرکے میں جمع خیر
> عرش رس دیکھئے اب فکر رسا کس کی ہو　　خیر

رسا: ۳ واصل، ملا ہوا، کسی چیز سے متصل۔ فارسی، صفت۔

قول فیصل: ۔ یہ صفت ہمیشہ اپنے موصوف کے ساتھ آتی ہے اور محبوب کے بالوں کی صفت قرار پاتی ہے۔ جیسے زلف رسا، گیسوئے رسا۔ زلف چونکہ چہرے کے قریب ہوتی ہے اور چہرہ حسن کا مرکز ہوتا ہے، اسی اعتبار سے زلف رسا اور کبھی کے ساتھ گیسوئے رسا کہتے ہیں۔

> اے صنم ان کو کمر کی بھی خبر پہنچا دے
> دوش تک تو ترے گیسوئے رسا جاتے ہیں　　آتش

رسا: ۴ یاوری کرنے والا۔ فارسی، صفت۔

قول فیصل: ۔ ان معنی میں بخت کے ساتھ ملا کے باضافت بخت رسا ہی کہتے ہیں یا بغیر اضافت بخت رسا ہونا قسمت رسا ہونا بولتے ہیں۔ اس صورت میں بخت کا استعمال جمع میں ہوتا ہے۔

> دیکھئے پھر بھی کبھی بخت رسا ہوتے ہیں
> وائے تقدیر کہ کعبے سے جدا ہوتے ہیں　　تعشق

رسا: ۵ شوربا، یخنی۔ ہندی۔ مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رسا: ۶ ایسا آدمی جس کی ملاقات بڑے بڑے لوگوں سے ہو۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ کوتوال نے پھر ایک بوسہ لیا اور چل دیا مگر استانی جی کا نام سن کر کسی قدر خائف ہوا کہ عورت بڑی رسا ہے ایسا نہ ہو کہ شکنجے میں پھنس جاؤں۔ (فسانۂ آزاد)

رسّا: ۔ بفتح اوّل و تشدید دوم، بڑی اور موٹی رسّی بٹی ہوئی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

> زن گئی لانے شہر کو رسّا
> تار جو ہے راحسن نے کر رکھا　　(بہشت گلزار)

رس اُترنا: ۔ گھوڑے کے سم سے مواد کا پانی نکلنا۔ اردو، مصدر، سلوتریوں کی اصطلاح۔

رساتل: ۔ زمین کا ساتواں طبقہ۔ پاتال۔ وہ جگہ جہاں سراپت راکشش اور ناگ وغیرہ رہتے ہیں۔ سنسکرت۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

رِسالت: ۔ وہ پیغام ربانی جو خدا کی طرف سے اس کا بھیجا ہوا رسول دنیا والوں کو پہنچائے۔ رسول ہونے کی صورت حال، پیغمبری، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

> سوئے خلق قرآں ہے مکتوب خالق
> ہوئی ختم سب پر رسالت تمہاری　　امیر

رِسالتمآب: ۔ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خطاب۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

> اے داغ بخشوائیں گے امت کے وہ گناہ
> ہے آسرا جناب رسالتمآب کا　　داغ

رِسالدار: ۔ (اصل رسالہ دار) ایک رسالے کا کمانڈر۔ سو سواروں کا ہندوستانی افسر۔ اردو، مذکر، فوجی اصطلاح۔

محل صرف: ۔ (راوی) ۔ اے سبحان اللہ۔ یہ کتنا پیارا محاورہ ہے۔ خوجی کیا عمرو عیار کی زنبیل ہیں۔ رسالدار، کمیدان، علم بردار، شہسوار، کشتی گیر، شاعر، کوئی فن خوجی سے چھوٹا نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: ۔ عوام، رسلدار بھی کہتے تھے۔

رسالداری: ۔ (اصل رسالہ داری) رسالے کی افسری، ایک ترپ کی افسری، رسالداری کا عہدہ۔ اردو، مؤنث، فوجی اصطلاح۔

محل صرف: ۔ بڑھیا۔ کیا آپ اکڑ رہے ہیں۔ آپ کی رسالداری

کو تو ہم نے دیکھ لیا آپ کے ہاتھ میں سکت ہی نہیں۔ دیکھو کو چپین کے سر پر آدھے بال رہ گئے۔ یہاں بال بیکا نہ ہوا رسالدار :- بات تیرے کی
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- عوام رسلداری کہتے تھے۔

رسالہ :- ۱ کسی ایک موضوع پر لکھی ہوئی چھوٹی کتاب
اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دل عندلیب پہ شق نہیں، گل ولالہ کے یہ ورق نہیں [illegible]
مرے عشق کا یہ رسالہ ہے، ترے حسن کی یہ کتاب ہو [illegible]

قول فیصل :- اس کی اردو جمع "رسالے" اور رسالے بمحل پر "رسالوں"، رائج و فصیح ہے۔

طبقے زمیں کے ہوں کہ اوراق آسماں
قدرت کے دلفریب رسالوں کو دیکھئے — عزیز لکھنوی

عربی میں تائے مدوّرہ (ۃ) سے رسالۃ ہے جس کے معنی ہیں۔ کتاب، پیغام زبانی۔ صاحب نور اللغات نے رسالہ بمعنی پمفلٹ بھی لکھا ہے۔ لیکن بسند فرہنگ فارسی جدید یہ جدید فارسی ہے۔ جہاں تک اردو کا تعلق ہے رسالے کو پمفلٹ نہیں کہتے پمفلٹ زیادہ سے زیادہ دو ورق کا ہوتا ہے ورنہ عام طور سے ایک ورق پر چھاپا جاتا ہے۔ اور رسالہ کم از کم آٹھ ورق کا ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھنؤ کا ایک مستند شاعر کہتا ہے۔

روزِ ازل کھلا جو کتب خانۂ بہار
سوسن نے دس ورق کا رسالہ اٹھا لیا — صبا

صاحب فرہنگ فارسی نے جدید رسالہ بمعنی پرچہ، مخزن بھی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ ان معنی میں جدید ہے حالانکہ باعتبار لکھنؤ پرچہ، روزانہ یا ہفتہ وار اخبار کے معنی میں بولا جاتا ہے اور "مخزن" کسی رسالے کے نام میں بہ ترکیب استعمال ہوتا ہے بول چال میں نہیں ہے جیسے "مخزن المفردات" جس میں دواؤں کے نام اور ان کے خواص وغیرہ درج ہیں۔

رسالہ :- ۲ وہ جریدہ یا مجلہ جو مختلف مضامین پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر مہینے یا تیسرے مہینے طبع کر کے شایع کیا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- شمع رسالہ لاکھوں کی تعداد میں چھپتا ہے۔

قول فیصل :- شایع کرنا، شایع ہونا، نکالنا اور نکلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "سوچ رہے ہیں ایک رسالہ نکالیں جو خالص ادبی ہو اور ایسے معیاری مضامین پر مشتمل ہو کہ ادب دوست حضرات دیکھتے ہی بے ساختہ کہیں" ہاں یہ رسالہ نکلا ہے" "رسالہ نکالنا" کا مفہوم ہے رسالے کو طبع کر کے شایع کرنا اور "رسالہ نکلنا" رسالے کا طبع ہو کے شایع ہونا۔ پہلی صورت لازم اور دوسری متعدی ہے۔

رسالہ :- ۳ آٹھ سو یا ایک ہزار سواروں کا فوجی دستہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

یہ سن کے تھلکہ صفِ اعدا میں پڑ گیا
ٹوٹا یہ مورچہ وہ رسالہ بگڑ گیا — انیس

قول فیصل :- اردو میں اس کی جمع رسالے اور مغیرہ صورت میں رسالوں مستعمل ہے۔

کہتی ہیں وہ آنکھیں صفِ مژگاں کو بڑھا کر
ہے کون جو دوکش ہو رسالوں سے ہمارے — داغ

رسالۂ برقیہ :- ٹیلیگرام۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

رسالہ دار :- رسالے کا افسر۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دل زنی شروع ہوئی لوگ آنے لگے وزیر اعظم کو نذر دے کر عہدے پانے لگے کسی کو کمیدانی کی خلعت ملا کوئی رسالہ دار مقرر ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- "رسالہ دار کا عہدہ اور رسالے کی افسری" کے معنی میں تانیث کے ساتھ "رسالہ داری" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

رسان :- (مرکبات میں) (بروزن کسان) پہنچانے والا جیسے مژدہ رسان، چٹھی رسان۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- باعتبار لکھنؤ "مژدہ رسان" کی ترکیب اردو میں مستعمل نہیں اور "چٹھی رسان" عامیانہ زبان ہے۔ اس جگہ "خط رسان" فصیح ہے۔ جس کا استعمال نظماً زیادہ ہے۔

ع بس تو ہی خط رسانِ عاشق ہے — قلق

رُسانا :- ۱ (لازم) خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔ ہندی اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رُسانا :- ۲ (متعدی) خفا کرنا، ناراض کرنا (فرہنگ آصفیہ)

رسان رسان :- دھیرے دھیرے، آہستہ آہستہ، اردو عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- اے ہے سچ کہیے گا ذری۔ ہم تو خوب غل مچا بھاگے اور قہقہے لگا رہے تھے۔ ہا ہا! ہم پردے میں چھپنے جاتے ہیں جا کر ان کو بلاؤ کہو گھر میں گھسے بیٹھے ہیں اور ہم سے کہتے ہیں رسان رسان بولو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- مختلف صورتوں سے مستعمل ہے مثلاً رسان رسان باتیں کرنا یا بولنا جیسا کہ مثال میں ہے۔ رسان رسان چلنا یعنی آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے چلنا جیسے رسان رسان چلو تم تو دوڑتے ہوئے چل رہے ہو مجھ سے زیادہ تیز نہیں چلا جاتا۔

رسان سے :- آہستگی کے ساتھ، نرمی کے ساتھ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- بات کرنا، بولنا، سمجھانا اور کہنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "رسان سے بات کرو اتنا چیخنے کیوں ہو (یا) رسان سے بولو تم تو جیسے بہرے سے بات کر رہے ہو (یا) رسان سے

کھاؤ کچھ نہیں دیا، رسان سے کبھو کوئی شئے

رَساوَل :۔ گنے کے رس کی کھیر۔ ہندی، مؤنث

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ گنے کے رس میں پکے ہوئے میٹھے چاول کہنا چاہیے۔ کھیر کیسی ؛ کھیر کا جزو غالب دودھ ہے اور رساول میں دودھ بہت کم مقدار میں ڈالا جاتا ہے تاکہ مٹھاس میں کوئی کمی نہ ہو۔

مصری اچھی لائی ہے مزہ چکھ کے تو دیکھو
پیچوں کی رساول ہے اسے کھیر نہ کہنا — جان صاحب

اس کی اصل رس چاول تھی کثرت استعمال نے رساول کر دیا۔ اب اگر رس چاول بولا جائے تو صحیح ہوتے ہوئے غلط سمجھا جائے گا۔ اب رساول ہی صحیح و فصیح ہے۔ البتہ بریلی ضلع کے قصبہ جات میں رساول کو رس کھیر بولتے سنا ہے۔

رَسَائِل :۱ وہ چھوٹی کتابیں جن میں ہر ایک کتاب کسی ایک موضوع پر لکھی گئی ہو۔ رسالہ مفرد کی جمع عربی لفظ، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صوف :۔ بہت سے کتب و رسائل میری نظر سے گزرے ہیں لیکن یہ رسالہ اپنی نوعیت میں سب سے جداگانہ ہے۔

قول فیصل :۔ یہی لفظ رسائل اردو میں کبھی کبھی رسالہ مفرد کی بھی جمع کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے پنڈت رتن ناتھ صاحب اردو کے بڑے شیدائیوں میں ہیں۔ اردو کے اخبارات و رسائل ان کے یہاں برابر آیا کرتے ہیں۔

رَسَائَن :۱ وہ دوا جو کوئی دھات کشتہ کر کے بنائی جائے۔ سنسکرت، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ وید کی اصطلاح ہے اردو میں مستعمل نہیں۔

رَسائِن :۲ آہستگی۔ دہلی میں اس جگہ رسان مستعمل ہے۔

(فقرہ) رسان سے سمجھایا تمہاری سمجھ میں نہیں آیا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ جلال نے بھی سرمایۂ زبان اردو میں لکھا ہے مگر میں نے لکھنؤ کی کسی بوڑھی سے بوڑھی عورت کے منھ سے نہیں سنا۔ مؤلف فرہنگ اثر نے جلال کے اس لکھے ہوئے پر ناقدانہ انداز سے لکھا ہے "یہ عامیانہ زبان ہے، فصیح رسان ہے۔۔۔" عامیانہ زبان لکھنے کا تو یہ مطلب ہوا کہ لکھنؤ کے عوام اب بھی بولتے ہیں حالانکہ کوئی نہیں بولتا۔ اور رسان کو فصیح کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ عورت مرد سب بولتے ہیں حالانکہ یہ لفظ مع اپنی فصاحت کے صنف عورتوں کی زبان تک محدود ہے مرد نہیں بولتے عورتیں تکرار کے ساتھ رسان رسان یا رسان سے بولتی ہیں۔

رسائن :۳ کیمیا (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

رسائنی :۔ کیمیاگر۔ سنسکرت۔ مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رسائی :۱ پہونچ، باریابی، دخل، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صوف :۔ خدا کی قسم وہ اس مرتبے کے لوگ ہیں کہ ان کی ڈیوڑھی پر اگر تم ایسے جاؤ تو واللہ دھکے مار کے نکلوا دیں اور ڈیوڑھی تک تم ایسوں کی رسائی کجا (سیر کہسار)

قول فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم بلند پروازی بھی ہے۔

فکر انساں کو تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پر مرغ تصور کی رسائی تا کجا — اقبال

رَسائی :۲ تاثیر، اثر لانا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یارے وعدہ وفائی کی امید
اپنی آہوں سے رسائی کی امید — مرزا رسوا

قول فیصل :۔ ان معنوں میں آہ سے مخصوص ہے۔

رَسائی :۳ یاوری، اسکندر ہونا، بلندی تک پہنچنے کی صورت حال۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

روئے تاباں تھا کہ میری شب امید کی صبح
میرے طالع کی رسائی تھی کہ گیسو سر دوش — (طلسم ہوشربا)

قول فیصل :۔ ان معنوں میں قسمت، تقدیر، بخت اور طالع وغیرہ ہم معنی الفاظ کے لئے مخصوص ہے۔

رَسائی پانا :۔ دخل پانا، کسی بلند مرتبہ شخص کی خدمت میں باریابی حاصل کرنا، کسی بڑی جگہ پہنچنے کا موقع پانا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مع رسائی غیر نے پائی کوئی قضیہ نہ برپا ہو — ناسخ

رَسائی پیدا کرنا :۔ (متعدی) رسوخ حاصل کرنا، دل میں جگہ کرنا، کسی کے دل کو اپنے قابو میں کر لینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ایسی رسائی کیجیے پیدا کہ کھینچ کر
خلوت میں انجمن سے ہمیں یار لے چلے — آتش

قول فیصل ۔ اس کا لازم 'رسائی پیدا ہونا' ہے مگر وہ بھی بہت کم رائج ہے۔

رَسائی کرنا :۔ (لازم) میل ملاپ کرنا۔ واقفیت اور شناسائی بہم پہنچانا۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ دہلی کا مصدر ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رسائی ہونا ۔ (لازم) باریابی ہونا، بڑی جگہ پہنچ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صوف ۔ رہتے ایسی جگہ ہیں جہاں کسی کی مشکل سے رسائی ہو سکتی ہے۔ (جنون انتظار)

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "رسائی ہوجانا" بھی رائج و فصیح ہے، جیسے اب فیروزہ دربار شاہی میں رسائی ہو جائے گی۔ (طلسم ہوش ربا)

نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے، جیسے ہم تھوڑا عطر لے کر آئے تھے کہ یہاں فروخت کریں گے مگر رسائی نہیں ہوتی تم اپنی معرفت بکوا دو۔ (طلسم ہوش ربا)

رسائی ہونا :- ۲ اوج پر ہونا، یاوری پر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- بخت، تقدیر، طالع، قسمت اور مقدر وغیرہ ہم معنی الفاظ کے ساتھ مخصوص ہے۔

ع میرے طالع کی رسائی تھی کہ گیسو سر دوش

(طلسم ہوش ربا)

رسن بٹا :- رسی بٹنے والا۔ رسن ساز۔ صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کمی کے ساتھ رسی بٹا کہتے ہیں۔

رس بھری :- خمار آلودہ، نشیلی۔ آنکھ کی صفت میں مستعمل ہے۔

یہ کہتی ہیں مرے ساقی کی رس بھری آنکھیں

کہ کوئی جام یہاں خالی از شراب نہیں عقیل

(نور اللغات)

قول فیصل :- اب رس بھری آنکھیں کہتے ہیں۔

رس بھری :- ۲ مکوی قسم کا ایک قسم کا کھٹ میٹھا پھل۔ جس میں بکثرت بیج ہوتے ہیں اردو اسم فصیح، رائج۔

محل صرف :- سنگتروں کی اک آب کے گچھے کی کمر کو ہیں۔ کابل کا میوہ رس بھری تلے گلا بیاں شہتوت بوٹ لو ہرے بھرے بوٹ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اس کی اصل انگریزی میں راس بیری ہے۔ اردو والوں نے "رس بھری" کر لیا۔ رس بھری کا درخت بھی رس بھری کہلاتا ہے۔ بصیغۂ جمع "رس بھریاں" زیادہ زبانوں پر ہے۔ بیچنے والے رس بھریاں رس کی بھری کہہ کے بیچتے ہیں۔

رس بھری آواز :- رسیلی آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- فصحا تو نہیں مگر عوام لکھنؤ رسیلی آواز ہی بولتے ہیں جو معنوں میں صرف کیا گیا ہے۔ رس بھری آواز کوئی نہیں بولتا۔

رس بھری یا رسیلی آنکھ :- خمار آلودہ آنکھ، چشم خوباں، اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

رس پڑنا :- ۱ منی کا پیدا ہو جانا، سن بلوغ کو پہونچنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رس پڑنا :- ۲ خوش ہونا، طبیعت کو فرحت پہونچنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رس پڑنا :- ۳ گیہوں اور دھان وغیرہ کے درختوں کے نئے آئے ہوئے خالی دانوں میں دودھ پیدا ہونا۔ اردو صرف کسانوں اور کاشتکاروں کی اصطلاح۔

رس پڑنا :- ۴ چیچک کے دانوں میں مواد بھرنا۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل :- لکھنؤ میں پیپ یا مواد پڑنا بولتے ہیں۔

رستخیز :- (کنایۃً) قیامت۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میدان رستخیز بڑا فتنہ زار ہے

وعدہ وہاں وفا ہو کسے اعتبار ہے؟ آسی جونپوری

قول فیصل :- شعرائے مرثیہ گو نے کنایۃً بمعنی سخت لڑائی بھی نظم کیا ہے اور ضرورت قافیہ سے مجبور ہو کے رستاخیز بھی استعمال کیا ہے۔ رست، رستن (اگنا) اور خیز، خاستن (اٹھنا) سے مشتق ہے۔ بعض کتب لغات میں رستخیز و رستاخیز بضم اول اور بعض میں بالفتح درج ہیں لیکن لکھنؤ میں بضم اول ہی رائج ہے۔ نظماً زیادہ مستعمل ہے۔

رستگار :- (بالضم) نجات پانے والا۔ رہائی پانے والا، آزاد۔ فارسی، صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اگرچہ بضم اول و بفتح اول دونوں طرح صحیح ہے مگر لکھنؤ میں بضم اول ہی رائج و فصیح ہے۔

رستگار کرنا :- (متعدی) چھڑانا، نجات دینا، رہا کرنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع۔ دوزخ سے رستگار کیا حُر کو شاہ نے (لا اعلم)

رستگار ہونا :- قید سے چھوٹنا، نجات پانا، رہا ہونا، آزاد کیا جانا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حر جو شبیر پر نثار ہوا

نار دوزخ سے رستگار ہوا لا اعلم

رستگاری :- (بالضم) رہائی، نجات۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

موت سے کس کو رستگاری ہے

آج وہ کل ہماری باری ہے (زہر عشق)

قول فیصل :- بفتح اول بھی صحیح ہے مگر لکھنؤ میں عمومیت کے ساتھ بضم اول ہی زبانوں پر ہے۔

رستم :- (بضم اول و فتح سوم) ایران کا ایک مشہور پہلوان جو زال کا بیٹا اور سام کا پوتا تھا۔ اپنے ہم عصر پہلوانوں میں نامور اور غالب تھا۔ رستم کیکاؤس بادشاہ ایران کا سپہ سالار تھا۔ کیکاؤس کا بیٹا سیاوش اپنی ایک سوتیلی ماں کے ساتھ متہم ہو کر بھاگ گیا اور افراسیاب بادشاہ ترکستان کے یہاں پناہ لی۔ افراسیاب نے

اپنی لڑکی کی شادی اس کے ساتھ کر دی لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد دوسرے داماد کے بھڑکانے سے افراسیاب نے سیاوش کو قتل کروا دیا۔ رستم نے سیاوش کے خون کا بدلا لینے کے لیے افراسیاب سے جنگ کی۔ رستم کے بھائی شغاد نے ایک کنواں کھودا تھا جس کو طرح طرح کے ہتھیاروں سے بھر کے خس پوش کر دیا تھا۔ رستم اسی میں گر کے مر گیا۔ فارسی، مذکر، رائج۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رستم کا بدن زیرِ کفن کانپ رہا ہے — دبیر

قولِ فیصل:۔ صاحب قاموس الاغلاط نے لکھا ہے بضم تا رستم کہنا غلط ہے "بعض کہتے ہیں رستم بفتح رائے مہملہ ہے اس لئے کہ رستم کی ماں رودابہ درد زہ سے بے چین تھی۔ رستم پیدا ہوا تو اس کی زبان سے نکلا رستم یعنی میں نے رہائی پائی۔ لوگوں نے یہی اس کا نام رکھ دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ضمۂ رائے مہملہ صحیح ہے کیونکہ رستم کا مخفف رودستم ہے جو کلام قدما میں آیا ہے۔

قائل ضحاک کیست جز پسر آبتین
پنجۂ سیمرغ کیست جز پسر رودستم — خاقانی

صحیح جو کچھ ہو مگر اردو میں بضم اول و فتح سوم ہی زبانوں پر ہے۔ باعتبار اردو اسی طرح صحیح و فصیح ہے۔

رستم:۔ ۲ (مجازاً) بڑا بہادر، مرد شجاع۔ فارسی لفظ، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چار دن سے ورزش کیا شروع کر دی ہے آپ کو رستم سمجھنے لگے ہیں۔

رستم:۔ ۳ چھپا رستم۔ دیکھو چھپا رستم (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں چھپا (چھپے) رستم ہی بولتے ہیں

رستم تہمتن:۔ تہمتن رستم کا لقب ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ارزق کا جو دیکھتا تن و توش
کانپ اٹھتا رستم تہمتن — لا علم

قولِ فیصل:۔ اس ترکیب کا استعمال رزمیہ شاعری میں ہوتا ہے۔ تہمتن مرکب ہے۔ تہم (بمعنی قوی و بزرگ) اور تن (بمعنی جثہ و بدن) سے۔

رستم خاں:۔ رستم کا سالا:۔ (طنزاً) بہادر، شیخی باز، اترانے والا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں "رستم خاں کے سالے" رائج ہے جو عامیانہ زبان ہے۔ جیسے "کیا وہ رستم خاں کے سالے ہیں؟ جو میں اُن سے دھونس کھاؤں۔"

رستم دستاں:۔ رستم کے باپ زال کا لقب دستان یا داستاں تھا اسی وجہ سے اسکو رستم دستاں کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔

بے مثل ہیں یہ ساعد و بازو و بر و دوش
دیکھے جو انہیں رستم دستاں تو اڑے ہوش — انیس

قولِ فیصل:۔ میر حسن نے مثنوی سحر البیان میں رستم داستاں بھی نظم کیا مگر اب عام طور سے رستم دستاں ہی استعمال ہوتا ہے۔ دستاں نیز داستاں رستم کے باپ زال بن سام کا لقب تھا جس کے معنی ہیں مکر و حیلہ۔ پدر رستم کا افسون و مکر مشہور تھا۔ رستم دستاں کا ایک مفہوم چھپا رستم بھی لیا گیا ہے۔

آستیں ہر گھڑی چڑھتی ہے مرے ہاتھ اعدا پر
دست وحشت بھی بڑا رستم دستاں نکلا — صبا

رستم کا بچہ:۔ زبردست، طاقتور (اردو لغت، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رستم کی دھاک:۔ رستم کے نام کی ہیبت (مجازاً) نام کا رعب۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رستم کی دھاک سے نہیں کم شور شاعری
سچ ہے کہ نام مرد بہ از ذات مرد ہے — [illegible]

قولِ فیصل:۔ رستم کی دھاک ایک پوری مثل کا جز بھی ہے۔ وہ مثل یہ ہے۔

"پہلوانی تو جو ہے سو ہے رستم کی دھاک زیادہ ہے"

مردے بہتر ہے نام مرد یہ سچ ہے یہ مثل
پہلوانی ہے سو ہے، رستم کی آتش دھاک ہے — [illegible]

مثل کا مفہوم ہے شخصیت سے لوگ مرعوب نہیں ہوتے نام کی ہیبت ہوتی ہے۔ دراصل منیر نے اپنے شعر میں اسی مثل کی طرف اشارہ کیا ہے۔

رستم کی گور پر لات مارنا:۔ (کنایتہً) بہادری کا جھوٹا دعویٰ کرنا۔

لازم ہے اس سے جنگ کرے جو مقابلہ
ناداں ہے لات مارے جو رستم کی گور پر — شعور

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ شعر میں جس صورت سے یہ مثل استعمال کی گئی ہے اس کا ذمہ دار خود شاعر ہے۔ عام طور سے یہ مثل طنز کے ساتھ یوں استعمال ہوتی ہے "رستم کی گور پر لات مار دی" جیسے "دو ٹکے کیا کما لائے رستم کی گور پر لات مار دی۔"

رستم ہونا:۔ (مجازاً) بڑا بہادر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ثابت قدم فقر کو ہے نفس کشی شرط
بے دیو کو مارے ہوئے رستم نہیں ہوتا — آتش

رستمی:۔ بہادری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کی رستمی تو اسی سے ظاہر ہے کہ کل کا بچہ گالیاں دیتا ہوا چلا گیا اور آپ کچھ نہ کر سکے

رستم یا افلاطون کا سالا:۔ شیخی خورا، ڈینگیا، مغرور، بڑا جواں مرد۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رستمی دکھانا:۔ بہادری دکھانا (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رستنی:۔ اُگنے والی چیز، سبزہ۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رستہ :۔ راستہ کا مخفف۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

> جاملے سے فلک کے ہم تو کب کے
> نکل جاتے مگر رستہ نہ پایا — ذوق

قول فیصل :۔ یہ لفظ بمعنی تدبیر و موقع بھی مستعمل ہے۔

رستہ آسان کر دینا :۔ منزل تک بغیر کسی زحمت کے پہنچا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

> جھجکی نہ آنکھ بھی کہ یہ سامان کر دیا
> رستہ پلک نواز نے آسان کر دیا — تعشق

رستہ بتانا (یا) بتلانا :۱ (متعدی) راہ بتانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

> تیری مسجد میں جھجک کر آ رہے ہیں ہم مے پرست
> زاہدا رستہ بتا دے خانۂ خمار کا — ناسخ

رستہ بتانا (یا) بتلانا :۲ (کنایۃً) ۲ ٹالنا، امیدوار کو بغیر اس کا مقصد پورا کیے ہوئے رخصت کر دینا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

> لگا کے راہ پہ لایا ہے وہ رقیبوں کو
> پہنچ کے گھر مجھے رستہ بتائے گا پھر کیا — امانت

رستہ بند ہونا :۔ (لازم) راہ بند ہونا، روک ہونا (مجازاً) مقصد برآری کی کوئی صورت نہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

> توڑ جوڑ اچھے نہیں ہیں صلح کا رستہ ہے بند
> میرے اپنے جھگڑے کا اے شوخ ہر فن توڑ کر — رشک

رستہ بھٹکنا :۔ راہ گم کرنا، راہ بھولنا، غلط راستے پر نکل جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

> اب کوئی رستہ بھٹکتے ہیں ہم اے خضر اجل
> جادۂ راہ عدم موئے کمر ہونے لگا — وزیر

رستہ بہکانا :۱ (متعدی) بے راہ کر دینا، سیدھی راہ سے ہٹا دینا، گمراہ کر دینا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رستہ بھلانا :۔ (متعدی) گمراہ کرنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بالعموم مستعمل نہیں۔

رستہ بھول کے نکل آنا :۔ (لازم) مدت کے بعد اتفاقیہ کسی عزیز یا دوست کے یہاں پہنچ جانا۔ اردو جملہ۔

> کاہے کو سمجھ بوجھ کے آتے مرے گھر تم — شوق قدوائی
> کیا بھول کے رستہ نکل آئے ہو ادھر تم

قول فیصل :۔ جب کوئی عزیز یا دوست بہت دن کے بعد آتا ہے تو شکایت آمیز طنز کے ساتھ کیا رستہ بھول کے ادھر نکل آئے (یا) کیا رستہ بھول گئے (یا) آج کیا رستہ بھول گئے۔ کہتے ہیں۔

رستہ پانا :۱ لازم جانے کے لئے راستہ ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

> جاملے سے فلک کے ہم تو کب کے
> نکل جاتے مگر رستہ نہ پایا — ذوق

رستہ پانا :۲ (لازم) (کنایۃً) تدبیر ہاتھ آنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رستہ پکڑو :۔ راہ لو، چلتے پھرتے نظر آؤ، غصے کے محل پر۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دو گھنٹے سے جان کھا رہے ہو ایک بات کی رٹ لگا دی ہے چلے جاؤ اپنا رستہ پکڑو۔

رستہ پہاڑ ہو جانا :۔ (لازم) راستہ کاٹے نہ کٹنا، رستہ نہ چلا جانا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

> شہر سارا اجاڑ تھا گویا
> اتنا رستہ پہاڑ تھا گویا — شوق

رستہ پھٹنا (لازم) ایک راستے سے دوسرا رستہ نکل آنا، رستہ بدلنا، راستہ پھرنا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

> ادھر خود بخود جو کھنچا جائے ہے دل
> الٰہی کدھر کو یہ رستہ پھٹے ہے — معروف

رستہ پھرنا :۔ (لازم) رستہ بدلنا، راستے کا دوسری طرف مڑنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

> رستہ پھرا جدھر کو اسی سمت پھر تری
> بچھڑا تو اس پہ یہ گھبرا کے گر پڑی — تعشق

قول فیصل :۔ اب اس جگہ زیادہ تر رستہ مڑنا کہتے ہیں۔

رستہ چلتا :۔ مسافر، راہ گیر۔ اردو صفت مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی زبان ہے، راہ چلتا۔

راستہ چلتے :۔ راہ میں چلتے ہوئے۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

> آتے جاتے لوگوں سے پلکوں کے اشارے ہوتے ہیں — شوق قدوائی
> آپ تو رستہ چلتے میرے حق میں کانٹے بوتے ہیں

رستہ چلنا :۔ راہ طے کرنا، مسافت قطع کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایسا بدتمیز لڑکا تو میں نے نہیں دیکھا۔ راہ چلتے لوگوں کو چھیڑتا ہے۔ رستہ چلنا دشوار کر دیتا ہے ابھی کل ایک دیہاتی کی ٹوپی اچھال دی۔

رستہ دکھانا :۱ تدبیر بتانا، صورت بتانا، پہلو سمجھانا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہم نے رستہ دکھا دیا اب تم جانو تمہارا کام جانے۔

قول فیصل :۔ بصیغۂ جمع رستے دکھانا نسبتاً زیادہ ہے مگر وہ بھی فصیح نہیں۔ "ابتدا میں دنیا کی شہرت اور ناموری اور تفریح طبع نے مجھے مختلف کتابوں کے

رستے دکھائے۔ (نور اللغات)

"رستے دکھائے" کی جگہ "راہیں دکھانا" فصیح ہے۔

رستہ دکھانا :۔۲ انتظار کرانا۔ اردو محاورہ فصیح رائج

محلِ صرف :۔ تم نے بہت رستہ دکھایا۔ کہاں غائب ہوگئے تھے؟

رستہ دکھائی (دکھلائی) نہ دینا :۔ راہ نہ سوجھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آنکھوں سے مجبور ہوں، رستہ بالکل نہیں دکھائی دیتا جلدی جلدی کیونکر چلوں۔

رستہ دیکھنا :۔۱ (لازم) انتظار کرنا۔ اردو محاورہ فصیح، رائج۔

لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور
تنہا گئے کیوں اب رہو تنہا کوئی دن اور   غالب

قولِ فیصل :۔ ایک مفہوم ہے کسی کے آنے کی یا کسی بات کے ہونے کی آس لگائے رہنا۔

انتظار یار کرتا ہے یہی
زندگی جب تک ہے رستہ دیکھئے   جگر

رستہ دیکھنا :۔۲ تدبیر سوجھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رستہ روکنا۔ (متعدی) سدِ راہ ہونا، جانے کا رستہ نہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کمبخت نے سرکشی پر کمر باندھی ہے شریفوں کا رستہ روکتا ہے اور ان سے زبردستی پیسے مانگتا ہے

رستہ سمجھ میں آنا :۔۱ رستہ یاد ہونا، رستہ ذہن پر چڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آپ کا بتایا ہوا رستہ ذرا مشکل سے سمجھ میں آتا ہے۔

رستہ سمجھ میں آنا :۔۲ تدبیر سمجھ میں آنا۔ طریقہ کار سمجھ میں آنا، صورت سمجھ میں آنا۔ اردو محاورہ فصیح رائج

محلِ صرف :۔ ان سے ملنے کا ایک رستہ سمجھ میں آرہا ہے مگر تم اس پر عمل نہ کر سکو گے۔

قولِ فیصل :۔ نفی کے ساتھ بھی اس کا استعمال بکثرت ہے

نہ آیا خاک بھی رستہ سمجھ میں عمرِ رفتہ کا
مگر سمجھے تو داغِ معصیت کو نقشِ پا سمجھے   ذوق

رستہ سوجھنا :۔ تدبیر سوجھنا، کوئی صورت سمجھ میں آنا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مجھے ایک ایسا رستہ سوجھ گیا ہے جو پٹ نہیں پڑ سکتا۔

رستہ کاٹ کے جانا (یا)، رستہ کاٹ کے چلنا :۔ (لازم) کترا کے جانا۔ رستہ بچا کے چلنا۔

وہ رستہ کاٹ کے چلتے ہیں اس لیے مجھ سے
کہ کچھ کہے نہ یہ خانہ خراب رستے میں   داغ

مانع نہیں بوسے کے لیے آپ کی زلفیں
یہ سانپ مرا راستہ کاٹا نہیں کرتے   منیر

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں رستہ کاٹ کے جانا کی جگہ رستہ کاٹ کے نکل جانا، بولتے ہیں اور رستہ کاٹ کے چلنا رائج و فصیح۔ مثال کا دوسرا شعر رستہ کاٹ کے جانا کا نہیں، راستہ کاٹنا کا ہے جو سانپ کے لیے مخصوص ہے۔

رستہ کترانا :۔ (متعدی) رستہ کاٹ کر جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ رستہ کترانا نہیں بولتے۔

رستہ کٹا ہونا :۔ رستہ پھرا ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں رستہ مڑا ہونا یا پھرا ہونا

رستہ پھرا جدھر کو اسی سمت پھر پڑی
پھر گرا تو اس پہ یہ گھبرا کے گر پڑی   تعشق

رستہ کٹنا :۔۱ راستہ طے ہونا، راہ تمام ہونا، مسافت ختم ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج

محلِ صرف :۔ میں اکیلے اگر کہیں دور جاتا ہوں تو رستہ مشکل سے کٹتا ہے۔

قولِ فیصل :۔ تکمیلِ فعل کے لیے رستہ کٹ جانا مستعمل و فصیح ہے جیسے "آپ کی پُرلطف باتوں میں اتنا رستہ بڑی آسانی سے کٹ گیا"

رستہ کٹنا :۔۲ ایک راہ سے دوسری راہ نکلنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رستہ کھلنا :۔ (لازم) (کنایۃً) تدبیر ہاتھ آنا۔ (فقرہ) بارے بوجھ کچھ کا رستہ تو کھلا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں "رستہ کھلنا" کا مفہوم ہے آسانی بہم پہنچنا، نہ کہ تدبیر ہاتھ آنا۔ پیش کردہ مثال سے بھی یہی مفہوم نکلتا ہے۔ اس کی تکمیلی صورت رستہ کھل جانا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "تمہارے اس غلط اقدام سے دوسروں کے لئے رستہ کھل گیا"

بصورت متعدی رستہ کھول دینا، ایسا کام کرنا جو دوسروں کے لئے مثال بن جائے، بھی رائج و فصیح ہے جیسے "غلط رہنمائی دوسروں کے لئے اعتراض کا رستہ کھول دیتی ہے"

رستہ کھلنا :۔ راہ چلنے میں دشواری کا احساس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اکیلے چلنے کو تو وہاں سے چل دیئے۔ مگر کوئی ساتھی نہ ہونے کی وجہ سے رستہ کھل گیا۔

رستہ گھیر کر کھڑا ہونا :۔ (لازم) کسی کی راہ روک کے کھڑا ہونا، نکلنے کی راہ نہ دینا، آمد و رفت میں مزاحم ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دیکھ مجھ کو اپنے در پر یوں کہا منہ پھیر کے
یہ دوانا کس لئے بیٹھا ہے رستہ گھیر کے   جرأت

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں رستہ روک کے ..... الخ

رستہ گھیرنا (متعدی)۔ سدِّ راہ ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم رستہ روکنا سے ادا کرتے ہیں۔

رستہ لو:۔ رستہ پکڑو، جاؤ یہاں سے۔ طنزاً غصّے سے کہتے ہیں۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بحر: دربان بے مروّت ہے
ہو چکی راہ گھر کا رستہ لو — بحر

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر "اپنا رستہ لو" کہتے ہیں۔

رستہ لینا:۔ رستہ اختیار کرنا۔ کسی طرف کو جانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

مدینے کی طرف جائیں کہ لیں ہم کعبے کا رستہ
نظر آتا ہے ان دونوں گھروں میں ایک ہی جلوہ اک

رستہ ملنا:۔ منزل پر پہونچنے کے لیے راہ دریافت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایک پان والے سے نہ پوچھ لیا ہوتا تو نہ معلوم میں کہاں نکل جاتا بڑی مشکل سے آپ کے یہاں آنے کا رستہ ملا۔

رستہ ناپنا:۔ (کنایۃً) جلد واپس چلا جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ جب کوئی عزیز یا دوست آتا ہے اور جلد واپس ہونے لگتا ہے تو شکایت کے طور پر کہتے ہیں "کیا رستہ ناپنے آئے تھے" یہ عوام کی زبان ہے۔ اور یونہی مستعمل ہے۔

رستہ نکالنا:۔ (کنایۃً) تدبیر نکالنا، راہ نکالنا۔

مری تلاش کے ہرکارے ہیں جہاں بیٹھا
تمہارے گھر کا بھی راستہ نکالیں گے — رنگ
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ "رستہ نکالنا" کا جو مفہوم لکھا گیا ہے وہ اپنی جگہ درست ہے اہلِ لکھنؤ برابر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "تمہیں کوئی رستہ نکالو میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے" لیکن مثال میں جو شعر لکھا ہے اس سے یہ مفہوم نہیں نکلتا۔ شعر میں "راستہ نکالنا" کا مفہوم ہے، راستہ ڈھونڈھ نکالنا، نہ کہ تدبیر (راہ) نکالنا۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں بھی کبھی کبھی کے ساتھ بولتے ہیں۔

رستہ نکلنا:۔ (لازم) تدبیر ہاتھ آنا، کوئی صورت نکلنا، سبیل نکلنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں تو بہت سوچ چکا کچھ سمجھ میں نہیں آیا تم بھی سوچو شاید کوئی رستہ نکلے۔

قولِ فیصل:۔ نفی کے ساتھ "رستہ نہ نکلنا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "کئی دن سے سوچ رہا ہوں کہ کسی صورت سے اُن تک پہنچوں مگر ابھی تک کامیابی کا کوئی رستہ نہیں نکلا"۔

رستہ نہ ملنا۔ موقع نہ ملنا، جگہ نہ ملنا، گنجائش نہ ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنے کا منکرین کو رستہ نہیں ملا
کیا حوروں کے جھرمٹ میں مزا شہد ہیں — امیر

رستے آنا:۔ راستے سے آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ جس رستے آئیں گے ہمارے آدمی آپ کو ملیں گے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

رستے پر آنا:۔[1] راہِ راست پر آنا، سیدھے راستے پر آنا، سچائی کا راستہ اختیار کرنا، گمراہی چھوڑنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ پڑھا لکھا آدمی جب گمراہ ہو جاتا ہے تو بڑی مشکل سے رستے پر آتا ہے۔

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی اس کا استعمال بکثرت ہے۔ جیسے "دولت کی لالچ میں اس نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا ہے لاکھ سمجھاتا ہوں مگر رستے پر نہیں آتا"۔ تکمیلِ فعل کے لیے "رستے پر آجانا"، مستعمل فصیح ہے۔ جیسے "پہلے تو بہت ملحدانہ باتیں کرتے تھے مگر جب ہم نے عقلی دلائل سے ثابت کر دیا کہ اسلام سچا مذہب ہے جب سے کچھ کچھ رستے پر آگئے ہیں۔ اب ویسی باتیں نہیں کرتے۔

رستے پر آنا:۔[2] کسی کے حسبِ دل خواہ کام کرنے لگنا، قابو میں آنا، کسی کی مرضی پر چلنے لگنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کے لیے ہم نے معلوم نہیں کیا کیا پاپڑ بیلے ہیں جب جاکے یہ کہیں رستے پر آئے ہیں۔

قولِ فیصل:۔ سلبی معنی میں بھی اس کا استعمال بہت ہے

نہ رستے پہ آتو نہ مطلب کی کہہ
میں پچھم کی پوچھوں تو پورب کی کہہ — شوق قدوائی

اس کی تکمیلی صورت بھی کبھی کے ساتھ زبانوں پر آتی رہتی ہے یعنی "رستے پر آجانا"۔ جیسے "کھانے کھانے سے وہ کچھ رستے پر تو آگئے ہیں مگر باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستقل رہنا ذرا مشکل ہے"۔

رستے پر آنا:۔[3] نیک بننا، خراب عادتیں ترک کر دینا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں اس کا استعمال بکثرت ہے۔ یعنی "رستے پر نہ آنا"۔ جیسے "ہم نے لاکھ سمجھایا کہ دیکھو شریفوں کے بچے ہو ایسی نہیں کھیلتے مگر وہ رستے پر نہ آنا تھا نہ آیا"۔ اس کی تکمیلی صورت "رستے پر آجانا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "دیکھو تم شریف کے بچے ہو یہ بے راہ روی چھوڑ دو رستے پر آجاؤ ورنہ بدنام ہو جاؤ گے"۔

رستے پر چلنا:۔ کسی راستے کو طے کرنا، کسی راہ سے گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ جس رستے پر چل رہے ہیں یہ سیدھا کربلائے نانگنورہ کو جاتا ہے۔ سیدھے چلے جائیے گا۔ کسی طرف مڑیے گا نہیں۔

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے کوئی روش اختیار کرنا عام اس سے کہ وہ اچھی ہو یا بری جیسے: "آپ جس رستے پر چل رہے ہیں یہ آپ کو بدنامی کے غار کی طرف لے جا رہا ہے"۔

رستے پر لگانا:۔ ۱ (متعدی) کسی کو ایسے راستے پر کر دینا جو منزل مقصود تک پہنچا دے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ جمال پور کا راستہ ٹیڑھا ہے اگر کوئی رستے پر لگانے والا ہو تو میں پیدل جا سکتا ہوں۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رستے پر لگا دینا" نسبتہً زیادہ رائج مگر غیر فصیح ہے۔

میں تجھ سے چاہتا ہوں اسی رستے پہ لگا دے
کیا دور ہے خالق ہمیں بچھڑوں سے ملا دے — انیس

رستے پر لگانا:۔ ۲ کسی کو صحیح طریقہ کار پر عمل کرنے کے اصول بتانا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہمیں نے تم کو رستے پر لگایا اب ہمیں کو راہ بتاتے ہو۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رستے پر لگا دینا" بھی رائج مگر غیر فصیح ہے۔ جیسے: "آپ کے صاحبزادے کو ہم نے رستے پر تو لگا دیا ہے اب قریب قریب ہر کام کر لیتے ہیں۔ مگر آپ ان کو برابر ٹوکتے رہا کیجیے کہ کام پر دل لگائیں"۔

رستے جانا:۔ راہ سے جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آگے بڑھ کے تمہیں دو رستے ملیں گے دونوں اسٹیشن کی طرف گئے ہیں جس رستے جاؤ گے اسٹیشن پہنچ جاؤ گے۔ جلدی پہنچنا ہو تو اس رستے نہ جاؤ اس پر بھیڑ لگی ہوئی ہے۔

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسا کہ پیش کردہ عبارت سے واضح کر دیا گیا ہے۔

رستے چلنا:۔ کسی کے ساتھ کسی راستے سے گزرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کہا تھا کہ دیکھو یہ راستہ ٹھیک نہیں ہے مگر تم نہیں مانے یہاں سے دو راستے ہو گئے ہیں اب اس رستے چلیں یا اس رستے چلیں بتاؤ کس رستے چلیں؟

رستے رستے:۔ ۱ گلی گلی، کوچے کوچے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ ایسی مشہور غزل ہے کہ محلے کے لڑکے رستے رستے گاتے پھرتے ہیں۔

رستے رستے:۔ ۲ سیدھی راہ سے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم اپنے رستے رستے چل رہے تھے آپ کا کیا بگڑتا تھا جو آپ نے طمانچہ مار دیا۔

قول فیصل:۔ آنا، جانا اور چلنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رستے سے آنا:۔ کسی گلی، سڑک، لیک، پگڈنڈی وغیرہ سے ہوتے ہوئے کہیں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم جس رستے سے ہمارے یہاں آؤ گے اسی پر ایک مونگ پھلی والا بیٹھتا ہے اس کا نام رام دیال ہے۔

رستے سے پلٹنا:۔ (لازم) راہ سے واپس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دیکھو کوئی چیز بھول تو نہیں رہے ہو۔ نہیں رستے سے پلٹنا پڑے۔

قول فیصل:۔ پلٹنا کی جگہ عوام لوٹنا بھی کہتے ہیں (رستے سے لوٹنا)۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً بصورت تکمیلی فعل، رستے سے پلٹ آنا (لوٹ آنا) یا رستے سے پلٹ جانا (لوٹ جانا) یا رستے سے پلٹ چلنا (لوٹ چلنا) جیسے: "ذرا سی چیز کے لیے اب رستے سے پلٹ چلیں یہ تو نہیں ہو سکتا"۔ متعدی معنوں میں رستے سے پلٹانا (پلٹا دینا) بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے: "یہ ضد کر کے تمہارے ساتھ جا رہا ہے کسی بہانے رستے سے پلٹا دینا"۔ عوام پلٹانا (پلٹا دینا) کی جگہ لوٹانا (لوٹا دینا) بھی بولتے ہیں۔

رستے سے پھیرنا:۔ (متعدی) راہ سے پلٹانا، جاتے ہوئے کو واپس کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم بہکانا بھی ہے۔

اپنے بیگانے گھیرتے ہیں اسے
میرے رستے سے پھیرتے ہیں اسے — داغ

اس کی تکمیلی صورتیں رستے سے پھیر دینا یا رستے سے پھیر لانا وغیرہ بھی اپنے اپنے محل پر رائج مگر غیر فصیح ہیں۔

رستے سے جانا:۔ راہ سے جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہرن اسی رستے سے گیا ہے دیکھو برابر سے کھروں کے نشان بنے ہوئے ہیں۔

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔ جیسے: "آج کل بارش کی وجہ سے ہر طرف کے راستے بند ہیں تم وہاں کسی رستے سے نہیں جا سکتے"۔

رستے سے چلنا:۔ کسی کے ہمراہ کسی راہ سے گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم جس رستے سے چلو گے ہم چلنے کے لیے تیار ہیں مگر پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ لو۔ ایسا نہ ہو بھٹک کے کہیں اور پہنچ جائیں۔

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے: "آپ نا موتی کے ساتھ میرے ہمراہ چلے آئے۔ میں غلط رستے سے نہیں چلوں گا"۔

رستے سے کٹ جانا:- کچھ راہ چل کر دوسری راہ جانا۔

ہمراہ میرے کون چڑھا کوہ عشق پر — ہجر
فرہاد ایک تیشے میں رستے سے کٹ گیا (نور اللغات)

قول فیصل:- "رستے سے کٹ جانا" کا مفہوم ہے تھوڑی دور چل کے ساتھ چھوڑ دینا" جو غیر فصیح ہے نہ کہ جو مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے۔ شعر سے بھی یہی مفہوم نکلتا ہے۔

رستے سے نکال دینا:- (کنایۃً)۔ شخی کرکری کر دینا کبھی ناک کے اور کبھی منھ کے ساتھ مستعمل ہے۔

تم ناک رگڑواتے رہے پیر مغاں سے — رشک
سب ناک کے رستے سے کرامات نکالی (نور اللغات)

قول فیصل:- بازاری عورتیں اور عوام "ناک کے رستے سے نکال دینا" بولتی ہیں۔ ناک اور منھ کے ساتھ اس کا استعمال اب کم ہو گیا ہے۔ اسی کو بازاری عوام جوتڑوں یا گانڑ کے رستے سے نکال دینا کہتے ہیں اور ہر صورت سے بحذف حرف "سے" بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً "ناک کے رستے نکال دینا" وغیرہ وغیرہ۔

رستے گلی کی ملاقات:- وہ جان پہچان جو بغیر کسی تعارف کے روزانہ یا تیسرے چوتھے کسی سے ہوتی رہے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:- نہ وہ میرے خاندان سے واقف ہیں اور نہ میں ان کے حسب نسب سے آگاہ ہوں بس رستے گلی کی ملاقات ہے جو صاحب سلامت تک محدود ہے۔

رستے لگانا:- (متعدی) رستے پر ڈالنا، راہ لگانا، طریقہ کار بتانا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

ہے یہی راہ منزل مقصود — داغ
خوب رستے لگا دیا تو نے

قول فیصل:- اہل لکھنؤ "رستے پر لگا دینا" بولتے ہیں۔

رستے میں:- بیچ راہ میں، سفر کے دوران۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر دیا صبر اپنا خواب رستے میں — داغ
دیا نصیب نے اچھا جواب رستے میں

رستے میں پڑا پانا:- (کنایۃً) بغیر کسی زحمت کے کوئی چیز پانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:- میں برسوں سے میرے پچاس روپے ان کے ذمے واجب الادا تھے جو آج مل گئے ہیں سمجھ رہا ہوں کہ میں نے رستے میں پڑے پائے۔ کسے امید تھی کہ یہ رقم ملے گی۔

قول فیصل:- صرف "پڑا پانا" بھی کہتے ہیں۔

کہتے ہو نہ دیں گے ہم دل اگر پڑا پایا — غالب
دل کہاں کہ گم کیجے ہم نے مدعا پایا

رستے میں ملنا:- راہ میں ملاقات ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- آج ان کے والد رستے میں ملے تھے انھوں نے کچھ نہیں بتایا تم جو کہہ رہے ہو۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ بات غلط ہے۔

رس ٹپکنا:- (لازم) جوش جوانی میں آنا، جوبن امنگنا۔ اردو (دہلی کا ایک لغت)۔

قول فیصل:- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ لکھنؤ میں رس ٹپکنا اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہے۔ جیسے "وہاں ایسے شاداب گنے ہوتے ہیں کہ ذرا سا چھیل دو تو اسی وقت ٹپ ٹپ رس ٹپکنے لگتا ہے"۔

رسٹورنٹ:- (بکسر اول و فتح و ضم سوم) کھانے پینے کی جگہ، ہوٹل۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:- ہیں تاج رسٹورنٹ کی چائے بہت پسند ہے۔

رس چوسنا:- ۱ پھولوں وغیرہ میں جو ایک قسم کی مٹھاس ہوتی ہے اس کو حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- شہد کی مکھیاں پھولوں کا رس چوس کے ہمارے لئے شہد جمع کرتی ہیں۔

قول فیصل:- اس کی تکمیلی صورت "رس چوس لینا" بھی رائج و فصیح ہے۔

گلشن میں ترے لبوں نے گویا — داغ
رس چوس لیا کلی کلی کا

رس چوسنا:- ۲ انار وغیرہ کے دانوں کو منھ میں رکھ کے اس کا عرق یا آم وغیرہ کو پلپلا کے اس کا شیرہ آہستہ آہستہ حلق سے اتارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہم نے کہا تھا کہ انار کے دانوں کا رس چوس کر بیجوں کو تھوک دینا مگر تم بیج سمیت پورا انار کھا گئے اور یہ چھلکے کیوں چھوڑ دیئے یہ بھی نوش کر لو۔

قول فیصل:- اس کی تکمیلی صورت "رس چوس لینا" بھی بکثرت مستعمل و فصیح ہے۔

گر کبھی ان آموں کا رس چوس لیں — داغ
ہونٹ ہی جاتا کریں شیریں دہن

رَسَد:- ۱ (بروزن مدد) حصہ، قسمت۔ فارسی، (فقرہ) آم حصہ رسد سب کو مل گئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- ان معنوں میں جب بھی بولیں گے "حصہ رسد" یا "حصہ رسدی" کہیں گے۔ تنہا "رسد" زبانوں پر نہیں آتا۔ پیش کردہ فقرہ میرے قول کی تائید کرتا ہے۔

رَسَد:- ۲ لائق، مناسب۔ فارسی، مؤنث۔ (فقرہ) حصہ رسد سب کو بانٹ دو (نور اللغات)

قول فیصل:- یہ معنی فارسی تک محدود ہیں۔ اردو میں اگر کھینچ تان کے یہ معنی لے بھی لیے جائیں گے تو لفظ رسد کے پہلے "حصہ" ضرور کہیں گے یعنی "حصہ رسد" جس کا مفہوم ہوگا "مناسب طور سے یا جس کو

جس قدر پہونچ رہا ہے پیش کردہ مثال میں خود مؤلف نے
بھی اسی صورت سے استعمال کیا ہے۔
رسد: ۳ جنس، غلّہ جو فوج کے لئے ہو۔ فارسی،
مؤنث، فصیح، رائج۔
محل صرف: قلعے میں معدودے چند سپاہی رہ
گئے اور رسد بھی کافی نہ تھی۔ (فسانۂ آزاد)
رسد: ۴ کاروانِ غلّہ، سامان لشکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل: اردو میں ان معنوں کی کوئی مثال نظر سے
نہیں گزری۔
رسد: ۵ غلّے کا ذخیرہ جو قافلہ یا لشکر کے ہمراہ ہو۔ فارسی،
مؤنث، فصیح، رائج۔
موقوف اسی دن سے ہوئی تھی رسد آنی
لشکر میں ہوئی شاہ کے غلّے کی گرانی — انیس
قول فیصل: وہ کھانے پینے کی چیزیں بھی رسد کہی
جاتی ہیں جو لشکر یا قافلے میں غلّے کے علاوہ ہوں۔
خون جگر کہاں صفِ مژگاں کے واسطے
افسوس ایسی فوج کو ملتی رسد نہیں — داغ
آنا، پہنچنا، پہنچانا، فراہم کرنا، ملنا اور رہنا، کرنا
وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
رسد رسانی: غلّے یا اجناس وغیرہ کا فوج یا لشکر
میں پہنچانا۔ اردو۔ مؤنث (اعظم اللغات)
قول فیصل: صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے
رسدی: حصّہ کے مطابق۔ حسب حصّہ، جو
نسبت کے موافق گھٹے بڑھے بحساب شرح۔
(نور اللغات)
قول فیصل: یہ حصّہ رسدی اب تنہا رسدی نہیں
رس دے مرے تو بس کیوں دے: اگر رس سے
اور سیدھے پن سے کام نکلے تو جھگڑا کیوں ہو (خانہ تہ بندیان)
قول فیصل: عوام لکھنؤ کہتے ہیں۔ مگر سے
جو مرے تو زہر کیوں دے۔"
رسرچ: بکسر اول و بفتح دوم، تحقیق، تلاش و
جستجو۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔
قول فیصل: یہ انگریزی داں طبقے کی زبان ہے۔
کرنا اور ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔
رس کا بھرا: کسی میٹھے عرق سے بھرا ہوا ظرف۔
اردو، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف: چار گھڑے رس کے بھرے چور رکھے
ہے، نکے لگائے یا بھینس کی کھتن (ایلی)
قول فیصل: تانیث کے لئے رس کی بھری کہتے
ہیں۔ جیسے رس کی بھری باتیں۔"
رس کا بندھا: محبّت یا عشق کا مارا۔ ہندی،
صفت۔ اہل ہنود کی زبان۔ (لغت دہلی)
رسکوک: (واو معروف) جوہریوں کی اصطلاح
میں چھوٹا مروارید، مرجان۔ مذکر (نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
رس کی باتیں، یا بتیاں: میٹھی میٹھی باتیں،
لگاوٹ کی باتیں۔ ہندی۔ مؤنث۔ اہل ہنود
کی زبان۔
جوبن جوانی ہے دن دس کی
میٹھا بول باتیں کر رس کی (لغت دہلی)
رس کے بھرے نین: مد بھری آنکھیں۔ اردو،
ہندی گانوں کی زبان۔
قول فیصل: ایک گانے کا بول ہے "رس کے
بھرے تورے نین۔"
رس گلّا: گلاب جامن کی ایک قسم جو گول ہوتی
ہے۔ اردو، مذکر، شیرینی فروشوں کی اصطلاح
محل صرف: جمن حلوائی کے رس گلّوں کے مقابلے
میں الہ آباد کے رس گلّوں کی کوئی حقیقت نہیں۔
قول فیصل: یہ اصل میں رس گولا تھا جو کثرت
استعمال سے رس گلّا ہو گیا۔
رس گھولنا: (کنایۃً) شیریں کلامی کرنا۔
(نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
رُسُل (بضمتین) خدا کے بھیجے ہوئے اولوالعزم پیغمبر
رسول کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
تو محبوب حق ہے تو ختم رسل ہے
خدا کی قسم تو ہی سردار کل ہے — لا اعلم
رُسل و رسائل: نامہ و پیام، خط و کتابت
عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
محل صرف: حسن آرا بیگم سے رسل و رسائل کا
سلسلہ جاری ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل: عربی رُسُل (بضمتین) کی طرح رُسْل
(بالضم) بھی رسول کی اور رسائل رسالہ (بمعنی خط)
کی جمع ہے۔
رس لینا: (متعدی) رس چوسنا۔
رس کس نے یا تری کسی کا — شیخ عظیم آبادی
نیلم کا ہے رنگ پھیکا پھیکا — شاگرد میر تقی میر
(نور اللغات)
قول فیصل: شعر میں رس لینا کا مفہوم "رس چوسنا"
نہیں بلکہ مستی میں محبوب کے ہونٹوں کو چوسنا" لیا گیا
ہے۔ یہ دہلی اسکول کی زبان ہے۔ لکھنؤ اسکول سے
اس کا کوئی تعلق نہیں۔
رس لینا ۲ (متعدی) مزہ لوٹنا، جوبن لوٹنا،
حظ اٹھانا۔ لطف اٹھانا۔ ہندی۔ اہل
ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
رسم ۱ گھر کے بنے ہوئے نشانات، مٹی پر یا
ہوا کنویں، کسی چیز کا خاکہ، علامت وغیرہ تھی۔

عربی۔ (مصباح اللغات)

قولِ فیصل:۔ عربی مصدر ہے۔ اردو میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔ عربی میں اس کی جمع رسوم و ارسم ہے۔

رسم ۲: پاؤں کا نشان چھوڑنا۔ تیز چلنا۔ عربی۔

(مصباح اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ عربی میں باب ضرب یضرب سے ہے۔ اردو میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

رسم ۳: کسی چیز کا خاکہ۔ نقشہ۔ فارسی۔

(فرہنگ فارسی جدید)

قولِ فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

رسم ۴: لکھنا۔ عربی۔ (مصباح اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں رسم خط یا رسم الخط کی فارسی عربی ترکیبوں سے رائج ہے۔

رسم ۵: (مجاز) آئین۔ دستور۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

ایسے تو نہیں تھا آپ نادان
دنیا کا یہ رسم ہے مری جان (خرم شاہ اودھ)

قولِ فیصل:۔ مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے "بقید نظم شاعروں نے مؤنث نظم کیا ہے" اور مثال میں ذیل کا مصرع پیش کیا ہے۔

ع اب تک ہے رسم آہ مصحف کی یاد میں — عشق

مؤلف فرہنگ اثر نے یہ جو لکھا ہے کہ "بقید نظم شاعروں نے مؤنث نظم کیا ہے" اس سے کئی شکوک پیدا ہو سکتے ہیں مثلاً یہ کہ لفظ رسم صرف بقید نظم مؤنث استعمال ہوا ہے اور نثر میں مذکر ہے کا شائبہ یہ کہ اس کا استعمال مؤنث بھی ہے اور مذکر بھی۔ بات صاف نہیں ہوئی۔ میر عشق نے جن معنوں میں لفظ رسم استعمال کیا ہے ان معنوں میں لفظ نثر و نظم دونوں زبانوں پر مؤنث ہی ہے۔ اس رسم کے معنی ہیں وہ دستور جو شادی بیاہ یا دیگر تقریبوں میں قدیم زمانے سے رواجاً ہوتا چلا آرہا ہو۔ عورتیں اسی کو زیادہ رسم بھی کہتی ہیں۔ اس کی اردو جمع رسمیں بھی رائج و فصیح و مؤنث ہے جیسے شادی بیاہ کی رسمیں ہر جگہ یکساں نہیں ہوتیں۔"

رسم ۶: قاعدہ، رواج۔ فارسی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رسم ہے یہ نگوڑا مارا نیا
اللہ دینا پڑا ہے خون بہا — جان صاحب

قولِ فیصل:۔ تانیث کے ساتھ فصیح ہے۔

رسم ۷: کسی کام کو انجام دینے کا طریقہ، انداز، ڈھنگ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قاتل کو وقتِ ذبح تماشا دکھا دیں گیا
ہم کو تو رسم یاد نہیں اضطراب کی — اسیر

رسم ۸: میل جول۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ رسم و راہ یا راہ و رسم کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں۔ تنہا نہیں بولتے۔

رسم ۹: ایک کھیل کا نام جس میں ایک شخص دوسرے سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا کھایا وہ جواب میں کسی ایسے طعام یا شیرینی یا میوے کا نام لیتا ہے کہ اس میں یا تو رسم کے تینوں حرف ہوں یا کوئی حرف۔ جو دونوں کہا ہے جو شخص ایسا لفظ نہیں بتا سکتا ہار جاتا ہے۔

دلبروں میں بے وفائی کی اگر ہوتی نہ رسم
مجھ گرفتار میں کیوں رسم دلبر بولتے — ہجر

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اس کھیل کا رواج نہیں۔ اس لئے ان معنوں میں یہ لفظ اب رائج نہیں۔

رسم ۱۰: تنخواہ، مشاہرہ۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں رائج نہیں۔

رسم ۱۱: منگنی، نسبت۔ دکنی۔ مؤنث۔

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں منگنی کی رسم کہتے ہیں۔

رسماً:۔ دستور کے موافق۔ عربی۔ فصیح۔ رائج۔ محض صورت:۔ دلی محبت کی بنا پر نہیں محض رسماً میں انھیں دیکھنے چلا جاتا ہوں۔

قولِ فیصل:۔ اہل عرب تنہا رسماً نہیں بولتے۔ اہل ہند نے بحالتِ نصب اس کا استعمال کیا جو عام ہو گیا۔ لفظ بہرحال عربی ہے۔

رسم اٹھا دینا:۔ (متعدی) عادت اور رواج کے خلاف کرنا، دستور ترک کرنا۔ اردو محاورہ۔ قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت رسم اٹھا دینا اب بھی رائج ہے جیسے ہم نے یہاں سے یہ رسم اٹھا دی۔ تکمیلی صورت سے رسم اٹھا ڈالنا بھی کہا گیا ہے جو غیر فصیح ہے۔

جیتے جی تھیں نہیں دیتے مرنے بھی نہیں دیتے
کیا تم نے محبت کی ہر رسم اٹھا ڈالی — فانی

رسم اٹھنا:۔ (لازم) اس ساعت کا ختم ہونا جس میں رسماً کوئی کام ہوتا ہے۔ اردو۔ صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر تکمیلی صورت سے اس کا استعمال ہے یعنی رسم اٹھ جانا۔

آئے بن ٹھن کے مرے ماتم میں وہ
جبکہ رسم سوگواری اٹھ گئی — داغ

رسم ادا کرنا:۔ (لازم) رواج کے موافق کوئی کام کرنا۔ اردو محاورہ۔ فصیح۔ رائج۔

اس قدر جینے سے تنگ آیا تھا میں جب مر گیا
(مؤنث) شور ماتم نے ادا رسم مبارک باد کی — تسلیم لکھنوی

قولِ فیصل:۔ تذکیر کے ساتھ بھی کہا ہے جو غیر فصیح ہے

ادا اس نے سب رسم الفت کیا
(مذکر) بہت رو کے ملکہ نے رخصت کیا — شوق

رس مارے رسائن ہو:۔ پارہ مارے سے چاندی بن جاتی ہے نقشہ مارنے سے مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔

(لغت دہلی)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رسم الخط:۔ (۱) عربی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ کسی زبان کو ختم کرنا ہو تو اس کا رسم الخط بدل دو۔

قول فیصل:۔ بقاعدۂ فارسی رسم خط بھی کہتے ہیں، وہ بھی فصیح ہے۔

رسم المُہر:۔ (ہندوستان کی دفتری اصطلاح تھی) وہ رسم جو مہر کرتے وقت دفتر شاہی میں رعایا سے لی جاتی تھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ جب سے شاہی ختم ہوئی یہ رسم بھی اٹھ گئی۔

رسم بند ہونا:۔ (لازم) رواج ختم ہونا، اس کام کا ترک ہونا جو اپنے وقت پر ایک مدت سے ہوتا چلا آرہا ہو۔ اردو صرف، ادبی کی زبان۔

اے داغ ان سے جور و جفا کا گلہ عبث
تیرے کہے سے ہوگی نہ رسم قدیم بند — داغ دہلوی

رسم ترک کرنا:۔ وہ دستور چھوڑنا جو ایک مدت سے ہوتا چلا آرہا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قدیم زمانے سے یہ رسم چلی آتی تھی کہ شادی سے پہلے منگنی ضرور ہوتی تھی اب لوگوں نے یہ رسم ترک کردی۔

رسم جاری ہونا:۔ کسی قاعدے کا جاری ہونا، کسی دستور کا رواج پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

عورتوں میں بڑی طنازی
(تانیث) مدتوں تک یہ رسم تھی جاری — مرزا رسوا

مدتوں تک یہ رسم جاری تھا
(تذکیر) واہ کیا پاس وضعداری تھا — مرزا رسوا

رسم چھوڑ جانا:۔ (متعدی) کوئی دستور جاری کر کے مرجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کتنے بدبخت تھے جو چھوڑ گئے رسم ستم
رہ چکے پھر بھی لکھے جاتے ہیں پہلیاں بہنگ — اکبر جنابی

رسم چھوڑنا:۔ (متعدی) اس کام کا ترک کرنا جو اپنے وقت پر پہلے ہوتا چلا آیا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق کو عشق کی آشفتہ سری کو چھوڑا
رسم سلمان و اویس قرنی کو چھوڑا — ڈاکٹر اقبال

رسم رچانا:۔ (متعدی) دستور برتنا۔ اردو صرف، متروک۔

رسم بہناپے کا رچاؤں گی
اسے اپنے ہی گھر بلاؤں گی — عروج

رسمسا:۔ تر، کسی قسم کے پانی سے ہو یا پسینے سے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ پرانا صرف ہے اب رائج نہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں:۔

"رسمسا سے تری کے علاوہ خوشبو کا عنصر جدا نہیں کیا جاسکتا ہے آبرو کا مطلع ہے۔

آیا ہے صبح نیند سے اٹھ رسمسا ہوا
جامہ گلے میں رات کا پھولوں بسا ہوا — شاہ مبارک آبرو

تاسف ہوتا ہے جب حال کے فصحا اس کو متروک قرار دیتے ہیں۔ اس کا دوسرا مترادف زبان میں موجود ہی نہیں۔" (فرہنگ اثر) مگر زبان کا مزاج اب اس لفظ کو قبول نہیں کرتا۔ لہذا تاسف بیکار ہے (مؤلف)

رسمسانا:۔ تر ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

رسمسی:۔ تر، رسمسا کی تانیث۔ اردو، صفت، متروک۔

مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میری بھی تو عشقی آنکھیں
کسی کی دیکھ کر شاید جہاں میں رسمسی آنکھیں — سودا

قول فیصل:۔ اس کا استعمال آنکھوں ہی کے ساتھ تھا۔

رسم موقوف ہونا:۔ (لازم) اس دستور کا ترک کردیا جانا جو پہلے رہا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پوچھو نہ اس زمانے میں الفت کا حال کچھ
اک رسم تھی قدیم سو موقوف ہو گئی — اکبر جنابی

رسم نکالنا:۔ (متعدی) کسی قاعدے کو رواج دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم سے کیا شکوہ ہے گلا اس سے
جس نے رسم وفا نکالی ہے — داغ دہلوی

رسم نکلنا:۔ (لازم) کسی قاعدے کا رواج پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رواج پا چکے نہ پائے کچھ اس سے بحث نہیں
وفا کی رسم نئی ان کے گھر نکلتی ہے — داغ دہلوی

رسم وراہ:۔ (۱) ڈھنگ، دستور، سلوک، برتاؤ۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

جس نے پہلے بیل محبت کی
جانے کیا رسم وراہ الفت کی — شوق لکھنوی

قول فیصل:۔ بتخفیف الف رسم ورہ بھی نظماً مستعمل

برگشتہ ہوئی دنیا رسم ورہ الفت سے
اک میری طبیعت ہے جو باز نہیں آتی — ثاقب لکھنوی

رسم وراہ:۔ (۲) ربط ضبط، میل جول، دوستی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع داغ پھر اس آفت جاں نے بڑھائی رسم وراہ — داغ دہلوی

رسم وراہ اٹھ جانا:۔ دستور ختم ہونا، طریقہ نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دنیا سے رسم وراہ محبت کی اٹھ گئی — تعشق

رسم وراہ بڑھانا:۔ میل جول بڑھانا، دوستی بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

داغ پھر اس آفت جاں نے بڑھائی رسم وراہ — داغ دہلوی

قول فیصل :- اس کا لازم رسم و راہ بڑھنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

رسم و راہ پڑجانا :- دستور ہوجانا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

ہم اُن سے مانگتے بوسہ کبھی نقد دل دے کر
جو لین دین کی کچھ رسم و راہ پڑ جاتی — ظفر دہلوی

رسم و راہ رہنا :- میل جول رہنا، ربط ضبط رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

طریق راست یہ دونوں میں ایک تو ہوگا
ملاپ گبر سے مومن سے رسم و راہ رہے — صبا لکھنوی

رسم و راہ نبھنا :- خوش اسلوبی کے ساتھ کسی سے دوستی قائم رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کس کی نبھتی ہے ہمیشہ رسم و راہ
چار دن میں داغ پھر جاتا ہے دل — داغ دہلوی

قول فیصل :- اس کا متعدی رسم و راہ نبھانا بھی فصیح و رائج ہے۔

رسم و راہ ہونا :- ربط ضبط ہونا، میل ملت ہونا، دوستی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تم جانو تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو
مجھ کو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو — غالب

رسم و رواج :- دستور، قاعدہ، ریت رسم۔ فارسی ترکیب، مترادف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دنیا کے رسم و رواج کے مطابق ہر انسان کو چلنا پڑتا ہے۔

رسمی :- ۱ رواج کے موافق، بطور رسم۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میرا دل تو شریک ہونے کو نہیں چاہتا تھا مگر ان کے بھائی کے انتقال کی خبر سن کے چلا گیا اور رسمی طور سے شریک ہوگیا۔

رسمی :- ۲ عام، معمولی، متوسط درجے کا، رواجی جس کا رواج ہو جیسے علوم رسمی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

رسمیات :- رسمیں۔ دہلی میں مؤنث لکھنؤ میں مذکر (فقرہ) عوام اگر اہل تہذیب کی رسمیات سے بے خبر ہوں تو مقام تعجب نہیں (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں یہ لفظ قلیل الاستعمال ہے تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی تحریراً استعمال کرتا ہے یہ لفظ اردو ہے۔

رسمی باتیں (گفتگو)۔ ظاہری باتیں، دکھاوے کی باتیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- مجھے رسمی باتیں تو آتی نہیں سیدھی سادی بات جانتا ہوں۔

رسمی طور سے :- رسماً، رواج کے موافق۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ان کا دل ہماری طرف سے صاف نہیں ہے مجبوراً رسمی طور سے ملتے ہیں۔

رس میں بِس ملا دیا :- خوشی میں رنج پیدا کرلیا۔ ہندی مثل۔ اہل ہنود کی زبان۔

(نور اللغات و محاورات ہندوستان)

رَسَن :- ریسمان، رسّی۔ فارسی نیز عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یوسف دل کو زنخداں سے نکالے گی وہ زلف
اس کنویں سے یہ کئی ہاتھ رسن بڑھتی ہے — اسیر

قول فیصل :- اس کی عربی جمع اَرسان و ارسن ہے۔

رِسنا :- ۱ بکسر اول، کسی شکستہ ظرف سے کم کم مقدار میں پانی نکلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم یہ جھجری ٹھونک بجا کے نہیں لائے جب سے پانی بھرا ہے رس رہی ہے۔

قول فیصل :- کسی زخم یا پھوڑے یا چھالے وغیرہ سے آہستہ آہستہ کم مقدار میں خون، مواد یا پانی کا نکلنا بھی رسنا ہے۔

شہید ناز کی محشر میں آبرو رہ جائے
جراحتوں میں جو رستا ہوا لہو رہ جائے — ثاقب لکھنوی

ناسور بہت سے دل میں ہیں کچھ رستے ہیں کچھ بہتے ہیں
یہ حال ہے تیری فرقت میں دکھ کیسے کیسے سہتے ہیں — ناظم

رُسنا :- ۲ خفا ہونا، ناراض ہونا۔ ہندی۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

رَسنا :- ۱ (بفتح) زبان، ذائقہ، مزہ، چسکا۔ ہندی، مؤنث۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رَسنا :- ۲ (لازم) مرکبات میں رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

رَسنا بَسنا :- رہنا سہنا، پھولنا، پھلنا، فارغ البالی سے گزرنا۔ (فقرہ) نیا مکان خریدنا مبارک ہو خدا کرے رسو بسو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رسنا بسنا نصیب ہو :- رہنا سہنا، پھولنا پھلنا نصیب ہو۔ خدا خوش اور سرسبز رکھے۔ خدا بھرا پُرا رکھے۔ عورتوں کی زبان اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رسن باز :- وہ نٹ جو رسیوں پر تماشا دکھاتا ہے۔ فارسی صفت، متروک۔

رشتہ عشق سے تا عرش رسائی پائی
کیا رسن باز سے ہم لوگ سوا کھیل گئے — رشک

رسن جل گئی لیکن بل اب تک وہی ہے

:- عزت و وجاہت ختم ہوگئی غرور بدستور ہے۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

گیسو ہوئے سفید مگر ناز رہ گیا
بل اب تلک وہی ہے رسن گو کہ جل گئی — امیر

رُسوا :- ذلیل ۔ خوار ۔ بدنام ۔ فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

خراب خستہ ذلیل و رسوا نہ تم سے ملتے نہ ایسے ہوتے (طلسم ہوشربا)

رُسوا :۲ مرزا محمد ہادی لکھنوی کا لقب ۔ مرزا تخلص ۔ والد کا نام مرزا محمد تقی ماژندرانی ۔ ۱۸۵۸ء میں پیدا ہوئے ۔ ۱۹۳۱ء میں انتقال کیا ۔ بڑے ذہین و طباع تھے ۔ مرزا اوج لکھنوی کے شاگرد تھے جیسا کہ خود کہا ہے ۔

حضرت اوج ہیں میرے استاد
جو کہ ہیں موجد طرز ایجاد

رُسوا کرنا :- کسی کے عیب کو کھولنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

شور بیتابی تو رسوا کر چکا تھا ، شکر ہے
آبرو رکھ لی خموشی نے مری فریاد کی (تسلیم لکھنوی)

رُسوا ہونا :- ذلیل و خوار ہونا ، بدنام ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

ع خراب و خستہ ذلیل و رسوا نہ تم سے ملتے نہ ایسے ہوتے (طلسم ہوشربا)

رُسوائی :- فضیحت ۔ ذلت ، بدنامی ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

ضبط کرنا اگر ملال رہے
میری رسوائی کا خیال رہے (زہر عشق ، شوق)

رُسوائی کا جھنڈا :- رسوائی کا پیش خیمہ ، بدنامی کا سامان ۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں ۔

رُسوائی ہونا :۱ (لازم) ذلت ہونا ، بدنامی ہونا ، خواری ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بھری محفل میں رسوائی ہوئی (امیر)

رُسوائی ہونا :۲ خفت ہونا ، شرمندگی ہونا ، جھینپ ہونا ۔ اردو مصرف ، دہلی کی زبان ۔

اُن کے دھوکے سے کیا ہم نے لپٹ جانے کا قصد
پھر وہ نکلا اجنبی تو سخت رسوائی ہوئی (جرأت)

رُسوائے جہاں :- دنیا بھر میں بدنام ، ہر ایک کی نظر میں ذلیل ۔ فارسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج

اگر چھیڑو تو یوں چھیڑو کہ رسوائے جہاں کیوں ہو
سر محفل کوئی دل ٹوٹ کر ساز فغاں کیوں ہو (حقی ، صحیفۂ نغمہ)

رُسوت :- (بفتح اول و دوم) ایک تلخ دوا کا نام ۔ اردو ، مؤنث ، دوا فروشوں کی زبان ۔

قول فیصل :- بعض لوگ اسے رسوت (بروزن حسرت) بھی بول دیتے ہیں ۔

رُسُوخ :- استواری ، مضبوطی ، تالاب کے پانی کا زمین میں جذب ہو جانا ۔ عربی ، (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں ۔

رُسُوخ :۲ رسائی ، ربط ضبط ، پہنچ ، اثر ۔ اردو مؤنث ۔ فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- ان کا بڑا رسوخ ہے ، بڑے بڑے حکام تک پہنچ ہے ۔

رُسُوخ :۳ اعتماد ، اعتبار

(فقرہ) کلکٹر کے یہاں پیشکار کا بڑا رسوخ ہے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

رُسُوخ پیدا کرنا :- اثر قائم کرنا ، رنگ جمانا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- شعر خوانی ہو رہی ہے ۔ اپنا اپنا رسوخ پیدا کرنے کے لئے ہر ایک مصاحب استادِ نہ بنتا اور شعرائے عرب کے چیدہ چیدہ اشعار پڑھ رہا ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

رُسوخ حاصل ہونا :- رسائی ملنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

وہ حاصل جن کو تھا ان میں رسوخ
بہت دب گئے زیر رنگ و کلوخ (طلسم ہوشربا)

رُسوخِ ذاتی :- شخصی اقتدار ، وہ دباؤ جو کوئی شخص اوروں کی نسبت باعتبار اپنی ذات کے رکھتا ہو نہ اپنے عہدے کے ۔ فارسی ترکیب ، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :- اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

رُسوخیت :- رسوخ ، ربط ضبط ، خوشنودی ۔ اردو مؤنث ، قلیل الاستعمال ۔

رسوخیت جتانا :- خوشنودی حاصل کرنا ۔ اردو مصرف ، عورتوں کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

محل صرف :- خدا کے واسطے سمّانی و تھّانی کا نام تو نہ لیجئے گا ذری کہیں اب کی بھی بگلی ماما آماں جان کو رسوخیت جتانے کے لئے جا کے دے آئے تو یہ بھی راز کھل جائے ۔ (فسانۂ آزاد)

رسول :۱ (واو معروف) خدا کی طرف سے بھیجا ہوا وہ نبیؐ جو خدا کی طرف سے کتاب لائے ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- کوئی نبیؐ اور کوئی رسول ایسا نہیں گیا جو رسول اسلام کی رسالت پر ایمان نہ لایا ہو ۔

قول فیصل :- رسول اور نبی کا فرق ۔ رسول صاحب کتاب ہوتا ہے ۔ اور اس کو مستقل کتاب دی جاتی ہے نبی عام ہے اس میں وہ پیغمبر بھی شامل ہیں جن کو کتاب اور شریعت ملی اور وہ بھی ہیں جن کو نہیں ملی اردو میں زیادہ تر رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مراد ہوتی ہے ۔ اضافی ترکیبوں کے ساتھ آپ ہی کو رسول اسلام ، رسولؐ خدا اور رسولِ عربی اور رسولِ مقبول بھی کہتے ہیں

سر پاؤں پہ جو رکھنے لگا دلبر بتولؑ
جلدی سے لے کے گود میں اٹھنے لگے رسولؐ (تعشق)

رسول :۲ قاصد ، نامہ بر ۔ عربی ، مذکر ، متروک

ہے روایت شترِ اسوار کسی کا تھا رسول
ان دنوں شہرِ مدینہ میں ہوا اس کا نزول (مرثیہ)

رَسُولُ اللّٰہ :- خدا کا رسول، جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مراد ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

امام خسروِ گیتی پناہ ظلِّ اللہ
خدیو یثرب و بطحا، ولیِ رسولُ اللہ — میر عشق

رَسُول زادہ - فرزند رسول، امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اس کی تانیث رسول زادی ہے جو اردو ہے۔ رسول زادی سے مراد جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور جناب زینبؑ، جناب ام کلثوم ہیں۔

رسول شاہی - ایک قسم کے آزاد فقیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَسُولی :- ایک قسم کی ٹھوڑی، ہندی، مؤنث، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ٹھوڑی ہی کہتے ہیں۔

رَسُولی ڈاڑھی :- وہ ڈاڑھی جو شاہی فقیر رکھتے ہیں۔ اس ڈاڑھی میں صرف ٹھڈی کے نیچے بال ہوتے ہیں اس لئے ہر ایسی ڈاڑھی کو رسولی ڈاڑھی کہتے ہیں۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف :- تمہاری ٹھڈی میں تھوڑے سے تو بال ہیں تم خضاب نہ لگایا کرو رسولی ڈاڑھی میں خضاب نہیں اچھا معلوم ہوتا۔

رُسُوم :- ۱ (بضم اول و واو معروف) طریقے، قاعدے، رسم کی جمع، عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- ادا ہونا، جاری ہونا کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہے۔

ع سب ادا ہونے لگے فصل بہاری کے رسوم — رشید
ع جاری تھے وہ جو اُن کی عبادت کے تھے رسوم — انیس

عوام اس کی جمع 'رسومات' بولتے ہیں جو صحیح نہیں۔

رسوم :- ۲ شادی بیاہ کی رسمیں۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- عورتیں شادی بیاہ کے رسوم کی بہت سختی سے پابندی کرتی ہیں۔

رسوم :- ۳ سرکاری خرچہ، سرکاری حق، کورٹ فیس کا خرچہ، اسٹامپ کی فیس، چندہ یا محصول جو کسی حصہ زمینداری سے موافق رواج کے واجب الوصول ہو۔ اردو، واحد، مؤنث۔

دے نقدِ جان اسیرؔ کہ قصہ تمام ہے
جلاد کی کچہری میں داخل رسوم کی — اسیر (نور اللغات)

قول فیصل :- اب متروک ہے۔

رسوم :- ۴ نشانات، علامتیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک رشتہ ہے لزومِ ذہنی
جس کے تابع ہیں رسومِ ذہنی — مرزا رسوا

رُسُومِ اعلیٰ نمبردار :- ایک روپیہ فی صدی کل مال کی مال گزاری پر زیادہ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کسی قدر آراضی شاملات بھی کاشت کے لئے بصیغۂ لا اخراج مل سکتی ہے۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :- یہ دکن کی زبان ہے۔

رُسُومِ بالمقطعہ :- دکن کے بعض اضلاع میں محصول محاصل پر بحساب فی صد رسوم مقرر نہیں ہے بلکہ سالانہ مقررہ رقم بعوض رسوم دی جاتی ہے تو ایسے مقررہ رسوم کو رسوم بالمقطعہ کہتے ہیں۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :- یہ دکن تک محدود ہے۔

رُسُومِ زمینداری :- وہ رسوم جو زمینداروں کو دی جاتی ہے جس سے دیس مکھ اور دیس پانڈیہ، سردیس پانڈیہ اور قانون گو مراد ہیں۔ مؤنث۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :- یہ دکن کی زبان ہے۔

رُسُومِ عدالت :- سرکاری خرچہ، کورٹ فیس، اسٹامپ۔ مؤنث (اعظم اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُسُومِ محترفہ :- تجارت اور حرفہ کا محصول، مؤنث (اعظم اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رسوم مینواری :- وہ رسوم جو مینواروں یعنی وہ اشخاص جو زمانہ سابق میں انتظام پولیس پر متعین تھے، کو جو فی خدمت دی جاتی ہے۔ پولیس کے تقرر کی وجہ سے مینوار موقوف ہو چکے۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :- یہ زبان دکن تک محدود تھی۔

رَسوئی :- ۱ کھانا۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

رَسوئی :- ۲ کھانا کھانے اور پکانے کی جگہ۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

بولی تنبولن یہ سن اوت ستے کیا ہے
اس کی رسوئی نہ ہے اس سے کہیں بہتر ہے — سودا

رَسوئیا :- کھانا پکانے والا۔ ہندی، صفت، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

رسوئی بنانا (یا کرنا) (متعدی) کھانا پکانا۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رَسّی :- ۱ (بفتح اول و تشدید دوم) موٹی ڈوری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دونوں نے (گنڈیری والے) کے

ہاتھ پکڑ کے بیوی نے رسّی سے باندھ کے کھمبے میں کس دیا (ایک کھیلا)
قول فیصل:۔ صاحب تشریح الانشا کی تحقیق میں یہ لفظ فارسی بھی ہے۔
رسّی:۔ ۲ (کنایتہً) سانپ۔ عورتیں شب کو سانپ کا نام نہیں لیتیں اور رسّی کہتی ہیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

رات کو کیوں لیتی ہو رسّی کا نام
تم تو کچھ اِتا جی بلبلی سی ہو — رنگین

قول فیصل:۔ ڈسنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
ع یاد ہے رسّی ڈسے کا نہیں منتر مجھے — جان صاحب
رسّی:۔ ۳ سو فٹ کا لمبا پیمانہ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
رسّی:۔ ۴ (کنایتہً) عمر، زندگی۔ اردو (نور اللغات)
قول فیصل:۔ سند بجز ذیل مصرعے کے علاوہ اور کہیں بھی یہ معنی نہیں سنے جاتے۔
ع سچ ہے حرام زادے کی رسی دراز ہے — ذوق
رسیا:۔ (بفتح اول و سکون دوم) رنگین مزاج، شوقین، رنگیلا۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔
قول فیصل:۔ اس کا استعمال تین طریقوں سے ملتا ہے۔
(۱) ایک رسیا۔ جیسے "نواب ایک رسیا آدمی تھے، دیر تک وہ لحن داؤدی اور نغمۂ روح افزا سنا کیے۔" (فسانۂ آزاد)
(۲) بڑا رسیا۔ جیسے "اتنے میں ایک بابو صاحب تشریف لائے۔ بڑے ہی رسیا نکلے۔ آئے تو تھے سیٹھ سے حساب کرنے ان کی پری جھم بیوی کو جو دیکھا تو لوٹ ہو گئے۔" (فسانۂ آزاد)
(۳) پرانا رسیا۔ جیسے "الٰہی یہ پردہ ہے یا نگار خانۂ ارژنگ ہے۔ ۔۔ گل بوٹے ۔۔۔ نقش و نگار سبحان اللہ تماشائی پرانے رسیا تاڑ گئے کہ

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل:۔ اب قلیل الاستعمال ہے
رسّیاں تڑا کر کے بھاگنا:۔ بے تحاشا بھاگنا، بھاگنا، چھڑا کے بھاگنا۔ اردو، محاورہ، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ جتنی بیگمات اور مخدرات عصمت سمات بیٹھی تھیں سب دنگ ہو گئیں کہ ابھی تو رسیاں تڑا کر بھاگی جاتی تھیں اور اب یہ اختلاط اور گرم جوشی ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل:۔ تکمیل فعل کے لئے رسیاں تڑا کر کے، نکل بھاگنا، بولتے ہیں۔ جیسے "عین حالت انتشار و ہجوم میں یہ سوجھی کہ رسیاں تڑا کر نکل بھاگو اور بیابان کی راہ لو۔" (فسانۂ آزاد)
قول فیصل:۔ زیادہ تر رسّی تڑا کے بھاگنا بولتے ہیں
رسّیاں تڑانا:۔ آزادی کے لئے تڑپنا، رہائی کے لئے بے انتہا مضطرب ہونا۔ اردو، محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

گو رسیاں تڑاؤں رہائی محال ہے
زہری کمند ہو کے وہ زلف دوتا گئی — ہجر

قول فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے اس کا مفہوم لکھا ہے آزادی کا خواہش مند ہونا جو مبہم تھا۔ ہجر کے شعر میں وہی مفہوم لیا گیا ہے جو اوپر درج کر دیا گیا ہے۔ صاحب فرہنگ اثر کے نزدیک رسیاں تڑانا محاورہ نہیں ہے بلکہ رسّی تڑانا ہے۔ میرے نزدیک دونوں صورتیں صحیح ہیں۔ یعنی رسّی تڑانا بھی کہتے ہیں اور رسیاں تڑانا بھی برابر استعمال کرتے ہیں۔
رسّی بٹنا:۔ (متعدی) رسّی کو بل دینا (کنایتہً) حیلہ بنانا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

دل کو پھنسا کے بل بھی ہیں دیتے کہ چھٹ نہ جائے
رسّی بٹی ہے آپ نے زلف دراز کی — داغ

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اصلی معنی میں مستعمل ہے۔ اصلی معنی یہ ہیں: "جس چیز کی رسّی بنائی جاتی ہے اس چیز کو خاص طریقے سے بل دے کے رسّی کی شکل میں لانا"
رسّی پھٹکارنا:۔ کوڑے جمانا، گھوڑے کو مارنا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ دس قدم چلے تھے کہ پھر دم لیا اور لگے ہانپنے۔ سائیس نے آنکھیں بند کر کے رسّی پھٹکارنی شروع کی۔ (فسانۂ آزاد)
رسّی تڑا کر کے بھاگنا:۔ بے تحاشا بھاگنا، بھاگنا، چھڑا کے بھاگنا، پیچھا چھڑانے کے لئے بھاگنا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ اتنے میں مولوی صاحب پھر رسّی تڑا کر بھاگنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)
رسّی تڑانا:۔ اس سرعت سے دوڑنے کے لئے مستعمل ہے کہ کوئی چیز روک اور آڑ نہ ہو سکے۔ (فقرہ) اگر کہیں پناہ پائیں تو رسّی تڑا کر اس کی طرف دوڑ پڑیں۔ (ترجمۃ القرآن) (نور اللغات)
قول فیصل:۔ رسّی تڑا کے دوڑ پڑنا، جیسا کہ مترجم قرآن نے استعمال کیا ہے اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ لکھنؤ میں رسّی تڑانا کا مفہوم ہے "آزادی کی خواہش میں تڑپنا اور بھاگنے کی کوشش کرنا"
رسّی جل گئی بل نہیں گیا:۔ اگلا سا جاہ و حشم نہیں رہا مگر مزاج کا رنگ وہی ہے یعنی غرور بدستور ہے۔ اردو، مثل، فصیح، رائج۔
ع رسّی تو جل گئی پہ نہ ہرگز وہ بل گیا۔ — شیخ گوہر علی گوہر
قول فیصل:۔ ضرورت شعری کی وجہ سے یوں بھی استعمال کیا ہے رسّی جل جاتی ہے رسّی کا بل نہیں جاتا۔

رسّی جل جاتی ہے رسّی کا نہیں بل جاتا
بات بد کرتے ہیں ہر وقت میں بدنام بلند جان صاحب

یوں بھی استعمال ہوتی تھی "رسّی جلی مگر رسّی کا بل نہ گیا" جیسے "واہ میاں واہ ہو تُھکے آدمی جیتن کہے دیتی ہے کر بڑے خم و دم کے آدمی ہو۔ رسّی جلی مگر رسّی کا بل نہ گیا واہ آنکا کیوں نہ ہو سسکتا ہے ہو مگر جواب کی بہ ترکی نہ دو قورو زخ نصیب ہو" (فسانۂ آزاد)

یوں بھی کہتے تھے۔ "رسّی جل گئی مگر اینٹھن نہیں گئی"۔ جواب متروک ہے۔

بعد فنا بھی پھیر لیا ہے لحد میں منھ
رسّی تو جل گئی مگر اینٹھن نہیں گئی شوق قدوائی

یوں بھی استعمال ہوئی ہے۔ "رسّی جل گئی بل نہیں جلا" یہ بھی متروک ہے۔

مثل سچ ہے کہ جل جاتی ہے رسّی بل نہیں جلتا
خزاں میں خشک ہو کر بھی نہ نکلا پیچ سنبل کا جرأت

مؤلف نور اللغات نے یوں بھی لکھا ہے "رسّی جل گئی مگر بل نہیں کھلا"، مگر اس کی مثال نہیں دی۔ نہ کوئی مثال ملی۔

رسید: ۱ پہنچنا، آدمی خط یا دوسری چیز کا پہنچنا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

شعر ایسے گئے کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا ظہیر

رسید: ۲ نوشتہ جس میں کسی چیز کے وصول ہونے کا مضمون ہو، کسی چیز کو وصول پانے کی سند۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

برسوں گلی میں یار کی قاصد پڑا رہا
نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی امیر

رسید: ۳ گنجفے کی بازی میں کسی کو دہ یا پنجا جو سر ہو۔ اردو، مؤنث، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

تیرے بد خواہ تھی دست ازل ایسے ہیں
گنجفے میں بھی حریفوں کو نہ ہرگز ہو رسید داغ

رسید دینا: (متعدی) پہنچنے کا کاغذ لکھ دینا، وصول یابی کی تحریر لکھ دینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: "وہ کنیز اشترا و طشت لے کر آئی اور پکاری کہ اے فرنگیان جمالِ عدیم المثال ... یہ اشتر اور طشت حاضر ہے۔ اس کی رسید دو۔" (طلسم ہوش ربا)

رسّی دراز کرنا: (متعدی) (کنایۃً) مہلت دینا، اغماض کرنا، عمر زیادہ کرنا۔

خلق خدا کو ہوتی ہیں اس سے اذیتیں
ظالم کی رسّی کر نہ تو اے آسمان دراز رند

(نور اللغات)

قول فیصل: اصل میں یوں بولتے ہیں۔ "ظالم کی رسّی دراز" یا "حرامزادے کی رسّی دراز"

رسّی دراز ہونا: ۱ (لازم) رسّی کا طویل ہونا، لانبا ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے "رسّی لمبی ہونا" کہتے ہیں۔

رسّی دراز ہونا: ۲ (مجازاً) مہلت ملنا، ڈھیل ہونا، عمر زیادہ ہونا، زندگی بڑھ جانا۔

پہنچا ہے شب کمند لگا کر وہاں رقیب
سچ ہے حرامزادے کی رسّی دراز ہے امیر

(نور اللغات)

قول فیصل: یہ پوری مثل ہے "حرامزادے کی رسّی دراز" تنہا رسّی دراز ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

رسّی دراز ہونا: ۳ (مجازاً) (تنہا نہ ہونا) اردو، صرف، متروک۔

تجھ کو نہیں زوال زمانے کو ہے زوال
رسّی ہے تیرے ظلم کی اے آسمان دراز امیر

رسید کرنا: (کنایۃً) لگانا، مارنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل: "چانٹا رسید کرنا"، "ہاتھ رسید کرنا"، "تمانچا رسید کرنا" اور "تھپڑ (تھپڑ) رسید کرنا" کہتے ہیں۔ جیسے "ان کے ابا بات پیچھے کرتے تھے، چانٹا پہلے رسید کرتے تھے۔" (میر کہار)

برچھی رسید کرنا بھی کہا گیا ہے جو شاعرانہ بندش ہو۔

حسرت نے آ کے سینے پہ برچھی رسید کی
ناوک نکل گیا جو ہمارے قریب سے عقیل

رسید نہ دینا: ۲ پہنچنے نہ دینا، معلوم نہ ہونے دینا، پتہ نہ لگنے دینا، خبر نہ لگنے دینا، سراغ نہ بتانا۔ (لغت دہلی و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

رسیدہ: ۱ (بفتح اول و یائے معروف) پہنچا ہوا۔ فارسی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ترکیب ہی کے ساتھ بولتے ہیں جیسے آفت رسیدہ، ستم رسیدہ وغیرہ۔

رسیدہ: ۲ (میوے اور پھل کے لئے) پختگی کی حد پر پہنچا ہوا۔ فارسی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: میوۂ رسیدہ کی ترکیب سے استعمال کیا ہے۔ مگر اب نہیں بولتے۔

اب کچھ مزے پہ آیا شاید وہ شوخ دیدہ
اب اس کے پوست میں ہے جوں میوۂ رسیدہ میر

رسیدہ: ۳ کمال پر پہنچا ہوا۔ جیسے عمر رسیدہ، سن رسیدہ۔ فارسی۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل: تنہا نہیں بولتے ملا کے استعمال کرتے ہیں جیسے سن رسیدہ۔ یہاں رسیدہ کے معنی زیادتی پر پہنچا ہوا نہ کہ کمال پر پہنچا ہوا۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت: بلا تو آئی تھی

مگر خیریت گزری۔ ناگہانی آفت سے جب کوئی بچ جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ان سب نے تو اس قدر تعریف کے پل باندھ دیئے تھے کہ میں نے سفر کی نصف تیاری کر ہی دی تھی۔ بارے خوب شد سے رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گزشت (اسیر کہسار)

رسید ہونا:۔ گنجفے کی بازی میں سر آنا۔ اردو صرف گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ رسید ہونے کے بعد جتنے رنگ ہوں سب کو کھیل جانا پڑتا ہے۔ (نور اللغات)

رسیدی ٹکٹ:۔ وہ سرکاری ٹکٹ جو بیس روپے سے زیادہ روپے کی رسید پر لگایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ کرایہ مکان کی پچیس۲۵ روپے کی رسید دے رہے ہو مگر تم نے رسیدی ٹکٹ نہیں لگایا۔ رسید بیکار ہے۔

رسی ڈھیلی چھوڑنا (متعدی) آزادی دینا، نگرانی کم کرنا، ڈھیل دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے صاحبزادی کی رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی ہے آگے چل کے پچھتاؤ گی۔

قول فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں "لگام ڈھیلی چھوڑنا" مگر اہل لکھنؤ ان معنوں میں رسی ڈھیلی چھوڑنا نہیں بلکہ لگام ڈھیلی چھوڑنا کہتے ہیں۔ لگام کی جگہ "باگ" بھی زبانوں پر ہے۔

رسے رسے:۔ دھیرے دھیرے، آہستہ آہستہ۔ اردو، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

محل صرف:۔ پھوڑے میں بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ رسے رسے پھایا چھڑاؤ۔

رسی کا سانپ بنانا:۔ بے اصل بات کو بڑا کرکے دکھانا، پھانس کا بانس بنانا۔ اردو صرف، متروک۔

خود ذکر زلف چھیڑ کے برہم کیا انھیں
رسی کا سانپ ہم نے بنایا غضب کیا — رضا

رسی کوتاہ ہونا:۔ (کنایۃً) عمر کم ہونا، عمر کا بڑا حصہ گزر جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رسی دراز عمر کی کوتاہ ہو چکی
در گور رہ دراز کا کس کا خیال ہے — جان صاحب

رسیلا:۔ ۱ (یائے معروف) عرق دار، رس دار، شاداب۔ اردو، صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ۱ کاغذی نیبو بہت رسیلا ہوتا ہے ۲ کل بے فصل کے کاغذی نیبو بک رہے تھے بہت رسیلے تھے ہم نے دو نیبو خریدے

رسیلا:۔ ۲ خوش وضع، خوش طبع، طرحدار۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

نکیلے تم ہو سجیلے ہو تم، رسیلے تم
پھر اور دل کو میں رکھو چھوڑ کر تمھارے لیئے — اکبر

رسیلاپن:۔ رسیلا ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بہت کم مستعمل ہے۔

رسیلی:۔ رسیلا نمبر ۲ کی تانیث۔ ہندی، صفت، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ لاڈو طوائف جوانی میں بڑی رسیلی اور صورت دار تھی اب بڑھاپے میں پہچانی نہیں جاتی۔

رسیلی آنکھ:۔ مخمور آنکھ، وہ آنکھ جس میں نشہ کی سی کیفیت ہو۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

نشہ کی چتون، رسیلی آنکھ ہے
شب کی بدمستی چھپانا کیا ضرور — تعبیر

قول فیصل:۔ جمع کے ساتھ "رسیلی آنکھیں" زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے "کلے گٹھلے سے جوان ہیں اور نیاں آنکھیں تو ایسی رسیلی ہیں، نسبتیں ہیں کیا کہوں تم سے؟ بس دیکھنے سے تعلق ہے" (فسانہ آزاد)
"آنکھیں" کی جگہ "انکھڑیاں" بھی کہتے ہیں۔ جیسے "ایک بار بھی اگر اس کی رسیلی، نشیلی انکھڑیاں دیکھ لو تو غلامی کرنے لگو" (فسانہ آزاد)
لگاوٹ باز آنکھ کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

سانولا رنگ، نشیلی آنکھیں
شوخ، طرار، رسیلی آنکھیں — مرزا رسوا

رسیلی آواز:۔ دلوں میں تاثیر کرنے والی آواز، دلکش آواز۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

آواز ملی ہے کیا رسیلی
آنکھیں پائی ہیں نشیلی — (اسیر کہسار)

رسیلی بولی:۔ نرم بولی، بھلا معلوم ہونے والا لب لہجہ۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

عجب عالم ہے اس کا وضع سادی شکل بھولی پر
کھبی جاتی ہے دل میں کیا رسیلی نرم بولی ہے — امیر مینائی

رسیلے نیناں:۔ نشیلی آنکھیں، مدبھری آنکھیں، لگاوٹ باز آنکھیں۔ ہندی، مؤنث، ہندی گانوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تمھارا پیارا پیارا مکھڑا، رسیلے نیناں، نشیلی انکھڑیاں، گوری گوری بہیاں جس وقت یاد آتی ہیں کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

رِسیوَر :۱ (بکسر اوّل و دوم و یائے معروف و فتح واؤ) وہ شخص جس کے سپرد بحکم عدالت دیہات کی تحصیل وصول کرنا اور حساب داخل کرنا ہو۔ انگریزی، مذکّر، رائج۔

قولِ فیصل :۔ دورانِ مقدمہ میں فریقین کی جائداد کا سرکاری نگران جو عدالت کی طرف سے ہوتا ہے اسے بھی رسیوَر کہتے ہیں۔

رِسیوَر :۲ ٹیلی فون میں بات کرنے اور سننے کے آلے کا نام۔ انگریزی، مذکّر، رائج۔

محلِ صرف :۔ کل ہمارا دیہاتی ملازم الٹا رسیور لگا کے بات کر رہا تھا اور چیخ چیخ کے بول رہا تھا۔

رسیو کرنا :۱ (رسیو بکسر اوّل و یائے معروف) وصول کرنا، حاصل کرنا ۲ استقبال کرنا، ۳ ٹیلی فون کرنے والے کی بات سننا۔ اردو مصدر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ آج سَو روپے کا منی آرڈر آئے گا۔ تم رسیو کر لینا ۲ آج بھائی صاحب بریلی سے آ رہے ہیں انھیں رسیو کرنے کے لئے اسٹیشن جانا ہے ۳ دیکھو گھنٹی بج رہی ہے کال رسیو کرو۔

رَش :۔ (بفتح اوّل) مجمع، ہجوم، بھیڑ بھاڑ۔ انگریزی، مذکّر، رائج۔

محلِ صرف :۔ تین بجے والی گاڑی سے نہ جاؤ۔ اس میں بہت رش ہوتا ہے۔

قولِ فیصل :۔ ہونا کے ساتھ ملا کے رش ہونا بولتے ہیں۔

رِشتہ :۱ (بکسر اوّل و سکونِ دوم) تاگا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ایک شب جو تری محفل میں نہ پائے بارِ شمع
صبح ہوتے ہوتے ہو مانندِ رشتہ زارِ شمع — ناسخ

رِشتہ :۲ لگاؤ، تعلّق، سلسلہ۔ فارسی لفظ، مذکّر، فصیح، رائج۔

ایک رشتہ ہے لزومِ ذہنی
جس کے تابع ہیں رسومِ ذہنی — مرزا رسوا

رِشتہ :۳ دو شخصوں کے درمیان کسی قسم کا باہمی ربط۔ اردو، مذکّر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ خدا اور بندے کے درمیان عبد و معبود کا رشتہ ہے۔

تار ایک ہی ہے سبحہ و زنّار کا امیر
اسلام و کفر میں بھی ہے رشتہ قریب کا — مینائی

رِشتہ :۴ نسبی یا سببی عزیزداری۔ اردو، مذکّر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ایک شخص نے پوچھا کیوں یار واحد علی تمہارے کون ہیں۔ بھائی ہیں نا؟ تو فرمانے کیا ہیں "جی واحد علی میری خالہ جان کی بہن کے میاں کے لڑکے کے باپ کے بیٹے ہیں ....." بھئی واللہ یہ نیا رشتہ ہے۔ اچھی الٹ پھیر ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رِشتہ :۵ ایک مرض کا نام جس میں ڈورے کی طرح کا ایک مادہ جسمِ انسانی سے نکلتا ہے۔ فارسی، مذکّر، اطبا کی اصطلاح۔

آزار رشتہ ہو تو شفا کی امید ہو
مشکل ہے عشق رشتۂ زنّار کا علاج — ناسخ

رِشتہ :۶ لڑی، نظم۔ اردو، مذکّر (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رِشتہ آنا :۔ نسبت آنا، شادی کا پیغام آنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ گلنار کہنے لگی کہ کیا تم جواہر کا ذکر کرتے ہو؟ ملک صالح نے کہا ہاں! یہ دیکھو میں اس کی تصویر بھی لایا ہوں۔ لیکن دشواری یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کے علاوہ جانے کیا سمجھتا ہے؟ دسیوں جگہ سے رشتے آچکے ہیں لیکن وہ برابر جواب دیئے جاتا ہے۔
(داستانِ الف لیلہ)

رِشتۂ آواز :۔ آواز کا رشتہ (تاگے) سے استعارہ کرتے ہیں مسلسل آواز سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی، مذکّر، فصیح، رائج۔

وہ بے کس ہوں برس جو عمر کا میری گزرتا ہے
گرہ دیتا ہے ساقی رشتۂ آوازِ قلقل میں — امیر

رِشتہ باندھنا :۔ حتمی وعدہ کرنا، پختہ عہد کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ بہار ...... نے کہا، "تم سب کو اطلاع دیتی ہوں اور رشتۂ اقرار تمہارے ہاتھ میں باندھتی ہوں کہ جو حیرت ...... کو جا کر بذلت تمام قتل کرے وہ میرے وصل سے شادکام ہو۔
(طلسمِ ہوش ربا)

رِشتہ بَرپا :۔ وہ جس کے پاؤں میں ڈورا بندھا ہوا ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رشتہ برپا مجھے صیّاد نے آزاد کیا
تا الجھ کر کسی کانٹے سے بیاباں میں رہوں — امیر مینائی

قولِ فیصل :۔ اسی کو "رشتہ بپا" بھی کہتے ہیں

ان کی نظر پڑی مرے اشکوں کے تار پر
مرغِ نگاہ رشتہ بپا ہو تو جانیے — صبا

رِشتۂ تاک :۔ انگور کی رگیں۔ فارسی،

مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اُردو میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رشتہ توڑنا: قطع تعلق کرنا، ربط و ضبط ختم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: ان سے رشتۂ دوستی توڑ کے تم نقصان میں رہو گے۔

رشتہ ٹوٹنا: تعلقات کا منقطع ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ ٹوٹا جان کا قالب سے رشتہ
بہت سی جان توڑی جان کنی نے — ذوقؔ

رشتۂ جان، رشتۂ حیات، رشتۂ زیست، رشتۂ عمر: (کنایتہً) سانس چلنے کا سلسلہ، جسم و جان کا تعلق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آدمی دیکھا نہیں اس شکل وحشت ناک کا
(جان) رشتۂ جاں تک نہیں تیرے گریباں چاک کا — رشکؔ

خدا علاقۂ الفت یہ طول رشتۂ زیست
(زیست) ہے اپنی موت گوارا مجھے جو توڑ جائے — ثاقبؔ لکھنوی

قول فیصل: توڑنا اور ٹوٹنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
ع۔ شور ہے رشتۂ جاں اس نے ہمارا توڑا — تعشقؔ

رشتۂ حیات کا صرف زیادہ تر منقطع ہونا کے ساتھ ہے (یعنی رشتۂ حیات منقطع ہونا)

رشتہ جوڑنا: ۱۔ نکاح کرنا، شادی کرنا، نسب کا سلسلہ ملانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: والدین نے ایسے سے ہمارا رشتہ جوڑا کہ دن رات جوتم لات، ہر وقت تو تو میں میں جان ضیق میں ہے۔

رشتہ جوڑنا: ۲۔ باہم ربط پیدا کرنا، تعلق قائم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دفعتہً عہد محبت توڑا
غیر سے رشتۂ الفت جوڑا — مرزا رسوا

رشتہ دار: قرابت دار، نسبی یا سببی عزیز۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: اتنے آدمیوں میں شاید ایک بھی ایسا نہ ہوگا جس کا کوئی عزیز رشتہ دار نہ ہو، دوست نہ ہو، غم گسار نہ ہو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: عوام "رشتے دار" کہتے ہیں۔ بادؔ نون کے ساتھ اس کی جمع رشتہ داروں بھی رائج و فصیح ہے۔

رشتہ داروں میں ہیں ہم غالب ہر غالب کے
دونوں پوتے ہیں عقیل ابن ابی طالب کے — فصیحؔ

رشتہ داری: قرابت۔ ناتا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

آ گئی مجھ پہ طبیعت کافر دیندار کی
رشتہ داری ہو گئی تسبیح سے زنار کی — داغؔ

قول فیصل: ہونا، ہو جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ عوام "رشتے داری" بولتے ہیں۔

رشتہ در گردنم افگندہ دوست: می کشد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست: تابع امر قضا ہیں دوست کے تابع فرمان ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رشتۂ شمع: شمع کے اندر کا ڈورا جو جلایا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل: شعراً نظماً استعمال کرتے ہیں۔

رشتہ قائم رہنا: تعلق باقی رہنا، باہم ربط باقی رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ رشتۂ محبت قائم رہے الٰہی
تسبیح فاطمہؑ کے دانے بکھر نہ جائیں — صفیؔ لکھنوی

رشتہ قائم ہونا: ازدواجی رشتہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: رونق جنگ آئے خط پڑھا تو کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ کہا اور سنیے ہماری سالی بنی ہیں۔ خیر آپ سے ایک اور رشتہ قائم ہوگیا۔ (سیر کہسار)

رشتہ کرنا: نسبت کرنا، تعلق پیدا کرنا، بیاہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رشتہ کوتاہ ہونا: تاگا چھوٹا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ناصحا! چاک جگر سلوانے کی فرصت کہاں
رشتہ اپنی زندگانی کا بہت کوتاہ ہے — ناسخؔ

رشتہ ناتا: قرابت، خواہ نسبی ہو خواہ شادی ہو جانے کی وجہ سے ہو۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف: تم ڈھیٹ بہت معلوم ہوتی ہو اور نواب صاحب کی آنکھ پڑتی ہے۔ جبھی چین کرتی ہو۔ کچھ ان سے رشتہ ناتا بھی ہے یا یوں ہی آ جاتی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رشتے کا: قرابتی، نسبتی، ناتے کا، جو سگا نہ ہو، غیر حقیقی، وہ شخص جو خاندان کا نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: وہ ہمارے رشتے کے ماموں ہوتے ہیں۔ مگر ہم کو بہت عزیز رکھتے ہیں۔ اماں کو باجی کہتے ہیں۔

رشتے ناتے کا: قرابتی، رشتہ دار سگے کے برابر سگے کی مانند۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس محل پر رشتے کا بولتے ہیں۔

رشٹ پشٹ :- ہٹا کٹا، قوی ہیکل، موٹا تازہ، زبردست۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رشحہ :- (بفتح اول وسکون دوم) ٹپکنا، پانی جو کسی چیز سے ٹپکے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

ہزاروں گریۂ کہ اٹھتے تھے طوفاں
نہ تھا اک رشحہ لیکن زیب مژگاں سودا

قول فیصل :- جن معنوں میں استعمال ہوا ہے ان معنوں میں اب رائج نہیں۔ البتہ رشحۂ قلم، تحریراً استعمال کرتے ہیں۔ جس کا مفہوم ہے "تصنیف کیا ہوا، قلم سے نکلا ہوا" جب کسی نظم یا مضمون کے مصنف کا نام اسی مضمون کے اوپر لکھتے ہیں تو تعظیماً لکھتے ہیں۔ مثلاً رشحہ قلم حقیقت رقم جناب مولوی سید حید علی صاحب قبلہ" اسی کو رشحات قلم بھی لکھتے ہیں۔ رشحات جمع رشحت کی ہے جو عربی ہے۔ فارسیوں نے رشحت کی ت کو ہ سے بدل کے رشحہ کر لیا۔

رُشد :- (بضم اول وسکون دوم) عقل سلیم آنا، ایسی عمر کو پہنچنا جس میں عقل پختہ ہو جاتی ہے۔ عربی، صفت، فقہی اصطلاح۔

محل صرف :- وہ ابھی سن رشد کو نہیں پہنچے تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا۔

قول فیصل :- سن رشد ہی کی ترکیب سے ان معنوں میں مستعمل ہے۔ اور کسی صورت سے نہیں بولتے۔

رُشد :- ۲ ہدایت پانا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دربار سید الشہدا میں جگہ ملی
پہنچا حد کمال کو رشد اس رشید کا امیر

قول فیصل :- رشد و ہدایت کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔

شراب ایسی پلا دے مہر پیکر
پڑھے کافر بھی کلمہ جس کو پی کر
مے پیمانۂ لطف و عنایت
مے مے خانہ رشد و ہدایت (معراج المضامین) تنویر

رشک :- ۱ (بفتح اول وسکون دوم) وہ شخص جو کسی صفت سے ایسا متصف ہو کہ جو اس صفت میں سب سے بڑا ہو وہ بھی اسے مان جائے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے شخص اور چیز دونوں کے لئے کہتے ہیں جیسے "ایک جوان رعنا، رشک مہ پیر کنعاں تخت پر بازار میں بیٹھا ہے۔ نور حسن سے اس کے وہ بازار تمام منور اور روشن ہے، گلی کوچہ رشک وادی ایمن ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رشک :- ۲ حسد، جلن۔ فارسی، مذکر، فصیح رائج۔

رشک کے مارے رقیب روسیہ ہوتے ہیں ذبح
چلتے ہیں کوچے میں اس کے صورت شمشیر ہم
صبا لکھنوی

رشک :- ۳ وہ تمنا یا خواہش جو کسی کی اچھی صفت کو دیکھ کے اس کو حاصل کرنے کے لیے دل میں پیدا ہو برخلاف حسد کے کہ اس میں حاسد دوسرے کا برا چاہتا ہے۔ فارسی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا رشک عرشیوں کی مجھے بارگاہ کا
زائر ہوں آستان حبیب الہ کا سالک دہلوی

رشک :- ۴ میر اوسط علی کا تخلص میر سلیمان کے بیٹے تھے۔ بزرگوں کا وطن فیض آباد تھا مگر ان کی نشو و نما لکھنؤ میں ہوئی اور رہیں ان کی شاعری بھی پروان چڑھی۔ ناسخ کے مشہور شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ انھوں نے ایک لغت "نفس اللغۃ" لکھا جو تاریخی نام ہے۔ دو دیوان بھی ہیں جن کے تاریخی نام علی الترتیب "نظم مبارک" اور "نظم گرامی" ہیں رشک کا رنگ بھی وہی ہے جو ان کے استاد کا ہے۔ یہ تاریخ گوئی میں بڑا ملکہ رکھتے تھے۔ بات بات پر تاریخ کہتے تھے۔ اپنے بعد انھوں نے بہت سے شاگرد چھوڑے جن میں منیر بہت مشہور ہیں۔ رشک آخر عمر میں کربلائے معلی چلے گئے تھے اور وہیں سنہ ۱۲۸۲ھ میں ستر برس کی عمر میں انتقال کیا۔ ان کے کلام میں بلند خیالی اور مضمون آفرینی کا پتہ نہیں۔ بہت پرگو تھے مگر کلام رعایت لفظی اور ضلع جگت کی پیچیدگیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ان کا ایک قلمی غیر مطبوعہ اردو کا لغت عارف مرثیہ گو کے پوتے، بابو صاحب فائق کے بیٹے سید اصغر حسین صاحب کے پاس محفوظ ہے جو پاکستان میں رہتے ہیں۔

رشک آنا :- کسی کا عروج، ترقی اور خوش نصیبی دیکھ کے کسی کو اپنی کم نصیبی کا احساس ہونا اور یہ خیال پیدا ہونا کہ کاش ہم بھی ایسے ہی ہوتے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- "پر" "سے" کے اضافے کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

رشک آتا ہے جو ناسخ بخت بلبل پر مجھے
(کہ) جب کھلا غنچہ مرا ٹکڑے گریباں ہو گیا
ناسخ لکھنوی

دل جنت کو بھی اس سے آیا رشک ؎
رشک جس کسی نے دل میں گھر پیدا کیا داغ دہلوی

رشک دہ :۔ جسے دیکھ کے رشک آئے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ یہ ترکیب مستعمل ہے۔ تنہا رشک 'دہ' نہیں بولتے۔ جیسے "اسد نے اس مکان رشک دہ گلستان کو دیکھا کہ چار دیواری پر اس کے معلقہ کیا ہوا ہے۔" (طلسم ہوش ربا)

رشکِ زہرہ :۔ نہایت حسین و جمیل عورت فارسی، فصیح، رائج۔

وہ ماہ جبیں تھی رشک زہرہ
وہ حسن پری کہ جس کا شہرہ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ اس کا اطلاق خوش گلو اور حسین عورت پر ہوتا ہے۔

رشک سے جلنا :۔ کسی کا رسوخ یا اعزاز دیکھ کے اس خیال سے رنجیدہ ہونا کہ ہم ایسے نہیں ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میرا اُن سے دل صاف ہے۔ لیکن وہ خدا معلوم کیوں میری ترقی دیکھ کے رشک سے جلتے ہیں۔

رشک کھانا :۔ رشک کرنا، کسی کی خوش نصیبی کو دیکھ کے اپنی کم نصیبی کا ملال کرنا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ 'پر' نیز 'سے' کے اضافے کے ساتھ رائج ہے۔

جب سے دیکھی پشت لب پر سبزۂ خط کی بہار ؎
(پر) گھر بلنے رشک کھایا دانہ خشخاش پر مصحفی (خشخاش؟)

کھا کھا کے رشک تیرے شہیدان عشق سے ؎
(سے) غم کھا نہ جائے خضر کو عمر دراز کا داغ دہلوی

رشکِ یوسف :۔ جس کی خوبصورتی پر یوسف رشک کریں، بے حد حسین، بہت ہی خوبصورت۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ایک ہو لاکھ جوانوں میں طرحدار بھی ہو ؎
رشک یوسف بھی ہو، عاشق بھی ہو، زردار بھی ہو صفدر رامپوری

رشوت :۔ (بکسر اوّل و فتح سوم) ناجائز نذرانہ، نذرانے کے طور پر حاصل کی ہوئی ناجائز رقم۔ عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ روم میں رشوت کا دروازہ باز ہے۔ اسی سبب سے اکثر امور کا انتظام بہ عنوان شائستہ نہیں ہو سکتا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ عربی میں بضمِ اول بھی آیا ہے جو اردو میں رائج نہیں۔

رشوت چلنا :۔ رشوت لی جانا، نذرانے کے طور پر لوگوں سے ناجائز رقم حاصل کرنے کا رواج ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آج کل تو ہر معاملے میں رشوت چلتی ہے۔ بغیر رشوت کے کام ہی نہیں چلتا۔

رشوت خوار، رشوت خور : (خور بواو مجہول) رشوت لینے والا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں رشوت خور ہی رائج و فصیح ہے، رشوت خوار کوئی نہیں بولتا۔ جیسے "اس سے پہلے جو تھانے دار تھا وہ بڑا رشوت خور تھا۔"

رشوت خوری :۔ (خوری: واو مجہول) رشوت کھانا، ناجائز نذرانہ لینا۔ فارسی ترکیب، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آج کل رشوت خوری عام ہو گئی ہے۔ بغیر رشوت کے ملازمت ملنا آسان نہیں ہے۔

رشوت دینا :۔ اپنا کام بنوانے کے لیے کسی صاحب اختیار کو ناجائز طور پر رقم دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آج کل ہر کام رشوت سے ہوتا ہے۔ رشوت دیجئے اور بڑے سے بڑا کام کروا لیجئے۔

رشوت ستانی :۔ (ستانی: بکسر اول) رشوت لینا، ناجائز نذرانہ لینا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ رشوت ستانی کی سزا بہت سخت قرار پائے۔ (فسانۂ آزاد)

رشوت کھانا :۔ ناجائز طور پر کسی سے رقم لینا، ناجائز نذرانہ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ رشوت کھانا اگرچہ خلاف قانون ہے، مگر اب یہ مرض متعدی ہو گیا ہے۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "رشوت کھا جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "معلوم ہوتا ہے داروغہ جی کچھ رشوت کھا گئے اس لئے کہ چوری کھل جانے کے بعد بھی مال برآمد نہ کروایا۔" دوسری صورت "رشوت کھا لینا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "انسپکٹر صاحب نے کچھ رشوت کھالی ورنہ تفتیش نہ کرنا چہ معنی دارد"

رشوت لینا :۔ ناجائز طور پر کسی سے نذرانہ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ شاید افسر اعلیٰ ملے ہوں، سازش کر لی ہو، رشوت لی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رشید :۔ [1] (بروزن امیر) ہدایت یافتہ۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رشید :۔ [2] تعلیم یافتہ، تربیت یافتہ۔ عربی صفت فصیح، رائج

قول فیصل :۔ ان معنوں میں شاگرد رشید کی ترکیب

زبانوں پر ہے۔

رشید: ۳ بہادر، جونہار۔ ہمت ور۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ع کیا دل تھے کیا سپاہ، رشید و سعید تھی (دبیر)

رشید: ۴ خدائے تعالےٰ کا نام۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رشید: ۵ سید مصطفےٰ میرزا عرف پیارے صاحب رشید خاندان عشق و تعشق کی ایک نمایاں فرد تھے والد کا نام سید احمد میرزا صابر ابن سید محمد میرزا انس تھا۔ میر عشق کے شاگرد تھے۔ ان کے انتقال کے بعد تعشق سے اصلاح لی یہاں تک کہ تعشق نے انتقال فرمایا۔ تاریخ ولادت ۱۷ ربیع الاول چہارشنبہ سنہ ۱۲۶۳ھ ہے۔ جو واجد علی شاہ کا سن جلوس ہے۔ لکھنؤ کے ایک محلے راجہ بازار میں پیدا ہوئے تھے اور باغ میر عشق واقع محلہ رکاب گنج لکھنؤ میں ۲۶ ذی قعدہ سنہ ۱۳۳۶ھ کو بعارضہ فالج انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔ عشق و تعشق ان کے حقیقی چچا تھے اور میر انیس حقیقی نانا تھے۔ دونوں مشہور خاندانوں سے حقیقی اور قریبی رشتہ ہونے پر فخر تھا کہا کرتے تھے کہ ؎

ہم بھی ہوں وارث طرز سخن میر انیس

اور یہ کہ ؎ متقدہوں کو ملی عشق کی مسند مجھ کو

مولوی سید اصغر شاہ سے صرف و نحو مولانا میرزا محمد اخباری سے اصول فقہ اور مولوی انور علی حنفی سے فلسفہ و منطق کی تعلیم حاصل کی علم رمل میں بھی کافی دستگاہ تھی۔ رشید بے حد خلیق و متواضع و منکسر مزاج لیکن اسی کے ساتھ بڑی آن بان والے تھے۔ رشید کی زبان مرثیہ و غزل دونوں میں نہایت سلیس و سادہ اور نرم و شیریں ہے۔ دقیق الفاظ، نامانوس و غریب فارسی تراکیب والی اضافتوں سے کلام بالکل پاک ہے۔ ان کے مرثیوں کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اور ان کا دیوان مسمّی بہ "گلستان رشید" بھی چھپ چکا ہے۔

رشید ہجری: ۔ رشید ہجری حضرت علیؑ کے اصحاب خاص میں سے تھے آپ بڑے پاک نفس و بلند سیرت اور حضرت علیؑ کے بہت بڑے فدائی تھے۔ امیر المومنینؑ نے آپ کو علم البلایا والمنایا کی تعلیم دی تھی اس لئے "رشید البلایا" کہلاتے تھے۔ اس تعلیم کے سبب آپ واقف تھے کہ کس پر کیا مصیبت آنیوالی ہے اور کس کی موت کب واقع ہوگی حسب روایت علامہ مجلسی علیہ الرحمہ (بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۶۱۳)

آپ نے قبل واقعۂ کربلا یعنی سنہ ۶۰ھ سے پہلے عبید اللہ ابن زیاد ملعون کے ہاتھوں شہادت پائی۔ ابن زیاد لعین نے حضرت علیؑ سے اظہار برأت نہ کرنے کے جرم میں آپ کے دونوں ہاتھ پیر کٹوا کر زبان گدّی سے کھنچوالی۔

رشیقہ: ۔ (بفتح اوّل و یائے معروف) پاکیزہ و نفیس لفظ یا خط۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف: ۔ اس صحیفۂ رشیقہ کو پڑھ کر میاں آزاد اور وہ پری زاد دونوں خوب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ (فسانۂ آزاد)

رصاص: ۔ رانگ، عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ اردو میں رائج نہیں۔

رَصَد: ۔ (بفتحتین) ۱ اختر شماری، تاروں کی گردش دیکھنے کا مینار ۲ چبوترا ۳ بارگاہ۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ۔ اردو میں بہت کمی کے ساتھ معنی نمبر ۱ میں مستعمل ہے۔ جیسے غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ نے آلات رصد انگلینڈ سے منگوائے تھے۔

رصدگاہ: ۔ آبزرویٹری، تاروں کے دیکھنے کا مینار۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ ہندوستان میں سب سے پہلی رصدگاہ غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ نے بنوائی۔

قول فیصل: ۔ عربی میں رصد (بالفتح نیز بفتح اوّل و دوم) رَصَد ہے۔ اس کے تین معنی ہیں۔ ۱ گھات ۲ آنکھ لڑا کر دیکھنا ۳ دیکھنے والے

رضؓ: ۔ رضی اللہ عنہ یا رضوان اللہ علیہ کا مخفف۔ عربی۔

قول فیصل: ۔ کسی بزرگ شخصیت کے نام کے اوپر لکھ دیتے ہیں جیسے ابوذرؓ

رَضا: ۔ (بفتح اوّل) خوشنود ہونا، قضائے الٰہی پر راضی ہونا۔ عربی، مصدر، فصیح، رائج۔

رِضا: ۱ (بکسر اوّل) خوشنودی، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جناں میں تو ہمیں لے جائے یا جہنم میں
وہی رضا ہے ہماری جو ہے رضا تیری (اسیر)

رضا: ۲ اجازت، رضامندی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج

عباس نے مرنے کی رضا شاہ سے چاہی
جنت کی سند فاطمہؑ کے ماہ سے چاہی (رشید)

رضا: ۳ رخصت، چھٹی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

رضا: ۴ امام ہشتم علیہ السلام کا لقب مبارک۔ آپ کا اسم گرامی علی تھا۔ آپ ساتویں امام

جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے فرزند تھے۔ ۱۱ ذی قعدہ سنہ ۱۴۸ھ کو بروز پنجشنبہ بمقام مدینہ منورہ آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ علامہ طبری تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کو رضا اس لئے کہتے تھے کہ آسمان و زمین، خداوند عالم، رسول اکرمؐ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام نیز تمام مخالفین و موافقین آپ سے راضی تھے۔ علامہ مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ بزنطی نے جناب امام محمد تقی علیہ السلام سے لوگوں کی افواہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ کے پدر بزرگوار کو لقب رضا سے مامون الرشید نے ملقب کیا تھا؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ لقب خدا و رسول کی خوشنودی کا جلوہ بردار ہو اور خاص بات یہ ہے کہ آپ سے موافق و مخالف دونوں راضی و خوشنود تھے۔ (جلاء العیون ص ۲۷۹، روضۃ الصفا جلد ۳ ص ۱۳) آپ کی شہادت ۲۳ ذی قعدہ سنہ ۲۰۳ھ مطابق ۸۱۸ء یوم جمعہ کو بمقام طوس ہوئی جو ایران کے صوبۂ خراسان کا صدر مقام ہے یہیں آپ کا روضہ مبارک ہے جو مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے۔ مامون الرشید عباسی نے آپ کو مدینے سے بالجبر بلوا کے اپنی ولیعہدی کا عہدہ دیا مگر جب اسے اپنے اقتدار کی عمارت گرتی ہوئی محسوس ہوئی تو انگوروں میں زہر دلوا کے آپ کو شہید کروا دیا۔

رضا: ۵ مولوی برکت اللہ متخلص بہ رضا، بانیان فرنگی محل لکھنؤ کے تھے۔ باپ کا نام مولوی احمد اللہ ابن مولوی نعمت اللہ نبیرۂ ملا اسد ابن قطب الدین شہید سہالوی تھا۔ شعبان سنہ ۱۲۹۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۳ھ میں وفات پائی۔ صغر سنی میں آشوب چشم ہوگیا۔ علاج سے فائدہ نہ ہوا تو چچا ملا فضل اللہ کے مشورے سے انگریزی تعلیم ختم کرا کے قرآن مجید حفظ کرایا گیا تو ان کو صحت حاصل ہوگئی۔ بناء بریں چار سال میں کلام پاک حفظ ہوگیا تھا۔ رضا نے درسیات ملا افہام اللہ اور اپنے بڑے بھائی ملا عنایت اللہ سے پڑھے۔ تحصیل علم سے فراغت کے بعد مدرسہ نظامیہ (فرنگی محل) میں عربی فارسی پڑھانے لگے۔ فارسی میں خواجہ عزیز الدین ناجی اور اردو میں امیر مینائی کو استاد بنایا۔ ایک اردو دیوان "دیوان رضا" کے نام سے طبع ہوچکا ہے دوسرا مکمل قابل طبع موجود ہے۔ رضا کے دیگر تصنیفات میں حاشیہ قطبی، حاشیہ شرح مسلم، حاشیہ شرح ملا جامی، بکاء العین فی شہادۃ الحسنین، ترجمہ شرح میبذی، اور ترجمہ قرۃ العاشقین وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔

رضا پانا۔ اجازت پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خدا کے فضل سے ہر اک امید بر آئی
علم نہ پایا تو میدان کی رضا پائی (ذوق لکھنوی)

رضا جو۔ (بکسر اول و واو معروف) کسی کی مرضی پر چلنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

رضا جوئے نامہربانی رہے — تسلیم لکھنوی
رضا جوئے آشفتہ جانی رہے (صبح خنداں)

رضا جوئی:۔ کسی کی مرضی پر چلنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ جو کہیں گے وہ ہم کریں گے ہمیں تو بس آپ کی رضا جوئی مطلوب ہے۔

رضاعت (بکسر اول نیز بالفتح) بچے کو دودھ پلانا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رضاعت کے لئے ایسی عورت کا انتخاب کیا جائے جو شریف ہو۔

رضاعی بھائی:۔ (بکسر اول) دودھ شریک بھائی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ ہماری انا کا چھوٹا لڑکا اور ہمارا رضاعی بھائی ہے۔

قول فیصل:۔ ایسی بہن کو "رضاعی بہن" کہتے ہیں۔

رضا کار:۔ والنٹیر، وہ شخص جو رفاہ عام کے لئے کوئی کام اپنے ذمے لے۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ جلد بھیجئے۔ میں اپنے پچیس رضاکار بھیج رہا ہوں، جو موقعے پر موجود رہیں گے اور آپ کی حفاظت کریں گے۔

رضامند:۔ ۱ خوشنود، راضی۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ ہو حسین تم سے رضامند ہے کمال
تم نے وہ مجھ سے کی جو بشر کی نہیں مجال (تعشق)

رضامند:۔ ۲ منظور کرنے والا، تیار، آمادہ۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کچھ ایسا کرو کہ وہ بھی نکاح پر رضامند ہوں تو ان سے اور آزاد سے ذری جوتی چلے۔ (فسانۂ آزاد)

رضامند کرنا (کر دینا):۔ راضی کرنا، سمجھا بجھا کے آمادہ کرنا، تیار کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ علم شاہ نے کہا ملکہ جی میں تمہارا بندۂ بے دام ہو جاؤں گا، اگر تم ملکہ کو میرے وصل پر رضامند کردو۔ (طلسم ہوش ربا)

رضامندی:۔ منظوری، خوشنودی (فارسی

ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- امیر نے برضا مندی ملکہ اجلال جادو سے نکاح کر دیا اور ملک و مال ان دونوں کو بہت کچھ دیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رضا نامہ:- راضی نامہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، متروک۔

کیا زجر خشک اُس کی جان ہو گئی
رضا نامہ لکھ کر روانہ ہو گئی (شاہ [illegible])

قول فیصل:- اس محل پر اب 'راضی نامہ' ہی بولتے ہیں۔

رضا ہونا:- لازم، مر جانا۔ وفات پا جانا۔ پنجابی۔ اہل پنجاب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رضا ہونا:- مرضی ہونا۔ اجازت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (اقبال)

رضائی:- رنگے ہوئے کپڑے کی روئی دار دلائی جو ہندوستان میں سردیوں کے موسم میں استعمال کی جاتی ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

نزاکت کے سبب تسبیح [illegible] پہ لوٹا دو
جو کوئی بیچ دانہ رہ گیا اس کی رضائی کا بھی (سودا)

قول فیصل:- اوڑھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک صاحب بڑی سی رضائی جس میں کوئی دس سیر روئی پڑی تھی اوڑھ کر تشریف لائے۔" (فسانۂ آزاد)

یہ لفظ اگرچہ ہندوستان میں بنایا گیا ہو مگر فارسی شعرا نے بھی لفظاً استعمال کیا ہے۔

ز تشریف حکمت مکرد عریاں
چو بیدل بود پوشش ما رضائی (بیدل)

ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیز پہلے پہل کسی رضا نامی شخص نے بنائی اور اسی کے نام سے اس کا یہ نام رکھا گیا۔ شعرا نے مجازی معنی میں کبھی استعمال کیا ہے۔

ردا تھی ردائے شکیب و توکل
رضائے خدا تھی رضائی علی کی (رشید لکھنوی)

موجودہ دور میں اس کا املا 'رزائی' ہو گیا ہے مگر پرانے زمانے کے لوگ اب تک "ض" ہی سے لکھتے ہیں۔

رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ:- مالک کی مرضی سب چیزوں سے بہتر ہے یعنی وہی کام کرنا چاہئے جس سے خدا خوش ہو۔ اس جملے کے معنی یہ بھی ہیں کہ ہمارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا وہی ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔ جب کسی شخص پر کوئی سخت حادثہ گزر جاتا ہے تو بھی تسکین قلب یا تلقین صبر کے لئے یہ قول نقل کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا کی مرضی میں بندوں کو کیا دخل جو کچھ اس کی مرضی تھی وہی ہوا۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل:- اردو میں زیادہ تر یوں بولتے ہیں۔ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ (رضا کی جگہ مرضی) جیسے "اس نے یہ تقریر سن کر عرض کیا کہ بہت مبارک آنچہ مرضی مولا از ہمہ اولیٰ۔ یہ کہہ کر بادشاہ سے رخصت ہوا۔" (طلسم ہوش ربا)

رضوان:- (بکسر اول و سکون دوم) خازن جنت کا نام جو داروغہ بہشت بھی کہلاتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تشنگی میں کوثر و تسنیم کے چشموں پہ ہم
اس طرح پہونچے کہ رضوان غرق حیرت ہو گیا (امیر)

رضوان:- رضامندی، خوشنودی جیسے رضوان اللہ علیہ۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- ان معنوں میں صرف رضوان اللہ علیہ ہی کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

رضوانُ اللہِ علیہ:- اللہ اس کے اعمال کو قبول کرے اور اس سے راضی و خوشنود رہے۔ صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب ائمہ علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ عربی فقرہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:- جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے ہجرت کر کے جب مدینے میں تشریف لائے تو سب سے پہلے جناب ابو ایوب انصاری رضوان اللہ علیہ کے یہاں قیام فرمایا۔

رضوان مآب:- مجتہد جلیل سلطان العلماء مولوی سید محمد صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کا خطاب جو بعد وفات ملا۔ آپ مولوی سید دلدار علی المخاطب بہ غفران مآب کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ۱۷ صفر ۱۱۹۹ھ کو لکھنؤ میں ولادت ہوئی۔ ۱۹ برس کی عمر میں تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل سے فارغ ہو گئے [illegible] میں جناب غفران مآب نے آپ کو اجازہ مرحمت فرمایا سنہ ۱۲۳۵ھ میں جب جناب غفران مآب نے انتقال کیا اس وقت سلطان العلماء کی عمر ۳۶ سال کی تھی۔ ابتدا میں غازی الدین حیدر، پھر نصیر الدین حیدر، پھر محمد علی شاہ، پھر امجد علی شاہ، پھر واجد علی شاہ اور پھر انتزاع سلطنت اودھ اور اس کے بعد انگریزوں کی حکومت کا زمانہ دیکھا۔ شب جمعہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۸۴ھ کو ۸۵ برس کی عمر میں بمقام لکھنؤ انتقال کیا۔

رضوی۔ رضویہ:- (بکسر اول و فتح دوم) امام

علی ابن موسیٰ الرضا سے منسوب۔ عربی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی اولاد جو دراصل امام محمد تقی علیہ السلام کی اولاد ہے رضوی کہلاتی ہے۔ چونکہ امام رضا علیہ السلام کی نسل امام محمد تقی علیہ السلام سے چلی اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی شخصی شہرت سلطنت عباسیہ کے ولی عہد ہونے کی وجہ سے مسلمانوں پر بہت زیادہ تھی اس سبب سے تمام اولاد کا حضرت امام رضا علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے تعارف کیا جانے لگا اور رضوی کے نام سے مشہور ہوئے۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی نسل دو بیٹوں سے بڑھی ایک امام علی النقی علیہ السلام دوسرے حضرت موسیٰ مبرقع علیہ الرحمہ امام علی النقی علیہ السلام کی اولاد اپنے کو نقوی اور موسیٰ مبرقع کی اولاد مذکورہ وجہ کی بنا پر اپنے کو رضوی کہتی ہے۔ عوام اس لفظ کو بہ سکون دوم (رضوی) بولتے ہیں۔ لفظ رضوی امام رضا علیہ السلام کی اولاد کے لیے مخصوص ہے اور رضویہ اکثر صفات امام رضا علیہ السلام کے لئے جیسے سیرت رضویہ، فضائل رضویہ وغیرہ۔ رضوی سیدانی کو بھی رضویہ کہہ دیتے ہیں۔

رضی۔ (بروزن غنی)۔ خوشنود۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں زیادہ تر اس کا استعمال ناموں میں کیا جاتا ہے جیسے محمد رضی، رضی حسین وغیرہ رضی (یائے مشدد) کے ایک معنی عاشق بھی ہیں جیسا کہ مولف مصباح اللغات نے تحریر کیا ہے۔ لکھتے ہیں آلرضی۔ عاشق، دبلا، بھرپور اس اعتبار سے رضی حسین کا ترجمہ عاشق حسین بھی ہو سکتا ہے۔

رضی اللہ عنہ۔ خدا اس مرد سے راضی ہو۔ پیغمبر جناب کے اہل بیت اماموں اور اصحاب کے ناموں کے بعد تعظیماً کہتے ہیں۔ مرد کے لئے عنہٗ اور عورت کے لئے عنہا مستعمل ہے۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ حضرات اہل سنت کی اصطلاح میں ہے۔ شیعوں کی اصطلاح میں جناب پیغمبر اصحاب آئمہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ رضی اللہ عنہ کی جگہ زیادہ تر رضوان اللہ علیہ کہتے ہیں۔ اہل بیت پیغمبر یعنی آئمہ معصومین علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام کہتے ہیں۔ رضی اللہ عنہ نہیں کہتے۔

رضیع:۔ (۱) رضاعی بھائی (۲) طفل شیر خوار۔ عربی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ معنی نمبر ۱ میں اردو داں حضرات بالکل نہیں بولتے معنی نمبر ۲ میں صرف عبد اللہ الرضیع کہتے ہیں جو امام حسین علیہ السلام کے ایک بہت کم سن صاحبزادے کا نام تھا جن کی شہادت کربلا میں واقع ہوئی۔ رضیع بفتح اول و یائے معروف ہے۔

رضینا بالقضا:۔ حکم خدا پر راضی ہوئے۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

> اٹھ سے تیرے ہی کھنچی ہو جو اسے قاتل قضا
> زندگی سے تنگ ہیں ہم بھی رضینا بالقضا — آتش

قول فیصل:۔ رضینا بقضا بھی کہا گیا ہے۔

> ہر ستم پر ہے یہی قول رضینا بقضا
> حیف ہے شکوہ کرے جانے والا ہو کر — بحر

رَطَب۔ (بفتح اول و سکون دوم) خشک کی ضد، تر۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہر رطب و یابس قرآن میں موجود ہے

قول فیصل:۔ رطب ہمیشہ اپنے متضاد یابس کے ساتھ ہی استعمال ہوتا ہے۔ یابس یعنی خشک۔

رُطَب:۔ (بضم اول و فتح دوم) خرمائے تر پختہ اور تازہ کھجور، پند کھجور۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

> لیتے ہی بوسہ میوۂ لب کا ٹھوا میں بحر
> شاید کہ بلد بیے کی گرہ تھی رطب نہ تھا — بحر

رطب اللسان:۔ تر زبان، کسی کی ثنا و صفت میں مصروف۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ اگرچہ عربی قاعدے سے اس میں اعلان نون ضروری ہے مگر شعرا نے اس کی پابندی نہیں کی۔

> شعر رطب اللسان ہوں مدح شہ خاص دعا میں — انیس

رطب اللسان رہنا۔ کسی کی مدح میں سرگرم رہنا کسی کی ثنا و صفت میں ہر وقت مشغول رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دریا کے کنارے پر جو لوگ ذوا می بود و باش کرتے ہیں، اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رطب اللسان ہونا۔ کسی کی تعریف میں تر زبان ہونا، کسی کی مدح میں مصروف ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

محل صرف۔ آزاد...... (شاہ جی سے) میری تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شعرائے بلند پایہ و سخنوران گراں مایہ رطب اللسان ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت رطب اللسان ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے

> سن کے مستی سوسن تاں میں کسی دن گنگنا
> ہر گل سوسن ترا رطب اللساں ہو جائے گا — رشک

رطب و یابس۔ تر و خشک، برا بھلا، نیک و بد۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

> رطب و یابس میں جھیلا گردش افلاک کا
> یا بھنور پانی کا ہوں میں یا بگولا خاک کا — قدر بلگرامی

قول فیصل:۔ شعر میں جس صورت سے نظم کیا گیا ہے اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔ علم

حدیث کی اصطلاح میں ان روایات و احادیث کو بھی رطب و یابس کہتے ہیں جن میں کوئی حدیث قوی اور کوئی ضعیف ہو اور ان سب روایات و احادیث کو کسی ایک کتاب میں جمع کر دیا گیا ہو۔ اس صورت سے اس کا مصرف جمع کرنا، جمع ہونا اور بھرا ہونا کے ساتھ ہے۔ جیسے "اس کتاب میں ہر طرح کا رطب و یابس جمع کر دیا گیا ہے اب اہل نظر کا کام ہے کہ وہ درایت کے اصول پر ان روایات کو پرکھیں۔"

قرآن کے لئے بھی اس کا استعمال بکثرت ہے جس کے معنی ہیں ہر تر و خشک۔

کون سا لطف ترے روئے کتابی میں نہیں
رطب یابس کوئی باہر نہیں جو قرآں سے — آتش

رطل (بالفتح نیز بالکسر) اٹھائیس تولے ساڑھے چار ماشے کا وزن۔ ایک تولے کا وزن چھتیس ۳۶ روپے کے برابر ہوتا ہے۔ پرتگال میں آرتل کہتے ہیں۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ مولف مصباح اللغات نے لکھا ہے الرَّطل و الرِّطل۔ بارہ اوقیہ کا ایک وزن۔ یہ قول ان معنی میں اردو میں مستعمل نہیں ہے۔

رطل ۲ شراب کا پیمانہ، جام۔ عربی (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں فارسی کی اصطلاح ہے

رطل گراں۔ بڑا پیمانہ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال

ساقی ہے نشہ آنکھوں میں نحول سے ہلکا
نظروں میں سما ہے اب رطل گراں پھول کا ہلکا — ظفر

رُطوبات۔ (بضم اول و واو معروف) رطوبتیں جو جسم انسانی میں پائی جاتی ہیں۔ رطوبت یعنی تری کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اہل اروزہ رکھنا اچھا ہے کشف رطوبات ہوتا ہے۔ (فسانہ آزاد)

رطوبت۔ (بضم اول و واو معروف) تری۔ عربی۔ مونث، فصیح، رائج۔

جب آبیار رگیں و شاک نکلے قبولی
یبوست گئی تو رطوبت ہوئی — قبولی

قول فیصل:۔ تیز نزلے میں ناک سے جو لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے اسے بھی رطوبت کہتے ہیں۔

رطوبت اصلیہ۔ وہ تری جو خلقی طور پر اعضائے جسمانی میں پائی جاتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، اطبا کی اصطلاح۔

رُعاب۔ عورتیں رعب کو رعاب کہتی ہیں۔ (فسانہ آزاد) جو آتا تھا یہی کہتا تھا کہ ان کے رعاب کے آگے کوئی چوں نہیں کر سکتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ صرف عورتیں ہی نہیں عوام مرد بھی کہتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

رُعاف:۔ (بالضم) نکسیر۔ عربی۔ مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

رعایا۔ محکوم، کرایہ دار، مطیع، کسی حاکم کے زیر فرمان رہنے والے لوگ، رعیت کی جمع۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

قبضہ ہے سب کا حکمت نظم بیت پر
بافیض بس رہی ہے رعایا جہان کی — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل:۔ عربی میں بالفتح اول ہے۔ اردو میں بالضم و بالکسر اول (رعایا) ہے اور بطور مفرد استعمال کرتے ہیں۔ یہ لفظ انبوہ، گروہ وغیرہ کی طرح اسم جمع ہے ایک شخص کو بھی رعایا کہتے ہیں۔ جیسے "حضور ہم آپ کی رعایا ہیں بھائی پور میں بستے ہیں۔" مگر بصورت اسم جمع اس کا استعمال زیادہ ہے۔ جیسے زمرد جادو نے جا کر حال دریافت کیا اور فریادیوں کو سامنے گنبد کے لائی ملکہ نے ماجرا پوچھا رعایا نے ستم کے ظلم کی کیفیت سنائی۔" (طلسم ہوش ربا)

رعایت ۱:۔ (بکسر اول و فتح چہارم) کسی چیز کی نگہداشت کرنا۔ عربی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ مولف مصباح اللغات نے بالفتح اول بھی لکھا ہے اور جہاں بہت سے معنی لکھے ہیں وہاں پاس عزت کرنا اور حفاظت کرنا بھی معنی لکھے ہیں۔ اردو میں پاس لحاظ خیال وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہے

انہیں کرنی پڑی آخر رعایت ناتوانوں کی
کلاؤں سے کلیجا تھام کر فریاد کرتے ہیں — جلیل

رعایت ۲ لحاظ، خیال۔ مونث۔

(فقرہ) آپ نے اسی رعایت سے آج کا قصد سفر ملتوی کر دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فقرے میں جس محل پر یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے اہل لکھنؤ ایسے محل پر لحاظ یا خیال کہتے ہیں۔

رعایت ۳ مناسبت لفظی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مخش بولے۔ خداوند خود نہیں کیا ہے جس نے کوئی رعایت نہیں چھوڑی ہے۔ (سیر کہسار)

رعایت ۴ اصل قیمت سے کچھ کم پر کسی کو کوئی سودا دینا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اتنے دن سے برابر تمہارے یہاں سے سودا خریدتا رہتا ہوں مگر تم میرے ساتھ کسی سودے میں رعایت نہیں کرتے ہو۔

رعایت ۵ طرفداری، جانب داری۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انصاف میں کسی کی رعایت نہیں ہونا چاہئے۔

رعایت ۶ مہربانی، توجہ، کرم۔ فارسی،

مؤنث، فصیح، رائج۔

شان شداد ہو، فرعون کی نخوت تم ہو   احمد حسین
کس طرح حق سے طلبگار رعایت تم ہو   (روح سخن)

رعایت کے سرپرستی   (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل:۔ اردو میں ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

رعایت کرنا۔ (متعدی) لحاظ کرنا، پاس کرنا، خیال کرنا، کسی قدر مہربانی کا برتاؤ کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مقصد ان کا یہ تھا کہ ایک دوسرے کے عاشق کو شناخت کرے اور گویا در پردہ باہم رعایت کرنے کی عاشقوں کے نسبت سب نے سفارش کی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ بصورت لازم رعایت ہونا کہتے ہیں۔ جیسے اب ہمارے ساتھ اتنی بھی رعایت نہ ہوگی کہ اس بنڈل میں دس پیسے کم کر دیجئے۔

رعایت لفظی:۔ لفظی مناسبت فارسی ترکیب، مؤنث، شعراء کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ رشک کے یہاں رعایت لفظی بہت ہے جیسے اس شعر میں رضا کی رعایت سے رضائی کہا ہے ؎

ردا تھی ردائے شکیب دل
رضائے خدا تھی رضائی علی کی

رعایتی۔ وہ جس کی طرفداری کی جائے۔ رعایت کردہ شدہ، لحاظ کیا گیا۔ عربی صفت، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رعایتی پٹا۔ وہ تحریر جو مزارعین کو رعایت کے طور پر دی جاتی ہے اور جس میں تخفیف لگان مندرج ہوتی ہے۔   (اعظم اللغات)

رعایتی درجہ۔ کسی ایک مضمون میں ناکامیاب ہونے پر رعایت کے ساتھ کامیابی کی سند دے کے طالب علم کو جو درجہ دیا جائے۔ اردو، مذکر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ پاس ہونے والے نمبروں میں اگر کمی ہو تو نمبر بڑھا دیتے ہیں، اس کو رعایتی نمبر کہتے ہیں۔

رعایتی رخصت:۔ وہ چھٹی جس میں تنخواہ نہ وضع کی جائے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں نے ایک دن کی رعایتی رخصت لے رکھی ہے اسی وجہ سے کام پر نہیں جا رہا ہوں۔

قول فیصل۔ اسی کو رعایتی چھٹی بھی کہتے ہیں۔

رعایتی قیمت۔ وہ قیمت جو اصل قیمت سے کم ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کتاب کی اصل قیمت تو دو روپئے ہے مگر ممبروں کے لئے رعایتی قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے ہے۔

رُعب۔ (بالضم) خوف، ہیبت، دبدبہ، شان شوکت۔ دھاک۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کٹ گئے ہاتھ جو عباس کے وقت پیکار
رعب اس شیر کا کھینچے ہوئے تلوار رہا   جلیل

رُعب باندھنا۔ دھاک بٹھانا۔ اردو صرف متروک۔

تمہارے فتنۂ قامت نے ایسا رعب باندھا ہو
قدم بھر بھی قدم آگے نہیں بڑھتا قیامت کا

رعب بٹھانا۔ دھاک بٹھانا، ہیبت طاری کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ نے تو اپنی باتوں سے وہ رُعب بٹھایا کہ کوئی سوال کرنے کو اٹھا ہی نہیں۔

رعب جمانا۔ دباؤ میں لانا، دھاک بٹھانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ دوست نے کہا اب کیا ہوتا ہے؟ گربہ کشتن روز اول زکر بودہ اہ۔ یعنی بیوی پر رعب جمانے کے لئے پہلے ہی دن حملہ کرنا تھا۔ (اسیر تماشا)

رعب جمنا۔ دھاک ہونا، سکہ بیٹھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ صاحب۔۔۔۔ وہاں ہم لوگ شاہی کرتے ہیں۔ جس گلی کوچے میں نکل گئے سب ڈرتے ہیں۔

مس:۔ ان کا ڈر بڑا

صاحب:۔ اور کیا ہم ڈریں

مس:۔ اس طرح پر رہو کہ وہ تم سے ڈریں نہیں بلکہ تم کو دیکھ کر خوش ہوں۔۔۔۔

صاحب:۔ ڈریں نہیں تو ہمارا رعب کیونکر جمے؟   (فسانۂ آزاد)

رُعب چھانا:۔ کسی کی دہشت غالب ہونا، خوف معلوم ہونا، ہیبت طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رات کو آئی تو مجھ اہل سخن کی بزم میں   طالب
رعب لیکن اسقدر چھایا ہوئی گویا نہ شمع   [illegible]

قول فیصل:۔ اس کی تحلیلی صورت رعب چھا جانا زیادہ رائج و فصیح ہے۔ جیسے "میاں آزاد نے بھانپ لیا کہ شاہ صاحب پر رعب چھا گیا۔ جھٹ نکل کر بتوں کو خوب باؤلا سے کھڑکھڑایا۔ شاہ جی کانپ اٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

رعب حسن:۔ حسن کی ہیبت، حسن کی تاثیر۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ حاضرین ادب سے گردن جھکائے بیٹھے ہیں۔ جیسے دیکھو زیرہ نگاہ سے محو لنظارہ

بازی ہے۔ لیکن رعب حسن سے بات کرتے کلیجا لرزتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رعب داب۔ دھاک، ہیبت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اس قدر رعب داب ہے اس کا
نہیں بات، اس سے کوئی کر سکتا (قرآن السعدین)

قول فیصل:۔ واو عاطفہ کے ساتھ رعب و داب بھی بولتے ہیں جو فارسی ہے جیسے سوار پیادے بے شمار، بصد رعب و داب کوچ کرنے لگے۔ (طلسم ہوش ربا)

رعب دار۔ جلالت والا، ہیبت والا، بارعب۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

فرمایا شہ نے نام تو رکھا ہے رعب دار
پر سیف حق کی سیف میں ہو قہر کردگار (میر وحید)

قول فیصل:۔ زیادہ تر چہرہ کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔ رعب دار چہرہ یعنی ایسا چہرہ جس سے جلالیت برستی ہو۔

رعب سے تھرانا۔ ڈر سے کانپنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جنبش شعلہ نہیں یہ صاف صاف اب کہہ دیں
یہ تمہارے رعب سے محفل میں تھراتی ہے شمع (لطافت زندہ ماننت)

رعب غالب ہونا۔ دہشت چھانا، ہیبت طاری ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بادشاہ کی صورت دیکھتے ہی اس پر ایسا رعب غالب ہوا کہ جسم میں تھرتھری پڑ گئی۔

رعب ماننا۔ کسی سے ڈرنا، دہشت میں آجانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قیس کوئی مانتا ہے رعب آواز جرس
سنئے: الا ہے مری زنجیر کی جھنکار کا (ناسخ)

رعب میں آجانا۔ مرعوب ہو جانا، کسی سے ڈر جانا، کسی سے دب جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ اور ہوں گے جو رعب میں آجاتے ہیں۔ میں ان سے بالکل نہیں ڈرتا۔

رعب میں لانا۔ مرعوب کرنا، کسی کو ڈرانا، دھمکانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انھوں نے بہت ڈانٹ ڈپٹ کی بہت رعب میں لانا چاہا مگر وہ لڑکا اپنی ضد پر اڑا رہا۔

رعب نہیں ہوتا۔ ہمت نہیں ہوتی۔ اردو نقرہ، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اب نہیں بولتیں۔

رعب و جلال:۔ شان و شوکت، دبدبہ و ہیبت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رات تمام ہوئی .... اور سلطان سیارگان نے قلعۂ سپہر دوار کو تسخیر کر کے اپنا عمل ہر طرف بٹھایا۔ رعب و جلال دکھایا۔ (طلسم ہوش ربا)

رَعْد۔ (بالفتح) ایک ابر سے دوسرے ابر کے ٹکر کھانے کی آواز، بادلوں کو حرکت میں لانے والے فرشتے کی آواز۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع بجلی کے سر پہ رعد گرا چیخ مار کے (انیس)

قول فیصل:۔ گرجنا اور گڑگڑانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے یکایک بجلی چمکی اور رعد بڑے زور سے گرجا۔ (طلسم ہوش ربا)

بجلی کوندتی ہو۔ رعد گڑگڑاتا ہے۔ (جادۂ تسخیر)

رعد گڑگڑانا، لکھنؤ میں نسبتہً کم رائج ہے۔ رعد کڑکنا، بھی کہا ہے جواب بالکل نہیں بولتے۔

اک طرف چمکے ہے بجلی اک طرف کڑکے ہے رعد
کیا تمہیں دکھلاتی ہے ہر دم ہوا برسات کی (مصحفی)

رعشہ:۔ تھرتھراہٹ، کپکپی، ایک بیماری کا نام جس میں ہاتھ پاؤں آپ سے آپ کانپنے لگتے ہیں۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

رعشہ تھا تن میں آنکھوں سے آنسو نکلتے تھے
جھک جھک کے منہ کو بھائی کے قدموں پہ ملتے تھے (انیس)

قول فیصل:۔ اوپر کی مثال میں تن میں رعشہ ہونا، استعمال ہوا ہے جو موجودہ دور میں بہت کم مستعمل ہے۔ تن میں، لفظ کے بجائے بدن میں ... الخ نسبتہً زیادہ مستعمل ہے۔

گر گئے آنکھوں میں رعشہ ہوتا بدن میں
عیاں تھی ضعف سے لغزش سخن میں (معراج الفاظین) (میر)

لفظ بدن سے زیادہ لفظ جسم کے ساتھ اس کا استعمال ہے (یعنی جسم میں رعشہ ہونا) موجودہ دور میں یہی فصیح بھی ہے۔

لفظ رعشہ، عربی میں بکسر اول ہے۔ مگر اردو میں بفتح اول زبانوں پر ہے۔

رعشہ اندام۔ وہ شخص جس کے جسم میں رعشہ ہو۔ فارسی ترکیب، صفت۔

رعشہ اندام ہوں یہ خوف خدا سے اے شاد
کوئی مجرم ہو کلیجا مرا ہل جاتا ہے (شاد لکھنوی)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رعشہ دار۔ مرتعش، کپکپانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت۔ فصیح، رائج۔

بیمار کا ترے جو بدن رعشہ دار تھا
دیکھا تو بعد مرگ کفن رعشہ دار تھا (مصحفی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عام طور سے جسم انسانی

کے لئے رعشہ دار استعمال ہوتا ہے۔ آواز کو بھی رعشہ دار کہتے ہیں۔

رعشہ دار آواز۔ وہ آواز جو تھرتھرا کر منھ سے نکلے کانپتی ہوئی آواز، اردو، مؤنث، فصیح، رائج

رعشہ دار آواز میں اے تجر پڑھا شعر کا
فعل بد ایسا ہے جیسا تھا تحریر میں — تجر

رعنا:۱۔ بناؤ سنگار کرنے والی عورت، خود آرا۔ عربی۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

رعنا:۲۔ خوبصورت، زیبا اندام، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گلشن جادو..... قریب شاہزادے کے آئی دیکھا کہ ایک جوان رعنا بازار میں بیٹھا ہے

رعنا:۳۔ طرار۔ چالاک۔ شاطر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رعنا:۴۔ متکبر۔ مغرور۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ معنی رائج نہیں۔

رعنا:۵۔ دورنگا۔ جیسے سرو رعنا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ سرو رعنا کے معنی خوشنما سرو، نہ کہ دورنگا۔

رعنا:۶۔ خوش خرام، خوش رفتار۔ جیسے قد رعنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ قد رعنا کے معنی قامت زیبا، کہ خوش خرام قد۔

رعنا:۷۔ ایک پھول کا نام جو باہر زرد اندر سرخ ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

رعنا جوان:۔ خوبصورت جوان، شاندار جوان، عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

رعنا زیبا۔ ایک قسم کے ریشمی کپڑے کا نام، اردو، مذکر، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہ یہ کپڑا بنتا ہے اور نہ یہ لفظ بھی زبانوں پر آتا ہے۔

رعنا شمائل۔ حسین، خوبصورت۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ وہ رعنا شمائل ایک کھلے ہوئے چھوٹے سے بنگلے میں جا بیٹھی۔ (فسانۂ آزاد)

رعنائی۔ خود آرائی، زیبائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مصرع سرو میں لاکھوں ہی نکالوں شاخیں
باندھوں مضمون جو قد یار کی رعنائی کا — آتش

قول فیصل:۔ یہ لفظ بصورت مترادف "زیبائی" کے ساتھ بھی آتا ہے یعنی رعنائی و زیبائی ملا کے بولتے ہیں۔ جیسے بدیع الزماں اس کی رعنائی و زیبائی دیکھ کر شیفتہ و فریفتہ ہوئے۔ (طلسم ہوشربا)

رعونت:۔ تکبر، غرور، گھمنڈ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تو نہ ہو مجھ کو محبت اس کی
زہر لگتا ہے رعونت اس کی — جان صاحب

قول فیصل:۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رعونت کون سی شے ہے ان عزلت گزینوں کو
عصیر کہنہ دیکھا، دست خشک: پائے شل پایا — آتش

بفتح را جیسا کہ مشہور ہے غلط ہے۔ یہ لفظ عربی ہے، عربی میں اس کے معنی ہیں "اپنا سنگار کرنا" فارسیوں نے مندرجہ بالا معنی میں استعمال کیا۔

رعی بندی۔ نرخوں کا نقشہ، نرخوں کی فہرست، ہدایت جس میں مختلف جنسوں کا نرخ مندرج ہو جو عموماً کسی بڑے ضلع میں منتقل ہوں۔ اردو، مؤنث (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رعیت:۱۔ بفتح اول و کسر دوم و یائے مشدد مفتوح؛ وہ لوگ جو کسی حاکم کے ماتحت ہوں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شریک حال عالم ہے جو انسان نیک سیرت ہو
رعیت کم نہیں بیٹے فوج سے سلطان عادل کی — امیر

قول فیصل:۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں "وہ جس کی نگہبانی چرواہا کرے" رعایا جمع

رعیت:۲۔ اسامی، کاشتکار، وہ شخص جو بغیر کرایہ کسی کے مکان میں رہتا ہو۔ اردو، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں صرف اسامی اور کسی زمیندار کے ماتحت کاشتکار کو رعیت کہتے ہیں۔

رغبت: بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم؛ خواہش، جی چاہنا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے تین دن سے بخار آرہا ہے۔ نہ پانی اچھا معلوم ہوتا ہے نہ کھانے پر رغبت ہوتی ہے۔

قول فیصل۔ دلچسپی اور رجحان کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

اہل تقلید سے رغبت ہے انھیں
اہل تحقیق سے نفرت ہے انھیں — مرزا رسوا

رغبت آنا۔ رجحان ہونا، میلان ہونا، طبیعت چاہنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

جب یہ کھاتا ہے مرا خون جگر کھاتا ہے
دل بیمار کو کس چیز پہ رغبت آئی — داغ دہلوی

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس جگہ رغبت ہونا بولتے ہیں

ہیں۔

رغبت دلانا۔ لالچ دینا، ترغیب دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ میں بیمار ہوں کچھ نہیں کھا سکتا، ترقرایت کے پیچھے پڑ گئے کیوں رغبت دلاتے ہو۔

رغبت دینا:۔ (متعدی) ترغیب دینا، لالچ دلانا، دلچسپی پیدا کرانا۔ اردو صرف، متروک۔

یہ جیا ادیکھئے دونوں میں جیتا ہے کون
ہمارے خون کی رغبت انھیں حنا نے دی — آتش

قولِ فیصل :۔ اب اس جگہ، رغبت دلانا ہی بولتے ہیں۔

رغبت سے :۔ دلچسپی سے، شوق سے، پسندیدگی کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بعض آدمی ارہر کی دال بہت رغبت سے کھاتے ہیں مگر مجھے نہیں بھاتی۔

رغبت کرنا۔ (متعدی) مائل ہونا، رجوع کرنا، میل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آج کھانے کی طرف میرا دل رغبت نہیں کرتا۔

رغبت کی آنکھ سے دیکھنا۔ پسند کرنا، پسندیدگی کی نظر سے دیکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طاقت ہے کس کی دیکھے جو رغبت کی آنکھ سے
اس فتنہ و فساد کی بنیاد کی طرف — آتش

رغبت ہونا۔ دل چاہنا، خواہش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ غذا دال مونگ اور چپاتی اور کھٹائی کی رغبت ہو۔ تو آلو کی چٹنی (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ مثال میں ہے کھٹائی کی رغبت جو لفظ کی کے بجائے لفظ سے کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

ہوتی ہے بچپن میں شیرینی سے رغبت بیشتر — صفی لکھنوی

رَف :۔ (بالفتح) کھردرا، ناقص مسودہ، ناقص کاغذ۔ انگریزی، رائج۔

رِفارمر۔ (بکسر اول و فتح میم) مصلح، اصلاح کرنے والا۔ انگریزی، صفت، رائج۔

محلِ صرف :۔ گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان گویا اپنی ذات سے بہت بڑی رفاہ پہنچانے والے ہیں اور بہت بڑے رفارمر ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رَفاقت :۔ بفتح اول و چہارم۔ بکسر اول غلط ہے) ہمراہی کرنا، ہمراہ چلنا۔ عربی، مؤنث (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو میں بکسر اول (رِفاقت) زبانوں پر ہے۔

رفاقت :۔ ۲ خیر خواہی، وفاداری۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ قدیم زمانے میں ملازمین ہر حالت میں مالک کا ساتھ دیتے تھے اور رفاقت سے منہ نہ موڑتے تھے۔

رفاقت :۔ ۳ اتحاد، میل جول۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

لایا کھچڑی پکا شراکت سے
دونوں کھانے لگے رفاقت سے — سودا

رفاقت کرنا۔ (متعدی) ساتھ دینا، رفیق رہنا، وفاداری کرنا، خیر خواہی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں نہ ہو مستحق لطف و سزاوار کرم
کی ہے سرکار میں بندے نے رفاقت کیسی — رند

رفاہ۔ آرام، تن آسانی، فائدہ، بہتری، بھلائی، بہبودی۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چاہتے ہیں ہم جو بننا مرد میدانِ رفاہ — صفی
فکر کریں کھائیں ان کو صحیح ہیں ستاذہ — صحیفۃ القوم

قولِ فیصل :۔ یہ لفظ عربی میں بفتح اول (رَفاہ) ہے مگر اردو میں زبانوں پر بکسر اول (رِفاہ) ہے۔

رفاہ پہنچانا۔ (متعدی) فائدہ کرانا، نفع پہنچانا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان گویا اپنی ذات سے بڑی رفاہ پہنچانے والے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم رفاہ پہنچنا بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور نسبتہً کم رائج ہے۔

رفاہِ عام۔ خلق خدا کی بھلائی، عام لوگوں کی بہبودی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اگر یہی زر خطیر اگر رفاہِ عام اور فائدۂ انام میں صرف ہوتا تو سبحان اللہ۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنوں میں رفاہِ خلائق بھی لکھا ہے جو عام نہیں ہے۔ البتہ کسی کے ساتھ رفاہِ خلق مستعمل ہے اور اردو ترکیب کے ساتھ خلق کی رفاہ بھی کہا ہے یہ بھی کم رائج ہے۔

خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھ کے یہ بات
رفاہ خلق کی بے بادشاہ کیا ہوگی — اسیر

رفاہِ قوم:۔ قوم کی بھلائی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

رفاہ قوم ہی کی ہر طرف ہوتی ہیں تجویزیں
مگر ہم سے جو پوچھو یوں رفاہ قوم مشکل ہے — صفی لکھنوی (صحیفۃ القوم)

رفاہ ہونا بہتری ہونا، فائدہ ہونا، بھلائی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خدا نے آپ کو پیدا کیا سمجھ کے یہ بات
رفاہ خلق کی ہے بادشاہ کیا ہوگی — امیر

رفاہیت (بفتح اول) زندگی کا خوش گوار اور آسودہ ہونا۔ عربی، مؤنث۔

قول فیصل:- فارسیوں نے یائے مشدد کیا تھا نظم کیا ہے

گذارد در رفاہیتش کوچہ بند — ظہوری

فارسیوں کی تقلید میں اردو والوں نے بھی یائے مشدد کے ساتھ استعمال کیا۔

میسر آئی کو کب ہوگی رفاہیت بھی دنیا میں
لٹا دیتے ہیں جو لہو و لعب میں اپنی دولت کو — یزحسن

اس لفظ کو اردو میں عمومیت حاصل نہیں ہے۔

رفتار:۱ (بالفتح) چلنے کا انداز، چال۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پیدا ہو زمیں سے نیا آسماں کہیں
دل کانپتا ہے آپ کی رفتار دیکھ کر — یگانہ چنگیزی

رفتار:۲ روش، رنگ، ڈھنگ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- آج کل دنیا کی رفتار ہی کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ بیٹا باپ کے کہنے پر عمل نہیں کرتا۔

رفتار اچھی نہ ہونا:- روش خراب ہونا، حرکت بری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہے رکھتا ہوں یہ رفتار دیکھ اچھی نہیں ظالم
چلا ہے شیشۂ دل توڑ کر جبیں بر جبیں ظالم — صفی لکھنوی (صحیفۃ القوم)

رفتار اڑانا۔ چال کی نقل کرنا، وضع کی نقل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کیونکر اڑائے کبک کی رفتار چاندنی — شوق لکھنوی

رفتار و گفتار۔ طور طریق، چال چلن، عادات اطوار۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

رذیلوں کی رفتار و گفتار پر
بھروسا کرو تو ہو لاحق خطر — نفیر

رفتگاں۔ گزرے ہوئے لوگ، وہ لوگ جو دنیا سے اٹھ گئے۔ مرے ہوئے، رفتہ کی جمع۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع رفتگاں کی قبریں کچھ تھا نشانی سب گھر — تعشق

قول فیصل۔ تنہا کم مستعمل ہے، ترکیب کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے ذکر رفتگاں، یاد رفتگاں

ع اس واسطے کہ تم سے کریں ذکر رفتگاں — تعشق

مگر یاد رفتگاں نسبتہً زیادہ مستعمل ہے۔

چلی ہے جان یاد رفتگاں میں
مسافر ہے تلاش کارواں میں — حفیظ جالندھری

رفتگی:۱ (بالفتح) بیخودی۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

چمن میں حیرتی ہے کہکہ مجنوں دشت وحشت میں
ہماری رفتگی سے سرو شوں کی خوش خرامی سے

قول فیصل:- اب اس جگہ از خود رفتگی بولتے ہیں۔

رفتگی:۲ شکایت، گلہ فارسی، متروک۔

رفتگی اس کو جو صانع سے ہوئی ہے پیدا
آ کے جاتی ہے مری تا بہ مقام رفت — مصحفی

رفتگی نکالنا:- (متعدی) اگلا اتارنا، بوجھ اتارنا۔ بیگمات قلعہ کی زبان۔

محل صرف:- دو چار مرتبہ آئیں گئیں۔ رفتگی نکالی ربط بڑھایا (فرہنگ آصفیہ بحوالہ چندر سہیلی)

رفتن بہ پائے مردی ہمسایہ در بہشت:- پڑوسی کے برتے پر جنت میں جانا۔ یعنی دوسرے کے بھروسے کوئی کام کرنا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل:- یہ پورا شعر ہے جو کبھی کبھی زبان پر آجاتا ہے۔

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردی ہمسایہ در بہشت

یعنی خدا کی قسم پڑوسی کے برتے پر بہشت میں جانا دوزخ کی تکلیفوں کا مترادف ہے۔ یہ ان ہمت والوں کا قول ہے جو ہر کام اپنی قوت بازو سے کرنا چاہتے ہیں کسی کا احسان نہیں لینا چاہتے۔

رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن:- آہستہ روی اور بیٹھ جانا جھپٹنے اور توڑ ڈالنے سے بہتر ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:- بالعموم رائج نہیں۔

رفتنی:- ناپائدار، فانی، مٹ جانے والا، دنیا میں ہمیشہ نہ رہنے والا۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال

غافل ہیں ایسے سوتے ہیں گویا جہاں کے لوگ
حالانکہ رفتنی ہیں سب اس کارواں کے لوگ — میر

رفت و آمد۔ فارسی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل:- صحیح نشست الفاظ آمد و رفت ہے نہ کہ رفت و آمد۔

رفت و روب۔ جھاڑو بہارو۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

رفت وگزشت:- ختم، رفع دفع، گیا گزرا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

رفت وگزشت بھی ہوا وحشت کا ولولہ
سوزن برائے چاک گریباں خریدلے — ترخنگ لکھنوی

قول فیصل:- ہونا نیز ہو جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے ولولہ رفت وگزشت ہوناجیسا کہ شعر میں استعمال ہوا ہے اب نہیں بولتے۔ اب بات رفت وگزشت ہوتی ہے یا معاملہ رفت وگزشت ہوتا ہے جیسے

"میں پھر غزل پڑھنے لگا۔ بات رفت و گزشت ہوگئی۔" (امراؤ جان ادا)

بغیر واو عاطفہ کبھی زبانوں پر ہے (رفت گزشت)

رفت و گزشت :۔ رہائی، نجات، چھٹکارا۔ فارسی الفاظ: صفت، دہلی کی زبان۔

ہوئے پر نہیں اس سے رفت و گزشت — میر حسن
اس کی طرف سب کی ہے بازگشت (سحر البیان)

رفتہ۔ (بالفتح) بجود، عاشق۔ فارسی، صفت، متروک۔

وہ چلیں کیونکر بری ہیئت کے ساتھ — جلال
جانتے ہیں رفتہ ہے رفتار کا

قول فیصل:۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

مسلم ہیں رفتہ رو گئے، کافر ہیں خستہ ہوگئے
یہ بیچ سے اٹھے گا کس طور اختلاف اب — میر

رفتہ رفتہ۔ آہستہ آہستہ، بتدریج، دھیرے دھیرے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

بڑھتے بڑھتے آتش رخسار لو دینے لگی
رفتہ رفتہ کان کے موتی شرارے ہوگئے — تعشق

رفریشمنٹ۔ (بکسر اول و سوم و پنجم) ناشتہ، ہلکی غذا، ہلکا کھانا۔ انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ ناشتے اور کھانے کے کمرے کو "رفریشمنٹ روم" کہتے ہیں۔ جیسے "اچھا تو میں یہاں رفریشمنٹ روم میں ہوں۔" (اسیر کہسار)

رفرف۔ (بفتح اول و سوم) وہ سواری جس پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی شب سوار ہوئے تھے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ رفرف بھی اس انداز سے فر فر نہیں جاتا — دبیر

رفض۔ ترک کر دینا، سردار کو چھوڑنا، رافضی ہونا۔ اردو میں زبانوں پر بالکسر ہے۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بفتح اول ہی زبانوں پر ہے۔

رَفع۔ (بفتح اول و سکون دوم) بلند کرنا، اٹھانا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اذان میں رفع یدین واجب نہیں۔

قول فیصل:۔ عربی میں پیش کو بھی رفع کہتے ہیں۔

رفع:۔ دور کرنا، ہٹانا۔ نور اللغات۔ عربی لفظ، فصیح، رائج۔

صلح دشمن سے کبھی کر لیں گے تری خاطر سے
جس طرح سے ہو غرض رفع ملال اچھا ہو — داغ

رفعِ احتیاج۔ پیخانے پیشاب کو جانا، پیخانہ پیشاب کرنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شگوفہ شہزادی کے پاؤں پر آکر گری اور عرض کیا کہ اے ملکہ میں آپ کے ساتھ چلی آتی تھی راہ میں رفع احتیاج کو گئی۔ ایک جھاڑی میں سے ایک شخص نکلا۔ اس نے نہیں معلوم کیا کیا کہ میں بیہوش ہوگئی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ انھیں معنوں میں "رفع حاجت" بھی بولتے ہیں جو نسبتاً زیادہ رائج و فصیح ہے۔

رِفعت۔ (بکسر اول و فتح سوم) بلندی، اونچائی، مرتبے کی بلندی۔ عربی، مؤنث (نور اللغات)

واں ذہن رسا کا حوصلہ پست رہے
رفعت یہ مصر کے مناروں کی ہے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ مرتبے کی بلندی کے معنی میں زیادہ رائج و فصیح ہے۔

کبھی طاعت میں ملک سے بھی سوا
کبھی رفعت میں فلک سے بھی سوا — مرزا رسوا

رفعِ تکلیف۔ تکلیف کو دور کرنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں رفع تکلیف کے خیال سے تھوڑی دیر ٹھہر گیا۔

رَفعِ حاجت۔ پیخانے پیشاب کو جانا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گلریز نے گھبرا کے پوچھا ملکۂ عالم کیا واسطے رفع حاجت کے گئی ہیں؟ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ رفع حاجت کرنا اور رفع حاجت کو جانا یہی دو صورتیں زیادہ رائج ہیں۔

رَفع دَفع کرنا۔ (متعدی) دور کرنا، ہٹانا، جانے دینا، معاف کرنا، جھگڑا مٹانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ "یہ جھگڑا رفع دفع کرنا ہے"۔ تنہا رفع دفع کرنا نہیں۔ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔ رفع دفع بر وزن خفا خفا زبانوں پر ہے جو اردو ہے۔ اس کا لازم "جھگڑا رفع دفع ہونا" بھی مستعمل ہے۔

بس آج عید کا دن آج ہو گلے مل لو
کہ کل کی رات کے جھگڑے رفع دفع ہو جائیں — رضا (فرنگی محلی)

رَفعِ شر:۔ جھگڑا مٹانا، فساد دور کرنا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کام لیتے تھے تحمل سے مگر — عتیق لکھنوی
رفع شر ہر وقت تھا مد نظر (صحیفۃ القوم)

قول فیصل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "دونوں لڑائی پر آمادہ ہوگئے تھے مگر میں نے سمجھا بجھا کے رفع شر کیا۔"

اسی محل پر بہت کمی کے ساتھ رفع فساد بھی بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے بھی لکھا ہے۔

رَفع کرنا۔ دور کرنا، ہٹانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ تکمیل فعل کے لئے "رفع کر دینا" کہتے ہیں جیسے "افراسیاب نے خواجہ کو مقید کر کے سحر ان کے جسم پر سے رفع کر دیا۔" (طلسم ہوش ربا)

رَفعِ یَدَین :۔ نماز میں تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اصطلاح فقہ۔
محلِ صرف :۔ اذان وغیرہ میں رفع یدین مستحب ہے۔
قولِ فیصل :۔ رفع بمعنی اٹھانا۔ یدین بمعنی دونوں ہاتھ

رِفق :۔ (بالکسر) نرمی، مہربانی، لطف۔ عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف :۔ بڑوں کا ادب کرو، چھوٹوں کے ساتھ رفق و شفقت پیش آؤ۔

رُفقا :۔ ہر وقت ساتھ رہنے والے دوست، رفیق کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رفقا، میں بھی پڑ گئی ہل چل — قلق
جا گئے اسوار چونک اٹھے پیدل (طلسم الفت)

محلِ صرف :۔ محمد عسکری اور ان کے مصاحبین و رفقا، پھڑک گئے اور سب کے دلوں میں شوقِ سفر کو ہی نے گدگدایا۔ (سیر کہسار)

رَفل :۔ (انگریزی رائفل کا بگاڑا ہوا) انگریزی تانیث مختلف فیہ۔ ایک قسم کی بندوق۔

موج ہوا کے ہاتھوں میں کرسین اُبی ہوئی
غنچوں کی رفلیں لیس پڑانے چڑھے ہوئے — سحر
بینی تھی وہ اک رفل دونالا — اختر (شاہ اودھ)
منہ اس کا ہے جیسے پاٹا نالا (نور اللغات)
خالی گئی جو یار کی بندوق صیدپر
شیروں پہ نیستاں سے ہزاروں رفل پڑے — سحر

قولِ فیصل :۔ اب رائفل ہی بولتے ہیں۔ رفل بہت کم مستعمل ہے۔

رَفل :۔ ۲ ایک قسم کی باریک تنزیب۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ اردو میں رائج نہیں۔

رَفل پڑنا :۔ (کنایۃً) اچانک صدمہ ہونا، دل کو دھچکا پہنچنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

بغیر یار میں گلگشت میں ہلاک ہوا
(تانیث) رفل پڑی جو کوئی غنچہ باغ میں چٹکا — صبا
خالی گئی جو یار کی بندوق صیدپر
(تذکیر) شیروں پہ نیستاں میں ہزاروں رفل پڑے — سحر

رَفل چلنا :۔ رفل کا چھوٹنا، رائفل سر ہونا۔ اردو مصرف، متروک۔

چمن لالہ صحرے میں چٹکتا ہے گلاب
لال کرتی میں قواعد ہوئی چلتے ہیں رفل — منیر

رَفُو :۔ پھٹے ہوئے کپڑے میں ایک خاص وضع سے تاگے بھرنا، تاگوں سے پیوند کرنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

چاک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن
ہمارے جیب کو اب حاجتِ رفو کیا ہے — غالب

قولِ فیصل :۔ عربی میں رُفا و رُفا تھا۔ فارسیوں نے بفتحِ اول و ضمِ دوم و سکونِ واو معروف بحذفِ ہمزہ استعمال کیا، اردو میں بھی یوں ہی ہے۔

رفو بگڑنا :۔ بخیہ ادھڑنا، تاگے ٹوٹنا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

خدا نہ دے تجھے ناخنِ جنوں کسی ہاتھوں
ہمیشہ یہ اک جگر کا رفو بگڑتا ہے — ظفر (دہلوی)

رفو بنانا :۔ (متعدی) پھٹے ہوئے کپڑے میں خاص وضع سے تاگے بھرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ تمہارے محلے میں وہ جو مچھن خاں صاحب رہتے ہیں سنا بہت عمدہ رفو بناتے ہیں۔
قولِ فیصل :۔ اس کا متعدی المتعدی "رفو بنوانا" بھی رائج ہے۔ جیسے "تم اپنی شیروانی میں رفو بنوا لو پھر پہننا۔"

رفو چکر :۔ غائب، ختم، فنا۔ اردو، عوام کی زبان۔
محلِ صرف :۔ کسی کو حسن کا غرور، چیچک نکلی حسن رفو چکر، سر پھیر قیمہ ہو تو منہ پر چھائیے۔ (سیر کہسار)

رفو چکر کر دینا :۔ بھگا دینا، بالائے طاق رکھ دینا۔ اردو مصرف، متروک۔
محلِ صرف :۔ جھنگ والے کی دوکان پر بندۂ درگاہ تہذیب کو رفو چکر کر دیتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رفو چکر میں آ جانا :۔ ۱ (لازم) حیران ہو جانا، ششدر رہ جانا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔
(نور اللغات و لغتِ دہلی)

رفو چکر میں آ جانا :۔ ۲ مصیبت میں پھنس جانا۔ پرانی زبان ہے۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔
(نور اللغات و لغتِ دہلی)

رفو چکر ہونا :۔ ۱ جاتا رہنا، بجا نہ رہنا، ٹھکانے نہ رہنا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔
محلِ صرف :۔ ایک کھوے میں تھانیدار اس پر ادش کے قدموں پر گر پڑا۔ اس نے ایک ٹھوکر دی اور جھپٹ کر اس تیزی سے بھاگی کہ تھانیدار کے ہوش و حواس رفو چکر ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "رفو چکر ہو جانا" زیادہ رائج ہے۔

جس طرف دیکھتی تھی بھر کے نظر
ہوش ہو جاتے تھے رفو چکر — عالم (بیگم شاہ اودھ)

رفو چکر ہونا :۔ ۲ بھاگ جانا، چل دینا، کسی مقام سے چلا جانا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔
محلِ صرف :۔ تم تو وہاں سے ایسا رفو چکر ہوئے کہ میں ہر طرف ڈھونڈتا ہی رہ گیا۔
قولِ فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت رفو چکر ہو جانا نسبتاً زیادہ رائج ہے۔ جیسے "دانستہ کیا گھما گھر ہے۔ خداوند بچائیو..... یا وہ خدا کے لئے ہمیں ٹھوکر کر دو تو رفو چکر ہو جائیں۔" (فسانۂ آزاد)

رفوکاری۔ رفو کرنا، پھٹے ہوئے کو سینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رفو کرنا۔ پھٹے ہوئے کپڑے میں ایک خاص وضع سے تاگے بھرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہمیشہ ہم نے گریباں کو چاک چاک کیا
تمام عمر رفوگر رہے رفو کرتے — آتش

رفو کھلنا۔ رفو کے تاگے کا ٹوٹ جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رفوگر۔ وہ شخص جو شال دوشالے اور شیروانی وغیرہ میں رفو کرتا ہے۔ رفو بنانے کا پیشہ کرنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دھجیاں ڈھونڈھ کے لائے کوئی
پھر رفوگر کو بلائے کوئی — مرزا رسوا

رفوگری۔ رفو کرنے کا پیشہ، رفو کا کام۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

رفی :۔ ۱ دھواں، دھواں سا ۲ کاجل ۳ خشکی، سفید سفید باریک سی چیز جو کسی چیز کو جھاڑنے سے نکلتی ہے ۴ کوڑا، جوار باجرہ کوٹنے یا روئی دھننے سے جو سفید سفید چیز اڑتی ہے ۵ سر کی خشکی۔ (فرہنگ آصفیہ)

رفیٹ ہونا :۔ چل دینا، بھاگ جانا۔ اردو مصدر، بازاری زبان۔

محلِ صرف :۔ ابھی سب کے پاس بیٹھے تھے اس طرف سے کہیں میں تقاضا کر بیٹھوں چپکے سے رفیٹ ہوگئے۔

رفیدہ :۔ ۱ گول اور بد وضع بگڑی۔ اردو، مذکر، متروک۔

محلِ صرف :۔ فولاد شکن کو اس تقریر بختیارک سے نہایت غصہ آیا ایک دھول ماری رفیدہ ملا کا جی کا زمین پر گرا۔ (طلسم ہوش ربا)

رفیدہ :۔ ۲ وہ خاص وضع کی بنی ہوئی گول گدی جس پر شیرمال یا خمیری روٹی وغیرہ چپکا کے تنور میں لگاتے ہیں۔ اردو، مذکر، نانبائیوں کی اصطلاح۔

نان بائے کھلکریوں زیادہ — کرے ہے یار و دیکھو یہ بیداد
جاتے ہے چوری سے رفیدہ کو — مار ڈالوں گا اس خدیعے کو

کلیات سودا

رفیع :۔ ۱ (بروزن وسیع) بہ لحاظ مرتبہ بلند، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سچ ہے کہ عشق کی بارگاہ رفیع میں رتبہ شاہ و گدا یکساں ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رفیع :۔ ۲ اونچا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

دونوں کوئی دس منٹ تک خوب روئے سوا اس کے دل پر اس کا بڑا اثر پہنچا۔ فوراً گھوڑے سے اترا اور ایک شجر رفیع کے تنے سے سمند و غالب کو باندھ کر غار کی طرف چلا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ مکان کی نسبت زیادہ کہتے ہیں۔

وہاں رکھتا ہے ہر مکان رفیع — بے نظیر
فضائے تقرب کا صحن وسیع (روح سخن)

رفیع الدرجات۔ بلند مرتبہ لوگ۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جہان خدا آج کی رات آپ ہوں مولا
دنیا میں رفیع الدرجات آپ ہوں مولا — وحید

قولِ فیصل :۔ بیشتر سادات کے ساتھ ملا کے سادات رفیع الدرجات کہتے ہیں۔

رفیع الشان۔ بڑے مرتبے والا۔ عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ہمایوں مرزا نے شہزادے صاحب کو ایک مکان رفیع الشان میں ٹھہرایا۔

رفیع المرتبت :۔ بلند مرتبہ ہستی۔ عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ جناب مولانا حامد حسین قادری آپ کی سی رفیع المرتبت ہستی صدیوں دنیا میں پل سکے گی۔

رفیق :۔ ۱ (بروزن شفیق) ہم سفر، ہمراہی، عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ راجہ صاحب جب کبھی کہیں تشریف لے جاتے ہیں ہمیں رفیق سفر کی حیثیت سے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

رفیق :۔ ۲ ساتھی، دوست۔ عربی الفظ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ وہ باغ نظر میں خار رہا اور وہ آسیب پہنچا کہ وہ بھی نظر نہ آئی نہ کسی رفیق کی صورت دکھائی دی۔ (طلسم ہوش ربا)

رفیق :۔ ۳ مددگار، نرمی کرنے والا، رحم دل۔ عربی لفظ، فصیح، رائج۔

ہر غم میں بڑا رفیق ہے تو
بندوں پہ بڑا شفیق ہے تو — امیر

رفیق :۔ ۴ خیرخواہ، مصاحب، ہم نشیں۔ عربی لفظ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اجلال بالائے بام آ کر رات بھر جاگا تھا۔ پلنگ پر سو رہا۔ وہ دونوں رفیق اس کے باغ میں سیر کرنے گئے۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ اس کی جمع فارسی قاعدے سے رفیقان ہے جو بہ ترکیب فارسی مستعمل ہے جیسے شاہزادۂ عالی صفات ہمراہ رفیقان نیک ذات سیر گلزار کرتا ...... ایک طرف روانہ تھا۔ (طلسم ہوش ربا) اردو میں واو نون کے ساتھ اس کی جمع رفیقوں بولتے ہیں جیسے اسد تنہا رہ گیا۔ جیوتر سے اتر کر اپنے

رفیقوں کی طرف دوڑا لا (طلسم ہوش ربا)

رفیق کنج تنہائی کتاب است، کتاب گوشۂ تنہائی کی دوست ہے یعنی تنہائی کی حالت میں کتاب ایک رفیق کا کام دیتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رِق۔ غلامی، غلام ہونا۔ عربی، مذکر (از اللغات)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

رقابت :- ۱ (بالفتح) انتظار کرنا، نگہبانی، نگرانی

قول فیصل :- اردو میں یہ معنی رائج نہیں۔

رقابت :- ۲ وہ نفرت یا عداوت جو ایک معشوق کے دو عاشقوں میں باہم پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک محبوب کے دو چاہنے والے ہونا۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- آپ ہمارے ساتھ چلیے تو ساری داستان سنیے مگر رقابت کی سند نہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ ماریئے۔ قول ہارئیے پریوں یہاں ایک پری وش پر نظر پڑی جس دم آنکھ لڑی عقل سے ہاتھ دھو بیٹھا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- زیادہ تر ہو جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

اپنی صورت سے محبت ہو گئی — اختر
اس کو مجھ سے خود رقابت ہو گئی (شاہ اودھ)

رقابت :- ۳ چشمک، دشمنی جو کسی معاملت کی وجہ سے ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہونٹھ کو ہونٹھ ترے چومتے ہیں لکنت میں
یہ نئی بات ہے اب تجھ سے رقابت ہو گی — امیر

رقابت کی آگ۔ وہ جلن جو کسی عاشق کو اپنے محبوب کے کسی دوسرے چاہنے والے سے ہوتی ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سچ تو یہ ہے آگ ہوتی ہے رقابت کی بُری
تجھ کو موسیٰ نے جو دیکھا طور جل کر رہ گیا — جلیل

رقّاص :- بہت ناچنے والا، رقص کرنے والا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- عربی میں گھڑی کے بنڈولم کو بھی رقاص کہتے ہیں۔ جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

رقاص فلک :- (کنایتہً) زہرہ سے مراد ہوتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

رقاصہ۔ رقص کرنے والی، رقاص کی تانیث، ناچنے والی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- عمرو نے مسخر کرنا آغاز کیا..... رقاصہ کے پیچھے جا کر اس سبکی سے پشتو لگائی کہ معلوم نہ ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- اس کی اردو جمع رقاصائیں اور رقاصاؤں بھی رائج و فصیح ہے۔ فارسی قاعدے سے رقاصان بھی اس کی جمع استعمال کی گئی ہے۔

"صدائے مبارک باد بلند ہوئی، رقاصان زہرہ جبیں مہ رخان مہر تمکیں حاضر ہوئیں" (طلسم ہوش ربا)

رِقاع :- (بالکسر) ایک خط کا نام۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

عروس الخطوط اور ثلث و رقاع
خفی اور جلی مثل غرۂ شعاع — میر حسن (سحر البیان)

رُقبہ :- ۱ لغوی معنی گردن اور ۲ اصطلاحی معنی۔ زمین متعلق دیہہ ۳ زمین کے عرض و طول کو ضرب دینے سے جو مقدار حاصل ہو، احاطہ، مذکر۔ (اعظم اللغات، غیاث اللغات)

قول فیصل :- اردو میں معنی نمبر ۲ و ۳ میں بولتے ہیں۔ جیسے "ہمارا اور روسیوں کا کوئی مقابلہ نہ تھا۔ وجہ یہ کہ ان کے پاس فوج کثیر..... ان کا ملک زیادہ، رقبہ زیادہ، آمدنی زیادہ، لوگ زیادہ پھر وہ آمادۂ جنگ ہو گئے تھے۔ ہم غافل، وہ آٹھوں گانٹھ کمیت۔" (فسانۂ آزاد)

رقبہ بندی۔ کسی جائداد یا ضلع وغیرہ کا رقبہ مقرر کرنا۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رقبہ قابل تشخیص۔ وہ رقبہ جس پر محصول ہونے کو ہو یا ہو۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رِقّت :- ۱ (بکسر اول و دوم مشدد مفتوح) گریہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ان کی رقت دیکھ کے میں خود بھی رونے لگا۔

قول فیصل :- آنا کے ساتھ (رقت آنا گریہ طاری ہونا) بولتے ہیں۔ جیسے اب ان کے نام ایک خط لکھیے اور صاف صاف مطلب سمجھا دیجیے، اور ذرا ملائمت سے لکھیے گا کہ ان کو بھی رقت آئے۔ (فسانۂ آزاد)

رہنا کے ساتھ بھی اپنے محل پر مستعمل و فصیح ہے۔

یہ حرف سینہ کوبی ہے وہ حرف نقش ماتم ہے
ترے ماتم سے رقت رہتی ہے اک سنگ آہن پر — تعشق

طاری ہونا کے ساتھ بھی رائج و فصیح ہے

جو سر پیٹ لیے سب نے یہ رقت ہوئی طاری — تعشق

ہونا کے ساتھ بھی بکثرت مستعمل و فصیح ہے۔ جیسے تعشق مرحوم کا یہ مرثیہ جب پڑھا جاتا ہے بڑی رقت ہوتی ہے۔ اس کے اور بھی صرف ہیں مثلاً رقت تھامنا، رقت روکنا، رقت تھمنا وغیرہ

رِقّت :- ۲ شی کا پتلا ہونا۔ عربی، مؤنث، طبی اصطلاح۔

محل صرف :۔ جن کا مزاج بہت گرم ہوتا ہے ان کو اکثر و بیشتر رقت کی شکایت ہو جاتی ہے۔

رقت انگیز :۔ رُلا دینے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ رقیق القلب آدمی یہ رقت انگیز تقریر سن کر رو دیئے۔ (فسانۂ آزاد)

رقص ۔ (بالفتح) طبع اصول موسیقی کے موافق تھرکنا۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب رقاصہ نے ہنگام رقص گردش کی تیغ کے سے بالکل برہنہ تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ کرنا، ہونا اور دکھانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے

موسم گل کی ہوا پلوا کے نہ رکھتی ہے مست
رقص دکھلا دیتا ہے ابر کرم طاؤس کا — آتش

رقصاں :۔ رقص کرنے والا، رقص میں مصروف فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

رقصاں طاؤس خوشنما تھا
ایسا ہی قصہ ہما تھا — انشا

رقص بسمل :۔ (کنایۃً) تڑپنا، ہاتھ پاؤں مارنا۔ ذبح کئے ہوئے جانور کا پھڑکنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع رقص بسمل کا دکھاتا ہے تماشا اضطراب — بحر

قول فیصل :۔ مشہور ہے کہ اگلے زمانے میں کسی کو جب سزائے موت دیتے تھے اور اس کا سرتن سے جدا کرتے تھے تو فوراً جلتا ہوا توا اس کی گردن پر رکھ دیتے تھے جس کی وجہ سے مقتول کھڑے ہو کے چاروں طرف دوڑنے لگتا تھا اسی کو رقص بسمل کہتے تھے۔

رقص درختاں :۔ ہوا کے زور سے درختوں کی ٹہنیوں اور پتیوں کا ہلنا۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں رائج نہیں۔

رقص صنوبر :۔ ہلنا اور جنبش کرنا صنوبر کا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں رائج نہیں۔

رقص طاؤس :۔ ۱ مور کا مست ہو کے ناچنا۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رقص طاؤس ۲ ایک قسم کا ناچ جس میں پشواز کے دامن کو پھیلا کر مور کی طرح ناچتے ہیں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

باغ پر جھومتی آئی ہیں گھٹائیں کیا کیا
رقص طاؤس ہے یا جلوۂ مستانۂ عشق — بحر

قول فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے یہ مثال لکھی ہے جو درست نہیں۔

موسم گل کی ہوا پلوا کے نہ رکھتی ہے مست
رقص دکھلا دیتا ہے ابر کرم طاؤس کا — آتش

رقص فانوس فانوس کا گردش کرنا۔ فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رقص کردن خود نہ داند صحن را گوید کج است :۔ ناچ نہ آوے آنگن ٹیڑھا۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ صحن را گوید کج است، کی جگہ گفت این صحن کج است بھی بولتے سنا گیا ہے۔

رقص کرنا :۱ ناچنا، اصول موسیقی کے مطابق زمین پر خاص انداز سے پاؤں مارنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس وقت بی عباس کی حالت قابل دید تھی، یہی معلوم ہوتا تھا کہ مرغیاں جیسے پر کھول کے رقص کرنے والا ہے۔ (سیر کہسار)

رقص کرنا :۲ (کنایۃً) خوشی سے ناچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اللہ رے ترے کشتۂ بیداد کا رتبہ
جنت میں یہ ہیں دیکھ کے حوروں نے کیا رقص — صبا

رقص و سرود ۔ (سرود بروزن فرود) ناچ رنگ گانا بجانا فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ فولاد رقص و سرود کی کیفیت دیکھنے میں محو تھا کہ برق نے قران سے کہا کہ کسی طرح اس کو ہلاک کرو۔ (طلسم ہوش ربا)

رقص و غنا :۔ ناچ گانا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

روز تجویز ہوئی رقص و غنا کی محفل
نام اس بزم کا رکھا گیا عشرت منزل — امیر

قول فیصل :۔ عام بول چال میں اس جگہ رقص پیرو دہی رائج ہے۔

رقص ہونا :۔ ناچ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مے خانے میں دور ہے گو رنگ نہیں ہے
اندر کے اکھاڑے میں ہو یہ رقص پری کا — امیر

رقطا (بالفتح) ایک صنعت کا نام جس میں نثر یا نظم میں ایک حرف نقطہ دار اور دوسرا غیر منقوط ہو۔ عربی، علم بدیع کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ ذیل کا فارسی مصرعہ صنعت رقطا میں ہے۔

ع غمزۂ شوخ آن صنم بکشا — لا اعلم

عربی میں رقطا کے لغوی معنی ہیں ہر وہ مؤنث چیز جس پر سیاہ و سفید نقطے ہوں۔

رقعات ۔ (بضم اول) خطوط کا مجموعہ، رقعہ کی جمع۔ عربی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ کے یہاں رقعات عالمگیری ہو تو ایک دن کے لئے مستعار دے دیجئے۔

رقعہ :۔ چھوٹا خط۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح رائج۔

محل صرف: سوچتے سوچتے رقعے کی پشت پر نظر پڑی تو حل معما کھلا پایا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: تحریر کرنا، لکھنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ٹھہرا کے یہ دل میں اس نے تدبیر
رقعے کیے سب کو اس نے تحریر (شاہ اودھ) اختر

اس تحریر کو بھی کہتے ہیں جو بطور سند لکھ کر دی جائے جیسے "بدیع الزماں بہت ہنسے اور رقعہ لاکھ روپے کا لکھ دیا کہ لشکر میں چل کر دلا دوں گا۔" (طلسم ہوشربا)

(عربی میں رقعت ہے جس کے معنی ہیں کپڑے کا ٹکڑا، کاغذ کا ٹکڑا جس پر کچھ لکھا ہو)

رقعہ ۲: وہ کاغذ جو پیام نسبت کے واسطے حسب نسب لکھ کے اس لڑکی کے گھر بھیجتے ہیں جس سے نسبت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل: آنا، جانا نیز بھیجنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

شادی شہزادیوں کی ہے کب تک
رقعے بھی آئے یا نہیں اب تک — قلق

رقعہ ۳: پیوند کپڑے کی دھجی۔ فارسی، مذکر، قریب بہ متروک۔

ع مضمون خط میں رقعہ دلق گدا کے ہیں — میر

رقم ۱: روپے کی تعداد ظاہر کرنے کے وہ نشان یا ہندسے جو الفاظ کا اختصار کر کے بنائے گئے ہیں، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: اردو داں حضرات روپے کو ہمیشہ رقم میں لکھتے ہیں۔

قول فیصل: اسی کو رقم گنتی بھی کہتے ہیں۔ ذیل میں عربی کے وہ الفاظ مع اختصار درج کیے جاتے ہیں۔

لفظ جس کا اختصار کیا گیا	جو صورت قرار دی گئی
عدد	عہ
عددان	عـصا عا
ثلاثہ	ے
اربعہ	للعہ
خمسہ	ـہ ضمہ
ستہ	ے
سبعہ	وعہ
ثمانیہ	ے
تسعہ	لعہ
عشرہ	عـہ

عربی میں خط، نوشتہ کو کہتے ہیں۔ ایران میں صرف بادشاہ کے نوشتے کو رقم کہتے ہیں۔

رقم ۲: ہندسہ۔ اردو، دہلی کی زبان

میری قسمت سے پڑے کچھ غلطی روز حساب
سب کہیں کاتب اعمال رقم بھول گئے — داغ

رقم ۳: جواہر مرصع۔ اصطلاح بادشاہان ہند (نور اللغات)

قول فیصل: اب ان معنوں میں رائج نہیں۔

رقم ۴: نوشتہ تحریر، مہر نشان، تشخیص کی شرح، شرح لگان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رقم ۵: کل تعداد، زر مبلغ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: اسم شریف کے جواب میں پانچ روپے اچھی رقم بتا دی۔ (فسانۂ آزاد)

رقم ۶: قبول صورت عورت جس میں کشش ہو اور دیکھ کے جی بھر بھر آئے۔ اردو، مؤنث، بازاری زبان۔

یہ تیری سادگی اور انس زیور سے بڑھ کر ہو
خدا کے فضل سے تو تو رقم یوں بھی ہے ویسی بھی — سائل دہلوی

قول فیصل: یہ دہلی کی زبان ہے، لکھنؤ میں یہی مفہوم مال سے ادا کرتے ہیں۔ جیسے "کل دیو آباد میں ایک لڑکی کو دیکھا کیا مال تھا"۔ یہ بھی بازاری زبان ہے۔

رقم ۷: عمدہ کھانا، مرغن غذا۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: یہ کہیے الگ ہی الگ رقم اُڑ رہی ہے پوچھا بھی نہیں جاتا ہاں صاحب غریبوں کو کون پوچھتا ہے۔

قول فیصل: اس کی جمع رقمیں، زیادہ مستعمل ہے۔ مختلف افعال کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ مثلاً رقمیں اڑانا، رقمیں کھانا وغیرہ۔

رقم ۸: قسم، جنس، ڈھنگ، طور، طریق۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں ان معنی میں رائج نہیں۔

رقم ۹: مال دولت، قیمتی شے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

لے کے دل آپ جگر چھوڑ گئے سینے میں
اک رقم یاد رہی ایک رقم بھول گئے — داغ

قول فیصل: اس کا صرف ملنا، ہاتھ آنا، ہاتھ لگنا وغیرہ کے ساتھ ہے۔ (ملنا) مرزا: کیا کوئی رقم ملنے والی ہے مبارک قدم: رقم اے وہ رقم ملے کہ نواب ہو جائیے۔ (فسانۂ آزاد)

(ہاتھ لگنا) تمہیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل
یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا — داغ

رقم ۱۰: لکھنا۔ تذکیر و تانیث مفعول کی رعایت سے ہوتی ہے۔ جیسے اس نے حال رقم کیا، کیفیت

رقسم کی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تنہا بغیر کسی فعل کے لائے ہوئے نہیں بولتے جب بولیں گے رقم کرنا یا رقم ہونا کہیں گے۔

رقم اینٹھنا:۔ بہلا پھسلا کے کسی سے روپیہ پیسہ لینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اگر ہولی ہوتی تو باجی سے کہتی کہ منشی ہیرا لال جی سے کنگوری کھیلیں اور اچھی خاصی رقم اینٹھیں۔ (میر کہار)

رقم بٹلنا:۔ (بیائے معروف) کسی سے مفت رقم حاصل کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ بجا ہے۔ مال مفت دل بے رحم نواب کے دارو غہ سے رقم کی رقم بٹیل لائے ہوں گے! (فسانۂ آزاد)

رقم جمع:۔ وصول شدہ رقم۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں ہے۔

رقم زن، رقم سنج، رقم طراز:۔ لکھنے والا، فقرہ، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں رقم طراز، رائج و فصیح ہے۔ جیسے مصنف آب حیات رقمطراز ہیں کہ.....

رقم سائر۔ الواجب، وہ آمدنی جو لگان کے علاوہ زمیندار کو ہوتی ہے۔ جیسے تالابوں، نالوں سے مچھلی یا سنگھاڑے وغیرہ کی قیمت جو ملتی ہے۔ فارسی ترکیب، مونث، زمینداروں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ اسی کو رقم سوائے بھی کہتے ہیں۔ زمینداری ختم ہو جانے کی وجہ سے اب یہ اصطلاح قلیل الاستعمال ہو گئی ہے اور صرف دیہات تک محدود ہے۔

رقم صاف کر دینا:۔ کسی کا پیسہ ناجائز طور سے اپنے قبضے میں کر لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان

محلِ صرف:۔ خاتمہ زمینداری کے زمانے میں انھوں نے راجہ صاحب کے یہاں سے ہزاروں کی رقم صاف کر دی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم رقم صاف ہونا یا ہو جانا بھی رائج ہے۔

رقم کاٹنا۔ خوب مال پیدا کرنا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ وہ جب سے بمبئی گیا ہے خوب رقم کاٹ رہا ہے ابھی کل دو ہزار روپے اپنے باپ کے نام بھیجے ہیں۔

قولِ فیصل:۔ اس کی جمع رقمیں کاٹنا بھی بولتے ہیں۔ جیسے جب تک ہاتھ پاؤں میں قوت رہی خوب کمایا خوب رقمیں کاٹیں مگر ایک پیسہ کبھی بچا کے نہیں رکھا۔

رقم لٹ گئی:۔ بہت روپیہ صرف ہو گیا یا چوری ہو گئی۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رقم کرنا:۔ لکھنا، تحریر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رقم کی کلکِ فطرت نے یہ تاریخ
ہوا ہے آج ہم پہلوئے خورشید — جلال

رقم کرنا:۔ ۲ (متعدی) بنانا، کھینچنا، تصویر کشی کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

آتش رشک کو نقاش اگر گل کرتے
ساغر گل میں رقم صورت بلبل کرتے — امیر

رقم کھانا:۔ (کھا دینا) ناجائز طریقے سے کسی کا روپیہ پیسہ ہتھیا لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ آدھی رقم تو انھوں نے پہلے ہی کھا لی۔ (میر کہار)

رقم مُشتبۃُ الوُصُول:۔ وہ رقم جس کا وصول ہونا مشکوک ہو، شکی رقم۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عربی داں طبقہ بہت کمی کے ساتھ بولتا ہے۔

رقم وار:۔ تفصیل وار۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رقم ہاتھ لگنا۔ قیمتی چیز ملنا، دولت ہاتھ آنا، بہت سا روپیہ پیسہ دستیاب ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

نہیں ناز ہو نہ کیونکر کیا ہے داغ کا دل
یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا — داغ

رقم ہونا۔ لکھا جانا، تحریر ہونا، درج ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع رقم ہو نام میرا فہرست خواہانِ داد میں — ذکی

رقمیں چیرنا:۔ کسی کی دولت روپیہ پیسہ وغیرہ ہتھیانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان قریب بہ متروک۔

محلِ صرف:۔ بعض ذات شریف اس مصیبت کو دیکھ کھلے جاتے تھے کہ سویرے منھ اندھیرے گھر سے یں خوب رقمیں چیریں گے۔ (فسانۂ آزاد)

رقمیں کھانا:۔ عمدہ عمدہ غذائیں کھانا، مفت کی مرغن غذاؤں پر ہاتھ صاف کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ وہ حبشن دیوانی نواب کے یہاں کی رقمیں کھا کھا کر ہتھنی بنی پھرتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اسی کو رقمیں اڑانا بھی کہتے ہیں۔

رُقُوم۔ (بضم اول و واؤ معروف) رقم یعنی روپیہ

رقم کی جمع۔ اردو۔ مذکر، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ ایسے رقوم کا اندراج بیکار ہے جن کے وصول ہونے کی امید نہ ہو۔

رقومات:۔ قیمتی اشیاء، مرصّع جواہرات۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

بینائے رقومات ہنر چاہیئے اس کو
سود اہے جواہر کا نظر چاہیئے اس کو — انیس

رقیب: ۱ (بروزن امیر) محافظ، نگہبان، نام خدائے تعالیٰ۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

رقیب: ۲ ایک معشوق کے دو عاشق آپس میں ایک دوسرے کے رقیب کہلاتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بے مزا نہ ہوا — غالب

قولِ فیصل:۔ دشمن بھی استعمال ہوا ہے

شوق ہر رنگ رقیب سر و ساماں نکلا
قیس تصویر کے پردے میں بھی عریاں نکلا — غالب

صاحب نور اللغات نے حریف و ہم پیشہ بھی اس کے معنی لکھے ہیں مگر کوئی مثال نہیں دی۔

رقیبانہ:۔ رقیب سے منسوب، رقیب کی طرح۔ فارسی، فصیح، رائج۔

بلبلوں میں ہے رقیبانہ کہیں پر تکرار — صفی
گفتگو آپس میں حریفانہ وہ ان کی جھنکار (صحیفہ تقویم)

رقیب روسیاہ:۔ ایک عاشق اپنے معشوق کے دوسرے عاشق کو جل کے کہتا ہے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ کوئی در دنداں کے مقابل میں سنگ گوہر کو بے آبرو بناتا ہے کوئی رقیب روسیاہ کو سنگ حضور بنا تا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رقیت:۔ غلامی، غلام ہونا۔ اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

رقیق: ۱ (بروزن امیر) پتلا، سیال۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ اشیائے رقیق چھوٹے چھوٹے سوراخوں کے وسیلے سے اپنی سطح سے کسی قدر اوپر چڑھ جاتی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رقیق: ۲ نرم، ملائم۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں رقیق القلب کی ترکیب سے رائج ہے۔

رقیق القلب:۔ نرم دل، وہ شخص جو کسی کی تکلیف سے جلد متاثر ہو جائے۔ عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ میاں آزاد رقیق القلب آدمی ان کا بھی دل بھر آیا اور آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

رقیمہ:۔ (عربی) رقیم نوشتہ۔ رقیمت زن علیہا جو پارسا اور صاحب عفت ہو، خط، رقعہ۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں اب رائج نہیں۔ البتہ عورتیں خط ختم کرتے وقت اپنے نام سے پہلے لکھ دیتی ہیں۔ جیسے رقیمہ عفت آرا، رقیمہ نیاز، رقیمہ ودادہ۔ اردو خطوں میں اپنے نام سے پہلے بجائے نیاز مندیہ الفاظ لکھ دیا کرتے ہیں۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ راقم لکھتے ہیں۔

رکاب (بکسر اول) ان دونوں آہنی حلقوں میں کا ہر ایک حلقہ جو گھوڑے کے زین میں سے دونوں طرف لٹکتے رہتے ہیں۔ سوار جب ایک حلقے میں پاؤں رکھ کے اور جست کر کے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے تو دوسرا پاؤں دوسرے حلقے میں ڈال لیتا ہے اور جب تک گھوڑے پر بیٹھا رہتا ہے انھیں حلقوں میں پاؤں رکھے رہتا ہے تاکہ جنبش کو مکان نہ ہو۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج

سمند عشق جنازہ رواں سواری ہے
وہاں گور تھکے ہیں ہم رکاب اپنی — بحر

قولِ فیصل:۔ اردو میں بفتح اول (رکاب) بھی زبانوں پر ہے۔

رکاب:۔ ۲ بادشاہوں کی سواری کا گھوڑا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج
محلِ صرف:۔ شہزادہ جب عازم سفر ہوا وزیر زادہ بھی ہمراہ رکاب ہوا۔
قولِ فیصل:۔ تعظیماً بڑے کے ساتھ کہیں پیادہ جانے کو بھی ہمراہ رکاب ہونا کہتے ہیں جیسے:۔ کل میں حضور ہمراہ رکاب چلوں گا۔

رکاب:۔ ۳ لمبا سا ہشت پہل پیالہ۔ فارسی۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

رکاب:۔ ۴ اس لفظ کو کہتے ہیں جو ورق کے دوسرے صفحے کے نیچے اور صفحۂ اول کی ابتدا میں لکھا جاتا ہے تاکہ ترتیب مل جائے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ صاحب خزانۃ اللغات نے بھی لکھا ہے۔ لکھتے ہیں "در اردو سے ہندی لفظے راگویند کہ پائین صفحہ کتاب نویسند مطابق صفحۂ آئندہ" مگر اب اس طرح کی کتابت قریب بہ متروک ہے اور یہ لفظ ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

رکاب پر پاؤں رکھے ہونا:۔ سفر پر آمادہ ہونا، رخصت پر آمادہ ہونا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ سر کی جگہ میں کہتے ہیں۔

یعنی رکاب میں پاؤں رکھے ہونا: جیسے "شہزادہ پشت توسن پر سوار رکاب میں پاؤں رکھے ہوئے شہر چھوڑنے پر آمادہ ہے۔ وزیر باتدبیر سمجھا رہا ہے مگر شہزادہ اپنی ضد پر اڑا ہوا ہے"۔

رکاب پکڑنا۔ رکاب تھامنا، کسی امیر کی رکاب پر ہاتھ رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ساحروں کا لشکر اجلال جادو یعنی عمرو لیکر اسی طرف اژدر سحر پر سوار آیا انتظام ودو منصرم رکاب پکڑے۔ آکر ٹھہرے۔ (طلسم ہوشربا)

رکاب تھامنا۔ کوئی شخص گھوڑے پر سوار ہونے لگتا ہے تو اس کا خادم رکاب تھام لیتا ہے یہی رکاب تھامنا ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

راکب اس کا جب کرے قصد سواری روز جنگ
باگ قنبر پکڑے جبرئیلؑ امیں تھامے رکاب۔ منیر

قول فیصل:۔ صرف رکاب پر ہاتھ رکھنا کے معنی میں بھی رکاب تھامنا بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

جھکائے سر کو رسولؐ جلیل روتے تھے
رکاب تھامے ہوئے جبرئیلؑ روتے تھے — عشق

رکاب دابنا۔ رکاب پکڑنا۔ اردو مصدر، متروک۔

زین رکھا جائے مرکب پر اگر
راجا پرجا آن کر دابیں رکاب — میر

رکاب دار:۔ ۱ وہ شخص جو ہر قسم کے مربے اور حلوے بناتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تھوڑی دیر کے بعد دارو غہ صاحب پھر آئے۔ پوچھا خدا وندا باورچی ٹولے سے میراں رکابدار آیا ہے اور عرض کرتا ہے کہ اگر حضور حکم دیں تو وہ بھی ساتھ چلے۔ (سیر کہسار)

رکابدار:۔ ۲ اعلیٰ درجے کا کھانا پکانے والا باورچی۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رکابدار:۔ ۳ رکاب پکڑنے گھوڑے پر چڑھانے والا نوکر بادشاہوں کی سواری کے ساتھ کھانا لے کر چلنے والا ملازم۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

رکاب دُوال۔ وہ چمڑا جس میں رکاب لٹکتی رہتی ہے۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔ اردو میں بکسر اوّل (ردوال) بولتے ہیں۔

رکاب سعادت۔ کسی بادشاہ یا رئیس کی ہمراہی۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

امیر و وزیر آگے ناظر رہیں
رکاب سعادت میں حاضر رہیں — دولت رائے شوق

رکاب لینا۔ رکاب تھامنا، رکاب پکڑنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ادا نے ہاتھ تھامی نزاکت نے رکاب آکر
ارادہ جب کیا چڑھنے کا اس نے پشت توسن پر — امیر

رکاب میں۔ ہمراہ، ساتھ ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حیدرؑ نے دی صدا کہ ادھر دل حزیں بھی ہے
زہرا بھی ہے رکاب میں روح الامیں بھی ہے — انیس

رکاب میں پاؤں رکھنا۔ (کنایۃً) گھوڑے پر سوار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شاہزادے نے جیسے ہی رکاب میں پاؤں رکھا ایک آواز دہشت ناک سنی چونکنا ہو کے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

رکابی:۔ تھالی، تشتری، پلیٹ، چھوٹا طباق۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک چاندی کی رکابی میں آٹا منگوایا گیا اور اس میں چاندی کی چونک رکھی گئی۔ (سیر کہسار)

قول فیصل:۔ فارسی میں بکسر اوّل ہے لیکن اردو میں عام طور سے زبانوں پر بفتح اوّل ہے۔ عورتیں اسی کو رکیبی (بفتح اوّل و یائے مجہول) بھی بولتی ہیں۔

رکابی سا منھ:۔ چوڑا چکلا منھ، بدہیبت گول منھ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رکابی مذہب۔ وہ شخص جو طمع دنیا سے کبھی ادھر کبھی ادھر ہو جائے، "متزلزل یقین"، ایک دین پر قائم نہ رہنے والا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم کہتے ہو اس نے اپنا مذہب بدل دیا۔ ارے وہ، رکابی مذہب ہے کسی فائدے کی امید پر ایسا کیا ہوگا۔ دیکھ لینا چار دن کے بعد کوئی تیسرا مذہب اختیار کرے گا۔

رکابی مذہبی۔ ایک دین پر نہ قائم رہنا۔ اردو صرف، مؤنث، متروک۔

شیخ کعبہ کی بیاں کیا ہو رکابی مذہبی
جام و ساغر دیکھ کے کہتا ہے خمواروں میں جب — شاد لکھنوی

رکابی میں جب تک بھات میرا تیرا ساتھ

فائدہ کا لالچ ساتھ رکھتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔ عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

رکا رہنا:۔ ٹھہرا رہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رکشے والے سے کہو رکا رہے ہم اسی رکشے سے امین آباد جائیں گے۔

قول فیصل:۔ بصیغۂ مؤنث رکے رہنا اور مؤنث کے لئے رکی رہنا بھی مستعمل ہے۔ جیسے "تھوڑی دیر رکے رہو ہم بھی چلتے ہیں۔"

رکا رہنا:۲ طبیعت پر قابو رکھنا۔ نفس کو برائی سے بچانا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اے حسینہ تم کیسی اور رکی رہو یہ نہیں کہ جوان اور خوبصورت مرد دیکھ کر دل پر رافتی ہو جاؤ..... (حسینہ نے کہا) مجھ سے جو رکے رہنے کو کہتے ہو تو میں ایسی ستانی نہیں ہوں کہ یکایک پھنس جاؤں گی۔ (طلسم ہوش ربا)

رکاؤ:۱ روک، ٹھہراؤ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رکاؤ خوب نہیں طبع کی روانی میں
کہ بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں　　ذوق

رکاؤ:۲ تعرض، مزاحمت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

رکاؤ:۳ رنجش، آزردگی، ان معنوں میں رکاوٹ فصیح ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ رکاوٹ بھی ان معنوں میں نہیں بولتے۔

رکاوٹ:۱ رکنے کا انداز۔ اردو۔ مؤنث۔ عورتوں اور عوام کی زبان۔

گر جگت بولے تو پر کالۂ آتش ہو زباں
اور رک جائے تو رکنے میں رکاوٹ خاصی　　رنگین

رکاوٹ:۲ دشواری، زحمت، مزاحمت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بمبئی جانے میں میرے لئے سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ اماں اجازت نہیں دے رہی ہیں۔

قول فیصل:۔ اس کی جمع رکاوٹیں بھی رائج ہے۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اس کا ایک مفہوم کشیدگی بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رکاوٹ ڈالنا:۔ مزاحمت کرنا، حارج ہونا، خلل انداز ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کسی کے چلتے ہوئے کام میں رکاوٹ کیوں ڈالتے ہو۔

رکاوٹ ہونا (ہو جانا)۔ چلتے ہوئے کام یا بہتے ہوئے پانی وغیرہ کا رک جانا، ٹھہراؤ کی کیفیت پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دل عباس کی سوزش نے ڈالے چھالے پانی میں
رکاوٹ ہو گئی اس غم سے دریا کی روانی میں　　اعظم

رکا ہونا:۔ خالی نہ ہونا، بھرا ہونا، پر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہاں پہنچے تو آلبین ہوٹل میں جگہ نہیں۔ ان کے ہوٹل میں سب کمرے رکے ہوئے (سیر کہسار)

رکت:۔ (بفتح اول و سکون دوم) خون۔ لہو۔ سنسکرت۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رکت بہانا:۔ (متعدی) خون بہانا، خون نکالنا۔ زخمی کرنا، مجروح کرنا، گھائل کرنا، ہندی اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رکت چندن:۔ سرخ صندل جو درجہ دوم میں سرد و خشک ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ اہل ہنود کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ صاحب نفائس اللغات نے اس کا تلفظ بفتح اول و دوم کیا ہے اور اس کو دیہاتیوں کی زبان قرار دیا ہے۔ بہر طور اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رک رک کر:۔ گھٹ گھٹ کر، منقبض ہو کر۔ اردو، تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ فصحائے لکھنؤ "کر" کی جگہ "کے" کہتے ہیں یعنی رک رک کے۔ جیسے "سانس بڑی مشکل سے رک رک کے آتی ہے۔"

رک رہنا۔ باز رہنا۔ اردو صرف قریب ہے ترو کے

آسیئے دونوں وقت ملتے ہیں
رک رہے اب تو کب ملیں گے آپ　　امیر

رکشا:۱ (بفتح اول) ایک قسم کی گاڑی جو تین پہیوں کی ہوتی ہے اور سائیکل کی طرح چلائی جاتی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دیکھو یہ کس کا رکشا ہے اگر خالی ہو تو اس سے چارباغ چلا جاؤں۔ چلنا، چلانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ بکسر اول رکشا بھی زبانوں پر ہے۔

رکشا:۲ (بفتح اول) حفاظت، امان، نگہبانی۔ سنسکرت۔ مؤنث۔ اہل ہنود کی زبان۔ دکرنا کے ساتھ) (فرہنگ آصفیہ)

رکشا:۳ راکھی۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رکشا:۴ راکھ۔ بھبھوت۔ بھسم۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رکشا بندھن:۱ راکھی باندھنے کی رسم۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

رکشا بندھن:۲ وہ تہوار جس میں ہندو اپنے ہاتھوں میں کلاوہ راکھی بندھواتے ہیں۔ سلونو۔ ہندی۔ اہل ہنود کی زبان۔

محل صرف:۔ آج دفتر نہیں جائیں گے رکشا بند ہونے کی چھٹی ہے۔

رَکعَت:۔ (بروزن وقعت) نماز کا اس قدر حصہ جس میں ایک رکوع بھی آجائے نماز میں دو یا تین یا چار رکعتیں ہوتی ہیں۔ عربی، مونث، فصیح، رائج

پیروں پہ خدا نے کی ہے تخفیف رشید
دیکھو کہ نماز صبح دو رکعت ہے — رشید

قول فیصل:۔ اس کی اردو جمع رکعتیں اور اس کی مغیرہ صورت رکعتوں بھی رائج و فصیح ہے

سر جھکا کر کیجیے تعظیم زلف و خط و خال
رکعتیں تین اس طرح پڑھیے نماز شام کی — امیر

عربی میں اس کی جمع رکعات ہے جو اردو میں تذکیر کے ساتھ مستعمل ہے مگر کم بولتے ہیں۔

رکعت پڑھنا۔ رکعت ادا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نماز احتیاط ایک رکعت کھڑے ہو کے یا دو رکعت بیٹھ کے پڑھنا چاہیے۔

قول فیصل:۔ بصیغہ جمع رکعتیں پڑھنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

ع پڑھ لیں دو رکعتیں خوف غضب بارکات — رشید

رکعت دوڑنا یا چلنا:۔ (لازم) عوام، چرچا پھیلنا۔ شہرت ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُک کے:۔ آہستہ آہستہ، باہستگی۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

میں تڑپ کر کیوں لگاتا ناز برداری میں داغ
رگ کے خنجر پھیرنا تو ناز معشوقانہ تھا — امیر

رکن:۱ (بالضم اول و سکون دوم) کسی چیز کا جزو اعظم مکان کی چھت کی دیوار جس پر مکان کی بنیاد رکھتے ہیں۔ (ارکان جمع)۔ ستون۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں لکھنؤ میں رائج نہیں البتہ گوشہ دیوار کے معنی میں رکن ہدایت کی ترکیب بولتے ہیں۔ جیسے "رکن ہدایت منہدم ہو گیا"

رکن:۲ سربراہ کار، کارندہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رکن:۳ ضروری جزو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

طاعت میں دھیان ہے کسی قدر درا کا
اعظم یہی ہے رکن ہماری نماز کا — امیر

رکن:۴ کم سے کم دو جزائے اولی اور زیادہ سے زیادہ تین کے مرکب ہونے سے جو لفظ بنے اس کا نام رکن ہے۔ ارکان دس ہیں ۱۔ فعولن ۲۔ فاعلن ۳۔ مفاعیلن ۴۔ مستفعلن ۵۔ فاعلاتن ۶۔ فاع لاتن ۷۔ مفعولات ۸۔ مس تفع لن ۹۔ مفاعلتن ۱۰۔ متفاعلن انھیں کو اصول افاعیل بھی کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، علم عروض کی اصطلاح

باغباں موزوں نہیں اس قد موزوں سے حضور
بڑھ گیا ہے رکن کوئی مصرعہ شمشاد میں — اسیر

رکن:۵ کسی جماعت یا کسی انجمن کا ممبر۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مرحوم انجمن ترقی اردو کے ایک خاص رکن تھے۔

رُکَن:۔ (بالضم اول و بفتح دوم) انقباض گھٹن۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان

اب دل خزاں میں رہتا ہے جی کے رکن کے ساتھ
جاتا ہی تھا نہیں کبھی بہار چمن کے ساتھ — میر

رُکنا:۱ ٹھہرنا، توقف کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمر والے پکارا کہ اے راہرو جادہ ذرا ٹھہرنا۔ راہرو آواز سن کر رکا۔ (طلسم ہوش ربا)

رکنا:۲ کسی امر سے باز رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ زید برابر لڑکے کو مار رہا تھا اور مارے جاتا لیکن پولیس کو دیکھتے ہی رکا۔

رکنا:۳ کشیدہ ہونا، کھنچنا، آزردہ خاطر ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کس غم سے بند لب ہیں کہ اب کھولتے نہیں
کیا ہم سے تم رکے ہو کہ کچھ بولتے نہیں

رکنا:۴ کسی چیز کا آہستہ آہستہ کسی جز سے نکلنا (فقرہ) لوٹے سے رک رک کر پانی نکلتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ رکنا نہیں رک رک کے نکلنا ہے جیسا کہ مثال میں خود ہی لکھا ہے۔

رکنا:۵ پس و پیش کرنا، تامل کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مرد جس کام کا ارادہ کر لیتا ہے وہ پورا کر کے رہتا ہے رکنا اور جھجکنا کیسا۔

رکنا:۶ بند ہونا، مسدود ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک بہت بڑی دیوار گر جانے سے رستہ رکا ہوا ہے ادھر سے سواری نہیں جا سکتی۔

رکنا:۷ ادھورا رہنا، ناتمام رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زخم گر دب گیا لہو نہ تھما
کام گر رک گیا روا نہ ہوا — غالب

رکن رکین۔ (رکین بروزن یقین) مضبوط رکن، بڑا رکن، وزیر اعظم سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی،

ترکیب، عربی الفاظ، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رکن رکین و زینت پہلو سمجھتا ہے
تب تو امیر قوت بازو سمجھتا ہے — نیر وحید

قول فیصل:۔ انھیں معنی میں رکن رکین سلطنت، نسبتہً زیادہ رائج ہے جیسے ایک رکن رکین سلطنت کی دختر فرخندہ اختر کی شادی اس دھوم دھام سے ہوئی کہ پیر فلک نے باوصف پیرانہ سالی اس دھوم کی شادی دو کبھی نہ سنی۔ (فسانۂ آزاد)
کسی انجمن کے کسی خاص عہدے دار یا خصوصی ممبر کو بھی رکن رکین کہتے ہیں یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

رکن سلطنت۔ وزیر امور سلطنت، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ نواب علی نقی خاں واجد علی شاہ کے خسر بھی تھے اور رکن سلطنت بھی۔

رکن یمانی:۔ کعبۂ محترم کے رکنوں میں سے ایک رکن کا نام عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

رکوانا۔ روکنا کا متعدی المتعدی۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ رکشے والے اس آدمی سے پوچھو کہ تم کون ہو اور یہ رکشا کیوں رکوایا ہے۔

رکوسٹ:۔ (بکسر اول و سکون دوم و کسر سوم سکون چہارم و پنجم موقوف) التجا، درخواست، انگریزی، مونث، رائج
قول فیصل:۔ صرف انگریزی داں طبقہ بولتا ہے۔

رکوع۔ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کے نماز میں جھکنا۔ عربی، مذکر، اصطلاح فقہ۔

کو سپارۂ دل کا ہر اک رکوع
گرا سجدے میں باکمال خشوع (شفاعت نجات)

رکھا دینا۔ کسی جگہ کام پر لگوا دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ عمرو نے کہا بھائی اب تو برادری کا کچھ خیال کرو، ہمیں بھی اپنی سرکار میں نوکر رکھا دو۔ (طلسم ہوشربا)
قول فیصل:۔ رکھا دینا کی جگہ رکھوا دینا بھی بولتے ہیں جو نسبتہً کم ہے۔

رکھا رکھایا:۔ باسی۔ صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں رات کا رکھا اور تانیث کے لئے رات کی رکھی کہتے ہیں۔ جیسے یہ رات کی رکھی روٹیاں میں نہیں کھاؤں گا۔

رکھا رکھایا:۔ رکھا ہوا، بہت دن کا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ یہ نہ معلوم کب کا رکھا رکھایا گھن لگا ہوا گیہوں اٹھا لائے کیا تمھیں اچھا گیہوں نہیں ملا۔

رکھا رہ جانا۔ کام میں نہ آسکنا۔ مصرف میں نہ آسکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مے کشوں نے پی کے توڑے جام ہے
ہائے وہ ساغر جو رکھے رہ گئے — امیر مینائی

رکھا رہنا:۔ کسی مقام سے رکھی ہوئی چیز کا نہ اٹھایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ میز پا ہر رکھی رہی کسی سے اٹھائی نہ گئی۔

رکھا رہنا:۔۲ بیکار رہ جانا، بے اثر ہونا، کچھ کام نہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ سفید پوش:۔ شریف اور مرد آدمی سمجھ کر عرض کیا اب آپ کو اختیار ہے۔
شہزادہ:۔ میں کمال مشکور ہوا اگر!
سفید پوش:۔ اگر مگر سب رکھا رہیگا۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ تانیث کے لئے رکھی رہی کہتے ہیں

کچھ کام نہ آئی خود پسندی
رکھی ہی رہی وہ عقل مندی
— عاشق

رکھانا:۔ (متعدی) رکھوانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ کب سے غریب تمہارے پاس دوڑ رہا ہے کوشش کر کے اسے نوکر رکھا دو۔

رکھانا:۔۲ (متعدی) حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرنا۔ اردو صرف، متروک۔
محل صرف:۔ میاں اب میں نہ جانے کا۔ آپ ہی ڈاک خانے جائیں میں یہاں گھر رکھاتا ہوں۔
(فسانۂ آزاد)

رکھانی:۔ بڑھئی کا ایک آلہ۔ اردو، مونث، نجاروں کی اصطلاح۔

رکھائی:۔ (بضم اول) روکھا پن، بے التفاتی، بے رخی، بے مروتی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ع چکنا بدن بھی منھ کی رکھائی کے ساتھ ہے — انیس

لطف کیا آئے تکلف کی ملاقاتوں میں
کچھ رکھائی کے سوا بات نہیں باتوں میں — حبیب

قول فیصل:۔ مختلف صورتوں سے اس کا استعمال ہے مثلاً رکھائی سے پیش آنا، رکھائی کے ساتھ باتیں کرنا وغیرہ جیسے "یہ جو گئی تو بڑی بہن نے رکھائی سے باتیں کیں اور چھوٹی بہن تو برس ہی پڑیں"۔ (فسانۂ آزاد)
اس کی جمع رکھائیاں بھی مستعمل و فصیح ہے۔

رکھائیاں بتانا، بتلانا (متعدی) خفگی سے ٹالنا، بے رخی سے پیش آنا۔ توجہ نہ کرنا، بے مروتی کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

بس بس رکھائیاں تو نہ جتلاؤ لے کے دل
مرتا ہوں تو بتاؤ کوئی ڈھب نباہ کا — جرأت

رکھائیاں دینا۔ (متعدی) بے مروتی کرنا، بے رخی سے پیش آنا۔ دھتکارنا۔ کنارہ کش ہونا۔ کنارہ کرنا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

ان میں کدورتیں نہ آئیں ویسا نہ ہو کہ روٹھ جائیں
دیویں باہم رکھائیاں آتش و باد و آب و خاک — رکشا

رکھائی بتانا۔ سرد مہری ظاہر کرنا، بے التفاتی یا بے پروائی کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

رکھائی اس کے جتلانے میں کیوں اتنا تڑپتے ہو
اُسے پروا نہیں کچھ تلملاؤ گے تو کیا ہوگا
(لغت دہلی)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس محل پر رکھائی برتنا یا رکھائی کرنا بولتے ہیں۔

رکھائی دینا:۔ (متعدی) منھ بنانا۔ تیوری چڑھانا۔ جبیں بر جبیں ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

قتل کرتا ہے مجھے جس وقت یاد آتا ہے آہ
وہ رکھائی دے کے اس کا دیکھ لینا پیار سے — عزت

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس محل پر رکھائی کرنا، رکھائی سے باتیں کرنا بولتے ہیں جیسے مجھ سے آج جیسی رکھائی سے باتیں کیں ویسی کبھی نہیں کیں۔

رکھائی کرنا۔ بے مروتی کرنا، بدمزاجی ظاہر کرنا، سرد مہری سے پیش آنا، بے رخی برتنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی اتنی رکھائی کرتا ہے
یہ تو سمجھو کہ کوئی مرتا ہے — شوق لکھنوی

رکھائی کی لینا۔ بدمزاجی ظاہر کرنا، بے پروائی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رِکھَب:۔ (بکسر اول و فتح دوم) ایک سُر کا نام۔ اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر کے نزدیک رکھب بہ تشدید کاف بولتے ہیں مگر ہم نے رکھب بروزن ستم ہی بولتے سنا ہے۔

رکھ پت رکھا پت:۔ جو دوسروں کی عزت کرتا ہے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں، عزت کرو عزت پاؤ۔ اردو صرف عورتوں اور عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ جو کٹنی نے کہا صاحبو! مثل چلی آتی ہے کہ رکھ پت رکھا پت، انا جی نے وہ زور باندھا ہے کہ شہزادی کا ناک میں دم کر دیا۔
(فسانۂ آزاد)

رکھ چڑھا۔ بندر، بوزنہ۔ عورتیں صبح کو بندر کا نام نہیں لیتیں ہیں رکھ چڑھا کہتی ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں، ڈالی والا کہتی ہیں۔

رکھ چھوڑنا۔۱ جمع رکھنا، حفاظت سے رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ کہہ کر ان چاروں عیاروں سے کہا کہ او نالائقو! تم یہ پانچ لاکھ روپے لے کر برباد کرو گے۔ لاؤ مجھ کو دو میں رکھ چھوڑوں۔
(طلسم ہوش ربا)

رکھ چھوڑنا۔۲ (طنز) بچا رکھنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

نگاہ لطف بھی خالی نہیں ہے شوخی سے
کسی ادا کو تو رکھ چھوڑیے حیا کے لیے — امیر

رکھ دیکھنا۔ رکھ کے امتحان کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

جوہر آئینہ آئے گا نظر موئے کمر
امتحاناً آپ رکھ دیکھیں کمر میں آئینہ — خواجہ وزیر

قول فیصل:۔ اب اس محل پر رکھ کے دیکھنا کہتے ہیں۔

رکھ دینا۔ (متعدی) ارمان کرنا، ہتھیار ڈال دینا۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا رکھ دینا نہیں بلکہ ہاتھ رکھ دینا بولتے ہیں۔ جو سپر انداختن کا ترجمہ ہے۔

رکھ رکھاؤ:۔۱ خاطرداری، خاطرداری کا برتاؤ۔ اردو، مذکر۔ متروک۔

اب نکلتے نہیں وہ سیر کو بھی
ہے سبب رکھ رکھاؤ دشمن کا — ممتاز نجی محلی

رکھ رکھاؤ:۔۲ خبرگیری۔ نگہداشت، نگہبانی، حفاظت۔ (فقرہ) بچوں کا رکھ رکھاؤ مشکل ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

رکھ رکھاؤ:۔۳ کام میں لائے جانے کی صورت حال، استعمال میں آنا، دستور، رواج۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

ہو رکھ رکھاؤ علم و عمل کا ہر اک طرح
کس کام کا وہ علم کہ ہو گرد راہ کا — سخن دہلوی

رکھ رکھاؤ:۔۴ اپنے کو لیے دیے رہنا، وضع کی پابندی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ مرحوم کی تہذیب، وہ ان کا رکھ رکھاؤ، وہ ہر ایک سے لحاظ کے ساتھ پیش آنا یہ سب باتیں یاد آتی ہیں۔

رکھشا:۔ حفاظت۔ دیکھ بھال۔ سنسکرت: مونث۔

اس پر تو ڈونگ بیتری کرتے نہیں ہیں کھنا
فریاد دجال گسل ہے کیا ہے اثر ہماری
(شاد لکھنوی)

قول فیصل:۔ اردو میں بالکل مستعمل نہیں۔ نہ معلوم شاد نے کیوں استعمال کردیا۔

رکھ کے کھانا: کسی کھانے کی چیز کو رکھ کے تھوڑا تھوڑا کئی روز تک استعمال میں لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نامہ ۔ کوئی یار کا پیغام بھیجئے۔ اس فصل میں جو بھیجئے بس آم بھیجئے
ایسے ضرور ہوں کہ انھیں رکھ کے کھا سکوں پختہ اگر ہوں بیس تو دس خام بھیجئے
(اکبر الہ آبادی)

رکھ کے کہنا: ۱ (پر کے ساتھ) کسی دوسرے پر ڈھال کے کسی کو کوئی بات کہنا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دل بول اٹھا جو اس نے کہا رکھ کے غیر پر
غائب ضمیر پر بھی میں حاضر جواب تھا
(منیر)

رکھ کے کہنا: ۲ کچھ بات جی میں رکھ کر بیان کرنا، اردو مصدر، دہلی کی زبان۔
(دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

رکھ لینا: ۱ لے لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
دور کا سفر ہے کچھ کھانا ساتھ رکھ لو۔

رکھ لینا: ۲ رہنے دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ یہ مضمون حسینہ پڑھ کر شاد ہوئی اور سب کنیزوں سے کہا تم باغ کے باہر جا کر ٹھہرو اور چند انیسوں کو اپنے پاس رکھ لیا۔
(طلسم ہوش ربا)

رکھ لینا: ۳ (پر کے ساتھ) زد پر رکھنا، متواتر وار کرنا۔

یوں برس پڑتے ہیں کیا ایسے وفاداروں پر
رکھ لیا تو نے تو عشاق کو تلواروں پر
(داغ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کا صرف تلواروں (تیغوں) کے ساتھ محدود ہے۔

رکھ لینا: ۴ ملازمت میں لے لینا کسی کو نوکر رکھ لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ جہاں تمہارے یہاں چار ملازم ہیں وہاں ایک منشی جی کو بھی رکھ لو۔

رکھنا: ۱ داشتن کا ترجمہ، دھرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ چار آئینہ بند شجاعت گھوڑے سے گھوڑا ملائے باگیں اٹھائے، برچھیاں کنوتیوں پر مرکب کی رکھے۔ بڑے حشم و خدم سے ظاہر ہوئے۔
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس کا ماضی رکھا بہ تشدید کاف فصیح ہے۔

سارا تبرکات رسولان ذوالمنن
رکھا جو زمین پر تو رہا جسم میں کفن
(میر عشق)

عورتوں اور عوام کی زبان پر رکھا بروزن فعل بھی ہے۔ تکمیل فعل کے لئے رکھ لینا کہتے ہیں۔ جیسے "اسد نے.... اس کے بیٹھنے کی چوکی بیچ سڑک پر بچھائی تھال مٹھائی کا آگے رکھ لیا اور کھانا شروع کیا۔"
(طلسم ہوش ربا)

اپنے محل پر رکھ دینا، بھی اس کی ایک تکمیلی صورت ہے۔ جیسے "یہ کتاب میز پر رکھ دو۔"

رکھنا: ۲ بچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ اگر میری حیات خدا کو رکھنا ہوتی تو کوئی صورت بس ساحر کے مرنے کی نکلتی۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا: ۳ خبرداری کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف۔ میں افراسیاب کا مصاحب ہوں۔ تمام عمر غلامی کروں گا اور اچھی طرح رکھوں گا۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا: ۴ جمع کئے ہوئے ہونا، ملکیت بنائے ہونا، محفوظ کیے ہوئے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اسے دھوکے سے اپنے گھر میں لے جا کر سوال وصل کر اگر منظور کرے تو عورت بھی شکیلہ ہے اور مال و زر بھی رکھتی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا: ۵ کسی چیز کا مالک ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بھاگئی کون سی وہ بات بتوں کی ورنہ
نہ کمر رکھتے ہیں کافر نہ دہاں رکھتے ہیں
(ناسخ)

رکھنا: ۶ عاید کرنا، الزام دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ کام آپ نے بگاڑا اور الزام مجھ پر رکھ رہے ہیں۔

رکھنا: ۷ رہنے دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ غرض ان کو تو اس حال میں رکھئے اب ذکر خواجہ عمرو اور چاروں عیاروں کا سنئے۔
(طلسم ہوش ربا)

رکھنا: ۸ (پر کے ساتھ) کسی دوسرے دن کے لئے اٹھا رکھنا، دوسرے دن کے لئے ملتوی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ آج مجھے چھٹی نہیں ہے یہ کام کل پر رکھو۔

رکھنا: ۹ (پر کے ساتھ) کسی کے رحم و کرم پر چھوڑنا اپنا فیصلہ کسی دوسرے کی ذات پر موقوف کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بتو خدا پہ نہ رکھو معاملہ دل کا
برا بھلا نہیں ہو جائے فیصلہ دل کا
(داغ)

رکھنا: ۱۰ چھوڑنا، ترک کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس روز تو اسی قدر گفتگو ہو کر محمد عسکری ہوا کھانے چلے گئے اور واپس آ کر سب حوالی موالی جمع ہوئے تو مرزا صاحب سے کہا کہ آپ نے اس دن کا قصہ ناتمام ہی رکھا۔ (سیر کہسار)

رکھنا: ۱۱ دفن کرنا، قبر میں اتارنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عریاں اٹھیں گے قبر سے آخر تو حشر کو
رکھ دو ہمیں یونہیں جو نہیں ہو کفن نہ ہو — غافل

رکھنا: ۱۲ رہن رکھنا، گرو رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جن کو ہم زاہد سمجھتے تھے بڑا سوائے ظفر
مے کدے کی سیخ تک عمامہ رکھ کر پی گئے — ظفر

رکھنا: ۱۳ لگانا، زخم وغیرہ پر پھاہا چپکانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج،

محل صرف:۔ تمہاری ان تسلی بخش باتوں نے میرے زخم دل پر جیسے پھاہا رکھ دیا۔

رکھنا: ۱۴ کسی عورت کو گھر میں ڈالنا، اسے خود اپنانا، ہم بستری کرنا، تصرف میں لانا اردو مصدر عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع مفت رکھا نہ ایک کوڑی دی — جان صاحب

اگرچہ دختر رز کب سے محتسب درپے
جو ہو سو ہو بُرا اُسے اب تو رکھتے ہیں — درد

رکھنا: ۱۵ دبا لینا، قابض ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ رکھنا نہیں بلکہ رکھ لینا ہے۔ جیسے "تم جو کتابیں لے جاتے ہو رکھ لیتے ہو دینے کا نام نہیں لیتے"۔

رکھنا: ۱۶ رکنا، ٹھہرانا، ٹکانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صندل جادو یہ باتیں سن کر اس وقت تو خاموش ہو رہی مگر دل میں سوچی کہ قیدی گنہگار افراسیاب ہے آپ ہی قتل ہو جائے گا لیکن ملکہ کو یہاں سے لے چل اب یہاں رکھنا اچھا نہیں (طلسم ہوش ربا)

رکھنا: ۱۷ قیمت مقرر کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ نے اس کتاب کی قیمت کیا رکھی ہے؟

رکھنا: ۱۸ (دن۔ تاریخ وغیرہ سے مختص) مقرر کرنا، تعین کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ کوئی ایسا دن اور ایسی تاریخ رکھو کہ عقد میں ہم بھی شریک ہو سکیں۔

رکھنا: ۱۹ (تعزیہ، ضریح، تابوت وغیرہ سے مختص) امام باڑے کی زینت بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اہل ہنود حضرات کو بھی امام حسین علیہ السلام سے عقیدت ہے وہ بھی تعزیہ رکھتے ہیں۔

رکھنا: ۲۰ ملازم رکھنا، نوکری دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ نوکر بڑا بدتمیز ہے میں اُسے اپنے یہاں نہیں رکھوں گا۔

رکھنا: ۲۱ بھرتی کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہم فوج میں نہیں رکھے گئے۔

رکھنا: ۲۲ بچے نکالنے کے لئے انڈوں کو قاعدے سے رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

رکھنا: ۲۳ بھینٹ چڑھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رکھنا: ۲۴ شریک کرنا، شرکت کرنے کی دعوت دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سب نے اختلاف کیا اور کہا کہ ان کو مشاعرے میں نہ رکھیے مگر استاد کے کہنے سے مجھے رکھنا پڑا۔

رکھنا: ۲۵ امانت کے طور پر رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مجھے جو پیسہ ملتا ہے میں اسے پاس نہیں رکھتا اپنے ایک دوست کے پاس رکھ دیتا ہوں۔

رکھنا: ۲۶ حفاظت کے خیال سے کوئی چیز کسی چیز میں یا کسی محفوظ مقام میں بند کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بدیع الزماں بہت ہنسے اور رقعہ ۱۱ لاکھ روپیہ کا لکھ دیا۔ عمرو نے رقعہ کمر زنبیل میں رکھا۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا: ۲۷ پرورش کرنا، پالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گائے بھینس رکھنا تو آسان ہے مگر ان کی دیکھ بھال کرنا بڑی مشکل ہے۔

رکھنا: ۲۸ قبول کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ حقیر ہدیہ پیش کر رہا ہوں اسے رکھ لیجئے۔ ورنہ میرا دل ٹوٹ جائے گا۔

رکھنا: ۲۹ دل میں لئے ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ ایک مدت سے آرزو رکھتا ہوں کہ آپ سے ملوں۔

رکھنا: ۳۰ چرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم جس کی کوئی چیز پاتے ہو چھپا کے رکھ لیتے ہو یہ کون سی عادت ہے۔

رکھنا :۳۱ (کنایۃً) ترک کرنا۔

وہ مست ہیں ادھر تو رکھتے نہیں ہیں ساغر
غروب سے ہاں نمایاں جب آفتاب ہوگا
صبا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس رکھنا کے معنی ترک کرنا نہیں بلکہ پاس رکھنا ہیں۔

رکھنا :۳۲ کسی کی طرف سے اپنے دل میں جذبۂ محبت یا نفرت و عداوت چھپائے رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ (مہرخ) ایکی حاکم ہے افراسیاب خوفناک رہتا ہے بظاہر خاطرداری کرتا ہے اور باطن میں عداوت رکھتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا :۳۳ پیدا کرنا، ودیعت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ سوچ کر کچھ کاغذ کی چڑیاں کتریں اور ایسا سحر پڑھا کہ وہ سب زندہ ہو کر اڑیں اور کرسی کی کانس پر جا بیٹھیں خاصیت ان میں یہ رکھی کہ جب عمرو آئے ایک چڑیا کانس سے اڑ کر زمین پر گرے اور پکار کر کہے عمرو آیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا :۳۴ کسی فن میں کامل ہونے کا پختہ خیال دل میں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ شاہزادہ نے کہا مجھے دعویٰ سلطنت کا نہیں ہے میں تو ایک سپہ سالار بادشاہ لشکر اسلام کا ہوں۔ دعویٰ سپاہ گری کا رکھتا ہوں۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا :۳۵ پہننا، پہنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عمرو اور مہرخ نے ۔۔۔ ملکہ مہ جبین کا ہاتھ پکڑ کے تخت سلطنت پر جلوہ گر کیا۔ تاج شاہی سر پر رکھا۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھنا :۳۶ تکمیل فعل کے لئے کر کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔ یعنی کر رکھنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایک شخص نے کہا میاں ساقی میخانہ درست کر رکھو شاید حضور شراب مانگیں۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھوالا۔ کھیت یا باغ کی رکھوالی کرنے والا۔ اردو، اسم مذکر، عورتوں کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ ایک پیڑ سے منہا منے ایک چھوٹی سی کیری توڑ لی پیاری کے ابا نے کہا کہ جو رکھوالا نہ دیکھتا ہو تو دس پانچ اور توڑ لو چپکے سے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ مطلق نگہبان کے معنی میں بھی رائج ہے۔ ایک گانے کے بول ہیں۔ "اے دنیا کے رکھوالے" کھیت یا باغ کی محافظت کرنے والے کے معنی میں اب رکھوالا کے بجائے رکھوالی رائج ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

رکھوالی :۱ محافظت، دیکھ بھال۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ باغ کی رکھوالی کے لئے کوئی آدمی رکھو ورنہ ایک کیری نہ بچے گی۔

قول فیصل :۔ کرنا نیز ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو، جیسے یہ نہ ہوا کہ کسی دن ہم کو دو چار روپے دے ڈالے کر بھی اتنے دن سانڈنی کی رکھوالی کی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

تاک میں تیری ہوائے خوار زشت
کس سے ہوگی تیری رکھوالی گھٹا امیر مینائی

رکھوالی :۲ محافظت کی اجرت (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ تنہا رکھوالی ان معنوں میں نہیں بولتے۔ رکھوالی کی مزدوری یا اجرت کہتے ہیں۔

رکھوا لینا :۱ (رکھ لینا کا متعدی المتعدی) چھین لینا، زبردستی لے لینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے پچاس روپے اسی وقت اس سے رکھوا لیے۔

رکھوا لینا :۲ واپس لینا، دے کے لے لینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

بنی سکیں لیکن نہ آخر تک یہ خاطرداریاں
جو دیا تو نے وہ آخر ہم سے سب رکھوا لیا حالی

رکھوانا :۱ (رکھنا کا متعدی المتعدی) دھروانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ قریب شام چند کنیزیں ماہ تمام مرد و زیبا کے سر پر خوان کھانے کے رکھوائے آئیں اور پکاریں اے مقیدان طلسم کھانا لے جاؤ۔ (طلسم ہوش ربا)

رکھوانا :۲ محفوظ کر دینا، امانتاً کسی کے حوالے کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ اپنا یہ سامان کہیں اور رکھوائیے میرے یہاں گنجائش نہیں ہے۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت، رکھوا دینا زیادہ رائج و فصیح ہے۔

رکھوانا :۳ (پیٹ سے مختص) عورت کا ناجائز طور سے حاملہ ہونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اللہ کیا زمانہ ہے کل کی چھوکری کلکتے گئی وہاں سے پیٹ رکھوا کے آئی ہے۔

رکھوانا :۴ (روزے کے ساتھ) کسی مرے ہوئے شخص کے قضا روزے اجرت دے کے کسی سے ادا کرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بڑے بیٹے پر فرض ہے کہ باپ کے قضا روزے ادا کرے اگر خود نہ رکھ سکے تو کسی کو

اجرت دے کے اس سے ودڑے رکھوائے۔

رکھونچا:۔ (بفتح اوّل و دوم و نون غنہ) ایک قسم کا طعام دھوئی ماش کی دال کو بھگو کے پیستے اور اس سے ایک خاص طریقے سے سالن تیار کرتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدا بخشے دادی جان بڑے اہتمام سے رکھونچے پکاتی تھیں۔

رکھیا۔ اپنی حفاظت، اپنی دیکھ بھال۔ اردو، مؤنث عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ باجی جان ہر وقت بے مرض کے دوا کھایا کرتی ہیں ان کو اپنی جان کی رکھیا کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔

رکھے پیت نہیں تو پلیت۔ بنا ہو تو محبت ہے نہیں تو چھوت یا بیماری (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب بہت کمی سے ساتھ بولتے ہیں۔

رکھی رکھائی:۔ رکھی ہوئی، محفوظ کی ہوئی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ گھوڑدوڑ کا یہ نتیجہ ہوا کہ باپ دادا کی رکھی رکھائی جو پرانی کھرچن تھی وہ بھی سب تباہ ہو گئی۔

رکھی ہونا۔ موجود ہونا، پائی جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک عمر چاہیے کہ گوارا ہو نیش عشق
رکھی ہے آج لذت زخم جگر کہاں — حالی

ع وہ سمجھتے ہیں کہ ہر دل میں وفا رکھی ہو — جلیل

رکھی ہے۔ (طنزاً) موجود ہے۔ اس جگہ کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ اب نہیں ہے اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ باجی جان کل جو ہم برفی لائے تھے کچھ اس میں سے ہے؟ "رکھی ہے"۔ اے وہ کل ہی سب بچوں نے کھالی۔

رکیک:۔ ناچیز، گھٹیا، معمولی، ادنی درجے کا، پھسپھسا۔ عربی لفظ، صفت، فصیح، رائج۔

رکیک بات کا کس کو خیال رہتا ہے
وہ آئنہ ہے مرا دل کہ جس میں بال نہیں — اسیر

قول فیصل:۔ اردو میں رکیک حرکت، رکیک بات کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ عربی میں اس کے یہ معنی ہیں کمزور عقل، کم رائے، ڈھیلا ڈھالا، کم ہمت، کلام کے لئے۔ پھسپھسی گفتگو۔ علم کے لئے کم علم مرد۔ کپڑے کے لئے مہین دا بنا ہوا کپڑا۔

رکین۔ (بروزن امیر) استوار، محکم، جیسے رکن رکین۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں صرف رکن رکین کی ترکیب سے مستعمل ہے۔ مولف مصباح اللغات نے رکین کے معنی درج کیے ہیں۔ ثابت قدم، سنجیدہ، باوقار۔

رگ:۔ ۱ جسم کی وہ موٹی یا مہین نلی جس میں خون گردش کرتا رہتا ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

عشق میں موسے کمر کے مجھ کو سودا ہو گیا
کیا تعجب ہے جو رگ ملتی نہیں فصاد کو — شعور

قول فیصل:۔ اس کی اردو جمع "رگیں" اور اس کی مغیرہ صورت "رگوں" بھی رائج و فصیح ہے۔

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے — غالب

رگ:۔ ۲ پھول یا پتے کا ریشہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کمال اے غیرت گل ہے تری نازک کمر پتلی
رگ گل بھی نہیں باغ جہاں میں اس قدر پتلی — ناسخ

رگ:۔ ۳ آنکھ کا ڈورا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھیلے میں چوٹ آجانے کی وجہ سے آنکھ کی رگیں بھی متورم ہو گئی ہیں جو رگ ہے وہ سرخ ڈورا ہو رہی ہے۔

رگ:۔ ۴ اصل، ذات، نسل، (نوراللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رگ:۔ ۵ تار، تاگا، دھاگا۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رگ:۔ ۶ (کنایۃً) دودھ پلانے والی کا اثر۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رگ ابر۔ بادل کی سیاہ دھاری۔ فارسی، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

بسکہ رہتا ہے مرے دیدۂ تر پر شب و روز
ابر دامن ہے رگ ابر ہے تار دامن — آتش

رگ اترنا:۔ ۱ ضد دور ہونا، غصہ ٹھنڈا ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آپ میں آئے تو وہ لطف ملاقات بھی ہو
رگ چڑھی ہے جو اتر جائے تو کچھ بات بھی ہو — شوق قدوائی

رگ اترنا:۔ ۲ آنت کا فوطے میں اتر آنا۔

(نوراللغات و لغت دہلی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "آنت اترنا" کہتے ہیں۔

رگ آنا۔ غصہ آنا، غیظ آنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ لاکھ خوشامد کیجئے اس کو رگ آگئی ہے کسی کا کہنا مانے گی نہیں۔

رگ پٹھے۔ اعصاب۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بڑھاپے کی وجہ سے رگ پٹھے کمزور ہو گئے ہیں۔

رگ پٹھے سے واقف ہونا۔ (لازم) اصل نسل اور عادت سے واقف ہونا۔ ذات بنیاد سے آگاہ ہونا۔
(نور اللغات و لغت دہلی)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں "رگ ریشے سے واقف ہونا"۔

رگ پہچاننا۔ کسی کی کسی کمزوری سے واقف ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم سے انکار کر دیا مگر مجھ سے انکار نہیں کریں گے بات یہ ہے کہ میں ان کی رگ پہچانتا ہوں میری صورت دیکھتے ہی فوراً تیار ہو جائیں گے۔

رگ پھڑکنا :۱ (لازم) رگ میں حرکت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جذب وحشت نے دکھایا اثر متناطیس
رگ پھڑکنے نہ لگی دیر کہ صیاد آیا — بحر

رگ پھڑکنا :۲ (کنایۃً) ہونے والی بات سے آگاہی ہو جانا اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

حسرت جو بڑھی دل و جگر کی
رگ پھڑکی ہر ایک نیشتر کی — نسیر

قول فیصل :۔ اب اس جگہ زیادہ تر آنکھ پھڑکنا مستعمل ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

رگ پھولنا :۔ جوش خون سے ایسا ہوتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تمہارے ہاتھوں کی رگیں کیوں پھولی ہوئی ہیں کیا کچھ بیمار ہو۔؟

رگ تننا۔ رگ میں سختی آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کچھ دنوں سے گردن کی رگ تنی ہے۔ درد کی شدت سے جان پر بنی ہے۔ (انشائے سرور)

رگ جاں۔ گردن کی وہ بڑی رگ جس سے تمام رگوں میں خون پہنچتا ہے، شہ رگ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تجلی کا طرف نظر سے سوا ہو تو آنکھیں جسے ڈھونڈھتی ہیں وہ دور ہو تو
نزدیک رگ جاں سے ہو اور یہ بعید۔ اللہ اللہ کس قدر دور ہو تو

رگ جاں پر نشتر کا کام کرنا :۔ انتہا سے زیادہ بے چین کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس نے سوچی کروٹیں بدلی ہوں گی۔ کبھی دوپٹے کے آنچل کو ہٹا دیا۔۔۔ کبھی مسکرانے لگی۔۔۔ الغرض پروانے ان کی رگ جاں پر نشتر کا کام کیا۔ (اسیر کچھار)

رگ جاں میں نشتر لگانا۔ بہت زیادہ بے تاب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ ابرو ہے یا فتنۂ دوران۔ بلا کی ادا ستم کا ناز۔۔۔۔ زاہد صد سالہ کو مرید بنائے۔ رگ جاں میں نشتر لگائے۔ (فسانۂ آزاد)

رگ چڑھنا :۔ اپنی جگہ سے کسی رگ کا ہٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ناتوانی میں جو تڑپا رنگ گریہ جم گیا
چڑھ گئی جو رگ رگ ابر بہاری ہو گئی — نسیر

رگ چڑھی ہونا۔ برہم ہونا، غصے میں ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

آپ ہی آئے تو وہ لطف ملاقات بھی ہو
رگ چڑھی ہے جو اتر جائے تو کچھ بات بھی ہو — شوق قدوائی

رگ چلنا :۔ نبض کا متحرک ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیونکر نہ مجھ ضعیف پہ مردے کا ہو یقیں
جس کی نہ سانس کو حرکت ہو نہ رگ چلے — جلال لکھنوی

رگ حمیت بھڑکنا :۔ جوش غیرت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لاکھ میرے اس کے مخالفت تھی مگر جہاں سے میرے ناموس کا معاملہ آیا اس کی رگ حمیت بھڑکی اور اس نے میرا ہی ساتھ دیا۔

قول فیصل :۔ بھڑکنا کی جگہ پھڑکنا بھی ہے "رگ حمیت پھڑکنا" انہیں معنوں میں "رگ حمیت جوش میں آنا" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

رگ حمیت جوش زن ہونا :۔ ناگوار خاطر بات کو سن کے برداشت نہ کر سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بانکے کے بھانجے کو جوانی کا زعم، طاقت کا غرہ، نیم خشکیں کی طرح بپھرا ہوا باہر آیا۔ ماموں جان یہ آپ سے کس سے مخاطب ہوئی۔ جلد بتائیے ورنہ میں ہیرے کی کنی کھا لوں گا ہمارے بانکپن میں بٹا لگ گیا۔ عورتوں تمک کی رگ حمیت جوش زن ہوئی اور آپ چپکے بیٹھے سنا کئے۔ (فسانۂ آزاد)

رگ حیات :۔ گلے کی بڑی اور موٹی رگ جس کے کٹ جانے سے پورے جسم کا خون نکل جاتا ہے اور آدمی مر جاتا ہے، رگ جان، رگ گلو، شہ رگ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال

اگر نہ تیغ ستمگر رگ بوستاں کاٹے
رگ حیات کو ستو کی باغباں کاٹے — غلام ہمدانی مصحفی

رگ دبنا :۔ (کنایۃً) قابو ہونا، دباؤ ہونا۔
(فقرہ) خالہ سے زندگی رگ دبتی ہے وہ مقابلہ کیا کرے گا۔ (نور اللغات)

رگ دل :۔ وہ رگ جس کا تعلق براہ راست دل سے ہوتا ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج

ہے اسے ساریاں جذبات باطن کھینچ سکتے ہیں
زمام ناقۂ لیلیٰ بھی مجنوں کی رگ دل ہے
عزیز لکھنوی

ع دل بظاہر ہیں جدا لیکن رگ دل ایک ہے
صفی لکھنوی

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس جگہ کو رد نبا کہتے ہیں

رگ رگ سے دم نکلنا :۔ نزع کی حالت طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہاں زلفوں میں شانہ ہو رہا ہے خم نکلتا ہے
یہاں کھنچ کھنچ کے رگ رگ سے ہمارا دم نکلتا ہے
(صفی لکھنوی)

رگ رگ سے واقف ہونا ۔ ہر ایک جزو سے واقف ہونا۔ اچھی طرح سے واقف ہونا۔ غصے کے محل پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں تو تیری رگ رگ سے واقف ہوں (سیر کہسار)

رگ رگ کا میل ۔ جسم کے عضو عضو کا میل جو زیادہ دن تک نہ نہانے سے جم جاتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ چھڑانا کے ساتھ رگ رگ کا میل چھڑانا۔ نکالنا کے ساتھ رگ رگ کا میل نکالنا اور نکلنا کے ساتھ رگ رگ کا میل نکلنا اس کے یہ تینوں صرف بہت زیادہ ہیں۔

رگ رگ میں بھرا ہونا ۔ پورے جسم میں ہونا ہر رگ میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے سر سے تا ناخن یا نور الٰہی
رگ رگ میں بھرا ہے بخدا نور الٰہی
(دبیر)

رگ رگ میں خون جوش زن ہونا ۔ ہر رگ میں خون کا دوران ہونا، ایک ایک رگ میں خون دوڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آپ نے قائم مقام اپنا کیا وہ منتخب
جوش زن رگ رگ میں جس کی خون سلطان عرب
(صفی لکھنوی - صحیفۂ القوم)

رگ رگ میں شوخی بھری ہونا ۔ بہت شوخ طرار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ حضور کی شوخی کیا کم ہے ہم تو آپ کو بھی شوخ طبع سمجھتے ہیں۔ رگ رگ میں شوخی بھری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ شوخی کی جگہ شرارت بھی ہے۔ جیسے "تیری رگ رگ میں شرارت بھری ہے۔ (سیر کہسار)

زیادہ زور دینے کے محل پر کہتے ہیں رگ رگ میں کوٹ کوٹ کر شوخی بھری ہے" جیسے "کہا فو ہمارے ساتھ بیاہ کرلو۔ موہنا کو اپنی جوتی پر سے قربان کردوں میری رگ رگ میں شوخی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

شوخی کی جگہ شرارت بھی ہے۔ جیسے "خیر میری رگ رگ میں شوخی ہو یا نہ ہو تمہاری رگ رگ میں شرارت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رگ رگ میں شوخی ہونا :۔ بہت شوخ اور نہایت طرار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بھائی جان! گوہر روح رواں لکھنؤ ہے رگ رگ میں شوخی۔ (فسانۂ آزاد)

رگ رگ میں کسک ہونا :۔ پورے جسم میں کسک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہلے تھی دل میں کھٹک اب تو ہے رگ رگ میں کسک
چین اے درد! تجھے بھی شب ہجراں میں نہیں
(داغ)

رگ رگ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا ۔ کوئی وصف کسی کی ذات میں نمایاں طور پر ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ اوصاف حمیدہ، جناب باری نے اس جوان نوخیز کی رگ رگ میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ کوٹ کوٹ بجائے مکرر کہنے کے ایک دفعہ بھی کہتے ہیں۔ مگر نظماً و نثراً میں مکرر ہی بولتے ہیں۔

ہیں حرفتیں بھری تری رگ رگ میں کوٹ کے
رنگیں تری طرح سے رنگیلی نہیں ہوں میں
(رنگین)

رگ رگ میں لہو دوڑنا ۔ خون کا دوران پورے جسم میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دوڑتا پھرتا ہے رگ رگ میں جو اسلامی لہو
دو برس کی جان اور اعضا میں جوش نمو
(صفی - صحیفۂ القوم)

رگ ریشے میں بھرا ہونا ۔ کوئی صفت کسی میں نمایاں طور پر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دیوانہ پن اُس کے مزاج میں وحشت رگ ریشے میں بھری ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رگڑ :۔ ۱۔ خفیف زخم، وہ نشان جو دو چیزوں کے باہم ٹکرانے یا رگڑنے سے ہو جاتا ہے۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ گلے پر سے اتر رہا تھا پاؤں دان کی رگڑ لگ گئی۔

رگڑ :۔ ۲۔ مذبوح کے گلے پر چھری یا خنجر کے رگڑے جانے کی اذیت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

کب گور میں خنجر کی رگڑ یاد نہ آئی
کب روح سوئے کوچہ جلاد نہ آئی
(امیر)

رگڑا :۔ ۱۔ خراش، کسی چیز سے کسی چیز کا مل کر گھس جانا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رگڑے خنجر کے ہیں البتہ علاج عشاق
(آتش)

رگڑا :۔ ۲۔ بھنگ گھوٹنا۔ اردو صرف، بھنگ پینے والوں کی اصطلاح۔

رگڑا :۔ ۳۔ ایک پتنگ کی ڈور سے دوسرے پتنگ کی ڈور پر رگڑ پڑنے سے کٹنے کا نشان ہو جاتا ہے اس کو بھی رگڑا کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، متروک۔

پتنگ لڑنے میں ہم سے جو آنکھ لڑاتی ہے
جگر پہ دیتی ہے رگڑے نگاہ کی گردش
(بحر)

قول فیصل :۔ اب اس کو رگڑا کہتے ہیں۔

رگڑا: ۱؎ گھِسّا۔ اردو۔ مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ ظفر پیکر (شیر کا نام) بجلی کی طرح صف شکن (شیر کا نام) کی طرف چلا... آتے ہی دبوچ بیٹھا اور جوتی کو پنجے سے پکڑ کر کھینچا ایسی رگڑیاں دیں کہ دوسرا ہوتا تو ایک رگڑے میں بھُرکسے بھاگ کھڑا ہوتا۔ (فسانۂ آزاد)

رگڑا: ۲؎ (کنایۃً) سخت گیری، کسی دھار دار آلے کا سختی سے کسی کی گردن وغیرہ پر چلنا۔ اردو۔ مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ غیرت کے گلے پر رگڑے خنجر کے معلوم ہوتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

رگڑا بتانا:۔ زمین پر رگڑ کے گھسا دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محلِ صرف:۔ میں نے ایسا رگڑا بتایا کہ عمر بھر یہ بھولیں گے۔ (نور اللغات)

رگڑا جھگڑا:۔ نزاع۔ بحث و تکرار، فساد، لڑائی بھڑائی۔ اردو۔ مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ ہر چند کہ ہم سن زیادہ رکھتے ہیں اور دست بازی اور ایسے اختلاط رگڑے جھگڑے سے نفرت عار ہمیشہ ہم کو ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رگڑا دینا:۔ کسی چیز کو کسی دوسری چیز پر رگڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ اس نے خنجر کا رگڑا گلے پر غیرت کے دیا۔

رگڑا جھگڑا ہونا:۔ بحث مباحثہ ہونا، حجت تکرار ہونا۔ (فرہنگ اثر)
قولِ فیصل:۔ یہ اب متروک ہے۔

رگڑ دینا:۔ ۱؎ گھس دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ سر میں درد ہو رہا ہے ذرا صندل رگڑ دو۔

رگڑ دینا: ۲؎ خوب گھس دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ روز کہتے تھے آؤ ایک پکڑ ہو جائے آج میں نے رکھ کے رگڑ دیا۔ اب کبھی نہیں کہیں گے۔

رگڑ دینا: ۳؎ نیچا دکھانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ ان کو اپنی شاعری پر بہت ناز تھا آج میں نے قافیے کی بحث میں ان کو رگڑ دیا۔

رگڑ کھانا:۔ کسی عضو جسم کا کسی سخت چیز سے ٹکرا کے چھل جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ ایک سنگدل تو دوسرا دیو بدن تھا رگڑ کھاتے ہی شعلۂ آتش نے نکل کر سوختہ کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رگڑ لگنا:۔ رگڑ کھانا، جسم کے کسی حصّے کا چھل جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ اور تو کہیں چوٹ نہیں آئی البتہ کہنی میں رگڑ لگ جانے کی وجہ سے خون نکل رہا ہے۔

رگڑنا: ۱؎ کسی چیز پر زور سے گھسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ وسعد۔ ایک درہ کوہ میں آیا... اور لکڑیاں جنگل کی جمع کر کے اپنی تلوار کو پہاڑ کے ایک پتھر سے رگڑا۔ شرارہ پیدا ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

رگڑنا: ۲؎ آہستہ آہستہ گھسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بولے وہ جب رگڑنے میں صندل کو لے گیا
مجھ کو تمہارے سر کی قسم دردِ سر نہیں — امیر

رگڑنا:۔ صاف کرنا، مانجھنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں رگڑ کے صاف کرنا بولتے ہیں۔

رگڑنا: ۴؎ چھیلنا، رندہ کرنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے

رگڑنا: ۵؎ گھوٹنا، جیسے بھنگ رگڑنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بھنگ گھوٹنا بولتے ہیں

رگڑنا: ۶؎ حیران کرنا، ستانا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ کچھ دنوں سے عوام لکھنؤ اس محل پر گِھسنا یا گھسائی کرنا بولنے لگے ہیں۔ رگڑنا ان معنی میں اہلِ لکھنؤ کبھی نہیں بولتے تھے۔

رگڑنا: ۷؎ زمین پر گھسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ جوان بیٹا آنکھوں کے سامنے ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ مگر بے بس باپ کچھ نہیں کر سکتا۔

رگڑے لگانا:۔ رگڑنا، گھسنا، حل کرنا۔ اردو صرف، بھنگ پینے والوں کی اصطلاح۔
محلِ صرف:۔ صاف ستھرا ایک تخت بچھا ہے... بھنگ والا اس پر رگڑے لگا رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رگ زن:۔ فصد کھولنے والا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اردو میں فصّاد ہی کہتے ہیں۔

رگِ سنگ:۔ پتھر کی لمبی چٹان۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے دل سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا — غالب

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں نہیں ہے شعراء استعمال کرتے ہیں۔

رگِ شرارت پھڑکنا:۔ شرارت پر آمادگی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ دیہاتی کی ہٹی ہوئی چندیا دیکھ کے ان کی رگِ شرارت پھڑکی پیچھے سے جا کے ایک ہاتھ دیا۔

رگِ شرافت پھڑکنا:۔ خاندانی شرافت کے جذبات کا ابھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ناموس

کی بے حرمتی ہو اور تمہاری رگِ شرافت نہ پھڑکے۔

رگِ طنبور۔ طنبور کے تار۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رگِ غیرت:۔ (کنایۃً) جوشِ غیرت۔ جوشِ حمیت۔ عربی، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

تیری رگِ غیرت میں اگر کچھ بھی حرارت ہے — صفی لکھنوی
اے قوم دلِ افسردہ فرض اس کی حرکت ہے (صحیفۃ القوم)

رگِ غیرت جنبش میں آنا:۔ غیرت آنا، حمیت آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آئی جنبش میں رگِ غیرت ذرا پھر کھو گئے — صفی
شور غل سن کر ابھی چونکے ابھی ہم سو گئے — لکھنوی

رگ کا منھ کھل جانا۔ فصد کھلوانے میں خون زیادہ آتا ہے تو کہتے ہیں کہ رگ کا منھ کھل گیا ہے۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

شوقِ خونریزی کا ہے جب ہم فصد کھلوانے گئے — شاد
نوکِ نشتر دیکھتے ہی منھ رگوں کا کھل گیا — لکھنوی

رگ کھڑی ہونا۔ (لازم) رگ پر ورم آجانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رگ کھلنا۔ نشتر وغیرہ لگ جانے سے کسی رگ سے بہت خون نکلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رگِ خلد از خوبی نشترِ وحشت سے کھلی
رہیں وخوں موجزن آنکھوں سے دم چند رہا — رشک

رگِ گردن:۔ رگِ جاں، رگِ گلو، شہ رگ۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

شکلِ رگِ گردن ہوئی زنجیر طلائی — ناسخ
دیکھا ہے سنہری بتِ مغرور کی گردن

قولِ فیصل:۔ فارسی میں رگِ گردن کے معنی غرور و سرکشی ہیں اردو میں بھی ان معنوں میں اس کا استعمال ملتا ہے مگر بہت کم۔

سامنا خنجرِ جلاد سے آخر ہوگا
جھکنے دے گی نہ مرا سر رگِ گردن کب تک — رند لکھنوی

رگِ گلو:۔ (گلو، بضم اوّل و واو معروف) شہ رگ۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

تمہارے ہاتھ میں ہے کتنی خوش نما تلوار
ہوتی اور کسی کی رگِ گلو ہوتی — جلیل

رگِ محبت۔ جذبۂ محبت ابھرنا، جوشِ محبت پیدا ہونا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بھائی پھر بھائی ہے باوجود لڑائی کے خراب حالات سنتے ہی رگِ محبت پھڑکی اور دیکھنے آگیا۔

قولِ فیصل:۔ پھڑکنا کی جگہ، پھڑکنا بھی ہے۔ اور انھیں معنوں میں رگِ محبت جوش میں آنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

رگ ملنا:۔ اس رگ کا ملنا جس میں نشتر دینا مقصود ہوتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق میں ہوئے کم کہ مجھکو سودا ہو گیا
کیا تعجب ہے جو رگ ملتی نہیں فصاد کو — شعور

رگ و پے (پے۔ پٹھا) رگ پٹھا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نشہ دوڑا جو رگ و پے میں ہمارے ساقی — صفی لکھنوی
نظر آنے لگے وہ عرش کے تارے ساقی (صحیفۃ القوم)

رگ و پے سے واقف ہونا۔ رگ رگ سے واقف ہونا۔ اصلیت سے واقف ہونا، حقیقت سے آگاہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

بال کی کھال نکالیں گے تمہارے پیکاں
یہ تو واقف ہیں رگ و پے سے ہمارے اپنے — ناسخ

رگ و پے میں اُترنا:۔ رگ رگ میں سرایت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رگ و پے میں جب اُترے زہرِ غم تب دیکھئے کیا ہو
ابھی تو تلخیِ کام و دہن کی آزمائش ہے — غالب

رگ و پے میں اُمنگ ہونا۔ ہر رگ میں جوش و تمنا ہونا، آدمی کا جذبات سے پُر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہر رگ و پے میں کس لیے ایک نئی اُمنگ ہے
دامنِ آرزو وسعتِ صحنِ زمانہ تنگ ہے — ثاقب لکھنوی

رگ و پے میں پیوست ہونا (یا) ہو جانا:۔ رگ رگ میں پایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کے باپ دادا کے وقت سے ہم پرورش پاتے ہیں ایک ایک رگ و پے میں نمک پیوست ہو گیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رگ و پے میں دوڑنا:۔ ایک ایک رگ میں سرایت کرنا، رگ رگ میں اثر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نشہ دوڑا جو رگ و پے میں ہمارے ساقی — صفی
نظر آنے لگے وہ عرش کے تارے ساقی (صحیفۃ القوم)

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت رگ و پے میں دوڑ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

یہ آبِ دمِ تیغ نہ ٹھہرا کسی شے میں
نشے کی طرح دوڑ گیا ہر رگ و پے میں — دبیر

رگ و پے میں سرایت کرنا۔ دوا یا زہر وغیرہ کا جسم بھر میں اثر کر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حکیم نے یہ انجکشن لگا دیا ہے جب دوا رگ و پے میں سرایت کرے گی مریض آنکھیں کھول دیگا۔

رگ و پے میں سمانا:۔ کسی کی محبت کا کسی کے دل و دماغ پر محیط ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر رگ و پے میں سمائے ہو تمہیں کھینچو نہ تیغ

امتحان میرا تمہارا امتحان ہو جائے گا　　خواجہ وزیر

رگ و پے میں شوخی کوٹ کوٹ کر بھری ہونا۔ کسی شخص میں بے انتہا شوخی پائی جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم وہ ہیں جو ادا کو خود ادا سکھائیں۔ دلبری ہم سے دلبری کا سبق سیکھ جائے۔ مستانہ چال خلقی ہے۔ شوخی روز ازل سے رگ رگ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔　　(فسانۂ آزاد)

رگ و پے میں ہونا:۔ کسی کی محبت کا دل و دماغ پر محیط ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہی بیٹھی ہیں چشم میں ہر نظر، مگر اب بھی شوق نقاب ہے
وہی میری ہر رگ و پے میں ہے مگر اب بھی مجھ سے حجاب ہو
آسی جونپوری

رگ و ریشہ:۔ رگ پٹھا، فطرت، سرشت، خو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

حامی ہے ذوالجلال ہمیشہ حسین کا
ہے جوہر رضا رگ و ریشہ حسین کا　　عشق

قول فیصل:۔ عام طور سے رگ و ریشے نظم کرتے ہیں جو صحیح نہیں۔

رگ و ریشہ:۔ ۲۔ اصل، نسل۔ فارسی　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

رگ و ریشہ میں پڑنا:۔ (لازم) خمیر و سرشت میں داخل ہونا۔ گھٹی میں پڑنا۔ اردو۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو شعرا نے واو عاطفہ کے ساتھ نظم کیا ہے جو اصولاً غلط ہے۔

رگوں میں خون (لہو) دوڑنا۔ رگوں میں خون کا دوران ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے　　غالب

رگوں میں دوڑ جانا۔ رگوں میں جلد پہنچ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سیاہ مرچ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ رگوں میں بہت جلد دوڑ جاتی ہے۔

رگھا:۔ ۱۔ مانجھے یا ڈیل میں رگڑ کھا جانے کی وجہ سے ڈور کی سفیدی جھلکنے لگنا۔ اردو، مذکر۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ رگھا پڑنا، رگھا لگنا اس کے صرف ہیں۔

رگ ہاشمی جوش زن ہونا:۔ بنی ہاشم کو شجاعت کا جوش ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ راجہ صاحب پالکی پر سوار بڑے کر و فر سے آ رہے تھے اور میں بنڈے کو عین سڑک پر لیے ڈٹا کھڑا تھا کہ اتنے میں خاص بردار نے للکارا ہٹا بکری کو سامنے سے سواری آتی ہے۔ تب تو قبلہ رگ ہاشمی جوش زن ہوئی اور میں نے بنڈے کو للکارا تو ایک دفعہ ہی بلا کی طرح جھپٹ کر ہاتھی کی مستک پر ایک ٹکر لگائی کھٹاک۔　　(فسانۂ آزاد)

رگی، رگیلا۔ (یائے معروف) ۱۔ ضدی، ہٹیلا، سرکش، مفسد۔ ۲۔ وہ کپڑا جس کے تار ابھرے ہوئے ہوں۔ ۳۔ موٹی رگوں کا پانی۔ ۴۔ گوشت کو کہتے ہیں جو صاف نہ ہو۔ ۵۔ بد ذات، شریر۔　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

رگید رگا دکر۔ گھیر گھار کر، مار پیٹ کر　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "گھیر گھار کے" مستعمل ہے۔

رگید رگید کے (کر) مارنا۔ گھیر گھیر کے دوڑا دوڑا کے مارنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ جہاں میں ہوں بھلا کسی سدھو یا شاہ جی یا عامل کا رنگ جم تو جائے کیا مجال! رگید رگید کر اور کھدیڑ کھدیڑ کر ماروں ادھ مرا کر دوں۔　　(فسانۂ آزاد)

رگید کے مارنا:۔ بھاگتے ہوئے کا تعاقب کر کے اسے پکڑنا اور مارنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ادھ جاتا کہاں ہے گیدی، رگید کے ماروں قرولیاں تو سہی۔ خواجہ بدیع یہاں کیدائی کر چکے ہیں۔　　(فسانۂ آزاد)

رگیدنا:۔ (بفتح اول و یائے مجہول) پیچھا کرنا، بھاگتے ہوئے کا تعاقب کرنا۔ کسی کو پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے دوڑنا۔ اردو مصدر متعدی، عوام کی زبان۔

وہ آنکھیں یاد آئی ہیں مجھے جب دشت وحشت میں
غزالوں کو رگیدا ہے چکاروں کو کھدیڑا ہے　　جگر

قول فیصل:۔ "پیچھا کیے جانے کو رگیدے جانا کہتے ہیں جیسے" "ادھر کوس بھر تک وہ لوگ اس بے چارے پیر مرد کو رگیدے گئے"۔　　(فسانۂ آزاد)

رگیل (یائے مجہول) وہ خانگی کبوتر جو صحرا کو دانہ کھانے کے لیے جاتے اور واپس آتے ہیں۔　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسے کبوتر کو "چڑیا کا کبوتر" کہتے ہیں۔

رگیل:۔ ۲۔ ہرجائی مرد　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رگیل:۔ ۳۔ مہمل چیز۔　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

رگیل:۔ (بضم اول و سکون دوم و فتح سوم) دائم المرض، ہمیشہ بیمار رہنے والا۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ارے وہ ہمیشہ کا رگیل ہے۔

قول فیصل:۔ اس کو ہائے مخلوطی کے ساتھ رگھیل بھی کہتے ہیں۔

رگیلا:۔ ۱۔ (یائے معروف) وہ قماش جس کے تار معلوم ہوتے ہوں اور سبز رنگ پان جس کی رگیں گندہ اور نمایاں ہوں۔　　(سرمایۂ زبان اردو)

قولِ فیصل :- سرمایۂ زبانِ اردو میں جو معنی لکھے ہیں ان میں سے کسی معنی میں نہیں بولتے مؤلف فرہنگِ اثر نے لکھا ہے۔ "رگیلا اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنی بات پر اڑ جائے ضدی، خود مختار۔ اس کو رگیل بھی کہتے ہیں۔" حالانکہ اہلِ لکھنؤ اب کسی معنی میں نہ رگیل بولتے ہیں نہ رگیلا کہتے ہیں۔

رگیں پھول جانا :- زور سے آواز نکالنے میں گلے کی رگوں کا نمایاں ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بعض مقررین اس قدر زور سے چیختے ہیں کہ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں۔

رگیں مرنا :- (لازم) رگوں کی قوت جاتی رہنا نامرد ہو جانا، کمزور ہو جانا۔ (نور اللغات ولغاتِ دہلی)

قولِ فیصل :- عوام لکھنؤ اس جگہ نسیں مرنا بولتے ہیں۔ رگیں مرنا عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رگیں نکل آنا۔ (لازم) (کنایۃً) بہت دبلا ہو جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں اس محل پر ہڈیاں نکل آنا کہتے ہیں۔

رَلا :- ۱ ملاوٹ، آمیزش، میلاؤ، اہلِ ہنود کی زبان ۲ جھمیلا، بکھیڑا ۳ بھول چوک، مغالطہ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

رَلا پڑنا (پڑ جانا) حساب کتاب میں بھول چوک ہو جانا، مغالطہ ہو جانا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَلا ڈالنا :- ۱ جھمیلا ڈالنا، بکھیڑا پھیلانا، مغالطہ ڈالنا، جھگڑا ڈالنا ۲ ملا دینا۔ گڈ مڈ کر دینا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

رُلا رُلا کے :- ۱ عاجز کر کے، پریشان کر کے، جھکا جھکا کے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- کمبخت نے دوسری شادی کر لی بیاہتا بیوی کی رُلا رُلا کے زندگی ختم کرا دی۔

رَلا مِلا :- ملا جُلا۔ ہندی، صفت، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

رُلانا :- (بالضم اوّل) رونا کا متعدی، کسی کو کوئی روحانی صدمہ یا جسمانی اذیت اس طرح پہنچانا کہ وہ رو دے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مجھے شبنم بنا رکھا ہے ان خورشید رویوں نے
رلاتے ہیں نہاں ہو کر مٹاتے ہیں عیاں ہو کر — جلیل

قولِ فیصل :- تکمیلِ فعل کے لئے "رلا دینا" کہتے ہیں۔ جیسے "تم نے بچے کو کیوں رلا دیا"۔

رَلانا :- (بالفتح اوّل) ملانا، آمیزش کرنا، شامل کرنا، خلط ملط کرنا، گڈ مڈ کرنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

رَلا نکل جانا :- (لازم) حساب کی غلطی کا دور ہو جانا۔ مغالطہ نہ رہنا۔ حساب صاف ہو جانا۔ ہندی۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَل مِل جانا۔ مخلوط ہو جانا، کمالِ اتحاد ہو جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ اس جگہ گھل مل جانا بولتے ہیں۔

رُلنا - (بالضم اوّل) رونا کا لازم، خاک میں ملنا، تباہ ہو جانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

وہ صید ہوں کہ جس کو کتوں نے بھی نہ پوچھا
رُلتی پھریں ہیں میری گلیوں میں ہڈیاں تک — شاد لکھنوی

رِلنا :- (بکسر اوّل) ریوڑ کا اپنی جگہ چھوڑ دینا، ڈار ٹھٹے سے الگ ہو جانا۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل :- اس کی تکمیلی صورت رَل جانا نسبتاً زیادہ رائج ہے۔ جیسے "اُن کی دیوار گر جانے سے ہماری دیوار بھی رَل گئی"۔

رَلنا :- ۱ ملنا۔ آمیز ہونا۔ شامل ہونا: جیسے ذات میں رلنا۔ ہندی۔ اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اردو میں بھی استعمال ہوا ہے۔ مگر دہلی کی زبان ہے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

ہر ذرّہ خاک تیری گلی کا ہے بے قرار
یاں کون سا ستم زدہ ماٹی میں رَل گیا — میر

رَلنا :- ۲ سازش ہونا گڈ مڈ ہونا۔ گڑ بڑ ہونا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

رُلنا کھُلنا :- ۱ رُلنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رُلنا کھُلنا :- ۲ (کنایۃً) قریبِ مرگ ہونا۔

(فقرہ) دانت نکلنے کے زمانے میں تو موت ہی سامنے تھا رُلنے کھُلنے کا وقت آ گیا تھا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُلوانا :- ۱ رلانا کا متعدی المتعدی، کسی کو کوئی روحانی تکلیف یا جسمانی اذیت اس طرح پہنچانا کہ وہ رو دے یا کوئی دردناک قصہ اس طرح سنانا کہ سننے والا رو دے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع - فرمایا کہ رلواؤ نہ مجھ سوختہ جاں کو — انیس

رَلوانا :- ۲ تلوار درست کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

رَم :- ۱ (بالفتح) ہرن کا وحشت میں آ کے بہت تیزی کے ساتھ بھاگنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رام کس طرح کرے گا کوئی صیاد اُسے
اپنے سایے سے بھی رم کرتا ہے آہو اپنا — رند لکھنوی

قول فیصل:- آنکھ کی تیز گردش کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جو عام نہیں ہے۔

ساقیا ہجر میں یہ خانہ بیابان ہوگا
دور ساغر بھی رم چشم غزالاں ہوگا — فقیر محمد گویا

رَم:- ۲ تیز رفتاری، جست و خیز، دوڑ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا کروں مدح ترے اسپ کی اے شاہ سوار
شیر کی آنکھ ہے رم آہوئے صحرائی کا — امیر

رَم:- ۳ (کنایۃً) اجتناب، احتراز، کسی سے بچنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رم محبوب اس سے عاری تھا
دل کے رمنے کا وہ شکاری تھا (طلسم ہوش ربا)

رَم:- ۴ (کنایۃً) چھپنا، آنکھ سے اوجھل ہونا۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

عروس شب کی زلفیں تھیں ابھی ناآشنا خم سے
ستارے آسماں کے بے خبر تھے لذت رم سے — اقبال

رَم:- ۵ گڑ اور شکر اور مہوے وغیرہ کی شراب جو میٹھی ہوتی ہے، ٹھرا، انگریزی، مؤنث، رائج۔

رِم:- (بکسر اول) کاغذ کے بیس دستوں کا بنڈل، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- آٹھ جزو کی ایک کتاب چھپوانے میں پانچ رم کاغذ صرف ہوگا۔

قول فیصل:- انگریزی میں ریم Ream بروزن جیم ہے اردو والوں نے بکسر اول بروزن اِلم استعمال کیا۔

رَماد:- (بفتح اول) راکھ۔ عربی۔ مؤنث۔

ع جل کے واں صرف رہ گئی تھی رماد (قرآن السعدین)

قول فیصل:- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رَمّال:- (بفتح اول، دوم مشدد) علم رمل کا جاننے والا، جوتشی، نجومی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نجومی و رمّال اور برہمن
غرض یاد تھا جن کو اس ڈھب کا فن — میر حسن

رُمال:- رومال۔ اردو۔ مذکر، عوام کی زبان

وہ گزرا ہوا یاد کر کر کے حال
لگے رونے آنکھوں پہ رکھ کر رمال — میر حسن (سحر البیان)

قول فیصل:- فصحا رومال ہی بولتے ہیں۔

رُمّان:- انار۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیوں دیکھ کے ہوں نہ اس کو حیران
گلبن پہ لگے ہیں دیکھ رمّان (قرآن السعدین)

رَمانا:- ۱ سجا دینا۔

(فقرہ) خدا نے تمہاری محبت میرے دل میں رمائی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَمانا:- ۲ اختیار کرنا۔ جیسے:- اس نے جوگ رمایا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔ "جوگ رمانا" کی جگہ "جوگ لینا" کہتے ہیں۔

رمانا:- ۳ دھونی رمانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- تنہا رمانا نہیں کہتے دھونی رمانا بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

رُمانا:- ۴ گھمانا، پھرانا، گم کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَمانا:- ۵ ملنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف:- ایک مست ہاتھی پر ایک مہنت جی سوا گیروے کپڑے پہنے بھبھوت رمائے، پلتھی مارے بڑے طنطنے سے بیٹھے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رُمّانی:- رُمّان سے منسوب انار کے رنگ کا۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں یاقوت رُمّانی، لعل رُمّانی کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

رمتا جوگی:- وہ ہندو فقیر جو مارا مارا پھرتا ہے اور کہیں ٹھہرتا نہیں۔ ہندی، مذکر، متروک۔

محل صرف:- جوگن:- یہاں کس مقصد سے آئے۔
شہسوار:- رمتے جوگی تو ہیں ہی ادھر بھی آ نکلے۔ (فسانۂ آزاد)

رمپی:- جوتا بنانے کا ایک آلہ۔ اردو، مؤنث، جوتا بنانے والوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:- اسی کو عام طور سے رانپی بھی کہتے ہیں۔

رِم جِھم:- (ہر دو لفظ بالکسر) پانی برسنے کی آواز۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:- اس کے استعمال کی دو صورتیں زیادہ رائج ہیں۔

رم جھم پانی برسنا۔ جیسے "بادل..... جب پانی پی چکا تو آسمان پر اڑ گیا اور منہ کھولا تو پانی رم جھم برسنے لگا۔" (فسانۂ آزاد)

رم جھم مینہ برسنا جیسے رعد کی گرج سے کان پڑی آواز کا سننا محال تھا اور رم جھم لگا مینہ برسنے (فسانۂ آزاد)

رم جھم دونگڑا برسنا بھی استعمال ہوا ہے جو اب نہیں بولتے "پہلے تو ٹپ ٹپ ننھی ننھی بوندیں پڑنے لگیں اور پھر چشم زدن میں رم جھم موسلا دھار دونگڑا برس پڑا۔" (فسانۂ آزاد)

رمجھرا:- (یا رمجروا) غلام۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ مؤنث رمجھری۔ (نور اللغات)

رم خوردہ، رم زدہ، رم کردہ، رم دیدہ:- بھاگا ہوا، وحشت زدہ۔ فارسی، صفت۔

قول فیصل:- اہل لکھنؤ زیادہ تر رم خوردہ بولتے ہیں۔ جیسے چودھویں رات کا چاند بھی بلکہ چاند کی

کبھی روشنی مہ سے کے آگے ماند تھی چشم غزالیں سرمہ آگیں آہوئے رم خوردہ کشور چیں ہے (طلسم ہوش ربا)

رَمَد :۔ (بروزن سدد) آنکھ کی بیماری کا نام جس سے آنکھیں سرخ رہتی ہیں، آشوب چشم۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع رمد آلودہ آنکھیں ہیں کہ شربت کے پیالے ہیں
عزیز لکھنوی

رَمَد رسیدہ :۔ آشوب کی ہوئی۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ چشم ترک دہر میں آشوب اتر آیا تھا۔ ...... اور ہر رنگ دیدہ رمد رسیدہ ملیخہ کا ڈھلکا لگا تھا
(طلسم ہوش ربا)

رمز :۱۔ (بفتح اول و سکون دوم) اشارہ جو لب، آنکھ، ابرو، ہاتھ سے ہو یا کسی اور طرح۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رمز آنکھوں کا کہو نرگس شہلا ہم کو
قول زلفوں کا کہو سنبل و بالا ہم کو (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ مؤنث بھی استعمال ہوا ہے مگر اب عام طور سے مذکر ہی بولتے ہیں۔

نظروں میں قدرت احد پاک تن گئی
سو آج رمز احمد بے میم کھل گئی — دبیر

رمز :۲۔ پیچ دار بات۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کی جمع شعرائے متقدمین نے رموز بھی استعمال کی ہے جو اب رائج نہیں۔

غوطے کھلواتی ہیں کیا رمزیں تری اے بحر حسن
تھاہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں — صبا

رمز :۳۔ راز، عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

یہی مقصود فطرت ہے، یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی — اقبال

رمز :۴۔ نکتہ، باریکی۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ بات جو انھوں نے کہی ہے اس میں کوئی نہ کوئی رمز ہے۔ جسے ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔

رمز :۵۔ نوک جھوک۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمز :۶۔ طعنے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رمز :۷۔ علامت، نشان جیسے لغات کے رموز۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنوں میں بصورت جمع رموز ہی بولتے ہیں جیسے قرآن مجید کے رموز اوقاف و [illegible]

رمز :۸۔ ایسی بات جو صرف وہی سمجھ سکے جس سے کہی جائے۔ عربی لفظ، فصیح، رائج۔

یہ آپس میں رمزوں کی باتیں ہوئیں
اشاروں کی باہم جو گھاتیں ہوئیں — میر حسن

رمز :۹۔ معاملہ، بات۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمز :۱۰۔ پہلو دار بات۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمز پانا (یا جانا) بات کی تہ تک پہنچ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہوتی ہے جبیں میں شیرینی سے رغبت بیشتر
پاگئے رمز طبیعت جب یہ ارباب نظر
نفخے کی اک چیز لاکر دی اسے یعنی شکر — صفی

رمز پہچان جانا :۔ اصلی منشا سمجھ جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

جان صاحب یہ رمز آپ کی پہچان گئی
تم بھی کہتے ہو کہ مردوں میں ہے مرد اچھا میں — جان صاحب

رمز پھینکنا :۔ طعنہ دینا، اشارۃً کسی کو برا کہنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام اس جگہ انگھر مارنا بولتے ہیں۔

رمز چلنا :۔ اشارہ کنایہ ہونا، آوازے کسے جانا۔ اشارۃً کسی کو برا کہنا۔ (نور اللغات و لغت دہلی)

قول فیصل :۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمز شناس :۔ اشارہ پہچاننے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اے شہنشاہ مجبور ہو کر ہمراہ اس ملعونہ کے آئی تھی اتنی بڑی رمز شناس نے دھوکا کھایا۔
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ اس کی جمع فارسی میں الف نون کے اضافے سے رمز شناسان ہے جیسے، زاں بعد خوشہ چیں خرمن ارباب علم و ہنر و رمز شناسان دقائق معانی بصد عالی پایگاہ، خاک راہ سید محمد حسین جاہ بگوش ہوش سخنداں ذی ہوش خطا پوش عرض رسا ہے۔
(طلسم ہوش ربا)

رمز کھلنا :۔ منشا ظاہر ہونا، راز عیاں ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نظروں میں قدرت احد پاک تن گئی
لو آج رمز احمد بے میم کھل گئی — دبیر

رمز کی باتیں :۔ بھید کی باتیں، اشاروں کی باتیں، باریک باتیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کیا رمز کی باتیں ہو رہی ہیں میں بھی سن سکتا ہوں۔

رمز کی چلنا :۔ اشارۃً کسی کو برا کہنا۔ (لغت دہلی)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمز مارنا :۔ رمز پھینکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمز و کنایہ :۔ باریکیاں، پوشیدہ نکتے۔ عربی،

الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف: آزاد:- بائیں بائیں یہ کیا غضب کرتے ہو اس کا شوہر فارسی اشعار خوب سمجھ لیتا ہے۔

خوجی:- وہ گیدی ان رمز و کنایہ کو کیا جانے۔ (فسانۂ آزاد)

رمز و کنایہ کی گھاتیں ہونا:- اشاروں اشاروں میں باتیں ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- الغرض عاشق و معشوق میں دور ہی دور سے میٹھی میٹھی باتیں اور رمز و کنایہ کی گھاتیں ہوتی تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- رمز و کنایہ کی باتیں ہونا زیادہ بولتے ہیں۔ یعنی گھاتیں کی جگہ، باتیں، زیادہ ہے۔

رمزیں:- مبہم باتیں جن کی تہ تک پہنچنا دشوار ہو۔ اردو، مؤنث، متروک۔

غوطے کھلواتی ہیں یہ رمزیں تری اے بحرِ حسن
تھاہ اک اک بات کی دو دو پہر ملتی نہیں — صبا

رمضان:- (بفتح اول و دوم) نواں قمری مہینا جس میں مسلمانوں پر روزہ رکھنا واجب ہے، ماہِ صیام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دوکان مے فروش پہ ساکت پڑا رہا — قربان علی بیگ
اچھا گزر گیا رمضان بادہ خوار کا — سالک

قول فیصل:- اس کو رمضان المبارک بھی کہتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رمضان خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس مہینے کو خدا نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یعنی یہ خدا کا مہینا ہے۔ یہ لفظ مشتق ہے رمض (بمعنی جلانا) یا رمضاء (بمعنی گرم زمین سے پاؤں جلنا) سے۔ چونکہ یہ مہینا مسلمانوں کے اعتقاد میں گناہوں کو جلا کے نیست و نابود کر دیتا ہے اس وجہ سے رمضان نام ہوا۔ یا اس مہینے میں تشنگی کی شدت بہت تکلیف دیتی ہے یا اس وجہ سے یہ نام ہوا کہ نام رکھتے وقت یہ مہینا شدت گرما میں واقع ہوا تھا۔ عوام بسکون دوم و اظہارِ نون بولتے ہیں مگر فصحا بفتح اول و دوم ہی استعمال کرتے ہیں۔ البتہ ناموں میں بسکون دوم ہی مستعمل ہے جیسے رمضانی یا رمضان خاں وغیرہ۔

رمضان رہنا:- (لازم) فاقہ رہنا، ظریفانہ انداز میں کہتے ہیں۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم کہتے ہو روزہ رکھوا رہے یہاں تو آئے دن رمضان رہتا ہے کسی وقت آرام سے روٹی نہیں نصیب ہوتی۔

رمضان شریف در پر کھڑے ہیں:- گھر میں کھانے کو نہیں ہے۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- نکما کفن کو پاس نہیں۔ مگر بانکپن پر جان دیتے ہیں۔ گھر میں فاقہ ہے رمضان شریف در پر کھڑے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رمضان کے نمازی:- چند روزہ نمازی۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

رمضان کے نمازی محرم کے سپاہی:- اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو چند دنوں کوئی فعل بطور نمائش کرے۔ (نور اللغات و محاورات ہندوستان)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمضانی:- ۱ رمضان کی پیدائش والا۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں عوام ایسے آدمی کا یہی نام رکھ دیتے ہیں۔

رمضانی:- ۲ قحط زدہ۔ بھوکوں کا مارا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَمَق:- ۱ (بروزن شفق) بقیہ زندگی، تھوڑا گزارہ جو زندگی کی آخری سانس کو باقی رکھے، قوت لایموت۔ عربی، مؤنث۔

قول فیصل:- اردو میں سدِّ رمق کی ترکیب سے مستعمل ہے۔ جیسے "انبیا اور ائمہ سدِّ رمق سے زیادہ نہیں کھاتے تھے"۔

رمق:- ۲ ہر ایک تھوڑی سی چیز، بہت کم، ذرا سا۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کلمہ منھ سے دم نزع مرے جاری ہو
جب تک آنکھوں میں ہے جان کی ذرہ بھی رمق — انشا

رمق برابر:- بالکل ذرا سا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- اصغری نے کہا کیا ہوا رمق برابر جنس میں تو بہیرا اگوٹھا رنگا جاتا ہے۔ (مراۃ العروس)

رمق بھر:- ذرا سا، تھوڑا سا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:- جس طرح حصہ آیا تھا اسی طرح میں نے واپس کیا رمق بھر اس میں سے نہیں لیا۔

رمقِ جان ہونا:- دم لبوں پہ ہونا، بالکل مرنے کے قریب ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اپنے بیمار کی آئے وہ عیادت کے لئے
جب یہ جانا کہ ہو جان اگیں تو شاید رمقے — ظفر

قول فیصل:- رمقِ جان ہونا بھی استعمال ہوا ہے جو اب نہیں بولتے۔ نفی کے ساتھ بھی کہتے ہیں۔

جینے کا گرمیِ تپِ غم سے گمان ہے
رخصت ہے جان میرے بدن میں رمق نہیں — ناسخ

رم کرنا:- ۱ ہرن کا وحشت کرنا اور شکاری کے خوف سے بھاگنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع اپنے سایہ سے بھی رم کرتا ہے آہو اپنا — رند

قول فیصل:- زیادہ تر اپنے سایے سے رم کرنا بولتے

ہیں۔ جیسا کہ مثال میں ہے۔ کنایۃً آدمی کے لئے بھی کہتے ہیں۔ جیسے حالِ عیاراں سینئے کہ کوہ و دشت طلسم طے کرتے اپنے سایہ سے رم کرتے چلے جاتے ہیں۔"
(طلسم ہوش ربا)

رم کرنا:- ۲ تیزی کے ساتھ بھاگنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دم لیا دنیا سے جاکر خلد میں
رم کیا اس جا سے اس جا رم رہا
بسمل شاد لکھنوی

رَمَل (بالفتح) ایک علم کا نام جس میں ہندسوں اور خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے غیب کی باتیں معلوم کی جاتی ہیں۔ اس میں سولہ شکلیں ہوتی ہیں۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- خواجہ زادوں نے حال اشکال رمل کی سعادت و نحوست کا دریافت فرما کر کہا کہ یا صاحب قراں..... ہم از روئے قواعد رمل کے عرض کرتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

رَمَل:- لغوی معنی بوریا بننا۔ اصطلاحی معنی علم عروض کی بحروں میں سے ایک بحر کا نام جس کا وزن آٹھ دفعہ فاعلاتن ہے۔ اس میں ہر ایک وتد درمیان دو سبب کے اور دو سبب درمیان دو وتد کے ہیں گویا اسباب اور اوتاد باہم ایک طرح سے بنے ہوئے ہیں۔ عربی، مؤنث علم عروض کی اصطلاح۔

رملا:- میلا کچیلا۔ مؤنث کے لئے رملی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَمنا:- ۱ (لازم) پھرنا، گھومنا، سیر کرنا۔ ہندی (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَمنا:- ۲ کہیں کا کہیں چلا جانا۔ بھٹک جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَمنا:- ۳ بسنا، سمانا۔

(فقرہ) رم گئے اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رمنہ:- ۱ چراگاہ، وہ جگہ جہاں جانوروں کی بہت آمد و رفت رہے، شکارگاہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رم محبوب اس سے عاری تھا
دل کے رمنے کا وہ شکاری تھا (طلسم ہوش ربا)

رمنہ:- ۲ وہ جگہ جہاں وحشی جانوروں کو سیر و شکار کے واسطے چھڑوایا جاتا تھا۔ فارسی، مذکر قلیل الاستعمال

محلِ صرف:- رمنے کے دروازہ کھلے تھے تاکہ سب تماشائی رمنے کی سیر کر سکیں، اور سب جانوروں کو بخوبی دیکھ سکیں۔ (فسانۂ آزاد)

رمنہ:- ۳ وہ مقام جہاں ہر وقت لوگوں کی آمد و رفت رہے۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

شوخ چشموں کا ہے رمنہ سبزہ زار دل مرا
روز دو دو چار چار آ ہوا دھر آنے لگے
جلیل

رمنہ لگا ہونا:- کسی مقام پر لوگوں کی ہر وقت آمد و رفت رہنا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان

محلِ صرف:- نگوڑی جان کسی وقت نہیں چھوٹتی کوئی بالٹی لئے چلا آتا ہے کوئی پیالہ لئے چلا آتا ہے جب دیکھو ایک رمنہ لگا ہوا ہے۔

رُموز:- (بالضم اول و واو معروف) رمز کی جمع عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

پوچھ موسیٰ سے رموزِ لن ترانی پوچھو
انیس

جو علم و رموز آئے تھے حصے میں نبی کے
حضرت نے وہ سب بھر دیئے سینے میں علی کے
وحید

قول فیصل:- دہلی میں مؤنث ہے۔

رُموز پھینکنا:- یا مارنا۔ (متعدی) آوازہ کسنا، پردے پردے میں طعن کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

رموز پھینک تو اسطرح دیکھ بھال کے پھینک
جو پھینک غیر پہ آوازہ مجھ پہ ڈھال کے پھینک
(شاد لکھنوی)

رموز تموز:- آوازے، توازے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رموزِ سربستہ:- وہ راز جو پوشیدہ ہوں، وہ باتیں جو صیغۂ راز میں ہوں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- یہ رموز سربستہ خدا ہی جانے۔ باقی باتیں ہیں۔ ہم ان ڈھکوسلوں کے قائل نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رموزِ عاشقاں عاشق بداند:- عاشقوں کے راز عاشق ہی جانتا ہے۔ یعنی کسی کی حالت یا کیفیت کا صحیح اندازہ وہی کر سکتا ہے جسکی خود وہی حالت یا کیفیت ہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رموزِ مملکتِ خویش خسرواں دانند:- اپنی سلطنت کے راز بادشاہ ہی جانتے ہیں۔ عام محاورے میں اس مصرعے کے یہ معنی لئے ہیں کہ ہر شخص اپنی مصلحتیں خود ہی سمجھتا ہے۔ دوسرے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ فارسی مقولہ۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل:- "رموز" کی جگہ عام طور سے "امور" مستعمل ہے۔ جیسے "چرخ خشم ناک ہوتی ہیں جھڑک کر فرماتی ہیں صاحب یہ بیہودہ باتیں نہ کرو۔ سے

امور مملکت خویش خسرواں دانند

جو منا سب سمجھا وہ کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رموزیں چھانٹنا:- لوگ جھونک کی باتیں

کرنا، ریدہ طعن و تشنیع کرنا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان متروک۔

رموزیں جو ہاتھ کے اے جانِ دل جلاتا ہے
تجھے جو بات یہ تیری مجھے پسند نہیں — جان صاحب

رمہ:۔ گلّہ، گوسفند، بھیڑ بکریوں کا غول۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ تین لاکھ میں یوں لڑ رہا ہے جیسے شیر رمۂ گوسفنداں پر جا پڑے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رمیِ جمار:۔ حاجی جب مقام منا میں پہنچتے ہیں ایک مقام پر کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی کو رمیِ جمار کہتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

کرتے ہوئے ٹوٹ کر ستارے
ہیں رمیِ جمار کے اشارے — محسن کاکوروی

قولِ فیصل۔ رمیِ جمار کی جگہ زیادہ تر رمیِ جمرات کہتے ہیں۔ عربی میں رمی بمعنی پھینکنا اور جمار یا جمرات جمرۃ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں کنکری۔

رمیدگی:۔ وحشت، تنفّر۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال

رمیدہ:۔ رم کئے ہوئے، بھاگا ہوا، وحشی۔ فارسی، اسم مفعول، قلیل الاستعمال۔

مثل رمیدہ چوں بیابان جنوں کا
رہتا ہے مرا وجب وحشت مرا سایہ — میر

رمیم:۔ (بروزن کریم) گلا ہوا، بوسیدہ، کہنہ۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ ہمائے بلندیِ تفہیم
یعنی وہ نافرِ عظام رمیم — میر ضمیر (نسخۂ محبت قلمی)

رن:۱۔ جنگ عظیم۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گلستاں میں جو تر انقل بدن پڑتا ہے
بلبل آپس میں یہ لڑتے ہیں کہ رن پڑتا ہے — امیر

رن:۲۔ میدانِ جنگ، مقتل۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخِ کہن کانپ رہا ہے — دبیر

رن:۳۔ جنگل، ویرانہ۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

رن:۴۔ دوڑ، جھپٹ۔ انگریزی، مذکر، کرکٹ کے کھیل کی اصطلاح۔

رن باس:۔ یارنواس۔ راجا کا زنان خانہ۔ سنسکرت، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

رن بن:۔ جنگل، بیابان۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

رن بولنا:۔ لازم، جنگ کے میدان سے زخمیوں کی چیخ پکار کی آوازیں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رونے کی چار سو تھی صدا بولتا تھا رن
غل تھا خدا پرستوں کے لاشے ہیں بے کفن — انیس

رن بہادر:۔ جنگ بہادر۔ بہادر سرداروں کا خطاب۔ اردو مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

رن بھومی:۔ میدان جنگ۔ ہندی، مؤنث، اہلِ ہنود کی زبان۔

رنب:۔ ایک شراب کا نام۔

رنب دے ساقیا تو لندن کی
اور وسکی پلا دے لسبن کی — (قرانُ السعدین)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رن پڑنا:۔ جنگ عظیم ہونا، بہت سے آدمیوں کا مارا جانا، اردو صرف، غیر فصیح رائج۔

محلِ صرف:۔ پانی پت کے میدان میں رن پڑا اور ایسا بھاری رن پڑا کہ خدا جانے کب تک کتابوں میں یادگار رہے گا۔ (دربارِ اکبری)

رن پہ چڑھنا:۔ جنگ میں شریک ہونا، جنگ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرمایا ذوالفقار سے بے وقعت پا دری
شہزادہ رن پہ چڑھتا ہے اور کم ہیں لشکری — دبیر

رنج:۱۔ (بروزن رنگ) آزردگی، ملال، غصہ، دکھ، درد۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ رہا خوف، نہ دہشت باقی
نہ رہا رنج نہ کلفت باقی — مرزا رسوا

قولِ فیصل:۔ عربی میں رنج کے معنی ہیں۔ بیماری آزردگی۔ قہر۔ محنت۔

رنج:۲۔ زحمت، تکلیف، تعب و مشقت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

الٰہی ہم کو آئے یا ہمارے دل کو موت آئے
کہ بیماری سے بدتر رنج ہے بیمارداری کا — امیر

رنج:۳۔ پشیمانی، پچھتاوا، افسوس۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب آپ جو کچھ ہوا وہ ہوا رنج کرنے سے کیا حاصل۔

رنج اٹھانا:۔ غم سہنا، تکلیف برداشت کرنا، مشقت اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہایت ماندگی کا رنج اٹھایا
نشانِ منزلِ مقصد نہ پایا — نیر (معراج المضامین)

رنج آنا:۔ ملال ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی بولی۔

بزمِ رنگیں میں تری رنگِ طرب ہو ہر روز
اور تری خاطرِ اقدس پہ کبھی آئے نہ رنج — ذوق

رنج بڑھنا:۔ ملال زیادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نہیں بہن تسکین نہیں ہو سکتی۔ اور رنج بڑھ جائے گا۔ (فسانۂ آزاد)

رنج بھولنا:۔ صدمہ و ملال اور تکلیف کا دل سے محو ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صوت:۔ یہ ایسا رنج ہے کہ عمر بھر نہ بھولوں گا۔

رنج پالنا:۔ رنج مول لینا۔ اردو مصدر، فصیح، قلیل الاستعمال۔

دل میں جگہ جو دی ہے غمِ ہجر کو شرف
لختِ جگر کھلاتے اور جان پال رنج — شرف

رنج پانا:۔ (لازم) صدمہ پانا۔ غم پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

داغ پھر اس آفتِ جاں نے بڑھائی رسم و راہ
پہلے تھوڑا رنج پایا پہلے تھوڑا غم ہوا — داغ

رنج پہنچانا:۔ اذیت دینا، ملول کرنا، صدمہ پہنچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صوت:۔ بے حیا اور بے ادب بے سبب لوگوں کے حق میں بدگمانی کرتے ہیں اور بے وجہ خلقِ خدا کو رنج پہنچاتے ہیں۔ (انشائے سرور)

رنج پہنچنا:۔ صدمہ ہونا، ملال ہونا، غم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فاتحہ کے لئے چلئے تو مزارِ دل پہ کبھی
رنج پہنچیں شہیدوں کو تہِ دفن کہاں تک — رند

دیدۂ آبلہ پا کا یہی ہے رونا
کہ نہ پہنچا ہو کہیں مجھ سے کسی خار کو رنج — ذوق

رنج پھیلنا:۔ صدمہ ہونا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

ایک ہی شکوہ میں سامانِ وصل کا برہم ہوا
کیا ہنسی میں رنج پھیلا کس خوشی میں غم ہوا — داغ

رنج دہ:۔ تکلیف دہ، اذیت دینے والا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

رنج دہ راحت ہوتی فی الواقع جو نامطبوع ہے
بستر روتے ہیں بچے ماؤں کے آغوش میں — جگر

رنج دیکھنا:۔ تکلیف برداشت کرنا، رنج سہنا، غم اٹھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رنج دیکھا، غم اٹھایا، داغ کھایا، خون پیا
کیا کہیں صدمے تری فرقت میں کیا کیا ہو گئے — امیر

رنج دینا:۔ اذیت دینا، آزردہ دل کرنا، ستانا، بیزار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہمیں کو رنج دے کر الٹے ہم سے شکوے کرتے ہو
جواب اپنا نہیں رکھتے ہو تم باتیں بنانے میں — صبا

رنج رہنا:۔ غم رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس گنبدِ سپہر کو میں کیا کروں گا یار
آتش ہمیشہ رنج رہا گورِ تنگ کا — آتش

رنج سہنا:۔ رنج برداشت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پہنچا تو کہوں گا کہ بڑے رنج سہے تھے
شبیر تہِ تیغ تمہیں ڈھونڈ رہے تھے — عشق

رنجش:۔ (بفتح اول و سکونِ دوم و کسرِ سوم) ان بن، بگاڑ، ناخوشی، آزردگی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رنجش کی وجہ آگے تو ہوتی بھی کوئی میر
روپوش ہم سے یار جو ہے بے سبب اب — میر تقی میر

قولِ فیصل:۔ اردو میں اس کی جمع رنجشیں رائج و فصیح ہے۔

اس شکایت نے یہ قباحت کی
کہ بڑھیں رنجشیں قیامت کی — داغ

رنجک:۔ (بفتح اول و سکونِ دوم و فتح سوم) وہ بارود جو توپ یا بندوق کے پیالے میں آگ دینے کے لئے رکھی جاتی ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

توپیں جو داغتے تھے فتیلوں سے آن آن
رنجک مثالِ برق چمکتی تھی بار بار — میر

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ سنسکرت زبان کا ہے۔

رنجک اڑانا:۔ (متعدی) بندوق یا توپ کو سر کرنے کے لئے اس کے پیالے کی بارود میں آگ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لازم ہے کثرتِ آہ کی بندوقِ نالہ کو
رنجک کا پیشتر سے اڑانا ضرور تھا — شعور

رنجک اُڑنا یا اُڑ جانا:۔ (لازم) توپ یا بندوق کے پیالے کی بارود میں آگ لگنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صوت:۔ بندوق نہ چلی رنجک اڑ گئی [illegible]

قولِ فیصل:۔ تشبیہ کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں جیسے "جب بیوی نے سنا کہ آتش خانہ اس بے آبروئی کے ساتھ ہاتھ سے گیا تو دماغ رنجک کی طرح اڑ گیا۔" (دربارِ اکبری)

رنجک پلانا:۔ رنجک رکھنا، رنجک ڈالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رنجک چاٹ جانا:۔ بارود جب آگ پکڑتی ہے اور بندوق یا توپ نہیں چلتی تو کہتے ہیں رنجک چاٹ گئی۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صوت:۔ یکایک توپ چلتے چلتے بند ہو گئی۔ کبھی دکھائی تو رنجک چاٹ گئی۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل:۔ ہمت ہار جانا کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔ جیسے "ہاں ہاں آؤ۔ چوٹ پر ستانے کی سند نہیں۔ دے گھس کے ہاتھ۔ وہ رنجک چاٹ گئی۔" (فسانۂ آزاد)

رنجک دان:۔ رنجک رکھنے کا ظرف۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رنج کرنا:۔ غم کرنا، افسوس کرنا، کڑھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صوت:۔ اب تو جو کچھ ہونا تھا وہ ہوا، بیکار رنج کرنے سے کیا حاصل۔ تمہاری صحت پر اثر پڑے گا۔

رنج کم ہونا:۔ غم کا گھٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ جب تک وہاں رہوگے رنج کم نہ ہوگا راحت کا باعث ایک دم نہ ہوگا۔ (انشائے سرور)

رنج کھانا:۔ رنج برداشت کرنا، غم سہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنج کس شعلہ رُو کا کھاتے ہو
شمع کی طرح پگھلے جاتے ہو (شوق)

رنج کھینا:۔ رنج برداشت کرنا۔ عورتوں کی زبان لکھنؤ۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ رنج کھینا لکھنؤ کی زبان نہیں۔

رنج کھینچنا:۔ صدمہ برداشت کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

مرض الموت محبت ہے نہ ہوگا جانبر
رنج بیہودہ عبث اے مرے غم خوار نہ کھینچ (رند)

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم مشقت اٹھانا بھی لیا جاتا تھا۔

سخن مختصر کھینچ کر رنج راہ
بہ آخر پہنچے سوئے خوابگاہ (خسرو) (شاہ اودھ)

رنج گزرنا:۔ صدمہ ہونا، دکھ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ مرزا الفو بیگ صاحب کا حال اور مآل سن کے سوچ کے جیسا رنج گزرتا ہے خدا جانتا ہے۔ (انشائے سرور)
قول فیصل:۔ اب زیادہ تر شعرا استعمال کرتے ہیں۔

رنج لانا:۔ غم کرنا، صدمہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جھڑکی دے گالیاں دے ستمگر دھکیل کر
کافر ہوا ہے صنم جو ذرا دل میں لائے رنج (صبا)

رنج لینا:۔ تکلیف برداشت کرنا، صدمہ اٹھانا۔ اردو صرف، متروک۔

لیتے ہیں رنج مرشد کامل فقیر کا
مہتاب میں ہے داغ جلن آفتاب کا (ناسخ)

رنج مٹانا:۔ غم دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مٹایا دل سے مرے آج رنج عریانی
کیا شہید جو تو نے نیازمند ہوا (وزیر)

رنج مٹنا:۔ (لازم) تکلیف دور ہونا، غم جاتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں (غالب)

قول فیصل:۔ نفی کے ساتھ تو "رنج نہ مٹنا" ابھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے دنیا کا ہر رنج دل سے مٹ جاتا ہے مگر اولاد کی جدائی کا ایسا رنج ہوتا ہے جو آخر دم تک نہیں مٹتا۔

رنج مول لینا:۔ اپنے سر پر کوئی صدمہ لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اسد نے اس شیر بن اور اس کی دلداری کی ملکہ نے کہا اے بے وفا ہم نے تیرے لئے کیا کیا نہ رنج مول لیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رنج میں گھیرنا:۔ غم میں مبتلا کرنا، مصیبت میں گرفتار کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محل صرف:۔ دیکھتے ہیں کہ یہ تفرقہ پرداز کب تک ہم کو رنج میں گھیرے گا۔ (انشائے سرور)

رنج میں مبتلا ہونا:۔ غم میں گرفتار ہونا، مصیبت میں پھنسا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ ہم ستم رسیدہ مطلوب سے جدا ہیں، خدا جانے کس رنج میں مبتلا ہیں۔ (انشائے سرور)

رنج والم جھیلنا:۔ مصائب برداشت کرنا، صدمہ سہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اگر یہ سمجھو کہ ایک یہ بھی چاہنے والی ہے۔ جان پر کھیل چکی ہے کیا کیا رنج و الم جھیل چکی ہے۔ نہ چاہنے والی ہے تو البتہ جان بچ جائے گی۔ (انشائے سرور)

رنجور:۔ بیمار، افسردہ، ملول۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

عاجز نواز تجھ سا کوئی دوسرا نہیں
رنجور کا انیس ہے ہمدم علیل کا (آتش)

قول فیصل:۔ اصل میں رنج ور تھا جیم کو مضموم کر کے واو کو ساکن کر دیا۔ ایسے تصرفات ایرانیوں نے اکثر کئے ہیں جیسے مزد وَر سے مُزدُور۔

رنجور ہونا:۔ ملول ہونا، غمگین ہونا، بیمار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ جو طالب مطلوب سے جدا ہو... شب فراق سے رنجور ہو... گھٹ گھٹ کے مر جائے نہیں تو کیا کرے۔ (انشائے سرور)

رنجوری:۔ بیماری، آزردگی، ملال۔ فارسی، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

جگر کی ناتوانی میں کہوں یاروں کی رنجوری
ادھر بیمار پہلو میں ادھر بیمار پہلو میں (داغ)

رنج و غم دور ہو جانا:۔ صدمہ دل سے محو ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ بیٹا! ہمارا کہنا مانو تو پھر دیکھو لطف، یہ سب رنج و غم دور ہو جائے۔ چٹکیوں میں سب بلا دکھ جاتا رہے مگر جب مانو بھی۔ (فسانۂ آزاد)

رنج و محن (محن بر وزن کفن):۔ دکھ، مصیبت، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ مہتاب جادو نے جھاڑی کی طرف جو غور دیکھا تو ایک عروس شب اوّل کو خوف کے

رنج و محن میں مبتلا پایا۔ (طلسم ہوش ربا)

رنجوں: ۔ رنج کی جمع۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

پابند فکر قید کے رنجوں سے چھٹ گئے
قسمل شکار شیر کے پنجوں سے چھوٹ گئے — عشق

رنج ہلکا ہوجانا: ۔ رنج میں تخفیف ہو جانا، غم میں کچھ کمی ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیٹھو تمہارے آنے سے کچھ رنج ہلکا ہوگیا۔

رنج ہونا: ۱ (لازم) غم ہونا، افسوس ہونا، آزردگی ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جناب نواب چھٹن صاحب کی نسبت کبھی آپ نے ایسا ہی خیال کیا ہے شاید۔ اور اسے مجھے اور بھی رنج ہوا۔ (سیر کہسار)

رنج ہونا: ۲ ان بن ہونا، رنجش ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مانگئے بوسہ تو کہتا ہے وہ ترک بد مزاج
منہ سنبھالو رنج ہو جائے گا اس تقریر میں — صبا

رنجیت: ۔ (یائے معروف) فاتح۔ مظفر، ملک گیر، جہاں گیر۔ ہندی۔ مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رنجیدگی: ۔ (بفتح اول و بجیم و سکون دوم و یائے معروف) رنجیدن کا حاصل مصدر، آزردگی، غم، رنجش۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دو دوستوں کے درمیان جب بھی رنجیدگی ہوتی ہے دنیا انگشت نمائی کرتی ہے۔

رنجیدہ: ۱ (بفتح اول و یائے معروف) غمگین، اداس، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر کوئی رنجیدہ آدمی کوئی بات کہے تو اس کو ضرور دماننا چاہیئے۔ (فسانۂ آزاد)

رنجیدہ: ۲ بیزار، ناخوش، خفا۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج کل وہ ہم سے کچھ رنجیدہ ہیں۔

رنجیدہ خاطر: ۱ ناراض، ناخوش۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں نے تمہارے موافق گواہی دی مگر اس کے باوجود بھی تم مجھ سے رنجیدہ خاطر ہو۔

رنجیدہ خاطر: ۲ ملول، مغموم، جس کا دل غمگین ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جس کو غم رسیدہ یا رنجیدہ خاطر پاتے ہیں اس کی تسکین کرتے ہیں۔ (انشائے سرور)

رنجیدہ خاطر کرنا: ۔ (متعدی) ناراض کرنا، غمگین کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رنجیدہ خاطر ہونا: ۔ ناراض ہونا، غمگین ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ غرض ادھر تو سب خوشی کرنے لگے ادھر حیرت رنجیدہ خاطر ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)

رنجیدہ خاطری: ۔ دل کی افسردگی۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چہرہ رنجیدہ خاطری کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

رنجیدہ کرنا: ۔ (متعدی) خفا کرنا، ناخوش کرنا، ستانا، دکھ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے اپنی ماں کو رنجیدہ کیا جاؤ جلدی سے معافی مانگو۔

رنجیدہ ہونا: ۔ مغموم ہونا، ملول ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس کے رنجیدہ ہونے سے ملکہ اشتنگ ماہی خوار قلعہ دار طلسم سرخاب کو اڑا کر سامنے حیرت کے آئی۔ (طلسم ہوش ربا)

رنجیدہ ہونا: ۲ (لازم) خفا ہونا، ناراض ہونا، بیزار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہار از بسکہ حیرت سے رنجیدہ ہوکر آئی تھی اور طلسم سے باہر جانے کی عازم تھی اس سبب سے اشارے سے کہنے لگی کہ مجھے رہا کر دو میں مطیع (اسلام) ہوتی ہوں۔ (طلسم ہوش ربا)

رن چڑھنا: ۔ شریک جنگ ہونا، جنگ کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انجمن وغا ہر ایک تیغ و سناں نے گرم کی۔ رن چڑھنے کی گرم جوشیاں تھیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ پڑ کے اضافے کے ساتھ، رن پر چڑھنا زیادہ مستعمل ہے۔

رند: ۱ (بروزن پند) شرعی باتوں کا مذاق اڑانے والا، آزاد۔ (مجازاً) شرابی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پھریں مست بڑھاتے ہر طرف
چلیں رند بکارتے ہر طرف — (طلسم ہوش ربا)

رند: ۲ نواب سید محمد خاں لکھنوی کا تخلص سراج الدولہ نواب غیاث محمد خاں کے بیٹے تھے۔ ۱۲۱۲ھ میں فیض آباد میں پیدا ہوئے۔ جب تک فیض آباد میں رہے اپنا کلام میر مستحسن خلیق والد میر انیس اعلی اللہ مقامہ کو دکھاتے رہے اور رند تخلص کرتے تھے ۱۲۳۰ھ میں لکھنؤ چلے آئے اور یہیں سکونت اختیار کرلی۔ لکھنؤ آکر خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد ہوئے اور تخلص رند رکھا۔ پہلا دیوان "گلدستۂ عشق" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دیوان ۱۲۵۰ھ میں مرتب ہوا تھا۔ دوسرا دیوان ان کی وفات کے بعد طبع ہوا۔ تخلص کی مناسبت سے رندانہ زندگی بسر کرتے تھے اور

دربار اودھ کی مشہور عیش و عشرت اور مزے داریوں کا لطف اٹھاتے تھے۔ اپنے استاد آتش کے انتقال کے بعد شراب چھوڑ دی تھی اور منہیات سے تائب ہو کے کوچائے معلی کیلئے روانہ ہوئے مگر راستہ میں بمقام بمبئی عذر شرعی ہونے سے پہلے سفر آخرت اختیار کیا۔ ان کا کلام نہایت سادہ صاف ہے جس میں محاورات کی برجستگی اور تاثیر کا رنگ جھلکتا ہے بلند پروازی اور خیال آفرینی ان کے یہاں کم ہے مگر مذاق شعر بہت سلیم ہے۔ ان کے بہت سے مصرعے ضرب المثل ہیں۔ اثنا عشری مذہب رکھتے تھے۔

رَند: (سنسکرت رندہ) وہ سوراخ جو قلعے کی دیواروں میں اس غرض سے رکھتے تھے کہ غنیم پر اندر سے بندوق کا فیر کریں اردو، مذکر، متروک۔

چھاتی نکلا اس ڈھب کے مجھے اس نے کہ گولی ماری
آنکھ بندوق بنی رند بنا روزن کا رشک

رِندانہ: رند کی طرح کا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حافظ شیرازی بڑا عارف باللہ، دِلی حق آگاہ تھا..... عمدہ بہت کلام اور رندانہ اشعار کا بادشاہ تھا۔ (فسانۂ آزاد)

رند خرابات: وہ رند جس کا زیادہ وقت شراب نوشی اور شراب خانوں میں گزرے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ بے حیائی دیکھی نہیں جاتی۔ جو ہے مست، ہوشیار رند خرابات۔ (فسانۂ آزاد)

رند مذہب۔ رند مشرب: آزاد وضع، بد وضع۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "رند مشرب" بولتے ہیں۔ یہی فصیح ہے۔

رند مشرب ہے جو اے شاد نہ کر پاس صیام

کون مانع ہے کہ روزہ سر بازار نہ توڑ شاد لکھنوی

رُندنا: (بالضم اول) پامال ہونا، روندا جانا، کچلا جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

جوں سبزہ رندے اگتے ہی پیروں کے تلے ہم
اس گردش افلاک میں پھولے نہ پھلے ہم
(نواب وزیر علی خاں وزیری)

رَندنا: (بالفتح اول) صاف کیا جانا، رندہ کیا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَندہ: بڑھئی کا ایک اوزار جس سے لکڑی صاف اور ہموار کی جاتی ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ تختوں پر رندہ ہو جانے سے سب پٹرے برابر ہو گئے۔

قول فیصل:۔ پھیرنا، کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

جیسے (پھیرنا) میاں بڑھئی آپ چھ روپئے روز لے رہے ہیں لیکن آپ کو رندہ پھیرنا تک ٹھیک سے نہیں آتا۔ (کرنا) بڑھئی سب سے پہلے بچوں کو رندہ کرنا سکھاتے ہیں تب آگے بڑھتے ہیں۔ (ہونا) تم نے میز پر رندہ کیے بغیر پٹرے جڑ دیے۔ تمہیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ رندہ ہونا ضروری تھا۔

رُندھنا: ۱ (بالضم اول نون غنہ) پامال ہونا، پسنا، اردو مصدر، متروک۔

تیری رفتار سے دل کا عجب احوال ہوا
رُندھ گیا، پس گیا، مٹی ہوا، پامال ہوا صبا

رُندھنا: ۲ غمگین ہونا، مغموم ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

رُندھے عشق میں کوئی یوں کب تلک
جگر آہ منھ تک تو آنے لگا میر

اداس دھوپ، رُندھی چاندنی نکلتی ہے
ہوا ہمیشہ یہاں ڈر سے تیز چلتی ہے عشق

قول فیصل:۔ اب رندھنا کا استعمال زیادہ تر طبیعت کے ساتھ ہے۔ (طبیعت رندھنا)

رُندھنا: ۳ گھبرا آنا، جیسے بادل رندھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رِندھنا: (بالکسر اول و نون غنہ) ابلنا، پکنا، گلنا، ہندی، ہندو عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رَندھنا: (بالفتح اول و نون غنہ) بے خطا ہونے کے باوجود قصوروار ٹھہرایا جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ فساد کیا کسی نے دفعہ ایکسو سات چلی دوسروں پر بلا وجہ غریب رندھ گئے۔

رَندھیر: بہادر، شجاع، دلیر۔ ہندی، صفت اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

رِندی: رندوں کا کام، لاابالی پن، شہدپن، بدکاری۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

زندگی حسن پرستی میں کٹی
غفلت و رندی و مستی میں کٹی مرزا رسوا

رندی و ہوسناکی در عہد شباب اولیٰ: رندی اور ہوس پرستی جوانی ہی میں ٹھیک ہے۔ بڑھاپے میں یہ باتیں زیب نہیں دیتی ہیں۔ (فرہنگ امثال)

رَنڈ: (بالفتح اول و سکون نون و دال ہندی موقوف) ارنڈ کا درخت۔ سنسکرت، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ "ارنڈ" ہی کہتے ہیں۔

رُنڈ: (بالضم اول و سکون نون و دال ہندی موقوف) جسم بے سر۔ سنسکرت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَنڈ: (بالفتح اول و سکون نون و دال ہندی موقوف)

رانڈ کا مخفف ہے مرکبات میں استعمال کرتے ہیں ۔ جیسے رنڈسالا ۔ اردو ، رائج ۔

رنڈاپا :۔ بیوگی ، وہ زمانہ جو عورت پر بیوہ ہونے کے بعد گزرے ، اردو ، مذکر ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :۔ کچھ دن وہ مصیبت جھیلی ۔ اس کے بعد وہ مر گیا تو رنڈاپے میں بسر کی ۔ (فسانۂ آزاد)

رنڈاپا چھانا :۔ چہرے سے بیوگی کا اظہار ہونا ، اردو صرف عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :۔ جس نے حنائے گلگوں پوش کو اس حال پر ملال سے دیکھا دشمنوں کا بھی کلیجا پھٹ گیا رنگ حنا آ متغیر چہرے پر رنڈاپا چھایا ہوا بال کھلے ہوئے ۔

(طلسم ہوش ربا)

رنڈاپا دیکھنا :۔ بیوگی کا زمانہ دیکھنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :۔ ہائے میرا سہاگ سوگ سے بدل گیا ۔ رنڈاپا دیکھنا قسمت میں بدا تھا ۔ جتنی ہنستی نہ تھی اتنی اب روؤں گی ۔ (فسانۂ آزاد)

رنڈاپا کاٹنا :۔ بیوگی کا زمانہ بسر کرنا ۔ اردو صرف ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :۔ شریف عورتیں عزت کے ساتھ رنڈاپا کاٹنا اپنے لئے باعث شرف سمجھتی ہیں ۔

قول فیصل :۔ اس کا لازم رنڈاپا کٹنا بھی مستعمل ہے ۔ زیادہ تر رنڈاپے کے دن کاٹنا بصیغۂ متعدی اور رنڈاپے کے دن کٹنا بصیغۂ لازم بولتے ہیں ۔

رنڈاپے میں بسر کرنا :۔ بیوگی کی حالت یا عمر کے دن کاٹنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ اس کی بیوی تمام عمر رنڈاپے میں بسر کرے گی ۔ باپ نیم جان اور زندہ درگور ہو جائے گا ۔

(فسانۂ آزاد)

رنڈ رونا :۔ ۱ بیوہ عورتوں کی طرح رونا جھینکنا ۔ ہندی ، مذکر ، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

رنڈ رونا :۔ ۲ عورتوں کا گلا ، شکوہ ، شکایت ،

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

رنڈسالا :۔ وہ لباس جو عورت کو بیوہ ہونے پر شوہر کے ماتم میں پہناتے ہیں ۔ ہندوستان کی رسم ہے کہ جب عورت بیوہ ہو جاتی ہے تمام کنبے کی عورتیں جمع ہو کر سفید جوڑا پہناتی ہیں اور چوڑیاں وغیرہ جو سہاگ کی چیزیں ہوتی ہیں توڑ ڈالتی ہیں ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

سارا اپنا اتار کر گہنا
جوڑا رنڈسالے کا غرض پہنا — قلق

قول فیصل :۔ پہنانا ، پہننا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

شبیر کھڑے روتے تھے فرزند حسن کو
سیدانیاں رنڈسالا پہناتی تھیں دلہن کو — دبیر

بیوہ مجھے سب کہتے ہیں جو آئے گئے ہیں
کپڑے مجھے رنڈسالے کے پہنائے گئے ہیں — تعشق

رنڈ کھنڈ :۔ میں میخ ، بات بات پر اعتراض کرنا ۔ اردو ، مذکر ، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :۔ کبھی کہتی ہیں برات میں جاؤں گی کبھی کہتی ہیں نہیں کوئی جوڑا انھیں پسند نہیں آتا خواہ مخواہ کا رنڈ کھنڈ مچا رکھا ہے ۔

رنڈ منڈ :۔ چار ابرو کا صفایا کیے ہوئے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے رنڈ منڈ برہنہ ہوتا ہے ۔ چار ابرو کا صفایا ہونا بیشک میری تائید ہوتی ہے ۔ مگر اہل لکھنؤ اب کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

رنڈ منڈ :۔ ۲ وہ درخت جس کی شاخیں اور پتے نہ ہوں صرف تنہ رہ گیا ہو ۔ ہندی ، ہندوؤں کی زبان ۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں اس کا بدل ٹنڈ منڈ رائج ہے ۔

رنڈوا :۔ (طنزاً) وہ مرد جس کی بیوی مر گئی ہو ۔ اردو ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ کمبخت نے اپنی بیوی کو گود گود کے مار ڈالا اب رنڈوا پھر رہا ہے ۔

رنڈوا بھنڈوا :۔ خانہ خراب ۔ نگوڑا ۔ ہندی مذکر ، عورتوں کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

رنڈی :۔ ۱ عورت ۔ اردو ، مؤنث ، عورتوں کی زبان متروک ۔

محل صرف :۔ بی بی ، بگڑنے کی جگہ نہیں جب رنڈی مرد میں ساتھ ہوتا ہے تو طبیعت آپ سے بڑے بڑوں کی نہیں رہتی ۔ (طلسم ہوش ربا)

رنڈی :۔ ۲ کسبی ، زن بازاری ۔ اردو مؤنث ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ ایک آدھ رنڈی بگڑ گئی گئی تو اکہ اس کی پائنچے پھڑکاتی پیچھے پیچھے چلی جاتی ہے ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ ناچنے کا پیشہ کرنے والی عورت بھی رنڈی کہلاتی ہے ۔ مگر زن بازاری کا مفہوم اس میں کبھی پایا جاتا ہے ۔

لگیں رنڈیاں ناچنے ہر طرف
تکلف ہوا بزم سے بر طرف — اختر (شاہ اودھ)

عورتیں غصے میں ہر عورت کو کہہ دیتی ہیں ۔

ایک حرافہ رنڈی ہے مردار
آج کھائے گی میرے ہاتھ کی مار — شوق

بناوٹی غصے کے محل پر بھی کہہ دیتی ہیں ۔

بولی ہنس کر وہ غیرت حور — اختر
کچھ خبر ہے رنڈی جلی تجھ سے دور — (شاد اودھ)

رنڈیا:۔ بیوہ عورت، تاسف و تحقیر کے محل پر، اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان، متروک۔

محل صرف:۔ اے ملکہ تم نے خاوند کو ہار سے مارا ہر چند کہ مجھ کو خاوند سے کچھ غرض نہ تھی وہ اپنی رنڈیوں میں مست تھے میرا اور کچھ شغل تھا مگر پھر بھی بے وارثی رنڈیا تو نہ کہلاتی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

رنڈیاں ملوانا:۔ بھڑوے کا پیشہ کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ عمرو نے... خفا ہو کر کہا تو نے کوئی مجھ کو قرساق مقرر کیا ہے رنڈیاں ملواتا میں کیا جانوں۔ (طلسم ہوش ربا)

رنڈی باز:۔ تماش بین، عیاش۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رنڈی باز زیادہ تر کسی نہ کسی نشہ والی چیز کا استعمال ضرور کرتے ہیں۔

رنڈی بازی:۔ تماش بینی، زناکاری، عیاشی، اردو، مؤنث، صفت، غیر فصیح، رائج۔

ہم تو دشمن ہیں جعل سازی کے
آپ عادی ہیں رنڈی بازی کے — شوق

محل صرف:۔ جب رنڈی بازی سے فرصت ملی تو یہاں آئے میں ایسی الفت سے درگزری۔ (طلسم ہوش ربا)

رنڈی بازی میں پڑنا (پڑ جانا):۔ عیاشی میں پڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے پکار کر کہا کیوں اسے چھوڑ کر سے غوب واسطے فتح کرنے طلسم کے تو آیا تھا تو رنڈی بازی میں پڑ گیا (طلسم ہوش ربا)

رنڈی رکھنا:۔ رکھا کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عجب مزاج ہے جس رنڈی کو ایک مرتبہ رکھ لیتے ہیں دوبارہ اس کی طرف رخ نہیں کرتے

رنڈی کرنا:۔ مستقل طور سے کسی رنڈی کو رکھنا، کسی کسبی کو ملازم رکھ لینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تمہارے دودھ بھائی نے رنڈی کی ہے ہم کو دودھ کی ایسی مکھی جان کر نکال دیا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رنڈی کس کی جورو بھڑوا کس کا سالا۔ کوئی کمینہ شخص جب بے وفائی کرتا ہے تو طنزاً کہتے ہیں۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم پہلے ہی سمجھتے تھے کہ وہ کمینہ اور اوباش ہے مالک کا ساتھ نہیں دے گا آخر وہی ہوا کہ مالک کے خلاف گواہی دے دی سچ ہے رنڈی کس کی جورو بھڑوا کس کا سالا۔

رنڈی کی کمائی یا کھائے گاڑی یا کھائے ڈھاڑی:۔ حرام کا مال مفت خور کھاتے ہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

رنڈی منڈی:۔ بیوہ عورت۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ بیوی میں کوئی ہاتھ پکڑی تو بیاہی نہیں پھر رنڈی منڈی سے جلیں گی نہیں؟ (طلسم ہوش ربا)

رن سے پھرنا:۔ میدان جنگ سے واپس آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر: رن سے اصغر کا جھولا کے پھرے — عشق

رن کانپنا:۔ جنگ کے دوران میدان جنگ کانپتے ہوئے محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے — دبیر

رنکھا۔ رنکھی۔ رنکا۔ رنکی:۔ دوانسی، اردو، دہلی کی زبان۔

پھول بنتے ہیں ہماری قبر پر
کیوں رنکی شمع تربت ہو گئی — داغ

رن کی خبر نہ دھن کی چوٹ یہ دھمدھوسر کا ہے موٹا:۔ بے فکر توانا آدمی۔ (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ:۔ (۱) (بکسر اول) چھلا، حلقہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

رنگ:۔ (۲) سبز، سرخ، زرد، سیاہ وغیرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر جگہ تیرا نرالا ڈھنگ ہے
آپ ہے گوہر یہی گل میں رنگ ہے — صبا

قول فیصل:۔ مولف برہان نے اس کے ۲۴ معنی درج کیے ہیں (۱) لون (۲) حصہ، قسمت، نصیب (۳) عیب و عار (۴) محنت اور آزار، رنج (۵) زور، قوت، توانائی (۶) روح، جان (۷) شتر قوی (۸) مال و زر، اسباب (۹) نفع، فائدہ (۱۰) گدڑی جسے فقیر پہنتے ہیں (۱۱) طرز، روش، سیرت، قاعدہ، قانون (۱۲) مثل، مانند، نظیر، شبیہ (۱۳) نخچیر، پہاڑی بکرا بکری، جنگلی گائے بیل (۱۴) مکر، حیلہ، دغا (۱۵) زمین سے اگی گھاس (۱۶) خوبی، لطافت (۱۷) خوشی و تندرستی (۱۸) خجالت، شرمندگی (۱۹) خون، لہو (۲۰) رواج، رونق کار (۲۱) تھوڑی پونجی (۲۲) سونا، چاندی (۲۳) چوری (۲۴) قمار و حاصل قمار (۲۵) صاحب

حاکم (۲۶) بدخوب کی ضد (۲۷) احول، بھینگا (۲۸) کنایہ از اخذ وجبر باشد چنانکہ کسی از کسی طمع و توقع دارد گویند رنگے برو ندارد یعنی اخذ وجبری نمی تواند کرد (۲۹) خال تل نقطہ (۳۰) شیریں کاری یعنی مصدر فعل خوب شدن (۳۱) جلاجل، جھانجھ (۳۲) دائرہ (۳۳) شرم و حیا (۳۴) ناراستی و خیانت۔

مؤلف غیاث اللغات نے پدر یعنی باپ اور ابریشم کے معنی میں بھی لکھا ہے۔ صاحب لغات کشوری نے ماموں یعنی ماں کا بھائی بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ اس طرح رنگ کے (۳۷) معنی ہو گئے۔

رنگ :۔ ۲ مکر و حیلہ۔ جیسے رنگ گانٹھنا۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں صرف گانٹھنا ہی کے ساتھ (رنگ گانٹھنا) استعمال کرتے ہیں۔

رنگ :۔ ۳ عیب، ننگ و عار۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

رنگ :۔ ۴ روش، آئین۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف :۔ زمانے کا وہ رنگ نہیں ہے جو پہلے تھا۔

رنگ :۔ ۵ خوشی و تندرستی۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ خوشی کے معنی میں رنگ رلیاں، کی ترکیب مستعمل ہے یا رنگ میں بھنگ، کہتے ہیں۔

رنگ :۔ ۶ رنگینی، بہار۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

خاک اڑاتی پھرتی ہے باد خزاں
آج کل مٹی چمن کا رنگ ہے — صبا

قول فیصل :۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کے ایک معنی رونق اور چہل پہل بھی ہیں۔

کہہ رہی ہے یہ آنکھ ساقی کی
میرے دم سے ہے رنگ محفل کا — جلیل

رنگ :۔ ۷ قمار و حاصل قمار۔ فارسی، مذکر، جواریوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ رنگ بدرنگ کے پھیر میں عمر گنوائی پانسے پھینکتے پھینکتے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ :۔ ۸ رنگت، روپ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

یکتا ہے یار تو چمن روزگار میں
پایا نہ تیرا رنگ جو گل ہزار رنگ — صبا

رنگ :۔ ۹ طرز، روش، انداز۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذبح تو کرتا ہے لیکن پھر خبر لیتا نہیں
یہ نیا دیکھا ہے ہم نے اس ستمگار کا رنگ — کیف

رنگ :۔ ۱۰ ناچ، راگ، گانا۔ کھیل کود۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پڑھنا لکھنا تلاش معاش سب کی دم میں رسا لنگوٹی میں پھاگ، کبھی رنگ کبھی راگ پھیر میں ہو یا اور رنگ۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ :۔ ۱۱ وہ چیز جس سے رنگتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تھوڑا سا ہرا رنگ بازار سے لیتے آئیے گا۔

رنگ :۔ ۱۲ حال احوال، کیفیت۔ فارسی لفظ، فصیح، رائج۔

پینے سے کر چکا تھا میں توبہ مگر جلیل
بادل کا رنگ دیکھ کے نیت بدل گئی — جلیل

رنگ :۔ ۱۳ دیدہ زیبی، کشش، جاذبیت۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

سرمہ کشک، ہائے نزاکت سے آنکھ میں
تیغ نگاہ یار میں بھی آج رنگ ہے — امانت

رنگ :۔ ۱۴ دھوم۔ فارسی لفظ قلیل الاستعمال

کس زہرہ وش کی باغ میں آمد ہے صبح دم
صحن چمن میں راگ کا ہر سمت رنگ ہے — امانت

رنگ :۔ ۱۵ مانند، نظیر، مثل۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مہندی لگا کے خلق کو تم نے کیا ہلاک
پامال کون کون برنگ حنا نہیں — امانت

رنگ :۔ ۱۶ خوشی، خوشحالی، لطف، مزہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں چمن کے پھول بوٹے
ہو رنگ جو تو بہ آج ٹوٹے — شوق قدوائی

رنگ :۔ ۱۷ دستور، رسم، قاعدہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وکیل :۔ اب تو سب (شراب) پیتے ہیں فی صدی شاید دو چار بچ گئے ہوں ورنہ رسم عام ہے ہمارے شہر میں بھی یہی حال ہے۔

چٹن :۔ اجی اب سب کہیں یہی رنگ ہے؟ (سیر کہسار)

رنگ :۔ ۱۸ قسم۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بہار کے لئے بلبل کا حوصلہ دیکھو
ہزار رنگ کے گل کھائے چار دن کیلئے — رشک

لنگوٹی سر کھلی آندھی میں کیوں کھڑی ہے تو
ہزار رنگ کی ہوتی ہے اس غبار میں روح — جان صاحب

رنگ :۔ ۱۹ تماشا، سیر۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مصرع : عاشق کو دکھاتی ہے عجب رنگ جوانی — لاعلم

رنگ :۔ ۲۰ ہنسی مذاق، چہل۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ :۔ ۲۱ گنجفہ کی آٹھوں بازیوں کا نام۔ چوسر کی آٹھوں نردوں کا نام۔ اردو، مذکر، گنجفہ اور چوسر کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

مقدر کا پانسا بدلتا نہیں

فلک رنگ کی نرد چلتا نہیں — تجر

رنگ : ۲۲ ہمسر، جوڑ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

رنگ : ۲۳ مزہ، لطف، شغل۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چھیڑتے ہیں مجھے در پردہ شب وصل رقیب
رنگ کے رنگ میں سب رات گزارتے ہیں — امانت

رنگ : ۲۴ قوت، زور۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اب اس معاملے نے رنگ پکڑا ہے۔ (نور اللغات)

رنگ : ۲۵ برتاؤ، سلوک۔ اردو، مذکر، دہلی کی بان

ایک ہی رنگ ہے سب میں یہ تماشا کیسا
کوئی کیسا ہے کوئی چاہنے والا کیسا — داغ

رنگ : ۲۶ چائے کی ابلی ہوئی پتی کا رنگین پانی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آج ہمیں حرارت معلوم ہوتی ہے دودھ کی چائے نہ دینا۔ بس تھوڑا سا رنگ دے دو۔

رنگ : ۲۷ دلکش انداز، دل کو اپنی طرف کھینچنے والی کیفیت، دلکشی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی ایسا نہ ملا ہم کو حسیں جس میں ہو
تیری رفتار کا جادو، تری گفتار کا رنگ — جلیل

رنگ : ۲۸ طرز کلام، تقریر کا انداز، بات چیت کا طریقہ۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

ان کی تقریر تھی شریفانہ
پر بھی سا رنگ تھا ظریفانہ — مرزا رسوا

رنگ : ۲۹ نقشہ، تصویر، حلیہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

دکھلا رہے تھے رنگ علیؑ کی لڑائی کا
اعدا کے خوں سے لال تھا سبزہ ترائی کا — انیس

رنگ : ۳۰ خاصہ، خاصیت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مٹتی نہیں دشمنی کسی کی
رنگ آ ہیں ہے میری دوستی کا — جلیل

رنگ : ۳۱ نتیجہ، انجام۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

بھیج کر اس گل کو خط پوشیدہ کہتے دل میں ہیں
دیکھیے لاتا ہے کیا یہ نامہ و پیغام رنگ — تسلیم لکھنوی

رنگ : ۳۲ سماں، منظر۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

جوش بہار و سوز عشق دونوں یہ ایک ہی نہ ہوں
رنگ ہے لالہ زار میں سینۂ داغدار کا — آسی جونپوری

رنگ : ۳۳ تعصب، افتاد طبیعت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ملا ہوا ہے تعصب کا چہروں پر روغن
مٹا سکا نہ کوئی شیخ و برہمن کا رنگ — تجر

رنگ : ۳۴ حسن کی آب و تاب۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

کس رنگ میں دیکھا نہ ترے رنگ کا جلوہ
ہر رنگ میں ہے تو پہ ترا سب سے بری رنگ — سودا

رنگ اترنا (اتر جانا) : ۱ رنگ جاتا رہنا، روغن جاتا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ کہتے ہیں ہونٹوں کا بوسہ نہ دوں گا
اتر جائے گا رنگ میری مسی کا — امیر مینائی

رنگ اترنا (اتر جانا) : ۲ چہرے کا رنگ متغیر ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ اٹھانا : ۱ رنگ قبول کرنا۔ رنگ جذب کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

خونبار ئی فراق سے گل پوش ہو گئے
کپڑوں نے رنگ خون جگر کا اٹھا لیا — صبا

رنگ اٹھانا : ۲ رنگ کو اڑانا، رنگ کو زائل کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

اٹھائے رنگ سمجھ تم نے بات کے کہتے
وفا و مہر جو تھی رسم ایک مدت کی — میر

رنگ اٹھنا :۔ چوسر کی گوٹ کا سب خانے طے کرنے کے بعد کامیابی سے اٹھنا۔ اردو مصدر، چوسر کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

مصحفی چوسر میں جب ایسا ہی کرتا ہو کمی
تو ہی کہہ بتلا کہ رنگ اپنا کہاں سے اٹھ سکے — مصحفی

رنگ اثر جانا :۔ رنگ جمانا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف :۔ میاں نور کی روشنی طبع اور لسانی، لفاظی و جادو بیانی و معجز طرازی نے وہ رنگ اثر جمایا کہ محمد عسکری کو سفر کو بھی کا شوق چرایا۔ (امیر کہسار)

قول فیصل :۔ اب تمہارا رنگ جمانا بولیں گے یا تمہارا اثر جمانا بولیں گے رنگ اثر جمانا ملا کے نہیں کہیں گے۔

رنگ اچھالنا۔ رنگ پھینکنا، رنگ ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے کہا سنو بھئی تم مسلمان ہو کے رنگ اچھالتے ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ اچھلنا :۱ (لازم) ہولی یا نوروز میں ایک دوسرے پر رنگ ڈالا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں ہوا کھاتا اکڑتے برڑتے پہونچا تو ایک مقام پر کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی سو آدمی کے قریب جمع ہیں اور رنگ اچھل رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ اچھلنا : ۲ چرچا ہونا، دھوم ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

مسجدوں میں ہیں یہ ہو حق کے کہاں ہنگامے
رنگ توحید اچھلتا ہے خراباتوں میں — امیر

رنگ اداس ہونا :۔ رنگ کا آبدار نہ ہونا،

رنگ کا پھیکا ہونا۔ اردو صرف متروک۔

ع رنگ گل اس قدر اداس نہیں — ناسخ

رنگارنگ: ۱: عجب ہر رنگ، مختلف رنگوں کا طرح طرح کا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سر پہ ہے یہ فلک مینا رنگ
زیر پا سطح زمیں رنگارنگ — مرزا رسوا

قول فیصل:۔ زیادہ تر گلہائے رنگارنگ کی ترکیب مستعمل ہے جیسے "باغ سرسبز و شاداب..... طائران خوش الحان زمزمہ سرا، گلشن گلہائے رنگا رنگ سے پھولا پھلا۔" (طلسم ہوش ربا)

رنگارنگ: ۲: رنگین، دلچسپ۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

یاد تھیں ہم کو بھی رنگارنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئیں — غالب

رنگارنگ ہونا:۔ رنگین ہونا۔ مختلف رنگوں کا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگ اڑانا: ۱: رنگ زائل کرنا، اپنے فرو غ یا شوخی سے دوسرے کا رنگ پھیکا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مستی لبوں پہ مل کر سوسن کا رنگ اڑایا
لالے کا دل جلایا جب پان کھا کے تھوکا — شاد لکھنوی

رنگ اڑانا: ۲: طرز اڑانا، طرز سیکھ لینا، انداز اڑانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

وہ میں کہ راہ وفا میں قدم جمائے رہا
وہ تم کہ رنگ اڑاتے رہے زمانے کا — داغ / شاہجہانپوری

رنگ اڑانا: ۳: مزہ دینا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

محل صرف:۔ غزلیں ارباب نشاط کی زبانوں سے نکل کر کوچہ و بازار میں رنگ اڑانے لگیں۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

رنگ اُڑنا:۔ رنگ جاتا رہنا، رونق زائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارے شہر کو تقدیر نے کیا لوٹا
غبار ہو کے سڑک پر اڑا دلی کا رنگ — بحر

رنگ اڑنا: ۲: رنگ پھیکا پڑنا، غیرت سے چہرہ اتر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اگر ہنسی میں کبھی دانت کھل گئے اس کے
اڑے گا صورت شبنم در عدن کا رنگ — بحر

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رنگ اڑجانا" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

غیرت سے رنگ نازک اعمال اڑ نہ جائے
کیفیت نگاہ گنہگار دیکھ کر — یگانہ چنگیزی

رنگ اڑنا: ۳: چہرے کا رنگ خون کی وجہ سے متغیر ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

اڑ جاتے عاشقوں کا تری اردلی میں رنگ
ہولی کا جیسے کھیلتے ہیں ہر گلی میں رنگ — سحر

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رنگ اڑجانا" بھی رائج تھی۔

طوفان رشک وہ لب ساحل اٹھائیے
اڑ جائے بادباں کی طرح ناخدا کا رنگ — امیر

اب چہرے کا رنگ اڑنا مستعمل و فصیح ہے تنہا رنگ اڑنا جیسا کہ اشعار میں ہے مستعمل نہیں۔

رنگا سیار (نون غنہ) ظاہر میں پارسا باطن میں مکار، ایسا آدمی جو دنیا کو دھوکا دینے کیلئے پرہیزگاروں کی وضع قطع بنائے ہو، مگر حقیقتہً مکار اور فریبی ہو (اردو) مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اور مولوی بھی رنگے سیار بنے ہوئے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ اکھاڑنا:۔ کسی کا رنگ پھیکا کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب صاحب کے دل میں بھی یہ بات جم گئی اور میاں کمال الدین نظروں سے گر گئے وہ فقرہ چست کیا کہ جما جمایا رنگ اکھاڑ دیا۔ (سیکھار)

رنگ اکھڑنا (یا اکھڑ جانا) (لازم) بے رونقی ہونا، بے رونق ہو جانا، حال خراب ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اُف ری تری شوخی کہ بنا کھیل بگڑ جائے
اللہ رے تلوّن کہ جما رنگ اکھڑ جائے — ناسخ

رنگ کے آنا:۔ کوئی خصوصیت رکھنا کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل: اکثر استعمال ہوتا ہے "کیا وہ کہیں کے رنگا کے آئے ہیں"۔

رنگ اور ہونا:۔ رونق میں اضافہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بلبل کے ترانوں سے ہو رنگ اور چمن کا
انداز اڑائے وہ اگر میرے سخن کا — مصحفی

رنگ اور ہی کچھ ہونا:۔ دوسرا انداز ہونا۔ اردو فصیح، رائج۔

زاہدوں کو جھنکے دے آتے ہوئے بیر مغاں
اور ہی کچھ اب تمہارا ہے سخی داتا ہو رنگ — امیر

رنگا ہوا:۔ رنگین، کسی رنگ میں رنگا ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انگرکھا بسنتی رنگا ہوا پہنا، گلبدن کا پاجامہ زیب تن کرکے کنگن کلائی میں باندھا۔ (طلسم ہوش ربا)

رنگا ہوا: ۲: (کنایتہً) عارف کامل۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ حالانکہ یہ فقرہ ریا کار زاہد کے لئے استعمال ہوتا ہے "بڑا رنگا ہوا ہے" یعنی بڑا مکار و دغا باز ہے۔

رنگا ہوا سیار:۔ (کنایتہً) وہ شخص جس کا ظاہر

اچھا اور باطن خراب ہو۔ (امیراللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بجائے رنگا ہوا سیار رنگا سیار بولتے ہیں جیسے "تمہارے بگڑ جگ رنگے سیار کا رنگ پھیکا ہو گیا اب تم ہو آتے ہو"۔ (فسانۂ آزاد)

رنگائی:۔ رنگنے کی اجرت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس ساری کی رنگائی ۲ روپے ہوگی۔

رنگ ایک ہونا:۔ ایک حال ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پشمینہ و گلیم میں ہے فرق ظاہری
مرنے کے بعد ایک ہے شاہ و گدا کا رنگ — امیر

رنگ آبدار ہونا:۔ رنگ چمکیلا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آنکھیں جو روتے روتے مری لال ہو گئیں
ہنس کر وہ بولے واہ ہے کیا آبدار رنگ — ناسخ

رنگ آمیزی:۔ (فارسی میں رنگ آمیز نقاش) نقاشی، مصوری، عبارت آرائی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مکان کیا... صنم کدہ ہے پریخانہ ہے۔ اس نزہت کدۂ فردوس زیب کی صناعی اور رنگ آمیزی کا آب و تاب اور دلآویزی سے خدا کی قدرت مجسم نظر آتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ آمیزی کرنا:۔ بات کو نمک مرچ لگا کے بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حضور مرزا صاحب نے تو اور ہی رنگ آمیزی کی تھی۔ میں حیران تھا کہ ماجرا کیا تھا۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم رنگ آمیزی ہونا بھی مستعمل فصیح ہے۔

رنگ آنا:۔ ۱ (لازم) رنگ چڑھنا۔ پھیکا پن جاتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رنگریز کیا کرے میلے کپڑے پر کہیں اچھا رنگ آتا ہے۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت رنگ آ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "اتنے میں میرزا صاحب نے فوجی کو افیم کے عوض خالی پانی پلا دیا۔ بالکل خالی پانی ہی نہ سمجھ لیجئے گا۔ اس میں ذرا سا کتھا بھی ملا تھا جس میں رنگ آ جائے۔" (فسانۂ آزاد)

رنگ آنا:۔ ۲ چہرے پر خوشی کی سرخی دوڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مژدۂ آمدن خط میں ہے تاثیر بہار
سن کے قاصد سے مرے چہرے پہ رنگ آہی گیا — مصحفی

رنگ باز:۔ جھوٹا تقدس ظاہر کر کے لوگوں پر اپنی دھاک جمانے والا، وہ شخص جو بڑا چھلیا مگر ظاہر میں شریف ہو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تو یہ کہئے اچھا رنگ جمایا تھا بڑے رنگ باز آدمی ہیں حضرت۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ بازی:۔ بکیتی، بدمعاشی۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ بڑی رنگبازی آ گئی ہے آپ کو ہاتھ پیر توڑ کے ڈال دوں گا۔

رنگ باندھنا:۔ سماں باندھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ترانہ سنجی بلبل نے رنگ باندھا ہے
عروس باغ کو ہے وجد جھومتی ہے نسیم — منیر

رنگ بدلا ہونا:۔ حال دوسرا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

سوسن ہر ایک پھول ہر اک نجم ہے زحل
بدلا ہوا ہے ہجر میں ارض و سما کا رنگ — امیر

رنگ بدل جانا:۔ ۱ کسی چیز کے رنگ کا متغیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کچے رنگ سے رنگنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو مہینے میں ساری کا رنگ بدل گیا۔

رنگ بدل جانا:۔ ۲ روش تبدیل ہو جانا، وضع بدل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع بدلے نہ وہاں کے رنگ زمانہ بدل گیا — تعشق

قولِ فیصل: تیسرے انقلاب کے معنی میں بھی کہا ہے۔

رنگ بدلنا:۔ ۱ ایک رنگ سے دوسرا رنگ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

ع بدلتے نہیں پر بدلتے ہیں رنگ — بے نظیر

رنگ بدلنا:۔ ۲ طرز بدلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے — آتش

رنگ بدلنا:۔ ۳ انقلاب ہونا، ایک رنگ سے دوسرا رنگ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگ بدلا ہوا ہے عالم کا
ہیں دگرگوں زمانے کے انداز — حالی

رنگ بدلنا:۔ ۴ حالت بدلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

حال تیرا عزیز کون سنے
رنگ بدلا ہوا ہے محفل کا — عزیز لکھنوی

رنگ بُرا ہونا:۔ حال خراب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آنکھوں کا ہماری رنگ بُرا ہے دن رات اس سوچ میں دم رکتا ہے۔ (انشائے سرور)

رنگ برتنا:۔ سلوک کرنا، برتاؤ کرنا۔ اردو صرف، دلی کی زبان۔

نہ طور دیکھے نہ رنگ برتے غضب میں آیا ہوں دل لگا کر
وگرنہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر — داغ

رنگ برنگ کا:۔ (فارسی میں رنگ برنگ) طرح طرح کا، مختلف رنگوں کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- پردے رنگ برنگ کے ہر دالان کے سرے پر آویزاں ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

رنگ برنگی:- طرح طرح کی، رنگ رنگ کی۔ اردو صرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- پانچ پانچ چھ چھ سو کی پالکت کی کابکیں ہر سمت رنگی ہیں لکھنؤ سنیاں بھی رنگ برنگی۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ بگڑنا:-۱ (لازم) رنگ کا خراب ہونا، بے رونقی ہونا۔ بدرنگ ہونا۔ اردو صرف، (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں بہت کم مستعمل ہے

رنگ بگڑنا:-۲ حالت متغیر ہونا، پتلا حال ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نیرنگ آسماں سے بچے گا قضا کا رنگ
بگڑے گا خاک و آتش و آب ہوا کا رنگ — صبا

رنگ بنانا:-۱ دھج بنانا۔ اردو صرف، متروک۔

مصحفی گریباں سارا لہو سے تر ہو
رنگ اپنا ظالم تو نے کہاں بنایا — مصحفی

رنگ بنانا:-۲ جائے بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہم رنگ بناتے ہیں تم دوڑ کے دودھ لے آؤ۔

رنگ بندھنا:-۱ (لازم) رونق بکھرنا، زیبا ہونا، زیب دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارے داغ ہنس کر ابھی مٹا دیتے
بندھا ہوا ہے ترے ہاتھ نورتن کا رنگ — بحر

رنگ بندھنا:-۲ سماں بندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فائدہ اٹھاتے باندھتے ہیں جو مضموں زلف کے
شعر جب پڑھتے ہیں ہر یاروں میں بندھ جاتا ہے رنگ — امیر

رنگ بہار پر ہونا:- شادابی اور تازگی کا عروج پر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خزاں کو دخل نہیں باغ شاعری میں کبھی
بہار پر ہے ہمیشہ گل سخن کا رنگ — بحر

رنگ بھرا:- وہ شخص جو رانگ کا زیور بناتا ہو۔ اردو صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- بالعموم رائج نہیں۔

رنگ بھرنا:-۱ (متعدی) نقشے یا تصویر میں موقع موقع سے رنگ آمیزی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنجے نہ دے اثر مرے رنگ شکستہ کا
مانی بھرے شبیہ میں گر لاکھ بار رنگ — ناسخ

قول فیصل:- اس کی تکمیلی صورت بھی رائج و فصیح ہے۔ (رنگ بھر دینا)

بس دیکھ لی حقیقت نقاشی خیال
سب اپنے رنگ بھر دیئے تصویر یار میں — غالب

رنگ بھریا:- جست کے کھلونے بنانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رنگ بھنگ کرنا:- (متعدی) لطف بگاڑنا (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ رنگ میں بھنگ کرنا بولتے ہیں جس کے معنی ہوئے بے لطفی پیدا کرنا کہ لطف بگاڑنا۔ لطف بگاڑنا خلاف محاورہ ہے۔ اس کا لازم رنگ بھنگ ہونا بھی نکلتا ہے مگر اہل لکھنؤ رنگ میں بھنگ ہونا بولتے ہیں۔

رنگ بے رنگ رہنا:- (لازم) حالت کا خراب رہنا، بے کیفی رہنا۔ اردو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل بہت تنگ رہا کرتا ہے
رنگ بے رنگ رہا کرتا ہے — آتش

رنگ پاشی:- رنگ کھیلنے کی رسم جو ہولی کے دوسرے روز ہوتی ہے اور اس میں ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے ہیں۔ اردو۔ مؤنث، اردو داں اہل ہنود کی اصطلاح۔

رنگ پانا:- دیدہ زیبی ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مہندی نے ہاتھ پاؤں ترے اور اڑ چلے
سرمے سے چشم شوخ نے پایا بلا کا رنگ — امیر

قول فیصل:- فروغ پانا کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جو اب نہیں بولتے۔

کسو کی بات نے آگے مرے دیا یار رنگ
دلوں میں نقش ہے میری بھی رنگ سازی کا — میر

رنگ پتلا ہونا:- حال بے حال ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

تم جو مے خانے میں نہیں آئے
مئے گلرنگ کا ہے پتلا رنگ — آتش

رنگ پختہ ہونا:- رنگ کا ایسا پکا ہونا کہ دھونے سے نہ چھوٹے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- سبز کپڑا خریدنے میں احتیاط سے کام لیا کرو اس لئے کہ سبز رنگ اکثر پختہ نہیں ہوتا۔

رنگ پر آنا:-۱ رونق پر آنا، بہار پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نشۂ بادہ ہوا غازہ رخ گلگوں کا
رنگ پر اور ترا باغ جوانی آیا — امیر

رنگ پر آنا:-۲ زوروں پر ہونا، تیز ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مضموں نئے بندھے گل رخسار یار کے
آتی چلی ہے اپنی طبیعت بھی رنگ پر — امیر

رنگ پر کھینچ لانا:- اپنے راستے پر لے آنا، اپنا سا بنا لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھینچ لایا حسن کو بھی عشق اپنے رنگ پر

ضعف سے ہیں زرد رو دو سوٹے سے پیلا ہوگیا — وزیر

رنگ پرواز کرنا:- چہرے کا رنگ اتر جانا، منھ فق ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

اک پتنگے کی جو ہم نے کھدی آج
رنگ وا عنقا کا کر گیا پرواز — حالی

رنگ پر ہونا:- بہار پر ہونا، رونق پر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کندن پہ یار صاف ہے مینا چڑھا ہوا
کیا رنگ پر ہے سبزۂ خط سے عذار رخ — قبا

رنگ پریدہ:- اڑا ہوا چہرے کا رنگ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا دن تھے وہ کہ یاں بھی دل آرمیدہ تھا
رو آشیاں تھا طائر رنگ پریدہ تھا — میر

رنگ پریدہ رہنا:- چہرے کا رنگ فق رہنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

عدو کا پریدہ رہے رنگ رو
پریشاں بکھرے شل ہو چار سو — سید مسیح خزاں

رنگ پریشان ہونا:- حال پریشان ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بشکل شمع نہیں آج روشنی منھ پر
برنگ دود پریشاں ہے انجمن کا رنگ — بحر

رنگ پڑ جانا یا پڑنا:- رنگ کا جسم پر پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہم ہولی کے دن بازار میں نکلے لوگوں نے منع کیا آج باہر نہ نکلیے ورنہ رنگ پڑ جائے گا۔
(فسانۂ آزاد)

رنگ پکا ہونا:- (لازم) رنگ کا پختہ اور مستقل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیغ قاتل سے نہ چھوٹے گا لہو دھونے پر
چمن عشق میں ہے رنگ ہمارا پکا — اسیر

رنگ پکڑنا:- ۱ (متعدی) رنگین ہونا، رنگ قبول کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کشتہ ہوں میں بزاری جلاد کا عاشق
تلوار نہیں رنگ پکڑتی ہے لہو سے — آتش

رنگ پکڑنا:- ۲ (کنایتہً) رونق حاصل کرنا، بارونق ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سامنے تیرے روئے رنگیں کے
لالہ و گل نے بھی نہ پکڑا رنگ — آتش

رنگ پکڑنا:- ۳ انداز اختیار کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عشق نے پکڑا نہ تھا غالب ابھی وحشت کا رنگ
رہ گیا تھا دل میں جو کچھ ذوق خواری ہائے ہائے
غالب دہلوی

رنگ پھبنا:- رنگ کا دلکش معلوم ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

پھبتا پھبتا رنگ اس کا اور وہ مکھڑا دل فریب
ہائے یہ عالم ہے کس تصویر کے انداز میں — مصحفی

رنگ پھر جانا:- ۱ کسی چیز پر رنگ کا لگایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ان الماریوں پر ایک دفعہ اور رنگ پھر جائے تو اچھی معلوم ہونے لگیں۔

رنگ پھر جانا:- ۲ (کنایتہً) رونق آ جانا، بشاشت ظاہر ہونا۔ اردو صرف، (فرہنگ اثر)

قول فیصل:- اب قریب بہ متروک ہے۔

رنگ پھوٹنا:- رنگ کا ایک طرف سے پھوٹ کے دوسری طرف ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگ حنا نہیں کہ صفائے بدن سے یہ
پھوٹا ہے رنگ عارض دلدار پاؤں میں — ناسخ

قول فیصل:- تکمیلی صورت سے رنگ پھوٹ نکلنا بھی رائج و فصیح ہے۔

دیکھئے گا ان گلوں میں تازگی ہے کس قدر
پھوٹ نکلا دامن امید سے رنگ اثر
صفی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

رنگ پھیرنا:- (متعدی) رنگ پھیر کے کسی چیز کو رنگین کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ان الماریوں پر ایک بار اور رنگ پھیر دو

رنگ پھیکا پڑنا (یا پڑ جانا):- ۱ رنگ ہلکا ہونا، رونق میں کمی آ جانا، شرم یا خجالت سے چہرے کا رنگ اڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

رشک خوں کا رنگ پھیکا پڑ گیا
زخم بھر آئے دل جس سے گیا — داغ

رنگ پھیکا پڑنا (یا پڑ جانا):- ۲ بے وقعت ہو جانا، کسی کے مقابلے میں رنگ نہ جمنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- رفقائے دیرینہ کو یہ امر ناگوار گزرا کہ ایک غیر شخص آکر نواب کے دربار میں رنگ جمائے اور ہمارا رنگ پھیکا پڑ جائے۔ [illegible]

رنگ پھیکا کرنا:- بے رونق کرنا، بے وقعت کرنا، شرما دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنگریزوں نے زمرد کا کیا پھیکا رنگ
بن گیا لوح زبرجد فلک مینا رنگ — قلق

قول فیصل:- اس کی تکمیلی صورت "رنگ پھیکا کر دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔

چہرۂ گل بے ملاحت شور بلبل بے مزہ

کس قدر پھیکا خزاں نے کر دیا گلشن کو رنگ سیفؔ

رنگ پھیکا ہونا:۔ کسی کے مقابلے میں کم وقعت معلوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو رنگ تجھ میں ہے کہاں اس میں
کہیں نہ پھیکا ہو رنگ سونے کا ناسخؔ

قول فیصل:۔ نفی کے ساتھ بھی مستعمل و فصیح ہے

گلوں کو دیکھ کر کہتا ہے وہ شوخ
ہمارا رنگ بھی پھیکا نہیں ہے اکبر الٰہ آبادی

رنگ پیدا کرنا:۔ ا رنگینی طبیعت یا رنگینی مزاج کے اعتبار سے کوئی رنگ اختیار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فکر رنگیں نے تیری اے آتشؔ
کیسے کیسے کئے ہیں پیدا رنگ آتشؔ

رنگ پیدا کرنا:۔ ۲ کسی رنگ کو اختیار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بستی اطلس دریا نے کیا پیدا رنگ
ہلکا ہلکا جو کہیں تھا تو کہیں گہرا رنگ تعشقؔ

رنگ پیدا کرنا:۔ ۳ آثار نمایاں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پیکر دولت میں پیدا ہوگا رنگ انقلاب
قوم دیکھے گی زلیخا کی طرح عود شباب
عشقی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

رنگت: ا چہرے کا رنگ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج

رو کر کہا یہ ہے وہی صورت پہ رخسار
وہ تازگی ہے اب نہ وہ رنگت پہ رخسار تعشقؔ

قول فیصل:۔ اسی کو چہرے کی رنگت بھی کہتے ہیں۔ جیسے آپ کے چہرے کی رنگت سے بھانپ لیا کہ اتنی محفل میں ایک یہ ہمدرد ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رنگت: ۲ کپڑے کے اوپر کا رنگ۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی
سو شوب پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی داغؔ

رنگت: ۳ روپ، حسن و جمال، جوبن۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہے نام خدا دا چھڑنے کچھ زور و تماشا
گلات ایسی جبین قمر جبین او دیکھو کر
یہ آپکی رنگت اور اس پہ ملاحت (طلسم ہوشربا)

رنگت: ۴ حالت، کیفیت۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

ہے یہی رنگت حنا نے پائے جاناں کی اگر
پنجۂ مرجاں ہر اک نقش قدم ہو جائے گا ناسخؔ

قول فیصل:۔ اب اس مقام پہ رنگ زیادہ بولتے ہیں۔

رنگت: ۵ رنگ کا اثر، رنگ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

کی شست و شو ہزار مگر پھر بھی اے جلیلؔ
رنگت لہو کی دامن قاتل میں رہ گئی جلیلؔ

رنگت: ۶ تاثر کی کیفیت جو چہرے سے نمایاں ہو۔ اردو، مونث۔

محل صرف:۔ آپ کے چہرے کی رنگت سے بھانپ لیا کہ اتنی محفل میں ایک یہ ہمدرد ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رنگت اتارنا:۔ رنگت کی نقل کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مردم دیدۂ عاشق ہیں عجب صورت گر
نظر آئی تری صورت کہ اتاری رنگت رشکؔ

رنگت اڑنا:۔ ا رنگ زائل ہونا، رنگ جاتا رہنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نہ بیٹھو لاش پر مجھ بے نوا کی
کہیں رنگت نہ اڑ جائے حنا کی قدر بلگرامی

رنگت اڑنا:۔ ۲ چہرے کا رنگ اڑنا، چہرہ متغیر ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہوں میں وہ بلبل قفس اب کبھی نہ بھولا یاد گل
جب اڑی چہرے سے رنگت یاد کی گلزار کی تسلیمؔ

رنگت آنا:۔ رنگ پکڑنا، رنگ چڑھنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رنگت بدلنا:۔ رنگ بدلنا، چہرے کا رنگ بدلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت رنگت بدل جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

میری صورت سے اگر نفرت نہیں
کیوں بدل جاتی ہے رنگت آپ کی ہجرؔ

چہرے کے ساتھ چہرے کی رنگت بدلنا و بدل جانا بھی انھیں معنوں میں بولتے ہیں

آتے ہی غیظ چہرے کی رنگت بدل گئی
زہرا کے آفتاب کی صورت بدل گئی تعشقؔ

رنگت پھوٹ نکلنا:۔ رنگ پھوٹ نکلنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

پھوٹ نکلی ہے سویدا کی جو رنگت اے صنم
صاف آتا ہے نظر یاں ترا پہلو سیاہ ناسخؔ

رنگت چھوٹنا:۔ رنگ اڑنا، رنگ مٹ جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

ع سیکڑوں شوب پڑیں تربا کبھی نہ چھوٹے رنگت تیز

رنگترا:۔ سنگترا۔ ایک قسم کی بڑی اور میٹھی نارنگی۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ تینوں بہنیں رنگترے کے درخت کے پاس جا کر کھڑی ہو گئیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ یہ نام محمد شاہ رنگیلے کا رکھا ہوا ہے

اب سنترہ ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔
رنگت زرد ہونا: چہرے کا رنگ پیلا پڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگت تپ درد دل سے مری ہوگئی ہے زرد
ان کو مگر حبنت کی پھر بھی خبر نہیں — داغ

رنگت سفید ہونا: رنگ سفید ہونا۔ اردو صرف (نور اللغات)
قول فیصل: زبان میں رنگ سفید ہونا ہی رائج ہے۔
رنگت سفید ہونا: ۲- پریشانی اور اضطراب کی وجہ سے چہرے کا رنگ سفید ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی سن لے ترا رونا تو ہو رنگت سفید
رنگ کا طوفان ابھی آجائے جوئے شیریں — رشک

رنگت شوخ ہونا: رنگ شوخ ہونا، رنگ گہرا ہونا۔ اردو صرف، (نور اللغات)
قول فیصل: اب رنگ شوخ ہونا ہی زیادہ فصیح ہے۔
رنگ تغزل: غزل کا انداز۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہو غلط رنگ تغزل یہ بجا ہے دلکش ایجاد
دیکھ تو نظم صفی سلک گہر ہے کہ نہیں — صفی لکھنوی ([illegible])

رنگت غیر ہونا: شرم یا ندامت سے چہرے کا رنگ بدلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یار تری زلف کی تعریف سن کر تیرے
غیر رنگت ہوگئی کافور عنبر ہوگیا — جگر

رنگ تغیر ہونا: رنگ بدلنا، زائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس باغ میں ہوا ہے اس گل کے بے خزاں
رنگ حنا ہوگیا کبھی تغیر ہاتھ میں — ناسخ

رنگت کھلنا: چہرے کے رنگ کا بارونق ہوجانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

مہتاب پر گمان ہوا آفتاب کا
رنگت جو تیری نشے میں بے ساختہ کھلی — داغ

رنگت لانا: رنگ ظاہر کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

اے گل تازہ اگر ڈالے تو کمانتوں کا اچار
شیشۂ گل سے ابھی لائے اچاری رنگت — رشک

رنگت ماند ہوجانا: حسن پھیکا پڑ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محل صرف: اس پری کے مقابل میں نازو کیا پرستان کی پری بیٹھ جائے تو اس کی رنگت اس کے سامنے ماند ہوجائے۔ (اسیر کہسار)
رنگت متغیر ہونا: چہرے کا رنگ بدل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف: مس مینڈا کا عجب حال تھا گورے گورے گالوں کی رنگت متغیر ہوئی جاتی تھی کبھی باپ جاتی کبھی ماں بہن یاد آتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)
رنگت نکالنا: (متعدی) چہرے کا رنگ نمایاں کرنا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)
قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔
رنگت نکلنا: چہرے کا رنگ نمایاں ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

خوشی میں ہم نے یہ شوخی کہیں نہیں دیکھی
دم عتاب جو رنگت تری نکلتی ہے — داغ

رنگت نکھرنا: چہرے کی رونق بڑھ جانا، رنگ صاف ہوجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
رنگ توا سا اور مہتاب سا نام: صورت شکل اور نام میں اختلاف برعکس نہند نام زنگی کافور۔ (فرہنگ فر بحوالہ خزینۃ الامثال)
قول فیصل: اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رنگت ہوائی ہونا: چہرے کا رنگ اڑنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

ہیبت سے ہوائی ہوئی مہتاب کی رنگت
نکلی مرے منہ سے جو کبھی آہ شرربار — جگر

رنگ ٹپکنا، رنگ چونا: چمکیلا، چہچہا، بارونق ہونا۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)
قول فیصل: لکھنؤ میں رنگ چونا بالکل نہیں بولتے۔ رنگ ٹپکنا کسی کے ساتھ مستعمل ہے۔
رنگ ٹپکنا: (لازم) رنگ کا تراوش کرنا، کسی خاص حالت میں خاص حالت ظاہر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثل شفق چرخ وہ بت آئے لب بام
رنگ اثر اس نالۂ شبگیر سے ٹپکے — جرأت

رنگ جبیں میں کہاں ہوتی ہے سرخی اس قدر
فصل گل آئی ٹپکتا ہے ترا گلشن کا رنگ — کیف

رنگ ٹھہرنا: رنگ کا پائدار ہونا، رنگ نہ اڑنا، اڑتے ہوئے رنگ کا مزید تغیر پذیر نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہزار حیف نہ ٹھہرا گل چمن کا رنگ
خزاں میں صورت طوطی اڑا چمن کا رنگ — جگر

رنگ جاتا رہنا: رنگ زائل ہوجانا، رنگ مٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرگ دشمن پر کیا افسوس تم ملتے تو ہو
پھر ملو گے ہاتھ جو رنگ حنا جاتا رہا — امیر

رنگ جل جانا: (لازم) رنگ کا سیاہ ہوجانا، تیز دھوپ یا غم و غصہ یا خون کے سیاہ ہوجانے سے چہرے پر سیاہی چھا جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تپ سے وہ آفتاب جو پڑ تو پڑے ترا

جل جائے لالہ زار کا اے گلعذار رنگ — ناسخ

قول فیصل:۔ اب عوام میں زیادہ تر رنگ کھلیں جانا بولتے ہیں۔

رنگ جمانا:۱ اثر ڈالنا، کسی شخص یا گروہ پر اپنا وقار قائم کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

پامال خزاں کب تک اس گلشن ہستی میں
کچھ رنگ جما اپنا او سبزۂ بیگانہ — شفق لکھنوی

قول فیصل:۔ رنگ جمانا کا ایک مفہوم ہے کسی کے دل میں جگہ پیدا کرنا۔

پان اس شوخ کو کھلاتے ہیں
اپنا رنگ اس طرح جماتے ہیں — رند لکھنوی

رنگ جمانا:۲ زور پکڑنا، پاجوش ہونا۔ اردو نثر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب سائیس گھوڑے کو اصطبل میں لے گیا تو تھوڑی دیر کے بعد طلائن نے پھر رنگ جمایا (سیر کہسار)

رنگ جمنا:۱ اعتبار پیدا ہونا، کسی کا کسی جگہ کچھ فروغ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باغ جہاں میں رنگ صبا کا جما رہے
دشمن کا منھ سیاہ رخ دوست لال سرخ — صبا

رنگ جمنا:۲ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگ جما نہیں لالے کا بھرا ہے غیرت گل
وا چمن میں جو ترے بند قبا ہوتے ہیں — امانت

رنگ جمنا:۳ بنیاد پڑنا، رسائی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جمے ہمارا رنگ اس در پر سگ درباں کا جگ نوئے
گئی انداز کی جو پڑ بچھایا چاہیے پہلے — امیر

رنگ جمنا:۴ دھاک ہونا، سکہ بیٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیوی بھی سمجھیں کہ یہ تو کوئی بڑا جن ہے، بات کرتے تلوار سوت کے بیٹھا ہے کانپ اٹھی اور اب ہمارا رنگ خوب جما ہوا ہے۔ (سیر کہسار)

رنگ جوانی چمکنا:۔ جوانی کا ابھار ہونا، رنگ روغن نکل آنا۔ (لغت دہلی)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ یوں نہیں بولتے۔

رنگ جھمکنا:۔ رنگ ظاہر ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

جب سے خورشید ہوا ہے چمن افروز حسن
رنگ گل جھلکے ہے ہر بات میں ہے گی او جھل — میر

رنگ چڑھانا:۱ (متعدی) ریتی چڑھانا، رنگ نکالنے کے واسطے کسوم کو بھگو کر رکھوانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے رائج نہیں۔

رنگ چڑھانا:۲ رنگنا، رنگین کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف:۔ خورشید رنگ ساز دو شالوں پر رنگ چڑھانے میں بہت مشاق ہے۔

رنگ چڑھنا:۱ (لازم) رنگ دار ہونا، رنگین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کالے رنگ پر کوئی رنگ نہ چڑھے گا۔

رنگ چڑھنا:۲ نشے میں آنا۔ مست ہونا، کیف طاری ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ساقی ہے چڑھا آج تو یہ رنگ ہوا پر
شیشہ ہو گرے پھینکیے گر سنگ ہوا پر — درد

رنگ چمکانا: جلا کرنا، صیقل کرنا۔ آب و تاب بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے خراش دل نے کیسا میرے دل کا رنگ چمکایا — امیر

قول فیصل:۔ اس کی تمثیلی صورت رنگ چمکا دینا بھی ہے۔

ہے کیا باغ میں چمکا دیا او سحر رنگ شفق — ذوق

اس کا ایک مفہوم ہے افزوں کر دینا

بوسۂ خون تیرہ نے رنگ جنوں چمکا دیا — نسیم

رنگ چمکنا:۱ نکھرنا، رنگ کی آب و تاب بڑھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئی نہ خون تن کشتگاں میں وہ سرخی
نہیں تو اور چمکتا تری سناں کا رنگ — مصحفی

رنگ چمکنا:۲ شہرت زیادہ ہونا، عزت زیادہ ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ہے اسی عالم پہ اب انکے رخ روشن کا رنگ
جس قدر چمکا تھا آگے دو دکان عین کا رنگ — کیفی

رنگ چوکھا آنا: گہرا رنگ آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہینگ لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے۔

رنگ چونا:۔ رنگ ٹپکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رنگ چھا جانا یا چھانا:۔ (لازم) رنگ کا کسی مقام پر محیط ہونا۔

عجب رنگ اس باغ پر چھا گیا
ہوا رنگ جو سامنے آ گیا (شاہ اودھ) — اختر

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی فرد یا جماعت کا متاثر ہونا اور اپنا ہمنوا بن جانا۔

آنکھیں اگر سفید تو ہیں زرد ہاتھ پاؤں
چھایا ہے تیرے عشق میں مجھ پہ قضا کا رنگ — امیر

رنگ چھٹنا:۔ رنگ جاتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مے کشی سے تیرہ باطن ہوں نہ روشن دل کبھی
دھونے سے چھٹتا نہیں ہرگز ذرا آہن کا رنگ — کیفی

رنگ چہچہا ہونا:۔ رنگ شوخ ہونا، رنگ گہرا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہزار پنجۂ مرجان کا چہچہا ہو رنگ
وہ دلربائی دست حنائی مشکل ہے — آتش

رنگ چہرے کا نکل آنا:۔ رنگ صاف ہو جانا۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔

بڑا ناداں ہے قاتل رنگ چہرے کا نکل آئے
اگر غازہ ملے دو چار دن خاکِ شہیداں کا — فصاحت

رنگ چھڑکنا:۔ (متعدی) رنگ کے چھینٹے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ پھریرے پر سرخ رنگ چھڑک دو تو ایک خاص کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

رنگ چھوٹنا:۔ رنگ زائل ہونا، رنگ مٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل خون ہو کے میرا اک چھوٹتا ہے اس سے
جس گل کے ہاتھ آ کر رنگِ حنا نہ چھوٹے — امیر

رنگ خام ہونا:۔ رنگ کچا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دو ہی دن میں ڈھل گیا بس دیدۂ نرگس کا تیل
کس قدر رائے باغباں تھا خام اس گلشن کا رنگ — کیف

رنگ دار:۔ رنگین۔ فارسی صفت۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ کثرت سے جن خربوزوں کو مٹی میں دبا کے تیار کرتے ہیں وہ بہت رنگ دار ہوتے ہیں۔

قولِ فیصل:۔ اس معنی میں زیادہ تر خوش رنگ بولتے ہیں۔

رنگ دکھانا (دکھلانا):۔ ۱۔ (متعدی) کیفیت دکھانا، لطف دکھانا، حالت دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھلاتی ہے چمن میں جو فصلِ بہار رنگ
وحشت یہ مجھ سے کہتی ہے صحرا کے خار رنگ — ناسخ

رنگ دکھانا (دکھلانا):۔ ۲۔ طرز دکھلانا، انداز دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک بوٹے سے قد کا ہے زمیں نقش جو بیٹھا
دل رنگ دکھاتا ہے عقیقِ شجری کا — آتش

رنگ دکھانا (دکھلانا):۔ ۳۔ اثر ظاہر کرنا، نتیجہ دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دورۂ آخر میں کیفیت نہیں
رنگ کیا دکھلائے تلچھٹ دیکھئے — جگر

رنگ دکھانا (دکھلانا):۔ ۴۔ جوبن یا خوبصورتی ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کرتی ہے مرے دل میں تری جلوہ گری رنگ
اس شیشے میں ہر آن دکھاتی ہے پری رنگ — سودا

رنگ دگرگوں کرنا:۔ خراب کیفیت پیدا کرنا، حالت خراب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نگاہِ اول میں چشمِ میگوں نے رنگِ محفل کیے دگرگوں
وہ حال آئے جو وقتِ آخر شراب خواروں کی انجمن کا — آتش

رنگ دگرگوں ہونا:۔ حالت خراب ہونا، بری کیفیت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شاید پیام آیا گلزار میں خزاں کا
کچھ رنگ ہے دگرگوں گلچین و باغباں کا — شعور

رنگ دوڑ جانا:۔ شادابیت آ جانا، سرخی دوڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عارضِ گل پہ صفی دوڑ گیا رنگِ بہار
کوئی غنچے کے سوا اب نہیں دل تنگِ بہار (صحیفۂ تقویم)

رنگ دیکھنا:۔ ۱۔ (متعدی) کیفیت یا حالت کا مشاہدہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا کیا دکھانہ رنگ ہم نے اے ذوق
یوں بھی دیکھا جہاں کو ووں بھی دیکھا — ذوق

رنگ دیکھنا:۔ ۲۔ سیر دیکھنا، بہار دیکھنا، انداز دیکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تبسم ہے غنچوں میں پھولوں میں خندہ
چمن میں کوئی رنگ دیکھے ہنسی کا — امیر

رنگ دیکھنا:۔ ۳۔ نتیجے پر نظر ڈالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں کم بولتے ہیں۔

رنگ دیکھنا:۔ ۴۔ ہوا دیکھنا، رخ دیکھنا۔

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ دیکھنا:۔ ۵۔ حالت دیکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کبھی زردی خزاں ہے کبھی سرخی بہاراں
جو ہے رنگ اس چمن کا گل و خار دیکھتا ہے — مصحفی

رنگ دینا:۔ ۱۔ (متعدی) رنگینی ظاہر کرنا، رنگ نمایاں کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے آگے ابر میں منہ چھپالے آفتاب
اے پری کیا رنگ دیتی ہے گھٹا برسات کی — ناسخ

رنگ دینا:۔ ۲۔ لطف دینا، مزہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب تک اس گل عارض کے نہ باندھے مضمون
رنگ محفل میں کبھی اپنی غزل نے نہ دیا — امیر

رنگ دینا:۔ ۳۔ مالامال کر دینا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ دینا:۔ ۴۔ خوبصورت الفاظ میں کسی بات کو بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم نے جو کہا تھا اسی کو رنگ دے کر میں نے کہہ دیا۔

رنگ ڈالنا:۔ پانی میں گھولا ہوا رنگ کسی پر ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں نے کہا یارو دیکھ بھال کے ان مردوں پر رنگ ڈالنا دل لگی نہیں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ تکمیلِ فعل کے لئے ڈال دینا، بھی کہتے ہیں۔ "بس حضرت! دو لونڈوں نے پچکاری تانی اور رنگ ڈال دیا۔" (فسانۂ آزاد)

رنگ ڈھنگ:۔ ۱۔ چال چلن، عادت و اطوار،

اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گر نہ چھیڑے رنگ ڈھنگ اس غنچہ لب کا دیکھ لیں
کیوں کر دل دیں جب تک اپنے منہ ڈھب کا دیکھ لیں — ظفر

رنگ ڈھنگ: ۲۔ وضع، چال۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیجیے اب کیا شغل کیا رنگ ڈھنگ ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ ڈھنگ: ۳۔ حالت، کیفیت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جب سے پیدا ہوا ہمیں غلغلہ حیات کا
تھا اور رنگ ڈھنگ ہوا کائنات کا — شیفتہ

رنگ ڈھنگ: ۴۔ انداز، عنوان، طور، طریقہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس میں ایک دردمند شاعر کے وہ تمام دلی جذبات یکجا کر دیے گئے ہیں جو..... مختلف موقعوں پر..... مختلف رنگ ڈھنگ سے ظاہر ہوئے ہیں۔ (مقدمہ، صحیفۂ القدم)

رنگ ڈھنگ: ۵۔ آب و تاب، چمک، دمک۔ اردو، مذکر، متروک۔

میں نے دُرِ سخن کو دیا رنگ رنگ ڈھنگ
تھا ورنہ اس رقم میں کب اس رنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ: ۶۔ شہرہ۔ اردو، مذکر، متروک۔

یعنی شمع جو دولت بستان کے فیض کا
پہنچا ہے جس کے لاکھوں ہی فرسنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ: ۷۔ رواج، چلن۔ اردو، مذکر، متروک۔

یہ عدل ہے ترا کہ زمانے میں اب نہیں
فریاد کا بجز جرس و رنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ: ۸۔ خوبی، وصف، جوہر۔ اردو، مذکر، متروک۔

اس کی کمان کا وصف کروں کیا میں اب کہ ہے
مشہور جس کا دم سے تا زنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ بخشنا:۔ آب و تاب عطا کرنا، چمک دمک دینا۔ اردو، صرف، متروک۔

لے کر قلم جو ہاتھ کرے کوہ پر نگاہ
یاقوت کو تو بخشے ہر سنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ بننا:۔ انداز ہونا، صورت حال ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بجائے رنگ ہے خوں ناب لختِ دل سے مژگاں پر
غضب کچھ رنگ ڈھنگ اب تو بنا ہے چشم گریاں کا — جرأت دہلوی

رنگ ڈھنگ بہم پہنچانا:۔ رنگینی پانا، دلکشی پانا۔ اردو، صرف، متروک۔

کیا تجھ لبوں سے لعل کو نسبت کہ ان کی طرح
پہنچا سکے ہے کوئی بہم رنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ پانا:۔ برتری پانا، فوقیت پانا، عزت و وقار پانا۔ اردو، صرف، متروک۔

کس کو ہے یہ فن شعر میں مجھ ساتھ ہمسری
قطرہ نہ پاوے جیسے لب گنگ رنگ ڈھنگ — سودا

فیضانِ نطق ناطقہ عیسیٰ سے دہر میں
پایا سخن نے جوں گل اورنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ پہنچنا:۔ شہرہ پہنچنا، دور تک بات پہنچنا۔ اردو، صرف، متروک۔

جس محل تریں یہ ہوں ہیں تو اشعار کا مرے
پہنچے ہے والے لاکھوں ہی فرسنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ پیدا کرنا: ۱۔ وقار حاصل کرنا، عزت پانا، بلندی پانا۔ اردو، صرف، متروک۔

مطلع یہ جا حضور پڑھوں گر وقار کا
پیدا کروں میں کوہ کے ہم سنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ پیدا کرنا: ۲۔ انداز اختیار کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

بلبل کے زمزمے کا چمن بیچ کیا مجال
پیدا کرے کلاغ بد آہنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ دیکھنا: ۱۔ روش دیکھنا، انداز دیکھنا، جوہر دیکھنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

مریخ تک ہے کے عطارد سے چرخ پر
سیفِ قلم کا دیکھ تیرے رنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ دیکھنا: ۲۔ عادت و اطوار کا مشاہدہ کرنا، چال چلن دیکھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

گر نہ چھیڑے رنگ ڈھنگ اس غنچہ لب کا دیکھ لیں
کیوں کر دل دیں جب تک اپنے منہ ڈھب کا دیکھ لیں — ظفر [illegible]

رنگ ڈھنگ دیکھنا: ۳۔ حالت دیکھنا، کیفیت دیکھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چلیے ذرا مجلس عزا کا رنگ ڈھنگ بھی تو دیکھیں۔ (فسانۂ آزاد)

رنگ ڈھنگ دینا:۔ آب و تاب دینا، چمکانا، اُجالنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

میں نے دُرِ سخن کو دیا سنگ رنگ ڈھنگ
تھا ورنہ اس رقم میں کب اس رنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ رکھنا: ۱۔ خاصیت رکھنا۔ اردو، صرف، متروک۔

سمجھے ہے مرغ معنی عرش آشیاں اُسے
رکھتا ہے باز کا جو مرے جنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ رکھنا: ۲۔ شعور والا ہونا، عقل تمیز ہونا، لیاقت رکھنا۔ اردو، صرف، متروک۔

جس جا کہ میں لغات فراہم کروں تو واں
ذرہ رکھے نہ صاحب فرہنگ رنگ ڈھنگ — سودا

رنگ ڈھنگ رکھنا:- ۳ انداز رکھنا، عنوان رکھنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

آئینۂ سخن پہ معانی کی شکل کا
رکھتے ہیں جن کے نقطے پہ رنگ و رنگ ڈھنگ — سوداؔ

رنگ ڈھنگ سمجھنا:- خوبی جاننا، حسن و قبح سے آگاہ ہونا، عیب و ہنر سے واقف ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

مجھ کو ڈھنگ بحر معانی سے کام ہے
سمجھے سخن کے کیا کوئی خرچنگ رنگ ڈھنگ — سوداؔ

رنگ ڈھنگ سیکھنا:- ۱ قاعدہ سیکھنا، طریقہ سیکھنا، انداز سیکھنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

لقمان شاعروں میں اگر ہو تو شعر کا
یاں سیکھنے کا اس کو ہو آہنگ رنگ ڈھنگ — سوداؔ

نقاش میں تو وہ ہوں سخن کا کہ سیکھتا
شاعر ہو مجھ سے مانی اژرنگ رنگ ڈھنگ — (؟)

رنگ ڈھنگ کچھ اور ہونا:- حالت دوسری ہونا، نقشہ دوسرا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جب سے عطا ہوا ہمیں خلعت حیات کا
کچھ اور رنگ ڈھنگ ہوا کائنات کا

غلام مصطفیٰ خاں، شیفتہ دہلوی

رنگ ڈھنگ ملنا:- انداز اور وضع یا چال چلن کا کسی سے مشابہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ملتے ہیں کچھ کچھ اس بت کم سن کے رنگ ڈھنگ
آتا ہے پیار اس دل ناکردہ کار پہ

داغؔ دہلوی

رنگ ڈھنگ نیا ہونا:- انداز نیا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کھنچتے ہوئے سپہر نیا رنگ ڈھنگ تھا
راکب تھا نئے فرس تھا، نہ زیں تھا نہ تنگ تھا

انیسؔ

رنگ لے رچانا:- ۱ شادی رچانا، کسی خوشی کی تقریب کا سامان مہیا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

رنگ رچانا:- ۲ رنگین بنانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

رنگ رچنا:- (لازم) رنگ کا بخوبی اثر کرجانا، رنگت جمنا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

ڈوبا ہے شفق بیچ صنم پنجۂ خورشید
یا مہندی کا یا تھوں میں ترے رنگ رچا ہے — سوداؔ

رنگ رخ تغیر کرنا:- چہرے کا رنگ فق کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

رنگ سخن ریختہ کرتا ہے اسی کا
اب فارسی رنگ رخ استادوں کے تغیر

(رسالہ عبرۃ الغافلین)

رنگ رس:- مزہ، لذت، لطف۔ اردو متروک۔

نہ ضیافت کہ جس میں ہو رنگ رس
اک رکابی طعام و دیگر بس — سوداؔ

رنگ رسیا:- رنگیلا، عیاش۔ ہندی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ رکھنا:- آن بان رکھنا، زور و قوت رکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہ پیر ہوں کہ جوانوں کا رنگ رکھتا ہوں
عزیز کیوں نہ ہوں بے فصل کی بہاروں میں — امیرؔ

رنگ رلیاں:- مستی، چہل، عیش و نشاط، مزہ، لطف۔ اردو، مؤنث۔

خون سے بھر ان کے رنگین ہم نے گلیاں دیکھیاں
رنگ محلوں میں جنھوں نے رنگ لے لیاں دیکھیاں — ظفرؔ

قول فیصل:- اب زبانوں پر یائے مجہول کے ساتھ رنگ رلیاں ہے۔

رنگ رلیاں کرنا:- عیش و نشاط کرنا، خوشی منانا۔ اردو مصرف۔

قول فیصل:- اب رنگ رلیاں کرنا کہتے ہیں۔

رنگ رلیاں منانا:- خوشی منانا، عیش و نشاط کرنا۔ اردو مصرف۔

محل ہوئے:- یاران سر پل بیٹھے رنگ رلیاں منا رہیں۔ گھر خان پر یا چہرہ شادیانے بجاتے ہیں۔ — فسانۂ آزاد

قول فیصل:- اب رنگ رلیاں منانا کہتے ہیں۔

رنگ رلیاں ہونا:- خوشی منائی جانا۔ اردو مصرف۔

عجب طرح کی رنگ رلیاں ہوئیں
کہ باتیں وہ مصری کی ڈلیاں ہوئیں — میر حسن

قول فیصل:- اب رنگ رلیاں ہونا کہتے ہیں۔

رنگ رنگ:- طرح طرح کا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

کشتیوں میں آم جو ہیں رنگ رنگ
داغ کا گھر آج ہے رشک چمن — داغؔ دہلوی

قول فیصل:- اہل لکھنؤ "کا" کے اضافے کے ساتھ رنگ رنگ کا کہتے ہیں۔

رنگ رنگ کا:- طرح طرح کا، مختلف رنگ کا، مختلف وضع کا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محفل میں شمع، کان میں موتی، چمن میں پھول
جلوہ دکھا رہا ہے وہ بت رنگ رنگ کا — منیرؔ

رنگ رنگنا:- کسی رنگ میں پھیر کر رنگین کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مضمون بندھتے ہیں جو قلموں رو کے یار کے
رنگریز بن کے قطرے رنگے ہزار رنگ — آتشؔ

قول فیصل:- شعر میں رنگے بروزن فعلن مستعمل ہوا ہے مگر بروزن فعل بولتے ہیں۔

رنگ رنگوانا :- کپڑا وغیرہ رنگین کروانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کس پہ تب خوں لائے گا کھلتا نہیں بھید اے امیر
آج کل کیوں قرمزی وہ شوخ رنگواتا ہے رنگ امیر

رنگ روپ یا رنگ روغن :- چمک دمک، آب و تاب۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سرو سے گلشن کھینچے طول قد نگار کا
(رنگ روپ) پھولوں سے ہے رنگ روپ ترے جسم یار کا   رشک

خدا کے فضل سے تم پر وہ رنگ روغن ہے
(رنگ روغن) بدن پہ آج کو ہوتے تو دل پھسل جاتے   بحر

رنگ روپ یا رنگ روغن نکالنا :- بہار پر آنا، چمک دمک بہم پہنچانا، آب و تاب نمایاں کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- بچپنے میں تو بڑی بری صورت تھی مگر جوانی میں کیا اچھا رنگ روپ نکالا ہے۔

قول فیصل :- اس کا لازم رنگ روپ نکلنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

رنگ رو تغیر کرنا :- چہرے کا رنگ اڑانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

سامنے چہرے کے تیرے مہر و مہ کا ہے یہ حال
رنگ رو نامرد کا کرتی ہے جوں تغیر جنگ   سودا

قول فیصل :- اب رنگ رو کی جگہ رنگ رخ ہی زیادہ بولتے ہیں۔ اور اگر تغیر کے بجائے متغیر کہا جائے (رنگ رو متغیر ہونا) تو فصیح ہو جائے گا۔ جیسے دیہ تاک لگائے سب کو گھور رہے تھے۔ بیگم کی نظر پڑی تو رنگ رو متغیر ہو گیا۔

(فسانۂ آزاد)

رنگروٹ :- (انگریزی میں ری کروٹ) نیا سپاہی، نیا بھرتی کیا ہوا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- جس وقت چین اور ہندوستان کی جنگ چھڑی تھی بہت تیزی کے ساتھ رنگروٹ بھرتی کیے جا رہے تھے۔

رنگ ریز :- (بروزن پرہیز) کپڑے رنگنے کا پیشہ کرنے والا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

رنگریز کی دکان میں بھرے ہوں ہزار رنگ
طرہ وہ ہے جو یار کی دستار پر کھلے   آتش

قول فیصل :- اس کی جمع واو نون کے ساتھ "رنگریزوں کی" رائج و فصیح ہے جیسے رنگریزوں کی خیر منانے ہیں واللہ رنگ کے تمہارے میں ڈوپٹا ایسا رنگ دیا کہ گھنٹوں اس کو گھورا کرے۔ (فسانۂ آزاد)

اہل ایران اس کو "رنگ رز" بغیر یائے تحتانی بولتے ہیں۔ یہ رزیدن کا اسم فاعل سماعی ہے۔ جس کے معنی رنگنا۔ رنگریز کو فارسی سمجھنا غلط ہے۔ کیونکہ ریختن کے معنی پھینکنا گرانا ہیں رنگنا نہیں ہیں۔

رنگ رز باغ توئی باغ ما   (تحفۃ الاحرار)
کارگر صنعت صباغ ما   (جامی)

رنگریز بریش خود درماندہ :- رنگریز اپنی ڈاڑھی سے لاچار ہے اور کیا رنگے گا۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- لکھنؤ میں عورتیں یوں بولتی ہیں "ایسے ہی رنگریز ہوتے تو اپنی ڈاڑھی خود رنگ لیتے۔"

رنگریزی :- رنگریز کا پیشہ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج

محل صرف :- کیوں بھئی تم پر کون ایسی سختی پڑی تھی کہ کالج چھوڑ بیٹھے۔ عربی پڑھی نہ انگریزی، موچی گری کرو گے یا رنگریزی۔

(فسانۂ آزاد)

رن گڑھ :- میدان جنگ۔ اردو، مذکر، متروک

محل صرف :- خیام ذوی الاحترام نصب ہونے لگے۔ رن گڑھ بننے لگا دمدمے تیار ہوئے کہیں نقب لگائی کہیں سرنگ کا ڈھنگ کیا کہیں مورچہ کشادہ بنایا کہیں تنگ کیا جنگی سامان درست ہو گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رنگ زرد ہونا :- فکر و غم یا بیماری یا خوف یا شرم سے چہرے کا رنگ پیلا ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تیرے دانتوں کو جو دیکھا ہو گئے ہیرے سفید
زرد ہے کان ملاحت رنگ ہے بکھراج کا   ناسخ

قول فیصل :- اس کی تمثیلی صورت "رنگ زرد ہو جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

آئیں اگر مرے یرقان کے علاج کو
ہو جائے زرد عیسیٰ معجز نما کا رنگ   امیر

رنگ ساز :- مصوّر، نقاش۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رنگ ساز :- میز کرسی، کواڑ وغیرہ پر رنگ اور وارنش پھیرنے والا۔ فارسی ترکیب اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دروازے کی جوڑیاں کسی رنگ ساز سے رنگوانا تم نہ رنگنا۔

رنگ سازی :- نقاشی، مصوری۔ فارسی، مونث، متروک۔

کسو کی بات نے آگے نہ میرے پایا رنگ
دلوں میں نقش ہے میری بھی رنگ سازی کا   میر

قول فیصل :- اب میز کرسی وغیرہ پر رنگ

پھرنے کو رنگ سازی کہتے ہیں۔

رنگ سرخ و سفید ہونا:۔ چہرے کا رنگ گلاب کی طرح سرخی اور سفیدی مائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہونٹ اودے، سبز خط، آنکھیں سیاہ
چہرے کا سرخ و سفید اے یار رنگ — ناسخ

رنگ سرخ ہونا:۔ گلابی رنگ ہونا۔ غصہ یا خوشی کی حالت میں چہرے کا رنگ سرخ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لکھا جب جواب خط شوق یار نے
قاصد کا مثل رقعہ شادی ہے رنگ سرخ — [illegible]

رنگس رنگس:۔ بہت آہستہ آہستہ، دھیرے دھیرے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم رنگس رنگس تو راستہ چلتے ہو تیز جاتے تو گاڑی مل جاتی۔

قول فیصل:۔ چلنا کے علاوہ عورتیں کام کرنا کے ساتھ بھی بولتی ہیں۔ جیسے "میاں بڑھئی تم رنگس رنگس کام کر رہے ہو"۔

رنگ پر ہونا:۔ عین چڑھاؤ یا جوانی میں ہونا، جوبن پر آنا، خوب رونق یا تیزی پر ہونا۔ آیا سنگر جاڑا ہوا رنگ پر دشمن (لغت دہلی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ سفید پڑنا:۔ (لازم) فکر سے یا خوف سے یا تھکاوٹ سے یا کسی صدمے اور تکلیف سے چہرے کی سرخی جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دو قدم فرط نزاکت سے نہیں چل سکتا
رنگ ہو جاتا ہے اس کا دم رفتار سفید — آتش

رنگ سفید کرنا:۔ (متعدی) رنگ کاٹ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئے رونے سے مرے دیدۂ بیدار سفید
بلکہ اشکوں نے کیا رنگ شب تار سفید — ناسخ

رنگ سفید ہونا:۔ ۱۔ کسی رنگ کا سفید رنگ میں تبدیل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سوجھے مضمون جو بیاض رخ جاناں کے مجھے
ہو گیا رنگ مرکب دم تحریر سفید — ناسخ

رنگ سفید ہونا:۔ ۲۔ (لازم) چہرے کی سرخی جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ملکہ بہار کا رنگ سفید ہو گیا۔ بہار حسن پر خزاں آئی۔ (طلسم ہوش ربا)

رنگ سمانا:۔ تاثیر بھرنا، اثر بھرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حرص و ہوا ہے خانۂ دل میں بھری ہوئی
ممکن نہیں سمائے جو فقر و فنا کا رنگ — صبا

رنگ سنولانا:۔ دھوپ کی تابش سے چہرے کی رنگت کا سیاہی مائل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مصرعہ: سنولائے ہوئے رنگ صعوبات سفر سے — انیس

رنگ سے اٹھانا:۔ انداز سے اٹھانا، طریقہ سے اٹھانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

اس رنگ سے اٹھائی کل اس نے اسد کی لاش
دشمن بھی جس کو دیکھ کے غمناک ہو گئے — غالب

رنگ شکستہ:۔ اڑا ہوا رنگ، منہ پر جب ہوائیاں اڑنے لگتی ہیں اس سے رنگ شکستہ مراد لیتے ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اپنے نزدیک اثر ہے رنگ شکستہ کا
مانی بھرے شبیہ میں گر لاکھ بار رنگ — ناسخ

رنگ شگفتگی پر ہونا:۔ رنگ کا تازگی پر ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مگر بہار کے دن پھر قریب آ پہنچے
شگفتگی پہ ہے مرغان بوستاں کا رنگ — مصحفی

رنگ شوخ ہونا:۔ رنگ کا گہرا اور چمکدار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دبائے ڈالا کھا ہی شاید دبائے
بہت شوخ ہے رنگ ان کی مسی کا — امیر

رنگ ظاہر ہونا:۔ حالت ظاہر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھئے اودھر کو مجھ سے نہ یوں آنکھ چھپائے
ظاہر ہے میرے منھ سے مرے مدعا کا رنگ — میر

رنگ فق ہونا:۔ کسی صدمے یا خوف یا حیرت یا شرم سے چہرے کا رنگ متغیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرگ لیلیٰ کی خبر جب اس کو پہنچی نجد میں
سنتے ہی فق ہو گیا مجنون صحرائی کا رنگ — مصحفی

شعر: دیکھے اگر یہ رنگ سخن فق ہو رنگ گل
بلبل اگر سنے مرے اشعار چپ رہے — رشک

قول فیصل:۔ پہلے "رنگ فق سے ہونا" بھی تھا جو اب متروک ہے۔

رنگ رخ کفار عرب ہو گیا فق سے
اک ضرب میں باطل کو جدا کر دیا حق سے — انیس

رنگ کاٹنا:۔ ۱۔ کھاری یا ترشی سے رنگ اڑانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر قند کی جگہ بانات کا رنگ کاٹا جائے تو وہ عمدہ رنگ آتا ہے کہ سبحان اللہ (فسانۂ آزاد)

رنگ کاٹنا:۔ ۲۔ جائے کا رنگ بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم دودھ جوش کر رہے ہیں تم جب تک رنگ کاٹو۔

رنگ کافور ہونا:۔ رنگ اُڑنا، رنگ ماند پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کون آفتاب چہرہ ہے محفل میں جلوہ گر
کافور ہو گیا ہے جو شمع لگن کا رنگ — وزیر

رنگ کالا ہونا:۔ گرمی سے رنگ سیاہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چہرے پہ تیرے آنکھیں تری کیوں نہ ہوں سیاہ
ہوتا ہے آفتاب سے کالا ہرن کا رنگ — وزیر

رنگ کٹنا:۔ ۱۔ (لازم) رنگ زائل ہونا۔ ترشی وغیرہ سے رنگین کپڑے کی رنگت جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سلاح باندھ کے اتنا ترش نہ ہو دیکھو
کہیں نہ کھٹائی سے بانکپن کا رنگ — بحر

رنگ کٹتا ہے بدن کے رنگ سے کیا رنگ ہے
زرد ہو جاتی ہے اس کے جسم میں پوشاک سرخ — بحر

رنگ کٹنا:۔ ۲۔ شرم یا خجالت سے رنگ کا متغیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوتے ہیں تیرے آگے گل سرخ یاسمن
کٹتا ہے مارے شرم کے بے اختیار رنگ — ناسخ

رنگ کٹنا:۔ ۳۔ گوٹ کا مارا جانا۔ اردو صرف، چوسر بازوں کی اصطلاح۔

رنگ تو کیا کٹ گئے ہیں دیکھنے والوں کے سر
تیغ سی ہے چال اس محبوب چوسر باز کی — ناسخ

رنگ کٹنا:۔ ۴۔ چائے وغیرہ کی پتی سے اُبلنے کے بعد رنگ نکل آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دیتیلے کی بار رنگھار کی ڈنڈیاں منگوائی تھیں پیسے بھر ملیں ان کو کوئی ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیا جب اُبال آ گیا اور رنگ کٹ گیا تو چھان کر عرق میں چاول نچوڑ کر ڈال دیے۔ (مراۃ العروس)

رنگ کچا ہونا:۔ رنگ کا ناپائیدار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مہر تاباں ماہ تاباں ہو گیا تیرے حضور
رنگ کچا دھوپ سے اے مہر انور ہو گیا — برق

رنگ یہی ہوتا ہے جو تصویر کا ہو کچا رنگ — رشید

رنگ کرنا:۔ ۱۔ (متعدی) رنگ چڑھانا، رنگ پھیرنا، رنگنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ خالی مارے مارے پھر رہے ہو تم سے کہا تھا کہ الماریوں پر رنگ کر دو تم اس دن سے آئے نہیں۔

رنگ کرنا:۔ ۲۔ خوشی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بہت کم زبانوں پر ہے۔

رنگ کرنا:۔ ۳۔ بندوبست کرنا، انتظام کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

عاشقی صبر طلب اور تمنا بے تاب
دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک — غالب

رنگ کرنا:۔ ۴۔ اپنا اثر جمانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کرتی ہے مرے دل میں تری جلوہ گری رنگ
اس شیشے میں ہر آن دکھاتی ہے پری رنگ — سودا

رنگ کرنا:۔ ۵۔ (متعدی) (بکسر اول) ٹیلی فون کرنا۔ انگریزی، رائج۔

رنگ کندن سا ہونا:۔ سونے کی طرح چہرے کا رنگ چمک دار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آبروئے حسن کی دولت سے ملی ہے تم کو
رنگ کندن سا ہے زردار نظر آتے ہو — صبا

رنگ کندن ہو جانا:۔ رنگ سنہرا ہو جانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

دھوپ میں جب یار نکلا رنگ کندن ہو گیا
جب عرق آیا اسے روغن کھنچی اکسیر کا — بحر

رنگ کندنی ہونا:۔ سونے کی طرح دمکتا ہوا رنگ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نگار رنگ میں شرمائے جس سے کندن وہ رنگ اس جسم کا کندنی ہے — شاد

رنگ کھلنا:۔ ۱۔ (لازم) کسی چیز پر یا چہرے پر رنگ کا موزوں ہونا اور نمایاں ہونا، رنگ کا زیب دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں لوگ غنچۂ مژگاں کی پھبتیاں
کھلتا ہے دستِ یار میں کتنا حنا کا رنگ — صبا

رنگ کھلنا:۔ ۲۔ جوہر کھلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نگین زر کے لئے مال ڈانک ہوا ہے بحر
بغیر زر نہیں کھلتا کسی کے فن کا رنگ — بحر

رنگ کھلنا:۔ ۳۔ ضعف، نزاکت، دوا یا جوشِ جوانی سے سیاہی مائل کا سفیدی مائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو کے عاشق وہ پری رو اور نازک بن گیا
رنگ کھلتا جائے ہے جتنا کہ اڑتا جائے ہے — غالب

رنگ کھلنا:۔ ۴۔ رنگ زیب دینا، رنگ نکھر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اللہ ری جامہ زیب تری جامہ زیبیاں
پہنا جو تو نے رنگ وہی رنگ کھل گیا — داغ

رنگ کھیلنا:۔ (متعدی) آپس میں ایک دوسرے پر رنگ ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رنگ کے بدلے گلاب اور کیوڑا بہد مشک (پچکاریوں) میں بھرا بھر آپس میں رنگ کھیلتی ہوئی چلیں۔ (طلسم ہوش ربا)

رنگ گانٹھنا:۔ مکر کا جال بچھانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ اس نے نواب صاحب پر اچھا رنگ گانٹھا ہے۔

رنگ لانا:۱۔ رنگین ہونا، رنگ پکڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جس دن سے ہے گلال اڑانے کا تجھ کو شوق
تیرے شہید ناز کا لایا غبار رنگ — ناسخ

رنگ لانا:۲۔ مزہ چکھانا، برا انجام دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قرض کی پیتے تھے مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن — غالب

رنگ لانا:۳۔ بارونق ہونا، اچھا دکھائی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارے داغ عصیاں داغ کیا کیا رنگ لائیں گے
گماں گزرے گا دوزخ پر بھی جنت کے گلستاں کا — داغ

رنگ لانا:۴۔ ناراض ہونا، مچلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے سبب ہر بات پر میری خفا ہوتا ہے آج
دیکھئے لاتا ہے کیا وہ سوچ کر انداز رنگ — تسلیم لکھنوی
لگاوٹ سے لگاتا ہے حنا غیر ان کے ہاتھوں میں
وہ مجھ سے رنگ کیوں لاتے ہیں میں نے کیا بگاڑا — ظفر دہلوی

رنگ لانا:۵۔ بدی کرنا، برائی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اسیری دل آشفتہ رنگ لا کے رہی
تمام طرۂ طرار تار تار کیا — داغ

رنگ لانا:۶۔ مختلف وضع سے اپنے آپ کو ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوتا ہے یہ سفید کبھی زرد ضعف سے
لاتا ہے رنگ روز ہمارے بدن کا رنگ — وزیر
دیکھ صحرا میں سماں لالۂ صحرائی کا
رنگ لایا ہے لہو یہ ترے سودائی کا — اسیر

رنگ لانا:۷۔ فریب کرنا، مکر و دغا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اب یہاں کوئی جال پھیلاؤ
رنگ کچھ اس سے اور بھی لاؤ — شوق

رنگ لانا:۸۔ دق کرنا، ستانا، حیران و پریشان کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق اک روز رنگ لائے گا
وہ بڑا بول پیش آئے گا — شوق

رنگ لانا:۹۔ تماشا دکھانا، اثر دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ حجتیں کبھی دیکھئے لاتی ہیں رنگ کیا
مہمان خار پاؤں کے چھالے ہوئے تو ہیں — ظفر دہلوی
لہو تیرا زمیں پر گر کے آخر رنگ کیا لایا — مشفق لکھنوی
شکار نیم کشتہ تیرے صید افگن پہ کیا گزری — (صحیفۂ اقوام)

رنگ لانا:۱۰۔ اصلی رنگ دکھانا، عداوت ظاہر کرنا، تعجب انگیز باتیں کرنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

رنگ لانا:۱۱۔ حالت درست ہونا۔ (محاورات ہندوستان)

رنگ لانا:۱۲۔ فیل لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

موسم گل میں ہمیں جوش جنوں کی ہے بہار
رنگ لا کر آئیں گے سو بار قیصر باغ میں — صبا

رنگ لائی گلہری:۔ دوست حجت تکرار کرے تو اسے تمسخر سے یہ کہہ کر بناتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل:۔ یہ در اصل "اب رنگ لائی گلہری"۔

رنگ لطیف ہونا۔ رنگ ہلکا اور عمدہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میلا ہوا نگاہ سے تیرے بدن کا رنگ
ایسا لطیف کب ہے گل یاسمن کا رنگ — وزیر

رنگ لگانا:۔ رنگین کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ ایک گوشہ میں ٹھہر کر صورت اپنی پندرہ سولہ برس کے نوجوان کی بنائی ڈاڑھی مونچھ کپڑے سے باندھ کر اس پر رنگ ایسا لگایا کہ چہرہ بھولا بھالا بچوں کی طرح معلوم ہونے لگا۔ (طلسم ہوش ربا)

رنگ لینا:۱۔ (متعدی) رنگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ یہ کاسنی کرتا اچھا معلوم ہوتا ہے جب میلا ہو جائے تو سرخ رنگ لینا ابھی پہنے رہو۔

رنگ لینا:۲۔ کسی کو اپنے ڈھنگ پر بنا لینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ یہ اپنے رنگ میں رنگ لینا ہے۔

رنگ مارنا:۔ (متعدی) نرد مارنا، جیتنا، بازی لے جانا۔ اردو صرف، چوسر بازوں کی اصطلاح۔

کھیلی تھی رات چوسر گویا ہوا تھا پیارا
ہارے رقیب سارے ہم نے ہی رنگ مارا — آبرو

رنگ ماند ہونا:۔ (لازم) رنگ پھیکا ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ مٹانا:۔ (متعدی) روپ کھونا، اثر زائل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پان تو کھا کر کیا خون ارغواں کا صفت میں
مل کے مسی بھی مٹا دو باغ میں سوسن کا رنگ — کیفی

رنگ مٹنا:۱۔ کسی چیز کے رنگ کا بے رونق ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگ بنفشہ مٹ گیا سنبل تر نہیں رہا
صحن چمن میں زینت نقش و نگار مٹ چکی — اکبر الہ آبادی

رنگ مٹنا:۲۔ (کنایۃً) اثر جاتا رہنا، وقعت جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- نواب صاحب کے پاس جب تک دولت تھی رنگ بندھا ہوا تھا جب دولت ختم ہوئی رنگ مٹ گیا۔

رنگ مٹی کرنا :- (متعدی) رنگ زائل کر دینا، رونق مٹانا، چمک دمک مٹا دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سرسبز بوستاں نہ ہوا قتل گاہ سے
مٹی کیا لہو نے ہمارے حنا کا رنگ — امیر

رنگ مٹی ہونا :- (لازم) آب و تاب نہ رہنا، رونق نہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خاک اڑاتی پھرتی ہے باد خزاں
آج کل مٹی چمن کا رنگ ہے — صبا

رنگ محل :- وہ مکان جس میں بادشاہ یا امرا عیش و نشاط کرتے ہیں۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک

وہ در نہ ہوں یہیں نہ عشرت نہ گھر میں پڑی ہو
دل شیشہ محل ہے تو اسی رنگ محل کا — سحر

رنگ ملنا :- طرز ملنا، رنگت کا مشابہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

میں اپنے نامۂ اعمال کی بلائیں لوں
جو تجھ سے رنگ کہیں کیسوئے سیاہ ملے — امیر

رنگ میلا ہونا :- رنگ کثیف ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

میلا ہوا نگاہ سے تیرے بدن کا رنگ
ایسا لطیف کب ہو گل و یاسمن کا رنگ — وزیر

رنگ میں بھنگ :- خوشی میں بے لطفی۔ اردو، مذکر

قول فیصل :- "کرنا" کے ساتھ "رنگ میں بھنگ کرنا" (متعدی) اور "ہونا" کے ساتھ "رنگ میں بھنگ ہونا" (لازم) بولتے ہیں۔

رنگ میں ڈوبا ہونا :- کسی رنگ میں رنگا ہوا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جامہ زیبی ہے وہ بالا شان محبوبی ہوئی (صفی لکھنؤی)
ساریاں توس قزح کے رنگ میں ڈوبی ہوئی — صحیفۂ الہام

رنگ میں ڈوبنا ۱ :- (لازم) رنگ میں شرابور ہونا۔ عیش و نشاط کا جوش ہونا۔ اردو مصرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

رنگ میں ڈوبنا ۲ :- کسی کے طرز پر ہونا، کسی کا رنگ اختیار کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مرشد کامل ہے فن عشق میں ہے بے نظیر
جو ہے انکے رنگ میں ڈوبا ہو قیصر باغ میں — سحر

رنگ میں ہونا :- عشرت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کسی ناچ میں ہوں کسی رنگ میں ہوں
جو ہم راگ لائیں تو گائیں تمھاری — شاد

رنگن :- سبز تیتے کا عرق۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں اسے "رانگ" کہتے ہیں۔

رنگنا ۱ :- (نون غنہ) برش، موقلم یا اور کسی چیز کی مدد سے کسی چیز پر رنگ چڑھانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- برق نے ... صورت اپنی زن مرجال کی بنائی۔ ہاتھ پاؤں مہاور سے رنگے، بور بور چھلے پہنے (طلسم ہوشربا)

رنگنا ۲ :- گھلے ہوئے رنگ میں کپڑے یا تاگے کو ڈبو کے رنگین کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

میرے تن زار سی ہو زنار
رنگ لے جو وہ طفل برہمن زرد — ناسخ

قول فیصل :- جب اس کے مشتقات میں گاف ساکن ہو تو بر وزن فعلن و فاعلن دونوں طرح بولنا اور نظم کرنا درست ہے اور گاف متحرک ہو تو بر وزن فعلن ہی بولنا درست ہے یعنی نون کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ آتش کے مندرجہ ذیل شعر میں "رنگے" کا لفظ بسبب اظہار نون خلاف محاورہ سمجھا جاتا ہے۔

مضمون نہ دے ہیں جو غزلوں رنگے یار کے
رنگریز بن کے تو نے رنگے ہزار رنگ — آتش

رنگنا ۳ :- بنانا۔ جیسے تم بات خوب رنگتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس کا صرف بات ہی کے ساتھ ہے جیسا کہ خود مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ تم بات خوب رنگتے ہو۔

رنگنا ۴ :- بری راہ پر لگانا، اپنے فائدے کے لئے کسی کے چال چلن کو خراب کرنا۔ اردو مصدر، متروک

محل صرف :- قرن ... کی مادر و برنیہ رو دونے ... یہ بیٹی پڑھائی کہ آج جو نواب صاحب آئیں تو ان کو رنگنا چاہیئے۔ چھوکری نے کہا امی جان "رنگنا" کیا معنی؟ حفیظہ نے سنکر جواب دیا بیٹا تم ان باتوں کو کیا جانو .... رنگنے کے یہ معنی ہیں کہ نواب صاحب کو اس ڈھرے پر لاؤ کہ وہ شراب پئیں۔ (سیر کہسار)

رنگنا ۵ :- (ہاتھ کے ساتھ مختص) آلودہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- کسی بیگناہ کے خون میں کیوں ہاتھ رنگتے ہو

رنگ نرالا ہونا :- عجیب کیفیت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نرالا ہے محفل کا کچھ آج رنگ
نہ کیوں زندگی سے طبیعت ہو تنگ — (فسانۂ آزاد)

رنگ نکالنا ۱ :- اپنے میں دلکشی اور نکھار پیدا کرنا، حسین دکھائی دینے لگنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تمھارے چہرۂ تاباں سے یہ نکالا رنگ
کہ آفتاب ہے زرد اور ماہتاب سفید — ناسخ

قول فیصل :- چہرے کے علاوہ کلی وغیرہ کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔

کیا ظلم ہے کر تو ہوا اسیر اور باغ میں
کلیاں نکالتی ہیں نئے رنگ عندلیب — مصحفی

رنگ نکالنا: ۲ خوبی پیدا کرنا، نیا انداز دکھانا، نئی بات یا نیا مضمون پیدا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تو جو زبان پہ ہو شاہِ دکن کو
نکالے گی رنگ اب زباں کیسے کیسے — امیر

رنگ نکالنا: ۳ کسی دوسری چیز سے رنگ پیدا کرنا۔

کالی ہوئی شوخی سے ترے ہاتھ کی مہندی
یہ رنگ نیا پنجۂ مرجاں سے نکالا — آتش (نور اللغات)

قولِ فیصل: شعر سے اس 'رنگ نکالنا' کا مفہوم نکلتا ہے ایک رنگ کا دوسرے رنگ میں تبدیل ہونا شاعر کہتا ہے کہ مہندی کا رنگ جو سرخ ہوتا ہے اتنا گہرا ہو گیا کہ کالا نظر آنے لگا۔

رنگ نکلنا: ۱ (لازم) کسی چیز میں رنگ جھلکنا، نمایاں ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگ نکلنا: ۲ کھرنا، خوبصورتی میں اضافہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یارب وہ برقِ طور جلا دے کلیم کو
ایسا جگر جگر کرے اس کا نکل کے رنگ — شرف

رنگ نکھرنا: رنگ کا صاف ہونا، خوبصورتی میں اضافہ ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رنگ نکھرا جوبن اُمگا فتنے برپا ہو چلے
قابلِ تعظیم ہے اٹھتی جوانی آپ کی — اسیر

قولِ فیصل: رنگ میں نکھار شروع ہونا کے معنی میں رنگ نکھر چلنا، بھی رائج و فصیح ہے۔

سودا کے زرد چہرے کو شوخی کی راہ سے
کہتا ہے تیرا رنگ تو اب کچھ نکھر چلا — سودا

رنگ نوعِ دیگر ہونا: رنگ بدل جانا، دوسرا انداز ہونا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وصل کی شب رنگ گردوں نوعِ دیگر ہو گیا
شام سے یار اور میں جامے سے باہر ہو گیا — آتش

رنگ نیا دکھانا: نیا منظر سامنے لانا، نئی کیفیت پیدا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ابھی بھر دے کہ خاطر ہو بہت تنگ
دکھاؤں اور ساقی اک نیا رنگ (فسانۂ آزاد)

رنگوانا: رنگنا کا متعدی المتعدی، رنگین کروانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تیری تیغِ ادا سے گل ہوئے قتل
کپڑے رنگوائیں باغبان سیاہ — ناسخ

رنگوائی: رنگائی، رنگنے کی اجرت۔ اردو مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: اس ساری کی رنگوائی مبلغ ۳ روپے ہو گی۔

قولِ فیصل: اب زیادہ تر رنگائی کہتے ہیں۔

رنگ و بو: ۱ رنگینی اور خوشبو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رنگ و بو سے نہ رہے کچھ مطلب
تیرے نزدیک یہ معدوم ہو سب — مرزا شوق

رنگ و بو: ۲ حسن و خوبصورتی، رونق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دعویٰ کیا تھا گل نے کل اس سے رنگ و بو کا
دھو لیں صبا نے مارے شبنم نے منہ پہ تھوکا — مصحفی

رنگ و بو: ۳ کر و فر، شان و شوکت، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پھول اے بلبل نہ پھولوں پر دو روزہ ہے بہار
ایک جھونکے میں ہوا سب رنگ و بو ہو جائے گا — امیر

رنگ و روغن: کسی چیز کی ایسی رنگینی اور چمک جس میں دل کشی ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

حقیقت ہم سے کچھ پوچھے کوئی عشقِ مجازی کی
بہت دیکھا ہے تصویرِ گل کے رنگ و روغن کو — آتش

قولِ فیصل: عام بول چال میں بغیر واوِ عطف زبانوں پر ہے یعنی رنگ روغن۔

رَنْ گَھن: (بفتح را و کاف) قتلِ عام۔ اردو، مذکر، متروک۔

ارادہ بھی کبھی ہرگز نہ قتلِ عام کا کرنا
یہ ہو تم ناز نینوں میں نہیں رن گھن سے کیا مطلب — شرف

رنگ ہوا ہونا: غم یا خوف سے رنگ کا اُڑ جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

سرخ جوڑے میں پھر اس گل کے ملوں عطرِ حنا
ہاتھ تو غم سے ملے رنگ ہے چہرے کا ہوا — امانت

رنگ ہونا: ۱ انداز ہونا، طرز ہونا، دستور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ بولے ہنس کے جو شکوہ کیا ستانے کا
یہی ہے رنگ خدا کی قسم زمانے کا — دل

رنگ ہونا: کیفیت ہونا، حالت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ رنگ ہو گا حشر کو مشتاقِ یار کا
جیسے کہ عید کو ہو ترخ روزہ دار کا — صبا لکھنوی

قولِ فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے دور دورہ ہونا۔

بزمِ رنگیں میں تری رنگِ طرب ہو ہر روز
اور تری خاطرِ اقدس پہ کبھی آئے نہ رنج — ذوق

رنگ ہونا: دلکش ہونا، جاذبیت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کوئی ایسا نہ ملا ہم کو حسین جس میں ہو
تیری رفتار کا جادو تری گفتار کا رنگ — جلیل

رنگ ہونا: نوبت پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بے آبی سے اب حال بہت تنگ ہوا ہے
کانٹے ہیں بڑے پیاس سے یہ رنگ ہوا ہے — انیس

رنگ سہے :- کیا کہنا کے محل پر تعریف کے طور پر کہتے ہیں۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محل صرف :- نوشاہ کے جوڑا پہنتے ہی رنگین مزاج پکارے رنگ سہے نوروز کی عید ہے۔ (جادۂ تسخیر)

قول فیصل :- اب لکھنؤ کے عوام "رنگ ہے" بمعنی اثر و رسوخ بولنے لگے جیسے "نواب صاحب کے یہاں اس کا بڑا رنگ ہے"۔

رنگ ہی اور ہے :- شان ہی دوسری ہے، بہت جاذب نظر انداز ہے۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- واہ ری کمسنی، واللہ شباب اور آمد شباب کا کچھ رنگ ہی اور ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رنگیلا :- (بروزن چھبیلا) بانکا، چھیل چھبیلا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہ بے چارہ تو ایک ہنس مکھ آدمی ہے، رنگیلا جوان۔ لڑائی کیوں ہونے لگی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اس کی تانیث "رنگیلی" ہے۔

رنگیلا جوان :- عاشق مزاج، رنگین طبع۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ جب پر ہمارے رنگیلے جوان کا دل آیا ہے۔ کچھ ایسی آفت کا پرکالہ نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رنگیلا چھبیلا :- خوش وضع، خوش پوشاک۔ (فرہنگ آثر)

قول فیصل :- یہ عامیانہ زبان ہے۔

رنگین :- ۱ پر تکلف، قیمتی اور دیدہ زیب لباس وغیرہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- طفلان ماہ طلعت... جنگل کو رشک تاتار... بنائے، سج دھج دکھاتے، لباس رنگین پہنے... گزر گئے۔ (طلسم ہوش ربا)

رنگین :- ۲ خوش رنگ، خوشنما۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مانند شفق وہ پھول رنگیں
تھا رشک نجوم لطف نسریں (طلسم ہوش ربا)

رنگین :- ۳ رنگیلا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- یہ سب کے دکھانے کو پارسا بنے ہوئے ہیں، بڑے رنگین آدمی ہیں۔

قول فیصل :- اب اس محل پر زیادہ تر رنگیلا بولتے ہیں۔

رنگین :- ۴ خوش طبع، زندہ دل جیسے رنگین مزاج۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنی میں رنگین مزاج کی ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے تنہا نہیں بولتے۔

رنگین :- ۵ (نون غنہ) آراستہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگین :- ۶ رنگ برنگ، گوناگوں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کسی ایک رنگ میں رنگی ہوئی چیز کو بھی رنگین کہہ دیتے ہیں۔ جیسے "کل مجلس میں سب سفید لباس پہنے ہوئے تھے نواب صاحب رنگین پوشاک پہن کے آئے تھے۔"

رنگین :- ۷ سودا، سرخ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رنگین :- ۸ دل پسند، خوش آئند۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

باندھوں مضمون ایسے رنگین
سن کر ہو عدو مرا سخن زرد (ناسخ)

رنگین :- دہلی کے ایک ریختی گو شاعر سعادت یار خاں ابن طہماسپ خاں تورانی کا تخلص۔ سن ولادت ۱۱۶۹ھ سن وفات ۱۲۵۱ھ انشا کے ہم عصر اور دوست تھے۔ ریختی (عورتوں کی زبان میں شاعری) ان کی اور انشا کی ایجاد کہی جاتی ہے۔

رنگیں ادا :- طرحدار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

نازنیں، نازآفریں، نازک بدن، نازک کمر
غنچہ لب، رنگیں ادا، شکر دہاں، شیریں سخن (نظیر اکبر آبادی)

رنگیں ادائی :- طرحداری، خوش ادائی۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہ رنگیں چتون، وہ دلربائی، وہ شوخی، وہ رنگیں ادائی۔ (فسانۂ آزاد)

رنگیں بیانی :- خوش بیانی۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

یہ قلقل کی بڑھی رنگیں بیانی (منیر)
کہ بھولے شیشوں کو بیٹھ دہانی (معراج المضامین)

رنگیں زباں :- شوخ زبان۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رنگیں سخنی :- خوش بیانی، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم مستعمل نہیں۔ اس جگہ شیریں سخنی بولتے ہیں۔

رنگیں طبع :- زندہ دل، خوش مزاج۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ شاعر آدمی حسن پرست وارفتہ مزاج رنگیں طبع، آزاد منش تاب کہاں کہ مکان کے قفس میں قید رہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رنگیں مزاج :- خوش طبع، ہنس مکھ، زندہ دل۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہمارے ایک دوست نے جو بہت رنگیں مزاج آدمی تھے ہم کو باصرار تمام لکھا کہ نینی تال آؤ۔ (سیر کہسار)

رنگیں مزاجی :- خوش طبعی، زندہ دلی۔ فارسی،

مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دل لگی بازوؤں کے چٹکلے بھی غضب کے ہوتے ہیں۔ بذلہ سنج کسی مقام پر چوکتے ہی نہیں رنگین مزاجی اور ظریفانہ طبع نعمت خداداد ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رنگینی:۔ رنگین ہونا، کلام میں شوخی ہونا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ع سدا بہار ہے میرے سخن کی رنگینی — انیسؔ

رنگینیت:۔ رنگینی۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اس دھن میں بڑی رنگینیت ہے۔

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ غلط ہے مگر رائج ہے، فصحا ایسے الفاظ سے احتیاط کرتے ہیں۔

رنگینیِ سخن:۔ کلام کی شوخی۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رنگینیِ سخن ان کے ہونٹوں کو چومتی ہے، شیریں بیانی ان کے ہر شعر پر جھومتی ہے۔

رن مہتاب:۔۱ ایک قسم کی آتشبازی۔ اردو، مونث، متروک۔

چمکا اس طرح روئے عالم تاب
جس طرح چھوٹتی ہے رن مہتاب — قلقؔ

رن مہتاب:۔۲ ایک قسم کی مشعل جو جنگ کے میدان میں رات کی لڑائی میں جلاتے تھے۔ اردو، مونث، متروک۔

محلِ صرف:۔ دونوں طرف رن مہتابیں روشن ہوئیں اور توپوں پر بتیاں پڑنے لگیں۔ (فسانۂ آزاد)

رن پلنا:۔ گھمسان کی جنگ کے دوران میدانِ جنگ کا لرزتے ہوئے محسوس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع پکار اٹھا دلِ دشمن کی طرح رن ہل کے — اوجؔ

رُو:۔ (واو مجہول) رونا سے امر کا صیغہ۔ گریہ کر۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کہتا تھا کہ محنت کر مگر تو نے نہیں سنی آخر امتحان میں ناکامیاب رہا۔ اب اپنی قسمت پر رو اور خوب رو۔

رَو:۔۱ راہ، روش۔ فارسی، فصیح، رائج۔

پیچھے اڑتا ہوا ٹاپوں سے غبار آتا ہے
رو میں ڈالے ہوئے گھوڑے کو سوار آتا ہے — نفیسؔ

رَو:۔۲ (مرکبات میں) رونده، چلنے والا جیسے راہ رو، گرم رو، تیز رو، سبک رو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

راستی سیدھی سڑک ہے اس میں کچھ کھٹکا نہیں
کوئی رہرو آج تک اس راہ میں بھٹکا نہیں — لاعلم

رَو:۔۳ پانی کا بہاؤ، دھارا۔ فارسی، مونث، فصیح۔

لاکھ تم منع کرو جب کہ بھر آئے گا دل
ناصحو! آنسوؤں کی چشم میں رو ہوئے گی — بہادر شاہ ظفرؔ

رَو:۔۴ جوش، ولولہ۔ فارسی لفظ، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ اپنی باتوں کی رو میں دوسرے کی بات نہیں سنتے۔

رَو:۔۵ بھیڑ، انبوہ، جیسے آدمیوں کی رَو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَو:۔۶ کسی بات کی دھن میں بے خیالی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

وہ کہنے کو تو رو میں کچھ کہہ گئے
ہوئی بعد از آں شرمساری بہت — آخرؔ لکھنوی

رُو۔ رُوے:۔۱ (واو معروف) منہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

گر ہوا میں جب سے تیرا رُو نظر آیا مجھے
آئینہ جب میں نے دیکھا تو نظر آیا مجھے — ناسخؔ

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں لفظ "رُوے" ترکیب کے ساتھ کسی لفظ کے پہلے آتا ہے جیسے رُوے روشن، رُوے شادمانی وغیرہ۔

خار خارِ غم سے روے شادمانی پھر گیا
تو جو مجھ سے لے بہارِ زندگانی پھر گیا — برقؔ لکھنوی

رُو۔ رُوے:۔۲ (مجازاً) رخسار، جیسے ماہ رو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "ماہ رو" کا ترجمہ ہوگا "چاند سا چہرہ"، حالانکہ ماہ رو کا ترجمہ چاند سا چہرہ نہیں بلکہ چاند سے چہرے والا ہے۔

رُو۔ رُوے:۔۳ سبب، وجہ، باعث، بنیاد۔ فارسی، مونث۔

(فقرہ) اس دستاویز کی رُو سے تمہارا بیان غلط ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر "سے" کے اضافے کے ساتھ رُوے جیسا کہ مثال میں ہے اور "از روئے" بولیں گے تو ترکیب کے ساتھ از روے کہیں گے جیسے از روئے دستاویز۔

رُو:۔۴ ابرہ، آنگا۔ اس کپڑے کی رو و پشت یکساں ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں رو و پشت کی ترکیب ہی سے بولتے ہیں تنہا مستعمل نہیں۔

رُو:۔۵ (کنایۃً) سطح، بساط، تختہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تو وہ شاہزادی عالی وقار ہے کہ تیرے ہم رتبہ بڑے بڑے شاہان روے زمین نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ باضافت ہی مستعمل ہے۔

رُو:۔۶ توجہ، میلان۔ فارسی، متروک۔

جو تری زلف کو ہو روئے عداوت مجھ سے
کوئی کافر نہیں کرتا یہ مسلمان کے ساتھ — رشک

رَوا :۲ (بروزن دوا) سوجی جس سے حلوا وغیرہ بنایا جاتا ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خالی میدے کی پوریاں نہ پکاؤ روا اور میدہ ملا کے پکاؤ تو وہ اچھی رہیں گی۔

رَوا :۳ بارود کا دانہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رَوا :۴ چاندی یا سونے کا ذرہ۔ اردو، مذکر، سادے کاروں کی اصطلاح۔

رَوا :۵ ریت کا ذرہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَوا :۶ مصری یا گھی وغیرہ کا دانہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

رَوا :۷ گھنگرو جو پازیب میں آواز کے لئے ڈالتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر چڑھے ہی ہیں۔

رَوا :۸ جائز، مباح۔ فارسی، فصیح، رائج۔

حوروں کا انتظار کرے کون حشر تک
مٹی کی بھی چلے تو روا ہو شباب میں — داغ

قول فیصل :۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کا ایک مفہوم ہوا مناسب، بجا، درست، صحیح جیسے :۔ "وہ کیا لیں کہ تجرد نشاط غلمان لکھیے تو روا ہے۔" (موج سلطانی)

رَوا :۹ (مرکبات میں) پورا کرنے والا جیسے حاجت روا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رَوا :۱۰ (مرکبات میں) جاری کرنے والا جیسے فرماں روا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رَواج :۱ (بفتح اوّل) عام دستور، معمول، چلن۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

خواہاں نو نقد دل نہ رہا کوئی مصحفی
جاؤں کدھر میں یہ درم بے رواج لے — مصحفی (شیخ غلام ہمدانی)

قول فیصل :۔ فارسیوں کے تصرف میں بہ کسر اوّل (رِواج) ہے۔ اردو میں دونوں طرح مستعمل ہے۔

رَواج :۲ گوشت کی جگر کی چربی۔ اردو، مذکر، قصابوں کی زبان۔

رواج بمنزلہ قانون :۔ وہ دستور جو قانون کے برابر مؤثر ہو، ایسا رواج جو عین قانون کا مرتبہ رکھتا ہو۔ (اردو قانونی لغت)

رواج پانا :۔ رائج ہونا، کسی چیز کا چلن ہونا، کسی دستور کا جاری ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سانپ سے اژدہا بنی چوٹی
پایا موبات سے رواج اچھا — سحر

رواج پڑنا :۔ کوئی قاعدہ رائج ہو جانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب کسی چیز کا رواج پڑ جاتا ہے تو عام طور سے لوگوں کو اس کی پابندی کرنا ہی پڑتی ہے۔

رواج پکڑنا :۔ رواج ہونا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

رَواج دار :۔ چکنا، فربہ۔ اردو، صفت، قصابوں کی اصطلاح۔

رواج دینا :۔ رائج کرنا، پھیلانا، کوئی دستور جاری کرنا یا کسی چیز کو مقبول عام بنانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کسی رسم کو جاری کرنے اور کسی بات کو رواج دینے میں کوشش بلیغ کی ضرورت ہے۔

رواج ہونا :۔ چلن ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

حکم رانی ہو حسن کی اسے عشق
سکّہ داغ کا رواج ہوا — (اختر شاہ اودھ)

قول فیصل :۔ چلن کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

گل ہیں خوشرو مگر نہیں بیرونق
شہر میں بتوں کا رواج نہیں — ناسخ

رَوادار :۔ کسی فعل کو جائز اور مباح رکھنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ مؤلف فرہنگ فارسی جدید نے بعض حقدار بھی لکھا ہے جس کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔ اس شخص کو بھی روادار کہتے ہیں جس کا برتاؤ ہر کس و ناکس کے ساتھ یکساں ہو۔ جیسے "مرحوم اپنے ذاتی معاملات کی حد تک روادار تھے مگر مذہبی معاملات میں کبھی رواداری نہیں برتی۔"

روادار نہ ہونا :۔ جائز نہ سمجھنا، گوارا نہ کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وہ ہمیں دعوت میں کیا بلائیں گے صورت دیکھنے تک کے تو روادار نہیں۔

قول فیصل :۔ اپنے معنوں میں "روادار نہ رہنا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "جو تمہارے میاں سن لیں تو کیا جانے کیا کریں اور تم کو تو میں جانوں مار ہی ڈالیں صورت دیکھنے تک کے روادار نہ رہیں۔" (فسانۂ آزاد)

روادار ہونا :۔ کسی کے فعل کو روا یا جائز رکھنا، مصلحتاً کسی کا ساتھ دینا، ہر کس و ناکس کے ساتھ یکساں برتاؤ رکھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- مرحوم اپنے نجی معاملات کی حد تک بڑے روادار تھے مگر جہاں سے مذہب کا سوال آ جاتا تھا کبھی رواداری نہیں برتتے تھے۔

روادار ہونا:- ۲ جائز سمجھنا، گوارا کرنا، متحمل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ذرا حسن آرا کے کان میں بھنک پڑے تو قیامت ہی بپا ہو جائے۔ خدا گواہ ہے جو بات کرنے کے بھی روادار ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- اس کا استعمال سلبی معنوں میں بکثرت ہے۔ پیش کردہ مثال میں بھی استفہامیہ انداز اختیار کیا گیا ہے جس سے نفی کا پہلو نکلتا ہے۔

رَوَاداری:- کسی فعل کا رعایت سے جائز رکھنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- مذہبی معاملے میں ہم رواداری کے قائل نہیں۔

رواداری برتنا:- ہر کس و ناکس سے یکساں برتاؤ رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- رواداری وہیں تک برتنا چاہیئے جہاں تک مذہب پر کوئی آنچ نہ آئے۔

رَوَا رَا:- مرتا پیٹا ہوا آنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

روا رکھنا:- گوارا کرنا، باز پرس نہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- حضور اس میں خیریت گزری کہ کسی نے جگایا نہیں اور اگر کوئی جگاتا بھی تو غلام کب روا رکھتا۔ (سیر کہسار)

رَوَا رَو:- جلدی، تیز جانا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

وہ ان کے شہبوں کی روارو ادھر ادھر
کاوے میں لیس کے مر گئے سو سو ادھر ادھر — انیس

رَوَارَوِی:- تعجیل، جلدی، بھاگو بھاگ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

دریا ہے یہ زمانہ، اہل زمانہ موجیں
دیکھا تو سب میں پایا عالم رواروی کا — امیر

قول فیصل:- فارسی میں روارو ہے جس کے معنی ہیں- تیز جانا، ہل چل۔

رواروی:- سرسری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

رواروی پر ہونا:- جلدی میں ہونا، عجلت میں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رواروی پہ ہے ہر موج بحر عالم کی
جو دم ٹھہر آئے حباب ذرا ٹھہر لینا — شاد لکھنوی

رواروی کا عالم:- جلدی میں ہونے کی کیفیت۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دنیا ہے یہ زمانہ، اہل زمانہ موجیں
دیکھا تو سب میں پایا عالم رواروی کا — امیر

رواروی کرنا:- تیزی کرنا، تعجیل کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

محل صرف:- اسد لوح کو دیکھ کر چلے تھے راہ میں رواروی کرتے ہوئے جاتے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

رواروی میں:- سرسری طور سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- دوران گفتگو میں یہ معلوم ہوا کہ مخالف بیٹھا ہوا ہے رواروی میں مقدمے کے کل حالات بیان کر دیئے۔

رُوَاس:- رونے کی رغبت، رونے کو جی چاہنا۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رُوَاسا، رُوَانسا:- رونے پر آمادہ، رنجیدہ، اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- میں نے تو جان بوجھ کر روانسا منہ بنایا تھا جس میں بھول دے دو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- اب اکثر محل پر رُہانسا مستعمل ہے۔

رواسن:- ایک درخت کا نام ہے جس کے بیج اور پتے اکثر دوا میں کام آتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

رواق:- (بکسر اول و ضم اول) مکان کا چھجا، سائبان، محل، ایوان۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حد سوم رواق میں میرے حسن کے ہے
چوتھی محل میں خانۂ پنجتن کے ہے — دبیر

محل صرف:- شہنشاہ گردوں، بارگاہ زنگاری سپہر سے مراجعت فرما کر رواق مغرب میں استراحت پذیر ہوا اور خیمۂ مشک فام ظلمات شہر یار پر برپا کیا گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

رَوال:- چاندی یا سونے کا ذرہ۔ ہندی، مذکر، سناروں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

ریوالور:- (بکسر اول بفتح دوم و سکون پنجم) وہ پستول جس سے کئی گولیاں چھوڑی جا سکتی ہوں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

رَوَاں:- ۱ (بفتح اول و دوم) جاری، بہتا ہوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع آب رواں سے منہ نہ اٹھاتے تھے جانور — انیس

رَوَاں:- ۲ نفس ناطقہ، جان، روح۔ فارسی،

قول فیصل:- اردو میں روح رواں کی ترکیب مستعمل ہے جو در اصل روح و رواں (واو عاطفہ کے ساتھ) تھا۔

رواں:- ۳ چلنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع خنجر رواں ہو حلق تشنہ کام پر — لاعلم

رواں:۔۲ تیز جیسے تیغ رواں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رواں:۔۳ سجا ہوا، مشق پر چڑھا ہوا، زبان پر چڑھا ہوا۔ اردو، فصیح، رائج۔

انکار رقیب سے بھی ہو گا
یہ فقرہ تمھیں رواں بہت ہے — داغ

رواں:۔۴ موجود، فی الحال۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سال رواں کی جنتری ابھی تک تم نہیں لائے۔

رَواں:۔۱ معنی کے بغیر کسی کتاب کا سبق پڑھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَواں:۔۲ بغیر ہجے کے سبق پڑھنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہجے لگا لگا کے آج اچھی طرح سبق یاد کر لو کل رواں سنوں گا۔

قول فیصل:۔ اس معنی میں باعلان نون مستعمل ہے۔

رُواں اُترنا:۔ (لازم) بال جھڑنا، بال گرنا، بال اترنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رواں بدلنا:۔ (متعدی) جانور کا پرانے بال جھاڑ کر نئے بال نکالنا، کینچل بدلنا۔ اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رواں پڑھنا:۔ (متعدی) بغیر ہجے لگائے پڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب ہجے کہاں تک لگاؤ گے رواں پڑھو۔

رواں دواں:۔ خراب خستہ، پریشان، سرگرداں۔ فارسی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

کی گلیوں میں کہ اب کہاں ہو دل
اس گلی میں رواں دواں ہو دل — میر ضمیر

رواں دواں پھرنا:۔ مارا مارا پھرنا، سرگرداں و آوارہ پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ لڑکا نہ پڑھتا ہے نہ لکھتا ہے ادھر ادھر رواں دواں پھرا کرتا ہے۔

رواں دواں ہونا:۔ مارا مارا پھرنا، حیران و سرگرداں پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ افسوس یہ وہ شاہزادی ہے جس کے ہر اوار کا پایہ پکڑ کے ستر ہزار بادشاہزادیاں چلتی تھیں آج وہی بے سرو پا صحرا میں رواں دواں ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

روانسا ہو جانا:۔ ناراض ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ ناراض ہونا براہ راست نہیں ہے بلکہ آبدیدہ ہونا۔ آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا لانا۔ رونے پر آمادہ ہو جانا ہے۔ اہل لکھنؤ روانسا کی جگہ 'رُہانسا' بولتے ہیں۔

رواں کرنا:۔۱ (متعدی) جاری کرنا، بہانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رواں جستجو میں کیا آپ کو
پھرایا تمنا میں گرداب کو — تسلیم لکھنوی (تسنیم خنداں)

رواں کرنا:۔۲ صاف کرنا، مشق کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ استاد کی بتائی ہوئی چوٹیں اچھی طرح سے رواں کر لو۔

رواں کرنا:۔۳ ازبر کرنا، یاد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پہلے اپنا سبق خوب رواں کر لو اس کے بعد جانا۔

رواں کرنا:۔۴ تیز کرنا، بڑھو رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رواں کرنا:۔۵ چلانا، پھیرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قاتل نے بڑی بیدردی کے ساتھ گلے پر خنجر رواں کر دیا۔

روانگی:۔ روانہ ہونے کی صورت حال، کوچ کا آغاز، سفر کی ابتدا، جانا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حسب ارشاد فیض نہاد امیر باتوقیر کوس رحیل لشکر ظفر اثر میں بجا اور ہر پیادہ نے سامان روانگی کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے حسب ذیل معنی درج کیے ہیں:۔
بھیجنا، ارسال، چالان۔ مگر اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

روانہ:۔ رواں، جلد، جانے والا۔ فارسی۔

غبار قافلہ ہوں کیا مقام ہو کوچ مرا
ہوا جدھر کی چلی اس طرف روانہ ہوا — محمد مرزا انس

روانہ باشد:۔ رخصت ہو جانا، چلا جانا۔ فارسی فقرہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حضرت نے اٹھ کر کہا کہ اب میں رخصت ہوتا ہوں مگر ایک خادم نے کہا ہاں جائیے مگر دو بانات اوڑھتے جائیے۔ حضرت نے بانات کو بغل میں دبایا اور چلتے وقت خادم سے پوچھا اس مکان پر بسر کیا ہے؟ روانہ باشد! (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- رواں باشد ہونا بھی ہے۔ جیسے:
میاں آزاد اپنی پیاری حسن آرا کے پاس پہنچے کہاں
سے وہ جہاز پر سوار ہو کر رواں باشد ہوئے (فسانۂ آزاد)
یہ فقرہ اردو میں بطور مزاح مستعمل ہے۔

روانہ کرنا:۱ خط پارسل یا اور کوئی چیز کسی
کو بھیجنا، ارسال کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:- اس خط سے پہلے بھی بہت سے
خطوط آپ کے نام روانہ کر چکا ہوں مگر آپ نے
کسی خط کا جواب نہیں دیا۔

روانہ کرنا:۲ کسی کو کہیں بھیجنا۔ اردو مصدر،
فصیح، رائج۔
محل صرف:- ان صاحبزادے کو آپکے پاس
روانہ کر رہا ہوں ماشاءاللہ بہت نیک ہیں۔
ماں باپ کا انتقال ہو چکا ہے۔ انھیں آپ
اپنی کفالت میں لے لیجئے۔

روانہ کرنا:۳ چلتا کرنا۔ اردو مصدر،
فصیح، رائج۔
محل صرف:- ان کو یہاں سے روانہ کرو کیا
بیٹھے ہوئے ہیں۔

رواں ہونا:۱ (لازم) جاری ہونا، چلنا۔
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گزرا میں چلے تو نسیم سحر بنے
ہو کے رواں جو بحر سے گہر بنے — سودا

رواں ہونا:۲ تیز ہونا۔ اردو مصدر،
فصیح، رائج۔
محل صرف:- یہ چھری بہت رواں ہے۔

رواں ہونا:۳ مشق ہونا۔ زبان پر چڑھنا۔
اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:- لڑکا بہت ذہین ہے جتنے
سبق اس نے پڑھے سب رواں ہیں۔

رواں ہونا:۴ چلتا ہونا، مشتاق ہونا۔
اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:- آپ ان کی بہت تعریف کرتی ہیں
آپکے صاحبزادے چوری میں بہت رواں ہیں۔

رواں ہونا:۵ روانہ ہونا۔ چلتا بننا۔
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کوئی تو لمبی داڑھی لیے ہو گیا رواں
مونچھیں بھنویں تلک کوئی منڈوا کے مر گیا — نظیر

رواں ہونا:۶ رخصت ہونا۔ اردو مصدر،
فصیح، رائج۔

سلام آخری کرتے ہیں اب ہم
رواں ہوں آپ گھر کو شاد و خرم — منیر (سراج المضامین)

روانہ ہو چکنا:- مرجانا، انتقال کرنا (لکھنؤ)
(فقرہ) سنجیدہ نے آ کر دیکھا تو بھائی کبھی کا رخصت
ہو چکا تھا چیخ مار کر گر پڑی۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- لکھنؤ میں اس محل پر رخصت ہو چکنا
رائج و فصیح ہے۔ مؤلف نور اللغات نے مثال میں
رخصت ہو چکنا ہی لکھا ہے یہ ہو سکتا ہے کتابت کی
غلطی ہو یعنی کاتب نے روانہ کی جگہ رخصت لکھ دیا
ہو۔ بہرحال لکھنؤ میں رخصت ہو چکنا ہی رائج ہے۔

روانہ ہونا:۱ چلنے میں مصروف ہونا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:- شاہزادۂ عالی صفات ہمراہ قریبان
... سیر کرتا ہوا ... ایک طرف روانہ تھا۔
(طلسم ہوش ربا)

روانہ ہونا:۲ سفر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غبار قافلہ ہوں کیا مقام و کوئی مرا
ہوا جدھر کو چلی اس طرف روانہ ہوا — [illegible]

روانہ ہونا:۳ رخصت ہونا، آغاز سفر کرنا،
چلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:- ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر میں گھر سے
روانہ ہوا اور ۷ بجکے ۵۰ پر اسٹیشن پہنچ گیا۔

روانی:۱ اصول موسیقی کی ایک قسم۔ فارسی،
مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

روانی:۲ پانی اور آنسو وغیرہ کے جاری ہونے
کی حالت، بہاؤ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔
محل صرف:- سامنے آبشاروں کی روانی اور
تالاب مصفا کی جھلک وہ لطف دکھاتی ہے کہ بیان سے باہر
ہے۔ (سیر کہسار)

شبدیار ہے مرے اشکوں کی روانی ہو جائے
مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں پانی ہو جائے — جلیل

روانی:۳ تیزی اور صفائی۔ فارسی، مونث،
فصیح، رائج۔

روانی سے چلتا نہیں حلق پر
تری چال خنجر بھی چلنے لگا — امیر

قول فیصل:- بازو کی تیزی کو بھی کہتے ہیں۔

اے قوم میری سیف زبانی نہ جائے گی
کاٹوں گی لاکھ تو یہ روانی نہ جائے گی — مونس

روانی:۴ تیزی سے اثر کرنے کی خاصیت۔ فارسی،
مونث، فصیح، رائج۔

وہ ساغر پلا جو روانی دکھائے
طبیعت کی میری گرانی دکھائے (طلسم ہوش ربا)

روانی:۵ نئے نئے مضامین کا جلد جلد ذہن میں آنا۔
فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ع ظفر میں کیا کہوں عالم طبیعت کی روانی کا — ظفر دہلوی

روانی:۶ سلاست زبان کی صفائی، بے تکلفی،

فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کے کلام میں بڑی روانی ہوتی ہے۔

تشقابیں ہو مقابل میرا
رک گیا دیکھ روانی میری — غالب

روانی سے چلنا:۔ تیزی اور صفائی سے چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روانی سے چلتا نہیں حلق پر
تری چال خنجر بھی چلنے لگا — امیر

روا ہونا:۔ جائز ہونا، مباح ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نے تمام دولت اپنی تباہ کر دی
فردوس دو رعیہ بالکل تباہ کر دی
قطعًا نہیں روا ہو شرعًا جو ناروا ہی — منشی لکھنوی

روایات:۔ روایت کی جمع، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع یہ اُمت روایات میں کھو گئی — لا اعلم

قول فیصل:۔ باعتبار ردیف مؤنث ہے۔

روایت:۔۱ (بکسر اوّل) کسی کی وہ بات جو کوئی دوسرا بیان کرے یا لکھے، نقل قول۔ عربی، مؤنث۔

محل صرف:۔ واللہ میں سمجھتا تھا کہ یہ روایت بالکل صحیح ہے۔ (سیر کہسار)

قول فیصل:۔ اہل حدیث کی اصطلاح میں شیعوں کے نزدیک روایت اس کو کہتے ہیں جس کا سلسلہ کسی امام یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے۔

روایت:۔۲ ماجرا، سرگزشت، حال۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

کہیں تم کو ہم حور یا روح سمجھیں
بہت مختلف ہے روایت تمہاری — امیر

قول فیصل:۔ فرہنگ فارسی جدید کی سند سے جدید فارسی میں ناول اور افسانے کو بھی روایت کہتے ہیں۔ اردو میں بھی کہانی، قصہ، حکایت کے معنوں میں یہ لفظ استعمال ہوتا تھا۔ جیسے "احباب... نے طرح طرح کی دلچسپ روایتیں کہنا شروع کیں۔" (فسانۂ آزاد)

لیکن اب ان معنوں میں رائج نہیں۔

روایت صحیح ہونا:۔ بیان کا خلاف واقعہ نہ ہونا، نقل کیے ہوئے قول کا اصل کے مطابق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ واللہ میں سمجھتا تھا یہ روایت بالکل صحیح ہے۔ (سیر کہسار)

روایت ضعیف ہونا:۔ روایت کا اعتبار کے قابل نہ ہونا، بیان کیے ہوئے واقعے کی سند کمزور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روایت کرنا:۔ کسی کے بیان کی نقل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب دل کی حدیثوں سے لی غیر نے دہشت کی
کانٹوں کی زبانوں سے جنگل میں روایت کی — عزیز لکھنوی

روایت کہنا:۔ قصہ کہنا، حکایت نقل کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ احباب خدا ترس و دقیقہ رس خوش فہم و صبیح نفس نے طرح طرح کی دلچسپ روایتیں کہنا شروع کیں۔ (فسانۂ آزاد)

روایت مستند ہونا:۔ بیان کیے ہوئے واقعے کی سند معتبر ہونا، روایت کا اعتبار کے قابل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کی بیان کی ہوئی روایت مستند مانی جاتی ہے۔

روایت معتبر ہونا:۔ روایت کا قابل اعتبار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روائح:۔ خوش بوئیں، رائحہ کی جمع، عربی لفظ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس کا استعمال عربی تعلیم یافتہ طبقے تک محدود ہے۔

رواۃ:۔ راوی کی جمع۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل:۔ عربی داں بالخصوص علمائے اسلام کی زبان ہے۔ زیادہ تر زبانوں پر رواۃ ہے۔

رُواں:۔۱ رونگٹا۔ باریک بال جو مسامات میں ہوتے ہیں۔ ہندی، مذکر، عورتوں کی زبان۔

ع روئی کے مانند رواں نرم ہے (مولوی اسمٰعیل میرٹھی)

قول فیصل:۔ اب رُویاں بولتے ہیں۔

رُواں:۔۲ چھوٹے چھوٹے ریشے جو پشمینے میں ہوتے ہیں۔

تشکم صاف کے قریں ہے کمر
یا ہے مخمل پہ رواں مخمل کا — ناسخ

قول فیصل:۔ اب رُویاں کہتے ہیں۔

رواں:۔۳ ترکاری یا پھل کے اوپر کا باریک خار۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رواں:۔۴ باریک بال جو پرند جانوروں کے بچوں کے پر نکلنے سے پیشتر ظاہر ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اسے بھی رویاں کہتے ہیں۔

رواں بدلنا:۔ جانور کا پرانے بال جھاڑ کر نئے بال نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

روآں روآں:۔ ہر ایک رونگٹا، ایک ایک رویاں۔ اردو، متروک۔

قول فیصل:۔ اب رویاں رویاں کہتے ہیں۔

روآں روآں دعائیں دیتا ہے:۔ ہر ایک رونگٹے سے دعا نکلتی ہے۔ دل بے انتہا دعائیں کرتا ہے۔ اردو مصرف، متروک۔

قول فیصل:۔ اب کہتے ہیں "روئیں روئیں سے دعا نکلتی ہے۔"

روآں روآں کانپنا:۔ نہایت خوف سے جسم کے ہر بال کا کانپنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب کہتے ہیں رویاں رویاں کانپنا۔

روآں میلا نہ ہونا:۔ رنج و ملال نہ پہنچنا، صدمہ نہ ہونا۔

بے غم رہے لحد میں کشتے تری ادا کے
میلا ہوا نہ قاتل روآں کبھی کفن کا (الفت علی)

قول فیصل:۔ اب رویاں نہ میلا ہونا بولتے ہیں۔

روآں نہ دھوآں بیوی مالے جوآں:۔ کھانا نہ پکانا بیکاری میں جوئیں مارنا۔ (محاورات ہندستان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روباہ، روبہ:۔۱ (واو مجہول) لومڑی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع دام روباہ میں ضیغم نہیں آنے والے تعشق

روباہ، روبہ:۔۲ (کنایتہً) بزدل، ڈرپوک۔ فارسی۔

نامرد شقی صاحب شمشیر ہوئے ہیں
روباہ طرح دینے سے گیا شیر ہوئے ہیں انیس

روباہ بازی (یا) روبہ بازی:۔ چالبازی، مکاری، فریب دہی۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

مرگیا میں عاشق چشم آہوؤں کو دیکھ کر
مجھ سے کی روباہ بازی دشت وحشتناک نے جگر

محل صرف:۔ فلک کی روبہ بازی دیکھئے شیر بہادر ایک گنوار مشہور ہو وہ بزدلا دو ہزار گنوار لے کے گرے پر آیا۔ (انشائے سرور)

روبراہ:۔۱ آمادہ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مشتاق کو روبراہ پایا
ہمراہ اسے تا بخانہ لایا (گلزار نسیم)

روبراہ:۔۲ درست، ٹھیک، صحیح۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب اس وقت طبیعت خدا کے فضل سے روبراہ ہے۔ (فسانۂ آزاد)

روبراہ:۔۳ اصلاح کیا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہو روئے مہر دبیر تری خاک راہ پر
یعنی کہ کام اس کا کچھ اب روبراہ ہو دبیر

روبراہ:۔۴ نیکی کی طرف مائل۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ زمانۂ ناہنجار تمہارے درپے آزار تھا مگر روبراہ ہوا پروردگار نے رحم کیا۔ (انشائے سرور)

روبرو:۔۱ (ہر دو واو معروف) مقابل، مقابلے میں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دیوار کی صفا کے روبرو آئینہ سکندری کو زنگ غیرت حاصل ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

روبرو:۔۲ سامنے، آگے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع ایک شفاف آئینہ دو مہ وشوں کے روبرو [illegible]

روبرو آنا:۔ سامنے آنا، آگے آنا۔ اردو مصرف،

جس دم محمد حنفیہ مرے چچا
آئے تھے لڑکے روبرو شاہ لافتا دبیر

روبرو بیٹھنا:۔ آمنے سامنے بیٹھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ملکہ بیٹھی ہیں اور عمرو روبرو بدیع الزماں کے بیٹھے۔ (طلسم ہوش ربا)

روبرو کرنا:۔ مقابلے پر لانا، سامنے کرنا، آگے لانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے آتش

روبرو لانا:۔ سامنے لانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان کنیزوں کو ہمارے روبرو لاؤ۔ (طلسم ہوش ربا)

روبرو ہونا:۔۱ سامنے ہونا، پیش نظر ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

آتا ہو بادشاہ جو انسان خوبرو
سل علیٰ نبی کا مرقع ہو روبرو دبیر

روبرو ہونا:۔۲ مقابل ہونا، ہمسری کا دعویٰ کرنا۔

سب کو مقبول ہو دعویٰ تری یکتائی کا
روبرو کوئی بت آئینہ سیما نہ ہوا غالب

رو بزوال ہونا:۔ پستی کی طرف مائل ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دنیا محض بے ثبات اور ہر دم رو بزوال ہے۔ (انشائے سرور)

رو بصحت:۔ صحت کی طرف مائل، شفایابی کی طرف رخ کیے ہوئے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ جیسے کیونکر رو بصحت وہ رنجور ہو جو اپنے مسیحا سے منزلوں دور ہو۔ (انشائے سرور)

اس کی تکمیلی صورت رو بصحت ہو جانا بھی رائج، فصیح ہے۔

رو بصحت ابھی ہو جاؤں جو وہ منہ دکھلائے
دل میں فرقت کی ہے دھڑکن خفقان کچھ بھی نہیں جگر

رُو بفرار لانا:۔ بھاگنا، فرار ہونا۔ اردو مصدر متروک۔

محل صرف:۔ ادھر آرائے زنگاری مشرق کو نمودار ہوا ظلمتِ شب رو بفرار لائی۔ سفیدۂ صبح آشکار ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

رو بفرار ہونا:۔ بھاگنا، فرار کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

ہوا اسپ الو چرخ پر اک بار
شہ انجم سپاہ رو بفرار (طلسم ہوش ربا)

رُو بکار:۔[1] (واو معروف) سامنا۔ فارسی مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں نہیں بولتے۔

روبکار:۔[2] وہ فیصلہ جو کسی حاکم کی پیشی میں ہو یا اس کے روبرو لکھا جائے وہ حکم جو کسی عدالت کی جانب سے لکھا جاتا ہو ایک تحریری حکم جو افسر کی جانب سے ہوتا ہے۔ اردو، متروک۔

ع ہر شکست ہو مقدمہ جنون کا روبکار دبیر

جاتا ہو بار بار عدالت میں کیوں امیر
شاید مقدمہ ہو ترا روبکار کچھ امیر

رُو بکاری:۔ تحریری حکم، پروانہ۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

روبکاری:۔ مقدمے کی پیشی۔ اردو، مؤنث قریب بہ متروک۔

گڑے مردے اکھیڑے جائیں گے اب روبکاری کو
زمانے بھر کے جھگڑے اٹھ رہے ہیں روزِ محشر پر امیر

روبکاری:۔ مقدمے کی سماعت، مقدمے کی کارروائی۔ اردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ ساحرانہ بارگاہ میں چل جاتا ہے امیر روبکاری ساحر کی بارگاہ ہشامی میں فرماتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

روبکاری کرنا:۔ مقدمے کی سماعت کرنا، مقدمے کی کارروائی کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

روبکاری ہونا:۔ مقدمے کی پیشی ہونا، مقدمے کی سماعت ہونا، مقدمے کی کارروائی ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

دل و مژگاں کا جو مقدمہ تھا
آج پھر اس کی روبکاری ہے غالب

محل صرف:۔ صاحب مجسٹریٹ کے ہاں روبکاری ہوئی تھی یا نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رُو بہ اصلاح:۔ درستی کی طرف مائل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مسودہ پڑھا تو کیا لطف ہوا۔ عقل کے یہ معنی ہیں کہ مسودہ لے پڑھے تماشے اب کہ معاملہ رو بہ اصلاح ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رو بہ بازی:۔ مکاری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

حرص کرواتی ہے رو بہ بازیاں سب دنیا میں دلد
اپنے اپنے بور تیے پر جو گیا تھا شیر تھا (گلدستۂ ولی)

رُو بہ قفا:۔ سر جھکائے ہوئے، گردن خم کیے ہوئے فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس قدر تجھ سے ہے محجوب گنہ گار ترا
عذر خواہی کے لیے رو بہ قفا حاضر ہے شرف

ہے کچھ تو سبب جو اس ماہ رو کے کوچے سے
ہمیشہ رو بہ قفا آفتاب جاتا ہے مصحفی

رُو بیٹھنا:۔ گم کر دینا، ضائع و برباد کر دینا، کسی چیز سے ہاتھ دھو لینا۔ اردو مصدر،

محل صرف:۔ یہاں ایک پری وش پر نظر پڑی۔ جس دم آنکھ لڑی، عقل سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ ہم کو رو بیٹھا۔ (فسانۂ آزاد)

کہیں دل کو بھی تو نہ کھو بیٹھے
کہیں آنکھوں کو یوں نہ رو بیٹھے مومن

رُوپ:۔[1] (واو معروف) صورت، شکل۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

بھر نظر اور کو دیکھا ہو تو اندھا ہو جاؤں
جب سے نظروں میں سمایا ہے مری یار کا روپ زند

رُوپ:۔[2] بھیس، وضع، ڈھنگ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

دن کو پوشاک ہے رنگین تو شب کو ہے سفید
صبح کچھ شام ہے کچھ اس بت عیار کا روپ زند

مری صورت جو بدل فرطِ غم سے
تو وہ بولے کہ اچھا روپ بدلا امیر

روپ:۔[3] طرح، مانند۔ اردو، متروک۔

تو کچھ اس روپ سے پھر جاگ چلے چلے سحاب
کہ زمیں نیچے سے آواز اٹھے اک گھم گھم انشا

رُوپ:۔[4] حسن، آب و تاب۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

کون سی خوبی ہے جو حسن میں کافر کے نہیں
چشم بد دور ذرا دیکھو مرے یار کا روپ زند

رُوپ:۔[5] رونق، چہل پہل، گرم بازاری۔ اردو، متروک۔

اے پری حسن ترا رونق ہندستاں ہے
حسن یوسف تھا فقط مصر کے بازار کا روپ زند

رُوپ:۔[6] جلوہ، تجلی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُوپ:۔[7] حالت، کیفیت، عالم۔ اردو، متروک۔

آخر کار مسیحا نے دیا صاف جواب
ابتدا ہی سے برا تھا ترے بیمار کا روپ زند

رُوپ:۔[8] وہ شخص جو مرغوب اور پسندیدہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوپیہ :۔ ۹ تصویر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوپ :۔ ۱۰ روپا کا مخفف چاندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوپ :۔ ۱۱ ایک بات سے دوسری بات کی طرف پلٹا کھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوپ :۔ ۱۲ اُفتادِ طبع، رنگ، مزاج۔ اردو، مذکر، متروک۔

سُرخ پوشاک پہن کر وہ نکلتا ہے مدام
ایک ہے ترک فلک اور مرے خونخوار کا روپ — رند

رُوپ :۔ ۱۳ طرز، انداز، ڈھنگ۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

پیری میں جوانی کی طرح ہاتھ ملے گا
اک روپ پہ غافل نہیں رہنے کی سدا خاک — صبا

رُوپ :۔ ۱۴ نقشہ، منظر، سماں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہر گل تر نظر آنے لگے محبوب حسین
چشم بلبل سے اگر دیکھئے گلزار کا روپ — رند

روپا :۔ ۱ بچھو، ہندی، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رُوپا :۔ ۲ چاندی۔ ہندی، مؤنث۔ متروک۔

روپا برسائیں گے روپہلے بادل
سونا برسائیں گے سنہلے بادل
امید نہ توڑ حق سے انشاء اللہ
آپہنچے وہ دیکھ اچلے گہلے بادل — الشا

رُوپاک :۔ رُومال۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں رُومال بولتے ہیں۔

روپ اور دلہن کی رسم :۔ شادی کی ایک رسم جو دولہا سے مخصوص ہے۔

(فسانۂ آزاد) حسب رواج روپ اور دلہن کی رسم ادا ہوئی، عیش و عشرت کی ترنگ دوبالا ہوئی۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ اب ان باتوں پر عمل نہیں ہے۔

رُوپ بدلنا :۔ (متعدی) بھیس بدلنا، صورت بدلنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

فلک ہر روز بدلتا ہے نیا رُوپ
بدلتا ہے کیا بہروپیا رُوپ — شاد لکھنوی

روپ بگاڑنا :۔ (متعدی) بد صورت کرنا، بے رونق کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روپ بگڑنا :۔ خوبصورت کا بدصورت ہونا، بے رونق ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

کون کہتا ہے کہ بگڑا ہے مرے دلدار کا روپ
اب تلک تو وہی حج بن ہے وہی یار کا روپ — رند

روپ بنانا :۔ نہایت خوبصورت یا حسین بنانا۔ اردو، صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روپ بننا :۔ اپنی اصلی صورت کے خلاف دوسری شکل میں نمایاں ہونا، صورت اور وضع بدلنا، بھیس بدلنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

اب کوئی روپ بناؤ یہ شباہت بدلو
غیر کی شکل بنو اپنی یہ صورت بدلو — صفدر

روپ بھرنا :۔ ۱ نہایت خوبصورت یا حسین بنانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

اودا اودھر گو ہوئے بہروپ کے سامان تمام
وہ بھرا روپ کنھیا جی کرے جس کو سلام — صفدر

روپ بھرنا :۔ ۲ بھیس بدلنا، اپنی صورت بدلنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ حضور میرا انعام ہوا۔ سچ کہیے گا ایسے بہروپیے کم دیکھے ہوں گے۔ کیوں کیسا روپ بھرا (فسانۂ آزاد)

رُوپ پانا :۔ صورت نظر آنا، مشابہ ہونا، کسی کی وضع اور صورت کا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

توتا بن کر شجر پہ آ کر
کھیل کھا گئے بشر کا روپ پا کر — (گلزار نسیم)

روپ پانی ہونا :۔ رونق میں کمی آنا،

ادھر اس گل بدن کی رنگین ادائی
چمن کا اس طرف پانی ہوا روپ — شاد

روپ پر ہونا :۔ رونق پر ہونا، حسن پر ہونا۔ اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

ع روپ پر ہے یار کا باغ جوانی دیکھئے — صبا

روپ جانا :۔ خوبصورتی ختم ہونا، رونق جانا۔ اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

بہار باغ ہے جھونکا صبا کا
ادھر آیا ادھر گل کا گیا روپ — شاد

روپ چھانا :۔ حسن پر ہونا، آب و تاب ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

حسینوں کا جوبن پہ چھایا ہے رُوپ
نہ ایسا سنا ہے نہ دیکھا سوانگ — شاد لکھنوی

روپ درشن :۔ ۱ روپیہ چاندی کی کوئی چیز۔ ۲ عروس کی رونمائی، منہ دکھائی۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان (لغت دہلی)

روپ دکھانا یا دکھلانا :۔ (متعدی) انداز دکھانا، ڈھنگ دکھانا۔ اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

دکھلاتی ہے رنگینی رخسار عجب روپ
رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار عجب روپ — (لالہ عالم)

روپ دھارنا: ۱۔ (متعدی) کوئی صورت یا ہیئت اختیار کرنا، کسی صورت یا قالب میں آنا۔ جیسے دیوتا لوگ روپ دھار لیا کرتے تھے۔ ہندی۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

روپ دھارنا: ۲۔ صورت بنانا، شکل بنانا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

روپ دھارنا: ۳۔ بھیس بدلنا، سوانگ بھرنا یا رچانا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

روپ دینا: ۔ مزہ دینا، لطف دکھانا۔ اردو، صرف، متروک۔

محل صرف: ۔ سبزے پر فرش چاندنی کا عجب روپ دیتا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

روپ رس: ۔ چاندی کا کشتہ۔ ہندی، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

روپ رکھنا: ۔ آب و تاب رکھنا، رونق رکھنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع رکھتا ہے ترے حسن کا گلزار عجب روپ ۔ لاعلم

روپ روئیں بھاگ کھائیں: ۔ یعنی زمانے کا یہ حال ہو کہ خوبصورت بدنصیب تو مبتلائے مصیبت ہیں اور بدصورت خوش نصیب عیش کرتے ہیں اور خوبصورتوں پر حکم چلاتے ہیں۔ کہاوت۔ ہندی۔

نازبرداری زمانے کی کروں کیونکر میں
لاکھ دل سے دل بسے چاہیے وہ بیدل کس کو
ہو مثل مشہور یہ مجھ پہ روپ روئیں بھاگ کھائیں ۔ جگن
ہو لکھا قسمت ہی خالق نے وہ زائل کس سے ہو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: ۔ مؤلف محاورات ہندوستان نے روپ کی روئے بھاگ کی کھائے لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے مستعمل نہیں۔

روپڑنا: ۔ ایکدم سے رونے لگنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ یا تو ہنس رہا تھا یا ماں کی بیماری کی خبر سن کر غریب رو پڑا۔

روپ لانا: ۱۔ مختلف وضع میں ظاہر ہونا۔ اردو، صرف۔

قول فیصل: ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روپ لانا: ۲۔ دھمکانا، ڈراؤنی صورت بنالینا، ڈرانا، بہانہ کرنا۔ (لغات دہلی)

قول فیصل: ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روپلی: ۔ (واو غیر ملفوظ) تحقیر سے روپے کو کہتے ہیں۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع ارے تو جانتا ہے بک گیا کیا روپلی پر جان

روپ میلا ہونا: ۔ چمک دمک میں کمی آنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

اگر میلا ہے روپ آب گہر کا ۔ منیر
تو پھیکا رنگ ہے قرص قمر کا (سراج المضامین)

روپنا: ۔ منگنی کا نشان۔ منگنی۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

روپ نکالنا: ۔ (متعدی) نکھرنا، چمکنا، آب و تاب ظاہر کرنا۔ اردو، صرف، متروک۔

باہر نکل کے روپ نکالا ہے آپ نے
پردے میں تو کچھ اور ہی عالم یہ جبیں تھا ۔ بحر

روپ نکل آنا: ۔ صورت حسین ہو جانا۔ اردو، صرف، متروک۔

محل صرف: ۔ اے میاں ادھی کے روغن میں تو وہ روپ نکل آتا ہے کہ آدمی سجدہ کرنے لگے (فسانۂ آزاد)

روپ نکلنا: ۔ (لازم) رنگ و روغن میں آب و تاب اور چمک دمک ظاہر ہونا۔ اردو، صرف، قریب بہ متروک۔

نہانے سے نکلا عجب اس کا روپ
نکل آتی ہے جیسے بدلی سے دھوپ ۔ میر حسن

روپ وان (یا) ونت: ۔ خوبصورت، حسین، خوبرو۔ ہندی، صفت، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

روپوش: ۔ منہ چھپائے ہوئے، مخفی، پوشیدہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کبھی غمزہ کبھی عشوہ کبھی شوخی کبھی شرم
بے حجابانہ کہے جلوہ نما، گہہ روپوش (جلیل)

روپوش کرنا: ۔ چھپانا، غائب کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ بیٹے نے ایک خون کر دیا تھا باپ نے کہیں روپوش کر دیا تھا مگر پولیس نے ڈھونڈھ نکالا۔

روپوش ہو جانا: ۔ غائب ہو جانا، منہ چھپا لینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ لوگوں نے سرکار کو اطلاع کی جرم ثابت ہو گیا قریب تھا کہ سزا پائے مگر اس کو پہلے ہی سے خبر ہو گئی اور وہاں سے روپوش ہو گیا۔ (سیر کہسار)

روپوشی: ۱۔ منہ چھپانا، غائب رہنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا ہوئے وہ دن کہ ارباب نظر کی آنکھ سے
اس سراپا ناز کو پہلے روپوشی نہ تھی
(حسرت موہانی)

روپوشی: ۲۔ غیر حاضری۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل: ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روپوشی کرنا: ۔ (متعدی) منہ چھپانا، نظروں سے اوجھل ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ۔ حضرت بندہ شکستہ نے چادر سے منہ لپیٹ کر روپوشی کی۔ (فسانۂ آزاد)

روپ ونتی: ۔ حسینہ، شکیلہ، جمیلہ۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

روپہرا: ۔ روپہلا۔ اردو، متروک۔

ہو یہ دالان پرے حکم جو ہو تو اس میں
اک روپہرا لگے اور ایک سنہرا پردا — انشا

روپہلا:۔ (واؤ غیر ملفوظ) چاندی کے رنگ کا سفید۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

روپا برسائیں گے روپہلے بادل
سونا برسائیں گے سنہلے بادل
امید نہ توڑ حق سے انشاء اللہ
آپہنچے وہ دیکھو اٹھے گہلے بادل — انشا

قول فیصل:۔ زبانوں پر روپیلا بھی ہے۔

روپہلی:۔ چاندی کی اندرفی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سنہری روپہلی وہ عماریاں
شب و روز کی سی طرح داریاں — میر حسن

قول فیصل:۔ ایک معنی ہیں چاندی کے رنگ کی۔

جیسے " ابر چاروں طرف سے گھر آیا اور ہزاروں بجلیاں سنہری روپہلی رنگ کی چمکنے لگیں۔"
(طلسم ہوش ربا)

روپ ہونا:۔ حسن ہونا، خوبصورتی ہونا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کمن سالہ ہے پر جوبن وہی ہے
ابھی تک ہے زن دنیا پہ کیا روپ — شاد

رُوپے:۔ (واؤ غیر ملفوظ) امالہ اور جمع روپیہ کی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسے شہر نار رسان کہتے ہیں اور یہاں کاغذ کے روپے چلتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

روپے بندھوں:۔ زیادہ رقم، معتبر رقم۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ دو چار روپے کا کام نہیں روپے بندھوں کا کام ہے۔

قول فیصل:۔ بندھوں کا تلفظ بندوں کیا جاتا ہے۔

روپیٹ کر (کے) بیٹھ رہنا:۔ صبر کر لینا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

کہاں صبر و تحمل آہ ننگ و نام کیا شے ہے
(کرو) میاں روپیٹ کر ان سب کو ہم آخر بالآخر بیٹھ رہیا — انشا

محل صرف:۔ صاف صاف بتا دیجئے کہ اب کوئی علاج (دیکھئے) ہے یا نہیں۔ اگر دردِ لا دوا ہے تو خیر روپیٹ کے بیٹھ رہوں۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم جو کسی نہ کسی طرح جواب نہیں بولتے نہ قریب کا آدمی نہیں سمجھتا ہے۔ یہ شخص اس کی عنایت ہے۔ روپیٹ اٹکل سے کچھ کچھ کر لیتا ہوں۔ (افسانۂ سرور)

روپے صرف ہونا:۔ روپے اٹھنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دیکھئے کیا روپے صرف ہوتے ہیں۔
(سیر کہسار)

روپے غارت کرنا:۔ روپیہ فضول خرچ کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس قدر بد تدبیر ہے وجہ ضائع ہوا اور ہزاروں روپے غارت کئے۔ فسانۂ آزاد

روپے کا الٹ پھیر ہونا:۔ تجارت سے حاصل شدہ رقم کا مع منافع کے پھر تجارت میں لگنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہی چند مہینے منافع کمانے کے ہیں۔ آجکل جتنا ہی مال تیار ہو جائے گا کچھ لینا چاہئے کہ اتنا ہی روپیہ کا الٹ پھیر ہووے گا۔
(میرا پہلا گناہ۔ عزیز الرحمن)

روپے کا سونا دس روپے کی گھڑاون:۔ اصل قیمت سے لاگت زیادہ، دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی۔
سونے سے گھڑاون مہنگی۔ ہندی کہاوت۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں سونے سے گھڑوائی مہنگی۔

روپے کو روپیہ نہ سمجھنا:۔ روپے کی قدر نہ کرنا، روپے کی حقیقت نہ جاننا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مفت کی دولت ہاتھ آئی ہے اڑاتے ہیں روپے کو روپیہ نہیں سمجھتے۔

روپے کے چار آنے ہاتھ لگنا:۔ کسی جائداد و جنس وغیرہ کے معاملے میں ایسا نقصان ہونا کہ اصل رقم بھی چہارم رہ جائے۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

لے کے دل کو چار بوسوں پر دیا اک یار نے
ہم نے سمجھا اک روپے کے ہاتھ چار آنے لگے — آتش

روپے گاڑنا:۔ روپیہ جمع کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اہل خفقان واہ روپے گاڑتے نہیں
بندوق کا کہاں ہے خزانہ زمین میں — رشک

روپے گز:۔ ایک روپے کا ایک گز۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

گزی گاڑھا نہ سمجھو کچھ روپے گز لائی ہے ماما
یہ کچی ہے کہ پکی ہے ذرا دیکھیوں گوٹن دھونا جان صاحب — جان صاحب

روپے والا:۔ مال دار، دولت مند۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بڑا روپے والا آدمی ہے صاحب۔ لکھ پتی ہے۔ (سیر کہسار)

قول فیصل:۔ اس کی جمع روپے والے اور تانیث روپے والی بھی مستعمل ہے جیسے (روپے والے) سُنیے مجھے نکاح میں کوئی عذر نہیں۔۔ آپ اوّل تو

کم سن دوسرے رنگین زادے تیسرے روپے والے چوتھے خوبصورت ابھی سبزہ بھی آغاز نہیں ہوا پھر مجھے عذر کیونکر ہو سکتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

(روپے والی) محمد عسکری کو اگر پاس اور خیال ہے تو صرف اس قدر کہ بیگم صاحب وثیقہ دار جوان ہیں، اور روپے والی ہیں۔ (سیر کہسار)

روپیہ:۔ (واو غیر ملفوظ) چاندی کا سکہ، ایک روپے کا سکہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مال کا آنا روپوں کا وہ شمار
خلق میں ہر بات کا وہ اعتبار — قدر بلگرامی

محل صرف:۔ پچاس ساحر ایک ملک کے مالک طلسم سے، لاکھ روپیہ خراج کے لیے افراسیاب کے پاس جاتے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ پہلے زمانے میں صرف چاندی کے سکے کو روپیہ کہتے تھے اب ایک روپے کے نوٹ کو بھی کہنے لگے ہیں۔

روپیہ اُتار دینا:۔ روپیہ کسی کے ذمے کر دینا، اپنے قرضے کو کسی دوسرے کی طرف منتقل کر دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم سے نہیں ہو سکتا تو میرا روپیہ مہاجن پر اُتار دو میں اس سے وصول کر لوں گا۔

روپیہ اُٹھانا:۔ دولت خرچ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بے جا روپیہ اُٹھانے کا یہ نتیجہ ہے کہ اب پیسے پیسے کو محتاج ہو۔

روپیہ اُٹھنا:۔ (لازم) دولت صرف ہونا، پیسہ خرچ ہونا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہمارے یہاں گھر کے کھانے میں روزانہ کم از کم دس روپے اُٹھتے ہیں۔

روپیہ اُڑانا:۔ دولت ضائع کرنا، اسراف کرنا، فضول خرچی کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ حرام کی دولت ملی ہو تو روپے اُڑانے میں مشاق ہیں۔

روپیہ اُڑنا:۔ (لازم) دولت ضائع ہونا، پیسہ فضول خرچ ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ باڑھ کا جتنا روپیہ ملا تھا وہ اُڑ گیا۔ اب ایک پیسہ ان کے پاس نہیں ہے۔

روپیہ اینٹھنا:۔ چالاکی کے ساتھ کسی سے روپیہ حاصل کرنا، غلط طریقے سے کسی سے روپیہ لینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ بے ادبی معاف! وہ آپ کو بناتے ہیں اور آپ سے روپیہ اینٹھنے کے لیے صد ہا فکر کرتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

روپیہ بھنانا، روپیہ تڑوانا، روپیہ خردہ کرانا:۔ روپیہ کو پیسوں یا ریزگاری سے بدلنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ روپیہ بھنانا غیر فصیح ہے اور روپیہ تڑوانا یا تڑانا عوام کی زبان ہے۔ روپیہ خردہ کرانا قلیل الاستعمال ہے۔

روپیہ بھُننا:۔ (لازم) روپیہ خردہ ہونا، روپیہ ٹوٹنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

لگ گئی آگ ایسی دولت کو
کہ روپے بھنتے ہیں چنوں کی طرح — داغ

روپیہ پرکھیں بار بار آدمی پرکھیں ایک بار:۔ انسان کو ایک دفعہ پرکھنا کافی ہوتا ہے اور روپیہ کو بار بار۔ (بازاری زبان، مرتبہ منیر لکھنوی)

قول فیصل:۔ اس کا استعمال اب بہت کم ہے۔

روپیہ پڑنا:۔ کسی تقریب میں روپیہ لگنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کل عبدالرحیم کی شادی میں ڈیڑھ ہزار روپیہ پڑا۔

روپیہ پلٹا جانا:۔ تجارت سے حاصل شدہ نفع سمیت رقم کو پھر تجارت میں لگا دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ عام سمجھ کی بات ہے کہ روپیہ جتنی بار پلٹا جاتا ہے منافع کی مقدار بھی اسی رفتار سے بڑھ جاتی ہے۔ (میرا اپلا گناہ۔ عزیز الرحمٰن)

روپیہ پیسا:۔ مال و دولت۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کنجوس آدمی روپے پیسے کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے۔

روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے:۔ دولت کی کوئی وقعت نہیں۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ روپیہ پیسہ ہاتھ کا میل ہے میں اس کی کوئی وقعت نہیں سمجھتا۔

روپیہ ٹوٹنا اور بھیلی پھوٹی پھر نہیں کتی:۔ یہ دونوں بہت جلد صرف ہو جاتے ہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ بہت کم بولتے ہیں۔

روپیہ ٹوٹنا:۔ روپیہ کا ریزگاری کی شکل میں ہو جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ روپیہ ٹوٹا اور صرف ہوا جیسے پر لگ جاتے ہیں۔

روپیہ ٹھیکری کرنا:۔ (متعدی) روپے کو ٹھیکری کے برابر سمجھ کر بے پروائی سے اُڑانا۔ بے دریغ روپیہ صرف کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ غریب نے روپیہ ٹھیکری کر دیا مگر لڑکا اچھا نہ ہو سکا۔

قول فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے روپیہ کنکری کرنا بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روپیہ جوڑنا:۔ (لازم) دولت جمع کرنا، پیسہ جمع کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محو دنیا ہے تو نہ روپیہ جوڑ
کوڑی کوڑی حرص میں دنیا جوڑ — شاد لکھنوی

روپیہ چلانا:۔ ۱۔ روپیہ سود پر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں صاحب سودی روپیہ چلاتے ہیں۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم بھی مستعمل ہے۔

جیسے:۔ ان کے یہاں سودی روپیہ چلتا ہے۔

روپیہ چلانا:۔ ۲۔ کھوٹا روپیہ چلانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم یہ روپیہ چلا دو تو اٹھنی اس میں سے تم لے لو۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم روپیہ چلنا بھی رائج ہے جیسے یہ روپیہ کھوٹا ہے نہیں چلے گا رات کو شاید کوئی دھوکے سے لے لے۔

روپیہ چلنا:۔ روپے کا چلن ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسد نے کہا اس شہر کا کیا نام ہے کہا شہر نابرسان اسے کہتے ہیں اور کاغذ کے روپے چلتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

روپیہ نقد کر لینا:۔ کوئی چیز بیچ کے دام کھرے کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہاں اکثر آراضی اور مکانات وغیرہ فروخت کرنا اور روپیہ نقد کرنا ہے۔ (جنون انتظار)

روپیہ وصول کرنا:۔ روپیہ حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے جا کر روپیہ خزانچی سے وصول کیا اور ملکہ نسرین کو زنبیل سے نکال کر اپنے خیمہ میں بٹھایا۔ (طلسم ہوش ربا)

روپیہ ہاتھ کا میل ہے:۔ روپیہ قابل قدر چیز نہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

روتا پھرنا:۔ گلہ شکوہ کرتے پھرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

روتے پھرنا:۔ کہتے پھرنا، فریاد کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

روتے پھرتے ہیں سب سے میرا دکھ
غیر بھی کتنے بے حمیت ہیں — رضا

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے بیتاب پھرنا۔

روتے پھرتے ہیں ساری ساری رات
اب یہی روزگار ہے اپنا — میر

روتی پیشانی:۔ روتی صورت۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ہر گھڑی روئیں کیوں نہ قسمت کو
پائی ہے ہم نے روتی پیشانی — رضا

روتے روتے آنکھیں لال ہونا:۔ زیادہ رونے سے آنکھیں سرخ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ کیونکر روتے روتے لال ہو جائیں مری آنکھیں
شب فرقت میں اے ناسخ خیال آتے ہیں گلگوں کو — ناسخ

روتے روتے پرنالے بہانا:۔ بے حد رونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بے یار بام پر جو وحشت میں چڑھ گیا ہوں
پرنالے روتے روتے میں نے بہا دیے ہیں — آتش

روتے روتے ہچکی بندھ جانا:۔ بہت شدت سے رونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہچکی بندھ گئی روتے روتے اب میں کس کس کو سمجھاؤں۔ (فسانۂ آزاد)

روتی صورت:۔ (کنایۃً) وہ شخص جو ہر وقت اندوہگیں اور ملول رہتا ہو۔ اردو صرف، متروک۔

دیکھ لیتا ہوں میں اپنی روتی صورت وحشت میں
جا بجا اشکوں کا تھالا ہے سفر میں آئینہ — ناسخ

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں رونی صورت کہتے ہیں۔ (ن۔ بجائے ت)

روتی صورت بنانا:۔ ایسی صورت بنانا جس سے یہ ثابت ہو کہ عنقریب رو دیا چاہتا ہے۔

روتے کو ہنسانا:۔ ایسی بات کہنا کہ غمگین سے غمگین آدمی ہنس دے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس پر وہ فرمائشی قہقہہ پڑا کہ لوٹ لوٹ جاتے تھے لوٹنے لگے... اور کہا بھی کیا آدمی ہو واللہ روتے کو ہنسانا اسی کا نام ہے۔ خوجی بیچارے کو حلال خور ہی بنا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "روتے کو ہنسا دینا" بھی رائج ہے۔ جیسے "کوئی شخص کیسا ہی غمگین ہو ان کے پاس دو گھڑی بیٹھے، غم غلط ہو جائے۔ روتے کو ہنسا دینا ان کی ایک بات ہے" (جنون انتظار)

بصیغۂ جمع "روتوں کو ہنسانا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "اس تقریر سے میاں آزاد کو بھی ہنسی آ گئی گو وہ بڑے رنج و غم میں تھے۔ لیکن ہنس ہی دیے اور خوجی سے کہا بڑے مسخرے ہو واللہ روتوں کو ہنساتے ہو۔ عجائب خانے سے چرا لانے کی ایک ہی کہی" (فسانۂ آزاد)

روتے کیوں ہو کہا صورت ہی ایسی ہے:۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو ہر وقت رونی صورت بنائے رہے۔ اردو، مثل غیر فصیح، رائج۔

دکھانے کو نہیں ہم مضطرب حالت ہی ایسی ہو
شل ہو رہے ہو کیوں کہا مصیبت ہی ایسی ہو — ذوق

روتے گئے موئے کی خبر لائے :- جیسے گئے تھے ویسے ہی آئے یعنی اسی حالت کی خبر لائے۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روتے منہ بنے گی :- بے انتہا پشیمانی اور بہت پریشانی ہوگی، بڑی مصیبت پیش آئے گی۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- عمر بھر ایسی مصیبت میں رہے گی کہ ساری عمر رویا کرے گی روتے منہ بنے گی۔ (کلامی مؤلف)

روتی ہوئی صورت :- دائمی مغموم۔ اردو صفت
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- لکھنؤ میں روتی صورت بولتے ہیں۔

روتے ہی جنم گزرا :- تمام عمر روتے گزری۔ اردو مصرع، غیر فصیح، رائج۔

گل ہو کے میں کیا ہنسنا ایسا نہ تھا غم میرا
شبنم کی طرح گزرا روتے ہی جنم میرا — شوق قدوائی

روٹ :- بڑی روٹی، موٹی روٹی، وہ روٹی جو ہاتھی کے لئے پکاتے ہیں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہاتھیوں کے لیے مخصوص طریقے سے روٹ پکائے جاتے ہیں۔

روٹ :- (Root) جڑ۔ اصل۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

بیٹھ کر کالج میں انگریزی علوم
رٹ لئے لیکن نہ پایا ان کا روٹ — اسمٰعیل میرٹھی

روٹے بوٹے :- بڑسی کا روٹی اور پکے ہوئے گوشت کے ٹکڑے رکھ کر نیاز دلاتے ہیں۔ اردو، مذکر، قصبات کی اصطلاح۔

قول فیصل :- اس کو صرف روٹ بھی کہتے ہیں۔

روئٹر :- انگلستان میں اخبارات کو تار کی خبریں دینے کی ایک ایجنسی کا نام۔ انگریزی (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں عام طور سے رائج نہیں۔

روٹ مار کے جانا :- تیز تیز چلا جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

قول فیصل :- میر نے اس کا استعمال کیا ہے۔

روٹھا :- خفا، ناراض۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

دل مجبور کو آزردہ جو پاتا ہوں میں
اپنے روٹھے کو شب و روز مناتا ہوں میں — داغ

روٹھا راکھی :- خفگی، رنجیدگی، شکر رنجی۔ اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- یہ کیا روٹھا راکھی لگا رکھی ہے۔

روٹھ جانا :- (لازم) خفا ہو جانا، بگڑ جانا، آزردہ خاطر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم بڑی عقلمند ہو بس تمہاری عقل آزمائی، ذرا سی بات میں کوئی اس قدر روٹھ جاتا ہے۔ (میر کہسار)

روٹھنا :- ۱ (لازم) خفا ہونا، بگڑ جانا، آزردہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- بتو نے جو دیکھا کہ منجھن نے پھر لاڈو کا جنبہ کیا تو اٹھ کے چلی گئی۔ لاڈو نے اشارے سے کہا کہ روٹھ کے بھاگ گئیں۔ منجھن بولی۔ بھاگ جانے دو روٹھ کے میرا کیا کرلیں گی۔ (میر کہسار)

روٹھنا :- ۲ چھوٹے کا بڑے سے آزردہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا مجھ سے خفا ہو کیوں مری جان ہے
کس بات پہ روٹھی ہو میں قربان — اختر شاہ اودھ

محل صرف :- بیوی فوجداری پر آمادہ ہیں۔ مہینوں روٹھی ہی رہتی ہیں مگر کیا کروں امیر کی لڑکی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "روٹھ بیٹھنا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "الغرض تھوڑی دیر میں لاڈو نے دروازہ کھول دیا اور مجھو کھانے کو اور پر داخل ہوئے، بیگم کے پاس روٹھ بیٹھا تو بیٹھ کر کہا بس تمہاری عقل آزمائی، ذرا سی بات میں کوئی اس قدر روٹھ جاتا ہے۔" (میر کہسار)

روٹھے پیچھے :- روٹھنے پر، روٹھنے کے بعد۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

روٹھے کو منانا :- اپنی باتوں سے کسی آزردہ شخص کی خفگی کو دور کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل مجبور کو آزردہ جو پاتا ہوں میں
اپنے روٹھے کو شب و روز مناتا ہوں میں — داغ

روٹھے کو منائیے، بیٹھے کو سلائیے :- دانشمندی کا یہی تقاضا ہے۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

قول فیصل :- صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل میں منائیے اور سلائیے کی جگہ منائے اور سلائے لکھا ہے۔ اور مطلب لکھا ہے کہ صلح و آشتی خوب ہے۔

روٹھیگا تو ایک روٹی اکثی (زیادہ) کھائے گا :- کسی کا کیا نقصان، بڑا روٹھا کرے۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کہتے ہیں روٹھیں گے تو کیا ہوگا ایک روٹی زیادہ کھالیں گے۔ عورتوں کی زبان ہے۔

روٹی :- نان۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

جو دیکھا غور سے دنیا میں روٹی
خدا سے کم رسولوں سے بڑی ہو — تسلیم

روٹی :۲ مردے کے چہلم کا کھانا۔ اردو مؤنث، مسلمانوں کی اصطلاح۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
روٹی :۳ غذا، رزق۔ اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔
غم و دکھ کسی نے کس کا ٹالا ہے
روٹی اللہ دینے والا ہے — میر
روٹی اڑ جانا :۔ رزق ناپید ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
انگلی روٹی نصیبوں نے اڑائی ہے یہ خاک
ہم سے اب بدلے بڑے اجر انگلتے ہیں — جان صاحب
روٹیاں توڑنا :۔ (کنایۃً) مفت کی روٹیاں کھانا، دوسرے کے سر کھانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ صاحبزادے نہ لکھتے ہیں نہ پڑھتے ہیں پڑے پڑے روٹیاں توڑا کرتے ہیں۔
روٹیاں چلنا :۔ پیٹ پالنے کی صورت نکلنا، کھانے کے لیے ملنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ ان مسخروں کی روٹیاں اسی مسخرے پن سے چلتی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)
روٹیاں دینا :۔ نان نفقہ دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محل صرف :۔ اور تو جو تو یہ بھی جوتی ہے کہ مکان بنا دے گا اور گہنا بنا دے گا اور عمر بھر کی روٹیاں دے گا یہ اللہ اللہ خیر صلاح ہو سب سنا ہوا ہو جائے مجھے کیا ہو گیا۔ (کامنی از سرشار)
قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں کہتی ہیں روٹی دینا۔
روٹیاں کھانا :۔ کمائی کھانا، کسی کام یا پیشے کو اختیار کر کے اس کی آمدنی سے اپنا پیٹ پالنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ یہ تو اپنا اپنا پیشہ ہے وہ ناچنے گانے ہی کی روٹیاں کھاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)
روٹیاں لگنا :۔ تنور میں روٹیاں پکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ جاؤ دیکھو تنور گرم ہو گیا ہو اور روٹیاں لگنے لگی ہوں تو ہم دسترخوان بچھوائیں۔
قول فیصل :۔ اس کا متعدی روٹیاں لگانا اور متعدی المتعدی روٹیاں لگوانا بھی رائج و فصیح ہے۔
روٹیاں لگنا :۔ ملازمت کی طرف سے مطمئن ہو کر کام میں تساہل برتنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
گر گئے ہیں موئے کو بہت روٹیاں
میں کتوں سے نچواؤں گی بوٹیاں — شوق
روٹی بٹنا :۔ (متعدی) روٹی تقسیم ہونا، اتفاق کر لینے کی ایک رسم۔ جیسے ایام سے پہلے روٹی بٹی تھی۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ لکھنؤ میں یہ رسم نہیں ہے۔
روٹی بنانا :۔ (متعدی) روٹی پکانا، مہیّا کرنا۔ ہندی۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
روٹی پانا :۔ روزی پانا، اوقات پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ حضور کی بدولت سینکڑوں آدمی روٹی پاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)
روٹی پر بوٹی رکھ کے کھانا :۔ (کنایۃً) بے تکلف ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔
سوا تمہارے کسی کے ہیں نہ رکھ کے روٹی پہ بوٹی کھائی
اگر نہ مانو تو ٹھالو قسمیں کلام صاحب بھی ہے گواہ — رشید صاحب
روٹی پر روٹی رکھ کے کھانا :۔ آسودہ ہو جانا، خوشحال ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف :۔ الٰہی روٹی پر روٹی رکھ کے کھانا نصیب نہ ہو اس مردار کو۔ بلا وجہ میرے بچے کو کوستی ہے۔
روٹی پر کا ٹینٹ :۔ تھالی میں کا بینگن۔ (لغت دہلی)
قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
روٹی پڑی منڈلیں ذات پڑی گھر میں :۔ روپیہ کسی طرح ہاتھ آجائے کچھ پروا نہیں۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
روٹی توڑ :۔ مفت خورا۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔
محل صرف :۔ دونوں طرف کے روٹی توڑ اور نٹروے جٹ آدمیوں نے دو طرفہ دھڑے باندھے ہوئے (باندھ رکھے) تھے۔ (دربار اکبری)
روٹی جانا :۔ گزر اوقات کا سہارا جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ تقدیر گردش میں ہے، کوئی بات بن نہیں آتی ہے۔ جو ترک روزگار کر دوں روٹی جاتی ہے۔ (انشائے سرور)
روٹی چپڑنا :۔ روٹی پر روغن لگانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ ماش کی دال کے ساتھ اگر روٹی چپڑ کے کھاؤ تو دونا مزہ دے گی۔
روٹی چلنا :۔ کھانے کا سہارا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ واہ واہ کیا کیا نیک کام تم نے کیے ہیں یہ نہ ہوا کہ دس غریب آدمی کی روٹی تمہاری وجہ سے چلتی۔ (سیر کہسار)
روٹی چوٹا، روٹی چور :۔ وہ شوہر جو بیوی کو نان نفقہ دینے میں کوتاہی کرے۔ اردو مذکر

عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ انھوں نے اقرار کے بعد بھی کبھی اپنی بیوی کو قاعدے سے نان نفقہ نہیں دیا پکّے روٹی چورہیں۔

روٹی دال:۔۱ نان نفقہ۔ اردو عورتوں کی زبان۔

ایسا لکھنؤ پلے سے میرے بندھا ہوا
الٹا پڑا ہو جھگڑا اگلے روٹی دال کا جان صاحب

قول فیصل:۔ اسی کو دال روٹی بھی کہہ دیتے ہیں۔

روٹی دال:۔۲ معمولی غذا۔ اردو فصیح، رائج۔

اگر اشیا میسر ہیں تو خود محتاج ہیں قیدی
بڑی قسمت جو روٹی دال مل جائے بآسانی منیر

قول فیصل:۔ اسی کو دال روٹی بھی کہہ دیتے ہیں۔

روٹی دال سے خوش:۔ (کنایۃً) آسودہ، خوشحال، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک بھائی روٹی دال سے خوش دوسرا ایک ایک ٹکڑے کو محتاج عجب دنیا ہو۔

روٹی دینا:۔۱ (متعدی) برادری کو کسی تقریب پر کھانا کھلانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم نے لاکھ کہا مگر چودھری نے منظور نہیں کیا اور کہا تمھیں برادری کو روٹی دینا ہوگی۔

روٹی دینا:۔۲ کھانا کھلانا، پرورش کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

میں جا بیٹھوں گی میکے میں کروں کیوں روز کے فاقے
ابھی نام خدا دینے کو روٹی سارا کنبہ ہو جان صاحب

روٹی ڈالنا:۔ (متعدی) روٹی پکانا، توے پر روٹی ڈالنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ دو روٹیاں ڈال دو ہمیں ذرا سویرے سے جانا ہے ورنہ دیر ہو جائے گی۔

روٹی سے لگنا:۔ کہیں سے کسی کا رزق روزینہ کا مقرر ہو جانا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بصیغۂ جمع روٹیوں سے لگ جانا زیادہ بولتے ہیں۔

روٹی سینکنا:۔ (متعدی) روٹی کو انگاروں یا توے پر سینکنا۔ تاکہ کچی نہ رہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا سینک کے لاؤ روٹی ٹھنڈی ہوگئی ہو۔

روٹی کا سہارا ہونا:۔ کھانے پینے کا ذریعہ نکلنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مطلب بھر پایا روٹی کا سہارا ہوا یعنی روزگار ہمارا ہوا۔ (انشائے سرور)

قول فیصل:۔ زور دینے کے محل پر خشک روٹی کا سہارا ہونا بھی استعمال ہوا ہو۔ جیسے "خیال کرتا ہوں کہ کان پور میں کے بیٹھ رہوں۔ وہاں کوئی امیر قدرداں نہیں کربلا سے خشک روٹی کا سہارا ہو۔ (انشائے سرور)

روٹی کا مارا:۔ بھوکا، کنگال، فاقہ زدہ۔ اردو صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اک تو غریب بیمار ہو دوسرے روٹی کا مارا اس کی زندگی کا کیا سہارا۔

روٹی کا نہ کپڑے کا سینت مینت کا بھترا:۔ ایسے شوہر کی نسبت غصے سے کہتی ہیں جو بیوی کی خبر گیری نہ کرے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ تم ایسے قصائی کے پالے پڑیں سکھ سپنے میں بھی نہیں دیکھا۔ روٹی کا نہ کپڑے کا سینت مینت کا بھترا۔ (فسانۂ آزاد)

روٹی کپڑا:۔ نان نفقہ، کھانے اور کپڑے کا خرچ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع روٹی کپڑا مجھ کو لکھو دیں عمر بھر واسطے جان صاحب

قول فیصل:۔ دینا کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہو جیسے "اس نے ان پر نالش جڑ دی تھی کہ یہ مجھے کچھ روٹی کپڑا دیتے ہی نہیں"۔ (فسانۂ آزاد)

روٹی کپڑے کی خبر لینا:۔ خوراک اور پوشاک کی خبر گیری کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روٹی کرنا:۔۱ (متعدی) روٹی پکانا۔ اردو، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

روٹی کرنا:۔۲ برادری کو کھانا کھلانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روٹی کما کھانا:۔ روزی حاصل کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع روٹی تو کما کھائے کسی طور مچھندر (فسانۂ آزاد)

روٹی کمانا:۔ رزق حاصل کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روٹی کو رونا:۔۱ (لازم) فاقہ کشی کرنا، بھوکوں مرنا، روٹی کو روئے اور چولھے پیچھے سوئے۔ (مثل) (لغت دہلی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روٹی کو رونا:۔۲ رزق نہ ملنے کا افسوس ہونا۔ رزق کی تلاش میں پھرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

روٹی کھانا:۔۱ پیٹ بھرنا، کھانا کھانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ عمر و رات بھر کا بھوکا پیاسا یہ سوچتا چلا جاتا ہو کہ کوئی گاؤں یا شہر ملے تو تیاری کر کے

صبح کا وقت ہے بھجن کروں اور روٹی کھاؤں۔
(طلسم ہوش رُبا)

روٹی کھانا: ۲ معاش کا سامان فراہم کرنا، روزی کمانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ آج تک اپنے ہاتھ پاؤں کی بدولت روٹی کھاتے ہو اور دوں کو کھلاتے ہو۔ (انشائے سرور)

روٹی کھانے کو نہ ہونا: بالکل مفلس ہونا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: جن کے پاس روٹی کھانے کو نہیں وہ تحصیل علم سے باز رہیں تو مضائقہ نہ ہو۔ (فسانۂ آزاد)

روٹی کھائے دس بارہ دو دو پیسے منکا سارا کام کرنے کو ننھا بیچارہ: بڑا کاہل، کام چور، نوالے حاضر۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: میاں اپنی بیوی کو جگا کے، دیکھو تو یہ کواڑ کون توڑے ڈالتا ہے بندہ تو اس اندھیارے میں بیٹھنے والا نہیں ذری تم ہی دروازے تک جاکر دیکھ لو۔ بیگم: جی میری بیزار اٹھتی ہے تمہاری تو وہی مثل ہوئی روٹی کھائے دس بارہ دو دو پیسے منکا سارا کام کرنے کو ننھا بیچارہ۔ (فسانۂ آزاد)

روٹی کے گھاٹ لگانا: روٹیوں سے لگانا، ملازمت دلانا۔ اردو مصرف، متروک۔

محل صرف: اس غریب بے خانماں کشتی کو روٹی کے گھاٹ لگائیے۔ (انشائے سرور)

روٹی لینا: کسی کو بے روزگار کر دینا، کسی کی روزی چھین لینا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: ذرا سی خطا کسی سے سرزد ہوئی اور آپ نے جڑ دی... صدہا تو خدمتگار بے قصور کر کے اور پچاسوں بھلے مانسوں کی روٹی لی۔ (فسانۂ آزاد)

روٹی ملنا: کھانے کو ملنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: اب تم بھی اس صحرا سے نکل سکوگے۔ ہمارے ساتھ رہو اور پھول چن کر گہنا بناؤ اسی طرح یہاں زندگی ہوگی اور روٹی ملے گی۔ (طلسم ہوش رُبا)

روٹی نہ کپڑا اسینت منت کا بھترا: جورو کی کمائی کھانے والا۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: روٹی نہ کپڑا اسینت منت کا بھترا چلا وہاں سے بڑا وہ بن کے۔ (فسانۂ آزاد)

روٹی والا: نانبائی، روٹی پکانے والا، بیچنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روٹی والا ہے: مالدار ہے، کھاتا پیتا آسامی ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روٹیوں پر پڑنا: دوسرے کی روٹیوں پر گزر کرنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: دوسرے کی روٹیوں پر پڑے ہو تمہیں شرم نہیں آتی۔

روٹیوں کا مارا: بھوکا، کنگال، قحط زدہ۔ اردو صفت، مذکر۔ (لغت دہلی)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس محل پر فاقوں کا مارا بولتے ہیں۔

روٹیوں کو محتاج ہونا: مفلس ہونا، غریب ہونا، پھٹے حالوں ہونا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: کوئی عمدہ کوٹھی کرایے پر لیجیے... اس کو آراستہ کیجیے تاکہ لوگ سمجھیں کہ خوش سلیقہ آدمی ہے روٹیوں کو محتاج نہیں ہے۔

روٹی وہاں کھاؤ تو پانی یہاں پیو: جس قدر جلد ممکن ہو سکے چلے آؤ۔ بیشتر ہندوستانی غذا کے بیچ میں پانی پیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں روٹی کی جگہ کھانا اور پانی یہاں پیو کی جگہ ہاتھ یہاں دھوؤ کہتے ہیں یعنی کھانا وہاں کھاؤ ہاتھ یہاں دھوؤ۔

رَوج: نیل گائے۔ ہندی، مذکر، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: واؤ معروف سے لکھا ہے حالانکہ دیہاتی بھی واؤ مجہول سے بن کا اضافہ کر کے بن روج کہتے ہیں۔ شہر والے نیل گائے کہتے ہیں۔

روجھی، روجھیاں: (واؤ معروف) وہ کیڑے جو پرندوں بالخصوص مرغیوں کے پروں میں پڑ جاتے ہیں۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: مرغی انڈوں پر بیٹھا تو رہے ہو لیکن جب روجھیاں پڑیں گی اور گھر بھر کو ستائیں گی تو خدا یاد آجائے گا۔

قول فیصل: وہ چھوٹے چھوٹے کھٹمل بھی روجھیاں کہلاتے ہیں جو انڈوں سے نکلے ہوں اور زیادہ بڑے نہ ہوئے ہوں۔ جیسے: "تمہارے پلنگ میں اتنی روجھیاں تھیں کہ رات بھر نیند نہیں آئی"۔ اس کا صرف جمع کے ساتھ ہے۔

رُوح: ۱ جان، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بعد از فنا جو قبر پہ آئے وہ اے وزیر
پہنچانے ان کو روح مری دَوڑ کر گئی
(وزیر)

رُوح: ۲ وہ لطیف بھاپ جو دل سے پیدا ہو کر انسان کی زندگی اور حس و حرکت کا باعث ہوتی ہے۔ عربی، مؤنث، اطبا کی اصطلاح۔

رُوح: ۳ ست، جوہر۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

ہمارا درد دیکھا جائے کس سے
ہمیشہ رُوح کھنچتی ہو دوا کی — داغ

رُوح :۔ دل، اندرونی خواہش، نیت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

رُوح اُلگنا :۔ دم اُلگنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی زبان ہے دم اُلگنا۔

روح اُٹھ جانا :۔ رغبت نہ ہونا، طبیعت پھر جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

سب کے روح اللہ کی جب تو ملا لے رنگیں
پھرتا چھاتی پہ ہو وہ ساعد سلانا تیرا — رنگین (سعادت یار)

رُوح افزا۔ روح پرور :۔ فرحت بخشنے والا، تازگی بخشنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ریحان بہشت روح پرور
خلق حسن شگفتہ منظر — محسن کاکوروی

اشارہ اس نگہ کا روح افزا ہو نہیں سکتا
کہ جادوگر سے اعجاز مسیحا ہو نہیں سکتا — داغ

قول فیصل :۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا ایک مشہور شربت بھی روح افزا کہلاتا ہے۔

رُوح الْاَمین :۔ جناب جبرئیل کا لقب۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اس کی نخچیر گہ سے روح الامین
ہو کے آخر شکار نکلے گا — میر

قول فیصل :۔ ضرورت شعری کے ماتحت روح امیں بھی کہتے ہیں۔

سدرہ کے پاس خوف سے مجبور رہ گئے
اللہ رے قرب روح امیں دور رہ گئے — عشق

رُوح القُدُس :۔ وہ روح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی، جبرئیل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ خاکسار محو تضرع تھے فرش پر
روح القدس کی طرح یہاں تھیں عرش پر — انیس

رُوحُ اللہ :۔ حضرت عیسیٰ کا لقب۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

روحانی :۔ روح سے نسبت رکھنے والا، غیر جسمانی، پاک صاف، مقدس۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

دل کیا تسخیر بخشا فیض روحانی مجھے
حب تو ہی ہو گیا نقش سلیمانی مجھے — چکبست

قول فیصل :۔ عربی میں بہ تشدید ششم بمعنی صاحب روح ہے فرشتوں اور جنات پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اردو اور فارسی میں بغیر تشدید ہی مستعمل ہے۔

روح الامیں پکار رہے تھے یہ دمبدم
روحانیو کبھو کبھی دیکھا ہے یہ حشم — عشق

رُوحانیّت :۔ (بروزن مستفعلن) روحی قوت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اس نقطۂ نظر سے دیکھیں تو بالضرورت
درکار قوم کو ہے ایسی بھی اک جماعت
روحانیت کا جس میں عنصر بڑھا ہوا ہے — صفی لکھنوی (صحیفۂ تقوی)

قول فیصل :۔ عربی میں بہ تشدید یا ہے یعنی روحانیّت۔

روح آنا :۔ روح پڑنا، جان پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پری شیشے میں اتری کہیے یا قالب میں روح آئی
عجب انداز سے آغوش میں وہ نازنیں آیا — آتش

روح بلبلانا :۔ روح کا تڑپنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، نا رائج۔

محل صرف :۔ قریب اس کے ہری ہری گھاس زمرد کو شرماتی تھی نہروں میں فوارے چڑھے بلبل کی رُوح بلبلائے درود پڑھے۔ (طلسم ہوش ربا)

روح بھاگنا :۔ متنفر ہونا، نیت ہٹ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع کہ ہو مے سے متنفر روح بھاگے جام و مینا سے — امیر

روح بھٹکنا :۔ ۱۔ (لازم) روح کا مشتاق ہونا، کسی سے ملنے یا کسی چیز کے دیکھنے کو بہت جی چاہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

رُوح بھٹکنا :۔ ۲۔ جان کا جسم سے نکلنے کے بعد ادھر اُدھر پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بعد مرنے کے جہاں روح پھرے گی بھٹکی
اے جنوں تو نے دکھایا وہ بیاباں مجھ کو — ناسخ

روح بھرنا :۔ جان ڈالنا، قوت پیدا کرنا، جذبہ پیدا کرنا۔ اردو صرف۔

زبانیں کھل گئیں جب زندگی کی ترجمانی میں
حسین اٹھے عمل کی روح بھر دی زندگانی میں — نجم آفندی

قول فیصل :۔ یہ جدید صرف ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روح بے چین ہونا :۔ بہت بیقراری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ ہوا گو کلام فی ما بین
روح قالب میں ہو گئی بے چین — شوق (زہر عشق)

روح پر صدمہ ہونا :۔ صدمۂ عظیم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہم سوچے کہ کسی ناخدا ترس کے پالے پڑو گی تو میری روح پر صدمہ ہوگا۔ اس سے میرے ہی شبستان کو اپنے چاند سے چہرے سے منور کر دو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ انھیں معنوں میں اپنے محل پر ہونا کو حذف کر کے بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "کانسٹبل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور کہا چلیے چوکی پر۔"

راہ میں اپنا باران کوٹ اور کمبل اور بکری کے گھانس اور بٹ کے لیے چیتھڑے سب اُن پر لادے جناب خواجہ بدیع صاحب کی روح پر صد مہ۔ مگر خیر سے سمجھے ابھی تک بہروپیا ہی ہیں۔"
(فسانۂ آزاد)

روح پرواز کرنا:۔ (لازم) جان نکلنا، دم نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھیے ماں باپ نے جو یہ انداز — شوق
روح قالب سے کرگئی پرواز (زہرِ عشق)

روح پرور:۔ روح کو پالنے والا، دل کو فرحت بخشنے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آج تو عالم ہی اور ہے۔ یہ زرق برق بھڑک لباس اور یہ عطر روح پرور کی بو باس۔ (فسانۂ آزاد)

روح پڑنا:۔ جسم میں جان پڑنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں زیادہ تر جان پڑنا بولتے ہیں۔

روح پھڑکانا:۔ (متعدی) روح کو بے قرار کرنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روح پھڑکنا:۔ ۱ روح کا بیتاب ہونا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روح پھڑکنا:۔ ۲ کمال تفریح ہونا، بہت لطف آنا، طبیعت خوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندہ ہوگئیں صورتیں رقم کی
اور روح پھڑک گئی قلم کی — محسن کاکوروی

محلِ صرف:۔ ہاں ذرا اونچے سُروں میں۔ واہ کیا چھیڑے جا۔ اس وقت تو میاں شوری کی روح پھڑک گئی ہوگی۔ (فسانۂ آزاد)

روح پگھل جانا:۔ قوت جاتی رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

نہ کیوں ہیں موم کی مریم کہوں تجھے نرگس
پگھل گئی تری دو روز کے بخار میں روح — جان صاحب

روح پھونکنا:۔ جان ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھول ہیں تازہ دم ایسے کہ ہنسے دیتے ہیں
روح پھونکی ہے صبا نے دمِ عیسیٰ بن کر — جلیل

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت روح پھونک دینا بھی رائج و فصیح ہے دونوں صورتوں سے اس کا استعمال زیادہ ہے۔

۱ نئی روح پھونک دینا۔
دلوں میں آکے نئی روح پھونک دی تم نے — صفی
جِلا لیا کہ بھئی روح پھونک دی تم نے (صحیفۂ القوم)

۲ روح تازہ پھونک دینا۔
پھونک دے گا روح تازہ مردہ تن میں قوم کے — صفی لکھنوی
پھر بہار آئے گی اس اجڑے چمن میں قوم کے (صحیفۂ القوم)
کمی کے ساتھ تازہ روح پھونکنا بھی بول دیتے ہیں۔

روح پیاسی نظر آنا:۔ روح کا کسی چیز کی طلب میں بے تاب ہونا۔ اردو صرف، متروک۔
ع روح مدت سے نظر آتی ہے کچھ پیاسی مجھے (فسانۂ آزاد)

روح تازہ کرنا:۔ خوش کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

"قبر پر رکھ کے مری روح کو تازہ کر دے
جان صدقے ترے مرجھائے ہوئے ہاروں پر — جلال

روح تازہ ہونا:۔ (لازم) دل کو بے انتہا خوشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہارے لڑکے کو اتنے بڑے عہدے پر دیکھ کے میری روح تازہ ہو گئی۔

قولِ فیصل:۔ تازہ کی جگہ تانیث کے لیے "تازی" بھی مستعمل ہے جیسے "(تازی) روبرو خیمے کے وہ صحرائے سبزہ زار ہے کہ جس کے دیکھنے سے روح تازی ہوتی ہے"۔ (طلسم ہوش رُبا)
مگر فصحائے لکھنؤ روح "تازہ ہونا ہی بولتے ہیں۔

روح تحلیل کرنا:۔ قوت سلب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع روح کو تحلیل کرتی ہے جدائی آپ کی — ثروت

روح تحلیل ہونا:۔ قوت سلب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خاک تک ہونہ جو بے برگ و نوا کے گھر میں
روح تحلیل ہو فاقوں سے خدا کے گھر میں — شعور

قولِ فیصل:۔ بے انتہا دہشت طاری ہونا کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ اس کی تکمیلی صورت روح تحلیل ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

نام حیدر کا دیکھو تو اثر — میر ضمیر
روح تحلیل ہو گئی یکسر (نسخہ محبت قلمی)

محلِ صرف:۔ پانی کا نام سُنا اور روح تحلیل ہو گئی۔ (فسانۂ آزاد)

روح ترسنا:۔ روح کا خواہش مند ہونا، کسی چیز کے لیے کمال بیتابی ظاہر کرنے کے لیے مستعمل ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع وطن کے دیکھنے کو روح مدت سے ترستی ہے امیر

روح تر و تازہ ہونا:۔ روح کا خوش ہونا، بہت خوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیونکر نہ امیر اس سے تر و تازہ ہوں روحیں
پھولوں کی ہے بو دامنِ گلچیں کی ہوا میں — امیر

روح تڑپنا:۔ روح کا بے قرار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اسیر گور ہو کر کیسی کیسی روح تڑپی ہے
قیامت پر قیامت گزری ہے میعاد سے کیا کیا — شرف

روح تھرّانا :- (لازم) خوف یا رعب سے جان نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بد بلا ہے جسے کہتے ہیں تپ و لرزہ شعور
جسم تو ایک طرف چاہیے تھرّائے روح — شعور

محل صرف :- میاں آزاد کی ہوشیاری کے نام سے روح تھرّاتی تھی۔ چپکے سے چارپائی خالی کر دی۔ (فسانۂ آزاد)

روح ٹھٹھری جانا :- بے انتہا سردی معلوم ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہوا ایسی سرد چل رہی ہے کہ جگر تک کرۂ زمہریر بن گیا روح ٹھٹھری جاتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

روح خشک کرنا :- (متعدی) جان پہ بنا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمدرد کون ہے کہ جو ہو مرتبہ شناس
کرتی ہے خشک روح کو اک اک گھڑی کی پیاس — تعشق

روح خشک ہونا :- (لازم) جان پر بننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ساقی شراب ناب سے کیوں ہونٹ تر کریں
روح اپنی خشک ہوتی ہے فکر نجات میں — امیر

روح خوش ہونا :- ۱ زندوں کی نذر و نیاز اور کار خیر سے میت کی روح کا محظوظ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ایک دن اس کی قبر پر چلی چلو کہ مرنے کی روح خوش ہوتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

روح خوش ہونا :- ۲ بے حد خوشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- مکان کیا بہشت بریں ہے۔ وہ فرح بخش بنگلہ کہ روح خوش ہو جائے۔ (فسانۂ آزاد)

روح دوڑنا :- (کنایۃً) کسی چیز کا طلبگار ہونا، خواہشمند ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

داغ کھانے نے مزہ ایسا دیا ہے عشق میں
دوڑتی ہے روح اس پر جس جگہ میں داغ ہے — آتش

روح ڈالنا :- جان ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع قدرت نے روح ڈالی ہے اک مشت خاک میں — شرف

روح رخصت ہونا :- بدن سے جان نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میری قسمت میں نہ تھا داغ جدائی دیکھنا
روح رخصت ہو گئی پہلے وداع یار سے — ناسخ

روحِ رواں :- ۱ جسم میں دوڑتی ہوئی روح۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دیدۂ تیری آنکھ کو اس حسن کی منظور ہے
صورت روح رواں ہر شئے میں جو مستور ہے — اقبال

روحِ رواں :- ۲ وہ شخص جو جان کی طرح عزیز ہو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آغوش میں جو آئے تو آرام جاں ہوئے
جس دم ہوئے روانہ تو روح رواں ہوئے — شرف

روحِ رواں :- ۳ اصل چیز، وہ شخص جس کی ذات پر کسی کام کا انحصار ہو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میاں آزاد۔ الظفر نامے جہاز پر سوار ہوئے۔ مسخروں کی روح رواں خواجہ بدیع الزماں اور مس میڈا ہمراہ تھیں (فسانۂ آزاد)

روح سلب ہونا :- روح نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جلوہ دیکھے جو بت ہوش ربا کا صوفی
روح کیا سلب ہو جائے کرامات کے ساتھ — داغ

روحِ سیلانی :- انسان کے جسم میں دو روحیں ہوتی ہیں ایک سیلانی جو سونے کے بعد نکل جاتی ہے دوسری مقامی جس کے نکل جانے کے بعد آدمی مر جاتا ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مجھ سا برگشتہ نہ دیکھے گا کوئی خواب میں بھی
خاصّہ روحِ مقامی میں ہے سیلانی کا — امیر

روح شاد ہونا :- بے انتہا لطف آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اہو ہو ہو واللہ کیا غزل ہے۔ پھڑکا دیا۔ روح شاد ہو گئی۔ (فسانۂ آزاد)

روح شرمانا :- کسی مرے ہوئے کو شرمندگی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خوجی ایسے محظوظ ہوئے کہ دیر تک گردن ہلا ہلا کر گاتے رہ گئے یقین واثق تھا کہ بیجو باورے کی روح شرما گئی ہو گی تان سین گور میں لرزتا ہو گا۔ (فسانۂ آزاد)

روح فرحناک ہونا :- بے حد سرور ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- واہ رے پارسیو! وہ تماشہ دکھلایا کہ روح فرحناک ہو گئی۔ (فسانۂ آزاد)

روح فنا ہونا :- بہت ڈر معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تھانے کا نام سنتے ہی روح فنا ہوئی کہ جہاں سے بچ کر نکل آئی اب پھر وہیں کا اس نے نام لیا۔ (فسانۂ آزاد)

روح قالب سے نکل جانا :- جان نکل جانا، دم نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تنہائی غربت لاکھ طرح کی مصیبت ہر بار معلوم ہوتا تھا کہ روح قالب سے نکل جائے گی۔ (انشائے سرور)۔

روح قبض کرنا:۔ موت کے فرشتے کا انسان کے جسم سے روح نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سے روح مری کی ملک الموت نے قبض
باغ چھوٹا پڑی صیاد کے پالے بلبل (فرزند احمد صفیر بلگرامی)

قول فیصل:۔ "کو" کے اضافے کے ساتھ روح کو قبض کرنا بھی کہا ہے جو غیر فصیح ہے۔ جیسے "شاہ جی کے رہے سہے حواس اور بھی غائب ہوگئے۔ زبان سمجھ میں نہ آئی۔ سمجھے کہ بے شک فرشتہ آسمان سے۔ ہماری روح کو قبض کرنے کو نازل ہوا ہے"۔ (فسانۂ آزاد)

روح قبض ہونا:۔ (کنایۃً) بہت خوف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سفر کا نام سن کر تمہاری روح قبض ہوتی ہے۔

روح کا بالیدگی پانا:۔ بہت خوشی محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ ہوائے خوش اس سے آتی تھی
روح بالیدگی سی پاتی تھی (طلسم ہوش ربا)

روح کا مفارقت کرنا:۔ روح کا جسم سے نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اختلاج قلب ہے۔ طبیعت گھبراتی ہے۔ وحشت ہوتی جاتی ہے۔ پاؤں برف ہو جاتے ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح مفارقت کرتی ہے۔ (انشائے سرور)

روح کانپ اٹھنا:۔ بہت ڈر معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سیر تو اس وقت ہوتی ہے جب ذرا سی پگڈنڈی ہوتی ہے اور دو طرف کھڈ، جدھر بھی نظر جاتی ہے روح کانپ اٹھتی ہے۔ (سیر کہسار)

روح کانپنا:۔ (لازم) بہت خوف معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چشم تر سے کانپتی ہے قالب خاکی میں روح
کس طرح کشتی نشیں کو ڈر نہ ہو گرداب کا (آتش)

روح کا وجد کرنا یا کرنے لگنا:۔ بہت زیادہ خوشی حاصل ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ادھر اُدھر کوہ فلک شکوہ۔ بیچوں بیچ میں جھیل بڑا لطف تماشا دکھاتی ہے اور روح وجد کرنے لگتی ہے۔ (سیر کہسار)

روح کو بالیدگی ہونا:۔ بہت خوشی محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان کے عوض چودہ چودہ پندرہ پندرہ حوروش معشوقیں ہوں تو روح کو بالیدگی ہو اور طبیعت ہر دم انشاش رہے۔ (سیر کہسار)

روح کو تازگی ہونا:۔ روح کا خوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سبزے کو دیکھ کے آنکھوں میں تراوٹ آتی ہے روح کو تازگی ہوتی ہے۔

روح کو سرور حاصل ہونا:۔ بہت خوشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پہاڑوں کے اس قیام سے ان کے دماغ کو قوت آنکھوں کو نور روح کو سرور دل کو تازگی اور اعضاء رئیسہ کو فائدہ عظیم حاصل ہوتا ہے۔ (سیر کہسار)

روح کو شاد کرنا:۔ کسی کے دل کو خوش کرنا، نہایت خوش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جو کچھ ہم نے ہذیان بکا ہے اس کے کھینچنے کی بھی نوبت آئی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ سب تمہاری نظر سے گزریں گے۔ اس وقت یاد کرنا ہماری روح کو شاد کرنا۔ (انشائے سرور)

روح کو گھر سے نکالنا:۔ جاہلوں کی ایک رسم۔ میت کے دفن کرنے کے بعد عوام یہ خیال کر کے کہ ابھی روح مکان میں موجود ہے اس کو گھر سے نکالتے ہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جب جیتے جی نہ پوچھا پوچھیں گے کیا مرے پر
مرنے کی روح کو بھی گھر سے نکالتے ہیں (شاد لکھنوی)

روح کھنچنا:۔ 1 (لازم) عطر کھنچنا، ست کھنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارا اور دو دیکھا جائے کس سے
ہمیشہ روح کھنچتی ہے دوا کی (داغ)

روح کھنچنا:۔ 2 (لازم) جان نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کھینچ گئی روح مگر رہ گئے والے ڈر کے (تعشق)

روح کھینچنا:۔ 1 عطر کھینچنا، ست نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شکر خورے میں خاص صفت ہے جب پھول میں اپنی چونچ لگاتا ہے تو اس کی روح کھینچ لیتا ہے۔

روح کھینچنا:۔ 2 جان نکالنا، مارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے کہا تم اس گنہگار کو قتل کرنے لئے جاتے ہو میں اس کی روح کھینچنے آیا ہوں۔ (طلسم ہوش ربا)

روح کی غذا ہونا :۔ روح کے لئے بقا کا باعث ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پیارے آزاد آج کل اخبارات میری روح کی غذا ہیں۔ میری آنکھیں تمھارے نام کو فوراً تلاش کر لیتی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

روح گھبرانا :۔ کمال گھبراہٹ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گھبرائی روح جسم میں اس تشنہ کام کے
کلمہ پڑھا امام کے دامن کو تھام کے — تعشق

رُوح لگی ہونا۔ رُوح لگی رہنا :۔ روح کا مشتاق ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع لگی ہو روح مرے دشمنوں کی یار میں روح — جان صاحب

مجھی نہ آتش شوق شہادت لے ظالم
لگی رہی تری شمشیر آبدار میں روح — صبا لکھنوی

رُوح لرزنا :۔ بعید دہشت طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پانی کی صورت دیکھ کے بدن کانپ اٹھتا ہے اور روح لرزنے لگتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رُوح للچانا :۔ کمال خواہش مندی کے لئے مستعمل ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

روح سے بھی ہے ترا نام خدا جسم لطیف
کیوں نہ انسان کی ترے حسن پہ للچائے روح — شعور

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر دل للچانا بولتے ہیں۔

روح مقامی :۔ انسان کے جسم میں دو روحیں ہوتی ہیں ایک سیلانی جو سونے کے بعد نکل جاتی ہے اور جاگتے ہی آجاتی ہے دوسری مقامی جس کے نکل جانے کے بعد آدمی مر جاتا ہے۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مجھ سا برگشتہ نہ دیکھے گا کوئی خواب میں بھی
خاصۂ روح مقامی میں ہے سیلانی کا — اسیر

روح ملنا :۔ دلی محبت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

منافقوں کی طرح جو ملے ہو دل معروف
نہیں ہو ایسے مسلماں سے اپنی ملتی روح — معروف

قول فیصل :۔ زیادہ تر اب اس محل پر دل ملنا بولتے ہیں۔

روح میں احساس نہ ہونا :۔ طبیعت میں حس نہ ہونا، اچھائی برائی تمیز کرنے کی صفت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغام محمد کا تمھیں پاس نہیں — اقبال

رُوحنا فِداک :۔ ہم سب کی روحیں آپ پر نثار۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع لے روح ختم ہو گئی کہہ روحنا فداک — تعشق

روح نکالنا :۔ (۱) (متعدی) سَت نکالنا، جوہر نکالنا۔ کسی چیز میں سے اس کا عمدہ حصہ نکال لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس محل پر زیادہ تر روح کھینچنا بولتے ہیں۔

روح نکالنا :۔ (۲) مار ڈالنا، روح قبض کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے ایسا دردناک واقعہ سنایا کہ میری روح نکال لی۔

روح نکالنا :۔ (۳) میت کے دفن کرنے کے بعد عوام یہ خیال کر کے کہ ابھی روح مکان میں موجود ہے فاتحہ وغیرہ کر کے گویا اسے نکالتے ہیں۔ اردو صرف، متروک۔

کیا مٹی نے ہو چالیسواں لسنت کے روز
نکالی قیس کی لیلی نے کس بہار میں روح — جان صاحب

روح نکلنا :۔ (لازم) روح پرواز کرنا، جان نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روح کہتی ہوئی نکلی ہے دم نزع عزیز
اُن سے اس بزم میں ملنا ہمیں منظور نہیں — عزیز لکھنوی

روح ہوا ہونا :۔ (کنایۃً) خوف زدہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قبر عاشق کی اداسی بھی بلا ہوتی ہے
شمع کہتی ہے مری روح ہوا ہوتی ہے — جلیل

قول فیصل :۔ جان نکلنا کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے جنگ کے میدان سے ایسا ہی کوئی قسمتوں کا دھنی ہو تو آئے ورنہ ایک چنے کے برابر گولی دم کے دم میں کام تمام کر دے اور تب تک یہاں جیتے بچے گا کون... دم میں روح ہوا ہوا چاہتی ہے دل ہے کہ اڑا جاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رُوحی لِفِداک :۔ میری روح آپ پر نثار۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روحی لفداک یا حسینؑ ابن علیؑ
نکلے تو محبت میں تری دم نکلے — انیس

قول فیصل :۔ اس محل پر روحی فداک بھی کہتے ہیں اور روحی لک الفدا بھی اسی محل پر مستعمل ہے۔

بولا لپٹ کے قبر سے روحی لک الفدا
جان بتول لے رسول پیغمبر خدا — دبیر

رُود :۔ (واو مجہول) ندی، نہر، نالا۔ فارسی مذکر۔

کیا آگے اہرمنے جو رقص و سرود
بہے میری آنکھوں سے اشکوں کے رود — اختر

قول فیصل :۔ اب تنہا نہیں بولتے۔ اضافت کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے۔ رود نیل، رود گنگا وغیرہ۔

ع فرعون کو تو نے غرق کیا رود نیل کا — آتش

اے آب رود گنگا وہ دن ہیں یاد تجھ کو
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا — اقبال

رُوداد، رویداد: ۱۔ ماجرا، احوال، کیفیت، سرگذشت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سر پھوڑنے کو ہم تھے جو فرہاد نے پھوڑا — شرف
روداد ہماری ہوئی روداد کسی کی

روداد۔ رویداد: ۲۔ عدالت کی کارروائی۔ اردو، مؤنث، کچہری کی اصطلاح۔

محلِ صرف: تمہارے مقدمے کی روداد اچھی نہیں جب تک گواہ نہیں مہیا کروگے کام نہیں چلے گا۔

رودادِ مقدمہ: مقدمے کی کیفیت، عدالت کی کارروائی، مقدمے کی مسل۔ فارسی ترکیب، مؤنث، کچہری کی اصطلاح۔

رُودار: وجیہ، شکیل، نمایاں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

شورش پہ جو بت تھے وہ خاموش ہوگئے
رودار جو جوان تھے وہ روپوش ہوگئے — دبیر

رُوداری: ۱۔ کسی کی موجودگی کی شرم۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رُوداری: ۲۔ وجاہت، لحاظ، پاس۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

اس کی روداری سے اللہ نے بخشا ہم کو
ہو شفاعت کی سند خطِ شفیعا ہم کو — محسن کاکوروی

رُودبار: وہ مقام جہاں بہت سی نہریں جاری ہوں، بڑی نہر۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

رُو دَر رُو: منھ پر، علانیہ، کسی کے روبرو۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: صاحبِ نور اللغات نے یہ صرف دہلی سے مخصوص کیا ہے لکھنؤ میں اس محل پر عوام اور عورتیں ضرور منھ بولتی ہیں۔

رودِ نیل: ایک دریا جو مصر میں ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

غل تھا یہ کیا ہو گرچہ یہ قلزم صمد نہیں
ایسا تو رودِ نیل میں بھی جزر و مد نہیں — انیس

رُودہ: آنت۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

جو سیر ہو رہتی رنج رودوں کے بیچ
ہوتی دفع کھلتے ہی سرودوں کے بیچ — سودا

روئے بنیا گڑ دے گا ہنس دے بنیا چھین لے گا:
جب کوئی مذاق میں روہانسا ہو جائے تو کہتے ہیں۔ اردو، مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: کامنی نے بناوٹ کی خفگی کے ساتھ کہا "ہمیں ڈولی منگوا دو ہم جائیں گے" کملا بولی "روئے بنیا گڑ دے گا ہنس دے بنیا چھین لے گا" (کامنی)

قولِ فیصل: مثل کا پہلا ٹکڑا "روئے بنیا گڑ دے گا" اب زبانوں پر زیادہ ہے۔

رُو دینا: (بواو معروف) متوجہ ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

قولِ فیصل: میر نے ان معنی میں استعمال کیا ہے۔

رُو دینا: ۱۔ رو پڑنا، رونے لگنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: امیر کی مفارقت یاد کر کے ہر ایک بے اختیار رو دیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل: "دے" کے اضافے کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے جو اب متروک ہے۔

بلبل و گل جورِ صیاد و خزاں سے چل دیے
باغباں نے رو دیا خالی گلستاں دیکھ کر — رند

ع رو دیا ہم نے جو بندہ کوئی آزاد ہوا — امیر

رو دینا: ۲۔ عاجز ہو جانا، پریشان ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر دردِ دلِ مضطر بڑھا — رعنا
رو دیا میں شامِ ہجرِ یار پر (فرنگی محلی)

رُوڈ: سڑک۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

رُوڈ وِیز: بضمِ اول و کسرِ چہارم و یائے مجہول، بسوں کا محکمہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف: یہ حضرت جو ابھی یہاں بیٹھے ہوئے تھے روڈ ویز میں ملازم ہیں۔ اچھی خاصی تنخواہ ہے مگر ایک پیسہ گھر میں نہیں دیتے۔

رُو رِعایت: طرف داری، لحاظ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: وہ گئے آپس میں بلا رو رعایت جنگ حریفانہ رہی۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُو رُو دینا: عاجز ہو کے رونے لگنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جم گیا خون کفِ قاتل پہ ترا میر از بس
ان نے رو رو دیا کل ہاتھ کو دھوتے دھوتے — میر

رو رو کے (یا) رو رو کر: بہزار دقت، بڑی مشکل سے، بہایت تکلیف کے ساتھ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: قید کا زمانہ رو رو کر کاٹا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: "رو رو کر" سے نسبتہً "رو رو کے" زیادہ فصیح ہے۔

رو رو کے آنکھیں سُجانا: اتنا رونا کہ آنکھیں سوج جائیں یعنی پلکوں پر ورم آ جائے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ایسی نازک مزاج ہے یہ لڑکی کہ کل آپا نے کسی بات پر ذرا سا ڈانٹ دیا۔ کچھ نہ پوچھیے قیامت کر دی اس نے رو رو کے آنکھیں سجالیں۔

رو رو کے آنکھیں لال کرنا: اتنا رونا کہ آنکھیں سرخ ہو جائیں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اک ایک سے فرماتے ہیں وہ صاحبِ اقبال
بس بھائیو بس روروکے آنکھیں نہ کرو لال — انیسؔ

روروکے جان دیے دینا:۔ بہت رونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اے لڑکا کیوں روروکے جان دیے دیتی ہو کہہ تو دیا کل تیرے لئے کپڑے سلا دیں گے۔

روروکے جل تھل بھر دینا:۔ بہت رونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اگر تم چلے گئے تو لڑکی روروکے جل تھل بھر دے گی۔

روروکے دان مانگنا:۔ خوشامد سے روپیہ پیدا کرنا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ان کو دینا ہوگا تو خود دیں گے روروکے دان مانگنے سے کیا فائدہ۔

روروکے ڈھیر کرنا:۔ بہت رونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

محلِ صرف:۔ ہے ہے وہ جب سنے گی کہ آزاد چل بسے تو روروکے ڈھیر کرے گی۔ (فسانۂ آزاد)

روروکے کاٹنا:۔ مصیبت کے ساتھ گزارنا، بہ مشکل اوقات بسر کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہم نے روروکے رات کاٹی ہے
آنسوؤں پر یہ رنگ تب آیا — اثرؔ لکھنوی

قولِ فیصل:۔ تعیّنِ وقت کے ساتھ (یعنی روروکے رات (یا) دن (یا) وقت (یا) زمانہ کاٹنا) بولتے ہیں۔ یا پھر زندگی اور اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ یوں بولتے ہیں روروکے زندگی کاٹنا۔

روروکے گھر بھر دینا:۔ نہایت شور مچانا، خوب زور سے یا پھوٹ پھوٹ کر رونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

روڑا:۱؎ اینٹ کا چھوٹا ٹکڑا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا۔

روڑا:۲؎ قدیم باشندہ۔

(فقرہ) بندہ بھی دہلی کا روڑا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روڑا:۳؎ پنجاب کے کھتریوں کی ایک ذات۔ (نور اللغات)

روڑا اٹکانا:۔ روک پیدا کرنا، رخنہ ڈالنا، کام میں رکاوٹ ڈالنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع جلتی گاڑی میں دیا عشق نے روڑا اٹکا — ذوقؔ

رُوڑھا:۔ کھردرا، وہ چیز جو نرماہٹ اور لوچ نہ رکھتی ہو۔ وہ بچہ جس کی صورت پہ آثار بھولے پن کے نہ پائے جاتے ہوں۔ اردو، صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رُوڑھاپن:۔ کھردراپن۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ روڑھاپن کا مفہوم ہے بچپنے یا جوانی میں چہرے سے بڑھاپا ظاہر ہونا۔

رُوڑھی باتیں:۔ خشک باتیں جن میں شوخی نہ ہو۔ اردو، صرف، متروک۔

روڑھی روڑھی نہ کیجئے باتیں
ابھی تو بھولی بھولی صورت ہے — رندؔ

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر روڑھے پن کی باتیں بولتے ہیں۔

رُوڑی:۔ کنکر پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو کچی سڑکوں پر کنکروں کے نیچے بچھائے جاتے ہیں۔ یا عمارت کی بنیاد کے نیچے کوٹے جاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

روڑی توڑنا:۔ اینٹ پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہارے یہاں کھوریاں بہت ہیں روڑی توڑنے والے سے روڑیاں تڑوا لو۔

روڑی کوٹنا:۔ (متعدی) اینٹ پتھر توڑنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ پرسوں چھت پر بجری ڈالی جائے گی اور ابھی تک روڑی کوٹنے کا کوئی انتظام تم نے نہیں کیا۔

رُوز:۱؎ دن، وقت، زمانہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

حُسن و جمال سے ہے زمانے میں روشنی
شب ماہتاب کی ہے تو روز آفتاب کا — آتشؔ

رُوز:۲؎ ہر روز، آئے دن، ہمیشہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

روز پیتا نہیں پی لیتا ہوں گاہے گاہے
وہ کبھی تھوڑی سی منہ کا مزہ بدلنے کے لیے — لا اعلم

روز:۳؎ روز مینہ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

بوسہ روز آپ نے ٹھہرایا تو دو روز کا روز
کیوں چڑھاتے ہو تم اس عاشقِ دلسوز کا روز — ظفرؔ

روزِ ازل:۔ وہ دن جس دن خدا نے تمام روحوں کو خلق کیا اور ان سے میثاق لیا، روزِ الست۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہاں تانگوں کی سواری روزِ ازل سے ہمارے نامۂ اعمال میں لکھی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رُوزافزوں:۔ جو چیز روز بڑھے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

حُسنِ روزافزوں نے کنجِ آتشِ دیبالی سینے میں
سن گیا آنچل کہ پردے میں سمٹ کر چھاتیاں — طلسم ہوش ربا

روز افزوں ہونا:- روز بڑھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رہبرِ کامل کے ہاتھوں میں عنانِ قوم ہو صفی
روز افزوں مجمعِ دانش ورانِ قوم ہو (صحیفۂ ولا)

روزِ امید و بیم:- روزِ محشر، قیامت کا دن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نامہ سے ہو حجاب نہ روزِ امید و بیم
آزار عاصیوں کو نہ دے آتشِ جحیم عشق

روزانہ:- ۱ ہر روز، ہمیشہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- سُنا ہو کہ ڈاکٹر کی روزانہ کی آمدنی ہزاروں روپے کی ہوتی ہو۔

روزانہ:- ۲ روزینہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- لکھنؤ میں روزینہ کہتے ہیں جو عوام کی زبان ہو۔

روز بازار:- (کنایۃً) رونق، گرم بازاری۔ فارسی، مذکر، متروک۔

سارے محشر میں تمھیں تم نکلے
روز بازار تھا زیبائی کا رائج

روز بٹنا:- (لازم) مزدوری تقسیم ہونا، روزینہ تقسیم ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

تنخواہ گالیوں کی نہ چڑھکر ملی کبھی
جب سو کے اٹھے نوکروں میں روز بٹ گیا بحر

روزِ بد:- روزِ سیاہ، بُرا دن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

روزِ بد دکھانا:- (کنایۃً) مصیبت میں ڈالنا، آفت میں مبتلا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو روزِ بد کہ چاہے فلک تو دکھا مجھے
ہو سچ تو یہ کسی سے نہیں کچھ گلا مجھے مصحفی

روزِ بد دیکھنا:- (لازم) بُرا دن دیکھنا، مصیبت میں مبتلا ہونا، پریشانی میں پڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- اے مہرخ اگر دیکھتے ہی میرے نامے کے یہاں آکر حاضر نہ ہوئی تو روزِ بد دیکھے گی نامہ تمام والسلام۔ (طلسم ہوش رُبا)

روزِ بد دیکھنے میں آنا:- مبتلائے مصیبت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- آزاد نے جو اس پری زاد کو شہزادوں کی بغل میں دیکھا تو یقین ہوا کہ اگر خوجی (گھڑی دو گھڑی میں مرلیا بابے گی) نہ گاتے تو یہ روزِ بد دیکھنے میں نہ آتا۔ (فسانۂ آزاد)

روز بروز:- مسلسل، پے در پے، ہر روز۔ فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- ہماری طبیعت روز بروز بگڑتی جاتی ہو۔ پہر پہر کے بعد دورہ ہوتا ہو کہ چہار شنبے کو انتہا کی زیادتی نظر آتی ہو۔ (انشائے سرور)

روزِ پسیں:- عمر کا آخری دن، قیامت کا دن۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- بالعموم نہیں بولتے۔ روزِ واپسیں کہتے ہیں۔

روزِ جزا:- اعمال کے بدلہ ملنے کا دن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پیشِ خدا بیان کریں سب بتوں کا حال جعفر بہاری
روزِ جزا کسی کا اگر سامنا نہ ہو (درج سخن)

روزِ جنگ:- لڑائی کا دن، جنگ کا دن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

روزِ حساب:- قیامت کا دن۔ فارسی، مذکر۔

قاتل تو پیشِ چشم تھا فریاد تک نہ کی
گھبرا گئے ہجوم میں روزِ حساب ہم امیر

قولِ فیصل:- اسی کو روزِ حشر، روزِ قیامت بھی کہتے ہیں اور روزِ محشر بھی کہا جاتا ہو۔

روز روز:- ہر روز۔ فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- حضرت اب تو چاہیے جو ہو بندہ درگاہ جائیں اور بیچ کھیت جائیں مگر روز روز ٹالنا عقل کے خلاف ہو۔ (فسانۂ آزاد)

روز روز کا:- روزانہ کا، ہر روز کا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- ماں باپ کو کیا کہوں مگر میری گردن کو کند چھری سے ریت ڈالی۔ اس سے تو کسی کنوئیں ہی میں ڈھکیل دیتے۔ قصائی ہی کے حوالے کر دیتے تو یہ روز روز کا کُڑھنا تو نہ ہوتا۔ (فسانۂ آزاد)

روزِ روشن:- صبح، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ شب تھی روزِ روشن سے بھی بہتر
بسانِ مہر تھا ہر ایک اختر (طلسم ہوش رُبا)

روزِ سیاہ۔ روزِ سیہ:- مصیبت کا دن، ادبار اور بد اقبالی کا زمانہ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کٹتا ہو ہجر میں یہی اس شمع رو کا دھیان آتش
تو روشنی کے شغل ہیں روزِ سیاہ کاٹ

روزِ سیاہ (روزِ سیہ) دکھانا (دکھلانا):- مصیبت کا دن دکھانا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:- فلک کو غریب الوطنی میں یہ روزِ سیاہ دکھانا تھا۔ (انشائے سرور)

ع چشمِ نرگس کو نہ دکھلائے خدا روزِ سیاہ سحر

روزِ سیاہ (روزِ سیہ) دیکھنا:- ادبار اور بد اقبالی کا زمانہ دیکھنا، مصیبت کا دن دیکھنا۔

اونٹ آیا لوگوں نے جانا پرمیشر آیا" نثر میں الفاظ کی تقدیم و تاخیر جائز ہے لیکن مصدر کے تمام مشتقات کے ساتھ استعمال کرنا جائز نہیں مثلاً "ناچ نہ آئے آنگن ٹیڑھا" کی جگہ "ناچ نہیں آیا آنگن ٹیڑھا بتانے لگے" کہنا تصرف بیجا ہوگا۔
۷ مقولہ۔ وہ فقرہ یا جملہ جو بوجہ عام کلیہ یا عمدہ نصیحت ہونے کے عام پسند ہو گیا ہو اس میں الفاظ حقیقی معانی سے متجاوز نہیں ہوتے اور نہ قدامت کی شرط ہو مثلاً بزرگی بہ عقل نہ بسال۔

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب ۱۲ (نور اللغات)

روزمرّہ: ۲ ہر روز، بلاناغہ، روزانہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف: دارو غہ نے کہا خداوند نادر سے نادر اور عمدہ سے عمدہ لیجیے اور ہمارے یہاں تو یوں روزمرّہ کے کھانے میں بیس روپے من کا چاول خرچ ہوتا ہو۔
(سیر کہسار)

روزمرّہ صاف ہونا: بول چال میں صفائی ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: کیا اچھی غزل ہو۔ واللہ روزمرہ کتنا صاف ہو۔
(سیر کہسار)

قول فیصل: طنز کے محل پر اس کا مفہوم ہوگا گالیوں کی عادت ہونا"

گالیوں کا ہم پہ چلتا روز چھرّا صاف ہو
کیا زباں ہو آپ کی کیا روزمرہ صاف ہو (سیر کہسار)

روزمرّہ کا صرف (خرچ): وہ خرچ جو روز ہوتا ہو، روزانہ کا صرفہ۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: میر باسط علی بھی صفر کے مہینے میں کوچ کر گئے۔ ان کا بھی غم ہوا روزمرّہ کا صرفہ نہ کم ہوا۔
(انشائے سرور)

روزمرّہ ہو جانا: روز کی بول چال ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بد زباں تم کو کیا آخر خموشی نے مری
گالیاں دینا تمھارا روزمرّہ ہوگیا — امیر

روز میداں: جنگ کے دن، روز جنگ۔ فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ع سپاہی روز میداں جیسے لڑتا ہو سپاہی ہے — امیر

رُوزن: (بالضم) روشندان، فارسی، مذکر۔

ضد سے اپنے روزن دیوار کر دیتا ہو بند
اُن سے اَشیَہ جو ہمارے دیدۂ بیدار ہیں — ناسخ

قول فیصل: انگیٹھی نیز چنبر وغیرہ کے سوراخ بھی روزن کہلاتے ہیں۔

آتش افشاں گھر میں اس محبوب کے رخسار ہیں
روزن مجمر بجائے روزن دیوار ہیں — ناسخ

اس کا معرب بالفتح رَوزَن ہو اردو میں بھی اسی طرح مستعمل ہو۔

روزن: ۲ سوراخ، چھید، شگاف۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

زخم بھی تو مرہم زخم کہن ہو چارہ گر
نیز تیر یار سے سینے کا روزن ہوگیا — مومن

روزنامچہ: ۱ سیاہہ، وہ کاغذ جس میں ہر روز کا حال یا ہر روز کا حساب لکھا جائے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

روزنامچہ: ۲ روزمرّہ کی کارگزاری کی ڈائری۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

روزنامچہ: ۳ پولیس کی روزانہ کارروائی اور تحقیقات کی رپورٹ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: رات کو میٹھی نیند میں تم نے جگایا کہ دیکھو تو ہوتا کیا ہو چڈّا گنگھیرو۔ چلو روزنامچہ لکھا دو۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل: پولیس کی اصطلاح میں وہ کتاب بھی روزنامچہ ہو جس میں روزانہ کے حالات لکھے جاتے ہیں جیسے "اچھا پھر آپ روزنامچہ میں رپورٹ لکھوائیے"
(فسانۂ آزاد)

روزنامچہ: ۴ وہ کاغذ جس میں پٹواری ہر روز کا کام لکھتا ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

روزنامچہ خاص: خاص ڈائری، اسپیشل ڈائری۔ اصطلاح قانون۔

روزنامچہ عام: عام ڈائری، جنرل ڈائری۔ اصطلاح قانون۔

روزنامہ: وہ کاغذ جس میں ہر روز کا حال یا روزانہ کا حساب لکھا جائے۔ فارسی، مذکر، متروک۔

جنازے میں حسرت کا کاندھا دیے
ہر اک مردے کا روزنامہ لیے — محسن کاکوروی

قول فیصل: موجودہ دور میں صرف اُس اخبار کو روزنامہ کہتے ہیں جو روز نکلتا ہو جیسے روزنامہ قومی آواز۔

روزِ نُخُست: مخلوقات کی پیدائش کا پہلا دن۔ روز الست۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روز نخست ہیں مری آہوں نے چپکیاں
رنگ اپنے لئے فلک کا ازل سے کبود ہو — داغ

روز نشور: قیامت کا دن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

روزِ نو روزی نو: نیا دن، نئی روزی۔ یعنی کل کے لیے آج سے فکر کرنے کی ضرورت نہیں آج جو کچھ ملا ہو اسے اطمینان اور بے فکری سے صرف کرو کل کی بات کل کے ساتھ جس خدا نے آج دیا ہو۔ وہی کل بھی دے گا۔ اس قول کے مصداق وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو اپنی روزی روز روز بدلا کرتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اب نہیں بولتے۔

روز و شب: شب و روز، دن رات۔ ہمیشہ۔ فارسی

مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: جوان بیٹے کے غم میں روز و شب گریہ و زاری آٹھوں پہر بیقراری اس کے سوا کوئی کام نہیں۔
رُوزُوں: دنوں۔ روز کی جمع۔ اردو عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیا اس نقل کا یوں اس نے اعلام
کہ تھا جن روزوں عہدِ حاکمِ شام (معراج المضامین) — تسخیر

قول فیصل: لفظ اُن جن وغیرہ کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔
رُوزہ: ۱ صبح صادق سے لے کے شام تک کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

تیس دن سے پلائی ساقی نے
ایک روزہ مرا قضا نہ ہوا — امیر

روزہ: ۲ فاقہ۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: آئی تو روزی نہیں تو روزہ۔
روزہ اچھلنا: روزے میں کوئی جھنجھلا کر بیچ کرتا ہو تو کہتی ہیں روزہ اچھلا ہے۔ اردو دہلی کی زبان۔ لکھنؤ میں اس جگہ روزہ چڑھنا ہے۔ نور اللغات
قول فیصل: لکھنؤ میں روزہ چڑھنا نہیں روزہ سوار ہونا کہتے ہیں جو عورتوں کی زبان ہے۔
روزہ افطار کرنا: روزہ کھولنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیتا نہیں ابرِ رحمت اک جرعۂ آب
افطار کرے زمین کیوں کر روزہ — منیر

روزہ بہلانا: کسی شغل میں روزے کا وقت کاٹنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف: آپ کو درختوں کا شوق ہے تھالے بنائیے روزہ بہلائیے۔
قول فیصل: اس کا لازم روزہ بہلنا بھی رائج و فصیح ہے۔
رُوزہ تڑوانا: (متعدی) کسی کا روزہ باطل کرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: تم نے آج ہمارا روزہ تڑوایا ہے اس کا عذاب تمہاری گردن پر۔
روزہ توڑنا: (متعدی) کوئی ایسا فعل کرنا جس سے روزہ باطل ہو جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جس طرح توڑتے ہیں شیشے کو پتھر
شیشے نے یونہی روزہ ہمارا توڑا — ناسخ

روزہ ٹوٹنا: (لازم) روزہ باطل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جس کے رخ سے ورق عصمت گلشن ٹوٹے
مسی لب سے نہ کیوں روزہ سوسن ٹوٹے — مصحفی

روزہ چٹ کرنا: روزہ نہ رکھنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف: ہم کو کیا بیاں تیسوں روزے چٹ کیے بیٹھے ہیں۔ دو وقتہ پلاؤ اور قورمہ اڑتا تھا۔ یہ تو ان کو فکر ہو گی جو دین کا ٹوکرا سر پر لادے پھرتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)
روزہ چڑھنا: روزہ اچھلنا۔ اردو لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں عورتیں روزہ سوار ہونا کہتی ہیں۔
روزہ چمکنا: روزہ اچھلنا۔
(فقرہ) کہیں روزہ چمکتا ہو یہاں عید چمک رہی ہے خدا خیر کرے۔ (نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
روزہ خوار: روزہ نہ رکھنے والا۔ فارسی صفت (نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر روزہ خور ہے۔
روزہ خور: وہ شخص جو عمداً روزہ نہ رکھے۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: حرام خوری کی تو عادت ہے ہی اب کی کمبخت روزہ خور نے ماہ رمضان میں ایک روزہ نہیں رکھا۔
روزہ دار: روزہ رکھنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

موڑا جہاں سے منہ شہ دلدل سوار نے
پچھلے پہر کو کوچ کیا روزہ دار نے — وحید

قول فیصل: عوام اس کو روزے دار بھی بولتے ہیں۔
روزہ رکھنا: (متعدی) صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے باز رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

افطارِ صوم کی جسے کچھ دستگاہ ہو
لازم ہے اس بشر کو کہ روزے رکھا کرے — غالب

روزہ روز کا بندہ چند روز کا: ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی شخص غیر معمولی طریقے سے صرف کرے اور خوب کھائے اور کوئی کچھ کہے کہ کیا کر رہے ہو نتیجے پر غور نہیں کرتے تو جواب میں کہتا ہے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
روزہ قضا ہونا: روزہ نہ رکھا جا سکنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیکھ کے قاتل رمضان میں تجھے
مر گئے ہم روزہ قضا ہو گیا — امیر

روزہ کشائی: ۱ افطاری۔ فارسی مؤنث، دہلی کی زبان۔

قسمت ہی میں اہل کی ہیں دن رات کے فاقے
کیا پیر مغاں روزہ کشائی نہیں دیتا — داغ

روزہ کشائی:- ۲۔ روزہ کھلوانے کی تقریب۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

زاہدو! دعوت رنداں ہو شراب اور کباب
کبھی میخانے میں بھی روزہ کشائی ہو جائے — **بحر**

قول فیصل:- بصورت تقریب جب بچے کو پہلا روزہ رکھوایا جاتا ہو تو اس کو روزہ کشائی کہتے ہیں۔ ان معنی میں اردو ہو۔

روزہ کھانا:- (متعدی) رمضان کے روزوں میں سے کوئی روزہ چھوڑ دینا۔ روزہ نہ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جس پاس روزہ کھول کے کھانے کو کچھ نہ ہو
روزے کو وہ نہ کھائے تو ناچار کیا کرے — **غالب**

روزہ کھلنا:- روزہ افطار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم کہاں تھے سب نے روزے کھول لیے تمہارا ابھی روزہ کھلا یا نہیں۔

روزہ کھنکھنا ہونا:- کوئی ایسا فعل سرزد ہونا جس سے روزے کا برقرار رہنا مشتبہ ہو جائے۔ اردو صرف۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:- زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے "تم گالیاں بھی بکا کرتے ہو اور غیبت بھی کیا کرتے ہو خوامخواہ اپنے روزے کو کھنکھنا کر لیا کرتے ہو"۔

روزہ کھولنا:- (لازم) روزہ افطار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جس پاس روزہ کھول کے کھانے کو کچھ نہ ہو
روزے کو وہ نہ کھائے تو ناچار کیا کرے — **غالب**

قول فیصل:- اس کا متعدی روزہ کھلوانا بھی زبانوں پر ہو۔

روزہ کھولنا:- (کنایۃً) عہد توڑنا۔ (فقرہ) آپ نے بڑی بڑی رقموں پر آنکھ نہیں ڈالی چار پیسے پر روزہ کھولا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روزۂ مریم:- وہ چپ کا روزہ جو جناب مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے روز رکھا تھا۔ (کنایۃً) خاموشی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

روزہ معاف کرانے گئے تھے نماز گلے پڑی:- کام کم کرانا چاہا تھا کہ اور بڑھ گیا۔ (محاورۂ ہندوستان)

قول فیصل:- بالعموم یوں بولتے ہیں "گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑی"۔

روزی:- ۱۔ رزق، حصہ، نصیب۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

نکل جاتی ہو خدمت ہاتھ سے روزی نہیں جاتی
یہی وہ بات ہو دل جس پہ شیدا ہو ہی جاتا ہو — **جلیل**

روزی:- ۲۔ روزگار، ملازمت۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ایسی باتوں کی تھی اسے تو تلاش
روزی اس کی یہی تھی اور معاش — (ہشت گلزار ارم)

روزی بقدر ہمت ہر کس مقرر است:- ہر شخص کی روزی اس کی ہمت کے موافق مقرر ہو یعنی جتنی ہمت جو شخص کرے گا اتنی ہی روزی اسے ملے گی۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

روزے پر روزہ رکھنا:- فاقے پر فاقہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اس کا مفہوم ہو روزہ کھول کے کچھ نہ کھانا اور پھر روزہ رکھ لینا نہ کہ جو مولف نور اللغات نے لکھا ہو۔

روزی پر گردش آنا:- ملازمت چھوٹ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روزی جاری رکھنا:- رزق کا سلسلہ قائم رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ موحد ہوں کہ دن رات ہو رازق سے دعا
ایک سرکار سے روزی مری جاری رکھنا — **رشک**

روزے چھڑانے گئے تھے نماز گلے پڑی:- جب ایک آفت سے بچنے کی فکر میں دوسری آفت سر پڑے اس وقت کہتے ہیں۔

گئے تھے روزے چھڑانے گلے پڑی ہو نماز
گھر سے ہیں سجدوں میں بادہ خوار عید کے دن — **قدر بلگرامی**

قول فیصل:- اہل لکھنؤ یوں بولتے ہیں "گئے تھے روزے بخشوانے نماز گلے پڑی"۔

روزی چھیننا:- کسی کو بے روزگار کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم نے شکایت کر کے اس کی نوکری چھڑوا دی کسی کی روزی چھین کے تمہیں کیا فائدہ حاصل ہوگا۔

روزے خور:- رمضان میں روزہ نہ رکھنے والا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:- تندرست ہو کے تم روزے نہیں رکھتے تمہاری وہی مثل ہوئی روزے خور خدا کے چور۔

قول فیصل:- جو لوگ بغیر کسی عذر کے روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ ان کی نسبت کہتے روزے خور خدا کے چور۔ یہ بھی عوام کی زبان ہو۔

روزی دینا:- رزق بہم پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- خدا پتھر کے کیڑے کو بھی روزی دیتا ہو۔

روزی رساں:- رزق دینے والا، پروردگار

فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدا اجرا روزی رسان ہو۔

روزے سے ہونا:۔ روزے کی حالت میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس دم یہ ہوا قدسیوں کو حکم خدا کا
روزے سے تو اس ہو رسولِ دوسرا کا — انیس

روزی کا ٹھیکرا:۔ رزق کا ذریعہ۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

کاسۂ دل گم ہوا کیونکر پئیں یارب شراب
آج روزی کا ہماری ٹھیکرا ملتا نہیں — منیر

روزی کرنا:۔ دینا، نصیب کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان، لکھنؤ۔

(فقرہ) خدا اس سے زیادہ روزی کرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روزی کو روتے ہیں کھڑے ہو کر مردے کو بیٹھ کر۔ بیکاری کا غم کسی کے مرجانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اردو، مثل، متروک۔

روزی کھلنا:۔ ذریعہ رزق پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اپنے اللہ سے ہر دم ہے یہ بندی کی دعا
روزی مردوں کی کھلے پھر کہیں تلوار بندھے — جان صاحب

روزی کی مار:۔ رزق کی تکلیف (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عوام پیٹ کی مار کہتے ہیں۔

روزینہ:۔۱ ہر روز کا خرچ جو روز بروز ملتا رہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

لوحِ اسامی فقرا ان کا سینہ ہے
روزینہ ہے کسی کا مقرر شبینہ ہے — اوج لکھنوی

روزینہ:۔۲ جو رقم کسی کو ہر روز مزدوری یا اجرت میں دی جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع شام کو ملتا ہے جو روزینہ ہر اک مزدور کا — آتش

روزی نہ آنا:۔ وقت نہ آنا، ساعت نہ آنا، نوبت نہ آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ خیال تھا کہ سویرے سے درگاہ پہنچ جاؤں گی۔ کاموں کی وجہ سے اس کی روزی ہی نہیں آئی۔ شام ہو گئی ابھی تک نہ جا سکی۔

روزینہ دار:۔ پنشن خوار، تنخواہ دار۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روزینہ کاٹنا:۔ روز ملنے والی رقم نہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عاشق ہوں بوسہ آج کا کل پر نہ یاد ٹال
روزینہ فقیر نہ اے بادشاہ کاٹ — آتش

روزی نہیں تو روزہ:۔ روزگار کی شکل نہ نکلی تو فاقہ ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں یوں بولتے ہیں۔ آئی تو روزی نہیں تو روزہ۔ آئی کی جگہ "تگی" بھی کہتے ہیں، جو نسبتاً کم ہے۔

روس:۔ ایشیا کے ایک ملک کا نام۔

روس و عراق و شام میں ہے عالم النشور
روشن ہے سب پہ لشکر ہے عالم میں دور دور — نصرت لکھنوی

رُوسا:۔ ایک صحرائی جڑی بوٹی۔ اس کے پتے کھانسی اور درد وغیرہ میں کام میں لائے جاتے ہیں۔ اس کی انبر بیل بہت مفید ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

رُؤسا:۔ (بروزن شرفا) رئیس کی جمع سردار، عمائد۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رؤسا کی آن بان ہی اور تھی۔ کشمیر جنت نظیر کے شالباف کا بارِ منت سب کے سر پر تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ تعظیماً لفظ کرام کے ساتھ بہ ترکیب اضافی بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "تین چار سفید پوش رؤسائے کرام ایک عورت کو ساتھ لیے ہوئے چلے آتے ہیں۔" (دبیر کہسار)

روسپیدی:۔ مرتبے کی بلندی، عزت، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

جب تلک رات نہ ہو صبح ہو کیونکر پیدا
روسپیدی مجھے حاصل ہو سیہ کاری سے — امیر

روستائی:۔ باشندہ دیہہ۔ دہقان جیسے سلام روستائی بے غرض نیست۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روسفید:۔۱ معزز، سرخرو۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

کہا تب خواصوں نے حق سے امید
یہی ہے کہ ہم بھی رہیں رو سفید — میر حسن

روسفید:۔۲ گورے چہرے کا۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ظاہر میں روسفید ہوں باطن میں تیرہ دل
باہر تمام دن ہے تو اندر تمام رات — قدر بلگرامی

روسفید ہونا:۔ (لازم) خوف یا حیرت سے چہرے کا رنگ بدل جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اک غضب بجلی سی چمکی شب ترے رخسار سے
دیکھتے ہی ہو گیا روئے مہ تاباں سفید — ظفر

روسے:۔ قانون سے، دستور سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شادی کرنا پاتروں کی شریع کی رو سے حرام ہے اس شریع اور اس رسم کے مٹنے [illegible]

روسیاہ، روسیہ:۔ کالے منہ کا۔ (کنایۃً) گنہگار، ذلیل، کمبخت، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

(ہونا کے ساتھ)

احسان خوف پرسش روز جزا کے ہیں
رنگت سفید ہو گئی مجھ روسیاہ کی — جلالؔ

گو کہ عقبیٰ میں روسیاہ چلی
مگر اپنی سی میں نباہ چلی — شوقؔ (زہر عشق)

روسیاہ کرنا:۔ کسی کے منھ پر کالک لگانا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف:۔ اگر ناک تمہاری کٹوا کر گدھے پر روسیاہ کر کے نہ چڑھایا اور تشہیر نہ کرایا تو اپنا نام عمرو نہ پایا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر منھ کالا کرنا کہتے ہیں۔

رُوسیاہ ہو:۔ (بددعا) منھ کالا ہو۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ نزلے کا روسیاہ ہو یہ سب فساد اسی کا ہے۔ (انشائے سرور)

روسیاہی:۔ ذلت، رسوائی، بدنامی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

خیال اس قدر یا الٰہی رہے
نہ ہوں میں اگر روسیاہی رہے — تسلیمؔ (صبح خنداں)

قول فیصل:۔ اس کا مخفف رُوسِہی (فارسی) ہے جو کم مستعمل ہے۔

لیتے ہیں باپ روسہی وہ تو دو ماہہ
ٹک دھولس دھڑکے کی جنھیں تاب و تواں ہے — سوداؔ

روسیاہی لینا:۔ ذلت لینا، ذلیل و رسوا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ بھلا بھائی اس جینے پر کمبخت جہان کی برائی لے خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃ ہو روسیاہی لے۔ (انشائے سرور)

رَوِش:۔۱ طرز، انداز، طور طریق، ڈھنگ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

اس روش سے وہ چلے گلشن میں
بچھ گئے پھول صبا لوٹ گئی — امیرؔ

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم رہن سہن کا طریقہ، طرز معاشرت۔

ایک قومی چاہیئے ہر قوم کو تعلیم گاہ — صفیؔ لکھنوی
ہو بہی شائستہ قوموں کی روش بے اشتباہ (صحیفۂ القوم)

رَوِش:۔۲ تراش خراش۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَوِش:۔۳ چلنے کا انداز۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

روش سود ائیانِ قوم کی ہو دید کے قابل — صفیؔ لکھنوی
کبھی مغموم جاتے ہیں کبھی مسرور جاتے ہیں (صحیفۂ القوم)

روش:۔۴ رفتار۔ فارسی مونث، قلیل الاستعمال۔

اے جنوں پھر کے وطن میں کبھی جانے کے نہیں
سیکھے ہیں طرز روش نکہت برباد سے ہم — امیرؔ

روش:۔۵ مانند۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع ایسی مستانہ روش باد بہاری آئی — رشیدؔ

قول فیصل:۔ انھیں معنی میں 'سے' کے اضافے کے ساتھ (روش سے) بھی استعمال کرتے تھے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

دل خوں ہے مرا برنگ لالہ
گیندے کی روش سے ہے بدن زرد — ناسخؔ

رَوِش:۔۶ باغ کی پٹری جس پر چلتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

روش باغ تھی یا خطِ رہ کاہکشاں
جا کے طوبیٰ سے ملا نخل کا شجرہ رضواں (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ اسی کو روش پٹری ملا کے ایک ساتھ بھی بولتے ہیں۔ جیسے "عمرو نے دیکھا کہ وہ گلشن نگاریں.... روش پٹری سے درست۔ ہر روش پر بجائے سرخی کے جواہرات کوٹ کر ڈالا ہے۔" (طلسم ہوش رُبا)

روش:۔۷ کیاریوں کے اطراف جو سلسلے سے درخت لگائے جاتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

لب جو سرو کشی جا پہ کھڑا ہو ڈٹ کے — صفیؔ لکھنوی
ٹٹیاں بن گئی ہیں سب روشیں جھپ جھپ کے (صحیفۂ القوم)

روش بگڑنا:۔ وضع بگڑنا، انداز بگڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر اک سے ٹیڑھ کی چلتے ہیں بگڑی ہے روش اپنی
تمھاری چال سے ملتا چلا ہے کچھ چلن اپنا — داغؔ

روش پر ہونا:۔ وضع پر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اب تک اسی روش پہ ہے اکبر مست بے خبر
کہہ دے کوئی عزیز من فصل بہار ہو چکی — اکبر الٰہ آبادی

روش پیدا کرنا:۔ انداز نکالنا، طرز چھیڑنا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قوم کی ادنیٰ توجہ اس طرف درکار ہے — صفیؔ
وہ روش پیدا کرے دُنیا کی جو رفتار ہے (صحیفۂ القوم)

رُوشن:۔۱ (بالضم و فتح سوم) تاباں، چمکتا ہوا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں بفتح اول بولتے ہیں۔ عربی میں روشن بفتح اول بمعنی روزن ہے۔ صاحب قاموس الاغلاط نے لکھا ہے کہ بواو مجہول اور بالفتح دونوں طرح آیا ہے۔

روشن:۔۲ کشادہ۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ مکان بہت وسیع اور روشن ہے۔

روشن:۔۳ صاف۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مشق کرنے کا یہ نتیجہ ہے کہ تمہارا خط بہت روشن ہو گیا۔

روشن:۔۴ ظاہر، عیاں، واضح۔ اردو، فصیح، رائج۔

کلیم کے ید بیضا سے ہو گیا روشن
چراغ لے کے جو ڈھونڈو خدا کی راہ ملے — خبیر

روشن:۲۔ دہکتا ہوا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ انگیٹھی آدمی کے لیے تو (توے کا ٹھنڈا ہو جانا) موت ہے۔ چاہے بیٹیں چاہے نہ بیٹیں مگر توا دہکتا ہوا ہر وقت سامنے موجود رہے اور جب جنبک سے ذرا آنکھ کھلے تو انگارے روشن نظر آئیں (بیگمات)

رُوشناس:۱۔ جان پہچان، واقفکار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

شادی ہو گیا جو کبھی کوئی روشناس
دن کٹ گیا تو شب کو بڑھا اور بھی ہراس — تعشق

روشناس:۲۔ نمایاں جس سے سب واقف ہوں۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بزرگان دِلّی کا برا اور روشناس شاہیر شہروں میں ذلیل ہو گئے ہیں۔ (دربار اکبری)

روشناس کرانا:۔ پہچنوانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں اس لیے اس لڑکے کو آپ کے پاس لے آیا کہ روشناس کرا دوں۔

روشناس کرنا:۔ پہچنوانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دل نے ہم کو مثال آئینہ
ایک عالم کو روشناس کیا — میر

روشناس ہونا:۔ واقف کار ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سکّہ شہ کا ہوا ہے روشناس
اب عیار آبروئے زر کھلا — غالب

رُوشناسی:۔ واقفکاری، صاحب سلامت۔ فارسی، مؤنث۔

محل صرف:۔ ہم سے ان سے بس روشناسی ہے نہ ہم ان کے نام سے واقف نہ وہ ہمارے نام سے باخبر۔

رُوشنائی:۔ (بالضم اوّل و واو معروف) روشنی۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

جس گھڑی جنگ آزمائی ہو
مشعل مہ کی روشنائی ہو — میر ضمیر (نسخۂ محبت قلمی)

رَوشنائی:۔ (بفتح اوّل و واو مجہول) لکھنے کی سیاہی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

روشنائی سے نہ رکھ خالی قلمدان نور کا — صفی لکھنوی
جام جم میں پارے کا جل چراغ طور کا (صحیفۂ القوم)

روشنائی اٹھانا:۔ روشنائی جذب کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیا خراب جاذب ہے روشنائی نہیں اٹھاتا۔

روشنائی پھوٹنا:۔ کاغذ پر ایک طرف لکھا جائے دوسری طرف دکھائی دے۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نیوز پیپر پر جب تیلی روشنائی سے لکھو دوسری طرف روشنائی پھوٹے گی۔

روشن بیان:۔ خوش گو، جس کا بیان بہت صاف ہو۔ اردو، صفت، متروک۔

طبع روشن نے کیا ہے اسقدر روشن بیان
ہے ید بیضا ہر اک پتّا مرے گلزار کا — امیر

روشن تاب:۔ بہت چمکنے والا۔ فارسی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روشن جبیں:۔ (کنایۃً) خوبصورت۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع جلو میں غلامان روشن جبیں — محسن کاکوروی

روشن چوکی:۔ ایک قسم کے باجے والوں کی چوکی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ روشن چوکی بجتی ہوئی بڑے تکلف سے خاصہ آیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ قدیم زمانے میں شاہی جلوسوں کے ساتھ روشن چوکی بھی ہوتی تھی۔ چوکی میں بانس لگے ہوتے تھے جس کو چار یا آٹھ کہار اٹھاتے تھے۔ بپیری والے اور ڈھول تاشے والے اس پر بیٹھ کے چلتے تھے۔

روشن خیال:۔ عقل مند، سوجھ بوجھ والا، دانشمند۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

تیرہ بختی کا ہمارے ہے یہ حال — صفی لکھنوی
ایک بھی سو میں نہیں روشن خیال (صحیفۂ القوم)

روشن خیالی:۔ عقل مندی، دانائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان کی روشن خیالی سے ہمیں امید ہے کہ اس مسئلے کا حل ضرور نکال لیں گے۔

روشن دان:۔ وہ روزن جو روشنی آنے کے واسطے مکان میں بناتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے کمرہ بنوایا ہے جس میں ایک روشندان نہ رکھا۔

قول فیصل:۔ دھواں نکلنے کے روزن کو بھی روشندان کہتے ہیں۔

روشن دل:۔ عقلمند، زود فہم، عارف۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

شاہ روشن دل بہادر شہ کہ ہے
راز ہستی اس پہ سرتا سر کھلا — غالب

قول فیصل:۔ اس کی اردو جمع واؤ نون کے ساتھ روشن دلوں بھی رائج و فصیح ہے۔

یہ فخر کم ہے کہ روشن دلوں کا مجمع ہے — صفی لکھنوی
فروغ نام کو اب کیا چراغ طور آئے (صحیفۂ القوم)

روشن دماغ :۔ عالی دماغ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قوم کا نور نظر یہ قوم کا چشم و چراغ صفی لکھنوی
خود قیافہ یہ بتاتا ہے کہ ہے روشن دماغ (صحیفۂ تقوم)

وہ نہیں کہ پھول تھے ان کا یہی تھا خانہ باغ صفی لکھنوی
سمجھے جاتے تھے جو ملک ہند میں روشن دماغ (صحیفۂ تقوم)

روشن دماغ :۔ ناس، ہلاس۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

روشن سواد :۔ خوشنویس۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روشن ضمیر :۔ روشن دل، عارف۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

تم غدیر کے روشن ضمیر متوالو صفی لکھنوی
ذرا ادھر بھی مرے دست گیر متوالو (صحیفۂ تقوم)

روشن ضمیری :۔ عرفان، معرفت، جسے آئندہ کا حال معلوم ہو جائے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اخاہ ایسے بڑے ولی اللہ ہیں آپ کو بیٹھے بٹھائے مرنے کا حال معلوم ہو جاتا ہے اُف رے جھوٹ۔ لچھن ایسے اور روشن ضمیری کا دعویٰ۔ (فسانۂ آزاد)

روش نکالنا :۔ ڈھنگ نکالنا، انداز نکالنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ چمن کی روش بڑی خوش قطع ڈالی ہر درخت کی ہموار کم و بیش چھانٹ ڈالی تھی نئی نئی روش نکالی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

روشن کرنا :۔ ۱ جلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بارہ دری میں ہانڈیاں، جھاڑ، کنول، جملہ شیشہ آلات فراشوں نے خوب درست کر کے روشن کیے۔ (طلسم ہوش ربا)

روشن کرنا :۔ ۲ چمکانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روشن کرنا :۔ ۳ ظاہر کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس کا لازم روشن ہونا بولتے ہیں۔ روشن کرنا ان معنی میں بصورت متعدی نہیں بولتے۔

روشن گر :۔ روشن کرنے والا، چمکانے والا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل روشن ہے روشن گر کی منزل آتش
یہ آئینہ سکندر کا مکاں ہے

روشن گہر :۔ نیک طینت۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روشن نگاہ :۔ بادشاہوں کے سامنے کوئی شخص حاضر ہوتا تھا تو نقیب یہ کلمہ کہتے تھے۔ فارسی۔

ناگاہ داخل ہوا خیمے میں شاہ کا
پردہ اٹھایا لونڈیوں نے بارگاہ کا
پیش نگاہ غل ہوا روشن نگاہ کا
پر ساتھ ہی سلام کے نعرہ تھا آہ کا دبیر

روشن نہاد :۔ نیک اصل، نیک طینت۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روشن ہو جانا :۔ جگمگا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایک بار ایک ڈبیا یاقوت احمر کی نہایت سبک ترشی ہوئی کہ جس کی ضو سے وہ جگہ تمام منور اور روشن ہو گئی اس میں سے نکلی۔ (طلسم ہوش ربا)

روشن ہونا :۔ ۱ جلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

میرے دم تک عرش روشن ہے چراغ دودماں میر کوثر
اب نہیں کوئی جناب میر کی اولاد میں فرزند تقی

روشن ہونا :۔ ۲ (لازم) ظاہر ہو جانا، کھل جانا، نتیجہ نکل آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہوا یہ دیدۂ دیدار سے مجھے روشن آتش
ہمیشہ روز ہے شب زندہ دار کے نزدیک

قول فیصل :۔ اس کا صرف "پر" کے ساتھ ہے جو رائج و فصیح ہے جیسے "ابھی ہماری خیر خواہی اس پر روشن ہو جائے گی۔" (طلسم ہوش ربا)

روشنی :۔ ۱ تاب، فروغ، ضیا، تاریکی کی ضد۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کیا دیکھتے ہیں کہ روشنی کی چمک سے درگاہ جگمگا رہی ہے۔ (سیر کہسار)

روشنی :۔ ۲ (کنایۃً) رونق، آبادی۔ فارسی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ سب تمہارے دم کی روشنی ہے۔

روشنی :۔ ۳ بینائی۔ فارسی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع آنکھوں کی روشنی میں بہت فرق ہو گیا تعشق

روشنی اداس ہونا :۔ روشنی کم ہونا، بجھی بجھی ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع ہے کس قدر اداس چراغوں کی روشنی تعشق

روشنی آنا :۔ آنکھوں میں نور آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دو چار آدمیوں نے پیالی میں افیم گھولی اور بند رکھ دی تو باچھیں کھل گئیں اور بڑے شوق سے پیالہ لے کر غٹ غٹ کر پی گیا تو آنکھوں میں روشنی آئی۔ (فسانۂ آزاد)

روشنی پڑنا :۔ کسی چھپی ہوئی بات کا ظاہر ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ان باتوں سے ان کے عقیدے پر روشنی پڑتی ہو کر کس خیال کے انسان ہیں۔

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم کسی چیز کی روشنی کسی چیز پر پڑنا بھی ہو۔ جیسے "جیسے ہی ان کے چہرے پر تارچ کی روشنی پڑی انھوں نے فوراً آنکھیں کھول دیں"۔

روشنی جاتی رہنا :- آنکھوں کا نور جاتا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہی اب بالکل نہیں دکھائی دیتا۔

روشنی دکھانا :- چراغ وغیرہ دکھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- قران نے ایک فانوس روشن کر لی اب آگے آگے قران روشنی دکھاتا ہوا اور پیچھے پیچھے برق دونوں باغ سے باہر نکلے۔ (طلسم ہوش ربا)

روشنی دینا :- روشن کرنا، ضو دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع داغ دل چمکے چمک کر روشنی دینے لگے   لاعلم

محل صرف :- شب کو اس نوجوان کو میرے پاس بھیج دینا کہ سوائے وصل کے اختلاط ظاہری کر کے دل بہلایا کروں گی اور نظارہ جمال سے اس کی آنکھوں کو روشنی دوں گی۔ (طلسم ہوش ربا)

روشنی ڈالنا :- کسی مخفی امر کو واضح کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- آپ ذرا اٹھیے اور اس مسئلے پر روشنی ڈالیے۔

قول فیصل :- چمک ڈالنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

روشنی طبع :- ذہانت، طباعی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- روشنی طبع کے صدقے ایک ایک قدم پر ایک ایک مصرع ریختہ موزوں ہوتا جاتا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

روشنی کرانا :- بہت سی مشعلیں یا چراغ وغیرہ جلوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ایک روز سرکار نے کسی تقریب میں روشنی کرائی اور روشنی کا انتظام اس کے سپرد کیا اور اس نے کوئی چودہ من تیل چرا لیا۔ (دیکھی بھالی)

روشنی کر دینا یا کرنا :- (متعدی) بہت سے چراغ جلانا، خوب روشن کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم ساحر ہو تو سحر کی شمع روشن کر کے خط پڑھ کر جواب دے دو اگر برا نہ مانو تو میں ہی روشنی کر دوں۔ (طلسم ہوش ربا)

روشنی کم ہونا :- روشنی گھٹنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بجھ رہے ہیں داغ دل تربت میں جانے کے لیے
روشنی کم ہو رہی ہے نیند آنے کے لیے   نادر لکھنوی

روشنی گل ہونا :- چراغ یا شمع کا گل ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روشنی میں :- پیش نظر، ضمن میں، سامنے رکھ کے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ ناول ایسے وقت میں شائع ہو رہا ہے جب کہ ملک اشتراکی نظام کی طرف گزشتہ تجربات کی روشنی میں رفتہ رفتہ آگے بڑھ رہا ہے۔ (میرا پہلا گناہ)

قول فیصل :- اپنے اصلی معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے "بعض لوگ روشنی میں سونے کے عادی ہوتے ہیں"۔

روشنی ہونا :- اجالا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زنداں میں روشنی جو ہوئی کچھ دم سحر
بانو نے جھک کے روئے سکینہ پہ کی نظر   تعشق

رَوضہ :- ۱ باغ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مہماں جب شب معراج ہوئے دعوت میں
چشمہ کوثر کا ملا روضۂ جنت پایا   امیر

رَوضہ :- ۲ مقبرہ جس پر گنبد بنا ہوتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

گرچہ ہوں ہند میں لیکن مجھے ناسخ ہر دم
روضۂ حیدر کرار نظر آتا ہے   ناسخ

قول فیصل :- شیعوں کی اصطلاح میں بزرگان دین و ائمۂ طاہرین و شہدائے کربلا کے مزاروں کو روضہ کہتے ہیں۔

رَوضہ :- ۳ حضرت بی بی کے روضے کی شبیہ جو لکڑی کے بنے ہوئے بکس میں عورتیں لیے پھرتی ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

روضہ خواں :- وہ شخص جو منبر پر بیٹھ کر کتاب پڑھے جس میں معرکۂ کربلا اور مصائب آل اطہار کا ذکر ہو۔ پیشتر صرف کتاب روضۃ الشہدا پڑھی جاتی تھی اس وجہ سے روضہ خواں کہنے لگے۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

مصحفی شاعری رہی ہو کہاں
اب تو مجلس کے روضہ خواں ہیں ہم   مصحفی

روضہ خوانی :- مصائب اہل بیت پڑھنا۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

نہال گل پہ عنادل کے چہچہے تھے قدر
کہ روضہ خواں نے منبر پہ روضہ خوانی کی   قدر بلگرامی

روضۂ رضواں :- (کنایۃً) بہشت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- باد مسرت انگیز مہ وشوں کے طرۂ طرار کے طفیل میں غالیہ ریز... جو لپٹ آتی تھی روضۂ رضواں کی خبر لاتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

روضے کی جالی :- اکثر روضوں کے تین جانب یا دو جانب دروازے کی جگہ روزن دار دیوار

بناتے ہیں اس قدر ننھے کو جس میں روزن ہوتے ہیں جالی کہتے ہیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

اپنے روضے کی جو جالی ہم نے دیکھی بعد مرگ
یاد اسدم آگئے روزن تری دیوار کے — ناسخ

روضے والیاں :- وہ عورتیں جو سیپر بنی ہے مختلف مقامات مقدسہ کی تصویریں دکھاتی پھرتی ہیں اور صدا لگاتی ہیں "روضہ حضرت بی بی کا، سب مرادیں حاصل، یا نبی رسول اللہ" اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- طریقہ یہ ہے کہ خوش اعتقاد عورتیں روضے والیوں کو بلاتی ہیں۔ روضے والی پٹارا کھول کے روضہ سامنے کر دیتی ہے اور ایک کتاب ہاتھ میں لے لیتی ہے۔ اس کتاب میں مزارات مقدسہ کی اور سبق آموز عبرت ناک تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ روضے والی ہر صفحے کو الٹتی جاتی ہے اور جس صفحے پر جو تصویر ہوتی ہے اس کے متعلق حالات جو رٹے کر لیے ہیں بیان کرتی جاتی ہے یہاں تک کہ یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔

روغن :- ۱ چکنائی، تیل، گھی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قطرے میری گر بیمار ان کی ہو گئیں آنکھیں
تصدق کے لیے کھینچا اوں روغن آنکھ کے تل کا — وزیر

قول فیصل :- کھینچنا، کھنچنا، کھنچوانا، نکلنا، نکالنا، نکلوانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ بعض حضرات اس کی جمع روغنیات استعمال کرتے ہیں جو صریحاً غلط ہے۔

روغن :- ۲ وارنش، رنگ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تیرے عکس رخ سے ہے خوشبو مسی کے پھول میں
روغن گل بن گیا ہے صاف روغن ڈھال کا — گویا

روغن :- ۳ وہ تیل جو قلمی تصویروں میں صرف کیا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہو چکا تھا گل چراغ زندگانی ہجر میں
کام روغن آ گیا لیکن تری تصویر کا — امیر

روغن :- ۴ چمک دمک، آب و تاب، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس تصویر کو دیکھو اتنے دن ہو گئے مگر رنگ روغن وہی ہے۔

روغن اڑ جانا :- پالش جاتی رہنا، جو چمک روغن سے پیدا ہو جاتی ہے اس کا اڑ جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کیا رہے گی یونہی تصویر کے چہرے پر چمک
ہم بھی دیکھیں گے اڑے گا نہ یہ روغن کب تک — رند

روغن اڑ جانا :- ۲ چہرے پر جو چمک شباب کی ہوتی ہے اس کا جاتا رہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

روغن پانی میں ڈالنا :- پانی میں تیل ڈالنا، ایک قسم کا ٹوٹکا ہے مینھ کی جھڑی لگتی ہو تو پانی میں تیل ڈالتے ہیں تاکہ بارش بند ہو جائے۔

وعدہ ہو آنے کا اس کے ابر کھل جائے تو آئے
ڈالتا ہوں دمبدم اٹھ اٹھ کے روغن آب میں — ذوق

قول فیصل :- یہ ٹوٹکا عورتوں سے مخصوص تھا اور یہ زبان بھی انہیں کی تھی اب بہت کم زبانوں پر ہے۔

روغن پھیرنا :- (متعدی) پالش کرنا، چمکانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اس کا لازم روغن پھرنا بھی فصیح و رائج ہے۔

روغن تلخ :- کڑوا تیل۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- اللہ کیا گرانی اور کیا زمانہ ہے کہ روغن زرد اور روغن تلخ کا ایک بھاؤ۔

روغن جوش :- کھانے کی ایک قسم۔ (فرہنگ آثر)

قول فیصل :- اب بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

روغن چڑھانا :- چمکدار کرنا، جلا کرنا، ظاہری حالت اچھی کر دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روغن دار :- روغن چڑھا ہوا ظرف۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں۔

روغن داغ :- ایک قسم کا کڑھاؤ جس میں گھی وغیرہ داغ کرتے ہیں۔

(فقرہ) ضرورت کے وقت روغن داغ یا کڑھایا نہ ملا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روغن دینا :- تیل ڈالنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

جائے روغن دیا کرے ہے عشق
خون بلبل چراغ میں گل کے — میر

روغن زرد :- گائے بھینس کا گھی۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- روغن زرد کا استعمال تندرستی کا ضامن ہے۔

روغن سیاہ :- چراغ کا تیل، کڑوا تیل۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روغن فروش :- تیل بیچنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- نہ معلوم کوئی تیلی مر گیا یا کوئی جھگڑا ہے آج تمام روغن فروشوں کی دکانیں بند ہیں۔

روغن قاز ملنا :- کسی کو فریب دینے کے لیے اس سے چکنی چپڑی باتیں کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

رام اس چرب زبانی سے نہ ہوگا وہ گل
روغن قاز نہ مل نام خدا اے بلبل — اسیر

قول فیصل :- روغن قاز راج ہنس کی چربی کو کہتے

ہیں جو نہایت آبدار اور چکنی ہوتی ہے۔ اس کی تکمیلی صورت روغن قاز مل دینا بھی رائج و فصیح ہے۔

نہ کیوں کرتا نقاب روح پرواز — منیر
اجل نے مل دیا تھا روغن قاز (معراج المضامین)

روغن کھینچنا:۔ (متعدی) تیل نکالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اشک خوں شرم گناہاں سے نکال
دیدۂ تر روغن اکسیر کھینچ — راسخ عظیم آبادی

قول فیصل:۔ اس کا لازم روغن کھنچنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

روغن گر:۔ تیلی۔ فارسی، صفت۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

روغن گل:۔ گلاب کے پھولوں کا تیل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیا خدانخواستہ خشکی زیادہ ہے۔ روغن گل ملیے۔ (فسانۂ آزاد)

روغن گل:۔ مٹی کا تیل۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اب روغن گل کنستروں میں "پیسے بوتل ہو گیا ہے۔ بازار میں ایک روپے بوتل کا بھاؤ ہے۔

روغن گندہ بیروزہ اگرچہ بانان خوردن گندہ لیکن ایجاد بندہ است:۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی اپنی جدید بات پر جو بیہودہ ہو ناز کرے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روغنی:۔ ۱ وہ روٹی جس کے خمیر میں روغن ملایا ہو یا جس پر روغن چپڑا ہو۔ فارسی۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس روٹی کو روغنی روٹی کہتے ہیں جس کے آٹے میں گھی اور نمک ملایا گیا ہو۔ اور جس پر روغن چپڑا ہوتا ہو وہ چپڑی روٹی کہلاتی ہے۔

روغنی:۔ ۲ وارنش کیا ہوا، پالش کیا ہوا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ع شب کو چمکتی ہے تری تصویر روغنی — منیر

روغنی:۔ ۳ لڑائی کا مرغ۔ اردو، مذکر، مرغ بازوں کی اصطلاح۔

روغنی روٹی:۔ وہ روٹی جس کے آٹے میں گھی اور نمک ملایا جاتا ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہ پوچھ اس کی حقیقت حضور والا نے
مجھے جو بھیجی ہے بیسن کی روغنی روٹی — غالب

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بیسن کی روٹی بیسنی روٹی کہلاتی ہے گیہوں کی روغن اور نمک ملی ہوئی ٹکیا روغنی روٹی کہلاتی ہے۔ اور اسی کو روغنی ٹکیا بھی کہتے ہیں۔

روک:۔ آڑ، مزاحمت، ممانعت، احاطہ بندی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مرا خیال تو آنے دیا نہ تم نے مگر
ہوئی نہ روک دل مبتلا کے آنے کی — داغ

روکار:۔ اگلا حصہ، سامنے کا حصہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

اگرچہ ایک نظر دیکھ لیجیے روکار — صفی لکھنوی
شکست دل کی خبر دیں گے در و دیوار (صحیفۂ القوم)

روک تھام:۔ ۱ انسداد، ایسی تدبیر جس سے کوئی معاملہ نہ بڑھے، بیماری نہ بڑھنے کی تدبیر۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ فساد کی روک تھام کے لیے بہت زیادہ پولیس آگئی ہے۔

روک تھام:۔ ۲ روک ٹوک۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "زینب نے تلسا کو سمجھایا کہ اب اس کی روک تھام کرو لڑکی ہے کمسن نادان ہے۔۔۔ چلو اب جانے دو۔" (کامنی از سرشار)

پہلے اے داغ کچھ نہ ہوش آیا
دل کی اب روک تھام ہوتی ہے — داغ

روک ٹوک:۔ ممانعت، مزاحمت، پوچھ گچھ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

پھر تو نہ وہ سناں تھی نہ وہ روک ٹوک تھی
سب ہٹ گئی سپاہ گری کی جو ٹوک تھی — مونس

قول فیصل:۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

روکر جل تھل بھرنا:۔ بہت رونا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ لڑکی رونا موقوف نہ کرے گی روکر جل تھل بھرے گی۔ (طلسم ہوش ربا)

روکر روٹی مانگنا:۔ بہت کم سن ہونا، بچہ ہونا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ خواجہ یہ چھوکری بالکل بے وقوف ہے ... ثابت سحر پڑھنا بھی نہیں آتا۔ ایک بار میرے یہاں آ کر رہی تھی تو روز صبح اٹھ کر روٹی رو کر مانگتی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

روک رکھنا:۔ ٹھہرا لینا، جانے نہ دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے اپنی لڑکی کو شوہر کے گھر جانے سے کیوں روک رکھا ہے۔

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی چیز کا دینا یا بیچنا ملتوی رکھنا۔ جیسے "کشمیر سے دوشالے لایا ہوں مگر ابھی روک رکھے ہیں جاڑے میں بیچوں گا۔"

روک روک کے:۔ ٹھہر ٹھہر اکے، احتیاط سے۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ بہت کم بولتے ہیں۔

رُوکڑ:۔ (واو مجہول و فتح کاف) روپیہ پیسہ، نقد، دھن دولت۔ تحویل، نقد روپیہ جو کسی کی تحویل میں ہو اس قیمتی چیز کو بھی کہتے ہیں جو نقد روپیہ کی طرح استعمال ہو سکے۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ یہ ہنڈوی روکڑ ہے چوک میں گنگا دین اور شیو دین مہاجنوں کی دکان سے لینا۔
(انشائے سرور)

روکڑ بکری:۔ وہ فروخت جو نقدی ہوتی ہو۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

روکڑ بھری ہونا:۔ بہت دولت ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ خدا ایسی کنجوسی کو غارت کرے دنیا بھر کی روکڑ گھر میں بھری ہوئی ہے مگر دو پیسے کسی فقیر کو نہیں دیے جاتے۔

روکڑ بہی:۔ وہ کتاب جس میں نقدی کا حساب کتاب درج ہو کیش بک۔ ہندی، مؤنث، مہاجنوں کی اصطلاح۔

روکڑ ملانا:۔ دن بھر کی فروخت کا حساب ملانا۔ اردو صرف، مہاجنوں کی اصطلاح۔

رُوکڑیا:۔ خزانچی، تحویلدار۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

رُوکش:۔ روک ٹوک، بندش۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ آپ اپنے لڑکے کی تربیت کا بہت خیال رکھتے ہیں اس کی کوئی روکش کیجئے کہ جوا ریوں سے نہ ملنے پائے۔

رُوکش:۔ رعنائی و زیبائی اور حُسن و جمال میں کسی کا مقابل۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

روکش اس کا ہو گیا گلِ فردوس
وہ نزاکت وہ رنگ و بو ہی نہیں داغ دہلوی

قول فیصل:۔ یہ لفظ زیادہ تر کسی پُر فضا مقام کی تعریف کے لیے کسی دوسری لفظ کے ساتھ ترکیب پاکے آتا ہے۔ جیسے روکش بہشت، روکش چمن وغیرہ۔

ہو گئی ہے زمین سرتا سر
روکش سطح چرخ مینائی غالب

اس کا ایک مفہوم "زور و قوت میں کسی کا مقابل" بھی لیا گیا ہے۔

روکش ہے اس اک تن کا نہ بہمن نہ تہمتن
سہراب و نریمان و پشن بے سرو بے تن دبیر

روک لینا:۔ ٹھہرالینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آہ نکلی دل و جگر سے اشک نکلے آنکھ سے
روک لیتے ہم انھیں اتنی توانائی نہ تھی جلیل

رُوکن، رُوکھن:۔ گھاتا، اوپر، علاوہ کسی چیز کی وہ مقدار جو اُس کے خریدنے کے بعد بلا قیمت اوپر سے لے لیں۔ ہندی، مؤنث۔ (دینا، لینا کے ساتھ) (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اسے "گھاتا" کہتے ہیں۔

رُوکنا:۱ کسی ارادے یا خیال سے باز رکھنا، کسی فعل سے باز رکھنا، منع کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے کہا کہ ہر چند باد ابادمیں قلعے میں جا کر دو چار کوڑیوں کا روزگار کروں گا امیر نے فرمایا تو بسم اللہ تمھیں تجارت کرنے کو کسی نے کون روکتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُوکنا:۲ راستہ بند کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع روکنا ہو جسے وہ سامنے آکے روکے موتقت

روکنا:۳ ٹکانا، ٹھہرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گھوڑا شہزادے کا ہنوز صف دشمن تک نہ پہنچا تھا کہ پر پیدا کرکے اُڑ گیا ہر چند اس شہسوار نے روکا مگر مرکب معلق درمیان ہوا کے جا کر ٹھہرا۔
(طلسم ہوش رُبا)

روکنا:۴ پردہ کرنا، احاطہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روکنا:۵ نہ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم مہاجن کی قسط برابر دیتے چلے آئے ہو اس مہینے میں تمھیں روک لینا چاہیے کیونکہ عید سر پر ہے۔

روکنا:۶ بچاؤ کرنا، وار بچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا روکتی بھلا سپر اس بد شعار کی
چوٹیں نکل رہی تھیں شہ ذوالفقار کی تعشق

روکنا:۷ دیر میں دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس نے آٹھ ہی روپے دیے دو روپے روک لیے اور کہا کہ آئندہ مہینے میں دوں گا۔

روکنا:۸ چھیڑنا، ہنسی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روکنا:۹ ساکن کرنا، حرکت نہ کرنے دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مسلسل چار گھنٹے سے پنکھا چل رہا ہے گرم ہو گیا ہو گا ذرا دیر کے لیے روک دو۔

روکنا:۱۰ (بات کے ساتھ) مقرر کرنا، نسبت کرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روکنا :۱۱ معاملہ قابو سے نہ جانے دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس معاملے کو یہیں روک دیجیے آگے نہ بڑھنے پائے۔

روکنا :۱۲ سنبھالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کوٹھے سے شیشے کا گلاس گرا تھا اگر تم نہ روک لیتے تو چکنا چور ہو جاتا۔

روکنا :۱۳ گھیر لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ساری جگہ تم نے روک لی میں اپنا اسباب کہاں رکھوں۔

روکنا :۱۴ پردہ ڈالنا، چھپانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روکنا :۱۵ قبضہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم لوگوں کے لیے میں نے تین بیٹھیں روک رکھی ہیں۔

رُوکھ :۱ درخت، ہندی، مذکر، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رُوکھ :۲ خشک، سوکھا، جو سبز ہو، ہرا کا ضد۔ اردو صفت، مذکر، دہلی کی زبان۔

غرض اس بھوک پر کر لگے ہر وہ روکھ
تیسرا اس فکر میں گیا ہے سوکھ — سودا

رُوکھا :۱ سادہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوکھا :۲ بے لطف، بے مزہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رُوکھا :۳ دال سالن یا نمک کے بغیر۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

لذت کی زبان سے جدائی ٹھہری
روکھے کھانے سے آشنائی ٹھہری — میر

قول فیصل :۔ روٹی اور چاول کے لیے اس کا استعمال زیادہ ہو۔

رُوکھا :۴ اکھڑ، ترش رو، ناخوش، بد خلق۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ہو کے روکھا وہ یوں لگا کہنے
کیا کرے گا بھی جا نہیں ملتا — مصحفی

رُوکھا :۵ بے گھی کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوکھا :۶ وہ قیمہ جو بغیر چربی کا ہو۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کباب پکیں گے روکھا قیمہ لانا چکنا نہ اٹھا لانا۔

روکھا پن :۔ بے مروتی، کج ادائی۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب بھی ملا تو روکھے پن کے ساتھ بالکل خشکی مزاج میں چتون تیکھی آنکھیں خون کبوتر۔ (فسانۂ آزاد)

روکھا پھیکا :۱ خشک آدمی۔ اردو مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ آخر اتنے آدمیوں میں کوئی جاندار تو بھی ہو یا سب کے سب روکھے پھیکے ہی ہیں۔ لے توبہ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ تانیث کے لیے رُوکھی پھیکی مستعمل ہے جیسے "آسمان جاہ نے کہا ہم اب مہذب ہو جائیں گے بس اب آج سے مذاق نہ کریں گے تم سب روکھی پھیکی ہو۔" (فسانۂ آزاد)

روکھا پھیکا :۲ بد مزہ کھانا۔ اردو صفت مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ان کے یہاں کھانا بھی عمدہ پکتا ہوگا ... یہاں روکھا پھیکا آپ کاہے کو کھایا جاوے گا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ تانیث کے لیے روکھی پھیکی کہتے ہیں۔

روکھا پھیکا آدمی : خشک آدمی۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بھئی واللہ کتنے روکھے پھیکے آدمی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رُوکھا جواب : صاف جواب، کسی کام سے صاف انکار۔

محل صرف :۔ کھانے کا سوال سن کر ایسا روکھا جواب دیا جو رشتہ داری اور ہم وطنی ہی کے خلاف نہ تھا بلکہ انسانیت اور خدا ترسی سے بھی ظاہرا بعید معلوم ہوا۔ (اردو کی چوتھی کتاب، مؤلفہ محمد اسمٰعیل میرٹھی)

رُوکھا سُوکھا : بغیر دال سالن کا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

روکھا سوکھا جو کچھ کہ مجھ کو ملے
نہ رکھوں گا دریغ میں تجھ سے — (بہشت گلزار)

روکھا سوکھا کھا کر گزارہ کرنا : تنگدستی کی حالت میں بسر کرنا، غریبی میں بسر کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ شوہر اتنا نالائق ہو کر پوچھتا نہیں غریب روکھا سوکھا کھا کے گزارہ کرتی ہو۔

رُوکھا کھانا :۔ صرف روٹی کھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ روٹی پر منحصر نہیں، کباب وغیرہ بھی روکھے کھائے جاتے ہیں۔

روکھا ہونا :۔ (لازم) بد مزاج ہونا، بے رخ خفا ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

باتیں ہم سے جو کیا کرتا تھا چکنی چکنی
غضب آیا کہ چلا آج وہ روکھا ہو کر امیر

رُوکھی :- روکھا کی تانیث۔ اردو فصیح رائج۔

روکھی پھیکی سُنانا :- اکھڑی اکھڑی باتیں کرنا جن سے بیزاری کا اظہار ہو۔ اردو مصرف عورتوں کی زبان۔

روکھی پھیکی لگا سنانے اب
رنگ آخر وہ بے وفا لایا رند

روکھی رُوٹی :- روٹی جس کے ساتھ کھانے کو کوئی اور چیز نہ ہو۔ اردو مؤنث فصیح رائج۔

محل صرف :- سالن سڑ جانے کی وجہ سے روکھی روٹی کھانا پڑی۔

محل صرف :- ایسے بھی تارک لذات دنیا میں ہیں جو صرف روکھی روٹی پر زندگی بسر کرتے ہیں۔

روکھی رُوکھی باتیں :- وہ باتیں جن سے رنجش ظاہر ہو۔ اردو عورتوں کی زبان۔

پڑتی نہیں کانوں میں مزے کی باتیں
اب سنتے ہیں تجھ سے روکھی روکھی باتیں تبیر

روکھی سُوکھی :- بُری اور خراب غذا۔ اردو صفت مؤنث عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- میں روکھی سوکھی کھا کے بسر کر لوں گی مگر اس کمبخت کا منھ نہ دیکھوں گی۔

روکھے سوکھے ٹکڑے :- مفلسی کی غذا۔ اردو جمع مذکر غیر فصیح رائج۔

نعمت دنیا سے سیری بیٹو! پیدا کرے
اپنے روکھے سوکھے ٹکڑوں میں مزا پیدا کرے بجر

رُوکھی صورت بنانا :- کج ادائی دکھانا۔ اردو مصرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- اجلال جب دست ہوس بڑھاتا ہو ملکہ کبھی تیوریاں چڑھاتی ہو کبھی روکھی صورت بناتی ہو۔ (طلسم ہوش رُبا)

روکے رہنا :- (ندا) باز رکھنا، قابو میں رکھنا۔ اردو مصرف غیر فصیح رائج۔

روکے رہنا بہت طبیعت کو
یاد رکھنا مری وصیت کو شوق

روکے سے نہ رُکنا :- منع کرنے سے نہ ماننا۔

محل صرف :- زینب کی ماں نے کامنی سے چپکے سے کہا دلھن اب یہ روکے سے نہیں رک سکے گی ... یہ بالکل اُس کے بس کی ہو گئی ہے۔ (کامنی از شرر)

قول فیصل :- بطور استفہام بھی بولتے ہیں جیسے اسد یہ کلام سن کر للکارا کہ باش و پیر بالغ جوان مرد کہیں مرنے سے ڈرتے ہیں... منم در ہم کنندۂ طلسمات... اسد جب کر سب غازی کا تیر سے روکے سے کب رکتا ہوں۔ (طلسم ہوش رُبا)

روکے رہو مجھے :- کوئی جب بہت غصے سے بات کرتا ہو تو اسے تپانے کے لیے یہ فقرہ کہتے ہیں۔ اردو عوام کی زبان۔

روگ :- ۱ دکھ، درد، بیماری۔ اردو مذکر، غیر فصیح رائج۔

شبنم سے لگا ہو مجھے روگ بس کا
اے چشم تر اک پل نہ تھما اشک کا ڈھلکا نشاد لکھنوی

رُوگ :- ۲ (کنایۃً) وبال، جنجال، خلاف طبع چیز۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- خود تو مر کے چلے گئے بچوں کے پالنے کا روگ میری جان کو لگا ہوا ہو کیا کروں کیا نہ کروں۔

روگ :- ۳ جھگڑا، فتنہ، فساد۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روگ :- ۴ مشکل، دقت، تکلیف۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روگ :- ۵ عیب، نقص۔

(فقرہ) اس لڑکے میں یہ بڑا روگ ہے کہ کسی کا کہا نہیں مانتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس محل پر عیب ہی بولتے ہیں روگ نہیں کہتے۔

رُوگ اُٹھ کھڑا ہونا :- مصیبت پیدا ہو جانا۔ اردو مصرف غیر فصیح، رائج۔

پھر بیٹھے بیٹھے وعدۂ وصل اس نے کر لیا
پھر اُٹھ کھڑا ہوا وہی روگ انتظار کا امیر

روگ الگ کرنا یا کاٹنا :- (متعدی) جھگڑا چکانا۔ عذاب کاٹنا، قضیہ چکانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُوگ آنا :- جانوروں میں بیماری پھیلنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روگ بسانا :- ۱ اپنے پیچھے جھگڑا لگا لینا۔ اردو عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روگ بسانا :- ۲ بُری عادت ڈال لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روگ پالنا :- ۱ کوئی مرض پیچھے لگا لینا۔ اردو مصرف عوام کی زبان۔

علاج کرتے ہو اب درد عشق کا اے داغ
کہا تھا کس نے کہ یہ روگ پالتے جاؤ داغ

روگ پالنا :- ۲ (کنایۃً) جھگڑا پیچھے لگا لینا۔ اردو مصرف عوام کی زبان۔

محل صرف :- ہر ایک سے کہتے ہو نوکری دلا دیجیے لوگ آ کے روز گھیرتے ہیں خواہ مخواہ کا روگ پال رکھا ہے۔

روگ پیدا ہونا:- آزار پیدا ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

نہ تو ہو گئے ہوتے تھے ہم نہ پیارے پیدا
ہو گئے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا — آتش

روگ دھوگ:- جھگڑا، مصیبتیں۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

رونا چھٹے خدا کرے غسل شفا کرے
سب روگ دھوگ ہوں ترے بیمار سے الگ — شرف

روگ دینا:- مرض دینا، عارضہ دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

وعدہ خلاف یار نے کیجیو پیامبر
آنکھوں کو روگ دے گئے ہو انتظار کا — آتش

روگ ڈالنا:- جھگڑا چکانا، قضیہ پاک کرنا، دکھ دینے والی چیز کو دفع کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

روگ راج:- (مجازاً) تپ دق۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُوگرداں:- ۱- اعراض کرنے والا، منہ پھیرنے والا، ناراض، منحرف۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مہر سے ان دنوں میں آگے بجاں
گل خورشید تک ہو رو گرداں — سودا

قول فیصل:- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

روگرداں:- ۲- بے دماغ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روگرداں:- ۳- کپڑا جس کا رو اور پشت یکساں ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوگرداں کرنا:- (متعدی) رخ پلٹنا، نیچے کا رخ اوپر کرنا، الٹ دینا، پلٹ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوگردانی:- منہ پھیرنا، انحراف کرنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- پشتوں کے تعلقات تھے ذرا سی بات پر تم نے ابھی روگردانی کی کہ اب ادھر کا رخ نہیں کرتے ہو۔

رُوگ کاٹنا:- جھگڑا چکانا، قضیہ پاک کرنا، دکھ دینے والی چیز کو دفع کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روگ کا گھر۔ روگ کی جڑ:- بیماری کا سبب۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں اب اس جگہ بیماری کی گھر زیادہ بولتے ہیں۔

روگ کا گھر کھانسی لڑائی کا گھر ہانسی:- کھانسی باعث امراض اور دل لگی موجب فساد ہوتی ہے۔ (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُوگ لانا:- (متعدی) فیل لانا، جھگڑا کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

بد مزاجی دل بیمار کی لاحول ولا
روگ لایا تو بہت دق وہ مسیحا ہوگا — صبا

روگ لگانا:- (متعدی) کوئی مرض پیچھے لگا لینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

عشق بتاں کا روگ نہ لے دل لگا مجھے
کھوا کے خون کرتا ہے آزار سل تمام — آتش

روگ لگانا:- ۲- کوئی ناپسندیدہ امر اختیار کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

لگایا روگ جوانی میں کیوں میاں جرأت
ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمہارے دن — جرأت

قول فیصل:- اس کا لازم 'روگ لگنا' بھی مستعمل ہے۔

روگ لگنا:- (لازم) کسی بیماری کا پیچھے لگ جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

دل رنجور کو اللہ سلامت رکھے
جان کو روگ لگا وہ کہ میں جانبر نہ ہوا — جلال

روگ لگنا:- ۲- لت پڑنا، عادت ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:- انھوں نے لڑکے کو نہیں روکا وہ جا بیٹھنے لگا خواہ مخواہ روگ لگ گیا۔

روگ ہے:- جھگڑا ہے، مصیبت ہے۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قید مذہب واقعی اک روگ ہے
آدمی کو چاہیئے آزاد ہو — صبا

روگی، روگیلا:- ۱- (روگیلا۔ واو غیر ملفوظ) دائم المرض۔ ہندی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں روگی اور رُنگیل بولتے ہیں۔ روگیلا نہیں کہتے۔ مگر روگی کا استعمال آدمیوں کے لیے ہے۔

نہ اچھا کر سکا اپنے مریض کو وصل جاناں بھی
وہ بھی روگی ہے تقدیر میں بیمار رہنا تھا — جلال

اور رنگیل جانوروں سے مخصوص ہے جیسے رنگیل ٹٹو۔ یہ دونوں لفظیں غیر فصیح ہیں۔

روگی، روگیلا:- ۲- جھگڑالو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

روگی، روگیلا:- ۳- کوڑھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُوگیل :۔ (واؤ غیر ملفوظ بروزنِ مُضطر) دائم المرض۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رُول :۔ ۱ (بضم اول و واوِ معروف) قاعدہ، ضابطہ، دستور۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

رُول :۔ ۲ لکیریں کھینچنے کا گول ڈنڈا۔ اردو، مذکر، رائج۔

محلِ صرف :۔ رول ہی سیدھا نہیں تو لکیریں کیونکر سیدھی بنیں۔

قولِ فیصل :۔ انگریزی میں رُولر ہے۔

رُول :۔ سطروں کا نشان۔ اردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل :۔ انگریزی میں رُولنگ ہے۔

رُول :۔ (واوِ مجہول) کتری ہوئی بچا لیا جو ناقص ہو۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَولا :۔ ۱ غل، شور، جھگڑا، بکھیڑا، بغاوت۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

ایسا ہی ہوا مزے کا رولا
جس سے گئی عقل سب کی بولا (انشا)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس کا مفہوم ہر چہار طرف سے کسی چیز کا تقاضا یا حملہ جیسے "جب سے میرے پاس روپیہ آیا ہے خاندان بھر قرض مانگ رہا دن رات میری جان پر رولا رہتا ہے"۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

رَولا :۔ آدمیوں کا مجمع جو بارادۂ فساد کہیں جمع ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رولا کرنا :۔ بار بار تقاضہ کرنا۔ پیچھے پڑ جانا۔ بہت زیادہ پریشان کرنا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ میرے پاس ایک پیسہ نہیں ہے صبح سے ماما مجھ پر رولا کیے ہوئے ہے کہ میری تنخواہ دے دیجیے بتائیے میں کہاں سے دوں۔

رَول پڑنا :۔ (بفتح اول) ۱ برہم ہونا۔ غصہ آ جانا۔ ۲ کئی آدمیوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا۔ (نفائس اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُول دار کاغذ :۔ وہ کاغذ جس پر لکیریں کھنچی ہوئی ہوں۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

رُولنا :۔ ۱ پیچھے ڈھکیلنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اس صف سے گئی پیچ میں اس غول کے آئی
ہٹ کر نہ بڑھے پھر وہ جنھیں رول کے آئی (نفیس)

رُولنا :۔ ۲ جمع کرنا، اکٹھا کرنا، گوہر اور جواہر کو خاک سے اٹھانا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

رولنا موتی جو کرتا کشتکاری خیر کی
ہن برستا میں اگر بارانِ رحمت مانگتا (جگر)

رُولنا :۔ ۳ کمانا، فائدہ حاصل کرنا، دولت سمیٹنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اک ذرا سے چونگے میں پانچ سو کھنکھنانے لگے۔ مگر اس سے ابھی اور لو دونوں ہاتھوں سے رولو۔ (فسانۂ آزاد)

رولنا :۔ ۴ صاف کرنا۔ ہموار کرنا، رندہ کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رولنا :۔ ۵ ملانا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

گرتے ہیں جو اے داغ زمیں پر گہرِ اشک
ان موتیوں کو خاک میں رولا نہیں جاتا (داغ)

رُول نمبر :۔ علامتی نمبر جو طالب علم کے لیے امتحان میں بیٹھنے کے واسطے قرار دیا جاتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

رُوم :۔ (واوِ مجہول) رواں، رونگٹا، موئے تن۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوم :۔ (واوِ معروف) ایک ملک کا نام۔

قولِ فیصل :۔ اسی کو روما بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں واوِ مجہول سے ہے۔

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
باقی مگر ہے اب تک نام و نشاں ہمارا (اقبال)

روم ایک گروہ کا نام تھا جو روم بن عیص سے تھا۔ جہاں لوگ رہتے تھے اسی کو روم کہنے لگے۔

رُومال :۔ ۱ منہ پونچھنے کا کپڑا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ محمد مہدی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے دو تین منٹ رو کر رومال سے اشک پونچھے اور خاموش ہو رہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ فارسی میں دست پاک، دستمال اور رو پاک ہے۔

رُومال :۔ ۲ وہ شالی اونی یا سوتی کپڑا جو کونا اوڑھا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دولت فقر ہوا اے منعمو اور کلی ہو
فخر کیا ہے جو دو شالہ ہوا رومال ہوا (صبا)

رُومال :۔ ۳ وہ کپڑا جو تلوار کے قبضے میں باندھتے ہیں۔ اردو، مذکر، متروک۔

تمنائے شہادت میں جو پیراہن بنایا ہو
تری تلوار کے رومال کا دامن بنایا ہو (شرف)

رُومال اُوڑھنا :۔ جالی یا کار گے کے رومال کا کاندھے یا سر پر ڈالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

جلالت قدر کی حاصل ہوئی رومال جب اوڑھا
نہیں ہے اس کی جالی نقش ہے اس میں جلالی کا منیر

قول فیصل :- جاڑوں میں شالی رومال اوڑھتے تھے اور گرمیوں میں جالی کا۔

رومال آدھا خدمتگار ہوتا ہے :- بڑے کام کی چیز ہے ’سودا سلف‘ ہاتھ منہ پونچھیے‘ دوپٹہ یا چادر کا کام دیتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُومال پر رُومال بھگونا :- (کنایتہً) اس قدر رونا کہ رومال تر ہو جائیں‘ کثرت سے گریہ کرنا۔ اردو صرف‘ فصیح‘ رائج۔

محل صرف : بھائی کے انتقال کی خبر سنتے ہی غریب اس قدر رویا اس قدر رویا کہ رومال پر رومال بھگو دیئے۔

رومال جھلنا :- مکھیاں اڑانے یا ہوا دینے کے لئے رومال ہلانا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

محل صرف :- سنجیاں کہ شوہر کا فریدی بیٹھا ہوا رُومال سر پہ لگائے جھل رہا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رومال رکھ کے رونا :- منہ پر رومال رکھ کے گریہ کرنا۔ اردو صرف۔

بار نہیں ہے غم میں کسی رشک ماہ کے
رومال رکھ کے ابر کا روتا ہے آفتاب رشک

قول فیصل :- زیادہ تر منہ پر رومال رکھ کے رونا بولتے ہیں جو فصیح و رائج ہے۔

رومال رکھنا :- ایام حیض میں گدی کا استعمال کرنا۔ اردو صرف‘ دہلی کی زبان۔ (لغات دہلی)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں کپڑا لینا بولتی ہیں۔

رُومال سے رُومال بدل جانا :- ۱ بھائی چارہ کرتے ہیں تو رومال سے رُومال بدل لیتے ہیں۔ (نور اللغات)

یہ رومال سے رومال بدلنا ہے نہ کہ بدل جانا جس میں اتفاقاً کا پہلو نکلتا ہے۔ لکھنؤ میں اس محل پر ٹوپی سے ٹوپی بدلنا کہتے ہیں۔

رومال سے رومال بدل جانا :- ۲ (کنایتہً) گاڑھی دوستی ہو جانا۔ اردو صرف‘ قریب متروک۔

درویشوں سے نفرت نہ کرو اوڑھ کے رُومال
ایسا نہ ہو رومال سے رومال بدل جائے رشک

رومال سے ہاتھ باندھنا :- مجرم کی طرح ہاتھ جوڑنا۔ اردو صرف‘ فصیح‘ رائج۔

محل صرف :- رومال سے ہاتھ باندھ کر افراسیاب کے سامنے آ گئے۔ (طلسم ہوش ربا)

رومال ہلانا :- سر پر رومال جھل کے مکھیاں اڑانا۔ اردو صرف‘ غیر فصیح‘ رائج۔

فخر اپنا سمجھتے تھے یہ لعلین اٹھانا
معراج تھی رُومال کھڑے ہو کے ہلانا انیس

رُومال ہونا :- (کنایتہً) خلعت میں رومال عطا ہونا۔ اردو صرف‘ متروک۔

بے وجہ نہ شمشیر کا منہ لال ہوا تھا
عباس کی سرکار سے رومال ہوا تھا انیس

رُومالی :- ۱ اوڑھنی‘ لڑکیوں کے اوڑھنے کا دوپٹا۔ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں اوڑھنی یا اُڑھنیا کہتی ہیں۔ رومالی نہیں بولتیں۔

رومالی :- ۲ میانی کا کپڑا۔ اردو‘ مونث۔ غیر فصیح‘ رائج۔

محل صرف :- تم نے رومالی چھوٹی رکھی ہے پیجامے کی مناسبت سے بڑی ہونا چاہیئے تھی۔

رُومالی :- ۳ وہ تین گوشوں کا کپڑا جو پہلوان ورزش کرتے وقت باندھ لیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- زیادہ تر اسے رومالی لنگوٹ کہتے ہیں۔

رُومالی :- ۴ گلوبند۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُومالی :- ۵ وہ رومال جو عورتیں سر سے باندھ لیتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

رومالی :- ۶ ایک قسم کا کبوتر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رومالی :- ۷ مگدر کی ایک قسم کی ورزش۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ مگدر ہلانے والوں کی اصطلاح ہے جو بہت کم بولتے ہیں۔

رومالی چاول :- بہت باریک چاول۔ اردو‘ مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

رومالی سوّیاں :- وہ سوّیاں جو بہت باریک ہوتی ہیں۔ اردو‘ مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ان سوّیوں کو رومالی سوّیاں کہتے ہیں جو ایک پوٹلی میں باندھ کے کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کے فوراً نکال لیتے ہیں پھر ڈالتے ہیں پھر نکال لیتے ہیں تین دفعہ یہی کرتے ہیں اس کے بعد سوّیاں گل جاتی ہیں اور الگ الگ رہتی ہیں اس میں دودھ شکر ڈال کے کھاتے ہیں۔

رومان :- ناول‘ عشق کا افسانہ۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :- انگریزی میں عشق و محبت کے معنی میں ہے۔ اردو میں انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے (رُومان۔ واو مجہول سے ہے)۔

رُومانی:۔ (واو مجہول) عشق و عاشقی والا۔ اردو، صفت، رائج۔

رُومٹا:۔ رونگٹا بدن کا۔ اردو، عورات دہلی کی زبان۔ مذکر۔ (نور اللغات)

رُوم رہنا:۔ جس مقصد کے لیے رونا اس میں کامیاب نہ ہونا۔

محل صرف:۔ جھوٹے کے آگے سچا رو رو مرے
سچے کا تو زمانہ ہی نہیں۔ (میر کہاوت)

روم روم:۔ رویاں رویاں۔ اردو، دہلی کی زبان۔

سب روم روم تن بیں زردی غم بھری ہو
خاک جسد ہو میری کس کان زر کا خاکا (میر)

رُوم روم پرسے قربان:۔ رویئں رویئں پر صدقے۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کہتے لگا سن لے اے مری جان
میں تیرے روم روم پہ قربان (سودا)

رُومن-رُومن کیریکٹر:۔ انگریزی حروف میں اردو یا ہندی لکھنا۔ انگریزی، پہلا مونث، دوسرا مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رومن کہتے ہیں۔

رُومن کیتھلک:۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ جو مسیح اور مریم کے بت یا تصویر کی پرستش کرتا ہو۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

رَو میں:۔ دھن میں، خیال میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس رَو میں سو کہیں حضرت گنج دلکشا سکندر باغ کی طرف نکل گئے۔ (فسانۂ آزاد)

رَو میں آجانا:۔ خود سے آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دخت رز و حور عین کیا ہو
آجائے جو رو میں وہ روا ہو (شاد)

رو میں آنا:۔ دھن میں آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رو میں آکر انھیں منا ہی لیا
پورے ارمان کرلیے دل کے (رضا)

رو میں آئے تو آنے دو:۔ جو چیز خود سے آرہی ہو اسے آنے دو۔ ایسے محل پر کہتے ہیں جب مطلوبہ شے کے ساتھ کوئی دوسری چیز بھی آرہی ہو۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب محاورات ہندوستان نے "رو میں آیا سو حلال" (صفت میں جو آگیا وہ خوب ہے) بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رو میں نکل آنا:۔ بے خیالی میں نکل آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صرصر جست کرکے باہر نکلی اور دیکھا کہ ایک اژدر بیٹھا ہے پہلے تو رو میں نکل آئی پھر ایسی خائف ہوئی کہ پیچھے پھر کے بھی نہ دیکھا۔ (طلسم ہوش ربا)

رو میں ہونا:۔ چلنے میں مصروف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رو میں ہے رخش عمر کہاں دیکھیے رکے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں (غالب)

رَوَنّا:۔۱ (بفتحتین، نون مشدد) وہ ملازم جو عورتوں کا کام کرنے کو دروازے پر رہتا ہو۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ اتنے میں رونّے نے عباسی مہری کو پکارا اور وہ چمکتی ہوئی باہر گئی۔ (فسانۂ آزاد)

رَوَنّا:۔۲ وہ کاغذ جس پر مال کی تعداد لانے والے کا نام، چیز کا نام اور محصول درج ہو۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رَوَنّا:۔۳ پروانۂ راہداری۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَونا:۔۱ (بالفتح) گھنگرو یا جھانجھ کے اندر کے دانے جن کی حرکت سے آواز نکلتی ہے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں انھیں ترّے کہتے ہیں۔

رَونا:۔۲ گونے کے بعد جورو کو اپنے گھر لانا، بیاہ کے بعد تیسری مرتبہ جورو کو گھر میں لانا۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

رَونا:۔۳ راون کا کاغذی پیکر جو ہر سال جلاتے ہیں۔ ہندی، مذکر، رائج۔

رُونا:۔۱ (بضم اول واو مجہول) آنسو بہانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رونے والے ہم کو رو سکتے نہ تھے
کچھ ہو منھ اشکوں سے دھو سکتے نہ تھے (صفی لکھنوی، صحیفۂ الفت)

رونا:۔۲ شکایت کرنا، گلہ کرنا، جھینکنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ترستے آستان یار پہ ہیں جبہہ سائی کو
کہاں تک روئیں ہم طالع کی اپنے نارسائی کو (جرأت)

رُونا:۔۳ غم کرنا، سوگ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں (غالب)

رونا:۔۴ افسوس کا کرنا، کڑھنا، تلف شدہ چیز کا رنج کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ضبط بکا محال ہو یعقوب کے لیے
آنکھوں کو روئیے جو مقلد دکھائے رنج (بحر)

رونا:۔۵ چرچا، شہرہ۔ اردو، دہلی کی زبان۔

بہایا جب مری آنکھوں سے دریا
تو اس رونے کا کیا رونا نہ ہوگا جرأت

رونا:۔۶ دکھ بیان کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
دلا دل اس گل سے شبنم نے کہا
ہم نہ اس ہنس مکھ سے رونا رو سکے شاد

رونا:۔۷ مصیبت سمجھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ آپ کس خفت کی چڑھائی کو روتے ہیں اور یہ معلوم ہی نہیں کہ پہاڑوں کی چوٹیاں سات سات ہزار فٹ بلند ہیں۔ (سیر کہسار)

رونا:۔۸ (کنایۃً) بری طرح پڑھنا، کلام کو بگاڑ کے پڑھنا، بد آوازی سے بولنا یا گانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ یہ غزل گا رہے ہو کہ رو رہے ہو۔

رونا:۔۹ شکوہ، گلہ، صدمہ۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔
خشک آنکھیں روتے روتے خوف عصیاں ہو گئیں
پھر بھی رونا ہے جلال اس کا کہ دامن تر رہا جلال

رونا:۔۱۰ بات بات پر رونے والا، وہ بچہ جو بہت روتا ہو۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ ملکہ نے اپنے دامن سے آنسو پونچھ ہنس کر کہا صاحب کیا تیری شکل میں رونا لگا ہے میں رونے آدمی سے گھبراتی ہوں۔ (طلسم ہوش ربا)

رونا اسی کا ہے:۔ اسی بات کا تو افسوس ہے۔
بناوٹ سمجھتے تھے رونے کو میرے
مجھے تو ہے اے جان رونا اسی کا امیر
قول فیصل:۔ اسی کی جگہ اس بھی ہے۔
عشق میں سرحد منزل سے کچھ آگے ہوں مگر
اس کا رونا ہے کوئی سعی بھی مشکور نہیں عزیز لکھنوی

رونا آنا:۔ دل بھر آنا، افسوس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اپنی حالت زار دیکھ کر بے اختیار رونا آنے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

رونا بند کرنا:۔ اشکباری موقوف کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
دلا ہر چند ساحر منہ کو اکثر بند کرتے ہیں
مرا رونا بھلا دیکھوں تو کیونکر بند کرتے ہیں ناسخ

رونا پڑنا:۔ ماتم ہونا، کہرام مچنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔
یہاں دیدۂ و دل کا رونا پڑا ہے
تمہیں آئینہ آرسی سوجھتی ہے امیر

رونا پیٹنا:۔ گریہ وزاری، ماتم، کہرام۔ اردو مذکر،
محل صرف:۔ ذرا جا کے معلوم تو کرو کہ یہ پڑوس میں رونا پیٹنا کیسا ہے۔ کیا خدا نخواستہ کوئی مر گیا ہے۔
قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم گریہ وزاری کرنا ماتم کرنا۔ جیسے "انہیں جو یہ ماجرائے غم انگیز نظر آیا فرط الم سے کلیجہ منہ کو آیا روتے پیٹتے خاک اڑاتے خدمت امیر میں آئے۔ (طلسم ہوش ربا)
تانیث کے محل پر روتے پیٹتے کی جگہ روتی پیٹتی بولتے ہیں جیسے "خواصیں روتی پیٹتی برہنہ پا پاس اپنے مالک کے آئیں۔ (طلسم ہوش ربا)

رونا پیٹنا مچ جانا:۔ کہرام برپا ہو جانا، زور شور سے گریہ ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ ایک بھلے مانس کے یہاں یہ کہہ آئے کہ تمہارے لڑکے کو ہیضہ ہوا۔۔۔ ان کے گھر میں رونا پیٹنا مچ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

رونا پیٹنا ہونا:۔ گریہ وزاری ہونا، کہرام ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ پڑوس میں ایک صاحب مر گئے ہیں رونا پیٹنا ہو رہا ہے اور تم بیٹھے کیرم کھیل رہے ہو۔

رونا تو اسی بات کا ہے:۔ سوچ تو اسی امر کا ہے، افسوس تو اسی چیز کا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ رونا تو اسی بات کا ہے کہ ذہین ہوتے ہوئے یہ کمبخت پاس نہیں ہوا۔

رونا چلا آنا:۔ دل بھر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع منہ دیکھ کے صغریٰ کا چلا آتا ہے رونا انیس

رونا دھونا:۔ (لازم) بہت رونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
دل کو اپنے کرو ملول نہیں
رونے دھونے سے کچھ حصول نہیں شوق

رونا رلانا:۔ رونا دھونا، خود رونا اور دوسروں کو رلانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
کہاں ندیم شب ہجر میں رفیق کہاں
سدھارے اپنے گھروں کو وہ رو رلا کے مجھے داغ

رونا رونا:۔ (لازم) دکھڑا بیان کرنا، شکوہ کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
کہتے ہیں بے وفائی کا رونا نہ رو یہاں
سارے جہان میں ہے یہی کچھ یہیں نہیں امیر

رونا رہنا:۔ مسلسل کسی بات کو کہے جانا، رٹ لگانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
ہنس کے وہ بولے سوال وصل پر
بس یہی رونا تمہیں ہر دم رہا مضطر

رونا کیا:۔ کسی بات کا بار بار ذکر کرنا کیا، کسی نقصان کا بار بار ذکر کرنا کیا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اتنے بڑے ڈنبر ہو گئے مگر۔۔۔ جو بات کریں گے بے ٹھکانے، ساٹھ ڈنی ٹکے کا جانور۔ گئی گزری اب اس کا رونا کیا۔ (فسانۂ آزاد)

رونا ہونا :- گریہ و زاری ہونا، رو دیا جانا۔
اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اب دن رات کا رونا ہے تڑپ تڑپ کر جان کھونا ہے۔ (انشائے سرور)

رَوَنْدہ :- (بفتحتین) چلنے والا، جانے والا، گزرنے والا۔ فارسی، صفت۔

قول فیصل :- کسی راستے پر آنے والے اور جانے والے کے معنی میں آیندہ و روندہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ تنہا مستعمل نہیں جیسے وہ مجھے ننگا کر کے ایک درخت سے باندھ کے چلا گیا جب مجھے ہوش آیا آیندہ و روندہ کو منت کر کے بلایا۔ (طلسم ہوش ربا)

رَوُنْد :- ۱ (انگریزی راؤنڈ کا بگاڑا ہوا) طلایہ، رات کا گشت، سپاہیوں یا چوکیداروں کا گشت۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- وہاں چند سردار لشکر بزم آراستہ کیے بیٹھے تھے ان کو دیکھ کر کہا جمعدار یہ کس کے یہاں کی روند ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

روند :- ۲ وہ لوگ جو حاکم کی طرف سے اہل شہر کی نگہبانی کے لیے رات کے وقت ہر چہار طرف گشت کرتے ہیں۔ (پھرنا کے ساتھ) اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

تھا شحنۂ دیں فتح کی ہمراہ لیے روند
تھی آب دم تیغ میں جوہر سے چکا چوند — عشق

قول فیصل :- اس کی جمع واو نون کے ساتھ روندوں بھی ہے۔

وہ روندوں کا پھرنا وہ میلے کی دھوم
تماشائیوں کا سڑک پر ہجوم — سحر

روندا جانا :- پامال ہونا، تباہ و برباد ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کالکوں کے پاؤں سے روندے گئے جو نونہال — صفی لکھنوی
پالیسی کے قدم میں ہر اک ثمت کیا آشفتہ حال (صحیفۂ القوم)

روند آنا :- طلایہ کے سپاہیوں کا آنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- جب دیکھتا ہے کہ روند آتی ہے تو زمین میں مثل چلپاسہ کے لپٹ جاتا ہے جب طلایہ نکل جاتا ہے پھر آگے چلتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے پامال کر آنا۔

باغ میں پھولوں کو روند آئی سواری آپ کی
کس قدر ممنون ہے باد بہاری آپ کی — نقش

پامال کر جانا کے معنوں میں روند جانا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

روند ڈالنا :- (متعدی) پامال کر دینا، تلووں کے نیچے مل ڈالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- لگے بائی پی کر کوسنے۔ امن ملعون پر گاج پڑے... انجن کے نیچے دب کر مرے، ہاتھی روند ڈالے۔ (فسانۂ آزاد)

رَوُنْدَن :- (بروزن گوندن) پامالی، تلووں کے نیچے کچلا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں لت روندن کہتی ہیں۔

روندنا :- (متعدی) پامال کرنا، پاؤں سے کچلنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ہم ایسے بدنصیبوں کی لحد اور اس کو تو روندے!
ترا ہر نقش پا رشک بہار ہشت جنت ہو — آسی جونپوری

روندن میں آنا :- (لازم) پامال ہونا، روندا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں لت روندن میں آنا بولتی ہیں۔

روندی ہوئی زمین :- پامال زمین۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں پامال زمین بولتے ہیں۔ (پامال زمین وہ طرح جس میں بکثرت غزلیں وغیرہ کہی جا چکی ہوں۔)

رُوں رُوں :- ۱ (واو معروف) سارنگی کی آواز۔ اردو، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- زیادہ تر تنا رُوں رُوں یا ترا روں روں کہتے ہیں۔

رُوں رُوں :- ۲ بچے کے رونے کی آواز۔ اردو، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں بچے کے رونے کی آواز کو ریں ریں (ہر دو یائے مجہول) کہتے ہیں۔

رُوں رُوں ریں ریں :- سارنگی کی آواز۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

محل صرف :- معلوم ہوتا ہے مجرا شروع ہو گیا سارنگی کی رُوں رُوں ریں ریں سنائی دے رہی ہے۔

رَوْنَق :- ۱ (بفتح اول و سوم) چمک، زیبائش، خوبی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جمال احمد و یوسف کو رونق تو نے بخشی ہے
ملاحت تجھ سے شیرینی حسن شیریں میں نمک تیرا — داغ

قول فیصل :- عربی میں تلوار یا چھری کی آب کو رونق کہتے ہیں۔

رونق :- ۲ تازگی، طراوت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے — غالب

رَوْنَق :- ۳ آبادی، چہل پہل، بہار، لطف، کیفیت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

تم سیر کر کے کیا پھرے اندھیر ہو گیا
بازار آگے رونق بازار لے چلے — آتش

رونق افروز:۔ رونق بڑھانے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ انہیں معنی میں رونق فروز، رونق فزا اور رونق افزا بھی مستعمل ہے۔

رونق افروز ہونا:۔ (لازم) (مجازاً) تشریف رکھنا، بڑے آدمی کا کسی جگہ بیٹھنا یا قیام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ رونق افروز ہوں تو رنگ کیونکر جمے۔ (فسانۂ آزاد)

رونق آجانا:۔ تازگی آجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ان کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منھ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے غالب

رونق بازار:۔ (کنایۃً) مشہور۔ فارسی اسم، فصیح، رائج۔

یوسفؑ سے اپنے عہد میں کچھ کم نہیں ہے تو
تیرا بھی حسن رونق بازار ہو گیا مصحفی

رونق بخشنا:۔ تشریف لانا، تشریف رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر ملکۂ عالم اس احقر کے کلبۂ احزان کو رونق بخشیں، دعوت نوش فرمائیں... تو میں بھی آپ کے ہمراہِ رکاب... چلوں۔ (طلسم ہوش ربا)

رونق بخش ہونا:۔ بڑے آدمی کا کہیں فروکش ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سیارۂ دشتِ فلک مع رفقائے ثوابت انجمنِ سپہر میں رونق بخش ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

رونق دار:۔ پُر لطف، پُر بہار، آراستہ، آباد۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میرزا ہدایت مرحوم نے آگرے شہر کی تعریف کی، دیکھنے کو دل چاہا، ہر طرف پھر کر سیر کی، بازار چوک نہایت آباد رونق دار دیکھا۔ (موج سلطانی)

رونق دینا:۔ ۱۔ خوشنما معلوم ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ سرکار اس کو درست کرا لیجئے بس جگمگانے لگے وہ رونق دے کہ جو دیکھے عش عش کر جائے۔ (سیر کہسار)

رونق دینا:۔ ۲۔ زینت دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نہ تھا عاشق کے خوں میں رنگ گلزار
کوئی تو دے گیا رونق کسی کو مصحفی

رونق رہنا:۔ چہل پہل رہنا، گہما گہمی رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قیام کو بلکہ وہ گھڑی دن رہے سے ساڑھے سات بجے رات تک وہ رونق رہتی ہے کہ میں کیا عرض کروں۔ (سیر کہسار)

رونق زیادہ (زیاد) ہونا:۔ چہل پہل میں اضافہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیوں تعزیہ خانوں میں نہ رونق ہو زیاد
دل بھی تو چراغوں کی طرح جلتے ہیں انیس

رونق لے جانا:۔ زیبائش لے جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مری میت جو نکل قید خانے سے تو فرمایا
عجب وحشی تھا یہ رونق لیے جاتا ہے زنداں کی لااعلم

رونق محفل:۔ ۱۔ (کنایۃً) حقہ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بھی حقے کو کنایۃً رونق محفل کہتے تھے۔

رونق محفل:۔ ۲۔ محفل کی رونق، بزم کی زینت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آفت اک اور بھی ہے بیاں کی کہیں جسے
کیفیت سخن میں رونق محفل کہیں جسے آل رضا

رونق ہونا:۔ ۱۔ زیب و زینت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جہاں تک ہوں پشیمان رہ حق
عبادت کی ہوئی ہے جن سے رونق تسنیم (معراج المضامین)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت رونق ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "جب کو ٹھی میں حضور فروکش ہوں گے اس کی ان آئینوں سے رونق ہو جائے گی۔" (سیر کہسار)

بے رونق ہونا:۔ ۲۔ وجہ زینت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شہ خاور سپہر گرد ہوا
رونق تخت لاجورد ہوا (طلسم ہوش ربا)

رُونگ:۔ رُوم۔ رونگٹا۔ رواں۔ ہندی۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُونگٹا:۔ (ہندی میں واوٗ معروف سے اردو میں واوٗ مجہول سے) باریک بال جو مسامات میں ہوتے ہیں، چھوٹے چھوٹے ریشے جو پشمینے میں ہوتے ہیں۔ ڈاڑھی مونچھوں کے وہ بال جو ابتدا میں بہت باریک نمایاں ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر۔

ع ہر رونگٹا بدن کا آنسو بہا رہا ہے (جان نثار)

سبزہ ہوا اس کے رُخ پہ کہ گلشن میں گھانس ہے
ہر رونگٹا مرے دل نازک کو پھانس ہے لطافت فرزند ارجمند

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اب ڈاڑھی یا مونچھوں کے بال اور پشمینے کے ریشے کو رونگٹا نہیں کہتے رُواں کہتے ہیں۔

رونگٹا رونگٹا دعا دیتا ہے (تمہارا ہی شکر ادا

کرنے کے لیے کہتے تھے۔ اردو صرف، متروک۔

اپنے آقا کو نہ میں جاگتے سوتے بھولا
رونگٹا رونگٹا دیتا ہے دعا آٹھ پہر — قدر بلگرامی

محل صرف:۔ خدا حافظ و ناصر ہو اور میرا تو رونگٹا رونگٹا دعا دے رہا ہے۔ لے بسم اللہ کیجیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ رونگٹا رونگٹا دعا گو ہو بھی استعمال ہوا ہے جیسے "میں اور اس در کو چھوڑ کر جاؤں گا حق تعالیٰ آپ کے بال بچوں کو سلامت رکھے یہ سر اور یہ در۔ رونگٹا رونگٹا دعا گو ہے دولت ہو۔" (فسانۂ آزاد)

اب "رویاں رویاں دعا دیتا ہے" بولتے ہیں۔

رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو جانا:۔ بہت ڈر معلوم ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جس وقت میں اپنا گرنا اور غوطے لگانا یاد کرتی ہوں رونگٹا رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رونگٹا میلا ہونا:۔ صدمہ پہنچنا۔

یہ نازکی ہے بناتے جو گل وہ گل پیکر — شاد لکھنوی
نہ رونگٹا بھی ہو میلا روئی کے گالوں کا — (نور اللغات)

قول فیصل:۔ زیادہ تر سلبی معنوں میں اس کا استعمال ہے یعنی رونگٹا میلا نہ ہونا شعر میں بھی نفی کے ساتھ ہے۔

رونگٹے کھڑے ہونا:۔ خوف یا دانتوں کے نیچے خاک یا ریت آ جانے یا رحم دلی یا دل کی کمزوری یا سردی سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا۔ غیر فصیح، رائج۔

(خوف) محل صرف:۔ مارے خوف کے بدن تھر تھر کانپنے لگا رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ (سیر کہسار)

(ریت) (ایضاً) بازار کا آٹا اتنا کرکرا ہوتا ہے جب بھی اس کی روٹی کھاؤ ہر نوالے پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

سردی کا خوف دیکھو عریانی میں
کمبل کے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں — تیجر

قول فیصل:۔ یہ کیفیت ہنگام اہتزاز بھی رونما ہوتی ہے۔

جب ڈر سے بہار کے پتے ہوتے ہیں
غنچے بھی نمود پر اڑے ہوتے ہیں
یوں پھوٹتی ہو کے پھریری کونپل
سب جسم کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں — آثر لکھنوی

رونگٹے نکلنا:۔ روئیں نمودار ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ع: نکلے جو رونگٹے گئی رخسار کی بہار — سحر

قول فیصل:۔ اب روئیں نکلنا بولتے ہیں۔

رونگ رونگ میں لبنا:۔ ملازم۔ رونگٹے رونگٹے میں سمانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رونما ہونا:۔ پیش آنا، ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کل میں آ رہا تھا راستے میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا کہ میں کیا عرض کروں۔

رُونمائی:۔ ۱۔ جلوہ گری۔ فارسی ترکیب، مؤنث، متروک۔

پر نور رخ کی تھی صفائی
مہتاب کی جیسے رونمائی — (طلسم ہوش ربا)

رُونمائی:۔ ۲ (فارسی میں رُونما) وہ نقدی جو خاوند کے رشتہ دار دلہن کا منہ دیکھ کے دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہوتی ہی شادی میں جس دم آرسی مصحف کی رسم
رونمائی دے تجھے تصویر پشت آئینہ — شعور

قول فیصل:۔ فارسی میں رُونما کہتے ہیں۔

رونمائی:۔ ۳ نذر منہ دکھائی۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ عمر نے کہا رونمائی چاہیے اگر کچھ منہ دکھائی دو تو صورت دکھائیں... مہرخ نے زیور اپنا اتار کر رکھا اور کہا لیجیے رونمائی حاضر ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رونمائی لینا:۔ منہ دکھائی لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اللہ ری حسن کی صفائی — اختر
لی مہر سے اس نے رونمائی — (شاہ اودھ)

رونے سے رکنا:۔ آنسو تھمنا، ڈھارس ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ محبت نامہ تمہارا آیا... آنکھیں رونے سے رکیں۔ (انشائے سرور)

رونے سے روزی نہیں بڑھتی:۔ جتنا قسمت کا ہے ملے گا محنت و مشقت سے زیادہ نہیں ملنے کا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رونی صورت (شکل):۔ جس کے چہرے پر ہر وقت رونے کے آثار پائے جائیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ موئی اکل کھری جب دیکھو رونی صورت اونگھا کرتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ عورتیں رونی شکل کی جگہ روتی شکل بھی کہتی ہیں۔

رونی صورت بنانا:۔ رونے پر آمادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حیرت تھی کہ بار خدایا یہ کیا ماجرا ہے۔ گبھرو جوان نک سک سے درست یہ رونی صورت کیوں بنائے ہوئے ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رونے کا آزار ہونا:۔ رونے کی عادت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
جو ذکر کو اس سے کرتا ہو کوئی غمخوار رونے کا
تو ٹوکتا ہو چپکے ہوائے آزار رونے کا (الفت)

رونے کا تار باندھنا:۔ پیہم گریہ وزاری کیے جانا، مسلسل روئے جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ عجب بدنصیب ہو جب سے آئی ہو رونے کا تار باندھ دیا ہو۔

رونے کا ڈھیر لگانا:۔ روتے روتے جی ہلکا کر دینا، بلک بلک کے رونا، پھکوں پھکوں رونا۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رونے لگنا:۔ اشکباری کرنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ امیر ادھر بچے سردار رونے لگے محلات میں گریہ وزاری کی صدا بلند تھی (طلسم ہوشربا)

روہاندا:۔ روہانسا۔ اردو متروک۔
دیکھ کر مجھ کو روہاندا سا لگی فرمانے آپ
تھیسرا یہ میری چڑھ ہو ناک اپنی مت پھلا (انشا)

روہانسا:۔ آنکھوں میں آنسو بھر لانے والا جس کے چہرے پر رونے کے آثار پیدا ہو جائیں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ کس خوشی سے تمہارے پاس آیا تھا تم نے غریب سے ایسی باتیں کیں کہ روہانسا ہو گیا۔
قول فیصل:۔ مونث کے لیے روہانسی کہتے ہیں۔

رُوہٹ:۔ (واو معروف) نرمی، تازگی، چہرے کی رونق۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔
آپ کی تو یہاں یہ صورت ہو
منہ پہ رونق ہو وہ نہ روہٹ ہو (قلق)

روہٹ آنا:۔ رونق آنا، چہرے پر تازگی آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
منہ سے منہ کس کے ملا تو نے جو روہٹ آئی
ہجر دیکھ آئینہ صورت کبھی ایسی تو نہ تھی (ہجر)

روہٹ پھر جانا:۔ چہرے یا جسم پر نرمی اور تازگی و رونق آ جانا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس صورت سے نہیں بولتے۔

روہٹا:۔ (ہ او غیر ملفوظ) روئی کا بازار، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوہڑ:۔ موٹا دھڑا، کاٹھ کا، بدصورت آدمی، بھدا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوہُو:۔ ایک قسم کی مچھلی۔ اردو، مذکر۔
بہت نالے کھولے بچھائے گئے
بحیروں سے روہو نکالے گئے (میر)
قول فیصل:۔ اب اس کا تلفظ رُہو ہو گیا ہے۔

روئداد، روداد:۔ سرگزشت، ماجرا۔ فارسی، مونث۔
محل صرف:۔ دلّی لے کر اس کا دل ایک سے ہزار ہو گیا تھا۔ تردی بیگ کی بے ہمتی کو آئندہ کی روئداد کا نمونہ سمجھا۔ (دربار اکبری)
قول فیصل:۔ اب عام طور سے روداد رائج ہے۔

روئدادِ مقدمہ:۔ مقدمے کے حالات۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مونث۔ (اعظم اللغات)
قول فیصل:۔ عام طور سے روداد مقدمہ بولتے ہیں۔

روئی:۔ (بروزن پوری) پنبہ صاف کی ہوئی کپاس۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔
لپٹے رہتے ہیں روئی میں مجبور
جس طرح ناشپاتی و انگور (سودا)

روئی:۔ ملائم، نرم۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔
ع گدگدا روئی سا وہ پیٹ ملائم شفاف (جان صاحب)

روئی اور آگ کا کیا ساتھ:۔ کمزور و ناتوان کا قوت والے سے کیا مقابلہ۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

روئے بغیر ماں بھی دودھ نہیں دیتی:۔ بغیر کوشش کوئی مقصد حل نہیں ہوتا۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں یوں بولتی ہیں "جب تک بچہ روتا نہیں ماں دودھ نہیں دیتی"۔

روئی تُومنا:۔ (متعدی) انگلیوں سے روئی کو تار تار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ پرانی روئی ہو اسے تُوم کے دھنکوانا۔

روئی دار:۔ وہ کپڑا جس کے اندر روئی پڑی ہو۔
محل صرف:۔ میں نیچے اوّل نیا اُن پہنے ہوں، اس کے اوپر روئی دار مرزئی ہو۔ (میرا پہلا گناہ)

روئیدگی:۔ (بضم اوّل و فتح پنجم) اُگنا، فارسی، حاصل مصدر، مونث، فصیح، رائج۔
جس زمیں پر ہیں کروں بیٹھ کے مصرع موزوں
واں بجز سرو ہو روئیدگی نخل محال (سودا)

روئی دُوئی:۔ دو آدمیوں کے ساتھ لیٹنے کی گرمی اور روئی کی گرمی سے موسمی سردی کی تکلیف نہیں ہوتی۔
یاد آتے ہیں مزے روئی دوئی کے مجھ کو
پھر بغل گرم ہو پھر موسم سرما آئے (ہجر) (نور اللغات)
قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر یوں ہے سردی دو چیزوں سے کم ہوتی ہے روئی یا دوئی یعنی یا تو روئی دار چیز اوڑھے یا میاں بیوی ایک ساتھ لیٹیں۔

روئیدہ:۔ اُگا ہوا۔ فارسی، اسم مفعول، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ میدان میں ایک ایوان سپہر نما ہے جو چاروں طرف سبزۂ روئیدہ کی لہک اور گلہائے شگفتہ کی مہک۔ (فسانۂ آزاد)

روئی دھننا، روئی دھنکنا:۔ (متعدی) روئی کو تانت سے صاف کرنا، روئیں روئیں جدا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب مشین سے بھی روئی دھنکی جاتی ہے لکھنؤ میں روئی دھنکنا ہی بولتے ہیں۔

روئی سا:۔ روئی کے مانند، نہایت نرم اور ملائم۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع گدگدا روئی سا وہ پیٹ ملائم شفّاف — جان صاحب

روئی کا پہل:۔ دھنکی ہوئی روئی کا کسی قدر حصّہ جو ہاتھ سے جوڑا کیا گیا ہو۔ اردو، مذکّر، غیر فصیح، رائج۔

ع پتھر ہوں نرم ہو کے روئی کے پہل تمام — آتش

قول فیصل:۔ عام طور سے روئی بروزن سُوئی فصیح ہے۔

روئی کا پھوہا:۔ روئی کا پھایا۔ اردو، مذکّر۔

وہ گھاؤ ہیں مری آنکھیں کہ بارہا جن پر
روئی کا پھوہا بنا ہو سحاب کا پھایا — صبا

روئی کا تعزیہ:۔ ایک قسم کا تعزیہ جو روئی سے بنتا ہے۔ اردو، مذکّر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عاشورے کے دن پو پھٹنے کے وقت تعزیے نکلے، رانگے کا تعزیہ، جو کا تعزیہ، موم کا تعزیہ، کھیلوں کا تعزیہ، روئی کا تعزیہ۔ (فسانۂ آزاد)

روئی کا کبوتر:۔ لڑکے کھیل کود میں روئی کے ٹکڑے اڑاتے ہیں اس کو روئی کا کبوتر کہتے ہیں۔ اردو، مذکّر، قریب بہ متروک۔

پڑی جان اڑنے لگا میرے عیسیٰ
جو روئی کا تو نے کبوتر بنایا — رند

قول فیصل:۔ اب پر کا کبوتر کبھی کبھی اڑا لیتے ہیں۔

روئی کا گالا:۔ ۱: دھنکی ہوئی روئی کی مقدار جو جمع کی گئی ہو۔ اردو، مذکّر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسی غیرت میں اس نے ایک روئی کا گالا جھولی سے نکال کر سحر ائیں پر دم کر کے جانب آسمان اڑا دیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

روئی کا گالا:۔ ۲: نہایت سفید اور ملائم چیز سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اردو، مذکّر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صحرا کی طرف سے ایک بڑھیا پیدا ہوئی کہ فرط نقاہت سے سر اس کا ہلتا تھا اور بال جیسے روئی کا گالا۔ (طلسم ہوش رُبا)

روئی کا گالا:۔ ۳: نہایت ہلکی اور سبک چیز۔ اردو، مذکّر، غیر فصیح، رائج۔

پائے نازک اس نے جب رکھے ہماری قبر پر
پارہ ہائے سنگ مرمر روئی کے گالے ہوئے — ناسخ

روئی کا لنگور:۔ روئی سے بنا ہوا لنگور کا مجسّمہ۔ اردو، مذکّر، رائج۔

محل صرف:۔ چراغ روشن ہوگئے اور یار لوگ کھسکے کسی نے مٹی کا ہوا لیا کسی نے روئی کا لنگور۔ (فسانۂ آزاد)

روئی کانوں میں دے رکھی ہو:۔ کچھ سماعت ہی نہیں کرتا ہو۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اب کہتے ہیں کانوں میں ٹھینٹیاں دے رکھی ہیں۔

روئی کے دھوکے کہیں کپاس نگل جانا:۔ آسان کے دھوکے میں کہیں مشکل میں نہ پڑ جاؤ۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

روئی کی طرح یا روئی سا توم ڈالنا:۔ ایک ایک عیب ظاہر کرنا، دھجیاں اڑا دینا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

دیکھنا کیسی دھوم ڈالوں گی
روئی کی طرح توم ڈالوں گی — شوق لکھنوی

قول فیصل:۔ "روئی کی طرح سے توم دینا یا توم کے دھر دینا" بھی بولتے ہیں جیسے "بوا زعفران آخر ش یہ ہو کیا روئی کی طرح اس بے چارے کو توم کے دھر دیا۔ واہ" (فسانۂ آزاد)

روئی کی طرح دھننا:۔ پرزے پرزے اڑانا۔ خوب مارنا، خوب پیٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اب کہتی ہیں روئی کی طرح دھنک کے رکھ دیا۔

روئیں:۔ (یائے مجہول) روئیاں کی جمع۔ اردو، مذکّر، فصیح، رائج۔

روئیں تن:۔ (روئیں۔ دھات مس قلعی ملا ہوا) اسفندیار پسر گشتاسپ کا لقب کہتے ہیں اس کے جسم پر تیغ و تبر کارگر نہیں ہوتے تھے۔ فارسی، مذکّر، رائج۔

محل صرف:۔ اے بہادران! نریمان ہو نہ سام ہو نہ صفحۂ ہستی پر فشاں زال خوں آشام ہو۔ نہ رستم بلند ہو و نیستی پر اسفندیار روئیں تن ہو۔ (طلسم ہوش رُبا)

روئیں تن:۔ وہ جس کے جسم پر تیغ و تبر کارگر نہ ہو۔ فارسی، مذکّر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دروازے کے قریب ایک قلعہ ہے ہزار برج اس میں بنا ہے۔ ساحر روئیں تن فیل بدن برج میں چھپا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

روئیں دار:۔ (یائے مجہول) وہ چیز جس میں روئیں ہوں۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایرانی زیادہ تر روئیں دار قالین بیچنے کے لیے ہندوستان آتے ہیں۔

روئیں روئیں سے دعا نکلتی ہو:۔ دل سے دعا نکلتی ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پریشانی میں جیسا آپ خیال کرتے ہیں بنا نہیں سکتا روئیں روئیں سے دعا نکلتی ہے۔

روئیں کھڑے ہونا:۔ رونگٹے کھڑے ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

اللہ رے خوف پرسش اعمال بعد مرگ
(خوف) لرزاں ہو گور روئیں کھڑے سب کفن کے ہیں — جلال

محلِ صرف:۔ اہل محفل مصروف وجد و سماع ہیں (خوشی) ہر تان پر روئیں کھڑے ہوتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ زیادہ تر خوف کے محل پر بولتے ہیں۔

روئے رلائی نہ آنا:۔ بہت عاجزی ہونا، بہت پچھتانا، نہایت پشیمان ہونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ قسمت سے بُرا شوہر ملا چھوڑتی ہوں تو خاندان کی ناک کٹتی نہیں چھوڑتی ہوں تو جی نہیں پڑتا ہو روئے رُلائی نہیں آتی۔

رَوِی:۔ حروف قافیہ میں سے وہ پانچواں حرف ہو جس پر مدار قافیہ ہوتا ہو۔ چار حروف ۱ دخیل ۲ تاسیس ۳ قید ۴ ردف روی سے قبل آتے ہیں اور چار حروف ۱ وصل ۲ مزید ۳ خروج ۴ نائرہ بعد روی آتے ہیں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رُویاء:۔ (عربی میں بضم اول وسکون واو معروف یہ واو درحقیقت ہمزہ ہے جو فارسی اور اردو میں بجائے ہمزہ آخر مستعمل ہو) جو کچھ خواب میں دیکھا جائے، خواب۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع رویا میں بھی حسین کو رویا ہی کیجئے — دبیر

رویائے صادقہ:۔ سچا خواب۔ وحی کی ایک قسم۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نور الدہر بن بدیع الزماں نے کہا! اے شیر جنگ یہ رویائے صادقہ ہو۔ وہ ہی ہو جو آنکھوں سے دیکھا ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

رویا کرنا:۔ ہر وقت رونا، روتے رہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع رویا میں بھی حسین کو رویا ہی کیجئے — دبیر

رُوْیاں:۔ (واو مجہول) رونگٹا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بدلے پانی کے اگر خاک چھٹے بدلی سے
ایک رویاں نہ ہو میلا مری بارانی کا — امیر

قول فیصل:۔ یہ لفظ جب کسی حرف جار کے ساتھ آئے گا تو روئیں کہلائے گا۔

ع روئیں کا کہیں نام نہیں تیرے بدن میں — رشک

رویاں نہ میلا ہونا:۔ ۱ ذرہ برابر نقصان نہ ہونا، بالکل ضرر نہ پہنچنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیا خوف ہو آندھی کی طرح آئے جو دولت
رویاں بھی نہ میلا ہو گلیم فقرا کا — امیر

رویاں نہ میلا ہونا:۔ ۲ بالکل صدمہ نہ پہنچنا، ذرہ برابر اذیت نہ ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شہنشاہ سب کو ماریں گے ان کا رویاں بھی نہ میلا ہوگا۔ (طلسم ہوش ربا)

رُوْیَت:۔ (واو معروف) جاننا، دیدار، صورت نظر آنا، نظارہ۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ زیادہ تر نیا چاند دیکھنے کو رویت کہتے ہیں۔ جو رویت ہلال کا مخفف ہو۔

روئے تاباں:۔ چمک دار چہرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

روئے تاباں تھا کہ میری شب امید کی صبح
میرے طالع کی رسائی تھی کہ گیسو سر دوش — (طلسم ہوش ربا)

رُویت ہلال:۔ نیا چاند نظر آنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ابرو یہ اس کے آ گئی اڑ کر ہوائے زلف
کیا رویت ہلال سیاہی میں رہ گئی — ہجر

رُوِے دار:۔ (بفتح اول وبکسر دوم یائے مجہول) دانے دار، رخنہ۔ اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُوئے رنگیں:۔ حسین چہرہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

چیتھڑوں میں دیدنی ہو روئے رنگین شباب
ابر کے آوارہ ٹکڑوں میں ہو جیسے ماہتاب — جوش

رُوئے زمین:۔ زمین کا سطح، دنیا، عالم۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اس سنگ آستاں سے جو اپنی جبیں ملی
سمجھے کہ بادشاہی روئے زمیں ملی — امیر

روئے زیبا:۔ (بضم اول وسکون دوم وسوم) حسین چہرہ۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس کے روئے زیبا و سراپائے خوش ادا کو بنظر غور دیکھا۔ (طلسم ہوش ربا)

روئے سخن:۔ خطاب، اشارہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

روئے سخن کسی کی طرف ہو تو روسیاہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے — غالب

رُوَیش ببین حالت مپرس:۔ اس کی صورت دیکھو اس کا حال نہ پوچھو۔ یعنی اس کی پریشاں حالی اس کی صورت ہی سے ظاہر ہو پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل:۔ شعرا نے یوں بھی استعمال کیا ہے
رویش ببین و حال مپرس۔

رویش ببین و حال مپرس اپنی ہو شکل
ہوتا ہو آدمی دم فرط محن سفید — رشک

اب عام طور سے یہ مثل یوں بولی جاتی ہے "صورت ببین حالت مپرس"

روئے کتابی:۔ کسی قدر لمبا چہرہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع تھا رہتے میں قرآں سے نہ کم رشتۂ کتاب انیس

روے مفلسی سیاہ: مفلسی کا منھ کالا۔ فارسی مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَوِیّہ: (بفتح اوّل و کسر دوم) طریقہ، دستور، چال چلن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل: عوام بفتح دوم رَوَیّہ بولتے ہیں

ے خانوں کا عام رویا
دھینگا مشتی تاتا تھیا ماچس

رَہ: ۱ راہ کا مخفف۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

زخم سینہ کی مرے بخیے اگر کھل جائے گی
بند جو جو رہ خون جگر کھل جائے گی ظفر

رَہ: ۲ رہنا کا صیغہ امر۔ رہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف: جہاں تیرا جی چاہے بآرام تمام
اک دن دو دن جتنے دن جی میں آئے رہ۔ (طلسم ہوش ربا)

رِہا: ۱ چھوٹا ہوا۔ نجات پائے ہوئے، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: فارسی میں بفتحتین ہے اردو میں بانوں پر بکسر اوّل (رِہا) ہے۔

رِہا: ۲ وہ ملزم جو بوجہ کافی ثبوت نہ بہم پہنچنے کے چھوڑ دیا جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اس محل پر زیادہ تر زبانوں پر رِہا ہوتا ہے۔ قید سے چھوٹنے کو رہا ہونا کہتے ہیں۔

رہا: ۳ مگر۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف: کتنی سادی ہو۔ یہ تو بھنگیا گئے ہیں رہا تمھاری عقل بھی دیمک چاٹ گئی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رہا: ۴ باقی بچا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف: رہا ان نقطے کا سوال وہ دوسرے موقع پر طے ہوگا۔

قول فیصل: اپنے محل پر رہے اور مونث کے لیے رہی بولتے ہیں۔ جیسے (رہی)۔

اب رہی فکر اک معیشت کی صفی لکھنوی
پس وہ ہو سو طرح سے ہو سکتی (نظم: نخل فریاد)

رَہابین: (بفتح اوّل و یائے معروف) قوم نصاریٰ یا قوم ترسا کے پرہیزگار اور عابد و زاہد لوگ۔ رُہبان نیز راہب کی جمع۔ عربی، مذکر۔

تمامی صاحبانِ درس و تدریس منیر
رہابین اسقف و مطران و قسیس (سراج المضامین)

قول فیصل: یہ لفظ اردو کے لیے غیر مانوس ہے۔ عربی میں اس کا مادہ رَہَب یعنی خوف ہو لفظ رُہبان (جس کی یہ جمع ہو) صاحب قاموس کی تحقیق میں مفرد اور جمع دونوں ہو۔

رہا جانا: ۱ برداشت ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

مصحفی اس گھڑی میں حیران ہوں مصحفی
تجھ سے کیونکر رہا گیا ہوگا

قول فیصل: سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہو۔

ع بے کہے بھی رہا نہیں جاتا لا اعلم

رہا جانا: ۲ چھوٹا جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قصر کرنے میں عبارت کا مزہ جاتا تھا
مطلب شوق ملاقات رہا جاتا تھا تعشق

قول فیصل: تانیث کے لیے رہی جانا کہتے ہیں۔ "وصل بات کہنے سے رہی جاتی ہو۔" (نور اللغات)

رہا جانا: ۳ پیچھے چھوٹا جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

پہنچے سب منزل پہ جتنے تھے ہمارے ہم نفس
المدد اے تیز رفتاری رہے جاتے ہیں ہم اسیر

رہاست: سکونت۔ ہندی، مونث۔ عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَہا سہا: بچا کھچا جو کچھ تھا تھوڑا سا باقی بچا ہوا اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: ملکہ کو رہا سہا شک بالکل رفع ہو گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل: بصیغۂ جمع رہے سہے بھی مستعمل ہو۔ جیسے "آزاد: کیستی و از کجائی و با منت چہ کار؟ بس باقی ہوش جو شاہ جی کے رہے سہے حواس اور بھی غائب ہو گئے۔ زبان سمجھ میں نہ آئی۔" (فسانۂ آزاد)

رہا سہا کی تانیث رہی سہی بھی مستعمل ہو۔ جیسے "سالی کے لڑکے کی مونچھوں کا کونڈا ہوا اور حضور جیبت اب صاحب سے ملتے بھی نہیں۔ تم نے وا استاد ڈبو دی رہی سہی اور بھی ڈبو دی۔" (سیر کہسار)

رَہا سہا: ۲ رشتہ ناتہ کا۔ حامی مددگار۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رِہا کرنا: آزاد کرنا۔ چھوڑنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اسیر کر کے ہمیں کیوں رہا کیا صیاد جلال
وہ ہم صفیر بھی چھوٹے وہ باغ بھی نہ ملا

قول فیصل: تعجیل فعل کے لیے رہا کر دینا بھی مستعمل و فصیح ہو جیسے "اگر کوئی اور قیدی ہوتا تو میں تمہاری خاطر اسے رہا کر دیتی بلکہ مال و زر دیتی۔" (طلسم ہوش ربا)

رَہانا: چکی یا سل میں خوب لپنے کے واسطے دانت تیز کرانا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں دانت رکھوانا کہتے ہیں۔

رہا نہ جانا: ۱ چین نہ آنا کسی شخص یا چیز کی طلب میں بے چینی کی کیفیت رہنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: اوّل تو حقّہ بے کو لوگوں کے مزہ نہ دیگا اور بے حقّے کے ہم لوگوں سے رہا نہیں جاتا۔ (سیر کہسار)

رہا نہ جانا: ۲ ضبط نہ ہو سکنا۔ طبیعت پر قابو نہ رکھ سکنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: اس کا دل ایسا بے قابو ہو گیا تھا کہ

رہا نہ گیا۔ (کاشی از سرشار)

رہا نہ جانا:۔ چپ نہ بیٹھا جانا، بے اختیار بولنے کو جی چاہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد سے رہا نہ گیا، ایک دفعہ ہی بول اٹھے یا وحشت تیرا ہی آسرا ہو رفتہ رفتہ (؟)

رہا ہونا:۔ قید سے چھوٹنا۔ اردو مصدر فصیح رائج۔

محل صرف:۔ یہ صحرائے طلسم ہوش ربا ہو خبردار یہاں کوئی آنے کا قصد نہ کرے اب بدیع الزماں کا رہا ہونا مشکل ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت رہا ہو جانا بھی رائج و فصیح ہو۔

برسوں آب و دانہ نے رکھا یہ سمجھا کر اسیر
پھر بہار آتی ہو آئی تو رہا ہو جائے گا جلال

رہاؤ:۔ وقفہ۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رہاؤ:۔ (بروزن رتاؤ) پڑاؤ۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

رہائی:۔ خلاصی، نجات، قید سے چھوٹنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کس طرف جائیں رہائی سے ہوئی تازہ یہ فکر
چکے بیٹھے ہیں در صیاد پر چھوٹے ہوئے جدید

قول فیصل:۔ پانا، دینا، ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ جیسے (پانا) جب زمرد شاہ باختری نے طلسم ہزار شکل سے رہائی پائی۔ (طلسم ہوش ربا)

بے خودی خوب تھی پابند علائق کے لیے
(ہونا) یہ جو ہوتی تو اسیری میں رہائی ہوتی جلیل

فارسی میں بفتح اوّل ہو مگر اردو میں بکسر اوّل مستعمل ہو۔

رِہائِش:۔ (بجر اوّل) قیام، بود و باش، سکونت۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کان پور کی رہائش اختیار کر کے پچھتا رہا ہوں میری تندرستی خراب ہو گئی ہو۔

رَہائِش:۔ (بالفتح) ضبط، برداشت۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُہبان:۔ (بضم اوّل و سکون دوم) (صاحب قاموس نے لکھا ہو کہ یہ لفظ مفرد ہے) قوم نصاریٰ کا زاہد۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ٹھوکریں کھائیے کیوں کعبے میں جا کر لے رند
بیٹھ رہیے کہیں رہبان کلیسا ہو کر رند

قول فیصل:۔ اس لفظ کو صاحب برہان نے مفرد اور صاحب قاموس نے مفرد اور جمع دونوں لکھا ہو۔ یہ راہب کی جمع ہو۔

رُہبانی:۔ رُہبان سے منسوب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

گمان آباد ہستی میں یقیں مرد مسلماں کا
بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی اقبال

رَہبانِیَّت:۔ (بفتح اوّل و تشدید یائے تحتانی) نصاریٰ کے عابدوں کا ترک لذات کے ساتھ بسر کرنا۔ ترک دنیا۔ عربی، مؤنث۔

قول فیصل:۔ اگرچہ بفتح اول صحیح ہو مگر اردو میں زبانوں پر بالضم ہو۔

رَہبر:۔ راہ دکھانے والا، سیدھا راستہ بتانے والا، ہدایت کرنے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

نہ سڑک اور نہ میلوں کے نشاں
کوئی رہرو ہو نہ رہبر ہو یہاں مرزا رسوا

رَہبرِ کامل:۔ صحیح راستے پر لے جانے میں کمال رکھنے والا، سچا رہنما۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

رہبر کامل کے ہاتھوں میں عنان قوم ہو صفی لکھنوی
روز افزوں مجمع دانشوران قوم ہو (صحیفۂ الہام)

رہبری:۔ رہنمائی، ہدایت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رہبری کے واسطے علم و عمل کو ساتھ لیں صفی
دولت دنیا کا اپنے ہاتھ میں پھر ہاتھ لیں (صحیفۂ الہام)

رہ پڑنا:۔ قیام پذیر ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

دل میں آئے تھے سیر کرنے کو
رہ پڑے وہ سمجھ کے گھر اپنا جلیل

رہتا پانی رہ گیا اور بہتا پانی بہ گیا:۔ حقیقت باقی رہتی ہو اور بے حقیقت چیز جو اس حقیقت کے مقابلے میں لائی جاتی ہو فنا ہو جاتی ہو۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ (ملکہ نے کہا) جب رنڈی بازی سے فرصت ملی تو یہاں آئے میں ایسی الفت سے درگزری۔ انیسوں نے... کہا لے شہزادی یہ تمہاری بیکار کی لڑائی ہو۔ اے بیوی! رہتا پانی رہ گیا اور بہتا پانی بہ گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس مثل میں ماضی کے بجائے مستقبل کا صیغہ بھی استعمال ہوا ہو۔ جیسے "آفات نے بلائیں لیں۔ کہا بی بی! تیرا شوہر سلامت رہے۔ ایسی ایسی بہت سی آئیں گی، ٹھوکریں کھا کر چلی جائیں گی۔ رہتا پانی رہ جائے گا بہتا پانی بہ جائے گا۔ (طلسم ہوش ربا)

رہ تو جا:۔ ٹھہر تو جا ابھی تجھ کو ٹھیک بناتا ہوں۔ دھمکی دینے کے محل پر۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک کہتی ارے قحبہ رہ تو جا میں تیرا کوزہ استرے سے سر مونڈوں گی۔ تو نے اچھے گھر

بنیا دیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رہ تو سہی :۔ کھڑا تو رہ، ٹھہر تو جا، دھمکی دینے کو کہتے ہیں۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ علم شاہ للکارا کر اے ہندی! تو نے اپنی مالکہ اور افسرہ یعنی میری ناموس محترمہ کو گالیاں دیں رہ تو سہی میں تیرا کیا حال کرتا ہوں۔ (طلسم ہوش رُبا)

رہتی دنیا تک :۔ تا قیام دنیا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بلائیں لے کر کہا بچے تو رہتی دنیا تک سلامت رہے۔ (جادۂ تسخیر)

رَہَٹ :۔ ۱ وہ چرخ جس کے ذریعے سے کنوئیں کے اندر سے پانی نکالتے ہیں۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رَہَٹ :۔ ۲ ہنڈولا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رہٹ لگانا :۔ (لازم) بار بار آنا، جانا، تار باندھ دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ہے۔

رَہٹی :۔ چھوٹا رہٹ۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رہٹی باندھنا :۔ (متعدی) معمول مقرر کرنا۔ ہندی۔ عورتوں کی زبان، دہلی کا صرف۔

طبیعت جب کہ بندی کی دگانا جان پر لہٹی
تب اس کمبخت نے اس بات کی اک باندھ لی رہٹی — رنگین

رہٹی چلانا :۔ ۱ (متعدی) قسط پر دینا، ایک رقم بدفعات ادا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رہٹی چلانا :۔ ۲ چرخی چلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَہ جانا :۔ ۱ (لازم) ٹھہر جانا، رہ پڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع شب ہوئی جس کوچے میں بستر لگا کر رہ گیا — آتش

رہ جانا :۔ ۲ رک جانا، تامل کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

حر یہ کہتا تھا کہ بخشش کا طلبگار ہوں میں
ابھی رہ جاؤ کہ آقا کا خطاوار ہوں میں — تعشق

رہ جانا :۔ ۳ کسی چیز کا چھوٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خود پڑھا اور جا بجا جو کچھ رہ گیا تھا اُسے درست کر دیا۔ (امراؤ جان ادا)

رہ جانا :۔ ۴ چوک جانا، بھول جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جس طرح چاہو مجھے پیس کے پامال کرو
نہیں ممکن کہ کسی چال میں بندہ رہ جائے — برق

رہ جانا :۔ ۵ باقی رہنا، بچ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہو ہو اب یہاں رہ کیا گیا گلی کوچوں میں کتے لوٹتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رہ جانا :۔ ۶ پیچھے ہو جانا، ساتھ نہ چل سکنا۔

بگڑا اگر وہ شوخ تو سینکو کر رہ گیا
خورشید اپنی تیغ و سپر ہی سنبھالتا — حیدر

رہ جانا :۔ ۷ کسی کام سے باز رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اظہار جرم عشق میں کی آہ نے کمی
ایسی زباں دراز گواہی میں رہ گئی — امیر

رہ جانا :۔ ۸ ناتمام رہنا، نامکمل رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع جو چاہتے تھے میرؔ وہ کام رہ جاتا ہے — مسعود اجتہادی

رہ جانا :۔ ۹ ناکامیاب ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رہ گئے تم آنکھوں ہی آنکھوں میں نہ اپنے اٹھا
دخت رز کی منتیں! اچھی نگہبانی ہوئی — جلیل

رہ جانا :۔ ۱۰ کسی چیز کا اس کی جگہ پر غلطی سے رکھا رہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع قافلہ منزل میں جا اترا ہم یہاں رہ گیا — ناسخ

رہ جانا :۔ ۱۱ ہار جانا، مقابلے میں پست ہو جانا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

اڈا پھر آج دیدۂ گریاں کے سامنے
کس دن میں تجھ سے ابر گہربار رہ گیا — رند

رہ جانا :۔ ۱۲ ہاتھ پاؤں یا جسم کا شل ہو جانا یا سُن ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ فالج گرنے کی وجہ سے ان کا ایک ہاتھ رہ گیا ہو۔

رہ جانا :۔ ۱۳ (پیٹ کے ساتھ) قرار پانا، رحم میں ٹھہرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کمبخت کو یہ خیال نہ رہا کہ خاندان کی ناک کٹ جائے گی غیر مرد کے پاس چلی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ پیٹ رہ گیا۔

رہ جانا :۔ ۱۴ حیرت سے دیکھتا رہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب جو الٹی اس نے روئے حیرت افزا سے نقاب
چاندنی مثل سفیدی رہ گئی دیوار پر — ناسخ

رہ جانا :۔ ۱۵ خاموش ہو جانا، کچھ نہ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے آزاد کا نام لے کر وہ وہ سُنائیں کہ میں جھلا جھلا کر رہ گیا۔ لے اب اس وقت بچوں آپ کو۔ (فسانۂ آزاد)

رَہچُولا:۔ خوشامد۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رہ راست برو اگرچہ دور است:۔ سیدھے راستے پر چلو چاہے وہ دور ہی ہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رہرو، راہرو:۔ راستہ چلنے والا۔ راہگیر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

زمانے کا ہر اک نقش قدم ہم کو بتاتا ہو — صفی لکھنوی
کہ رہرو کب خلاف جادۂ جمہور جاتے ہیں (صحیفۂ القوم)

رہرو ملک عدم ہونا:۔ مرجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ لاش پر لاش گرتی تھی رن کے کھیت بھرے تھے۔۔ شام تک ہزاروں ساحر نامی رہرو ملک عدم ہوئے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رَہروی:۔ رستہ چلنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ اسد اور دلآرام اور ساری فوج نے حصار کو اپنے قریب آتے دیکھ کر بناچاری خود بھی رہروی اختیار کی۔ (طلسم ہوش رُبا)

رہ رہ کر (کے):۔ ٹھہر ٹھہر کے، بار بار، گھڑی گھڑی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برق رہ رہ کے چمکتی ہو تو میں کہتا ہوں — تعشق
ہو غنیمت اگر اتنا بھی مرا دل ٹھہرے

رَہڑو:۔ ۱۔ ایک قسم کا چھکڑا، بہل۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ اسے "لہڑو" کہتے ہیں۔
رَہڑو:۔ ۲۔ بچّوں کو کھڑے ہو کر چلنا سکھانے کی گاڑی۔ ہندی، مذکر۔
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَہ زَن:۔ ڈاکو، قزاق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ آیا جب دل غربت زدہ ناصح کی چالوں میں — صفی لکھنوی
لباس راہبر پہنے ہوئے رہزن پہ کیا گزری

رَہ زَنی:۔ ڈکیتی، قزاقی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

صرصر کی رہزنی ہو تو جنگل کی سرسری — دبیر
چال اس کی کون کہتا ہو یہ ہو فسوں گری

رَہَس:۔ (بر وزن بحث) ایک قسم کا ناچ جو کرشن جی کی گوپیاں ان کے گرد حلقہ باندھ کے ناچتی تھیں۔ اردو، مذکر، متروک۔

وہ کوٹھیوں میں محل بیگمات کمروں میں — سحر
وہ جم کے رہس کی پریوں کا تخت آ پڑنا

قول فیصل:۔ شعر میں واجد علی شاہ کے رہس سے مراد ہے۔ رہس میں کام کرنے والے کو "رہس دھاری" اور رہس کی پوری جماعت کا نام "رہس منڈل" یا "رہس منڈلی" ہے۔ رہس منڈل کی نقل جلوس کے ساتھ بھی چلتی تھی۔ جیسے "جلوس اس ترتیب سے چلا کہ سب کے آگے نشان کا ہاتھی۔۔ اس کے بعد ہندوستانی باجا۔۔ اس کے بعد آرائش، پھولوں کا تخت۔۔ کلیاں چٹکنے ہی کو ہیں گل لالہ کھلا ہوا ہو رہس منڈل وہ بنایا کہ جس نے دیکھا جی خوش ہو گیا۔" (فسانۂ آزاد)
لفظ رہس ہندی ہے اور بالفتح اول و دوم ہے مگر اردو میں بر وزن بحث استعمال ہوتا تھا۔ جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

رَہَس رَہَس:۔ خوش ہو ہو کے، ہنس ہنس کر، امنگ سے، شوق سے۔ ہندی، تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)
رہ سکنا:۔ بسر کر سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
قول فیصل:۔ زیادہ تر نفی کے ساتھ اس کا استعمال ہے جیسے "وہاں لحاف دوشالے اور پوستین کے بغیر انسان رہ نہیں سکتا۔" (سیر کہسار)

رَہط:۔ گروہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہ جب خدمت میں آیا رہط ثالث — منیر
پکارے لے علوم حق کے وارث (معراج المضامین)

رَہکلا:۔ ۱۔ چھوٹی توپ، توپ رکھنے کی گاڑی۔ اردو، مونث، متروک۔

ادھر سے بان و رہکلا و توپ متصل — سودا
پڑتی تھی پر وہ بڑھتے ہی آتے تھے سرگراں

رہکلا:۔ ۲۔ ایک قسم کی بہل۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رہکلا آنہ:۔ ۱۳ (تیرہ آنہ)۔ اردو، دلالوں کی اصطلاح۔ (رسالہ بازاری زبان مولفہ منیر لکھنوی)
رہکلا تیو کے:۔ ۱۳\۳ (پونے چودہ آنہ)۔ اردو، دلالوں کی اصطلاح۔ (رسالہ بازاری زبان مولفہ منیر لکھنوی)

رہ گرا:۔ جانے والا، راہی۔ فارسی، متروک۔
محل صرف:۔ میرا لڑکا جس کی عمر تیرہ برس کی تھی آج صبح کو رہ گرائے عالم بقا ہوا اب میں اس کے لیے کفن سلوا رہا ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

رہ گزر:۔ راہ، عام راستہ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

چوکڑی بھولی غزالوں کو ہمارے دشت میں — بحر
غول ہر سو دوڑتے ہیں رہگزر ملتی نہیں

قول فیصل:۔ کچھ شعرا نے مذکر بھی نظم کیا ہے لیکن اب تو مونث ہی بولتے ہیں۔

رونق افزا بام پر وہ بیشتر ہونے لگا — رند
بندہ مارے بھیڑ کے اب رہ گزر ہونے لگا

قول فیصل:۔ رہ گزار و راہ گزار بھی مستعمل ہے۔

رَہ گُزری:۔ راہ پر گزرنے والا۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

وہ غیرت خورشید جو آتا ہے لب بام — شعور
دہشت سے اٹھا سکتے نہیں رہ گزری آنکھ

رِہْن :- گرو، مال یا زمین کا گرو رکھنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- دو گھنٹے میں روپیہ داخل کروں گا اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ صرف ایک مکان ہے وہ آپ رہن رکھ لیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :- عربی میں بالفتح ہے مگر اردو میں بالکسر بولتے ہیں۔

رہنا :- ۱ ٹھہرنا، بسنا، قیام کرنا، سکونت اختیار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رہنے کو جس طرح کا مقدر نے گھر دیا
دل بھی میرے کریم نے ویسا ہی کر دیا — تعشق

رہنا :- ۲ تکمیلِ فعل کے لیے بھی کسی فعل کے آخر میں لاتے ہیں جیسے لیٹ رہنا، سو رہنا وغیرہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- غرض اس کے پلنگ پہ آ کر عمرو لیٹ رہا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رہنا :- ۳ چھوٹنا، باقی بچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- روح افزا نے گلاب کا ایک پھول توڑا تو سپہر آرا مچل گئیں کہ یہ ہم کو دے دو۔ روح افزا :- سب باغ بھر میں اب یہی نگوڑا پھول رہ گیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رہنا :- ۴ پائدار ہونا، دیرپا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- یہ کمبل بہت دنوں رہے گا۔

رہنا :- ۵ برقرار رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جن سے ہو ان سے رہے یہ بات چیت
مجھ سے ایسی گفتگو اچھی نہیں — بحر

رہنا :- ۶ قائم رہنا، باقی رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- مینار رہ گئے گنبد گر پڑا۔

رہنا :- ۷ رکھا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ان جھولیوں میں اسبابِ سحر کرنے کا رہتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رہنا :- ۸ بے حس و حرکت ہو جانا، جیسے ہاتھ رہ گئے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ رہنا نہیں رہ جانا ہے۔

رہنا :- ۹ (سے کے ساتھ) باز رہنا۔ اردو مصدر، متروک۔

دل ہی دل میں بجز یاد بتاں رہتی ہے
حرکت سے جو زباں اپنی یہاں رہتی ہے — رند

رہنا :- ۱۰ بسر ہونا، گزر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- کہو اچھی طرح رہے۔

رہنا :- ۱۱ مسلسل کسی کام کا جاری رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ابر سے آتشباری ہونے لگی اور سنگباری دیر تک رہی۔ (طلسم ہوش رُبا)

رہنا :- ۱۲ گنا جانا، حساب میں آنا۔

(فقرہ) تم سے الگ ہو کر ہم کہیں کے نہ رہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اس کا استعمال نفی کے ساتھ ہے جیسا پیش کردہ مثال سے ظاہر ہے۔

رہنا :- ۱۳ (پر کے ساتھ) ملتوی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملاقات باہم رہے حشر پر
کہاں میں، کہاں تو، کہاں لکھنؤ — ناسخ

رہنا :- ۱۴ باقی رہنا، ادا نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بڑی دقتوں سے پانچ سو روپے ہم نے اس سے لے لیے مگر دو سو روپے رہ گئے۔

رہنا :- ۱۵ عورت کا مرد کے پاس رہنا۔ اردو مصدر، بازاری زبان۔

ع رہی اٹھارہ مردوں سے جو اکرن تُمرتی خانم جا لفصاحت

رہنا :- ۱۶ طے پانا، ٹھہرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وار قاتل کا خطا ہو یہ غلط ہے اے تیغ
سخت جانی کے سبب میں ہی خطاوار رہا — راسخ

رہنا :- ۱۷ پیچھے رہ جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

تو ہمرہان قافلہ سے کہیو اے صبا
ایسے ہی گر تمہارے قدم ہیں تو ہم رہے — مصحفی

رہنا :- ۱۸ تھمنا، صبر کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

گزاری میں نے ساری رات یہ کہہ کے وہ اب آئے
ذرا اے چشمِ تر تھمنا ذرا اے دلِ جگر رہنا — داغ

رہنا :- ۱۹ کسی چیز کا گُمنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- اور جو میں کے مزاج میں دخیل ہو گئے تو پھر تو پو بارہ ہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹیے اور سونے کی اینٹیں بنوا کر رکھ چھوڑیے۔ لیکن حضرت ایسے مال کو رہتے نہ دیکھا۔ (فسانۂ آزاد)

رہنا :- ۲۰ کوئی کام لازمی طور پر کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

ہماری سخت جانی بس نہ ٹھہری کھیل ہی ٹھہرا
قسم ہے تم کو گردن پہ چھری تم پھیر کر رہنا — داغ

رہنا :- ۲۱ (میں کے ساتھ) مبتلا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اٹھانا ظلم عادت ہے مری الفت نہیں تیری
کہیں تو اس بھلاوے میں نہ لے بیداد گر رہنا — داغ

رہنا :- ۲۲ ہر دم پایا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نا عاقبت اندیشی ہر بات میں رہتی ہے
اس وجہ سے بد نظمی اوقات میں رہتی ہے — صفی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

رہنا :- ۲۳ گھرا ہونا، محصور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع جان ایسی دنات سے آفات میں رہتی ہو — صفی

رہنا۲۴: جانے سے باز رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ان سے شہرت نہ تھی مجھ سے طبیعت نہ رکی
جانے والے نہ کبھی لے دل ناشاد رہے — داغ

رہنا۲۵: نصیب نہ ہونا، میسر نہ ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

لن ترانی کی صدا آنے لگی پردے سے
کیا قیامت ہے ہوئی آج بھی دیدار رہا — شرف

رہنا سہنا: گزر بسر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: امیر کی صاحبزادی خوگر راحت و شادی، نازو نعم کی پروردہ، صدہا آدمیوں میں رہنے بیٹھنے کی عادی۔ (فسانۂ آزاد)

رہن چھڑانا: گرو یا گٹھی ہوئی چیز چھڑانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: بہت دن سے کوشاں ہوں جو چیزیں رہن ہیں چھڑا لوں، مگر نوبت نہیں آتی۔

رہن در رہن: مرتہن کا مال مرہونہ کو کسی دوسرے کے پاس رہن کر دینا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رہن رکھنا: گرو رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: چاندی کا پاندان کم سے کم سو روپے پر رہن رکھنا چاہیے۔

قول فیصل: اس کی تکمیلی صورت "رہن رکھ دینا" اور "رہن رکھ لینا" بھی مستعمل ہے۔ جیسے

میرے پاس اور کچھ نہیں ہے صرف ایک مکان ہے چاہیں تو وہ آپ رہن رکھ لیں۔ (فسانۂ آزاد)

رہن کرنا: گرو کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: دیکھو سب چیزیں رہن کرنا مگر مکان نہ رہن کرنا ورنہ پچھتاؤ گے۔

رہنما، راہ نما: رہبر، رستہ بتانے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

منجدھار میں ہے کشتی سرگشتۂ تلاطم — حسنی لکھنوی
چکرا رہی ہو وہ بھی جو عقل رہنما ہو (صحیفۂ القوم)

رہنمائی، راہ نمائی: رہبری، راستہ دکھانا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پہچانا حق کو چاردہ معصوم کے طفیل
زینے سے رہنمائی ہوئی مجھ کو بام کی — آتش

رہنمون: ہادی، راہ دکھانے والا۔ فارسی، صفت، متروک۔

ہوا جذب دل اس قدر رہنموں
ہوئی اس کی اوروں سے الفت فزوں — اختر شاہ اودھ

رہنمونی: ہدایت۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

رہنمونی سے پیر کی وہ جواں
بڑھیا مالن کے گھر میں آئی وہاں (دہشت گلزار ارم)

رہن نامہ: رہن کی دستاویز۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: رہن نامہ اس وقت مکمل مانا جائے گا جب اس میں شرح سود واضح کر دی جائے۔

رہ نورد: راستہ چلنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: جانور کیا جانوروں کا قبلہ گاہ ہے اور سچ تو یوں ہے کہ رہ نوردان دشت عرب کا بھی پشت و پناہ ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: راستہ چلنے کو رہ نوردی کہتے ہیں جو مؤنث ہے۔

رہ نورد ہونا: راہ چلنا، سفر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: مہر سپہر جادو ... بارہ ہزار ساحر لے کر بہ تزک و احتشام ... سمت کوہ عقیق رہ نورد ہوا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

رہنے دینا۱: رکھ چھوڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: یہ کتاب انھیں کے پاس رہنے دو، اپنے پاس نہ رکھنا تم اس کی حفاظت بخوبی نہیں کر سکو گے۔

رہنے دینا۲: باقی رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل مبتلا ہے ترا ابھی گھبرا کے رہنے دے کہ خواب کر آسمیم
کوئی میری طرح سمجھے مگر نہ کہیے کہ زمانہ خراب ہو — جوہر

قول فیصل: سلبی معنوں میں "رہنے نہ دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔

قوم کے افراد کو لازم ہے اس پر اتفاق — صفی
دل کے گلشن میں نہ رہنے دیں کہیں خار نفاق (صحیفۂ القوم)

رہنے دینا۳: جانے دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: خیر جناب آپ اپنی رہنے دیجیے، سیر کر چکا۔

قول فیصل: اس معنی میں بس رہنے دو، رہنے دیجیے بھی مستعمل ہے۔

رَہوار: گھوڑا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

لب تشنہ جو وہ حق کا شناسا نکل آیا
رہوار بھی اس نہر سے پیاسا نکل آیا — انیس

رہوار اٹھانا: گھوڑے کو رواں کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع حر کے فرزند نے رہوار اٹھایا ناگاہ — تعشق

رہوا ہوا کھیت ترائی ان کے مدھوا دھار نہ کھائی: غلام، ہوا، ترائی کا کھیت، بھروسے کے لائق نہیں۔ (بازاری زبان مولفہ منیر لکھنوی)

رہے تو نیک سے جائے تو جڑ پیخ سے: زندگی وقار کے ساتھ ہو ورنہ موت بہتر ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رہی سہی: رہا سہا کی تانیث۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف: اب انھیں کوڑی کا نہیں دیتا جس سے

مانگتے ہیں وہ ہوا بتاتا ہے ... رہی سہی ساکھ دو تین ڈگریوں سے اور بھی خاک میں مل گئی۔ (فسانۂ آزاد)

رَہِین :۔ (بروزن امین) گروی۔ رہن رکھا ہوا عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ جہاں آپ کے بزرگوں کے مجھ پر احسانات ہیں وہاں میں آپ کا بھی رہینِ منت ہوں۔

رہے نام اللہ کا :۔ خدا کے سوا سب فانی ہیں۔ یہ مقولہ کسی کے مرنے یا کسی چیز یا رتبے کے زوال کے وقت بولتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

گیا حسن خوبانِ دل خواہ کا
ہمیشہ رہے نام اللہ کا — میر

محل صرف :۔ بڑے دھوم دھڑکے اور بڑے ٹھسّے سے شادی ہوئی۔ کئی دن برابر دھما چوکڑی رہی۔ مگر آنکھ کھلی تو سب خواب نقش بر آب تھا۔ رہے نام اللہ کا۔ (فسانۂ آزاد)

رہیں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کا :۔ مفلسی میں تونگری کی امنگ کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔

محل صرف :۔ اے دُر موئے۔ ان کا دماغ! رہیں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کا۔ کہاں ہے تیرا دماغ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب جھونپڑوں کی جگہ جھونپڑے ہے۔

رَہینِ منت :۔ احسان مند، بندۂ احسان۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رہینِ منت برق بلا ہوں
کہ یہ شمع مزار بے کساں ہو — رشک

رہی یہ بات :۔ یہ بات باقی رہی۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے جائداد غیر منقولہ تقسیم کر دی رہی یہ بات کہ جائداد منقولہ کیونکر تقسیم ہو وہ میں تقسیم نہیں کروں گا۔

رَؤُف :۔ بہت شفقت کرنے والا، رافت سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ خدائے تعالیٰ کا نام۔ عربی، مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

رَئی :۱ (بروزن کئی) دودھ متھنے کا اوزار (پھیرنا، چلانا کے ساتھ) ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اسے متھانی کہتے ہیں۔

رَئی :۲ گرد و غبار آسمان پر ہونا، (چھانا کے ساتھ) ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ دیہات کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رئیس :۱ (بروزن قمیص) پیسے والا، دولتمند، امیر عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ حضور یہ سب ان مصاحبوں کی نمک حرامی ہے۔ یہی رئیس کو بدنام کر دیتے ہیں۔ (سیر کہسار)

رَئیس :۲ (بروزن قمیص) سردار، فرماں روا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ساقی گھبرایا کہ یہ خدمتگار کسو رئیس کا لشکر میں ہو شاید اس نے کوئی خبر بد تیری نسبت سنی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

رَئیسُ البَدَن :۔ تمام جسم کا سردار، عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رئیسانہ ٹھاٹھ :۔ امیروں کی سی شان و شوکت۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب سے صاحبزادے نے باپ کی دولت پائی ہے بڑے رئیسانہ ٹھاٹھ ہو گئے ہیں۔

رئیسِ با اختیار :۔ وہ رئیس جس کو گورنمنٹ سے مالی اور ملکی اختیارات ملے ہوں۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم زبان پر نہیں ہے۔

رئیسِ خود مختار :۔ وہ رئیس جو ملکی انتظامات میں کسی کا ماتحت نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رئیس زادہ :۔ رئیس کا بیٹا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وہ رئیس زادہ جو چوری کرنے گیا تھا اب حوالات میں ہے اور ضرور پھانسی پائے گا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اس کی جمع رئیس زادے بھی مستعمل ہے جیسے "اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ساتھیوں کے مزاج نہیں ملتے تھے۔ بانکے ترچھے رئیس زادے ایک ایک دم کی دو دو اشرفیاں کھنا کھن اور چھنا چھن پھینک دیتے تھے۔" (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اس کی تانیث رئیس زادی بھی مستعمل و فصیح ہے جو اردو ہے۔

رئیس کی دُم بنے ہیں :۔ بڑے رئیس بنے ہیں۔ غصے کے محل پر۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اچھی بے وقت کی شہنائی بجائی۔ ابھی کچھ افیم گھولو۔ چکی لگاؤ۔ مٹھائی منگواؤ۔ رئیس کی دُم بنے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

رِے :۔ (بالکسر) حرف ندا، تنہا مستعمل نہیں ہے۔ اللہ رے، اُف رے کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پھنک رہا ہوں کس قدر اللہ رے سوز فراق
موم بن جائے اگر لوں ہاتھ میں فولاد کو — وزیر

قول فیصل :۔ تانیث کے محل پر اللہ ری بولتے ہیں جیسے "واہ ری قسمت برسوں ریاض کیا جان لڑا دی بکری کی جان گئی اور کھانے والے کو مزہ نہ آیا۔" (فسانۂ آزاد)

رَے :- (بالفتح) ملک شام میں ایک مقام کا نام۔ عربی، مذکر۔

نکیسان تھی اس کو دوری روم و عراق وری
دو دن کی راہ کرتا تھا اک ایک دن میں طے — انیس

رِیا :- (عربی میں ریاء تھا۔ فارسیوں نے بحذف ہمزہ استعمال کیا) دورنگی، ظاہرداری، دنیاسازی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

طاعت میں ریا جو تجھ سے ناشی ہوگی
پرسش میں غضب کی جان خراشی ہوگی — رشک

قول فیصل :- ریا نفاق کا فرق۔ ریا کہتے ہیں کسی چیز کے اظہار خوبی کے قصد کرنے کو باوجودیکہ اس کا باطن خراب ہو۔ اظہار طاعت جس کے پردے میں شیخی اور غرور کی معصیت ہو ریا ہے۔ اور اظہار ایمان جس میں در پردہ کفر ہو نفاق ہے۔

رِیاح :- (بالکسر) بادِ گوز۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تمھارا پیٹ بہت خراب ہے تم نے ایسا ریاح چھوڑا کہ پورا کمرہ سنڈاس ہو گیا۔

قول فیصل :- کرنا، چھوڑنا، خارج کرنا، خارج ہونا، صادر ہونا، نکلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے اور جمع دونوں صورتوں سے مستعمل ہے دہلی میں مونث ہے۔ یہ لفظ عربی ہے عربی میں ریاح ریح کی جمع ہے جس کے معنی ہوا۔

ریاح باسوری :- وہ ریاح جو بواسیر کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل :- اصولاً ترکیب غلط ہے۔

رَیاحین :- (ریحان کی جمع) خوشبودار پھول (مجازاً) مطلق پھولوں کے واسطے مستعمل ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- سب نے عرض کی کہ حضور اس باغ پر بہار میں تشریف لے چلیں اور نظارۂ گل و ریاحین فرمائیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

رِیاسَت :- ۱ سرداری، افسری۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- زیادہ تر دولت مندی کے معنی میں بولتے ہیں۔ جیسے "کسی کے ساتھ سربازار نکلنا اور مشعل روشن یہ کون سی ریاست ہے۔" (سیر کہسار)

ریاست :- ۲ راج، عملداری۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ظلم ہے آپ ہی مظلوم سیاست ایسی
سارے عالم میں ہے اک دھوم ریاست ایسی — امیر

ریاست بے سیاست نہیں ہوتی :- حکومت کے لئے انتظام اور رعب ہونا ضروری ہے۔ اردو، مقولہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :- راجہ صاحب نے سب کو ایک نظر سے دیکھنا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں ان کا وقار گھٹ گیا صحیح ہے ریاست بے سیاست نہیں ہوتی۔

ریاست دیکھنا :- علاقے کی دیکھ بھال کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- انھیں کھیل کود کی باتوں میں یہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور نہ ریاست کو دیکھتے ہیں نہ کاغذ دیکھتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ریاست جمہوری :- وہ حکومت جس میں بادشاہ نہ ہو بلکہ رعایا اپنا بادشاہ خود منتخب کرکے اس کا نام صدر جمہوریہ رکھے اور وہ مطلق العنان نہ ہو۔ عام رعایا کو قانون میں رائے دینے کا مجاز ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اردو میں عام طور سے جمہوری حکومت کہتے ہیں۔

ریاست کی لینا :- دولتمندی جتانا۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اختر- ان کے رئیسوں جیسے کپڑوں سے ہو تو ہو۔ محسن- اور کیا ریاست کی لیتے ہیں۔ (سیر کہسار)

ریاض :- ۱ باغ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب تک ہو راست قامت شمشاد اے خدا
پھولے ریاض حسن مرے سرو ناز کا — امیر

قول فیصل :- عربی میں روضہ کی جمع ہے جس کے معنی باغ ہیں۔ فارسی والوں نے مفرد استعمال کیا ہے۔

ریاض :- ۲ محنت، مشقت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کچھ تو لے مجھے بھی ثمر اس نہال کا
صدقے گئی ریاض ہے اٹھارہ سال کا — انیس

قول فیصل :- کرنا، ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "میں نے بڑا ریاض کر کے بچے کو تعلیم دی ہے"

ثمار ریاض نہ آئی وہاں تلک شیریں
لگائی چرخ نے تقدیر کو بکن میں آگ — رند

ریاض :- ۳ ورزش، ڈنڈ بیٹھک۔ اردو، مذکر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- آج بھی تمھارے بہت اچھے ریاض ہیں اُلٹے جا رہے ہو چھوڑنا نہیں۔

قول فیصل :- کرنا، چھوڑنا، چڑھنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ریاض :- ۴ ریاض احمد نام ریاض تخلص وطن خیرآباد ضلع سیتاپور، ولادت سنہ ۱۲۷۰ھ۔ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۳۵ء کو اکیاسی سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ امیر مینائی کے شاگرد تھے۔

رِیاضَت :- ۱ (بکسر اول و فتح چہارم) رنج

اُٹھانا، تکلیف اُٹھانا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ماں بچّے کی پرورش میں جو ریاضت کرتی ہے وہ باپ سے ممکن نہیں۔

رِیاضت :۲ زہد، نفس کُشی۔ عربی، مؤنث، فقرا کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ اللہ والے اپنی ریاضت سے کمال کی اس منزل پر پہنچ جاتے ہیں کہ ان سے کرامت کا ظہور ہونے لگتا ہے۔

رِیاضت :۳ محنت، مشقّت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

حق تعالیٰ چمن خلد میں گھر دے بھائی
اس ریاضت کا خدا تجھ کو ثمر دے بھائی — انیس

رِیاضت :۴ مشق، مہارت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ مشق و مہارت لازمۂ ریاضت ہے ریاضت کے معنی مشق و مہارت نہیں۔

رِیاضت :۵ ورزش۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اسی کو ریاض کہتے ہیں۔

رِیاضت :۶ مزدوری، پیشہ وری۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رِیاضتی :۱ محنت کش، جفاکش۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

رِیاضتی :۲ زاہد، سنیاسی، جوگی، بیراگی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریاضِ جناں :۔ باغِ جنّت۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

تھی ریاضِ جناں ہر ایک دوکان
در نہایت تھے اُن کے عالیشان — (طلسم ہوش رُبا)

ریاض خاک میں ملنا :۔ محنت اکارت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بڑی محنت سے باغ لگایا تھا مگر بارش نہ ہونے کی وجہ سے سب درخت سوکھ گئے سارا ریاض خاک میں مل گیا۔

ریاضِ رضواں :۔ باغِ جنّت۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ شہزادے نے دیکھا کہ ایک گلشن نگاریں رشکِ دہ ریاضِ رضواں ہے نہایت سرسبز و شاداب گلستاں ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ریاض کر کے کھانا :۔ (مصدری) محنت مزدوری کر کے کھانا۔ قوت بازو سے کما کر کھانا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریاض کرنا :۔ محنت و مشقّت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ واہ ری قسمت! برسوں ریاض کیا جان لڑا دی، بکری کی جان گئی اور کھانے والے کو مزہ نہ آیا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ ریاض کرنا ورزش کرنے کو بھی کہتے ہیں۔

ریاض کش :۔ رنج کش، محنت کش، سختی اُٹھانے والا، زحمت اُٹھانے والا، محنتی۔ فارسی ترکیب، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریاض مارنا :۔ ورزش کرنا۔ اردو مصدر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

ریاضی :۱ ایک علم کا نام جس میں علم ہندسہ، علم حساب، علم نجوم، علم موسیقی، علم جبر و مقابلہ، علم جرّ اثقال شامل ہیں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تھا ریاضی طبیعی سے آگاہ
یاد حکمت کے نکتے خاطر خواہ — (رہشت گلزار)

ریاضی :۲ ریاضت کرنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

نوخیز ہی مرتا ہے تعشق کا ریاضی
کامل نہیں ہوتا ہے یہ مشکل ہے فن ایسا — شرف

ریاضی :۳ ورزش کرنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آدمی بڑا ریاضی ہے جبھی یہ زور و قوت کا عالم ہے۔

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے ریاض کیا جیسے ریاضی پنڈا یعنی ورزشی پنڈا۔

ریاضی داں :۔ علم حساب جاننے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حکمائے یونان میں ایسے ایسے ریاضی داں بھی ہوئے ہیں جن کا جواب آج تک نہ ہو سکا۔

ریاکار :۔ منافق، مکّار، زمانہ ساز۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایسے ریاکاروں سے مرد زیرک کو احتراز لازم ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رِیاکاری :۔ مکّاری، فریب۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آتی ہے ریاکاری زہاد ہمیں بھی
پا کھنڈ بہت ایسے تو ہیں یاد ہمیں بھی — مصحفی

رِیال :۔ ڈالر، سعودی عرب کا ایک سکّہ جو چاندی کا ہوتا ہے۔ عربی، مذکر۔

رِیائی :۱ ریاکار۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

ع مکّار ہو زاہد ریائی — لا اعلم

ریائی:۔ ۲ دکھاوے کا، وہ فعل جس میں خلوص نہ ہو۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

اسلاف کی کمائی اخلاف نے اڑائی
نیت میں نا صفائی زہد اپنا سب ریائی — (منشی نکھنؤ)
دل میں صنم صنم ہو لب پر خدا خدا ہو — (صحیفۂ قوم)

رَیب:۔ شک و شبہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ سخن سازان معانی، دل فریبہ رمز شناسان کلام بے ریو ریب . . . . اس طرح فرماتے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ زیادہ تر لاریب کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

ریت:۔ (بکسر اول و سکون دوم مجہول) بالو، ریگ، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

تری گلی سے گزرتا ہوں اس طرح ظالم
کہ جیسے ریت سے پانی کی دھار گزرے ہے — سودا

رِیت:۔ (بیائے معروف) رسم و رواج، دستور۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف: آزاد۔ بھئی اچھا گاؤں ہے۔ جو بات ہے انوکھی، جو ریت ہے نرالی۔ ایک کنوئیں کا پانی نہ ملا واہ ری قسمت۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ ہونا اور سلبی معنوں میں "نہ ہونا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "مسلمان کو پانی دینا ہماری ریت نہیں اپنے برتن میں لو تو دے دوں؟" (سیر کہسار)

ریتا:۔ (بیائے مجہول) ریت کی زمین، وہ ریت جو دور سے مانند پانی کے نظر آتی ہے، سنسکرت، مذکر، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں اسے سراب کہتے ہیں۔

ریت آنا:۔ (یائے مجہول) پیشاب میں ریت نکلنا۔ اردو مصدر، اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ تمہارا قارورہ بہت خراب ہے، بجھیں پیشاب میں ریت آتی ہے۔

ریت بونا:۔ ناممکن بات کی فکر کرنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک لغت)

ریت ڈالنا:۔ کند چھری سے کاٹ ڈالنا، بے حد ظلم کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ماں باپ کو کیا کہوں، میری گردن تو کند چھری سے ریت ڈالی۔ (فسانۂ آزاد)

رِیت رسم:۔ (یائے معروف) وہ مخصوص رسمیں جو عقد کے بعد سے دلھن کی رخصتی کے وقت تک دلھن اور دولہا کے ساتھ عمل میں لائی جاتی ہیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

پھر وہ ریت رسم کا ہونا — قلق
دل پہ نشترزن ایک ایک ٹونا — (طلسم الفت)

قول فیصل:۔ ریت رسوم بھی کہتی ہیں، جو مذکر ہے۔

ہو چکے جب کہ سارے ریت رسوم — قلق
پھر ہوئی چوتھے والیوں کی دھوم — (طلسم الفت)

ہونا اور شروع کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے (ہونا) مولوی صاحب آئے، نکاح پڑھایا گیا، دولھا اندر آیا، ریت رسم ہوئی۔ (فسانۂ آزاد) (شروع کرنا) "ڈومنیوں نے ریت رسم شروع کی۔" (فسانۂ آزاد)

جاہل عورتیں ریت رَسَم (رسم بروزن حرم) بولتی ہیں۔

ریت سے:۔ حسب دستور، حسب قاعدہ، رواج کے موافق، ہندی، تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ریت سے باہر:۔ خلاف قاعدہ، خلاف دستور، ہندی، تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریت کی دیوار اوچھا یار کسی کام کا نہیں:۔ دونوں کو استوار اور قیام نہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریت کی دیوار کھڑی کرنا:۔ ناممکن بات کی فکر کرنا۔ اردو مصدر۔ (لغت دہلی)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بہت کم بولتے ہیں۔

ریت کے ذرّے گننا:۔ (کنایۃً) فضول کام کرنا۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریت کی موجیں:۔ ریت کے تودے جو تیز ہوا چلنے سے ہو جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریتیل:۔ (یائے مجہول) وہ زمین جس میں ریت زیادہ ہو۔ (سنسکرت میں رتیلی) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ "لکھنؤ میں اسے رتیلی (بہر دو یائے معروف) کہتے ہیں۔" اس کا مطلب یہ ہوا کہ ریتیل لکھنؤ کی زبان نہیں حالانکہ شعرائے لکھنؤ استعمال کرتے تھے۔

ع پاؤں پہاڑ کے ریتیل میں دھنسے جاتے تھے — (فروغ سخن)

نہ ڈوبے مجھ سا بھی کوئی بے کل کہ سارے دریا میں ایک ہلچل
ابھر کے پھر ریتیل میں غضب ہے میں اضطراب میں ہوں — مہدی حسین

یہ ضرور ہے کہ موجودہ دور میں یہ لفظ زبان پر نہیں آتی اور اب "رتیلی" ہی زبانوں پر ہے۔ دبستان دہلی کی بھی ایک مثال مل گئی ہے وہ بھی درج کر رہا ہوں شیفتہ جنہیں حقیقت کہتے ہیں۔ ؎

گرم ریتیل وہ اور خوف دواں
دل سوزاں سے آہ سرد کشاں — (بہشت گلزار)

ریتلا:۔ کرکرا۔ ہندی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریتلی:۔ ریت وار، ریتیلی، بنجر، ہندی، صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ریتیلی بروزن پتیلی بولتے ہیں۔

ریتلی زمین:۔ وہ زمین جس میں ریت زیادہ ہو، بنجر زمین۔ اردو، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ریتیلی زمین بولتے ہیں (ر۔ ق۔ ل)۔

ریتنا:۱ ریتی سے گھسنا، ریزہ ریزہ کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ریتنا:۲ صاف کرنا، رندہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریتنا:۳ رنگ مال کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رنگ مال کرنا بولتے ہیں۔

ریتنا:۴ کند چھری سے کاٹنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بلا مبالغہ اپنے آپے میں نہ تھے اگر کوئی ان کے عضو عضو کو کند چھری سے ریتنا تو بھی خبر نہ ہوتی۔ (فسانۂ آزاد)

ریتنا:۵ (سارنگی کے لیے) بجانا۔ اردو، مصدر، سازنوازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ایسی بری گت ہوئی کہ سازندوں نے سارنگی الٹی کرکے ریتنا شروع کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ طنز کے محل پر بولتے ہیں۔

ریت نکال لینا:۔ (یائے معروف) دستور نکالنا۔

محل صرف:۔ جو بیسویں دن صورت بھی دکھائی تو جیسے آگ لینے آئے تھے۔ آخرش یہ کس گاؤں کی ریت نکالی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ریتی:۱ (بیائے اول مجہول) سوہن، ریتنے کا اوزار۔ اردو، مونث۔

محل صرف:۔ تم عجب طرح کے بڑھئی ہو کوئی اوزار ہی نہیں تمھارے پاس ٹوٹی ہوئی ریتی رکھتے ہو۔

ریتی:۲ ریتلی زمین، ریگ۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

ع وہ دھوپ وہ لو اور وہ جلتی ہوئی ریتی (انیس)

ریتیلا:۔ کرکرا، بھربھرا، ریگی، گرد آمیز۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ریتلا (ر۔ ق۔ ل) کہتے ہیں۔

ریتی میں پیشاب کرنا:۔ بیکار اور رائگاں جانا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریٹ:۔ (بالکسرہ یائے مجہول) وہ لسدار مادہ جو ناک سے خارج ہوتا ہے۔ اردو۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ نون غنہ کے ساتھ رینٹ زبانوں پر ہے۔

ریٹ:۔ (یائے مجہول) نرخ، انگریزی، مذکر، رائج۔

ریٹھا:۔ (یائے معروف) ایک قسم کے درخت اور اس کے پھل کا نام جس سے اونی ریشمی کپڑے اور بال وغیرہ صاف ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

ریٹ ہونا:۔ مغرور ہونا، چلا جانا۔ (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریجیکٹ:۔ (بکسر اول وسوم و یائے معروف) نامنظور کرنا۔ انگریزی، رائج۔

ریجکٹڈ:۔ (بکسر اول وسوم و پنجم) نامنظور شدہ، انگریزی، رائج۔

ریجھ:۔ (یائے معروف) طبیعت کی پسندیدگی، ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس کا مصدر ریجھنا تو رائج ہے لیکن ریجھ بطور علم نہیں بولتے

ریجھ بوجھ:۔ ریجھ، عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ریجھ کر:۔ خوش ہوکر۔ ہندی۔ تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ریجھ کر لٹو ہونا:۔ کسی کے اوپر مرنے لگنا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ جہاں تم نے کسی رنڈی کا پیام سنا بس ریجھ کر لٹو ہو گئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ریجھ جانا:۔ فریفتہ ہونا۔ اردو، عورتوں کی زبان

محل صرف:۔ یہ ایک پاگل ہے اس کو یہ خبط ہے کہ جو عورت مجھے دیکھتی ہے ریجھ جاتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ریجھنا:۱ (یائے معروف) مائل ہونا، راغب ہونا، لٹو ہونا، نہایت پسند کرنا، خوش ہونا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

کون سی بات پہ وہ ریجھے گا
قطع اپنی درست سیکھے گا (قلق)

ریجھیں گے تو پتھر ماریں گے:۔ یعنی تکلیف دینے ہی کو محبت جانتے ہیں۔ اکثر مزاج کی نسبت بولتے ہیں۔ (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ریچھ :- (یائے معروف) بھالو۔ اردو، مذکر، رائج۔

وہاں جا کے اک دن جو ساکن ہوئے
کئی ریچھ پنجرے میں اس دن ہوئے — صبا

ریچھ کا بال بہت ہو :- ریچھ کا بال نظر بد دفعیہ کے لئے بچوں کے گلے میں ڈالا کرتے ہیں۔ اس سے ہر ایک کر شے کو جو کافی ہو کہتے ہیں۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریح :- ۱ (یائے معروف) ہوا، باد۔ عربی، مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں اس معنی میں مستعمل نہیں۔

ریح :- ۲ پاد۔ ریاح جمع۔ عربی، مونث۔ دہلی کی زبان۔

گوڑیاں کی جب بیٹھے ہوئے گنتے ہیں گھڑیاں
اور ریح خلا رودوں میں جوں ہیں اتا ہو — سودا

ریحان :- ۱ (بفتح اول) ایک خوشبودار پودے کا نام۔ ناز بو۔ اس کے بیج کو بھی ریحان کہتے ہیں۔ عربی، مذکر۔ تخم ریحان زبانوں پر تانیث کے ساتھ ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں تخم ریحان مذکر ہی بولتے ہیں۔

ریحان :- ۲ سبزہ، ہر ایک خوشبودار گھاس، گل سرخ کے سوا سب پھول۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سنبل و ریحان صنوبر یاسمن
سیکڑوں ہر قسم کے دیکھے چمن — (طلسم ہوش ربا)

ریحان :- ۳ (مجازاً) شراب۔ عربی، مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں ان معنوں میں بہت کم بولتے ہیں۔

ریحان :- ۴ ایک قسم کے خط کا نام، خط گلزار، فارسی۔

لیا ہاتھ جب خامۂ مشکبار
لکھا نسخ و ریحان و خط غبار — میر حسن

قول فیصل :- زیادہ تر خط ریحان کہتے ہیں۔

ریحی :- ریح سے منسوب۔ عربی، صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ریاحی کہتے ہیں جیسے۔ ریاحی درد۔

ریخ :- یائے مجہول (سنسکرت میں ریکھا، لکیر) لکیر، مسی، منجن یا پانوں کے رنگ کا نشان جو دانتوں میں پڑ جاتا ہو۔ اردو، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :- اس کا استعمال جمع کے ساتھ ہو یعنی ریخیں کہتے ہیں۔

ریخ (بروزن میخ) جول، بنیاد، جڑ، طاقت، توانائی، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریختہ :- ۱ (یائے مجہول) وہ شے جو قالب میں ڈھال کر بنائی جائے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریختہ :- ۲ دو یا زیادہ زبانوں سے مخلوط کلام، وہ معنی جو بے تکلف سمجھ میں آ جائیں۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

ریختہ :- ۳ زبان اردو کے اشعار۔ اردو، مذکر، متروک۔

ریختے کے تمہیں استاد نہیں ہو غالب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی میر بھی تھا — غالب

قول فیصل :- پہلے شعرا اردو کو ریختہ کہتے تھے کیونکہ مختلف زبانوں نے اسے ریختہ کیا ہو۔ جیسے دیوار کو اینٹ، مٹی، چونا، سفیدی وغیرہ سے پختہ کرتے ہیں۔ یا یہ کہ ریختہ کے معنی ہیں گری پڑی پریشان چیز، چونکہ اس زبان میں عربی فارسی ترکی وغیرہ کئی زبانوں کے الفاظ شامل ہیں اس لئے ریختہ نام رکھا۔

وہ نہیں مرگیا ہو اس کو حیات
ریختہ مرگیا مگر ہیہات — (ہشت گلزار)

ریختہ :- ۴ استرکاری کا مسالا، پختہ عمارت۔ اردو، متروک۔

سب زمینیں ہیں نئی جتنی ہیں اے یار نئی
روز یاں ریختے کی اٹھتی ہو دیوار نئی — ناسخ

ریختہ دم :- وہ چھری یا تلوار جس کی دھار سخت چیز پر پڑنے سے کر گئی ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- جوانی کے دن گزر کر بڑھاپے سے خم جیسے تیغ ریختہ دم۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- کنایۃً اس بوڑھے کو بھی کہتے ہیں جس کی کمر خمیدہ ہو گئی ہو۔ جیسے تم بھی بے قصور ہو تمہارے گود میں کھیلنے کے دن ہمارا بچپن اور تمہاری جوانی کا سن۔ تم طناز، یہاں کمر خم۔ تم سرو بلند اقبال، یہاں ریختہ دم۔ (فسانۂ آزاد)

ریختی :- وہ نظم جو عورتوں کی زبان میں کہی جائے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خانصاحب :- اچھا مطلع کہا ہو مگر یہ "بھول گیا" کیوں؟
امراؤ جان :- تو کیا خانصاحب میں ریختی کہتی ہوں۔
(امراؤ جان ادا)

ریچھا :- (یائے مجہول) جو کام گھنٹوں میں ہو اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ہم نے تمہیں ایک لحاف تاگے ڈالنے کو دیا تھا شام ہو رہی ہو اور ابھی تک ریچھا چل رہا ہو۔

رنجیں :- مسی منجن اور پان کے رنگ کی سیاہ دھاریاں جو دانتوں کی جڑوں میں یا دانتوں کے بیچ میں پڑ جاتی ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

عجب آیا ہمیں عالم نظر اللہ اللہ
دیکھیں ان دانتوں میں رنجیں جو مسی کے باعث — ظفر

رنجیں ڈھیلی ہونا :- دہشت و خوف کے باعث بیطاقت و بے حواس ہو جانا۔
(گلشن فیض و سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

رَیداس :- چماروں کے فرقے کا موجد جو بڑا گیانی مشہور تھا، بجاڑا چمار۔ ہندی، مذکر، رائج۔

ریداسی :- ریداس کا ماننے والا فرقہ۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریڈنگ روم :- پڑھنے کا کمرہ۔ مطالعہ کا کمرہ۔ انگریزی۔ مذکر، رائج۔

ریڈی :- (بکسر اول و سوم و یائے مجہول) تیار، آمادہ، ہوشیار، خبردار۔ انگریزی، صفت، رائج۔

رِیڈیَم :- (بفتح اول و چہارم و بکسر سوم و یائے مجہول) ایک بیش قیمت دھات۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ریڈی میڈ :- تیار مال۔ انگریزی، صفت، رائج۔

رِیڈیو :- آلہ نشر الصوت، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- ہمارا ریڈیو خراب ہو گیا ہے اسے بنوانا ہے۔

ریڑھ :- (یائے معروف) کمر کی درمیانی ہڈی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ایک گل چلے نے بیدردی سے کی جو ریڑھ کی ہڈی توڑ کر پار ہو گئی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- ریڑھ کی ہڈی کہتے ہیں تنہا ریڑھ مستعمل نہیں۔

ریڑھ پیٹنا :- پرانی وضع اختیار کرنا، لکیر پیٹنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریڑھ مارنا :- (ریڑھ بیائے مجہول) اڑنگا لگانا، بادھا لگانا، کسی کے کام میں روڑا اٹکانا۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اچھے خاصے گھوڑے کے دام طے ہو گئے تھے مگر اس نے ایسی ریڑھ ماری کہ سودا نہیں ہو سکا۔

ریڑھیں لٹکنا :- غریبوں کے جسم پر لباس کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر لٹکنا۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں لیریں لٹکنا بولتے ہیں۔

ریز :-۱ (یائے مجہول) ریختن کا امر۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- مرکبات میں مستعمل ہے۔ جیسے ریز ریز۔

ریز :-۲ کسی چیز کا ٹکڑا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر ریزہ ہے۔

ریز :-۳ مرکبات میں اس کے پہلے اور اسما آتے ہیں تو معنی فاعلیت کے دیتا ہے جیسے اشک ریز (آنسو بہانے والا) خوں ریز (خون بہانے والا) فارسی، فصیح، رائج۔

ریز :-۴ پرند کا چہکنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

رِیزَر :- (بکسر اول و بفتح سوم و یائے مجہول) وہ لوہے کی دھار دار پتی جس سے ڈاڑھی وغیرہ بناتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- انگریزی میں ریزر کے معنی استرے کے ہیں۔ مندرجہ بالا معنی میں اس کا پورا اور صحیح نام سیفٹی ریزر بلیڈ ہے تنہا بلیڈ بھی کہہ دیتے ہیں۔ جو اردو ہے۔

ریزش :-۱ (کنایۃً) انعام بخشش۔ فارسی، مونث، متروک۔

محل صرف :- عنایت خدا سے ابھی تک ریزش خوب جاری ہے۔ نظر بجناب باری ہے۔ (انشائے سرور)

ریزش :-۲ ناک سے پانی بہنے کا مرض، زکام، نزلہ۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- گلاب۔ (مسکراتے ہوئے) آ چھیں۔
مرزا :- کیا ریزش کی شکایت ہے۔
گلاب۔ (مسکرا کر) جی ہاں (کامنی از خار)

ریزش :-۳ گرنا، جھڑنا۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

ع مرغ غبے پر بال ہوں جو ہے اپنی ریزش پہ خوش — امیر

ریز کرنا :- توتے یا مینا کے بچوں کا پڑھنے سے پیشتر چیں چیں کرنا، پرندوں کا چہچہانا۔ اردو، مصدر۔

ع کروں کیا ریز میں مینا قفس کرتا ہے جو میرا جان حسرت

اے غیرت گل اب تو ذرا غنچۂ دل کھول
آخر ہوئی شب مرغ سحر کرنے لگے ریز — بحر

قول فیصل :- اب دیگر پرندوں کے چہچہانے کے لیے بہت کم بولتے ہیں توتے کے لیے زیادہ زبانوں پر ہے جیسے "تم نے توتے کا بچہ جو پالا تھا وہ اب جوانی کے قریب آ چلا بہت دیر سے ریز کر رہا ہے" ریز کرنا اس کیفیت کا نام ہے کہ توتا گلا پھلا کے مختلف آوازیں مستی کی حالت میں نکالتا ہے۔ اس بچہ کی نسبت بھی ریز کرنا کہتے ہیں جو شوخی و شرارت کی وجہ سے اپنی حد سے بڑھ کے بزرگوں سے باتیں کرتا ہے طنزاً مستعمل ہے۔ جیسے "اب تم بھی ریز کرنے لگے تمہاری خبر لی جائے گی۔"

ریزگاری :-۱ خوردہ روپے کے حصے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ روپیہ لو دوڑتے ہوئے جاؤ

ریزگاری لے آؤ۔

قول فیصل:۔ اسی ریزگاری کو عوام چھوٹا، اور نام وغیرہ بھی کہتے ہیں۔

ریزگاری:۔۲ ایک ماں باپ کے چھوٹے بڑے بہت سے بچے۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ اپنی ریزگاری کو یہاں سے لے جائیں لکھنے پڑھنے میں ہرج ہو رہا ہے۔

ریزگی:۔۱ ریزگاری۔ اردو، مؤنث، عوام کی بولی۔

محل صرف:۔ دو روپے کی ریزگی لے کے جوا کھیلنے بیٹھے ایک ہی داؤں میں ہر گئے۔

ریزگی:۔۲ چشمک۔ کرن۔ کھرچن۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ریزگی لڑکے:۔ ننھے لڑکے، اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

ریزہ:۔۱ (یائے مجہول) وہ چیز جو بہت چھوٹی ہو، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گھر میں اتنا میٹھا تیار ہوا مگر ہم نے ایک ریزہ نہیں چکھا۔

ریزہ:۔۲ کودک، بچہ۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے تمسخر یا مذاق کے طور پر اس بچے کو عوام کر دیتے ہیں کہ جو جوانی کے قریب ہو۔ جیسے "میاں صاحبزادے ابھی تو تم ریزہ ہو منہ چومنے کے قابل ہو اور اس طرح کی باتیں کرتے ہو۔"

ریزہ:۔۳ وہ چھوٹے سے چھوٹی چیز جو دوسری چیز سے ٹوٹ کے گرے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہجر ساقی میں ہو دل چور کروں کیا گلگشت
سبزۂ زیر کف پا ریزۂ مینا ہوگا — امیر

ریزہ:۔۴ پرزہ، پارچہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریزہ:۔۵ ریشمی کپڑے کا تھان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ریزہ:۔۶ نوچی، نوعمر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عوام طوائفوں کی پالی ہوئی کنواری لڑکیوں کو کہتے ہیں۔

ریزہ:۔۷ عمدہ اور سڈول صندوق۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریزہ:۔۸ ٹکڑا۔ فارسی، مذکر۔ قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ انیس مغفور کو خدا بخشے باللہ العظیم کیا جواہرات کے ٹکڑے قند و نبات کے ریزے نور کے مرثیے ہیں۔ فصحائے خطۂ پاک ایران تک کہتے ہیں کجا انیس کجا فردوسی کجا کر بند مرصع کجا شال طوسی۔ (فسانۂ آزاد)

ریزہ چیں، ریزہ خوار:۔ کسی کے ٹکڑوں پر گزر اوقات کرنے والا۔ فارسی، صفت، متروک۔

یہ رمز اب تک نہیں سمجھا ہزار حیف
یہ وہ ہے جس کے خوان کرم کا تو ریزہ چیں — سودا

ریزہ چینی:۔ کسی کے ٹکڑوں پر گزر اوقات کرنا۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

ملی اس ریزہ چینی کی جو خدمت
چٹوری ہو گئی ہے ایک لذت — منیر (معراج المضامین)

ریزہ ریزہ کرنا:۔ (متعدی) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ واہ رے غصے چینی کی تشتری کو اس طرح کچلا کہ ریزہ ریزہ کر دیا۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم ریزہ ریزہ ہونا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

ریس:۔ (یائے معروف) برابری، رشک و حسد، حرص و ہوس۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

سب ایک طرح تھی کوپلی کو بھی ریس آئی
تلی سے اشارے ہیں پہلو میں بجھانا ہے — آثر لکھنوی

قول فیصل:۔ آنا اور کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(آنا) عطارد کو آنے لگی اس کی ریس
ہوا اسادہ لوحی پہ وہ خوش نویس — میر حسن

(کرنا) خلق کرتی تھی ہماری ریس رسم و راہ میں
کر دیا تھا علم نے سب کے لیے ہم کو مثال — حالی

ریس بھلی ہونس بری:۔ رشک اچھا حسد برا۔ (فرہنگ آثر) (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ریسماں:۔ (یائے مجہول) رسی، ڈوری۔ فارسی، مؤنث۔

محل صرف:۔ افراسیاب نے سحر پڑھ کر دستک دی کہ ایک عقاب سفید اڑتا ہوا آکر پہنچا... اس کی پیٹھ پر ایک چوکی جواہر جڑی رکھ کے ریسماں سے مضبوط باندھ دی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں یائے معروف سے زبانوں پر ہے اور یہی فصیح ہے۔

ریسماں بستہ:۔ رسی میں جکڑا ہوا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ریش:۔ (یائے معروف) ڈاڑھی، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یہ عمر ہم نے بسر سب شراب میں کی ہے
سفید ریش نہیں آفتاب میں کی ہے — ظفر

قول فیصل:۔ تعظیماً ریش اقدس، ریش مبارک کہتے ہیں۔

ع ہو گئی آنسوؤں سے ریش مبارک سبز تر — انیس

ریش:۔ (یائے مجہول) زخم، جراحت، زخمی، مجروح، فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- ترکیب کے ساتھ مستعمل ہو جیسے
جگر ریش، دلریش۔

ع ہوا سوار سفینے پہ خائف و دلریش محسن

ریشائیل :- (یائے معروف) بڑی اور لمبی ڈاڑھی والا۔ فارسی، صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف :- ریشائیل مردوں کا پھریا اوڑھ کر تھرکنا نفرت انگیز فعل ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ریش بابا :- انگور کی ایک قسم۔ سیاہ انگور جس کی شراب خنبتی ہو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ریش بابا جو سنی ہو کوئی قسم انگور
شانہ وو سمہ میں اس کا وہ نہلا دیغ کور سودا

ریش بچہ :- ٹھوڑی کے اوپر بال۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریش برگد :- برگد کی ڈاڑھی۔ فارسی ترکیب۔ قلیل الاستعمال۔

ریشٹا :- جھگڑا۔ (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریشخند :- (کنایۃً) تمسخر، ہنسی جو براہ تمسخر ہو۔ فارسی، مذکر، متروک۔

سوائے اس کے بڑی داڑھی میں ہو کیا اے شیخ
کہ جو کوئی تجھے دیکھے وہ ریشخند کرے میر

ریش قاضی :- شراب چھاننے کا کپڑا جو صراحی کے منھ پر لگا رہتا ہو، شراب کی صافی۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

نہ پاؤ ریش قاضی تو لیا عمامۂ مفتی
مزاج ان کے فرشتوں کا بھی کیا ہے لاابالی کو ناسخ

ریشم :- (یائے مجہول) وہ تار جو ریشم کے کیڑے کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- مردوں کے لیے خالص ریشم کے کپڑے پہننا ممنوع ہو۔

ریشم :- ۲ نخ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- زیادہ تر اس کو "نخ" ہی کہتے ہیں۔

ریش مرسل :- لٹکنے والی ڈاڑھی۔ فارسی، متروک۔

ع ریش مرسل کو نبوت کا رسالہ کہیے محسن

ریشم کا کیڑا :- وہ کیڑا جو ریشم کے کویے بنتا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- حرص دنیا مثل ریشم کے کیڑے کے ہو جس قدر زیادہ جمع کرتا ہو اس کے اندر آخر کو گھٹ گھٹ کے مرتا ہو۔ (انشائے سرور)

ریشم کی گانٹھ یا گرہ :- ریشم کی گرہ جو بڑی دشواری سے کھلتی ہو، وہ امر جس کا حل ہونا مشکل ہو۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اب کھلے کیا رشتۂ الفت پڑی ریشم کی گانٹھ
دیکھیو کتنا ہوں نہ سمجھو سہل اُلجھا امرا جرأت

ریشم کے لچھے :- ریشم سا ملائم اور چکنا، بہت ہی نرم۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- تمھارے بال اس قدر صاف اور چکنے ہیں جیسے ریشم کے لچھے۔

ریشمی :- ریشم کا بنا ہوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جوہریوں کی دوکانوں پر جواہر کا ڈھیر لگا ہو خریدار ہزار جان سے خریدنے کو کھڑا ہو کہیں پارچہ ریشمی فروخت ہوتے ہیں۔ مزدور سروں پر ڈھوتے ہیں۔ (سروج سلطانی)

ریشہ :- ۱ (بروزن پیشہ) درختوں کی رگیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کس زباں سے لعمہ دندان جاناں ہو بیاں
تار چاندی کا ہر اک ریشہ ہوا مسواک کا اسیر

ریشہ :- ۲ پھونسڑا، سوت کا تار۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ پھونسڑا ہی کہتے ہیں۔

ریشہ :- ۳ گوشت کے مہین مہین تار ایسے اجزا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- گوشت کھانے کے بعد دانتوں میں پھنسے ہوئے ریشے نکال ڈالنا چاہیے۔

ریشہ :- ۴ آم کے پھل کے گودے میں جو تار ہوتے ہیں ان کو بھی ریشہ کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم سے کہا تھا قلمی آم لانا تم تخمی آٹھا لائے وہ بھی ایسے کہ جس میں ریشے ہی ریشے ہیں۔

ریشہ خطمی :- ایک دوا کا نام۔ فارسی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

ریشہ خطمی ہو جانا :- مارے خوشی کے آپے میں نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- پیر زن تو خوش ہو گئیں مارے خوشی کے ریشہ خطمی ہو گئیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب ریشہ خطمی اسے کہتے ہیں جو کمزور نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے کمزور ہونے کا اظہار کرے۔ جیسے "ایک دو دن کے بخار میں تم سے راستہ نہیں چلا جاتا ریشہ خطمی ہو رہے ہو"۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "صحیح مفہوم کسی پر ریجھنا چاپلوسی کرنا اور بچھا جانا ہے" مگر ان معنی میں اہل لکھنؤ اب بالکل نہیں بولتے۔

ریشہ دوانی :- شرارتیں کرنا، فساد ڈالنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

وہ تپ عشق تمنا ہو کہ پھر صورت شمع
شعلہ تا نبض جگر ریشہ دوانی مانگے غالب

قول فیصل:۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

بھوں کے سوز غم نے ریشہ دوانیاں کیں
دو لکڑیاں رگڑ کر لگتی ہے آگ بن میں — قدر بلگرامی

ریشے دار:۔ وہ چیز جس میں ریشے ہوں۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ آم میٹھا تو بہت ہو مگر ریشے دار ہے۔

ریعان:۔ ہر چیز کا شروع، نوجوانی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ واللہ تم نے اس وقت یاد دلا دی قاتلِ جہان آفتِ دوراں بلائے جان ستاں عاشق کش، سرکش، قیامت قامت اور ریعان شباب چودہ پندرہ برس سے ہرگز زیادہ نہیں ہے۔ (سیر کہسار)

ریغل:۔ (بکسر اول و بیائے مجہول) لاغر حیوان۔ دبلا کمزور جانور۔ (نفائس اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریکارڈ:۔۱ اندراج، انگریزی، مذکر، رائج۔

ریکارڈ:۔۲ مسل، مقدمہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ریکارڈ:۔۳ مصالحے کی بنی ہوئی گول پلیٹ جس میں گانا وغیرہ محفوظ کر لیا جاتا ہے اور گراموفون پر خاص طریقے سے بجاتے ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ گراموفون پر ریکارڈ بجنے کو ریکارڈ لگنا کہتے ہیں۔ جو اردو ہے

ریکارڈ توڑنا:۔ کسی فن یا کام میں اس کی مقررہ حد سے آگے بڑھ جانا، سب سے سبقت لے جانا۔ اردو، صرف، رائج۔

محل صرف:۔ کمپنی باغ میں ایک شخص نے تین رات تین دن مسلسل سائیکل چلائی واللہ ریکارڈ توڑ دیا۔

ریکارڈ کرنا:۔ آواز کا ٹیپ (فیتہ) یا مصالحے کی بنی گول پلیٹ میں محفوظ کرنا۔ اردو، صرف، رائج۔

ریکھا یا ریکھ:۔ لکیر، تحریر، نشان، خط، ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

ریکھا:۔ قسمت کا لکھا، تقدیر، نصیب۔ اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

ریکھا گنت:۔ تحریر اقلیدس، ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اب عام طور سے ریکھا گرت کہتے ہیں۔

ریکھ بھیگنا:۔ (لازم) مسیں بھیگنا، رخساروں پر سبزہ کا آغاز ہونا۔ ہندی۔ (پوربی ہندوؤں کی زبان) (فرہنگ آصفیہ)

ریکھ دیکھ:۔ دیکھ بھال، نگرانی۔ عوام کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

لکھنؤ میں اہل ہنود حضرات "دیکھ ریکھ" بولتے ہیں اور اردو وال دیکھ بھال کہتے ہیں۔

ریکھیں (ریخیں) بھیگنا:۔ رخساروں پر بالوں کا نمودار ہونا، مسیں بھیگنا، جوان ہونے کی علامت ظاہر ہونا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔ (لغت دہلی)

ریگ:۱ (یائے مجہول) ریت، بالو۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

جگہ کشتی پہ ہو یارب کسی شیریں شمائل کی
جو شربت آپ دیتا ہو تو شکر ریگِ ساحل کی — اکبر

ریگ:۲ وہ ریگ جو گردے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اسے ریت کہتے ہیں۔

ریگدان:۔ ریگ رکھنے کا ظرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریگِ رواں:۔ چمکتی ہوئی ریت جو پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہو۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

(مجازی)
گرم سفر رہے پر منزل کو ہم نہ پہنچے
آوارگی نے ہم کو ریگِ رواں بنایا — مصحفی

(اصلی)
اثر منزل مقصود نہیں دنیا میں
راہ میں قافلہ ریگِ رواں کو کیا — آتش

ریگ ساعت:۔ ایک قسم کی گھڑی۔ اردو، مونث، متروک۔

قول فیصل:۔ قدیم زمانے میں گھنٹے معلوم کرنے کے لیے گھڑے میں چھید کر کے بالو بھر دیتے تھے اور جب گھڑا خالی ہو جاتا تھا تو ایک گھنٹہ پورا ہو جاتا تھا۔

ریگستان:۔ ریتیلا میدان۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب دیکھیے ہماری آپ کی خدمت کے لیے تیار۔ ناک میں نکیل پڑی ہوئی، کمر پر بوجھا لادے ریگستان، میدان، بیابان میں گردن اٹھائے بلبلاتے چلے جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ریگ یا ریت کے ذرے گننا:۔ فضول کام کرنا۔ (لغت دہلی)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ریگِ گردہ:۔ وہ ریگ جو گردے سے آتی ہے۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں اسے گردے کا ریت کہتے ہیں۔

ریگ مال:۔ وہ چیز جس سے دھات کو صاف کرتے ہیں۔ ایک قسم کا موٹا کاغذ جس پر پسا ہوا شیشہ جما ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جہاں الماریوں کے لیے رنگ اور برش لینے جا رہے ہو وہاں ریگ مال بھی لیتے آنا۔

قول فیصل:۔ اس کاغذ سے کسی چیز کے صاف کرنے کو ریگ مال کرنا کہتے ہیں۔

ریگِ ماہی :- سقنقور۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

مرغان ہوا سے تھے ہوش پراہی
نقش کف پا تھے ریگ ماہی (گلزارِ نسیم)

قول فیصل :- عوام بلا اضافت بولتے ہیں۔

ریل :- ۱ (بروزن نیل) پھرکی جس پر سوت یا تاگے لپٹے ہوں، پیچک۔ انگریزی، مونث، رائج۔

ریل :- ۲ ایک قسم کا بٹا ہوا مضبوط تاگا جو کنکوے لڑانے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اردو، مونث، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- پرسوں کنکوا لڑنے کا ریل سُتوا لینا۔

قول فیصل :- سُتوانا سوتنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ریل :- ۳ پلاسٹک کی وہ پٹی جس پر کیمرے میں تصویریں اترتی ہیں۔ انگریزی، مونث، رائج۔

ریل :- ۴ (بروزن تیل) لوہے کی پٹڑی جس پر ریل گاڑی چلتی ہے۔ انگریزی، مونث۔

قول فیصل :- اردو میں زیادہ تر ریل گاڑی ہی کو ریل کہتے ہیں۔

ریل :- ۵ ریل گاڑی۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف :- یوں کی ایک ہی کہی۔ صبح کے نو بجے تو ریل سے اتریں گے۔ ریل کے اسٹیشن سے پھر پہاڑ پر چڑھنا ہوگا۔ (سیرِ کہسار)

ریل :- ۶ افراط، انبوہ۔ اردو، مونث۔

طائروں کی ریل کی ریل اک طرف
اور چرندوں کی کلیل اک طرف (قدر بلگرامی)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ریل پیل ملا کے بولتے ہیں۔

ریلا :- ۱ (یائے مجہول) رَو، سیلاب۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- سحاب دریا بار اس پانی میں کھڑی کھڑی بڑھ رہی تھی اور پانی اس کی چھاتی تک آ گیا تھا بس اس وقت اس کو یقین ہوا کہ اب کی جو کوئی ریلا موجوں کا آیا تو میں بہ جاؤں گی۔ (طلسم ہوش ربا)

ریلا :- ۲ دھکا۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس نے ایک ہی ریلے میں اتنے بڑے پتھر کو ادھر سے ادھر کر دیا۔

ریلا :- ۳ دھار۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریلا :- ۴ مجمع، ہجوم، بھیڑ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

شہر والوں کا ساتھ ریلا تھا
لب دریا بس ایک میلا تھا (قلق لکھنوی)

ریلا آنا :- مجمع کے لوگوں کا ریلتے ہوئے کسی طرف کو آنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اتنے میں ریلا آیا تو ٹیپ کا بند سننا محال ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- زور دینا ہوتا ہو تو کہتے ہیں ایک ریلا آیا۔ جیسے "اتنے میں ایک ریلا آیا تو [illegible] چکنا چور"۔ (فسانۂ آزاد)

ریلا پیلی :- (یائے دوم و ششم مجہول) دھکم دھکا۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہاں تک کشمکش اور زور ریلا پیلی کے ہوئے کہ یقین تھا کہ گاؤ زمین کی ٹوٹ جائے۔ (طلسم فصاحت)

ریل پیل :- ۱ دھکم دھکا۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- اس مقام پر وہ چپقلش اور کشمکش تھی کہ معاذ اللہ، وہ ریل پیل تھی کہ توبہ بھلی۔ (سیرِ کہسار)

قول فیصل :- اب ان معنوں میں زیادہ تر ریلم پیل کہتے ہیں۔

ریل پیل :- ۲ زیادتی، کثرت۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

دل حزیں پہ مقرر ہو فوج غم اتری
سپاہ اشک کی خالی یہ ریل پیل نہیں (خاد)

ریل چھٹنا (چھوٹنا) :- ریل گاڑی کا اسٹیشن سے روانہ ہونا۔ اردو، مصدر، رائج۔

محل صرف :- (چھٹنا) میاں آزاد... تھوڑی دیر ٹہلا کیے تو سنا کہ ریل چھٹنے میں دو گھنٹے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

(چھوٹنا) چلنے کے وقت جب ریل چھوٹنے کو کوئی آدھا گھنٹہ باقی رہا، روپوش ہو رہے اور میرے ساتھ نہ آئے۔ (فسانۂ آزاد)

ریل گھر :- ریلوے اسٹیشن۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف :- خدمت گار واپس آیا کہ حضور، ڈاک کی گاڑی ملتی ہو... کہا اچھا آٹھ آنے ریل گھر کے دیں گے۔ (سیرِ کہسار)

ریلم پیل :- دھکم دھکا۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- آج گنگا پرشاد میموریل ہال میں بڑا مجمع تھا، بڑی ریلم پیل تھی، میرا تو دم الٹنے لگا۔

ریلم ریلا :- (یائے مجہول) باہم ایک دوسرے کو ڈھکیلنا، کسی چیز کا افراط سے آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کسی چیز کے افراط سے ہونے کے معنی میں لکھنؤ کی عورتیں ریلم ریل بولتی ہیں، جیسے آج منڈی میں آموں کی بڑی ریلم ریل تھی۔ ریلم ریلا کسی معنی میں رائج نہیں۔

ریلنا :- (یائے مجہول) ریلا دینا، دھکا دینا، پیچھے ڈھکیلنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- غول کے غول اُمڈے آتے ہیں... وہ بھیڑ بھڑکا وہ دھکم دھکا وہ ریل پیل وہ شور و شر کہ الامان الحذر ایک دوسرے کو ریلتا ہے دوسرا تیسرے کو ڈھکیلتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ریلوے :- ریل کی سڑک، ریل کا محکمہ، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف :- (معنی نمبر ۲) شمال کے رخ جو برآمدہ ہے اس میں آہنی پتیوں کی جھجری سی لگی ہوئی ہے جیسی ریلوے آفیسروں کے بنگلوں میں اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔ (میرا پہلا گناہ)

قول فیصل :- معنی نمبر ۱ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ریلوے اسٹیشن :- وہ جگہ جہاں دوسرے مقامات سے گاڑیاں آکے رکتی ہیں اور جاتی ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- اسی کو صرف اسٹیشن بھی کہتے ہیں۔

ریلوے لائن :- ریل کی پٹری۔ انگریزی، مونث، رائج۔

محل صرف :- ریلوے لائن پر چلنے میں خطرہ رہتا ہے کل ایک آدمی ریل کی زد میں آکے کچل گیا۔

قول فیصل :- جدید فارسی میں اسی کو "راہ آہن" کہتے ہیں۔

ریم :- (بروزن جیم) پیپ۔ فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

رگِ خطِ دموی نشترِ وحشت سے کھلی
ریم و خوں موجزن آنکھوں سے دمِ چند ہا — رشک لکھنوی

ریمی بواسیر :- وہ بواسیر جس میں سفید مواد یا پیپ آتی ہو۔ خونی بواسیر۔ فارسی عربی الفاظ، مونث، اطبا کی اصطلاح۔

ریمارک :- کسی چیز پر رائے یا خیال ظاہر کرنا، انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- ریمارک پاس کرنا اس کا خاص صرف ہے جو زیادہ تر انگریزی داں طبقہ ہی بولتا ہے عام طور سے یوں بولتے ہیں آپ نے جو مضمون مجھ کو دیا ہے تین چار روز کے اندر اپنے ریمارک کے ساتھ آپ کو واپس کر دوں گا۔ آپ نہ منگوائیے گا میں خود ملازم کے ہاتھ روانہ کر دوں گا۔

ریمیا :- (بروزن کیمیا) ایک علم ہے جس کے عمل سے آدمی جہاں چاہے جا سکتا ہے۔ فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں بالعموم رائج نہیں۔

رین :- رات، شب، ہندی، مونث۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رین بسیرا :- رات کاٹنا، شب باشی، ہندی، مذکر۔ اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رین گنوانا :- (متعدی) رات گزارنا، رات ضائع کرنا، رات کھونا۔ ہندی۔ گیت میں مستعمل۔ (فرہنگ آصفیہ)

رینٹ :- (یائے مجہول و نون مخفی) گاڑھا پانی جو ناک سے نکلتا ہے، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- تمہارا بچہ دبلا بھی ہو گیا ہے اور ہر وقت ناک سے رینٹ بہا کرتا ہے اس کے نزلے کا علاج کرو۔

رینٹا :- لسوڑا، سپستان۔ ہندی، مذکر، گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رینڈھا پھیلانا :- فساد برپا کرنا، جھگڑا نکالنا، اردو، صرف متروک۔

محل صرف :- یہ بے بے یہ رینڈھا پھیلا کر کیسے غٹر غوں سن رہے ہو۔ (جادۂ تسخیر)

رینڈھا چھیڑنا :- بے کار اور فضول کی باتیں کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- بسم اللہ خانم ادھر آئیں اور رینڈھا چھیڑ دیا۔ دماغ پریشان کر دیتی ہیں۔

قول فیصل :- رینڈھا لگانا بھی کثرت سے بولتی تھیں مگر اب قریب بہ متروک ہے۔

رینڈھنا :- (یائے معروف) پکانا، ابالنا، کھانا تیار کرنا۔ ہندی، (نور اللغات)

قول فیصل :- تنہا مستعمل نہیں "پکانا رینڈھنا" کی ترکیب کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں جس کے معنی ہیں پکانا اور اس کے لوازم، جیسے "مجھے شادی میں جانا تھا اس لئے میں نے آج چار بجے دن سے پکانا رینڈھنا کر فرصت کر لی اب اطمینان سے جاؤں گی"

رینڑ :- (یائے مجہول) ارنڈ کا درخت، ہندی، مذکر۔ (نفائس اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ رینڈی کا درخت اور ارنڈ کہتے ہیں۔

رَینڈی :- (بفتح اول) بیجوں کا مجموعہ جو خربوزے کے تراشنے سے نکلتا ہے۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کے بچے اور عورتیں عام طور سے اس کو لینڈی کہتے ہیں، جیسے "آج جو ہم خربوزے لائے ہیں یہ بڑے ہیں ان کی لینڈیاں بھگو کے بیج نکال لینا۔ انہیں پاگ کے کھائیں گے۔"

رِینڈی :- (بالکسر بیائے اول مجہول) ارنڈ کا بیج، اردو، مونث، رائج۔

محل صرف :۔ آج کل رنڈیاں کثرت سے آتی ہیں بچے دن رات لڑایا کرتے ہیں۔

رنڈیاں لڑانا :۔ دو آدمیوں کا ارنڈ کے بیج ہتھیلیوں پر رکھ کے رنڈی پر رنڈی رکھ کے زور دینا تاکہ ایک دوسرے کی رنڈی کو توڑ دے۔ اردو عوام اور بچوں کا کھیل۔

محل صرف :۔ تمہارا لڑکا نہ پڑھے گا نہ لکھے گا دن بھر رنڈیاں لڑایا کرتا ہے۔

ریں ریں :۱ (با کسرہ و ہردو یائے مجہول) بچوں کے مسلسل رونے کی آواز۔ اردو، مونث، رائج۔

محل صرف :۔ جب سے بیچارہ بیماری سے اٹھا ہے چوبیس گھنٹے ریں ریں کیا کرتا ہے۔

ریں ریں :۲ (بہردو یائے معروف) سارنگی کی مسلسل آواز۔ اردو، مونث، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

ریں ریں کرنا :۔ رک رک کے اور اٹک اٹک کے پڑھنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کمبخت سے کہا تھا کہ یاد کر کے روانی سے سنا دینا حسب عادت ریں ریں کر کے پڑھ دیا کم اچھی طرح یاد نہیں کیا۔

رینکنا :۔ لازم (بروزن سینکنا) گدھے کا بولنا۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔

رینکے ہو گدھا آنکے پھر گھر میں خدا کے
نے ذکر نہ صلوٰۃ نہ سجدہ نہ اذاں ہو — سودا

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ سینں پوں، سینں پوں کرنا بولتے ہیں۔

رینگ :۔ ایک قسم کا باریک کپڑا۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رینگتے ہوئے چلنا :۔ بہت آہستہ آہستہ چلنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ داروغہ اور بزاز چلے جب... کھڑکی میں دونوں... جا کر بیٹھے تو میاں خوجی بھی رینگتے ہوئے چلے اور دن سے موجود۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب اس محل پر زیادہ تر گھسٹ گھسٹ چلنا بولتی ہیں جو خاص عورتوں ہی کی زبان ہے۔

رینگٹا :۱ گدھے کا بچہ۔ ہندی، مذکر، اہل دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

رینگٹا :۲ (کنایۃً) جانوروں کا دبلا پتلا چھوٹا بچہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رینگنا :۱ (لازم) (بروزن سینکنا) آہستہ آہستہ چلنا، جوں کی چال چلنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اقوہ، بڑا دھاوا کیا ابھی کدھر میاں! کچھ ٹھکانا ہے۔ ہاں رینگتے رینگتے پہنچ ہی جاؤ گے۔ (فسانۂ آزاد)

رینگنا :۲ کیڑے، جوں، چیونٹی وغیرہ کے چلنے کے لئے مستعمل ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دیکھو میری پیٹھ پر شاید کھٹمل رینگ رہا ہے۔

رینگن ہونا :۔ جسم پر کسی کیڑے کا رینگتے ہوئے محسوس ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ پیٹھ پر رینگن سی محسوس ہوئی اب جو دیکھتی ہوں تو یہ بڑا کنکھجورا۔

قول فیصل :۔ کبھی کبھی عوام مرد بھی بول دیتے ہیں۔

رینگنی :۔ ایک درد کا نام جس کو عرق النسا کہتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ بکسر عین و نون عرق النسا کہتے ہیں۔ ہندی میں اس کو راگھن بھی کہتے ہیں۔

رَینی :۱ (بالفتح اول) (رین بمعنی رات سے بنایا ہے) وہ سدھا ہوا پرند جو راتوں کو بولے۔ جیسے رینی بلبل۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رِینی :۱ (بکسر اول و سکون دوم مجہول و کسر سوم) کسم کو کپڑے میں رکھ کے پانی کے ذریعہ سے رنگ چوانے کو رینی کہتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بقول مولف فرہنگ اثر لکھنؤ میں بکسر اول نہیں بالفتح اول بولتے ہیں۔ پلیٹس سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

وہ دیہاتی لڑکی وہ مست شباب
وہ رنگت کہ رینی کا ٹپکا شہاب — اثر لکھنوی

اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

رِینی :۲ چھوٹی دیوار جو قلعے کے گرد اگرد بناتے اور اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ رکھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

رَینی بلبل :۔ وہ سدھا ہوا بلبل جو رات کو بولے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

رِینی ٹپکانا :۔ (متعدی) کسم کو کپڑے میں رکھ کے پانی کے ذریعے سے رنگ چوانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ اس کا لازم رینی ٹپکنا بھی کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

رینی چڑھانا :۔ (متعدی) بھیگے ہوئے کسم کو رنگ نکالنے کے لئے کپڑے میں رکھ کے لٹکانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ اس کا لازم رینی چڑھنا بھی بہت کمی کے ساتھ

بول دیتے ہیں۔

ریمی چڑھنا:- حیض سے ہونا۔ (لغت دہلی)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ریو:- (یائے مجہول) ریا۔ فارسی، متروک۔

خطالے کے بشر کو وہ اڑا دیو
پہنچا حمالہ پاس بے ریو (گلزار نسیم)

ریوالور:- پستول۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:- داروغہ جی نے پہلے فیر کر دیا ورنہ ڈاکو کے پاس بھی ریوالور تھا۔

قول فیصل:- ریوالور اس پستول کو کہتے ہیں جس سے ایک وقت میں کئی فائر مسلسل کئے جا سکیں۔ اسی کو عوام پنچہ بھی کہتے ہیں۔ ڈاکوؤں اور بدمعاشوں کی اصطلاح میں اس کو "باجا" کہتے ہیں۔

ریے واؤ زبر زدہ ہو:- جاؤ۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:- اب نہیں بولتے۔

ریوڑ:- (بکسر اول و فتح سوم و بیائے مجہول) بھیڑوں اور بکریوں کا گلہ، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:- اب زیادہ تر کبوتروں کے مجمع کو عورتیں ریوڑ کہتی ہیں۔ اور مونث بولتی ہیں جیسے "اب جو وہاں پہنچتی ہوں تو کیا دیکھتی ہوں کہ سب ریوڑ اتری ہوئی ہے کوئی تماشے کا آدمی نہیں ہے"

ریوڑی:- (بکسر اول و سکون دوم مجہول و ضم ہمزہ بشکل واو و کسر چہارم) ایک قسم کی مٹھائی جو گڑ کو پرتل جما کر بناتے ہیں گٹھیا۔ اردو، مونث، عوام کی بول چال۔

قول فیصل:- فصحائے لکھنؤ "گُٹھیا" ہی کہتے ہیں۔

ریوڑیاں سی بٹ جانا:- (کنایۃً) فوراً خرچ ہو جانا۔ (فقرہ) جیسے ہی ترک قرض کا پھیرا یا تنخواہ آئی اور ریوڑیاں سی بٹ گئیں۔ پھر وہی بنیے کی منت خوشامد۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ کی عورتیں گھنٹیوں کی طرح بٹ جانا بولتی ہیں۔

ریوڑی کا کیا الٹا کیا سیدھا:- آسان کام۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:- اب نہیں بولتے۔

ریوڑی کے پھیر میں آنا (آجانا):- پریشان ہونا، مصیبت میں گرفتار ہونا، کسی لالچ کی وجہ سے کسی آفت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

(آنا) آئے گی پھیر میں وہ ریوڑیوں کے
لوں گی جس دم حساب تل تل کا (جان صاحب)

(آجانا) کوڑی کو پوچھتا نہیں کوئی یہ حال ہے
اہل کمال آ گئے ریوڑی کے پھیر میں (رضا فرنگی محلی)

ریوڑی کے پھیر میں آنا (آجانا):- ۲- چند دوست ایک جگہ اکٹھا ہوتے ہیں تو باہم اس طرح پوچھتے ہیں کہ تم کتنی ریوڑیاں کھاؤ گے اس طرح کہ پہلے ایک پھر ایک دو گنا پھر اس سے دگنے کا دگنا۔ چونکہ یہ صورت بظاہر آسان نظر آتی ہے پس سب کے کوئی نہ کوئی اس میں سے بول اٹھتا ہے کہ ہم اس طرح دس دفعہ کھا سکتے ہیں۔ ریوڑیاں کھانے کی نوبت آتی ہے تو کھاتے کھاتے منہ دکھنے لگتا ہے اور یار لوگ قہقہہ لگاتے اور چڑھاتے جاتے ہیں کہ اب ریوڑی کے پھیر میں آ گئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اب یہ طریقہ رائج نہیں۔

ریوڑی کے پھیر میں پڑنا:- مصیبت میں پھنسنا۔ اردو صرف، متروک۔

ریوڑی کے تیری پھیر میں گتا سی مری جان
حلوائی نے ارمان تو تل بھر نہ نکالا (جان صاحب)

ریول:- خانگی کبوتروں کا صحرا میں جا کر چرنا۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں اسے چریا پر جانا کہتے ہیں۔

ریولیا:- کبوتر خانگی جو صحرا میں جا کر دانہ کھا کر واپس آئے۔ ہندی، مذکر، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں اسے چریا کا کبوتر کہتے ہیں۔

ریوند چینی:- (یائے اول مجہول) ایک دست آور دوا کا نام ہے۔ فارسی، مونث، اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف:- تم نے قبض کی شکایت کی تھی میں ریوند چینی بڑھا دی ہے تمہاری مشکل آسان ہو جائے گی۔

قول فیصل:- عربی میں راوند کہتے ہیں۔

ریویو:- نظر ثانی، تبصرہ، رائے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ریہ:- (یائے مجہول) ایک قسم کی کھاری مٹی جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہیں۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل:- فارسی میں یائے معروف کے ساتھ ہے۔ (از بیان)

ریہرسل:- (بکسر اول و بفتح سوم و پنجم) مشق۔ انگریزی، مونث، رائج۔

ریہڑ:- بنجر آراضی جس میں ریہ ہو۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں ایسی زمین کو بنجر کہتے ہیں۔

ریہو:- (یائے مجہول) روہو مچھلی۔ ہندی، مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ رہو یا روہو کہتے ہیں۔

ڑ

ڑ:- یہ حرف ہندی سے مخصوص ہے اس سے کوئی حرف شروع نہیں ہوتا۔ حساب جمل میں "ر" کے برابر اس کے بھی ۲۰۰ عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اسے رائے ثقیلہ اور رائے ہندی بھی کہتے ہیں۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل:- اردو میں اس کا تلفظ ڑے کیا جاتا ہے اور ہندی میں "ڑا" کہتے ہیں۔
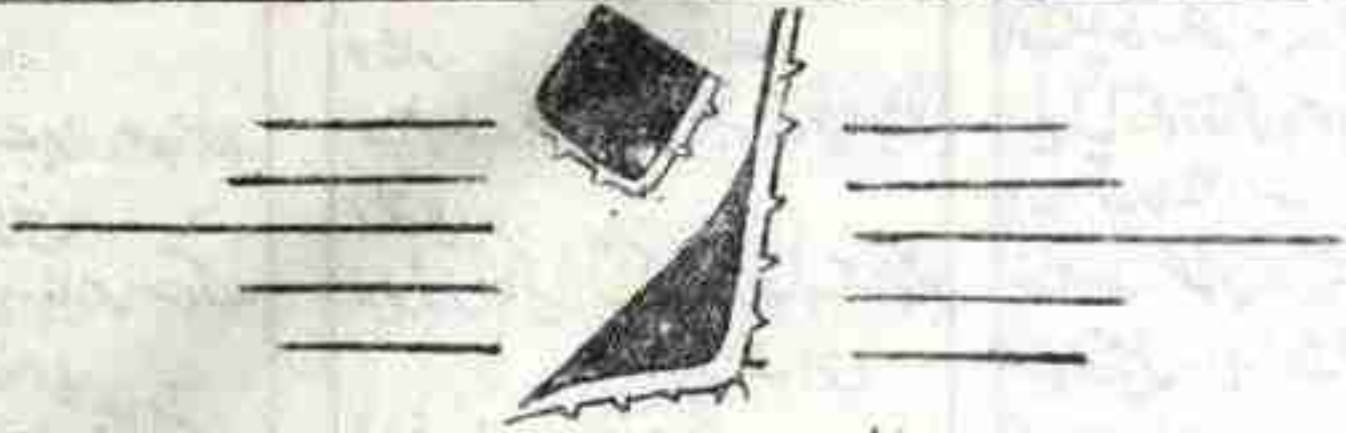
ز :- ۱ اردو کا پندرھواں، فارسی کا تیرھواں اور عربی کا گیارھواں حرف۔ مؤنث، رائج۔

محل و موقع :- رے کی کتابت قریب اختتام ہے اب زے شروع ہونے والی ہے۔

قول فیصل :- اردو میں اس لفظ کا تلفظ "زے" ہے اور فارسی میں "زائے معجمہ" اور "زائے منقوطہ" یا "زائے ہوز" کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے ۷ عدد مقرر ہیں۔

ز :- ۲ یہ حرف کبھی جیم عربی، کبھی جیم فارسی، کبھی سین مہملہ، کبھی شین معجمہ، کبھی غین معجمہ، کبھی فائے نقطہ دار سے (ف)، کبھی کاف تازی (ک)، کبھی ہائے ہوز (ہ) اور کبھی یائے تحتانی (ی) سے بدلتا ہے اور کبھی زائد بھی آتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

ز :- ۳ نظم میں "از" کا اختصار ہے۔ جیسے ازبس سے زبس۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا سہل سمجھتا ہے تو اس صاف زبان کو
گر سات جنم لیوے تو بالفرض زِ تقدیر
ایسا نہ ہو اک لفظ زبان سے تری جاری
پیدا کرے ہرگز نہ ترا نطق وہ توقیر
(عبرۃ الغافلین)

زا :- ۱ زائیدن مصدر کا امر، زائیدہ پیدا شدہ جیسے "ہندوستان زا" ہندوستان کا پیدا شدہ، ولایت زا (ولایت کا پیدا شدہ)۔ فارسی، مفعول۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ان معنوں میں بہت کمی کے ساتھ میرزا استعمال کرتے ہیں، جو میرزادہ کا مخفف ہے اور جس کے معنی ہیں سیدزادہ۔ ہندوستان زا، ولایت زا وغیرہ کی ترکیبیں اب بالکل رائج نہیں۔

زا :- ۲ (مرکبات میں) زاینده، پیدا کرنے والا، جننے والا۔ جیسے برق زا، نغمہ زا، فتنہ زا۔ فارسی اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ہزاروں فتنے اٹھائے جدھر کو جا نکلے　　مؤنث
جہاں میں تم ہو عجب فتنہ زا سنو تو سہی (فرہنگ آصفیہ)

زابل :- (بکسر سوم نیز بفتحہ) ولایت سیستان کے ایک شہر کا نام۔ فارسی، مذکر۔

زابلی :- ۱ شہر زابل کا رہنے والا ۲ زابل کی زبان۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل و موقع :- نسیم سحر لہراتی ہوئی چمن میں قدم دھرتی ہے۔ شاخ گل جھوم جھوم کر کورنش پر کورنش کرتی ہے۔ بلبل اگرچہ کابلی نہیں۔ لیکن بقول آغلیتہ فارسی زبان ہے زابلی نہیں۔ (فسانہ آزاد)

زاج :- پھٹکری۔ عربی، مؤنث، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل :- اطبا نسخوں میں لکھتے ہیں۔ عام بول چال میں نہیں۔

زاجر :- سرزنش کرنے والا، گھڑکنے جھڑکنے والا۔ عربی، صفت (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو کے لئے غیر مانوس ہے۔

زاج سفید :- پھٹکری۔ فارسی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل :- اطبا نسخوں میں تحریر کرتے ہیں۔ زاج سفید کے معنی سفید پھٹکری لکھنا چاہیے۔ اس لئے کہ پھٹکری کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک پھٹکری گلابی رنگ کی ہوتی ہے جسے فارسی ترکیب "زاج احمر" کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا ترجمہ گلابی پھٹکری زبانوں پر ہے۔

زاد :- ۱ زائیدہ، پیدا شدہ، جنا ہوا۔ جیسے آدم زاد، پری زاد وغیرہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

غ گویا ہوا طائر چمن زاد　　(گلزار نسیم)

قول فیصل :- ترکیب ہی کے ساتھ اردو میں رائج ہے۔ فارسی میں بمعنی سن و سال بھی ہے۔

زاد :- ۲ (اس لفظ کے مرکبات میں تذکیر و تانیث مضاف الیہ کے اعتبار سے ہوتی ہے) راہ کا توشہ۔ عربی ؛

ہم سے عمل نیک جو دو چار بھی ہوتے　　تو کل
ہنگام سفر زاد سفر خوب نکلتا　　(نور اللغات)

قول فیصل :- اب اہل لکھنؤ عام طور سے مذکر ہی استعمال کرتے ہیں۔ مضاف الیہ چاہے مذکر ہو چاہے مؤنث، دیکھو زاد راہ۔

خدا کو ہر طرح سے بخش دے گا رونے والوں کو
کہ ہرگز زاد عقبےٰ کچھ مہیا ہو نہیں سکتا
(اوج لکھنوی)

زاد آخرت :- توشۂ آخرت۔ فارسی، فصیح، رائج، مؤنث۔

؎ اپنی زاد آخرت پر شرم آتی ہے مجھے قمر

قول فیصل :- زبانوں پر اب مذکر ہے۔

زاد بوم :- (اضافت مقلوب) جائے پیدائش، وطن۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے فتح پور زاد بوم اپنی سالم
آئے مدت ہمیں یہاں گزری (قران السعدین)

زاد راہ :- توشۂ راہ، راستے کا خرچ۔ فارسی، مؤنث۔

دی دعا یار نے جو وقت سفر تسلیم لکھنوی
میں یہ سمجھا کہ زاد راہ ملی (نور اللغات)

قول فیصل :- اب مذکر ہی مستعمل ہے۔ چنانچہ خدا جسم فرہنگ اثر لکھتے ہیں میری زبان پر مذکر ہے یہی فیصلہ جلال کا ہے اور یہی اندراج پلیٹس اور فیلن میں ہے۔

زاد سفر :- زاد راہ، سفر خرچ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہم سے عمل نیک جو دو چار بھی ہوتے
ہنگام سفر زاد سفر خوب نکلتا رشک

زاد عقبیٰ :- وہ عمل صالح جو آخرت میں کام آئے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

خدا تو ہر طرح سے بخش دے گا رونے والوں کو
کہ ہرگز زاد عقبیٰ کچھ مہیا ہو نہیں سکتا
آرزو لکھنوی

زادہ :- (ترکیب کے ساتھ) جنا ہوا، پیدا کیا ہوا جیسے شہزادہ، رئیس زادہ وغیرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

شاہ زادے پر فدا تھے سب جوانان وطن فراست
ایسا کچھ جھک جھک کے سب اکبر ذیشان سے زیدپوری

قول فیصل :- ترکیب ہی کے ساتھ مستعمل ہے اردو میں اس کا مؤنث زادی ہے۔ جیسے حرام زادی، ماں زادی، شہزادی وغیرہ۔

؎ جبرئیل کی خوزادیاں بندی میں آئی ہیں دبیر

زار :- ۱ شہنشاہ روس کا لقب۔ انگریزی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- زار روس کی ترکیب سے مستعمل ہے روس کی ملکہ کا خطاب انگریزی میں زارینہ ہے جس کو اردو میں عمومیت نہیں حاصل ہوئی۔

زار :- ۲ (مرکبات میں) کسی شے کی کثرت، کسی چیز کی افراط، جگہ، مقام و محل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دھوتا ہے دل کے داغ چمن لالہ زار کا
سردی جگر کو دیتا ہے سبزہ کچھار کا انیس

قول فیصل :- مؤلف غیاث اللغات نے بحوالہ سراج اللغات لکھا ہے کہ زار بمعنی مکان و کثرت اور انبوہ کسی چیز کا جیسے لالہ زار و گلزار و بازار وغیرہ بازار کہ بمعنی جائے کثرت، بلا ہے بالخفف ابا کا بمعنی طعام۔ یعنی وہ جگہ جہاں طعام بکثرت ہو۔ اسی طرح کارزار بمعنی جنگ کہ محل کثرت کار ہے۔

زار :- ۳ ضعیف، لاغر، دل فگار، نالاں، آزردہ، غمگین۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

آئی تو یہ زار و نیم جاں تھا
آپ اپنی قضا کا نوحہ خواں تھا (گلزار نسیم)

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم خراب و خستہ اور نازک بھی ہے جیسے حال زار، حالت زار یا زار حالت۔

زار :- ۴ کامل۔ جیسے عاشق زار۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- فارسی کے کئی لغت دیکھ ڈالے مگر یہ معنی نہیں ملے۔ صاحب فرہنگ اثر نے بھی لکھا ہے کہ غالباً میری طرح زار بمعنی کامل کسی کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ اس کے معنی ہیں نحیف و آزردہ غمگین، عاشق زار میں بھی یہی مفہوم ہے۔

زار :- ۵ رنج و غم۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

زار :- ۶ فریفتہ۔ فارسی لفظ۔

رشتے کی طرح سے درد نداں کا تیرے زار تعشق
ساکن ہے کوچہ گھیرا آبدار میں (نور اللغات)

قول فیصل :- اس کا مفہوم دبلا پتلا کمزور و ناتواں ہے چنانچہ مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے "یہاں بھی وہی دبلے پتلے کا مفہوم۔ رشتے (تاگے) کا لفظ اسی طرف اشارہ کر رہا ہے۔"

زار زار رونا :- بہت رونا، زار و قطار رونا، اس طرح رونا کہ آنسوؤں کا ایک سلسلہ جاری ہو جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غالب خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں
روئیے زار زار کیا کیجئے ہائے ہائے کیوں غالب

قول فیصل :- واو عاطفہ کے ساتھ زار و زار رونا بھی استعمال ہوا ہے مگر اب اس صورت سے نہیں بولتے۔

جب گرا یہ تو رو دیا زار و زار حقیقت
اور چلا ایک سمت کو لاچار (ہشت گلزار)

زار نالی :- بے قراری سے رونا، عاجزی سے فریاد کرنا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- اے میں کہتی ہوں آخر تم یہ زار نالی کیسی ہے؟ کہاں کی ایسی مصیبت خدانا کردہ پڑ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

زار وزبول ہونا :- خراب و خستہ ہونا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ دل وجگر دونوں کا ناحق خون ہوتا ہے۔ ہر دم کے گھٹنے سے حال زار وزبوں ہوتا ہے۔ (انشائے بہار)

زار وقطار رونا:۔ بہت رونا، پھوٹ پھوٹ کے رونا، آنسوؤں کا تانتا باندھ دینا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

چپکے چپکے برنگِ ابرِ بہار
رو رہی ہے اکیلی زار وقطار　　قلق

قولِ فیصل:۔ مؤلفِ فرہنگِ آصفیہ نے زار زار آنسو بہانا بھی لکھا ہے جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زار ونزار:۔ (نزار بروزنِ قرار) دبلا پتلا، کمزور، لاغر۔ فارسی مترادف، صفت، فصیح، رائج۔

ہے روایت فخر اسوا کسی کا تھا رسول
اس جگہ شہرِ مدینہ میں ہوا اس کا نزول
جس محلے میں بہم رہتے تھے حسنینؑ وبتولؑ
ایک لڑکی کھڑی دروازے پہ بیمار وملول
خط لیے کہتی تھی بیروے سے تکی زار ونزار
اِدھر آ تجھ کو خدا کی قسم اے ناقہ سوار
(سکندر پنجابی)

زار ونزار رونا:۔ زار نزار رونا، بہت رونا، اردو، صرف۔

او رلے کے چلے وہاں سے کہار　　جانؔ صاحب
رو تی جاتی تھی میں تو زار ونزار　　(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ جانؔ صاحب نے زاروں زار رونا کہا ہے زار ونزار رونا نہیں ہے۔ زاروں زار رونا عورتوں کی زبان تھی جو اب متروک ہے غالباً سہو کاتب سے یہ صورت ہوگئی۔ چنانچہ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں: "حضرت مؤلف (نور اللغات) اس سے ماقبل زار ونزار کے معنی دبلا پتلا ناتواں لکھ چکے ہیں مگر یہاں اسے زار نزار رونا سے مابعد کیے دیتے ہیں۔ بظاہر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ عورتیں زار زار رونے کو زاروں زار رونا کہتی ہیں (انھیں) حضرت مؤلف اسی کو زار ونزار رونا پڑھ گئے، زاروں کا واؤ واؤ عطف ہوگیا اور اس کا نون دوسرے زار سے مل کر نزار ہوگیا اور اس طرح زاروں زار نے زار ونزار کا چولا بدلا۔ یہ لغت نگاری تو نہیں ہوئی اور جو چاہے کہیے۔"

زاری:۔ گریہ، رونا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

گو کہ شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری نہ کر
پھر وہی محفل وہی تیرا شبستان غم نہ کھا
رجب علی بیگ سرور

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم اظہار عاجزی و بیکسی بھی ہے جیسے جب زیادہ الحاح وزاری اجلال نے کی ملکہ نے کہا تو بھی بڑا بے وقوف کا ٹھ کا الّو ہے..... بھپکے غمزے کرتا ہے۔ نہ شراب و کباب۔ (طلسم ہوش ربا)
یہ لفظ ملا کے زیادہ بولتے ہیں تنہا نسبتاً کم مستعمل ہے آہ وزاری، گریہ وزاری، نالہ وزاری، الحاح وزاری وغیرہ کی ترکیبوں سے زبانوں پر ہے کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

قاسم کے جو ہم سن ہیں وہ سب کہتے ہیں زاری
اک ایک پہ اندوہ وغم ورنج ہے طاری　　انیس

زاغ:۔ کوا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جہاں رقص کرتے تھے طاؤس باغ
لگے بولنے واں منڈیروں پہ زاغ　　میر حسن

زاغِ آبی:۔ ایک آبی پرند جو اکثر مچھلیاں پکڑ پکڑ کے کھاتا ہے اور پانی کے اندر غوطہ لگا کے اس طرح اڑتا ہے کہ ایک بوند بھی اس کے جسم پر نہیں معلوم ہوتی۔ جل کوا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں جل کوا ہے۔

زاغِ قلم:۔ قلم کا وہ حصہ جو سیاہی میں ڈوب جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وصف لکھے جو ترے گورے بدن کے میں نے
ہوگئی زاغ قلم کی وہیں منقار سفید　　ناسخ

زاغ کماں:۔ کمان کے ہر گوشے کی نوک۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

خال ابروئے یار کا کتنا خرہ کے پاس ہے
نوف زخم تیر کا زاغ کماں رکھتا نہیں　　صبا

زاغول:۔ (واؤ مجہول) لوہے کا ایک اوزار، کدال۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف:۔ ملازمان نقاب دار کلہاڑے، زاغول ..... ہاتھوں میں لئے ہوئے ہوا پر اڑ رہے ہیں۔
(طلسم ہوش ربا)

زال:۔ ۱ بڑھی سفید بالوں والی عورت۔ فارسی صفت، مؤنث، فصیح، رائج

قولِ فیصل:۔ تنہا مستعمل نہیں ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں جیسے پیرزال، دنیا۔ زال فارسی میں بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت دونوں کے معنی ہیں مگر اردو میں بڑھی عورت سے مخصوص ہے۔

زال:۔ رستم کے باپ کا نام جو سام بن نریمان پہلوان کا بیٹا تھا۔ فارسی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ اے بہادران! نریمان ہے۔ نہ سام ہے۔ نہ صفحۂ ہستی پر نشان زال خوں آشام ہے
(طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل:۔ رستم کے باپ زال کے بال پیدائشی سفید تھے اس واسطے زال (بڑھیا) نام ہوا۔

زال دنیا:۔ دنیا کو جس کی صحیح عمر کا کسی کو علم نہیں بڑھی عورت سے کنایہ کرتے ہیں۔ فارسی

ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

زالِ دُنیا اپنی آنکھوں سے لگائے گی رکاب
پیرِ یوسف کی دعا اس وقت ہوگی مستجاب
　　　　صفی لکھنوی

قولِ فیصل:۔ زالِ دنیا کا استعمال برائی کے محل پر زیادہ ہے۔

زالِ دنیا دست رہی ہے نوجوان کو فریب
حیلہ سازی میں ہے کیا دل شیر مرد شاہ کا　　　قلق

زالِ کوفہ:۔ ایک بڑھیا کا لقب جو کوفے میں رہتی تھی۔ اسی بڑھیا کے گھر کے تنور سے جناب نوحؑ کے طوفان نے جوش مارا تھا۔ مگر اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچا۔ فارسی، مؤنث۔ (لغاتِ کشوری)

زالِ مدائن:۔ ایک بڑھیا مدائن میں تھی کہ اس کا کوٹھڑی نوشیروان بادشاہ کے مقامِ نشست کے پاس تھی اور اس کے کھانا پکانے کے وقت دھوئیں سے نوشیروان کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ ہر چند نوشیروان زر کثیر دیتا رہا مگر بڑھیا نے اپنی کوٹھڑی نہ بیچی اور نہ بادشاہ نے زبردستی قبضہ کیا۔ فارسی، مؤنث۔ (لغاتِ کشوری)

زانو:۔ جانگھ، گھٹنا، ران۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مشغلہ تھا یہ شبِ ہجر میں ہمدم اپنا
سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا　　　رند

زانو بدلنا:۔ نشست میں زانو کا بدلنا اور دوسرے زانو کے بل بیٹھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اٹھے دیا دل نے اس انجمن سے
کیا قصہ سُو بار زانو بدل کر　　　داغ

قولِ فیصل:۔ اس کا استعمال ایسے محل پر زیادہ ہے کہ جب کوئی کہیں بیٹھا ہو اور وہاں سے اٹھنا چاہے مگر آداب محفل یا اور کسی مجبوری سے نہ اٹھ سکے۔

زانو بہ زانو:۔ زانو سے زانو ملا کے بیٹھنا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

لاکھ معشوقوں کے بے زانو بہ زانو کا مزہ
ڈھونڈھتا تھا اس لیے پہلو ترے دیوار کا　　　شرف

زانو بہ زانو بیٹھنا:۔ زانو سے زانو ملا کے بیٹھنا، بھڑ کے بیٹھنا، کسی کے اتنا قریب بیٹھنا کہ ران سے ران مل جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ محمد عسکری اندر داخل ہوئے۔ بیگم صاحبہ کے پاس زانو بہ زانو بیٹھ کر کہا ... ذرا سی بات میں کوئی اس قدر روٹھ جاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زانو پر سر جھکانا:۔ (متعدی) صدمہ یا غور و فکر کی حالت میں ایسا کرتے ہیں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آخر یہ کون سی گتھی سلجھ رہی ہے کہ بڑی دیر سے زانو پہ سر جھکائے بت بنے بیٹھے ہو۔

زانو پہ سر جھکنا:۔ (لازم)۔ غور و فکر میں مبتلا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عالم روشن ہے زمانے میں مرے اشعار سے
سر جھکا جب فکر میں زانو پہ میں خاتم ہوا　　　ناسخ

زانو پر سر رکھنا:۔ (کنایتہً) شرمندہ ہونا، متفکر ہونا، فکرمند ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہیں منفعل جو عشق کی بازی کو ہار کے
زانو پہ سر کو رکھتے ہیں ہم چال چوک کر　　　شعور

زانو پر سر ہونا:۔ (کنایتہً) فکرمند ہونا، تفکر کی وجہ سے سر جھکا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فکر سے یں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی　　　ناسخ

زانو پر ہاتھ مارنا:۔ باکمال آدمی کسی دوسرے باکمال آدمی کے کسی غیر معمولی کمال کو سن کے یا دیکھ کے انتہائی تعجب کی حالت میں ایسا کرتا ہے، کنایۃً انتہائی متعجب ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیوانے ہیں ہمارے کا گر ذکر چل پڑے
زانو پہ ہاتھ مار کے مجنوں اچھل پڑے　　　سودا

قولِ فیصل:۔ زیادہ سر دھنا اور خوشی کے محل پر بھی کیا کرتے ہیں۔

ہاتھ زانو پہ وجد میں ماریں
حظ اٹھا کر زبان چٹخارا　　　(اردوئے الف)

زانو پوش:۔ وہ کپڑا جو کھانا کھاتے وقت گھٹنوں پر ڈال لیتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔ انگریزی میں اسے نیپکین (رائے مجہول) کہتے ہیں۔ زانو پوش نیپکین کا ترجمہ معلوم ہوتا ہے بہرحال ترکیب اچھی اور قابلِ قبول ہے۔ اگر یہ لفظ رائج ہو جائے تو بہت بڑی کمی پوری ہو سکتی ہے۔

زانو پیٹنا:۔ رنج و الم کا اظہار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب سے ماں کی خبر مرگ سنی ہے زانو پیٹ پیٹ کے نیلے کر لیے ہیں کئی دفعہ تو غش آ چکا ہے۔

زانو توڑ کر (کے) بیٹھنا:۔ زانو کے بل بیٹھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھینچ لے ہاتھ جو کچھ دستِ رسِ انسان کا ہو
توڑ کر بیٹھ رہے پاؤں کو زانو کی طرح　　　جلال

زانو توڑنا:۔ ادب سے بیٹھنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ زانو توڑ کے بیٹھنا بولتے ہیں۔

زانو تولنا:۔ زانو بدلنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ زانو بدلنا بولتے ہیں۔

زانو تہ کر کے بیٹھنا:۔ باادب بیٹھنا، مؤدب بیٹھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب بڑے کے سامنے بیٹھو تو زانو تہ کر کے بیٹھو یہی تہذیب ہے۔

قول فیصل:۔ فارسی میں زانو تہ کردن ہے۔

زانو ٹیک کے نذر دینا:۔ دربار شاہ دکن میں یہ طریقہ ہے کہ بادشاہ کرسی پر رونق افروز ہوتا ہے اہل دربار جو قواعد سے واقف ہیں بیٹھا زانو زمین پر ٹیک کر نذر پیش کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

زانو جمانا:۔ (متعدی) پٹھ کر جانا، گھوڑے پر جم کر بیٹھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر ران پٹری جمانا ہے۔

زانو دبا کے:۔ (کنایتہ) پاس، بھڑ کے، بہت قریب

جا بیٹھی پری دبا کے زانو (اختر شاہ اودھ)
اک بیٹھی عزا گرم پہلو (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ زانو دبا کے بیٹھنا ہے شعر سے بھی یہی ظاہر ہے اور عام بول چال میں بھی یہی ہے۔

زانو زانو:۔ زانو تک بلند۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

برسوں ہم روتے پھرے ہیں ابر سے
زانو زانو اس گلی میں گل ہے یاں — میر

قول فیصل:۔ فارسی میں تا بہ زانو کہتے ہیں۔

زانوے سر اٹھانا:۔ کنایتہ فکر سے فراغت پانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کیا سخن سنجی سے حاصل جو سخنداں ہی نہیں
زانوئے فکرت سے اب تا حشر بس اپنا سر اٹھا — ناسخ

زانو کے تلے دابنا:۔ کسی کے سینے پر زانو رکھ کر اس کے بدن کو دور دینا تاکہ جنبش نہ کر سکے۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

میں نہ تڑپا جو دم ذبح تو باعث یہ تھا
کر رہا تھا نظر عشق کا آداب مجھے
ورنہ وہ شوخ کہ جو گل سے بھی نازک ہو سوا — ذوق
لیوے اس طرح سے زانو کے تلے داب مجھے

زانوئے ادب تہ کرنا:۔ شاگردی اختیار کرنا، مؤدب بیٹھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اچھے اچھے حکیم ادیب اور علمائے ادیب اس کے سامنے زانوئے ادب تہ کرتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

زانی:۔ زناکار مرد، عورت سے ناجائز تعلق کرنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قرآن مجید میں بالتصریح ہے کہ زانی اور زانیہ کو سو سو کوڑے لگاؤ۔

قول فیصل:۔ اس کی تانیث زانیہ ہے۔ عربی میں جس کی اصل زانیۃ ہے۔

زاویہ:۔ کونا، گوشہ۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا مستعمل نہیں زاویہ نشین کی ترکیب سے تعلیم یافتہ طبقہ کبھی بول دیتا ہے۔ اس کی اصل زاویۃ ہے مادہ زوی اور جمع زوایا ہے۔

زاویہ:۔ دو خطوط مستقیم کے ایک نقطے پر ملنے سے جو کونا پیدا ہو اسے زاویہ کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، اصطلاح اقلیدس۔

زاویۂ حادّہ:۔ تنگ کونا جو قائمے سے چھوٹا ہو۔ عربی، مذکر، اصطلاح اقلیدس۔

زاویۂ قائمہ:۔ ایک خط مستقیم پر دوسرا خط مستقیم اس طرح واقع ہو کہ اس خط کے دونوں جانب برابر کے زاویے پیدا ہوں تو اسے زاویہ قائمہ کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، اصطلاح اقلیدس۔

زاویۂ مستقیم الخطین:۔ وہ زاویہ جو سطح مستوی پر دو خطوں کے ملنے سے پیدا ہو۔ عربی، مذکر، اصطلاح اقلیدس۔

زاویۂ مسطحہ:۔ وہ زاویہ جو دو مستقیم خطوں کے ایک نقطہ پر ملنے سے پیدا ہو بشرطیکہ وہ دونوں خطوط مل کر ایک مستقیم خط نہ ہو جائیں۔ عربی، مذکر، اصطلاح اقلیدس۔

زاویۂ منفرجہ:۔ چوڑا کونا جو قائمے سے بڑا ہو۔ فارسی، مذکر، اصطلاح اقلیدس۔

زاویۂ نظر (نگاہ):۔ سطح نظر، رائے، نصب العین۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ سائنس کا مسئلہ ہے اس میں کسی کا زاویہ نظر کچھ اور کسی کا کچھ ہے اس میں برا ماننے کی بات نہیں۔

زاہد:۔ وہ شخص جو دنیا اور مال دنیا سے رغبت نہ رکھے، پرہیزگار، عبادت گزار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سرور ہے یہ جہاں میں کہ شیخ و زاہد و رند
بہ طرہات و ظرافت ہم کریں ہیں کلام — سودا

مسجد میں بلاتا ہے ہمیں زاہد نافہم
ہوتا جو اگر ہوش تو میخانے نہ جاتے — امیر

زاہد خشک:۔ وہ زاہد جسے عبادت کا شوق ہو، وہ عابد جو عشق الٰہی کی دولت سے محروم ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کوڑی بھی کیا نہ خرچ کی پیسے زاہد خشک
کیا مفت میں ہم تارک لذات ہوئے — نیر

زاہد صد سالہ:۔ وہ شخص جو سالہا سال سے عبادت

ریاضت اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کر رہا ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ زاہد صد سالہ بھی دیکھے تو اس بت بے پیر کی پرستش کرے۔ (فسانۂ آزاد)

زاہد کا کیا خدا ہے ہمارا خدا نہیں :۔ معلوم نہیں کس کا مصرع ہے مگر ضرب المثل کی حدوں میں آ گیا ہے۔ (نیرنگ اثر)

زائچہ :۔۱ وہ کاغذ جو نجومی بچے کی پیدائش کے وقت بناتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ گرہ سالانہ جس کی تیرے ہاتھوں سے پڑی
زائچہ کیسا ہے اس بچے کا بتلا تو سہی
منشی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

پھر جو چمکے گا ستارہ قوم کے اقبال کا
ہو گا خواہش کے موافق زائچہ ہر سال کا
منشی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

زائچہ :۔۲ رمل کی شکلیں جو رمال قرعہ ڈال کے کھینچتے ہیں۔ فارسی، مذکر، رمالوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ خواجہ زادوں نے موافق سوال امیر کے قرعہ پھینکا اور زائچہ کھینچا۔ (طلسم ہوش ربا)

زائچہ بنانا :۔ رمل کے ذریعے بچے کی آئندہ زندگی کا نقشہ تیار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بیٹھے گا وہ زائچہ بنا کے
گویا ہوئی دست بستہ آ کے (گلزار نسیم)

زائچہ دیکھنا :۔ قسمت کا حال دیکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کبھی دیکھے مرا زائچہ کوئی رمال
پڑ نہ جائے رگ تقدیر کو بانسا الٹا — داغ دہلوی

زائچہ کھینچنا :۔ رمل کے ذریعے سے کسی کی قسمت کا حال معلوم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھینچ یوں رمال میرا زائچہ
شکل کی جا یار کی تصویر کھینچ — داغ

زائچہ ملنا :۔ دو شخصوں کی قسمتوں کا ایک سا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کس قدر ہے کوکب طالع بلند
زائچہ میرا تمہارا مل گیا — امیر

زائد :۔ زیادہ، فضول، بڑھا ہوا، بچا ہوا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تقریر زائد کے طول سے سامع پریشان ہوتا ہے۔ (انشائے سرور)

زائر :۔ زیارت کرنے والا، وہ شخص جو زیارت کر چکا ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ملوں اے شوق دل کیا کیا تمام آنکھیں اس قدموں کی
کوئی زائر جو مل جائے رسول پاک کے در کا
لطف

قول فیصل:۔ جو زیارت کرنے کے لئے جا رہا ہو وہ بھی زائر ہے۔

جب تنہا زائر بولیں گے تو زائر روضۂ حسینؑ مراد ہو گا عام طور سے اس کی عربی جمع زائرین زبانوں پر ہے۔

ہو وہ بھی کوئی روز کہ زائر کہیں دبیر
لو کربلا میں قبر مظفر علی بنی — امیر

زائر حرم :۔ حاجی۔ فارسی ترکیب، اہل سنت کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ اب آپ کے سامنے زائر حرم جناب حمید صدیقی صاحب اپنا نعتیہ کلام پیش فرمائیں گے۔

زائل :۔ دور ہونے والا، ہٹ جانے والا، ختم ہو جانے والا، باقی نہ رہنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

جو کفر کی ظلمت تھی وہ زائل نظر آئی
کس شان سے قرآں پہ حمائل نظر آئی — وحید اکبری

قول فیصل:۔ ہونا کے ساتھ (زائل ہونا یا ہو جانا) اس کا صرف ہے، جیسے جوان بیٹے کے غم میں باپ کی آنکھوں کی بصارت زائل ہو گئی۔

زائیدہ :۔ پیدا کیا ہوا، جنا ہوا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ زائیدن کا اسم مفعول ہے۔ اور ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسے نوزائیدہ بچہ

زبان :۔۱ (بالفتح) منہ کے اندر کا ایک مشہور عضو جس سے ذائقے کا تعلق ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جو یوں رہو تو شرافت کی شان رہتی ہے
کہ جیسے دانتوں کے اندر زبان رہتی ہے — نسیم

قول فیصل:۔ یہ لفظ فارسی میں بضم اول بھی ہے مگر اردو میں عام طور سے بالفتح ہی بولتے ہیں۔ پہلوی میں زُفان تھا۔ پرانے زمانے میں مہذب طبقے کے لوگ عضو مخصوص کو بھی زبان کہتے تھے۔

زبان :۔۲ بول چال، روزمرہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شہرت ہر ایک شہر میں اس گفتگو کی ہے
دہلی کا ہے مذاق زباں لکھنؤ کی ہے — اوج

زبان :۔۳ وہ بولی جس کے ذریعے سے انسان اپنے دل کی بات ظاہر کر سکے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اجلال نے ... ایک ناریل چوٹی دار اپنے جھولے سے نکال کر اس پر کچھ افسوں پڑھا۔ مگر وہ افسوں نہ تھا زبان جنی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

زبان :۔۴ (کنایۃً) بدزبانی، سخت کلامی، گستاخی

بالتحقیت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع۔ کہیں منہ کی کھلوائے گی یہ زباں　　سحر

محلِ حرف:۔ اس زبان سے خدا بچائے (لغات النسا)

قول فیصل:۔ مؤلف فرہنگ آثر لکھتے ہیں بدزبانی کے معنی میں زبان کرنا ہے نہ کہ خالی زبان۔ زبان منہ کی کھلوائے گی کے معنی ہیں ذلت یا رسوائی کا موجب ہوگی۔

مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک "زبان کرنا" میں کبھی زبان کے وہی معنی لئے جاسکتے ہیں جو مؤلف نور اللغات نے لکھے ہیں یعنی بدزبانی۔ زبان کرنا کے معنی ہوئے بدزبانی کرنا، نہ کہ خالی بدزبانی۔ یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ زبان کرنا عورتوں کا محاورہ نہیں عورتوں کی زبان ہے۔

زبان: ۵ اقرار، وعدہ۔ دیکھو زبان دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا زبان کے معنی اقرار وعدہ نہیں جب زبان دینا کہیں گے جب یہ معنی پیدا ہوں گے۔

زبان: ۶ بات، کلام، مقولہ، قول۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یہ ہم آہنگی الہی درمیان قوم ہو　　حسنی لکھنوی
جو زبان اک فرد کی ہو وہ زبان قوم ہو　　(صحیفۂ القوم)

زبان: ۷ کبھی استعارہ کرتے ہیں زبان تیغ اور زبان خنجر سے تیغ اور خنجر مراد لیتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا
امیر مینائی

زبان: ۸ بیان کرنے کا انداز۔

شمع کی آتش زبانی پر نہ جا　　امیر
اور ہوتی ہے زبان گفتار کی　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس شعر میں امیر نے زبان کو اصلی معنی میں استعمال کیا ہے۔

زبان: ۹ قلم کا وہ حصہ جس سے لکھتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اسے صرف زبان نہیں زبان قلم کہتے ہیں۔

زبان الٹنا: ۱ مقصود کے موافق زبان کا گردش کرنا۔ اردو، صرف، متروک۔

بیان حالت دل پیش یار ہو نہ سکی　　آتش
زباں کبھی نہ دم عرض مدعا الٹی

زبان الٹنا: ۲ زبان بدلنا کہہ کے مکر جانا۔ اردو، صرف، متروک۔

اقرار وصل کر کے اب انکار ہے عبث　　رند
منکر نہ ہو زبان نہ اے ناز میں الٹ

قول فیصل:۔ اب زبان پلٹنا بولتے ہیں۔

زبان الجھنا:۔ زبان لڑکھڑانا، ادائے مطلب پر زبان کا قادر نہ ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

گفتگو زلف کی اس کی جو کبھی آتی ہے　　بحر غافل
بات کرنے میں زباں میری الجھ جاتی ہے

زبان اولا ہونا:۔ زبان اکڑ جانا۔

آگے جانا نہیں ہے کچھ بولا　　سودا
ہو گئی ہے زبان کبھی اولا　　(نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ محاورہ نہیں ہے۔ ٹھنڈک سے ہاتھ پاؤں بھی اولا ہو جاتے ہیں۔ زبان پر منحصر نہیں۔ صرف اولا ہونا محاورہ ہے۔ زبان اس کا جزو نہیں ہے۔

زبان اینٹھنا:۔ اکثر پیاس کی شدت سے ایسا ہوتا ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ سوجوں کی اینٹھتی ہیں زبانیں یہ پیاس ہو　　تعشق

زبان آب کوثر سے دھوئی ہونا:۔ (کنایتہً) زبان کا پاکیزہ ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہوئے لاریب اپنے وقت کے آتش بھی فردوسی
خدا بخشے زباں دھوئی ہوئی تھی آب کوثر سے　　[illegible]

قول فیصل:۔ اس محاورے میں دھوئی ہوئی کی جگہ دھلی ہوئی کہنا زیادہ فصیح ہے۔

زبان آج کھلی ہے کل بند:۔ زندگانی کا کوئی اعتبار نہیں۔　　(محاورات ہندستان)

قول فیصل:۔ بات تو قاعدے کی ہے مگر اہل لکھنؤ عام طور سے نہیں بولتے۔

زبان آراستہ ہونا:۔ (طنزاً) جب کوئی عورت بات بات پر گالیاں بکتی ہے تو عورتیں کہتی ہیں اس کی زبان گالیاں بکنے میں بہت آراستہ ہے۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

زبان آشنا ہونا:۔ زبان کا خوگر ہونا کسی بات کا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کب وہ گزرتے ہیں سرِ لاف گزاف سے　　ذوق
جن کی کہ آشنا ہے زباں لام کاف سے

قول فیصل:۔ نفی کے ساتھ زبان آشنا نہ ہونا بھی رائج و صحیح ہے۔

زبان آلودہ ہونا:۔ زبان پر کسی ایسی بات کا آنا جس کو ضمیر قبول نہ کر رہا ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع۔ ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
محسن کاکوروی

قول فیصل:۔ فارسی میں "زبان آلودن بہ چیزے" ہے جس کے معنی ہیں "بات کرنا"۔

زبان آنا:۔ بولی آنا، کسی زبان سے واقفیت حاصل ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہزار طوطی و بلبل نے مشق کی پیدا
نہ اس کو آئی نہ اس کو مری زبان آئی　　امیر

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہہ دو
کہ آتی ہے اردو زبان آتے آتے　　داغ

زبان آور :۔ (نون غنہ) خوش بیان شاعر، فصاحت سے گفتگو کرنے والا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آغا محمد اطہر بڑے مہذب اور شائستہ اور آراستہ خیالات کے آدمی بڑے زبان آور۔۔۔۔ عربی کے عالم متبحر　　(سیر کہسار)

زبان آور :۔ لسان، لفاظ، چرب زبان، تیزی اور طراری کے ساتھ گفتگو کرنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بات منھ سے پھر نکلنے کی نہیں
مجھ کو ہر دم اے زبان آور نہ چھیڑ　　رشک

قول فیصل :۔ ہوتا کے اس کا ساکت صرف ہے۔

سنتے ابجولیوں سے تھے اکثر
کہ نہایت ہے وہ زبان آور　　شوق لکھنوی

زبان آوری :۔ لسّانی، چرب زبانی، لفاظی، گفتگو میں ایسی تیزی اور طراری جو سننے والے کو ناگوار ہو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا زبان آوری حضور سے کی
بات بھی کی تو میں نے دور سے کی　　(فریب عشق)

زبان بدلنا :۔ (متعدی) مکرنا، قول سے پھرنا، عہد توڑنا، کوئی بات کہہ کے اس بات کا انکار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کا مزاج غیر جو آ کر بدل گئے
کچھ کہہ کے وہ زبان برابر بدل گئے　　رشک

زبان بدلنے سے گھر بدلنا بہتر ہے۔ وعدہ وفا نہ کرنے سے نقصان گوارا کرنا اچھا اور لازم ہے۔　　(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ عام طور سے رائج نہیں۔

زبان بڑھ جانا :۔ گستاخی سے بات کرنے کی عادت ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہاری زبان بہت بڑھ گئی ہے اپنے آپے میں رہو۔

زبان بگاڑنا :۔ (متعدی) (کنایۃً) زبان خراب کرنا، بیہودہ الفاظ زبان پر لانا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس جگہ زیادہ تر زبان خراب کرنا بولتے ہیں۔ البتہ زبان بگاڑنا بمعنی زبان میں غیر مانوس الفاظ داخل کرنا رائج ہے اور فصیح بھی ہے جیسے "بعض اردو دشمن حضرات اردو زبان میں سنسکرت کے ثقیل اور غیر مانوس الفاظ داخل کر کے زبان کو بگاڑنے کی کوشش کر رہے ہیں" اس کا لازم زبان بگڑنا بمعنی زبان میں غیر مانوس الفاظ داخل ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔

زبان بگڑنا :۔ (کنایۃً) کلام گلوج کی عادت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گلے منھ بھی چڑھانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا
　　آتش

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت زبان بگڑ جانا بھی مستعمل ہے۔

گالیاں کبھی مجھے دو گے جو بُرا کہتے ہو
مشفق من نہ بگڑ جائے زبان کیا معنی　　صبا

اب زبان بگڑنا کی جگہ زیادہ تر زبان خراب ہونا بولتے ہیں اور یہی فصیح بھی ہے۔

زبان بند :۔ وہ تعویذ جو دشمنوں کی زبان روکنے کے لئے لکھا جائے فارسی، صفت۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زبان بند رکھنا :۔ خاموش رہنا، منھ سے نہ بولنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ بند مُردہ دلی سے زبان رکھتے ہیں
کریں جو بات ہم اتنی زبان رکھتے ہیں　　شاد

زبان بند رہنا :۔ کچھ نہ بولنا، بات کرنے سے باز رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شمع ساں سوزش دل ہم نے کسی سے نہ کہی
رہ گئی اپنی زبان محفل احباب میں بند　　آتش

زبان بند کرنا :۔ (۱) بولتے بولتے خاموش ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حشر میں تو نہ زبان بند کرا اے تیغ دو دم
رو گواہوں کے برابر ہے گواہی تیری　　امیر

زبان بند کرنا :۔ (۲) بات نہ کرنے دینا، خاموش کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

زباں یوں میری دزدان سخن نے بند کر دی ہے　　ناسخ
کہ رستے بند ہو جاتے ہیں جیسے خوف رہزن سے　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنوں میں زبان بند کرنا، نہیں بلکہ زبان بند کر دینا بولتے ہیں۔ شعر میں بھی یہی ہے۔

زبان بند کرنا :۔ (۳) جادو یا تعویذ گنڈوں سے اپنے خلاف کہنے پر کسی کی زبان نہ چلنے دینا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ زبان بند کرنا نہیں بلکہ زبان بندی کرنا ہے۔ جو عاملوں کی اصطلاح ہے۔

زبان بند کرو :۔ چپ رہو، بیہودہ نہ بکو، بس خاموش ہو جاؤ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ غصے کی حالت میں کہتے ہیں۔ کرو کی جگہ اپنے محل پر کر بھی ہے (زبان بند کر)

زبان کر بند اے ناصح نہیں اب تاب سننے کی

دل نازک ہوا تحریر سے کڑی باتوں کو سہ سہ کر — شاد لکھنوی

زبان بند ہو جانا ۔ جادو یا تعویذ کے زور سے کسی کے خلاف کوئی بات نہ کہہ سکنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ خدا معلوم دشمن نے کون سا عمل کیا کہ میں اس کے خلاف گواہی نہ دے سکا زبان ہی بند ہو گئی ۔

زبان بند ہونا : ۱ زبان گنگ ہو جانا، زبان میں گویائی کی قوت نہ ہونا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

قیس سن لیتا ہماری برہنہ پائی کا حال
کیا کریں ہے دشت وحشت میں زبان خار بند — ناسخ

زبان بند ہونا : ۲ بولنے سے رک جانا، بولتے بولتے خاموش ہو جانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

اظہار تمنا سے ہوئے ہم مجبور
جیتے رہے ہم اور زبان بند ہوئی — مؤلف

قول فیصل :۔ سلبی معنوں میں بھی مستعمل و فصیح ہے ۔

شب فرقت میں ہم پھرتے ہیں نالاں
زبان ہوتی نہیں مثل جرس بند — ناسخ

زبان بند ہونا : ۳ زبان کا یاری نہ دینا، قوت گویائی کا سلب ہو جانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ پیر مرد نے لاکھ چاہا کہ اصل حال بتا دے ۔۔۔۔ مگر زبان گویا بالکل بند ہو گئی ۔ (فسانۂ آزاد)

زبان بند ہونا : ۴ موت آنا، مر جانا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

موت آئی ہمیں اے دم عرض تمنا
دل کھلنے نہ پایا کہ ہوئی اپنی زباں بند — داغ

زبان بندی : ۱ اظہار اور بیان گواہاں قلم بند کرنا، حلف ۔ فارسی، مؤنث، قانون کی اصطلاح

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ عام طور سے نہیں بولتے ہیں ۔ چنانچہ مؤلف فرہنگ اثر ان معنوں کی رد میں لکھتے ہیں :" گواہوں کی زبان ہی بند کر دی گئی تو گواہی کیونکر دیں گے ۔ گواہوں کی شہادت یا اظہار قلم بند کیا جاتا ہے ۔ زبان بند نہیں کی جاتی ۔ اس کے معنی ہیں کسی کو بات نہ کرنے دینا، خاموش رہنے پر مجبور کرنا ۔ میرا شعر ہے ۔

یہاں تو غضب کی زباں بندیاں ہیں
کیا شکر بھی شہری شکایت کسی کی (فرہنگ اثر)

زباں بندی : ۲ خاموش کرنا، بولنے نہ دینا، بات کرنے سے روکنا ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج ۔

یہ دستور زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری — اقبال

قول فیصل :۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔ رشوت وغیرہ سے بھی زبان بندی کر دی جاتی ہے ۔

زباں بندی : ۳ جادو یا عملیات کے زور سے اپنے خلاف کچھ کہنے سے روکنا ۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ مولوی صاحب زبان بندی کا ایک ایسا عمل جانتے ہیں جو تیر بہدف ہے ۔

قول فیصل :۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

زبان بندی کرنا : ۔ اظہار لکھنا، بیان یا حلف لکھنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں زبان بندی کرنا ان معنوں میں نہیں بولتے ۔ اظہار لکھنا یا بیان قلم بند کرنا بولتے ہیں ۔

زبان بننا : ۔ ترجمان بننا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ ان نظموں کے ذخیرے میں ایک ان مول موتی بھی چھپا ہوا ملتا ہے ۔۔۔ جو شاعر کا نصب العین بلکہ جس قوم کی زبان بن کر ان خیالات کو ۔۔۔ ظاہر کرتا رہے ۔ اس قوم کا نصب العین ہے ۔

(مقدمہ ۔ صحیفۃ القوم)

زبان بولنا : ۔ کسی زبان کے الفاظ یا محاورات کو اپنی زبان سے ادا کرنا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ یہ آپ کہاں کی زبان بول رہے ہیں کہ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے ۔

زبان بے زبانی : ۔ ایسی خاموشی جس سے دل کا حال ظاہر ہو ۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج ۔

صرف خاموشی بہار زندگانی چاہیے
غنچہ ساں منہ میں زبان بے زبانی چاہیے — اسیر

زبان پانچ ہاتھ کی ہونا : ۔ سخت کلامی کی عادت ہونا ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :۔ کمبخت نہ بڑا دیکھتی ہے نہ چھوٹا، ہر ایک سے اُلجھ پڑتی ہے ۔ اس کی زبان پانچ ہاتھ کی ہو گئی ہے ۔

قول فیصل :۔ زبان بارہ ہاتھ کی بھی ہوتی ہے اور باون گز کی بھی اور ہاتھ بھر کی بھی بولتی ہیں ۔

زبان پر : ۔ اقرار پر، وعدے پر، اعتبار پر ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

کس کو خبر یہ تھی کہ نہ پوچھو گے بات بھی
ہم نے تو دل دیا تھا تمہاری زبان پر — جلیل

زبان پر اُف تک نہ لانا : ۔ انتہائی ضبط سے کام لینا ۔ اردو صرف، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ ہر مرحلے کا ہنسنا اور بنانا، مس سنیڈ اکا زیر لب مسکرانا، مس گیل کا انگلیوں

پر نچانا اور کبھی ستم تھا۔ خون پی کر رہ جاتے تھے، زبان پر اُف تک نہ لاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

زبان پر انگارا رکھ دینا:۔ بد زبانی اور بیہودگی کی سزا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم نے کبھی جو داغ جگر کا کیا ہے ذکر
انگارا رکھ دیا ہے کسی نے زبان پر — جگر

زبان پر آنا: ۱۔ زبان پر جاری ہونا، بات کہی جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لیے — غالب

غیر حق آتی نہیں ہرگز زباں پر کوئی بات
(بات) ہم بھی اس دور زماں میں نشان منصور کا — ناسخ

زبان پر آنا: ۲۔ بے سمجھے بوجھے کہنا۔

سنتا ہے کون ان کی بھلا شوق وصل میں
آتا ہے جو زبان پہ فرمائے جاتے ہیں — داغ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ پورا محاورہ اس طرح ہے "جو زبان پر آتا ہے وہ کہے (فرمائے) جاتے ہیں۔ شعر میں بھی اسی طرح ہے۔ تنہا زبان پر آنا کے وہی معنی ہوں گے جو زبان پر آنا نمبر ۱ میں لکھے جا چکے ہیں۔ یہ دہلی کا نثر ہے لکھنؤ میں ایسے محل پر کہیں گے جو منھ میں آتا ہے وہ کہتے چلے جاتے ہیں"۔

زبان پر آئی ہوئی بات کاٹ دینا:۔ کسی کے منھ سے نکلتی ہوئی بات کو پورا نہ ہونے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دہان زخم کو جوہر سے داب لیتی تھی
زباں پر آئی ہوئی بات کاٹ دیتی تھی — اوج

زبان پر بات رہ جانا:۔ زبان پر کسی گزری ہوئی بات کا ذکر باقی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہیں گے ہم نہ تیری ذات رہ جائے گی دنیا میں
زبانوں پر فقط اک بات رہ جائے گی دنیا میں — صفی لکھنوی

زبان پر پہرے بٹھا دینا:۔ زبان بندی کرنا، بات نہ کرنے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خود تو جو منھ میں آتا ہے وہ کہہ جاتے ہیں اور ہماری زبان پر پہرے بٹھاتے ہیں۔

زبان پر جاری ہونا:۔ منھ سے بات نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد بادل پُر درد و آہ سرد میں کھڑے ہوئے جان سے عاری، عاشقانہ اشعار زبان پر جاری۔ (فسانۂ آزاد)

زبان پر چاپ چڑھانا:۔ زبان پر پہرا بٹھانا، زبان بندی کرنا، اپنے خلاف بولنے نہ دینا۔ اردو صرف، متروک۔

دیا خط دے کے کیوں پیغام شوق اس مجرم نے اپنے
زبان پر تو چڑھائی چاپ دست نامہ بر باندھے — تعشق

زبان پر چڑھنا:۔ یاد ہونا، نوک زبان ہونا، اچھی طرح رواں ہونا، وردِ زبان ہونا، بولنے کی مشق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چڑھتے ذہن پہ نہ زبان پہ مرے چار حرف وصال اب
تو پھر آگے کہنے کا لطف کیا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — داغ

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت زبان پر چڑھ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "رنگین استعارات اور مبالغے کے خیالات گویا مثل تکیہ کلام کے زبانوں پر چڑھ گئے ہیں"۔ (آب حیات)

زبان پر چھالے پڑنا:۔ زبان پر آبلے پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بندھ گیا مضمون اس کے روئے آتش رنگ کا
پڑ گئے چھالے زبان کلک گوہر بار پر — ناسخ

قول فیصل:۔ "پر" کی جگہ نسبتاً "میں" زیادہ بولتے ہیں (زبان میں چھالے پڑنا)

زبان پر چھٹی کا دودھ آنا:۔ بہت پچھتانا، کمال پشیمانی ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

مر جائے گا زباں پہ دودھ آئے گا چھٹی کا
تو جوئے شیر لا کر فرہاد کیا کرے گا — مشرف لکھنوی

قول فیصل:۔ اب عام طور سے "چھٹی کا دودھ یاد آ جانا" مستعمل ہے۔

زبان پر حرف نہ لانا:۔ زبان سے شکوہ نہ کرنا۔

کوئی سختی ہو کوئی ہو جو بلا کبھی حرف گلے کا زباں پہ دہ
نہیں راست آرزو سوائے رضا، قضائے عجز ہے قدرہ عجزہ — امیر مینائی (نور اللغات)

قول فیصل:۔ شعر میں ہے "زبان پر گلے کا حرف نہ لانا"، نہ کہ زبان پر حرف نہ لانا۔ گلہ کی جگہ شکوہ، شکایت بھی ہے۔ ترکیب کے ساتھ حرف شکوہ بھی استعمال کرتے ہیں (زبان پر حرف شکوہ نہ لانا)

زبان پر دھرا ہونا:۔ (لازم) زبان پر موجود ہونا، کسی بات کا بغیر فکر و تامل کے یاد ہونا، برجستگی کے ساتھ کسی بات یا شعر وغیرہ کا زبان سے نکلنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

معروف اس طرح سے کبھی تو نے یہ غزل
کہی یہ غزل دھری ہوئی گویا زبان پر — معروف دہلوی

زبان پر دھرنا:۔ مزہ چکھنا، چاشنی لینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ زبان پر رکھنا بولتے ہیں۔

زبان پر دینا:۔ اقرار پر دینا، اعتبار پر دینا، وعدے پر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس کو خبر یہ تھی کہ نہ پوچھو گے بات بھی
ہم نے تو دل دیا تھا تمھاری زبان پر — جلیل

زبان پر رکھنا:۔ مزہ چکھنا، آب و نمک دیکھنا، ذائقہ معلوم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بھنا ہوا مصالحہ زبان پر رکھنا تھا کہ زبان اینٹھنے لگی۔ خدا معلوم کیا بات تھی۔

زبان پر رہنا:۔ یاد رہنا، زبان پر آمادہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سادہ کچھ نہ انھیں رہنے دو دیوان میں اکبر
یہی اشعار زبانوں پہ ہیں رہنے والے

زبان پر زبان بدلنا:۔ ایک بات پر قائم نہ رہنا کبھی کچھ کہنا کبھی کچھ کہنا، متعدد بار اپنے اقرار سے پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خنجر مجھے دکھا کے ہی انکار کر گیا
قاتل نے کیا زبان کو بدلا زبان پر — معروف دہلوی

قول فیصل:۔ اصل محاورہ زبان بدلنا ہے۔ جب اظہار کثرت مقصود ہوتا ہے تو زبان پر زبان بدلنا کہتے ہیں اور زور دینے کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

زبان پر سر دینا:۔ اپنے عہد کو پورا کرنے میں جان تک دینے سے دریغ نہ کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

پاس سخن نہیں ہے یہاں اس کی شان پر
مانند خامہ دے جو سر اپنا زبان پر
عظیم شاگرد سودا

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بات پر سر دینا بولتے ہیں۔

زبان پر شکوہ ہونا:۔ کسی سے گلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنی غفلت کو تو دیتے نہیں کوئی الزام
ہو زبانوں پہ مگر شکوۂ دور ایام
منشی لکھنوی (صحیفۃ القوم)

زبان پر فیصلہ ہونا:۔ کسی بات کا فیصلہ کسی کی ذات پر منحصر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھیں سوال وصل کا ملتا ہے کیا جواب
قسمت کا فیصلہ ہے تمہاری زبان پر — جلیل

زبان پر کانٹے پڑنا:۔ پیاس وغیرہ سے خشک ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تپ محبت میں سخت جانی کا یہ اثر ہے دل تپاں پر
کہ شکل سوہان پڑ گئے ہیں ہزاروں کانٹے مری زباں پر

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ پر کی جگہ "میں" زیادہ بولتے ہیں (زبان میں کانٹے پڑنا)

مولا میر حسین کو خبر دے جو پیاس میں
کانٹے پڑے زبان شہ حق شناس میں — [illegible]

زبان پر لانا:۔ ۱۔ زبان سے کہنا، کوئی بات منھ سے نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ملکہ نے کہا کہ خدمت تو جا کر اپنی والدہ یا ہمشیرہ کی کرنا۔ خبردار! مجھ سے ایسے کلام زبان پر لائے گا تو سزا پائے گا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ (زبان پر نہ لانا)

زبان پر لانا:۔ ۲۔ (متعدی) بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لاؤں زباں پہ مطلب دل کیا مجال ہے
میں کیا کہوں فقیروں کی صورت سوال ہے — عارف

زبان پر لذت آنا:۔ مزہ محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ محروم وصال نصیب تھا۔ ہجر کی لذت زبانوں پر نہ آئی تھی۔ (انشائے سرور)

زبان پر مہر لگی ہونا:۔ زبان بند ہونا، منھ سے نہ کہہ سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میرے محترم بزرگ نے منع کر دیا ہے یہ بات ظاہر نہ کرنا اس لئے خاموش ہوں زبان پر مہر لگی ہے۔

زبان پر مہر ہونا:۔ زبان سے کچھ نہ کہا جا سکنا، زبان بند ہونا، منھ سے نہ نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زبان پہ ہوتی ہے مہر ان کی جو ہیں محرم راز
پھر ایسا سمجھ کہ ہرگز نہ آزما اے شیخ — حالی

زبان پر نام آنا:۔ منھ سے کسی کا نام نکلنا، کسی کا اتنا خیال آنا کہ اس کا نام منھ سے نکل جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بد کو سنتے ہیں ان کے جو صدمہ ہو زبان پر
خوش ہوں کہ میرا نام تو آیا زبان پر — اکبر

زبان پر نہ آ سکنا:۔ بیان نہ ہو سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو شوق دل ہے نہیں وہ زبان پر آسکتا
زبان نہ دل کی طرح ہے نہ دل زبان کی طرح — اعظم

زبان پر نہ لا سکنا:۔ کسی مجبوری کی وجہ سے منھ سے نہ کہہ سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اتنے میں حسن آرا کو بڑی بیگم نے بلوایا۔ بے چاری لجاتی جاتی تھی اور فرط حیا سے ہاں یا نہیں زبان پر نہ لا سکتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

زبان پر نہ لانا:۔ ظاہر نہ کرنا، ضبط کرنا، منھ سے نہ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم کو لازم ہے اب طرح دے جاؤ
ذکر اس بات کا زبان پہ نہ لاؤ — قلق

زبان پر ہونا:۔ ۱۔ ازبر ہونا، یاد ہونا، کلام وغیرہ کا مقبول عام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں مری جگہ ہے زبان پر مرا کلام
شاعر کہیں مقیم ہیں اہل سخن کہیں — شعور

زبان پر ہونا:۔ ۲۔ کسی لفظ یا کلمے کا بار بار منھ سے

نکلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محاورۂ صرف: ایک بوند پانی کی نہیں برسی، دن رات جگتے ہیں... جب تک جاگتے ہیں زبان پر پانی پاتی ہے۔ (انشائے سرور)

زبان پکڑنا (۱): بات کہنے سے روکنا، بات کو پورے طور سے نہ کہنے دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زبان پکڑنا (۲): بات کہنے سے روکنا، بات کاٹنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خدا جانے اسے کیا لکھ دیا حال
زباں پکڑی نہیں جاتی قلم کی — داغ

زبان پکڑنا (۳): بات کی گرفت کرنا، نکتہ چینی کرنا، ٹوک دینا۔ اُردو صرف، صحیح، رائج۔

تاب کیا حاسد کی جو پکڑے کبھی میری زباں
شمع ہے لیکن اسے گل گیر کی حاجت نہیں — ناسخ

زبان پلٹنا: کہہ کے مکرنا، اقرار سے پھرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محاورۂ صرف: صریحاً تم نے کہا، لیکن اب زبان پلٹتے ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اس کا ایک مفہوم "بات بدلنا" بھی ہے جو اب مستعمل نہیں۔

دیکھا اس گل کا رنگ جب بے طور
پلٹی اس نے زباں یوں فی الفور — (گلشنِ عشق)

زبان پھرتی سے چلنا: جلد جلد باتیں کرنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محاورۂ صرف: واہ ری چالاکی کس پھرتی سے زبان چلتی ہے۔ زبان کیا پیگو کا یابو ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زبان پھرنا: زبان کا حرکت کرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

اُن کے آگے زبان مشکل سے
وہیں نامہ بر میں پھرتی ہے — داغ

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ اس جگہ "زبان چلنا" بولتے ہیں۔

زبان پھسلنا: منھ سے کچھ کا کچھ نکلنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

یہ حُسن رہے گا صفا جو کہ جس کی مدحت میں
کروں جو ہر سبب زبانی زباں پھسلتی ہے — شاد

قولِ فیصل: جب کوئی غلط لفظ یا جملہ منھ سے بے ارادہ نکل جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ "میرے کی زبان تھی پھسل گئی"۔

زبان پھلجھڑی کو مات کرتی ہے: تڑاق پڑاق سے تیز تیز باتیں کرنا، زبان کا پھلجھڑی کی طرح چلنا۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل: عام طور سے اہلِ لکھنؤ مخصوص بولتے ہیں۔

زبان پھوٹنا: (کنایۃً) گویائی کی قوت آنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

کیا تعجب ہے کہ شیشے کی بھی پھوٹے جو زباں
باتیں کرنے لگے طوطے کی طرح ہر بوتل — قدر

زبان پھولنا: زبان کا بات کرنے سے قاصر ہونا، خوشی کے محل پر۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پھول جاتی ہے زباں پاسِ خوشی کے اے صبا
جوشِ گل میں کیوں نہ ہو غنچہ دہانِ عندلیب — میر وزیر علی صبا

قولِ فیصل: اصلی معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے: "اس کی زبان میں ایک روغن ایسا لگایا کہ زبان اس کی پھول گئی اور کلام کرنے سے معذور ہوئی۔" (طلسمِ ہوش رُبا)

زبان پھیرنا: مُکرنا، اقرار سے پھرنا، عہد توڑنا، کوئی بات کہہ کے اس بات سے انکار کرنا۔ اُردو صرف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ اہلِ لکھنؤ اس جگہ "زبان بدلنا" یا "زبان پلٹنا" بولتے ہیں۔ البتہ "زبان ہونٹوں پر پھیرنا" اپنے اصلی معنی میں مستعمل ہے۔

زبان پیدا کرنا: زبان حاصل کرنا، زبان کو عمدگی کے ساتھ بولنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پہاڑی دیسی مُوے کوسنے تاؤں تاؤں کریں
نہ منھ دکھاؤں جو پیدا کریں زبان میری — جانِ صاحب

قولِ فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے "زبان کو عالمِ وجود میں لانا"۔

وصف اس چاہِ ذقن کا ہے جو منظور اے دل
صاف دھوئی ہوئی کوثر سے زباں پیدا کر — امیر

زبان تالو سے کھینچنا: زبان قطع کرنا، زبان کاٹنے کی سزا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

نہ تالو سے کھینچے کہیں باغباں
زباں باغ میں گرد طوطی دراز — شاد

قولِ فیصل: اس جگہ "زبان گدّی سے کھینچنا" فصیح ہے۔

زبان تالو سے نہ لگانا: (متعدی) باتیں کیے چلے جانا، یکساں باتیں کیے جانا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محاورۂ صرف: بڑی بی جب سے آئی ہیں باتیں کیے چلی جاتی ہیں۔ زبان تالو سے نہیں لگاتی ہیں۔

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "زبان تالو سے لگنا" بھی مستعمل ہے۔

ع بعد مرگ بھی وہی آہ و فغاں ہنوز
لگتی نہیں ہے تالو سے میری زباں ہنوز (دردؔ دہلوی)

زبان تتلانا :۔ (لازم) زبان کا لکنت کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ زبان توتلی ہوتی ہے۔ تتلاتی نہیں۔ ہاں لکنت کرتی ہے۔

زبان تراشنا :۔ زبان وضع کرنا، زبان میں تازگی و شگفتگی پیدا کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع تعقلہ ہے کوئی نہ کچھ داستان
تراشی ہے کیا لکھنؤ کی زبان (سحرؔ لکھنوی)

زبان تر ہونا (۱) :۔ بولنے پر قدرت حاصل ہونا، بیان پر قادر ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

خدا کے واسطے کلہ گھیتوں کا پڑھ دو اعظ
زبان تر ہے ابھی اختیار باقی ہے (صباؔ)

زبان تر ہونا (۲) :۔ زبان کا کسی کی مدح میں سرگرم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع وصفِ شبیرؑ میں بچپن سے مری تر ہو زبان (مؤلف)

زبان تڑاق پڑاق چلانا، زبان تڑ تڑ چلانا :۔ (متعدی) جلد جلد باتیں کرنا، طرّاری سے گفتگو کرنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس کا لازم "زبان تڑاق پڑاق چلنا" یا "زبان تڑ تڑ چلنا" زیادہ مستعمل ہے۔

زبان تڑاق پڑاق چلنا :۔ جلد جلد بولنا، طرّاری اور بے باکی سے کچھ کہے جانا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع ہنسی، ٹھٹھے، چہلیں، جگت میں طاق
چل رہی ہے زباں تڑاق پڑاق (شوقؔ لکھنوی)

قولِ فیصل :۔ "زبان تڑ تڑ چلنا" بھی اسی محل پر بولتے ہیں۔ جیسے :۔ "کیسی تڑ تڑ زبان چل رہی ہے کمبخت کی۔ بڑے چھوٹے کا لحاظ ہی نہیں۔"

زبان تک آنا :۔ کہا جانا، بیان کیا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع اس زلف کے اوصاف زباں تک نہیں آتے (ناسخؔ)

زبان تک لانا :۔ منھ سے کچھ کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع سرگزشت اپنی زباں تک نہ لا کر رہ گیا۔ (تعشقؔ)

زبان تلے زبان ہونا۔ زبان کے نیچے زبان ہونا :۔ ایک بات پر قائم نہ رہنا، کسی بات پر قیام نہ ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

نہیں سخن کا ترے مجھ کو اعتبار اے گل
برنگِ غنچہ زباں ہے زبان کے نیچے (نگہت دہلوی) (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں :۔ "اس محاورے کو عورتوں سے متعلق کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ زبان زیر زباں داشتن یا زبان در تہ زبان کا ترجمہ ہے اور مرد عورت بھی بولتے ہیں فارسی کے کسی شاعر کا شعر ہے ؎

چہ اعتماد کند کس بو عدہ ات اے گل
کہ ہمچو غنچہ زباں در تہ زبان داری

میرا شعر ہے ؎

کہا کرتا ہے کچھ مطلب مگر کچھ اور ہوتا ہے
رہے گی بے وفا کب تک زباں زیرِ زباں تیری"

مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک "زبان کے نیچے زبان ہونا" عورتوں ہی کی زبان ہے۔ "زبان زیر زباں ہونا" مردوں کی زبان ہو سکتی ہے۔ "زبان تلے زبان ہونا" اب متروک ہے۔ اس کی ایک تیسری صورت اور بھی ہے جو عورت مرد سبھی بولتے ہیں۔ وہ یہ ہے "زبان میں ایک اور زبان ہونا۔"

ع ہے ایک زباں اور حسینوں کی زباں میں
انکار سے خالی نہیں اقرار کسی کا (تعشقؔ)

زبان تھامنا :۔ خاموش ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع روتے ہیں خاص و عام تعشق زباں کو تھام (تعشقؔ)

زبان تھامو :۔ چپ رہو، بات نہ کرو، خفگی کے محل پر۔ اُردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

گو دو مجھے نہ آتی ہو زباں تھامو
دگر نہ میں بھی گویا ہوں نہیں کچھ بے زباں گونگا (عروجؔ دہلوی)

قولِ فیصل :۔ "زبان تھامو" کی جگہ اپنے محل پر "زبان تھام" بھی ہے۔

بے ادب کہنے لگا جلد زباں اپنی تھام
حکم دے دوں کہ تجھے گھیر لے یہ لشکر شام (رشیدؔ)

زبان تھکانا :۔ بہت زیادہ باتیں کرنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ "تم سب بیٹھی ایک ہو گئیں اس وقت نکتی جاؤ اپنی ہی زبان تھکاؤ گی۔" (فسانۂ آزاد)

زبان تھکنا :۔ (کنایۃً) بہت زیادہ باتیں کرکے خاموش ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آخر تھکی زبان گھسیں اپنی انگلیاں
اک اک گھڑی گنی ہو ترے انتظار میں — داغ

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "زبان تھک جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

اگر عذرِ جفا کر تو زباں کچھ تھک نہ جائے گی
شکایت کس طرح مٹ جائے جب تم سے نہ ہوا اتنا — داغ

زبان تیز کرنا:۔ (متعدی) تکلیف دہ تند باتیں کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خارِ صحرائے جنوں نے تیز کیا کیا زباں،
پھوٹ کر منہ سے کچھ نہ بولے پاؤں کے چھالے مگر — داغ

زبان تیز ہونا:۔ (لازم) بات کرنے میں زبان کا جلد جلد چلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

تو زبانِ دہر بھی واہ اس خوبی کے ہیں
وصفِ گیسوئے سیہ میں ہے زبان دار تیز — منیر

زبان تیغ سے جواب دینا:۔ تلوار مارنا، تیغ لگانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بوسہ ابرو کا جو مانگا جب ہوا کھینچی نہ تیغ
کاش پھر کو وہ زبانِ تیغ سے دیتا جواب — قدر بلگرامی

زبان ٹوٹنا:۔ بچے کی زبان کا صاف ہونا، زبان سے صحیح تلفظ ادا ہونے لگنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صورت:۔ اب اس بچے کی زبان ذرا ذرا ٹوٹنے لگی ہے۔

جو چاہا کرے دعوۂ وصل ناداں
نہ اس کی زبان وقت تقریر ٹوٹی — شعور

قولِ فیصل:۔ بچے کے لئے خاص طور سے مستعمل ہے۔

زبان ٹیڑھی ہونا:۔ سمت کلامی کی عادت ہونا، ترا کے بات کرنا۔ اُردو صرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

مستعمل صورت:۔ وہ سیدھی طرح بات ہی نہیں کرتا جب بات کی اکڑ کے۔ بڑی ٹیڑھی زبان ہے۔

زبان جلانا:۔ بظاہر زبان کو آگ یا کسی گرم چیز سے اذیت دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنی زباں کو بلبل اندوہ گیں جلا
یا برقِ نالہ سے قفس آہنیں جلا — آتش

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے ایسی گرم چیز کھانا جس کو زبان برداشت نہ کرسکے۔

کھچڑی ذرا سا ٹھنڈی ہو جانے دو کیوں زبان جلا رہے ہو۔

زبان جلانا:۔ اس وقت طنز سے کہتے ہیں جب زبان پر کوئی سخت آجاتا ہے یا بے تاثیر آئی جاتی ہے یعنی ایسی زبان جلا دینی چاہیے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ "زبان جلانا" نہیں "زبان جلا دینا" ہے اور غصے کے محل پر عورتیں بولتی ہیں جیسے:۔ "اتنا سا بچہ اور موٹی موٹی گالیاں بکتا ہے اس کی زبان جلا دینے کے قابل ہے"۔

زبان جل جانا:۔ کسی امام پیغمبرؐ یا اور کسی بزرگ کی شان میں کسی سے کوئی بے ادبی ہو جانے کا ذکر آتا ہے تو نقلِ قول کرنے سے پہلے عورتیں کہتی ہیں، "اگر اس بے ادبی کا ذکر کروں تو زبان جل جائے"۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

زبان جل جائے:۔ (بددعا) زبان میں آگ لگے، خدا کرے زبان جھلس جائے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مجلس میں بیان سوزِ دل کا
جل جائے تری زباں اے شمع — امیر

زبان جلنا (جل جانا) بہت گرم چیز کے کھانے یا کھولتے ہوئے مشروب کو پینے سے منہ جلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صورت:۔ (اصل معنی میں) تم تو اس قدر کھولتی ہوئی چائے پیتے ہو اگر کوئی دوسرا پیے تو زبان جل جائے۔

ایضاً۔ (مجازی معنوں میں) آج کل دوات جلتی ہے، قلم کی زبان جلی جاتی ہے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل:۔ بطور مبالغہ بھی استعمال کرتے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا مثال نمبر ۲ میں "قلم کی زبان جلی جاتی ہے" اور مندرجہ ذیل شعر میں "شمشیر کی زبان جلی" سے واضح ہے۔

سوزِ غم سے اس قدر جلتا ہوں میں ہنگامِ قتل
پڑ گئے چھالے جلی خوں سے زبانِ شمشیر کی — ناسخ

زبان جنبش میں ہونا:۔ بولتے وقت منہ میں زبان کا گردش کرنا، ذکر میں مصروف ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مضامیں لپٹے ہیں ہکو رسا سے
زباں جنبش میں ہے حمدِ خدا سے — (شامِ غریباں)

زبان جنے ایک بار، ماں جنے بار بار:۔ زبان کا اقرار ایک ہی ہوتا ہے۔ اُردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبان جھڑ پڑے:۔ کوسنا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "زبان جھڑ جائے" کہتی ہیں۔

زبان چاٹنا:۔ کوئی لذیذ چیز کھا کے دیر تک مزہ لیتے رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اب نمک زبان چاٹ رہے ہیں سنگ دیکھا
سیخ ہو کر استخواں ہیں مرے کس قدر لذیذ — اسیر

قولِ فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر مثال میں پیش کیا ہے

زبانِ تیغ نہ جاتے وہاں زخم وگیوں
ٹپک رہا ہے مزہ خون سے تیرے زخم کے امیر

شعر میں زبان نہیں چاٹی جا رہی ہے بلکہ خود زبان

دہانِ زخم کو چاٹ رہی ہے۔

زبانِ چار ہاتھ کی ہونا : سخت کلامی کی عادت ہونا۔ بڑھ کے بات کرنے کی عادت ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

خدا کے سامنے بھی چار ہاتھ کی ہوگی
نگوڑی، فتنی، قیامت کی یہ زباں میری — جانِ صاحب

زبان چٹکارنا : مزہ لینا، چٹخارے لینا۔ اُردو صرف، متروک۔

ہاتھ زانو پہ دھر میں مارے
حظ اُٹھا کر زبان چٹکاری — (عروجِ اُلفت)

زبان چٹوری ہونا : مزے مزے کے کھانوں کا شوق ہونا، مزے دار کھانوں کا لپکا ہونا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثالِ صرف : کمبخت ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ اچھی سے اچھی چیز کھاؤں۔ اس کی زبان بہت چٹوری ہوگئی ہے۔

زبان چرب ہونا : زبان تیز ہونا، زبان میں طراری سے گفتگو کرنے کی صفت ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بو ولایت خیز ازکی ہو تم بلبل!
ہیں طوطی ہند کی پر چرب ہے زباں میری — جانِ صاحب

قولِ فیصل : "چرب زبان ہونا" زبانوں پر زیادہ ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

زبان چڑھانا : کسی دیوی کی مورت کے سامنے اپنی زبان نذر کرنا۔ اُردو صرف، اُردو داں اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

زبان چلانا : ۱۔ (متعدی) زبان کو حرکت دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل : عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ اہلِ لکھنؤ کہتے ہیں "زبان کو حرکت دینا"۔

زبان چلانا : ۲۔ (کنایتہ) بدزبانی کرنا، بدزبانی کے کلمات کہنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثالِ صرف : کیسی بے باک اور طرار عورت ہے کہ غیر آدمیوں کے سامنے کتنی بے باکی سے زبان چلاتی ہے۔

زبان چلائے کی روٹی کھانا : خوشامد درآمد سے پیٹ پالنا، چاپلوسی سے روٹی پیدا کرنا۔ اُردو صرف۔ (لغتِ دہلی)

قولِ فیصل : لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبان چلنا : ۱۔ زبان کا منہ میں جلد جلد حرکت کرنا، جلدی جلدی باتیں کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کیا زبان چلتی ہے اس بزم میں بدگویوں کی
منہ میں ان کے یہ زبان ہے کہ الٰہی مقراض — ذوق

قولِ فیصل : مجازی معنوں میں خنجر وغیرہ کی، نیز قلم کی زبان چلنا بھی رائج و فصیح ہے۔

چل گئی خوب ستمگر ترے خنجر کی زبان
دہنِ زخم کی سن تو کہ یہ کیا کہتا ہے — داغ

اس کا ایک مفہوم ہے بولنے پر قادر ہونا، چنانچہ شاعر مجازی معنوں میں کہتا ہے ؎

قلم چل ابھی چلتی تیری زباں ہے
کہ پھر بات کرنے کی فرصت کہاں ہے — میر

زبان چلنا : ۲۔ کھانا نوش کرنا۔

اس معنی میں صرف یہ مقولہ سنا گیا ہے:
"زبان چلے ستر بلا ٹلے" (نور اللغات)

قولِ فیصل : یہ مقولہ عورتیں بولتی ہیں۔

زبان چلنا : ۳۔ بیہودہ گوئی کرنا، اول فول بکنا، بدزبانی کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

گر تو زنے پہ دیتی ہے دشنام عندلیب
بیکا ہے کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے — مصحفی

زبان چلنا : ۴۔ (سلب کے ساتھ) بولنا، بات کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حالِ دل کیا تحریر کریں اپنا بیاں اچھی طرح
رو برو ان کے نہیں چلتی زباں اچھی طرح — ظفر

زبان چوسنا : کسی کی زبان کو اپنے منہ میں لے کر چوسنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مزہ یہ ذوقِ شہادت کا ہے کہ اے قاتل
زبانِ تیغ کو چوسوں تری زباں کی طرح — امیر

زبان چھوٹی کرنا : خاموش رہنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان، متروک۔

مثالِ صرف : "اچھا تو پھر زبان ذرا چھوٹی کرو، تم دخل نہ دو"۔ (فسانۂ آزاد)

زبان چھوڑنا : زبان پر قائم نہ رہنا، بات کہہ کے پھر جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

جب تو نے زباں چھوڑی تب کا ہے کا مرنا ہے
بے مرے کیوں نا، جو منہ سے کہا چاہے — میر

زبانِ حال سے : بغیر منہ سے کہے ہوئے آثار و قرائن سے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف : زرد دیدہ نگاہوں سے نرگس شہلا کی نظارہ بازی، زبانِ حال سے سوسن کی زباں درازی۔ (فسانۂ آزاد)

زبانِ حال سے کہنا : حالتِ موجودہ سے ظاہر کرنا، بغیر منہ سے کہے صرف آثار و قرائن سے کسی بات کا ظاہر کرنا۔ اُردو صرف،

فصیح، رائج۔
نشترِ فصّاد کہتا ہے زبانِ حال سے
فصد لیلیٰ کھول کے کیوں خونِ مجنوں چاہیے　　اسیرؔ

زبانِ خامہ: قلم کا وہ حصّہ جس میں شگاف دیتے ہیں۔ اسے زبان سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

زبان خراب کرنا: بیہودہ الفاظ منھ سے نکالنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محاورۂ صرف: گالیاں بکنا شریفوں کا شیوہ نہیں تم کیوں اپنی زبان خراب کرتے ہو۔

زبان خراب کرنا: زبان کو فصاحت سے گرا دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
فصیح کیوں نہ ہوں ہم اہلِ لکھنؤ اے شاد
خراب کی ہے زباں شاعروں نے باہر کے　　شادؔ

زبان خراب ہونا: بدزبانی کا عادی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
کرے گی اُجڑی جیوڑی خصم کا گھر کیونکر
ابھی سے گلو بتاشوں کی ہے زبان خراب　　جان صاحب

زبان خشک ہونا: شدّتِ تشنگی کی علامت ہے، بہت زیادہ پیاس غالب ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
ساقیا خشک ہے جو میری زباں
آنکھیں رہتی ہیں تر جدائی میں　　ناسخؔ

زبان خشک ہونا: (کنایۃً) بہت باتیں کرنے یا کچھ کہنے سے کنایہ ہے۔
خشک ہوتی ہے زبانِ زاہد کی استغفار سے
منھ میں بھر آتا ہے پانی دامنِ تر دیکھ کر　　داغؔ

زبان خلق نقّارۂ خدا: خلقت کی زبان خدا کا نقّارہ ہے۔ یعنی اگر سب لوگ ایک زبان ہو کر کہیں کہ ایسا ہوگا تو سمجھ لو کہ ویسا ہی ہوگا۔ (اس لئے کہ) جو بات خلقت کی زبان پر جاری ہوتی ہے وہ اکثر سچ نکلتی ہے۔ فارسی مثل
بجا کہے جسے دنیا اسے بجا سمجھو
زبانِ خلق کو نقّارۂ خدا سمجھو　　ذوقؔ
(نور اللغات، فرہنگ امثال)
قولِ فیصل: اب ذوقؔ کا یہ پورا مصرع
زبانِ خلق کو نقّارۂ خدا سمجھو
زبانوں پر چڑھا ہوا ہے۔ اہلِ لکھنؤ "سمجھو" کی جگہ "کہیے" زیادہ بولتے ہیں۔ مثل کی اصل صورت (زبانِ خلق نقّارۂ خدا) اب زبانوں پر بالکل نہیں آتی۔

زبان خنجر کی طرح چلنا: دل دُکھانے والی بات کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
وقتِ انکار زباں چلتی ہے خنجر کی طرح
خون اقرار کا کرتے ہیں مُکرنے والے　　امیرؔ

زبان داب کے (دبا کے) کہنا: چپکے سے کہنا، دبی زبان سے کہنا، آہستگی سے کہنا۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں اس جگہ دبی زبان سے کہنا مستعمل ہے۔

زبان دابنا (دبانا): بولنے یا بات کرنے سے روکنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔
دردِ دل جب بیان کرتا ہوں
دانت میری زباں دباتے ہیں　　رندؔ

زبان دابنا: (متعدی) کہتے کہتے رک جانا۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

زبان داں: بنونِ غنّہ کسی زبان کا ماہر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
محاورۂ صرف: ہم نے فصیح و زبان داں تو بہت دیکھ ڈالے ہیں، مگر آپ سب سے نرالے ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

زبان دانتوں تلے دابنا (دبانا)
زبان دانتوں میں دابنا (دبانا): پچھتانا، افسوس کرنا، حیرت کرنا۔
زباں دانتوں تلے دابی جو اس نے یہ نظر آیا
کہ ہے اک پارۂ یاقوت بھی اس سلکِ گوہر میں　　ناسخؔ
گُھٹے گا باغ میں میری اگر فغاں صیّاد
دبا کے دانتوں میں رہ جائیگا زباں صیّاد　　(نور اللغات)
قولِ فیصل: غصّے کی حالت میں بھی ایسا کرتے ہیں۔
کہیے کیونکر نہ کہا جائے تیرا غیروں کو
آپ دانتوں میں دباتے ہیں زباں کیا معنی　　نصیبؔ
اچانک کوئی صدمے کی بات سن کر بھی دانتوں کے نیچے زبان دبا لیتے ہیں۔
زباں کو رہی کوئی دانتوں میں داب
کسی نے کہا گھر ہوا یہ خراب　　میر حسنؔ
موجودہ دور میں زبان دانتوں میں (یا دانتوں کے نیچے) دابنا ہی بولتے ہیں۔ اور کوئی صورت رائج نہیں ہے۔

زبان دانتوں سے کاٹنا: (کنایۃً) انتہائی دیوانگی کی حالت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
فصدوں سے تو سودا نہ گیا حسنِ بتاں کا
دانتوں سے مگر کاٹنا باقی ہے زباں کا　　آتشؔ

زبان دانی: زبان کی بخوبی واقفیت اور

اس کے کمال تک رسائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

خامشی دیتی رہی تعلیم نادانی مجھے
آہ کام آئی نہ کچھ اپنی زباں دانی مجھے — مصحفی

زبان دبا جانا: کہتے کہتے رُک جانا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

یا تو مجھ سے بدگماں ہو یا تو غیرت سے ہو تم
کہتے کہتے کچھ زباں کو جو دبا جاتے ہو تم — تدوانی

زبانِ دراز: گستاخ، منہ پھٹ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع غنچہ دہن دریدہ ہے سوسن زباں دراز — امیر

زبان دراز کرنا: بات بیان کرنا، زبان کھولنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع گلشن میں کیا کروں میں زبانِ خیال دراز — امیر

زبان دراز ہونا: (لازم) منہ پھٹ اور گستاخ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی دیکھیے کیونکر نباہ ہوتا ہے
زباں دراز ہوں میں اور وہ بد زباں جلّاد — رند

زبان درازی: گستاخی، بدزبانی، سخت کلامی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: نرگس کی شہلا کی نظربازی، سوسن کی زباں درازی، بلبل کی نوحہ آوازی .... الغرض باغ میں قیامت آ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زبان درشت ہونا: صحیح زبان بولنا، تہذیب سے بات کرنے کا سلیقہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خاموش تھا صنم کا میں شکوہ کروں تو کیا
تیری نہیں زبان ہے اے برہمن درست — امیر

زبان دستِ پناہ سے نکال لینا: غصے میں کہتے ہیں۔ اُردو صرف۔

مثالِ صرف: بڑے مردُوے بنے ہیں۔ یہ نہ ہوا کہ مُوئے کل جیبھے کی زبان دستِ پناہ سے نکال لیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: یہ عورتوں کی زبان ہے۔ موجودہ دور میں 'دستِ پناہ' کے بجائے 'دو سپنے' کہتی ہیں۔ (زبان دو سپنے سے نکال لینا)

زبان دس گز کی ہونا: سخت کلامی کی عادت ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

یوں تو دس گز کی زباں ہم بھی بجا رکھتے ہیں
بات کو طول نہیں دیتے خدا کے ڈر سے — تیر

زبان دِکھانا: نازِ معشوقانہ ہے ایسا کرتے ہیں کہ جب عاشق کسی بات کی خواہش کرتا ہے تو منہ بنا کے زبان دکھا دیتے ہیں۔ اس انداز میں بظاہر انکار لیکن باطن میں اقرار کا پہلو ہوتا ہے۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل: علاج کی غرض سے ڈاکٹر حکیم کو بھی زبان دکھاتے ہیں اور اُسے بھی 'زبان دکھانا' کہتے ہیں۔ جیسے: "یہ لڑکا ایسا ضدی ہے کہ میں کیا بتاؤں، ایک دفعہ بُخار آیا تو حکیم صاحب کو بُلایا گیا۔ حکیم صاحب نے نبض دیکھی اس کے بعد کہا زبان دکھاؤ۔ اب یہ منہ بند کیے ہوئے پڑا ہے۔ حکیم صاحب نے لاکھ کہا مگر اس نے آخر زبان دکھانا تھی نہ دکھائی۔"

زبان دیکھنا: کسی کی بدزبانی کو سُننا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: اس کی زبان دیکھ رہے ہیں آپ۔ اب اگر میں کچھ کہتا ہوں تو یہ ہو گا کہ چھوٹوں کے منہ لگتے ہیں۔

قولِ فیصل: حکیم ڈاکٹر بھی مریض کی زبان دیکھتے ہیں۔

زبان دینا: وعدہ کرنا، اقرار کرنا، عہد کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جو کچھ کہ منہ سے کہا ہے اسے نبا ہو تجر
زبان دے چکے اب کیا ہے گفتگو باقی — تجر

قولِ فیصل: اصلی معنی میں بھی اس کا استعمال ملتا ہے۔

کچھ ایک سُن لے جب انسان دو
کہ حق نے زباں ایک دی کان دو — لااعلم

زبان ڈالنا: کہنا، پُوچھنا، سوال کرنا، مانگنا۔ اُردو محاورہ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبان رُکنا: ہچکچا کے ہکلا کے منہ سے بات نکلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پیام بر کی زباں بات بات پر جو رُکی
شریکِ حال مرے دل کا اضطراب نہ تھا — داغ

زبان رُکنا: کہتے کہتے خاموش ہو جانا، بات کرنے سے باز رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: اس کی تکمیلی صورت 'زبان رُک جانا' زیادہ رائج و فصیح ہے۔ 'کنایۃً' مرنے کو بھی کہتے ہیں۔ ؎

بیان حال کو اُٹھے یہ کچھ عرق نکلا
زبان رُک گئی جب شرحِ حالِ گدازی کی — عزیز لکھنوی

زبان رکھنا: بولنے اور جواب دینے کی طاقت رکھنا۔ اُردو صرف۔

گالیاں مجھ کو سنوں کیوں نہ اگر صلت نہ ہوں
تم زباں رکھتے ہو کیا بندہ زباں رکھتا نہیں — صبا

قولِ فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے فصاحت سے گفتگو کرنے کی صفت رکھنا۔

واہ آتش کیا زبان رکھتا ہے کیفیت کے ساتھ
سامعین ہوتے ہیں کن کن کے تحت اشعار مست　　آتش

زبانِ رنگین ہونا: زبان شوخ ہونا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ کلام یا بیان رنگین ہونا بولتے ہیں۔

زبان روکنا لازم: بات کرنے سے باز رکھنا، بات نہ کرنے دینا، اس بات کو زبان پر نہ لانے دینا جو ناگوار ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

طعنے سے زبان نکتہ چیں روک
رکھ لے مری ال خامہ میں نوک　　(گلزارِ نسیم)

قولِ فیصل: جب کوئی بُرا بھلا کہہ رہا ہو تو تنبیہ کے طور پر کہتے ہیں "اپنی زبان روکو" جیسے:

"بس اب مجھ سے نہیں سُنا جا رہا ہے۔ اپنی زبان روکو، ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔"

زبان روکنا۲: کہتے کہتے رک جانا، خاموشی اختیار کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

؎ بس زباں روک تعشق کر بیاں طولِ کلام　　تعشق لکھنوی

زبان زد: مشہور، معروف۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

؎ ہر شہر میں ہوئی ہے یہ داستاں زبان زد　　میر

قولِ فیصل: فارسی میں "زبان زد" کے معنی ہیں روزمرہ، محاورہ۔

زبان زدِ خاص و عام ہونا: بہت مشہور ہونا، خوب چرچا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: کثرت کے باعث زبان زدِ خاص و عام ہے۔　　(انشائے سرور)

قولِ فیصل: انھیں معنی میں زبان زدِ خلائق ہونا بھی بولتے ہیں۔

زبان زد ہونا لازم: زبان پر آنا۔ اُردو صرف، متروک۔

شکوہ اس کا بھی زبان زد ہو نہ لے دل جائیے
گر اٹھا دی ہے جہاں سفلہ پرور سے غرض　　آتش

زبان زد ہونا۲: ہر ایک کی زبان پر ہونا، کسی بات کا شہرہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

؎ ہر شہر میں ہوئی ہے یہ داستاں زبان زد　　میر

قولِ فیصل: آدمی کے لئے بھی "زبان زد ہونا" استعمال ہوا ہے، جو موجودہ دور میں نہیں بولتے۔

عشقِ مژہ یار میں ہم ہوں گے زبان زد
آوارۂ منصور ہوا دار کے باعث　　اسیر

زبان سادی ہونا: زبان کا ثقیل الفاظ سے پاک ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: ان کی طرزِ تحریر کی یہی تو صفت ہے کہ مضامین اور زبان سادی ہوتی ہے۔

قولِ فیصل: "سادی" کی جگہ "سادہ" بھی ہے (زبان سادہ ہونا)

زبان سچی ہونا: بات سچ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یقیں ہے کہ آخر کو ہو جائے سچی
مرے منھ میں تیری زباں آتے آتے　　داغ

زبانِ سرخ: زبان چرب۔ فارسی ترکیب　　(کلیاتِ میر)

قولِ فیصل: اب ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

زبان سڑ جانا: زبان غارت ہو جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: اتفاقِ وقت سے مطلب بر آیا تو شاہ صاحب کی جاندی ہے۔ ورنہ مجال کس کی کہ شکایت کا لفظ زبان تک لائے، ڈر ہے کہ کہیں زبان نہ سڑ جائے۔　　(فسانۂ آزاد)

زبان سڑے: کوسنے کے طور پر کہتی ہیں۔ اُردو کلمہ، عورتوں کی زبان۔

مثالِ صرف: موئی چیا زبان طرح مجھ کو بُرا کہتی پھرتی ہے اللہ کرے اس کی زبان سڑے۔

زبان سمجھنا متعدی: بولی سمجھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مرے بیاں کو سُن سُن کے کانپ کانپ اٹھے
غضب یہ ہے کہ سمجھتا نہیں زبان صیاد　　ناظم

زبان سنبھال کے (کر) بات کرو: سوچ سمجھ کے سنجیدگی کے ساتھ گفتگو کرو، حدِ ادب اور حفظِ مراتب کا خیال کر کے بولو، بدتمیزی کی گفتگو کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: میں تمھارا بہت لحاظ کرتا ہوں۔ تم بڑی دیر سے اول فول بک رہے ہو۔ زبان سنبھال کے بات کرو۔

زبان سنبھالنا۱: خاموش ہونا، چپ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

چھپے زخم کے کاری یہ ہو جائے کا منہ
کہہ دے کوئی ہیں کہ زبان اپنی سنبھالے کوئی　　زخم

زبان سنبھالنا۲: خاموش رہنا، بولنے سے باز رہنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثالِ صرف: یہ قدم اٹھائے ہوئے چلی جاتی تھی، دل سے یاد خدا کرتی تھی۔ مگر زبان پر حمد و شکر رب نہ لاتی تھی، اگر... نامِ خدا منھ سے نکل جاتا... دہاں کی بلا پھر زندہ نہ چھوڑتی۔ زبان اپنی سنبھالے ہوئے مضطرباً نہ روانہ تھی۔

(طلسم ہوش رُبا)

زبان سنبھالو :۔ بیہودہ نہ بکو، بدزبانی نہ کرو۔ جب کوئی شخص بدزبانی کرنے لگتا ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زبان سنبھالو یہ کفر زور یاں غریبوں پر
خدا کی سوں کوئی تم سا بھی بدلگام نہیں　(لغت دہلی)

قولِ فیصل :۔ اپنے محل پر "سنبھالو" کی جگہ "سنبھالیے" بھی رائج ہے۔ (زبان سنبھالیے)

اک بوسے پر یہ گالیاں اللہ کی پیشناہ
کچھ میں بھی اب کہوں گا زبان کو سنبھالیے　(امانت)

زبان سنسنی سے کھینچ لینا :۔ ایک ظالمانہ سزا ہے۔ اُردو صرف، متروک۔

ایک کانٹا سا نکل جائے ہمارے دل سے
سنسنیوں سے کوئی کھینچے جو زبان واعظ　(صبا)

زبان سوکھنا :۔ بشدتِ پیاس سے زبان کا خشک ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کانٹوں کی زبان سوکھ گئی پیاس سے یارب
اک آبلہ پا وادیٔ پُرخار میں آوے　(غالب)

زبان سوکھنا :۔ ۲۔ زبان کا عاجز ہونا، بیان نہ کر سکنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

(فقرہ) شیخ صاحب کی تعریف کرتے ہوئے زبان سوکھتی ہے۔

زبان سے اچھا معلوم ہونا :۔ کسی کی زبان سے کوئی بات بھلی معلوم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ "میرے مولانے خیر کی" آپ ہی کی زبان سے اچھا معلوم ہوتا ہے۔　(امراؤ جان ادا)

قولِ فیصل :۔ "اچھا" کی جگہ "بھلا" بھی زبانوں پر ہے۔ (زبان سے بھلا معلوم ہونا)

زبان سے اُف نکلنا :۔ تکلیف کو ضبط نہ کر سکنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جیسی بھی دل میں اب کوئی لیتا نہیں جلال ہے
کمبخت کی زبان سے کیوں اُف نکل گئی　جلال

زبان سے اقرار دینا :۔ قول کرنا، عہد کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

عجیب بات ہے بوسہ بھی تم نہیں دیتے
دیا تھا وصل کا اقرار کس زبان سے کہیں　(صبا)

زبان سے اقرار کرنا :۔ وعدہ کرنا، ہامی بھرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ جب وہ اپنی زبان سے اقرار کر رہی ہیں کہ ہاں میں نے تنخواہ روپے دینے کو کہا تھا تو تم مان کیوں نہیں لیتے۔

قولِ فیصل :۔ اسی مطلب کو صرف "اقرار کرنا" سے بھی ادا کرتے ہیں۔

زبان سے بولنا :۔ منہ سے کچھ کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ خیر کی زبان سے بولنے والا عقدۂ سربستہ کا کھولنے والا۔　(انشائے سرور)

زبان سے پوری بات نہ نکلنا :۔ جوش و غصہ کی وجہ سے پورے طور سے بات نہ کی جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ خون سر پہ بے حیا کے سوار ہے۔ زبان سے پوری بات نہیں نکلتی۔　(طلسم ہوش ربا)

زبان سے پھول جھڑتے ہیں :۔ (طنزاً) غیر مناسب کلام یا گالی کے کلموں سے کنایہ ہے۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر "منہ سے پھول جھڑنا" کہتے ہیں۔ شعراء "دہن سے پھول جھڑنا" بھی نظم کر دیتے ہیں۔

زبان سے خندق پار :۔ شیخی ہی شیخی ہے کر کچھ نہیں سکتے۔ اُردو کہاوت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زبان سے چُپ دینا :۔ خاموش کر دینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زبان کھلتے ہی اس کا نشہ یہ کہ کر زبان سے دی
آخر اچھا نہ ہوگا اب جو کچھ بھی درمیاں آئے
(صحیفۂ تمنائی۔ اختر لکھنوی)

قولِ فیصل :۔ اب اس جگہ عورتیں "منہ سی دینا" زیادہ بولتی ہیں۔

زبان سے زبان لڑنا :۔ مساس کی ایک قسم ہے جو اثنائے مباشرت میں کرتے ہیں۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :۔ یوں بھی کہا ہے ؎

جب لڑیں باہم زبانیں وصل میں بولا منعم
ناتواں تو ہے مگر تیری زبان میں زور ہے　(منعم)

اس کا متعدی "زبان سے زبان لڑانا" (مشبہ) زیادہ بولتے ہیں۔

زبان سے سُننا :۔ کسی کی زبان سے کوئی بات سُننا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رگِ سودا جنوں میں خوں کو ترسے
سُنے طعنے زبانِ نیشتر سے　(دفتر فصاحت ؟)

زبان سے تبولوانا :۔ (داد و صد ولہ) کہلوا لینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ واہ رے آزاد، سفر کرتے کرتے ایک ہی کائیاں ہو گئے تھے۔ کس چکمے سے ان دونوں کی زبان سے تبولوا لیا کر دم جانا پر فرد ہے۔　(فسانۂ آزاد)

زبان سیکھنا:- بولی سیکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر ایک شعر کیوں نہ ہو قرآں کا ترجمہ
سیکھی مرے قلم نے زباں جبرئیل سے — اسیر

زبان سے کہنا:- منھ سے کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- بڑے سچے بن رہے ہو، کس زبان سے کہا تھا کہ ہم روپے دیں گے۔ دیتے وقت انکار کر رہے ہو۔

زبان سے لہنا نہیں ہے:- کسی کی بھلائی کو کہو مگر اسے ناگوار ہو۔

محلِ صرف:- تم کو زبان سے بھی لہنا نہیں ہے۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:- یہ عوام اور عورتوں کی زبان تھی اب بالکل نہیں بولتے۔ اس کا مفہوم بھی وہ نہیں ہے جو مولّفِ فرہنگِ اثر نے لکھا ہے۔ یہ ایسے محل پر کہتے ہیں جب زبان سے کوئی ایسی بات نکل جاتی ہے جس کا اثر خراب پڑتا ہے۔ جیسے:- "میاں آزاد نے اپنے دل میں سوچا کہ واللہ اچھے پھنسے زبان سے لہنا ہی نہیں ہم نے تو دل لگی میں کہا تھا کہ سوء ہضمی کی شکایت ہے۔ یہ اگلے وقتوں کے لوگ سچ ہی سمجھ بیٹھے۔" (فسانۂ آزاد)

زبان سے لے جانا:- منھ کی بات چھین لینا، کسی کے دل کی بات کہہ دینا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:- کیا پتے کی بات کہی ہے۔ واللہ میری زبان سے لے گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:- اب اس محل پر "منھ کی بات چھین لی" بولتے ہیں۔

زبان سِینا:- (یائے معروف) منھ سے نہ بولنا، چپ رہنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زباں کھلتے ہی اس کافر نے یہ کہہ کر زباں سی دی
اثر اچھا نہ ہوگا اب جو شکوے درمیاں آئے — اثر لکھنوی

قولِ فیصل:- اب اس محل پر "منھ سینا" بولتے ہیں۔

زبان سے نکالنا:- کہنا، بیان کرنا، منھ سے کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- اب جو تم نے ایک حرف بھی زبان سے نکالا تو منھ توڑ دوں گا۔

قولِ فیصل:- نفی کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے۔ جیسے:- "برائے خدا ایسے بزرگوار کے حق میں کلماتِ خرافات زبان سے نہ نکالیے۔" (فسانۂ آزاد)

زبان سے نکالنا:- تلفظ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- ثقیل لفظ کو زبان سے نکالنے میں تکلف ہوتا ہے۔

زبان سے نکلنا:- کہا جانا، کہنے میں آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

لفظ جو اس زباں سے نکلا
تیر گویا کماں سے نکلا — آرزو

قولِ فیصل:- سلبی معنوں میں بھی مستعمل ہے

ہم تو اس مدعا کے قائل ہیں
جو زباں سے نکل نہیں سکتا — داغ

زبان سے نکلنا:- بلا ارادہ منھ سے کوئی بات نکل جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- اس کی تکمیلی صورت زیادہ رائج و فصیح ہے یعنی "زبان سے نکل جانا" جیسے:- "کیا بتاؤں وہ بزرگ تھے غصے میں میری زبان سے نکل گیا کہ آپ جھوٹ کہتے ہیں۔"

زبان سے نکلنا:- تلفظ ادا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- عربی کا لفظ ہے۔ لڑکے کی زبان سے نکلنا دشوار ہے، آپ کیوں کوشش کر رہے ہیں۔

زبان سے نکلی اَنبر چڑھی:- بات منھ سے نکلی اور مشہور ہوئی۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:- صاحبِ گنجینۂ اقوال و امثال نے "پر" کے اضافے کے ساتھ یوں لکھا ہے:- "زبان سے نکلی انبر پر چڑھی"۔ اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

زبان شُستہ و رُفتہ ہونا:- زبان صاف و سلیس ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- حسن آرا کا لکچر قابلِ دید ہے بلکہ دید ہے نہ شنید ہے زبان کیسی شستہ و رفتہ ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زبانِ شُعلہ:- شعلے کا زبان سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

خلق کرنے میں وہ ناری بڑے تھے
زبانِ شعلہ میں کانٹے پڑتے تھے — منیر

زبانِ شمع:- شمع کا گل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع زبانِ شمع کٹوائی مگر سرفرازی نے — رشک

زبان شوخ ہونا:- باتوں میں شرارت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جو فرشتے سے بھی نہ باز آئے
ہے زباں ایسی بے حیا کی شوخ — داغ

زبانِ شیریں:۔ میٹھی بولی، میٹھی زبان۔ فارسی
مؤنث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ اُس کی زبانِ شیریں سے نکلے ہوئے
الفاظ قند و نبات کا مزہ دیتے تھے۔ مولف

زبانِ شیریں مُلک گیری، زبانِ ٹیڑھی مُلک بانکا:۔ جس کی باتوں میں مٹھاس ہوتی ہے
دُنیا اس کی مطیع و مسخر ہو جاتی ہے۔ جس کی زبان
زیادہ خراب ہوتی ہے لوگ اس سے بیزار رہتے
ہیں۔ اُردو مقولہ۔
مثل مشہور ہے پیارے شاہ ہم کو بھی زبانوں کی تپا
زبانِ شیریں ملک گیری، زبان ٹیڑھی ملک بانکا لکھنؤ
قول فیصل:۔ ملک اگرچہ بضم اوّل و سکونِ دوم ہے
مگر اس مثل میں بضم اوّل و فتح دوم، زبانوں پر ہے
زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ لفظ "بانکا" کی جگہ
"ٹیڑھا" بھی مستعمل ہے۔ اور اب یہی زیادہ ہو۔

زبانِ شیشہ:۔ شیشے کے منہ سے عرق یا شربت
وغیرہ نکلتے وقت جو دھار بندھتی ہے اسے فارسی
میں زبانِ شیشہ کہتے ہیں۔
شیشۂ مے کی یہ دراز زبان
اس پہ ہے یہ ستم کہ پنبہ دہان — ذوقؔ
(نور اللغات)
قول فیصل: شعر میں شیشے کی زبان بلا ترکیب فارسی
ہے نہ کہ زبانِ شیشہ۔

زبان صاف بولنا:۔ کسی زبان میں سلاست
کے ساتھ گفتگو کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
بولتی تھی زبان اُردو صاف
کس قدر بامحاورہ شفاف — (نالۂ رسوا)

زبان طرّار ہونا:۔ زبان میں تیزی ہونا۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔
طرّار اُن کے گیسو تھے ابتدا سے پر اب
طرّہ یہ ہے زبان بھی طرّار ہو گئی ہے — اسیرؔ

زبان فر فر چلنا:۔ بات کرنے میں زبان کا
جلد جلد چلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
صاف چلنے لگی زبان فر فر
کر دیا اک جہان کو زیر و زبر — عالم (بیگم واجد علی شاہ)

زبان قابو میں رکھو:۔ بیہودہ گوئی نہ کرو۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ زبان قابو میں رکھو۔ زیادہ بدتمیزی
اچھی نہیں ہوتی۔

زبان قاصر ہونا:۔ تعریف و توصیف یا شکر ادا
کرنے کے لیے زبان کو الفاظ نہ ملنا، زبان کا تعریف
یا شکر کی ادائیگی سے عاجز ہونا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ (تعریف) زہے گوہرِ دریائے خوش
بیانی، زہے آفتابِ سپہرِ دروزبانی کہ زبانِ توصیف
و بیان تعریف نسبت اس کے قاصر ہے۔
(طلسم ہوش رُبا)
کم ہے ترے سجدے میں رہوں گر سحر و شام
قاصر ہے زبان شکر میں اے خالقِ علّام — (شکر) میر انیسؔ
قول فیصل:۔ جواب میں بھی زبان قاصر ہوتی ہے۔
رہنا کے ساتھ "زبان قاصر رہنا" بھی اپنے محل پر
رائج و فصیح ہے۔
اک دن کیا جو مسئلۂ عشق کا سوال
قاصر رہی زبانِ فلاطوں جواب میں — اسیرؔ

زبانِ قال:۔ اظہارِ بیان، بات چیت کے
ذریعے سے اپنا حال بیان کرنا۔ فارسی ترکیب،
مؤنث۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبان قطع ہونا:۔ زبان کٹنا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔
گو ہاتھ ٹوٹ جائیں زبان قطع ہو مگر
ہو گی ادا نہ آنکھ سے طرزِ سوال کیا — داغؔ

زبان قفا سے کھینچنا:۔ گُدّی سے زبان
کھینچنا، ایک سزا ہے۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ کوئی حرف زن تھا کہ زبان قفا سے
کھینچوں گا کوئی ارادہ رکھتا تھا کہ میں آنکھیں اس
کی نکالوں گا۔ (طلسم ہوش رُبا)
قول فیصل:۔ عام طور پر "زبان گُدّی سے کھینچنا"
زبانوں پر ہے۔

زبانِ قلم:۔ قلم کی نوک کو زبان سے استعارہ کرتے
ہیں۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ عجب نہیں زبانِ قلم سے شرارے نکلیں جو
قرطاس سے شعلۂ گفتار نکلیں۔ (انشائے سرور)

زبان قلم ہونا:۔ زبان کٹ جانا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔
سو بار جوں قلم ہو زبانِ شمع کی قلم
اک حرف ہو نہ جس میں زبانِ قلم نصیب — ذوقؔ
قول فیصل:۔ اس کا حقیقی کبھی استعمال کیا
جا سکتا ہے۔

زبان قینچی سی (یا) قینچی کی طرح چلنا:۔ تیزی اور طرّاری سے گفتگو کرنا، فر فر زبان چلنا،
یکساں باتیں کیے جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
سب پہ تری زبان تو قینچی سی چل چکی
چاقو نکال کر مرا بالِ قلم تراش — رشکؔ
قطع سخن وہ کیوں نہ کرے بدگمان صاف
قینچی کی طرح جس کی چلے ہے زبان صاف — معروف دہلوی

زبان کا پابند ۔ بات کا دھنی، قول کا سچا، بات کا پورا ۔ اُردو صفت، فصیح، رائج ۔
محل صرف ۔ اگلے وقتوں کے لوگ باوضع اور زبان کے پابند ہوتے تھے ۔

زبان کا پلٹے کھانا ۔ مکرنا ۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان ۔

وہ جب اپنی دل سے کرتے ہیں وعدہ
توکھاتی ہے پلٹے زبان کیسے کیسے　　داغ

زبان کا پھوڑا ۔ بدزبان، زباں دراز، بدکلام، بدتہذیب ۔ اردو صفت ۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

زبان کا پھوہڑ ۔ بدزبان، زباں دراز ۔ اُردو صفت، دہلی کی زبان ۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں بھی بولتی ہیں ۔ اس کی تانیث "زبان کی پھوہڑ" بھی استعمال کرتی ہیں جیسے ۔ "خاں صاحب کی لڑکی بڑی طرحدار اور زبان کی پھوہڑ ہے ۔ بات بات پر گالی بکتی ہے ۔"

زبان کا ٹانکا ٹوٹ جانا ۔ (کنایۃً) بدزبان ہو جانا ۔
(فقرہ) جوتیاں مارنے کی کیا بات ہے ہاتھ بچا بے ذات نہیں بچی ۔ زبان کا ٹانکا ہی ٹوٹ گیا ۔
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

زبان کاٹ کر دینا ۔ (متعدی) اقرار کرنا، عہد کرنا، قول ہارنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

زبان کاٹ کے پھینک دینا ۔ کوئی نامناسب بات زبان پر نہ لانے کا یقین دلانے کے محل پر اس کا استعمال ہے ۔ یعنی ہم اگر ایسا کریں تو زبان کاٹ کے پھینک دیں ۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج ۔

آئے جو زباں پہ شکوۂ یار
ہم کاٹ کے پھینک دیں زباں کو　　اسیر

زبان کاٹ لینا ۔ دانتوں سے اپنی زبان کو زخمی کر لینا ۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج ۔
محل صرف ۔ اچھا خاصا کھیل رہا تھا کھانا کھانے میں اپنی زبان کاٹ لی خون بہہ رہا ہے ۔

زبان کاٹنا (۱) (متعدی) افسوس کرنا، متأسف ہونا ۔　(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر زیادہ تر "دانتوں سے زبان کاٹنا" مستعمل ہے ۔

زبان کاٹنا (۲) ایک قسم کی سزا جو شاہی زمانے میں مجرموں کو دی جاتی تھی ۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج ۔

میں سوزِ دل چھپانے میں کم شمع سے نہیں
کاٹو زبان، آہ جو آئے زبان پر　　شاد لکھنوی

قول فیصل ۔ "زبان کاٹو" کی جگہ اپنے محل پر "زبان کاٹیے" بھی ہے ۔

وہ اور ہیں جو تمہارے ستم سے نالاں ہیں
زبان کاٹیے آئے جو تا زباں فریاد　　زکی

اب اس کا استعمال ایسے محل پر ہے کہ جب نامناسب بات کو نہ کرنے کا یقین دلانا ہوتا ہے تو کہتے ہیں "اگر میں ایسا نہ کروں تو میری زبان کاٹ دو" بر سبیل تذکرہ بھی بولتے ہیں جیسے: جناب حیثم نثار کی زبان کاٹ کے اس کو سولی دے دی گئی ۔

زبان کا چٹکا ۔ چٹورا پن، مزے دار چیزیں کھانے کی عادت ۔ اُردو صفت، متروک ۔

علاج ہی نہیں کچھ تیرے ظلم کی رٹ کا
چھڑانے سے نہیں چھٹتا زبان کا چٹکا　　آتش

زبان کا چٹورا ۔ وہ شخص جو لذیذ کھانوں کا عادی ہو ۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج ۔
قول فیصل ۔ اس کی تانیث "زبان کی چٹوری" ہے

مجھے بھاتا ہے چٹخارے کا سالن
یہ البتہ چٹوری ہوں زباں کی　　رنگین

زبان کا چسکا ۔ زبان کا مزہ، چٹورپن، مزے دار چیزوں کے کھانے کی عادت ۔ اُردو مذکر، غیر فصیح، رائج ۔
محل صرف ۔ دنیا کی عادتیں چھوٹ جاتی ہیں مگر زبان کا چسکا چھڑائے نہیں چھوٹتا ۔

زبان کا ڈورا ۔ بچے کی زبان کے نیچے ایک مہین رگ سی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بات نہیں کر سکتا ۔ جب وہ کاٹ دی جاتی ہے بچہ بولنے لگتا ہے ۔ اسی مہین رگ کو زبان کا ڈورا کہتے ہیں ۔ اُردو صفت، فصیح، رائج ۔

زبان کاڑھنا ۔ (متعدی) جیبھ نکالنا ۔ اُردو، گنواروں کی اصطلاح ۔　(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

زبان کا زخم ۔ وہ تکلیف جو کسی بات سے پہونچے ۔ اُردو، فصیح، رائج ۔

چھری کا، تیر کا، تلوار کا تو گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا　　اسمٰعیل میرٹھی

قول فیصل ۔ زخم کی جگہ گھاؤ بھی بول دیتے ہیں ۔

زبان کا شعر ۔ وہ شعر جس میں روزمرہ استعمال کیا گیا ہو ۔ اُردو صفت، فصیح، رائج ۔

مثلِ صرف:۔ ملاحظہ فرمایئے گا زبان کا شعر پڑھ رہا ہوں۔

زبان کا کاٹ:۔ زبان کی تیزی، تُرش۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہے کیا یہ اثر خوبیٔ ابرو کے بیاں کا
تلوار ہے کہ کاٹ نہیں میری زباں کا — ناسخ

زبان کا گُل افشانی کرنا:۔ (کنایۃً) دلکش باتیں کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

گرر کی ہے زباں گل افشانی
بات کہنے پہ پھول جھڑتے ہیں — شاد لکھنوی

زبان کا گویا ہونا:۔ زبان کا بات کرنے لگنا، بولنے لگنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جوش ہے زمزمہ سنجی پہ یہاں مرغانِ چمن
کیا تعجب ہے جو گویا ہو زبانِ سوسن — (فسانۂ آزاد)

زبان کا لُعاب:۔ تھوک۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

گردن میں ہاتھ ڈال کے اک شوخ بے حجاب
دے ذائقہ دہن کو زباں کے لُعاب کا — انتخاب؟

زبان کا لوچ:۔ نرم لب و لہجہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ ان کی زبان کا لوچ اور لہجے کی دلکشی بتاتی ہے کہ لکھنؤ کی ہیں۔ حالانکہ دیہات کے رہنے والے ہیں۔

زبان کا مزہ:۔ منھ کا ذائقہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ زبان کے مزے کے لئے ساری دولت کھانے پینے میں اُڑا دی۔ یہ خیال نہ رہا کہ آگے چل کے کیا ہوگا۔

زبان کا میٹھا:۔ خیریں کلام، شائق، کھوٹا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں زبان کا میٹھا ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو نرم اور خوشامدانہ گفتگو سے اپنا کام نکالے۔ جیسے: "وہ زبان کے ایسے میٹھے ہیں کہ جس سے جو بات کہتے ہیں وہ ان کی بات ٹال نہیں"۔ کھوٹا اور منافق کے معنی میں اس کا استعمال نہیں۔

زبان کا یاوری کرنا:۔ بولنے کی طاقت رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ جہاں تک زبان نے یاوری کی، انھوں نے میاں آزاد کی خوب ہی تعریف کی۔ (فسانۂ آزاد)

زبان کتر لینا:۔ زبان کا کچھ حصہ کاٹ لینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بوسے کے بہانے سے زباں اس نے کتر لی
کیا تم نے نزاکت منھ سے نکالا سخن ایسا نزاکت

زبان کترنی کی طرح چلنا:۔ جلدی جلدی بولے جانا، بکھاں باتیں کیے جانا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثلِ صرف:۔ خدا جانے کس کترِ بیونت میں رہتے ہو بیٹا پڑو نا بخیر۔ زبان البتہ کترنی کی طرح چلا کرتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زبان کٹ جائے:۔ بددُعا کے طور پر کہتے ہیں۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کٹ جائے زباں نام محبت جو لیا ہو
تحقیق تو فرمائیں جب ارشاد کریں آپ — (نور اللغات)

زبان کٹ کے گرے:۔ بددُعا کے محل پر غصّے میں کہتی ہیں۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

یہ منھ اور یہ باتیں یہ تو اور یہ دھیان
منھ سے منھ، گرے کٹ کے تیری زبان — شوق قدوائی

زبان کٹنا:۔ شاہی زمانے کی ایک سزا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بات پر واں زبان کٹتی ہے
وہ کہیں اور سنا کرے کوئی — غالب

قولِ فیصل:۔ بے خیالی میں دانتوں سے بھی زبان کٹ جاتی ہے۔ تکمیلِ فعل کے لئے "زبان کٹ جانا" رائج و فصیح ہے۔

زبان کٹ گئی دانتوں سے مل گئی تعزیر
کبھی جو لب پہ مرے حرفِ استغفار آیا — خواجہ وزیر

زبان کچی ہونا:۔ جاہلانہ اور دیہاتی زبان ہونا، شین، قاف درست نہ ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بال بچے ہوتے زباں کچی
جوز و شیطاں کی، غول کی بچی — عالم

زبان کرنا:۔ (زبان کردن کا ترجمہ) بیہودہ زبانی کے کلمات زبان پر لانا، سخت کلامی کرنا، گستاخانہ گفتگو کرنا، سخت دُرشت کہنا، بُرا بھلا کہنا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

تعریف غیر سن کے جو میں نے دیا جواب
اس بات پر خفا ہیں کہ ہم نے زبان کی — داغ

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

کم گو جو ہم ہوئے تو ستم کچھ نہ ہو گیا
اچھی نہیں یہ بات مت اتنی زبان کر — میر

زبان کشائی:۔ زبان کھولنا، بات کرنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بے دل نے جو جگہ جی میں پائی
یوں غنچے نے کی زباں کشائی — گلزارِ نسیم

زبان کند ہوئی جاتی ہے:۔ اسی وقت

کہتے ہیں جب انسان کو کچھ کہنے کا موقع نہ ملے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ "زبان گنگ ہونا" کی جگہ "دہن گنگ ہونا" بولتے ہیں۔

زبان کو چاٹ ہونا:۔ زبان کو چسکا ہونا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

دہن کو ہے مزہ تیرے دہن کا
زبان کو چاٹ ہے تیری زبان کی — داغ

زبان کو کوڑے گئی:۔ جو شخص بات نہ کرے اس کی نسبت طنز سے کہتی ہیں یعنی گونگا ہو گیا (گوکوڑے لوٹا) اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ کب سے خاموش بیٹھی ہوئی ہو کچھ منھ سے بولتی ہو نہ سر سے کھیلتی ہو۔ کیا زبان کو کو لے گئی؟

زبان کو لگام دے:۔ گستاخانہ گفتگو کرنے والے سے غصے میں کہتے ہیں۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ اب ایسا نہ ہو کہ میں خشتہ و کشتہ سب ہرن کر دوں۔ نامعقول! بیہودہ بکتا ہے زبان کو لگام (لگام) دے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اپنے محل پر "زبان کو لگام دو" (دے کی جگہ "دو") بھی بولتے ہیں۔

زبان کو لگام دینا:۔ خاموش رہنا، ضبط وصبر سے کام لینا، کچھ نہ بولنا۔ اُردو صرف۔

مثالِ صرف:۔ بہت دنوں زبان کو لگام دی۔ بجز دعائے دولت کچھ نہ بولا۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل:۔ مصنف انشائے سرور نے جس صورت سے استعمال کیا ہے وہ اب رائج نہیں۔ یعنی اپنے لیے نہیں کہتے ہیں۔

زبان کو قابو میں رکھنا:۔ نامناسب باتوں سے زبان کو روکے رہنا، بے تکی بات منھ سے نہ نکالنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ دیکھو کہے دیتا ہوں زبان کو قابو میں رکھو ورنہ ایک ہاتھ دوں گا بتیسی حلق کے اندر چلی جائے گی۔

زبان کو لگام نہیں:۔ زبان قابو میں نہیں جو منھ میں آیا بک دیا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:۔ عورتیں زیادہ تر "زبان میں لگام نہیں" بولتی ہیں۔

زبان کو منھ میں رکھنا:۔ (متعدی) زبان قابو میں رکھنا، بے محل بات نہ کرنا۔ (لغت دہلی)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زبان کھلنا:۔ بولنے کے قابل ہونا، قوتِ گویائی آنا، زبان سے الفاظ نکلنے لگنا، بچے کا بولنے لگنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حیواں پر آدمی کو شرف نطق سے ہوا
شکر خدا کرے جو زبانِ بشر کھلے — آتش

زبان کھلنا:۔ سخت کلامی پر اُتر آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دشنام دے کے مجھ کو بہت خوش نہ ہوجئے
کیا کیجئے گا آپ جو میری زباں کھلی — مرزا رسوا

زبان کھلنا:۔ زبان کا کام دینا، زبان کا منھ میں حرکت کرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

شور دانہاں ہی پہ بس اتنی زباں کھلتی ہے
آنکھ کمبخت یہ سوتے میں کہاں کھلتی ہے — جرأت

زبان کھلوانا:۔ (متعدی المتعدی) بدزبانی پر دلیر کرنا، بات چیت میں بے باک کر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ تم نے اپنا بڑا پن نہ رکھا، چھیڑ چھیڑ کے لڑکے کی زبان کھلوا دی ہے اب ہر وقت وہ ایک ایک سے لڑتا ہے، بات بات پر گالیاں بکتا ہے۔

زبان کھلوانا:۔ چھپی ہوئی بات ظاہر کرانا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔ زیادہ تر شخص حاضر کی نامناسب بات کو سُن کر تنبیہ کے طور پر غصے سے کہتے ہیں۔ مفہوم یہ ہوتا ہے کہ غلط بات نہ کیجئے ورنہ میں بھی کھری کھری سنانے لگوں گا، عقدے کھول کے رکھ دوں گا۔

مصرع: نہ کھلواؤ زبان میری بس اس کو یونہی رہنے دو — لااسلم

بس بہت لعنت ملامت کر چکے
کیوں زباں زندوں کی کھلواتے ہیں آپ — مرزا رسوا

زبان کھلی کی کھلی رہ گئی:۔ یعنی اسی حالت میں دم نکل گیا۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر کہتے ہیں: "آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں" جیسے: مرنے والے کا انتظار میں بڑی مشکل سے دم نکلا، آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

زبان کھولنا:۔ بُرا بھلا کہنا، سخت باتیں کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رکھوں زباں بند کہاں تک جواب میں
اتنی نہ کھول لے بُتِ بیداد گر زباں — رشک

زبان کھولنا:۔ کچھ کہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سُن کے یہ قمر خواہوں نے صورت گنگ وری
مار کر اک قہقہہ اس رنگ سے کھولی زباں — قدر بلگرامی

زبان کھولنا ۔ بڑھ گویائی عطا کرنا، بولنے کی قوت دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ کھول دیتا ہے زبان وہ گنگ مادر زاد کی — بحر

زبان کھُلنا ۔ گویائی کی قوت حاصل ہونا، بات کرنے کے قابل ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر رنگ شمع ہم دل سوختوں نے بزم عالم میں
زباں کھولی نہ لیکن بات کرنے کا محل پایا — آتش

زبان کھولنا ۔ عیب نکالنا، زبان درازی کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زبان کھولیں گے مجھ پر جو زباں گیر بدشعاری سے
کہ میں نے خاک بھر دی ان کے منھ میں خاکساری سے

(نور اللغات)

زبان کھولنا ۔ گلہ کرنا، شکوہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

توڑنے پر پھُول ہم کو دیں ہزاروں گالیاں
دور ہے تیرا کوئی کب کھول سکتا ہے زباں — امانت

زبان کھولنا ۔ کلام کو طول دینا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے

زبان کھینچنا ۔ (مستعدی) (فارسی میں زبان از قفا بر در کردن) گدّی کے پیچھے سے زبان نکالنا۔

زبانیں کھینچی جائیں گی گلے بھی ریتے جائیں گے
قلم وال سے جو اُن کے گنج کے جاتو نکلتے ہیں — شور

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ زیادہ تر گدّی سے زبان کھینچنا کہتے ہیں۔

زبان کے آگے خندق نہیں ۔ کوئی کسی کی زبان نہیں بند کر سکتا۔ اُردو مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

زبان کے آگے خندق ہے ۔ بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔ (نور اللغات میں "زبان کے آگے خندق نہیں" درج ہے جو بظاہر غلط ہے)

(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ تر "منھ کے آگے خندق ہے" بولتی ہیں۔ جس کا مفہوم ہے "جو منھ میں آتا ہے بکے چلے جا رہے ہیں"۔

زبان کیا کترنی ہے ۔ زبان کا نہ رکنا، فر فر باتیں کرنا، اپنی بات کے آگے دوسرے کو بولنے کا موقع نہ دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ (ان کی) زبان تو کترنی ہے۔

زبان کیا کترنی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زبان کی بات ۔ کسی خاص شخص کی کہی ہوئی بات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پیغام بر کی بات پر آپس میں رنج کیا
میری زباں کی ہے نہ تمھاری زباں کی ہے — داغ

زبان کے تلے زبان ہونا ۔ بات میں پختگی نہ ہونا۔ اُردو صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اب اس صورت سے متروک ہے۔ اہل لکھنؤ "زبان کے نیچے زبان ہونا" استعمال کرتے ہیں۔

زبان کے چٹخارے لینا ۔ خوش ذائقہ چیزیں کھا کر زبان کو چٹخانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

(لغات النساء)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم صرف "چٹخارے لینا" سے ادا کیا جاتا ہے۔ یعنی آدمی زبان کے چٹخارے نہیں لیتا بلکہ صرف چٹخارے لیتا ہے۔ البتہ زبان چٹخارے لیتی ہے۔

زبان کی سی کہوں یا تلوؤں کی سی ۔ ظاہر داری برتوں یا دل کے پھپھولے پھوڑوں، منھ دیکھی کہوں یا دل کی آگ بجھاؤں۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبان کیلنا ۔ (زبانِ معروف) افسوں یا منتر سے کسی کا منھ بند کر دینا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

زبان کیلنے کا نقش منھ بھرائی ہے
دہان غنچہ کو رکھتا ہوں بند زر خاموش — آتش

زبان کی لوچ ۔ لب و لہجہ۔ عوام اس جگہ "لچک" کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ "لوچ" کو خود ہی آگے چل کے مذکر لکھا ہے اور یہاں "زبان کی لوچ" لکھ رہے ہیں۔ بہر حال یہ لفظ مذکر ہی ہے لہٰذا "زبان کا لوچ" ہونا چاہیے۔

زبان کی موچ ۔ شہر کی فصیح زبان میں دیہاتی یا قصباتی زبان کے اثرات کا پایا جانا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ آپ برسوں سے لکھنؤ میں تشریف رکھتے ہیں اور ادبی دنیا میں آپ کا ایک خاص مقام ہے۔ لیکن معاف کیجیے گا آپ کی زبان کی موچ ابھی تک نہیں گئی۔ آپ ابھی کہہ رہے تھے "انھوں نے ہم پر زیادتی کیا" جبکہ "زیادتی" مونث ہے۔ "کیا" کی جگہ "کی" ہونا چاہیے۔

زبان گدّی سے کھینچنا (یا) کھینچ لینا ۔ پُرانے زمانے کی ایک سزا ہے کہ مجرم کی زبان کو گدّی چھید کے نکال لیتے تھے

اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آگے ہمارے دعویٰ معجزات خدا کی شان
گُدّی سے کھینچ لوں ابھی بڑھ کر تیری زبان انیس

سچ گُدّی سے کھینچا ہے وہ بیہودہ گو زباں رشک

زبان گُدّی سے نکلنا۔ سزا کے طور پر گُدّی کی طرف سے زبان کھینچ لی جانا۔ اُردو صرف غیر فصیح، رائج۔

گویا کیا وہاں مجھے پھر شوق نے جہاں
لاکھوں کی گُدّیوں سے زبانیں نکل گئیں اسیرؔ

قولِ فیصل:۔ نکلنا کی جگہ کھینچنا، فصیح تر (زبان گُدّی سے کھینچنا)۔

زبان گُستاخ ہونا۔ منہ سے خلافِ تہذیب باتیں نکلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئی جب سے زباں یار گستاخ
خوشامد گو ہوئے ناحیا گستاخ داغؔ

زبان گنگ ہونا۔ زبان میں بولنے کی قوت نہ ہونا۔ اُردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ نظماً زیادہ مستعمل ہے۔

زبان گوشتین است تیغ آہنی۔ زبان گوشت کا ایک لوتھڑا ہو کر تلوار کا کام کر ڈالتی ہے ہرا اُڑواتی ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبان گونگی ہونا۔ زبان میں بولنے کی قوت نہ ہونا۔ اُردو صرف غیر فصیح، رائج۔

نہ ہو ایسا زبان گونگی نکل جائے
کہ جس کے غم سے میرا جی نکل جائے (الف لیلیٰ منظوم)

زبان گھس جانا۔ کہتے کہتے زبان کا تھک جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ خوشامد کرتے کرتے یا دُعا مانگتے مانگتے زبان گھستی ہے یا گھس گئی بولتے ہیں۔ جیسے:

• خوشامد کرتے کرتے زبان گھس گئی مگر وہ کچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم کلمۂ حق ہی بولیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

• دُعا مانگتے مانگتے عمر بسر ہوتی ہے۔ زبان گھستی ہے اور مُراد پوری نہیں ہوتی۔ (طلسم ہوش رُبا)

زور دینے کے محل پر زبان گھس گھس جانا بھی استعمال کیا ہے۔

اب تک بری دُعا ہوئی کوئی مستجاب
گھس گھس گئی زبان وہیں جس تو کیا ہوا اسیرؔ

زبان گیر۔ جاسوس۔ وہ شخص جو غنیم کی طرف کا جس سے لشکر کی کیفیت معلوم کریں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زبان گیرندہ۔ اعتراض کرنے والا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس جگہ حرف گیر بولتے ہیں۔

زبان گیری۔ جاسوس کا کام۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبان گیری۔ گرفت کرنا، اعتراض کرنا۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

بارے تفقد نہیں آپس میں زبان گیری کا
یہ غنیمت ہے کہ ہیں اہلِ زباں ہیں ہم تم رشکؔ

قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ "حرف گیری" بولتے ہیں۔

زبان لال ہونا۔ تعریف میں زبان کا کام ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ مصرف:۔ مُجھبڑی کی تعریف میں اچھے اچھے آتش زبانوں کی زبان لال ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے جواب میں عاجز ہو جانا، وقتی طور سے قوتِ گویائی کا سلب ہو جانا۔ تکمیلِ فیصل کے لئے: زبان لال ہو جانا، رائج و فصیح ہے۔

پانی پانی پسر سعد لعنۃ اللہ ہوا سُن کے یہ حال
بات کچھ منہ سے نہ نکلی کہ زباں ہو گئی لال تعشقؔ

ایک مفہوم "گونگا ہونا" بھی لیا جا سکتا ہے۔

زبان ناطقہ ہے لال غنچۂ گل کی
کہاں سے شکوۂ بلبل ہزار بار کریں (نور اللغات)

زبان لانا۔ زبان میں زور پیدا کرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

تقریر گو زبان اپنی لاوے ہزار
لکھے کس طرح حمدِ پروردگار (سحر البیان)

زبان لڑانا۔ ہر زبان سے زبان لڑانا، معاشقہ کی ایک صورت ہے جو مباشرت کے وقت عمل میں لاتے ہیں۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

زبان لڑانا۔ بڑے کی بات کا جواب گستاخی سے دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ستم ہے جیز کی چاہت کا ہوتا ہے بیاں ہم سے
جو کچھ کہیے تو کہتے ہیں لڑاتے ہو زباں ہم سے (جلیل)

زبان لڑکھڑانا۔ لکنت کرنا، زبان کا لغزش کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم دہی وہیں جو کیا کرتے تھے دن بھر باتیں
لڑکھڑاتی ہے نقاہت سے زباں آج کی رات صباؔ

زبان لڑنا۔ (لازم) زبان کا زبان سے مشابہ ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بے زبانوں سے جب زبان لڑ جائے
بستر مخفی سے میرا دھیان لڑ جائے قدر بلگرامی

زبان لڑنا: مص۔ مساس کی ایک صورت ہے کہ مباشرت کے وقت زبان کو زبان سے ٹکراتے ہیں۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جب لڑیں باہم زبانیں تم اتنا کہنے لگے
ناتواں تو ہے مگر تیری زباں میں زور ہے — ناسخ

زبان لینا: مص۔ عہد و پیمان لینا، اقرار لینا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

پھر نہ آنا اگر کوئی بھیجے
نامہ بر سے زبان لیتے ہیں — داغ

زبان لینا: مص۔ کسی کی لکھی ہوئی نثر کی عبارت یا کوئی شعر سند میں پیش کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم سند کے لیے لُغت میں امیر
فصحا کی زبان لیتے ہیں — امیر

زبان مارے خوشی کے پھول جانا: اس درجہ خوشی ہونا کہ منہ سے بات نہ نکلے۔ اُردو صرف، متروک۔

پھول جاتی ہے زباں مارے خوشی کے اے صبا
جوشِ گل ہے کیوں نہ ہو غنچہ دہانِ عندلیب
(امیر وزیر علی صبا)

زبان مروڑنا: زبان ملنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

زبانِ مقال: زبان کی گفتگو۔ فارسی ترکیب مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زبان ملانا: مص۔ منہ لگانا۔ اُردو صرف، متروک۔

اے رشکِ گل سیاہ زبانوں سے کر حذر
سوسن سے بار بار ملایا نہ کر زبان — رشک

زبان ملانا: مص۔ گستاخی سے بات چیت کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

مثال صرف: مجھ سے زبان نہ ملایئے گا اتنا میں نے کہہ دیا ہے۔ ذری میں ٹیڑھا آدمی ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

زبان منہ سے باہر نکالنا: مص۔ تشنگی کی شدت ظاہر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: آج کل گرمی بہت شدت کی ہے۔ کتے بے چارے گلیوں میں بیٹھے ہوئے زبان منہ سے باہر نکالے ہانپا کرتے ہیں۔

زبان منہ سے باہر نکلنا: پیاس کی شدت میں ایسا ہوتا ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پی کے آبِ دمِ شمشیر ہے اب تک وہی پیاس
منہ سے باہر ترے کشتے کی زبان نکلی ہے — امیر

قولِ فیصل: اس کی تکمیلی صورت زبان منہ سے باہر نکل آنا بھی رائج و فصیح ہے۔

زبان منہ سے کھینچنا: کسی کی زبان کو منہ سے باہر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: فی الجملہ عمرو نے اجلال کو باندھ کر پھر فتیلہ دافع بے ہوشی سنگھاتے وقت زبان اس کے منہ سے کھینچ کر سوزن سے چھید دی تاکہ سحر نہ کر سکے۔ (طلسم ہوش ربا)

زبان منہ سے نکل پڑنا: پیاس کا انتہا سے زیادہ غلبہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

منہ سے نکل پڑی تھی ہر اک موج کی زبان — انیس

قولِ فیصل: زبان منہ سے باہر نکل پڑنا بھی رائج و فصیح ہے (باضافہ لفظ باہر)

زبان منہ میں رکھنا: بولنے پر قادر ہونا، اپنی زبان میں گویائی کی قوت رکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مُدعا کیا ہے — غالب

زبان منہ میں نہ رکھنا: کچھ نہ کہنا، خاموش رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پاسِ رُسوائی سے میں منہ میں زباں رکھتا نہیں
چشمِ تر رکھتا نہیں لب پر فغاں رکھتا نہیں — صبا

زبان منہ میں نہ ہونا: گونگا ہونا، اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو سخت بات کا جواب نہ دے اور سکوت کرے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارا دل کے لہو تیرے تیر کا سوفار
یہ چپ ہوا ہے کہ گویا نہیں زباں منہ میں — ذوق

زبان موٹی پڑ جانا: چونا پان وغیرہ کھانے کی وجہ سے زبان کے اوپر ایک تہ سی جم جانا، جس سے بات کرنے میں تکلف ہوتا ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: بچپنے میں مجھے پان ڈلی کھانے سے یہ کہہ کر روک دیا جاتا تھا کہ اس کے کھانے سے زبان موٹی پڑ جاتی ہے اور پڑھنے میں تکلف ہوتا ہے۔

زبان موٹی ہو جانا: نزع کی حالت میں زبان کا منہ میں پھول جانا۔ اس طرح کہ آدمی بات نہ کر سکے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: بے کار ڈاکٹر کو بلا رہے ہو زبان موٹی ہو گئی ہے۔ سانس اُکھڑ چکی ہے مریض کی حالت بہت نازک ہے۔

زبان میٹھی ہونا: بات میں مٹھاس ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ شیریں ہے دہن میرا نہ میٹھی ہے زباں میری — داغ

زبان میں گفتگو (یا) بات کرنا۔ (اہم یا نیشتگر ساتھ) کسی کا لب و لہجہ اختیار کرنا۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

بیکیا خبر تھی کہ لکنت پسند میں ورنہ
زبان حضرت موسیٰ میں گفتگو کرتے عزیز لکھنوی

قولِ فیصل:۔ کسی زبان میں بات کرنا، مثلاً عربی بولنا، انگریزی بولنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

زبان میں بواسیر ہے۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بد زبان ہو۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ "منھ میں بواسیر ہے" تو سُنا ہے مگر "زبان میں بواسیر ہے" آج تک نہیں سُنا۔

زبان میں بھدرک نہ ہونا۔ کبھی کچھ کہنا کبھی کچھ کہنا، ایک بات پر قائم نہ رہنا۔ اُردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر "بات میں بھدرک نہ ہونا" بولتی ہیں۔

مطلق تری بات میں نہیں ہے بھدرک
الحق تری بات میں نہیں ہے بھدرک رنگین

زبان میں پڑنا:۔ شہرت ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں

زبان میں جادو ہونا۔ بیان میں بہت دلکشی ہونا۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

اثر لبھانے کا پیارے ترے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو تری زبان میں ہے (فسانۂ آزاد)

زبان میں چھالے پڑنا۔ سودے کی گرمی یا کوئی جلتی ہوئی چیز کھا لینے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

مثلِ مصرف:۔ اگرنی الجملہ یہاں کا مذکور ہو زبان میں چھالے پڑیں بات کرنے کے لالے پڑیں۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل:۔ مثال میں بطور مبالغہ استعمال کیا گیا ہے۔

زبان میں روانی ہونا۔ زبان میں تیزی ہونا، زبان کا بلا رُکے ہوئے چلنا۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

وہ روانی زبان تیغ میں ہے
دہن زخم لاجواب ہوئے شعور

زبان میں سانپ کاٹے۔ ایک کوسنا ہے۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

مثلِ مصرف:۔ کم بخت بس کی گانٹھ ہے۔ ہمیشہ خلاف زہر اُگلتی رہتی ہے۔ الٰہی اس کی زبان میں سانپ کاٹے۔

زبان میں فرق ہونا۔ قول و قرار پر قائم نہ رہنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

راست گو کون ہے ایسا کہ زبان میں ہو فرق
شمع کی طرح سراسر ہو جو ہر بار رکھا ناسخ

زبان میں قفل لگانا۔ (کنایۃً) کچھ نہ کہنا، خاموشی اختیار کرنا، چُپ ہو جانا۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

آتش سخن کی قدر زمانے سے اُٹھ گئی
مقدور ہو تو قفل لگائیں زبان میں ہم آتش

زبان میں کانٹے پڑنا۔ زبان کا خشک ہو کے کھردرا ہونا۔ زیادہ تر پیاس کے اثر سے ایسا ہوتا ہے۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

اس گل سے عرض حال کی حسرت ہی رہ گئی
کانٹے پڑے زبان میں جو میں یاں ہوا آتش

قولِ فیصل:۔ کی کے ساتھ "میں" کی جگہ "پر" بھی استعمال میں ہے

کانٹے پڑے زبان پر اگر کچھ عجب نہیں
پانی تمہاری تیغ کا مجھ کو کہاں ملا اسیر

تکمیلی صورت "زبان میں کانٹے پڑ جانا" بھی رائج و فصیح ہے

آئی بہار تشنہ ہے بول پیارے پھول
اے بے زروش پڑ گئے کانٹے زبان میں ناسخ

زبان میں کھجلی ہونا۔ تکرار کرنے کو جی چاہنا، کچھ کہنے کو جی چاہنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

مثلِ مصرف:۔ تم میں یہ بڑا عیب ہے کہ جب دو آدمیوں کو باہم گفتگو کرتے ہوئے دیکھتے ہو تو جیسے زبان میں کھجلی ہونے لگتی ہے درمیان میں ضرور بول پڑتے ہو۔

زبان میں کہنا۔ کسی زبان میں شاعری کرنا۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

اے شاد امیر و مرزا یاد رہ دو اس زبان میں
گنتی کے کہنے والے دو تین چار ہیں ہم شاد

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے روز مرہ میں شعر کہنا جیسے: "آپ نے زبان میں یہ ایسا شعر کہہ دیا جس کا جواب نہیں ہو سکتا۔ واللہ! موتی پرو دیے ہیں"۔

زبان میں کیڑے پڑیں۔ (یا)۔ پڑ جائیں:۔ بد دعا کے طور پر یہ فقرہ زبان پر آتا ہے۔ اُردو فقرہ۔ عورتوں کی زبان۔

کیڑے پڑ جائیں زبان میں یا خدا
ناصح بد مغز بھیجا کھا گیا داغ

زبان میں لکنت آنا (یا) آجانا:۔ صاف الفاظ منھ سے نہ نکلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ حسینہ نے چاہا کہ افراسیاب سے کچھ کہے کہ زبان میں لکنت آگئی۔ (طلسم ہوش رُبا)

زبان میں لکنت ہونا:۔ زبان سے صاف الفاظ نہ نکلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

لکنت ان کی زباں میں ہو گیا دخل
گھگنگ ان کے بیاں میں ہوگیا دخل (زنانہ رسوا)

زبان میں لگام نہیں:۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو بدتمیزی کی گفتگو کرتا ہے اور جو منھ میں آتا ہے بک دیتا ہے۔ اُردو فقرہ، غیر فصیح، رائج۔

نہ بیہودہ بک اس طرح کے کلام
زباں میں نہیں تیری مطلق لگام — شوق

زبان میں لوچ ہونا:۔ بولنے میں چھوٹے بڑے کا لحاظ ہونا۔ بیشتر سلب کے ساتھ مستعمل ہے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ "زبان میں لوچ ہونا" کا مفہوم ہے بول چال میں نرمی اور دلکشی ہونا۔ اس کا مفہوم "بولنے میں چھوٹے بڑے کا لحاظ ہو" نہیں ہے۔

زبانِ ناطقہ:۔ بولنے والی زبان۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زبان ناطقہ ہے لال غنچہ و گل کی
کہاں سے شکوہ بلبل ہزار بار کریں (نوراللغات)

زبان نکالنا:۔ کسی آلے کے ذریعے سے زبان کو منھ سے باہر کھینچنا، غصے کے محل پر۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ بڑے مردوے بنتے ہیں یہ نہ ہوا کہ موئے کٹنی کی زبان دست پناہ سے نکال لیں۔ (فسانۂ آزاد)

زبان نکالنا:۔ گرمی اور پیاس کی شدت میں زبان کا منھ سے باہر کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع وہ دھوپ ہے زبان چکارا نکال دے — لائق

قولِ فیصل:۔ بصیغۂ جمع "زبانیں نکالنا" بھی استعمال ہوا ہے۔

گرمی سے وہ کہو کہ نہ زبانوں کو نکالیں
دھوپ ان پہ جنھیں سایے میں سیدانیاں پالیں — انیس

حیوانوں کے لیے اس کا استعمال زیادہ ہے

ع چوپائے مرگئے ہیں زبانیں نکال کے — تعشق

زبان نکالنا:۔ ایسی باتیں کرنا جو خلافِ تہذیب و ادب ہوں۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:۔ اس کا استعمال استفہامیہ انداز میں ہوتا ہے۔

دم میں جھڑکی ہے دم میں گالی ہے
تو نے یہ کیا زباں نکالی ہے — محشر لکھنوی

زبان نکل پڑنا:۔ زبان کا منھ سے باہر نکل آنا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر منھ کے اضافے کے ساتھ "زبان منھ سے نکل پڑنا" بولتے ہیں۔

انگارا تھے حباب تو پانی شرر فشاں
منھ سے نکل پڑی تھی ہر اک موج کی زباں — انیس

زبان نکلنا:۔ زبان کا منھ سے باہر آجانا۔ زیادہ پیاس سے اکثر ایسا ہوتا ہے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں زیادہ تر "زبان منھ سے نکلنا" یا "زبان منھ سے باہر نکلنا" مستعمل ہے۔ اس کی تکمیلی صورت "زبان منھ سے نکل پڑنا (یا)" "زبان منھ سے باہر نکل پڑنا" زیادہ رائج و فصیح ہے۔

زبان نکلوانا:۔ "زبان نکالنا" کا متعدی المتعدی۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع چیونٹے تھے تیرے ہونٹ نکلوا ری زباں — رشک

زبان نہ کھلنا:۔ منھ سے بات نہ نکلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہاں تک نہیں پہونچی دعا اجابت کو
امیر ہائے ہماری زبان ہی نہ کھلی — امیر

زبان نہ کھلواؤ:۔ ایسی باتیں نہ کرو کہ میں کھری کھری سُنانے لگوں سب عقدے کھول کے رکھ دوں۔ اُردو فقرہ، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ اس پر وہ چمک کر بولیں کہ بس بس زبان نہ کھلواؤ بہت۔ تمھیں جو دوست ملتا ہے خدائی خوار گھر نہ بار۔ (فسانۂ آزاد)

زبان نہ ہلانے دینا:۔ بولنے سے باز رکھنا، بات نہ کہنے دینا، خاموش رکھنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

حالِ دلِ بیمار نہیں ضبط کے قابل
لیکن وہ زباں مجھ کو ہلانے نہیں دیتے — بیمار

زبان نہیں رہتی:۔ کہے جاتا ہے، بے کہے نہیں مانتا۔ اُردو مصدر، متروک۔

آہ و فغاں ہی کرتا رہا تو تو مصحفی
تیری کی زباں نہ ایک دم اے نوحہ گر رہی — مصحفی

قولِ فیصل:۔ اب ایسے محل پر کہتے ہیں "زبان نہیں رکتی" (رہتی کی جگہ رکتی)

زبان نہیں مانتی:۔ ایسے محل پر اس کا استعمال ہے جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ تم بہت چٹورے ہو، جو پاتے ہو کھاتے چلے جاتے ہو۔ اُردو فقرہ، عورتوں کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ ابھی بخار نہیں اُترا مگر تمھاری

زبان نہیں مانتی جو چیز پاتے ہو کھا لیتے ہو۔

زُبانہ:- (ذ) شعلہ، آگ کی لپٹ۔ فارسی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع زبانہ ہے زباں اپنی لگی ہے آگ سالو میں رشک

زُبانہ:- (ذ) وہ چھوٹا سا زبان کی شکل کا حصہ جو گلے کے بیچ اور جا لگوتے میں ہوتا ہے۔ اطباء کی اصطلاح۔

زبان ہاتھ بھر کی ہونا:- وہ زبان جو بات کرنے میں بہت تیز ہو۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

نہ کھنچتی جائے جب بھی شرح غم کی
زباں گر ہاتھ بھر کی ہو قلم کی — داغ

زبان ہاتھی پر چڑھاوے زبان ہی سر کٹاوے:- دنیوی راحت کفت زبانی و نرم زبانی ہی پر منحصر ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:- بہت کم زبانوں پر ہے۔

زبان ہارنا:- پختہ وعدہ کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثالِ صرفیہ:- خیر میں نے بڑی دیر کے بعد امی سے زبان ہار دی، بس پھر ایک ایسا سانحہ ہوا کہ چھیتل [?] رُوئی۔ (فسانۂ آزاد)

زُبانہ کش:- شعلہ نکالنے والا، شعلہ پیدا کرنے والا۔ فارسی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں آہ زبانہ کش جو کھینچوں
ہر سمت ہے ابھی حصارِ آتش — مومن

زبان ہکلانا:- بولنے میں زبان کا لکنت کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- آدمی ہکلاتا ہے اٹک اٹک کے باتیں کرتا ہے نہ کہ اس کی زبان۔ زبان کے لیے لڑکھڑانا لکنت کرنا بولتے ہیں۔ ذکر ہکلانا: فلاں شخص ہکلاتا ہے کہیں گے نہ کہ فلاں شخص کی زبان ہکلاتی ہے۔ البتہ زبان ہکلی ہونا مستعمل ہے جو فصیح ہے۔ جیسے:- "وہ انتہائی کوشش کرتے ہیں کہ ہم صاف تقریر کر سکیں۔ مگر کیا کریں کہ ان کی زبان ہی ہکلی ہے۔"

زبان ہلانا:- (متعدی) کچھ کہنا، کچھ منہ سے بولنا، کچھ بات کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

خاموش ہجر یار میں جلتا ہوں رات دن
میں شمع سال زبان ہلاؤں مجال کیا — امانت

قولِ فیصل:- اس کی تکمیلی صورت "زبان ہلا دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے:- "ایک ذرا سے جھوٹ بولنے میں دو سو چہرہ شاہی آئے گئے ہوتے ہیں۔ ذرا زبان ہلا دی اور دو سو ہضم۔" (فسانۂ آزاد)

عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

زبان ہلانا:- (۲) اشارہ کرنا، حکم کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اک دم میں نالۂ دل ہفت آسمان ہلا دے
زرافشاں [?] فغاں پر گر وہ زبان ہلا دے — جرأت

قولِ فیصل:- اب عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

زبان ہلانا:- (۳) مانگنا۔ اُردو مصدر، جرکیہ [?]

لے دل کہیں تو جا کے نہ اپنی زباں ہلا
مانگ کسی کے ہاتھ سے تو بیٹھ کے کھا — نظیر اکبر آبادی

زبان ہلانے سے کام نکلتا ہے:- بے گفتگو صرف اشارہ کرنے سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کبھی تو ہنس کے لیا کر تو نام عاشق کا
زبان ہلانے سے نکلے ہے کام عاشق کا — مصحفی

قولِ فیصل:- اس کا صرف وہ مفہوم نہیں ہو جو صاحب نور اللغات نے لکھا ہے۔ اس کا مفہوم ہے کچھ منہ سے کہنا۔ شعر میں "ہنس کے لیا کر تو نام عاشق کا" کہا گیا ہے جو میرے بیان کی تائید کرتا ہے۔

زبان ہلانے کی دیر ہے:- حکم کی دیر ہے ابھی کام ہوتا ہے۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثالِ صرفیہ:- آپ کہیے تو۔ بس زبان ہلانے کی دیر ہے ابھی کام ہوا جاتا ہے۔

زبان ہلانے میں کام ہونا:- ذرا سے اشارے میں مقصد حاصل ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثالِ صرفیہ:- فقط زبان ہلانے میں کام ہوتا ہے، رزم خود دو رام ہوتا ہے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل:- اب زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

زبان ہلنا:- زبان پر کوئی بات آنا، زبان کا حرکت کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مجال کیا جو کہے گل سے حالِ دل بلبل
ملی زبان کو چلایا، اقبال خاموشی! — بحر

قولِ فیصل:- عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

زبان ہونٹوں پر پھیرنا:- اکثر پیاس کی حالت میں جب ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں تو زبان کو ہونٹوں پر گردش دیتے ہیں۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع اتنی مہلت جو ملی پھیری ہونٹوں پہ زباں — تعشق

زبانی:- (۱) منہ کی کہی ہوئی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع خود جنت مرتضیٰ کی زبانی ہے یہ خبر — تعشق

زبانی:- (۲) ظاہری، منہ دیکھے کی، مصنوعی۔

فارسی، فصیح، رائج۔
کہو تو ابھی چیر کر دل دکھا دیں
محبت ہماری زبانی نہیں ہے　　داغ

زبانی: بہ معنی حفظ، ازبر، حافظے کی مدد سے۔ اُردو، فصیح، رائج۔
قصہ ہمارے سوز کا ہے یاد شمع کو
تم کو سنائے گی وہ زبانی تمام رات　　قدر بلگرامی

زبان یاد کرنا: کوئی زبان سیکھنا۔ اُردو صرف، متروک۔
محلِ صرف: عمرو پردہ قاف گئے تھے تو زبان جنوں کی یاد کر آئے تھے۔ (طلسم ہوش رُبا)
قولِ فیصل: اب زبان سیکھنا کہتے ہیں۔

زبانِ یارِ مَن ترکی و مَن ترکی نمی دانم: میرے دوست کی زبان ترکی ہے اور میں ترکی زبان جانتا نہیں۔ جب کسی کی بات یا کسی کی زبان سمجھ میں نہیں آتی تو یہ کہتے ہیں۔ (فرہنگ اختال)
قولِ فیصل: تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

زبانی باتیں: وہ باتیں جو زبان سے کہی جائیں اور ان پر عمل نہ کیا جائے۔ اُردو، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: خواہ مخواہ آپ اُڑا رہے ہیں کہ یہ کروں گا اور وہ کروں گا۔ سب زبانی باتیں ہیں آپ کچھ بھی نہیں کریں گے۔

زبانی بیان کرنا: کہنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف: رحمان نے زبانی بیان کیا کہ میر اکبر علی تیاری کر چکے ہیں۔ (انشائے سرور)

زبانی پڑھنا: (مستعدی) بغیر کتاب دیکھے پڑھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: اگر کتاب نہیں ہے تو نہ ہو زبانی پڑھ دو۔ تمہیں تو بہت جلدی یاد ہو جاتا ہے۔

زبانی تیجے: اوپری باتیں، زبانی جمع خرچ۔ اُردو، مذکر (نوراللغات)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبانی جمع خرچ: خیالی پلاؤ، خالی باتیں بنانا اور کچھ کرکے نہ دکھانا۔ اُردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف: کل نواب صاحب کہہ رہے تھے کہ لڑکی کی شادی میں چالیس ہزار روپے خرچ کریں گے۔ لیکن میں جانتا ہوں یہ سب زبانی جمع خرچ ہے۔ ان کے پاس اب ہے کیا؟
قولِ فیصل: داغؔ نے "زبانی خرچ" بھی کہا ہے جو لکھنؤ میں رائج نہیں
کھلا کب مُدّعا اس کے بیاں سے
زبانی خرچ تھا خالی زباں سے　　داغ

زبانی داخلہ: ڈینگ ہانکنا، بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا مگر عمل سے بیگانگی۔ اُردو صرف، متروک۔
محلِ صرف: سب زبانی داخلہ، خالی خولی کی باتیں اور بیوی کو خبر نہیں کہ دلائی انعام میں دے دی گئی۔ (فسانۂ آزاد)

زبانی سُنانا: آمنے سامنے بیٹھ کے بغیر کسی تحریر کی مدد کے سنانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: اگر یہاں کی خرابی تحریر کروں، دو جز میں تمام نہ ہو.... اگر زیست باقی ہے ...... یہ کہانی زبانی سنائیں گے۔
(انشائے سرور)

زبانی کہنا: تقریر کے ذریعے سے مکالمہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
خط دے کے دل میں خفا کو زبانی بھی کچھ کہے
بر آمد نے رکھ دیا دہن نامہ بر پہ ہاتھ　　اعلم

زبانی گفتگو ہونا: کسی تحریر کی مدد کے بغیر صرف زبان سے بات چیت کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج
محلِ صرف: تحریر کا لطف یہی ہے کہ روبرو بیٹھے زبانی گفتگو ہوتی ہے۔ (انشائے سرور)

زبانی نہ ہونا: جھوٹی نہ ہونا، سچ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
کہو تو ابھی چیر کر دل دکھا دیں
محبت ہماری زبانی نہیں ہے　　داغ

زبانی وعدہ: وہ وعدہ جو زبان سے کیا جائے تحریری نہ ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: مانا کہ آپ بڑے آدمی ہیں مگر میں زبانی وعدہ نہیں کروں گا جب تک کہ آپ کوئی تحریر نہ دیں۔

زُبدَہ: (عربی میں زُبدۃ بمعنی مسکہ و خلاصہ) چیدہ، برگزیدہ، منتخب۔ (نوراللغات)
قولِ فیصل: زیادہ تر علماء و واعظین کے خطاب میں ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال ہے جیسے زبدۃ العلماء، زبدۃ المتکلمین وغیرہ۔

زَبَر: بلا، اوپر۔ فارسی، مذکر۔ (نوراللغات)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زُبُر: بہ ضم بالا۔ فارسی، مذکر۔ (نوراللغات)
قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زَبَر: بہ فتحہ۔ ایک حرکت کا نام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زَبَرْ : بڑا طاقت ور، زور آور، اچھل، گراں۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل : لکھنؤ میں زبردست کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

زَبْرا : ایک جانور کا نام، پٹی دار گدھا۔ اُردو، مذکر، رائج۔
محلِ صرف : پردہ اُٹھا۔ ایک زبرا آیا۔ یہ ملک حبش کا جانور ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل : انگریزی میں زیبرا ہے۔

زَبَرْجَد : (بفتح اول و دوم و سکون سوم و فتح چہارم) ایک قسم کا زمرّد، پنّا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ان کا رنگ سبزۂ رخسار گہرا ہو گیا
جو زبرجد تھا زمرّد کا نمونہ ہو گیا　　داغ

زَبَرْدَسْت : بڑا غالب، قوی، طاقت ور، جابر، ظالم۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہر زبردست زیردست ترا
رہے جب تک ہے آسمان و زمیں　　سودا

زبردست : ماہر فن، کسی فن میں کامل۔ فارسی لفظ، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف : سلیمان نے .... یہ کہہ کر دوسری عرضی افراسیاب کو لکھی اور سارا حال اجلال کا لکھا اور یہ بھی تحریر کیا کہ بہت جلد کسی ساحر زبردست کو بھیجیے کہ وہ آ کر عزاو نوکی مدد کرے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زبردست : پُر جوش، عظیم۔ فارسی لفظ، صفت، فصیح، رائج۔

کالی کالی یہ سیہ مست گھٹا متوالی
اُودی اُودی یہ زبردست گھٹا متوالی　　صفی لکھنوی

محلِ صرف : قوم میں افراد کا سبب پیدا کرنے کی زبردست تحریک نظم کر کے اس نظم کو قوم کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ (مقدمہ، صحیفۃ القوم)

زبردست پڑنا : بھاری پڑنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف : اکبر الگ کھڑا تھا .... اس نے دیکھ کر ہر اول پر زور پڑا۔ اور طوڑے طوڑ ہوا ہے۔ راجہ بھگوان داس پہلو میں تھا۔ اس سے کہا کہ اپنی فوج تھوڑی کا ہے اور غنیم کا ہجوم بہت ہے مگر تائید الٰہی پر اس سے بہت زیادہ بھروسہ ہے۔ چلو ہم تم مل کر جا پڑیں کہ پیچھے سے مشت کا سو مزہ زبردست پڑتا ہے۔ (دربار اکبری)

زبردست کا بیگا سو لبسوے کا : زبردست آدمی کا حصّہ بڑا ہوا کرتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)
قولِ فیصل : بالعموم رائج نہیں۔

زبردست کا ٹھینگا سر پر : غالب سے زور نہیں چلتا۔ اس کی ماننا پڑتی ہے۔ اُردو مثل، قلیل الاستعمال۔

روز وہ چڑھ کے برس جاتے ہیں یہ کس گھر پر
سچ مثل ہے کہ زبردست کا ٹھینگا سر پر　　شوق قدوائی

قولِ فیصل : ٹھینگا ہندی میں لاٹھی کو کہتے ہیں۔

زبردست کے بیسوں لبسوے : قوی ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ اُردو مثل، قلیل الاستعمال۔
قولِ فیصل : یہ مثل اس طرح رائج تھی : زبردست کے بیسوں لبسوے جیسے "زبردست کے بیسوں بیں" (اودھ پنچ)
صاحب محاورات ہندوستان نے یوں لکھا ہے : "زبردست کے بیس بسوے" اب یہ صورت بھی بالکل رائج نہیں۔

زبردست کی جورو سب کی دادی غریب کی جورو سب کی بھابھی : زبردست کا حامی بھی زبردست ہوتا ہے غریب کا حامی بھی کمزور ہوتا ہے۔ (رسالہ بازاری زبان)
قولِ فیصل : بہت کم مستعمل ہے۔

زبردست مارے اور رونے نہ دے : اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص زیادتی کرے اور شکوہ نہ کرنے دے۔ اُردو مثل، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف : لو بیوی یہ زبردستی کی بات ہی اور وہ کیا مثل ہے کہ زبردست مارے اور رونے نہ دے۔ (فسانۂ آزاد)

زبردستی : بڑا جبر، ظلم، زیادتی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف : لو بیوی یہ زبردستی کی بات ہی اور ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زبردستی : بالجبر۔ اُردو، فصیح، رائج۔
محلِ صرف : انھوں نے میری جائداد پر زبردستی قبضہ کر لیا۔

زبردستی : بے ناحق۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل : لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زبردستی کرنا : (متعدی) جبر کرنا، زیادتی کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف : ہم نہیں سمجھتے آپ کا اجارہ ہے کچھ، آپ ایسا کون زبردستی کرنے والے۔ (فسانۂ آزاد)

زبر و زیر ہونا : اُلٹ پلٹ ہونا، تہ و بالا ہونا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

تا شام الٰہا ہلال سے اندھیر ہو گیا
ایوانِ یزید کا زبر و زیر ہو گیا　　دبیر

قولِ فیصل۔ نظم کی مجبوری سے زبر و زیر کہا گیا ہے ورنہ عام طور سے "زیر و زبر" زبانوں پر ہے۔

زبر ہونا۔ غالب ہونا۔ فتح پانا۔ (زبردست کا صفحہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زَبَس:۔ از بس کا مخفف۔ بہت۔ فارسی،

اُگ ہونے سے قد کا ہے زبس نقش جو بیٹھا
دل رنگ دکھاتا ہے حقیقت شجری کا — آتش

زَبُور:۔ (بفتح اول واو معروف) لغوی معنی لکھا ہوا، نوشتہ۔ اصطلاحی معنی وہ آسمانی کتاب جو جناب داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

حضرت داؤدؑ پر اُتری زبور
چاہیے ایمان اس پر بھی ضرور — ناجی

زَبُون ۱:۔ عاجز، ضعیف، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

زَبُون ۲:۔ مادہ کبوتر جو بدرنگی اور لاغر ہو۔ اُردو لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زَبُون ۳:۔ وہ عورت جو ضعیف اور بدقطع ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زَبُون ۴:۔ ذلیل، خوار، رُسوا۔ فارسی، صفت قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ عمر و دولت شہنشاہ خضر کے اور خزانہ خسرو سے افزوں ہو، دشمن تیرہ روزگار اور زبون ہو۔ (طلسم ہوش رُبا)

زَبُون ۵:۔ خراب۔ تباہ۔ بُرا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پختہ کاری کو زبوں کہتے ہیں
ہوشیاری کو جنوں کہتے ہیں — مرزا رُسوا

زبون حال:۔ جس کی حالت تباہ ہو، خستہ حال۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اتفاق سے کل دو مہمان آفت کے مارے زبون حال میرے یہاں آ گئے میں نے انہیں مہمان کر لیا۔

زبون خصال:۔ جس کی عادتیں خراب ہوں، بُری عادتوں والا۔ فارسی ترکیب، صفت۔ فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ انہیں معنی میں زبون خصلت، زبون سرشت، زبون سیر، اور زبون شعار بھی رائج و فصیح ہے۔

زبون عمل:۔ بدکار، بدکردار۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ع بھونچکا تھا اس کو حکم یزید زبوں عمل — عشق

زبون کلام:۔ خراب باتیں کرنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع زہر سخن اُگلنے لگے یوں زبوں کلام — عشق

زَبُونی:۔ بدی۔ بُرائی، خرابی، تباہی۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زُپَٹ:۔ بہت کمزور، بہت ضعیف۔ اُردو، متروک

رہتی ہے اس حصار کے وکھن
زپٹ اک بڑھیا مغنی مالن (دہشت گلزار) — حقیقت

زُپَٹّا:۔ کنکیا کو تیز کھینچ کے کاٹ دینا۔ اُردو، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ کل ایک پیچ خوب کاٹا، میاں پیچے سے دوڑ کے گیا وہ کنکوے کو بچا رہا تھا میں نے زپٹا مار دیا۔

زَٹَل:۔ بیہودہ اور لغویات، بے اصل اور بے معنی بات، مبالغہ، گپ۔ اُردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

مضمونِ حسن و عشق نہیں کس غزل میں ہے
گُھٹنے اگر تو لطف ہماری زٹل میں ہے — آتش

زٹل اُڑانا:۔ مہمل باتیں کرنا، اُردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ کیا زٹل اڑا رہے ہو بیٹھے بیٹھے۔

قولِ فیصل:۔ اب اس کو بڑ، زٹیل اُڑانا کہتے ہیں۔

زٹل قافیہ:۔ بے تُکی باتیں، بے اصل باتیں۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

رقیبو! تم سمجھا ہے مضمون کو پڑاتے ہو
ہمارا شعر زٹل قافیہ شمار ہوا (شاداودھ) — اختر

زٹل قافیہ اُڑانا:۔ مہمل گفتگو کرنا، بے تکی باتیں کرنا، ایسی باتیں کرنا جن کی کوئی اصلیت نہ ہو۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف:۔ بیٹھی بیٹھی کم سن لڑکے زٹل قافیہ اُڑا رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ بعینہٖ جیسے زٹل قافیے اڑانا بھی مستعمل تھا باتیں وا اسطہ بہت بنا لے

کیا زٹل قافیے اُڑاتا ہے — آتش

اپنے معنوں میں زٹل قافیہ شروع ہونا بھی رائج ہے جیسے "حاضرین جلسہ نے قہقہہ لگایا۔ اور ان کو بھی بھبوترے پر بٹھایا اور پھر ..... زٹل قافیہ شروع ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

اب "زٹل قافیہ (اُڑانا) بولتے ہیں۔

زٹل قافیہ اُڑنا:۔ مہمل باتیں ہونا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف:۔ رفقا میں باہم زٹل قافیہ اُڑ رہی تھا کہ میاں سرگشتہ وارد ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

زٹل قافیے لڑانا:۔ مہمل باتیں بے پرکی اڑانا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔
مثال مصرفہ:۔ تم ایک شریف انسان ہوکے بلاقی کے اڈے پر بیٹھتے ہو اور دن بھر زٹل قافیے لڑایا کرتے ہو۔
قول فیصل:۔ اس کا لازم زٹل قافیے لڑنا بھی مستعمل ہے۔
زٹل قافیے ملانا:۔ مہمل گفتگو کرنا، بے تکی باتیں کرنا۔ اُردو مصدر، متروک۔
مثال مصرفہ:۔ تو یہاں کے صاحب بھی کیا بے پر کی اُڑاتے ہیں اور کیسے زٹل قافیے ملاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)
زٹلی:۔ گپ ہانکنے والا، بے پر کی اُڑانے والا۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

کیا دخل کو واعظ کی کریں گوش ہم اے شاد
بے فائدہ سُننا ہے زٹلی کی زٹل کا — شاد لکھنوی

زٹلی:۔ ایک مشہور مسخرے کا نام۔ یہ شاہ حاتم استاد سودا کے ہم عصر تھے۔
زٹلیا:۔ بے ہودہ باتیں کرنے والا، بے معنی طول و طویل قصے بیان کرنے والا۔ اُردو، مذکر، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس جگہ زٹیا کہتے ہیں۔
زٹیل:۔ (بالفتح اوّل و سکون دوم و فتح سوم) خراب، ردّی۔ اُردو، صفت، عوام کی زبان۔
مثال مصرفہ:۔ تو دریا گنج سے تم ایسے زٹیل آم اٹھا لائے کہ جی چاہتا ہے سب پھینک دوں۔
زجاج:۔ (بضم اوّل) شیشہ، کانچ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آوے طاقت پہ اگر طبع روزگار
کیا دور ہے جو سنگ سے گاڑ زجاج لے — مصحفی

زجاجہ:۔ آبگینہ، وہ شیشے کا ظرف جس میں شراب رکھی جاتی ہے۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم سے دل سے مست ہیں ناسخ
نشۂ بادۂ زجاج نہیں — ناسخ

زجاہل گریزندہ چوں تیر باش
نیامیختہ چوں شکر شیر باش:۔
جاہل سے تیر کی طرح دور بھاگ، دودھ شکر کی طرح ان میں مل نہ جا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگ امثال)
زجر:۔ (بالفتح اوّل) باز رکھنا۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
زجر:۔ سرزنش، جھڑکی، دھمکی۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

زخ ہونے سیہ زجر کے قابل ہیں یہ تحریر — انیس

زجر و توبیخ:۔ (توبیخ: بیجائے مروت) ڈانٹ ڈپٹ۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُنتے ہیں کب زجر و توبیخ آپ کی
زجر اپنی رکھیے حد تک اپنی ہی! (قران السعدین)

زِچ:۔ (بالکسر) عاجز، تنگ، دِق۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

دستگار یار آخر تابکے
راستے تکتے ہم زچ ہو گئے — رضا فرنگی محلی

زچ:۔ شطرنج کے بادشاہ کو بغیر شہ کے کوئی گھر نہ رہے اور کوئی مہرہ بھی نہ چل سکتا ہو۔ اس وقت کہتے ہیں کہ بازی زچ ہو گئی۔ بادشاہ زچ ہو گیا۔ اُردو، مؤنث، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔
زچ کرنا:۔ عاجز کرنا، تنگ کرنا، ستانا، پریشان کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کون ایسی کھلاڑ بیوا ہے
شاباش اوسے کہ جس نے زچ کیا — گلزار نسیم

زچگی:۔ (بہ تشدید جیم فارسی) ولادت ہونا، بچہ پیدا ہونا۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر زچگی (بسکون دوم) ہے۔
زچہ:۔ (بالفتح اوّل و دوم) وہ عورت جس نے بچہ جنا ہو چالیس دن تک زچہ کہلاتی ہے۔ اُردو مؤنث، فصیح، رائج۔

مرے گھر میں احباب تشریف لائیں
زچہ خود کو سُلطان عالم بنائیں — سحر

قول فیصل:۔ فارسی میں زچہ بروزن بچہ ہے۔
زچہ خانہ:۔ ولادت گاہ، وہ مقام جہاں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر۔
مثال مصرفہ:۔ ارے موئے میں تو زچہ خانے میں ہوں ان کو بلا لا تو آج وہی منھ چھو لیں۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل:۔ فارسی میں زچہ خانہ ہے۔
زچہ خانے:۔ زچہ خانے کے گیت۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
مثال مصرفہ:۔ باجی آج مہمان کی رات ہے خالی کیوں بیٹھی ہو زچہ خانے گاؤ۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اسے زچہ خانے گانا کہتی ہیں۔
زچ ہو جانا:۔ عاجز و پریشان ہو جانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایک نقشہ حل کیجئے تو جانیں۔ خدا کی قسم زُنج چھوٹ جائیں۔ زِچ ہو جائیے تو سہی۔
(فسانۂ آزاد)

زِحَافٌ ۱:۔ رینا گھسر کر گر جانا۔ زحافات جمع کو کم مستعمل ہے۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

زِحَاف ۲:۔ وہ تغیر جو اصول میں واقع ہو گیا ہو، کمی سے واقع ہو یا زیادتی سے۔ عربی، مذکر۔ اصطلاحِ عروض۔

قولِ فیصل:۔ یہ زحف کی جمع ہے مگر بطور واحد مستعمل ہے۔ اس کی جمع الجمع زحافات ہے۔

زُحَل:۔ (بضمِ اوّل و فتحِ دوم) ایک ستارے کا نام جو نحوس خیال کیا جاتا ہے، سنیچر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل
عمل اپنا سب کر چکا ہے زُحل (سحر البیان)

زَحْمَت:۔ (بفتحِ اوّل و سوم) تکلیف، رنج، محنت و مشقت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کھولئے تعلیم کے ابواب اگر مسدود ہیں
ورنہ یہ سالانہ جلسے زحمتِ بے سود ہیں (شفق)

قولِ فیصل:۔ عربی میں زحمت کے معنی انبوہ بھی ہیں، جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

زحمت اُٹھانا:۔ تکلیف گوارا کرنا، مشقت برداشت کرنا، سختی جھیلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

اُٹھائی آپ نے بیکار زحمت
زمیں کچھ اس تکلف کی ضرورت (شفق)

زحمت برداشت کرنا:۔ تکلیف گوارا کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں سمجھتا تھا کہ میرا سامان وہ اپنے ساتھ نہیں لائیں گے۔ اس لئے کہ بلاوجہ کی زحمت کون برداشت کرتا ہے۔

زحمت پہونچانا:۔ اذیت دینا، تکلیف پہونچانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ خبردار! کوئی عیار یہاں آ کر ملکہ صورت نگار کو زحمت نہ پہونچائے۔ (طلسم ہوش ربا)

زحمت تو ہوگی:۔ کسی سے کوئی کام لینا ہوتا ہے تو تعظیماً کہتے ہیں۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

تمھارے سامنے دم نکلے یہ تمنا ہے (تین صاحب)
خطا معاف ہو زحمت تو ہوگی دم بھر کی (طبیع لکھنوی)

زحمت ٹلنا:۔ تکلیف رفع ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

آہوں سے اور تو کوئی زحمت نہ ٹل گئی (نوح
اتنا ہوا کہ پھانس جگر سے نکل گئی ناروی)

زحمت دینا:۔ تکلیف دینا (انکسار کے محل پر)۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں نے آپ کو اس لئے زحمت دی ہے کہ مجھے آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہے۔

زحمت سہنا:۔ تکلیف گوارا کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

زحمتیں سہنے ہیں ہم جس سعادت کے لئے (تعشق
آج تک آئے ہیں زوّارِ زیارت کے لئے)

زحمت سے بچنا:۔ کسی پیش آنے والی تکلیف سے بچنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اچھا ہوا تم آ گئے ہم زحمت سے بچے، آج اپنی بھابھی کو یہاں کی تاریخی عمارتیں دکھا دو۔

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی زحمت سے بچانا بھی مستعمل و فصیح ہے۔ جیسے:۔ "اچھا ہوا تم نے بتا دیا کہ آج کچہری بند ہے، ورنہ میں جا رہا تھا تم نے زحمت سے بچا لیا۔

زحمت فرمانا:۔ تکلیف کرنا، آنا جانا یا کوئی کام کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ارے آپ نے کہاں زحمت فرمائی کسی سے کہلوا دیا ہوتا میں خود حاضر ہو جاتا۔

زحمت کرنا:۔ تکلیف کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اخاہ! کہاں زحمت کی، کیا رستہ بھول گئے؟

زحمت کھینچنا:۔ تکلیف اٹھانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کھینچی ہے تو نے جس کے لئے زحمتِ سفر
اے بے خبر یہی ہے وہ سلطانِ بحر و بر (انیس)

زحمت ہونا:۔ تکلیف ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

آپ کے پاؤں کے نیچے دل ہے
اک ذرا آپ کو زحمت ہو گی (سراج لکھنوی)

زَحِیر:۔ دردِ پائے مروڑ، پیچش کی تین قسموں میں سے ایک قسم کا نام۔ عربی، مؤنث، اطبا کی اصطلاح۔

سخت تکلیف دے رہی ہے زحیر (نعیم
ہے مصیبت میں مبتلا یہ فقیر)

زَخّار:۔ ۱ بہت شور کرنے والا، زار کی صفت۔

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ مرکب ہے زخ بمعنی نالہ جرس آواز، شور اور آر کلمۂ نسبت سے۔ ان معنوں میں اُردو میں رائج نہیں۔

زَخّار:۔ ۲ موجیں مارتا ہوا، لہریں لیتا ہوا، چڑھا ہوا۔ سمندر و دریا وغیرہ کے لئے۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

معلّی صرف۔۔ جہاں اس کی قدرت کے بہت سے
نمونے ہیں وہاں بحرِ زخّار و دریائے ناپیدا کنار
بھی ہیں۔
قولِ فیصل۔۔ یہ زخر سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں
دریا کا پانی سے لبالب ہونا یا چڑھاؤ پر ہونا۔

زخرداں خطا و بزرگاں عطا: چھوٹوں
سے خطا سرزد ہوتی ہے، بڑے معاف کر دیتے ہیں۔
فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زخم: گھاؤ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
ہوں وہ بیکس مرے لاشے پہ نہ روئے گا کوئی
زخمِ تن بھی نہ مرے حال پہ گریاں ہو گا — نذیر

زخم بد: مذکر، کنایۃً نقصان، خسارہ۔ فارسی لفظ
متروک۔ (نور اللغات)

زخم اٹھانا: زخم کھانا، زخم کی تکلیف اٹھانا۔
اُردو معلّی، متروک۔۔
زمیں پہ طائرِ بسمل کی طرح یہ تڑپا
کہ خار و خس سے اٹھائے ہیں زخم کاری تاش — مصحفی

زخم اٹھانا: مجازاً، اس تلخ بات کو برداشت
کرنا جو دل کو نہایت اذیت دینے والی ہو، اذیت
اٹھانا۔ اُردو معلّی، متروک۔۔۔
معلّی صرف۔۔ بڑی بات یہ تھی کہ شیخ اور شیخ کے
باپ نے مخدوم اور صدر وغیرہ کے ہاتھ سے برسوں
تک زخم اٹھائے تھے، جو عمروں میں بھرنے والے
نہ تھے۔ (دربارِ اکبری)
قولِ فیصل۔۔ مؤلف فرہنگِ اثر نے لکھا ہے کہ "زخم
اٹھانا، زخم کھانے کے سوا کچھ نہیں"۔ حالانکہ اوپر
کی مثال سے ظاہر ہے کہ زخم کھانا دل اذیت اٹھانا
بھی ہے۔ فاضل مؤلف نے نور اللغات کے جس شعر کے
ضمن میں یہ بات کہی ہے وہ یہ ہے
ہزار زخم جگر پر اٹھائے شبنم نے
دیا ہزار زباں سے جواب خندۂ گل — اسیر
کیا یہاں زخم اٹھانا اپنے اصلی معنی میں ہے؟
فیصلہ اہلِ نظر پر ہے۔

زخم اچھا ہونا: انگور بندھنے کے بعد زخم
کا کھرنڈ اکھڑ جانا اور تکلیف باقی نہ رہنا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔
خشک افشاں ہے خیالِ خطِ مشکیں سے دل
جا کہیں اچھا ہو یہ زخمِ کہن مرہم ترا — وزیر

زخم اوچھا ہونا: ہلکا زخم ہونا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔
تیغِ ابرو کی حکایت ورقِ دل پہ لکھی
اوچھے زخموں کے جو خط بن گئے مسطر کے عوض — وزیر

زخم آلا ہونا: زخم ہرا ہونا، زخم کا پھر سے
تازہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
تیغ گھاؤ تازے ہیں ہر اک زخم ہوا آلا میرا — جلال
قولِ فیصل۔۔ زخمِ دل آلے ہونا، زخمِ جگر آلے ہونا
اس کے خاص صرف ہیں۔
پھر بہار آئی چمن میں زخمِ دل آلے ہوئے
(دل) پھر مرے داغِ جنوں آتش کے پرکالے ہوئے — ناسخ
(جگر) گرمی کی یہ شدت ہے کہ بیان میں زبان
پر چھالے ہوتے ہیں زخمِ جگر آلے ہوتے ہیں۔
(انشائے سرور)

زخم آنا: گھاؤ لگنا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔
معلّی صرف۔۔ مرزا نے جب ساغر اکبر آبادی کی غزل میں
ہے۔۔۔ بے سرو پا بھاگا رخسارے پہ زخم آیا [illegible]

زخم باندھنا: زخم کو کپڑے کی پٹی سے
باندھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
معلّی صرف۔۔ حسرت تڑپ کر ایک نخل کے سایے میں
آئی۔ دوپٹہ پھاڑ کر زخمِ سر باندھا۔
(طلسم ہوش رُبا)

زخم بگڑنا: زخم اچھا ہونے کے قابل نہ رہنا۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔
جہاں خالی نہیں رہتا کبھی ایذا دہندوں سے
ہوا ناسور نو پیدا اگر زخمِ کہن بگڑا — آتش

زخم بولنا: زخم کے منہ کا کھلنا۔ اُردو صرف،
متروک۔
ٹانکے اُدھیڑیں گے تو آئے گی صدائے الفراق
زخم بولے گا تو شورِ الاماں ہو جائے گا — قلق

زخم بھر آنا: زخم کا اچھا ہونے کے قریب ہونا۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔
اشکِ خوں کا رنگ پھیکا پڑ گیا
زخم بھر آئے دلِ بسمل کے کیا — داغ

زخم بھر چلنا: زخم کے کھرنڈ بندھنے کا
آغاز ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
زخمِ پیکاں بھر چلا ہے جلد لے ظالم خبر
اب نشانی بھی مٹی جاتی ہے تیرے تیر کی — رشید

زخم بھرنا: گھاؤ کا اچھا ہو کے برابر ہونا۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔
دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
زخم کے بھرتے تلک ناخن نہ بڑھ جائیں گے کیا — غالب
قولِ فیصل۔۔ اس کی تکمیلی صورت "زخم بھر جانا" بھی
رائج و فصیح ہے۔
زخمِ دل کے بھر گئے ابروئے قاتل دیکھ کر
بخت نے سیدھے لیے خنجر کو مرہم کر دیا — ناسخ

زخم پپیانا: زخم میں پیپ آ جانا، گھاؤ پکنا۔
اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تری تلوار تجھی تھی بس میں
بھر گیا زخم جگر بیٹھا کر — داغ

زخم پر پٹی چڑھنا:۔ زخم باندھا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ زخمیوں کی زخم دوزی ہوئی۔ پٹیاں زخموں پر چڑھیں۔ (طلسم ہوشربا)

زخم پر زخم کھانا:۔ بہت گھائل ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حمیت اسلام بھی اسی کی مقتضی ہے کہ روم کے نام پر جان فدا کر دیں، سر کٹوائیں اور زخم پر زخم کھائیں۔ (فسانۂ آزاد)

زخم پر نمک چھڑکنا:۔ نمک چھڑکنے سے زخم تازہ ہو جاتا ہے۔ (کنایۃً) ایذا دینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چھڑک کے میرے زخم پر نمک بولا
نمکِ زخم میں واہ کیا رنگ و بو ہے — ناسخ

زخم پر نمک چھڑکنا:۔ تکلیف بڑھانے کے لئے زخم پر نمک پاشی کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلانِ بے پروا نمک
کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک — غالب

زخم پر نمک چھڑکنا:۔ (کنایۃً) تکلیف میں اضافہ کرنا، ستائے ہوئے کو اور ستانا، رنج زیادہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

شب فرقت میں اس کان ملاحت کے تصور نے
نمک چھڑکا ہے زخم دیدۂ بیدار پر گویا — آتش

زخم پر نمک کا کام کرنا:۔ تکلیف میں اضافہ کر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ آوازہ تھی جس نے ایلیٹن کے زخم جگر پر نمک کا کام کیا۔ (فسانۂ آزاد)

زخم پڑ جانا:۔ زخم پیدا ہو جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہاری ان دل آزار باتوں سے کلیجے میں زخم پڑ گئے۔

زخم پکنا:۔ زخم میں پیپ پڑ جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ معلوم نہیں کیا ہوا کہ یہ زخم پھر سے پک گیا۔

زخم پہونچانا:۔ زخمی کرنا۔ (مجازاً) اذیت دینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ تم نے مجھ سے زبان درازی کر کے میرے دل پر ایسا زخم کاری پہونچایا جو زندگی بھر مندمل نہیں ہو سکتا۔

زخم پہونچنا:۔ زخمی ہونا۔ (مجازاً) اذیت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہاری زبان سے میرے دل پر وہ زخم پہونچے ہیں جو زندگی بھر نہ بھر سکیں گے۔

زخم پھوٹ کی طرح کھل جانا:۔ زخم کے منہ کا بڑا ہو جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پھل لاتا ہے یہ تری تیغ کا ہم کو اے ترک
پھوٹ کی طرح ہر اک زخم کا کھل کھل جانا — آتش

زخم پھوٹ نکلنا:۔ از سرِ نو رنج پیدا ہو جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

پھر زخم پھوٹ نکلا حالی نہ چھیڑنا تھا
نقلِ خزاں کا قصہ ذکرِ گل و سمن میں — حالی

زخم تازہ:۔ نیا زخم (مجازاً) تازہ صدمہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

روز آفتیں نئی ہیں دلِ پُر محن کے ساتھ
جب دیکھو زخم تازہ ہے زخم کہن کے ساتھ — ذوق

زخم تازہ ہونا:۔ زخم ہرا ہونا۔ (مجازاً) نیا صدمہ پہونچنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایک بھائی کے انتقال کے چند ہی دن کے بعد دوسرے بھائی کا انتقال ہو گیا جس سے والدین کے دل کے زخم تازہ ہو گئے۔

زخم جگر:۔ دل یا کلیجے کا گھاؤ (مجازاً) صدمۂ عظیم۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

سوزشِ زخم جگر یاد ہے ہاں
شورشِ دیدۂ تر یاد ہے ہاں — مرزا رسوا

قولِ فیصل:۔ زخم جگر سینا، زخم جگر کا علاج کرنا، اور مختلف صورتوں سے اس کا صرف ہے۔

یہ تکلف تو نے جگر لے کیا ہے حسبِ رواج
ہم اپنے زخم جگر کا کریں گے آپ علاج — صفی

زخم جھیلنا:۔ زخم کھانا۔ اُردو صرف، متروک۔

زخموں پہ زخم جھیلے داغوں پہ داغ کھائے
یک قطرہ خون دل نے کیا کیا ستم اٹھائے — میر

زخم چرچرانا:۔ زخم میں خشکی کے سبب سے تکلیف ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اے دل یہ تیغ ناز کے جوہر ہے یہی زخم
راحت کی اصل کیا ہے اس ایذا کے سامنے — شوق

زخم چمکنا:۔ زخم تازہ ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

یاد آ گئی یہ چمک جو تری تیغ کی مجھے
جو زخم تھا جگر میں ستم گر چمک گیا — جلال

زخم خشک ہونا:۔ زخم پر کھرنڈ آ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محول ہوا جاتا ہے دل کیا دیدۂ تر خشک ہو
روز ہم اپنے چھوتے ہیں زخم کیونکر خشک ہو — آتش

زخم خفیف:۔ ہلکا زخم۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ خفیف زخم کو خفیف سا زخم بولتے ہیں۔

زخمِ خنداں :۔ (کنایۃً) کُھلا ہوا زخم جو سِیا نہ گیا ہو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تمہیں ہر زخمِ خنداں کا دکھانا مدِّ نظر تھا —
ایسے اے حضرتِ دل تم ستم گر اور کرتے ہو ــ وحشی

زخم دار :۔ مجروح، زخمی۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف دل کے ساتھ ہے (دلِ زخم دار)

زخم داری :۔ زخمی ہونے کی حالت۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

مثال صرف :۔ او نامرد! کیا کرتا ہے۔ زخم داری میں آقا پر وار نہ کرنا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زخمِ دامن دار :۔ بڑا زخم۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تھا دراز اس درجہ دامن زخمِ دامن دار کا
بن گیا رومال اے قاتل تری تلوار کا ــ اسیر

زخم دوزی :۔ زخم میں ٹانکے دینا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ ایک قصر عالی شان میں جمشید جادو کو سُہیل سنگار نے داخل کیا۔ زخم دوزی کا سامان ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زخم دُھونا :۔ پانی وغیرہ سے زخم کا مواد صاف کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

تیغِ نگہ مست کے چرکے کا ہے مزہ
دُھوتا ہوں اپنے زخمِ جگر کو شراب سے ــ داغ

زخم دینا :۔ گھائل کرنا، صدمہ پہونچانا، ضرر پہونچانا، آزار دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جب زخم پر ہو زخم قاتل نے دیا مرہم ہوا ــ جلیل

زخم رِسنا :۔ زخم سے پیپ نکلنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گھائل کو تیرے تھا تو فاقہ سا کچھ ولے
پھر زخمِ سینہ تنگ جو نگار سے عشق کیا ــ انشا

زخمِ زباں :۔ بد زبانی کا اثر، وہ تکلیف جو کسی کی ناخوش گوار بات سے دل کو پہونچے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اس شیخ کی مجلس میں جانا ہمیں ہر واں سے
اک زخمِ زباں تازہ ہر روز اٹھا جانا ــ میر

زخم سے پچور نکلنا :۔ زخم کی باقی ماندہ خرابی کا دور ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

راہ پاکر زخم سے نکلے نہ پچور
پھر نمک قاتل جو دل سے تیر کھینچ ــ اسیر

زخم سے چلّھوا بہنا :۔ پیپ یا خون بہنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مثال صرف :۔ اتنے علاج کے بعد بھی جب پٹی کھلتی ہے تو زخم سے چلّھوا بہتا ہے۔

زخم سینا :۔ زخم کو ٹانکے دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زخم میرے دلِ سوزاں کے سیے جاتے ہیں
جلتے جاتے ہیں وہ ٹانکے جو دیے جاتے ہیں ــ حیدر لکھنوی

زخم کا انگور :۔ زخم کے اچھے ہونے کی منزل۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حرارت کا مزہ ہے چارہ گر ناسور ہو جائے
بندھا جس زخم کا انگور اس نے کیا ثمر پایا ــ داغ

قولِ فیصل :۔ بندھنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زخم کا انگور پھٹنا :۔ زخم کا از سرِ نو خراب ہو جانا، زخم کا اچھا ہوتے ہوتے کھل جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر پھٹا زخم کا انگور مبارک اے ذوق
دلِ زخمی کو ترے بادۂ عشرت کے ہے ــ ذوق

قولِ فیصل :۔ اس کی عکسی صورت "زخم کا انگور پھٹ جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

پھر تیری تیغِ ناز نے تڑپا دیا ہے دل
پھر میرے دل کے زخم کا انگور پھٹ گیا ــ اسلم

زخم کا انگور ہرا ہونا :۔ زخم تازہ ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثال صرف :۔ دھڑکے کی شدّت میں دل نگاروں کے زخمِ جگر کا انگور ہرا ہوتا ہے۔ (انتخاب سرور)

قولِ فیصل :۔ اب زیادہ تر "زخم ہرا ہونا" کہتے ہیں۔

زخم کا پانی چُرانا :۔ زخم کا رِسنا بند ہونا جو خطرے کی علامت ہے۔ ممکن ہے ناسور ہو جائے۔

اشک فشانی بھولیں آنکھیں
زخمِ جگر نے چُرایا پانی ــ آرزو (نیرنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ "زخم کا پانی چُرانا" وہ مفہوم نہیں رکھتا جو صاحبِ نیرنگ اثر نے لکھا ہے اس کا مفہوم ہے زخم میں پانی سرایت کر جانا، زخم کا رطوبت جذب کرنا۔

تیغ سفاک ہو گئی بے آب
زخم پانی چُرا گیا دل کا ــ داغ

زخم کا پچور :۔ زخم کا باہر سے خشک ہونا اور اندر سے خراب ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جنبشِ نشترِ مژگاں لبوں پر کھینچ لائی جان کو
زخمِ دل کے پچور کو نشتر سے پیدا کر دیا ــ آتش

زخم کا رِسنا :۔ تھوڑا تھوڑا خون بہنا۔ اُردو صرف،

فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ لاکھ مرہم لگاؤ مگر رِستا ہوا زخم دیر ہی سے اچھا ہوتا ہے ۔

زخم کا رُونا ۔ (کنایۃً) زخم سے پانی نکلنا ۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں

زخم کاری ۔ مہلک زخم ، گہرا زخم ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

ہزار جان تصدق ہے زخم کاری پر
ادا نے تیر بے جستم زخم دو زباں تھا — آتش

زخم کاری لگنا ۔ گہرا زخم لگنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ ادھر چھیل بناؤ کو سحر نے وہ پٹی پڑھائی کہ تیرِ عشق کلیجے کے پار ہوا اور وہ زخم کاری لگا کر بلبلا اُٹھا ۔ (فسانۂ آزاد)

زخم کاری ہونا ۔ زخم گہرا ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

ہم نے صفی یہ مانا زخمِ زباں ہے کاری
مرہم ہے معذرت کے کھول زخم بھر چکا — صفی

زخم کا مسکرانا ۔ (کنایۃً) زخم کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے زخم کا بڑھ جانا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

قطرے ہوں میں روئے ہم امیر ہو
زخمِ شمع کوئی جو مسکرایا ہے — امیر

زخم کا منھ ۔ دہانِ زخم ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

دیکھ زخموں کے منھ کھلے نہیں جب تک در کھلے — آتش

زخم کا ہنسنا ۔ ٹانکے ٹوٹنے سے زخم کا بڑھ جانا ۔ اردو مصرف ۔

میں جو رُوتا ہوں مرے زخمِ جگر ہنستے ہیں — آتش
بنا دی زخم سے کیا ہے مجھے کو اُم پیدا

زخم کا ہوا دینا ۔ زخم بہت بڑھ جاتا ہے تو ہوا دینے لگتا ہے ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

جس وقت ہوا دینے لگا زخمِ جگر کا
سینے میں اُڑا آگ کے ہم اس تنگ قفس کا — انیس

زخم کو اِلتیام ہونا ۔ زخم کا بھرنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ اللہ جلد ہم کو تمہارا رُوئے تاباں دکھائے ..... زخم جدائی کو اِلتیام ہو ۔ (انشائے سرور)

زخم کو ٹانکے لگانا ۔ زخم سینا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

سیکے زخموں کو اگر ٹانکے لگاتا ہے تجھے
پہلے جراح دو دہاری کی تلوار کا — ناسخ

زخم کھانا ۔ (متعدی) مجروح ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ بس یہی معلوم ہوتا تھا کہ دُلدل سوار نے ابھی زخم کھایا ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

زخم کھانا ۔ صدمہ اُٹھانا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

عشرت پارۂ دل زخمِ تمنّا کھانا
لذّتِ ریشِ جگر غرقِ نمک داں ہونا — غالب

زخم کھلنا ۔ زخم کا پھٹ جانا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

یہ بشارت کی خوشی تھی شاہ کو
زخم جو کھایا دل پر کھل گیا — انیس

زخمِ کہن ۔ پرانا زخم ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

سارے زخمِ کہن ہوئے تازے
پاؤں میں سیکڑوں پڑے چھالے — گلشنِ عشق

زخم کی بتّی ۔ روئی کی بتی جو دوا میں ڈبو کے زخم میں رکھی جاتی ہے ۔ اردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

کیا حرارت ہے بُری مجروح ہیں لے شعلہ رو
زخم کی بتّی ہے شعلہ ، زخمِ تن چراغ — وزیر

زخم کے ٹانکے ۔ زخم کا بخیہ ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

سب زخموں کے اگر ٹانکے تجھے منظور ہیں
لے محبت خوں رہا اپنے پیرہن کے تار کھینچ — ناسخ

زخم کے ٹانکے ٹوٹنا ۔ سیے ہوئے زخم کے ڈورے کا جا بجا سے ٹوٹ جانا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

اے دل نہ تڑپ فرقتِ جلّاد میں اتنا
آئے ہیں ابھی زخم نہ ٹوٹے کوئی ٹانکا — امیر

زخم کے ٹانکے کاٹنا ۔ زخم مندمل ہونے کے بعد جرّاح زخم کے ٹانکے کاٹ دیتا ہے ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

جرّاح میرے زخم کے ٹانکے نہ کاٹ ڈال
رہ رہ کے کچھ اُدھیڑ کر اپنا ابھی کام رہے — داغ

زخم گہرا ہونا ۔ زخم کاری ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

جس کو دریا جانتے ہیں لوگ روئے خاک پر
ہے کوئی گہرا اثری تلوار کا اے یار زخم — اسیر

زخم لگانا ۔ (متعدی) مجروح کرنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ علم شاہ کی رعایت سردارانِ اسلام کرتے ہیں یعنی ان پر زخم نہیں لگاتے ۔ (طلسم ہوشربا)

زخم لگنا ۔ (لازم) تیغ ، تیر ، برچھی وغیرہ کے کسی ضرب سے مجروح ہونا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

وہ زخم لگا ہے کہ دکھائی نہیں دیتا
دو کار ہوا مرہم زنگار کا پھاہا — وزیر

زخم مرجھانا: زخم اچھا ہونے کے قریب ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

چاہیئے وحشت جنوں تازہ خراش ناخن
روش سبزہ جو مرے زخم کیا مرجھانے کو — شاد

زخم میں چور رہ جانا: زخم کا اوپر سے اچھا ہو جانا مگر اندر پیپ وغیرہ کا رہ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

چاہیے قصر دل شیریں میں اس کو ایک دن
چور رہ جائے اگر زخم سر فرہاد میں — اسیر

زخم میں صوف بھرنا: اندمال کے واسطے زخم میں کپڑا یا روئی رکھ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر "زخم میں صوف بھرنا" ہے۔

زخم میں نمک بھرنا: زخم میں نمک بھرنے سے زیادہ اذیت ہوتی ہے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مزہ ملا ہے مجھے دل کی بے قراری میں
کہ بھر رہا ہوں نمک اپنے زخم کاری میں — اسیر

زخم نم ہونا: گھاؤ تازہ ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

ناگفتنی ہے حال بہار و خزان باغ
اک زخم ہے کہ خشک ہوا اور نم ہوا — آتش

زخموں سے چور ہونا: بہت زخمی ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

امتحان گاہ محبت نہیں گلزار خلیل
کون ایسا ہے جو زخموں سے یہاں چور نہیں — عزیز لکھنوی

زخموں کی بدھی: زخموں کا نشان۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

جوش وحشت میں کیا میں نے گریباں چاک چاک
بدھیاں زخموں کی پہنائیں گلے کے ہار کو — آتش

زخموں کے ہار: کثرت سے زخم۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: تیروں کی بوچھار، زخموں کے ہار، تیروالوں کے گھاؤ، شور واہ واہ سے بھرے جوانوں کے چہرے سرخ و نار۔ دولہا دلہن کا لطف تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

زخمہ: (بالفتح) ہر وہ چیز جس سے ساز بجاتے ہیں، مضراب، نقارے کی چوب۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کب زباں سے آہ نکلے غم جو ناخن داں نہ ہو
جب تلک زخمہ نہ چھیڑے ساز بے آواز ہے — اسیر

زخم ہرا رہنا: گھاؤ تازہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جو ترے سبزۂ شمشیر سے مجروح ہوا
عمر بھر اس کا رہا زخم ہرا اے نوخط — شاد

زخم ہرا کرنا: گھاؤ کو تازہ کرنا، صدمہ یا بھولا ہوا گزشتہ رنج یاد دلانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مرہم زخم لگاتے ہیں جو وہ
میرے زخموں کو ہرا کرتے ہیں — وزیر

زخم ہرا ہونا: گھاؤ تازہ ہونا، غم میں اضافہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مرہم جو سبز تم نے لگایا تو فائدہ؟
بے آب تیغ زخم ہمارا ہرا ہوا — وزیر

قول فیصل: اس کی تکمیلی صورت "زخم ہرا ہو جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

زخم گل باغ میں اک دم سے ہرے ہو جائیں — مجروح

زخمہ زن: ساز بجانے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

روز سنتا تھا وہ فسانۂ عشق
زخمہ زن دل پہ تھا ترانۂ عشق — فلق

زخم ہونا: گھاؤ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: ایک دانہ ہوا، خدا جانے کس لگ گیا اس نے یہ کیفیت دکھائی کہ بہت بڑا پھوڑا ہو گیا کہ جس جگہ اس کا پانی چھو گیا پھالا پڑا، زخم ہوا۔ (انشائے سرور)

زخمی: صفت۔ مجروح، خستہ، چوٹ کھایا ہوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: ایسی جم کر تلوار چلی تھی کہ ہر طرف لوہا برستا تھا۔ زخمی پانی کیا بلکہ پناہ پانے کو ترستا تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

زخمی: شعرا بمعنی عاشق استعمال کرتے ہیں جیسا شعر ذیل سے ظاہر ہے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قیامت آئی ہے مڑ مڑ کے ٹھہر ٹھہر آتا ہے
تمہارے زخمی نے کیا جانے کیا خدا سے کہا — منیر

قول فیصل: بنانا اور کرنا وغیرہ کے ساتھ اس کا مصرف ہے جیسے: "ملکہ کبھی تیوریاں چڑھاتی ہے کبھی رو زخمی صورت بناتی ہے ..... کبھی مسکرا کر اس کے خرمن جاں پر برق گراتی ہے، تیغ ابرو سے جسم کا زخمی بناتی ہے۔" (طلسم ہوش ربا)

زخمی جگر: دل جلا، مصیبت کا مارا، خستہ جگر۔ اردو، صفت۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل: مؤلف مذکور نے زخمی جگر کو محاورہ کہہ کر لکھا ہے لیکن یہ کوئی محاورہ نہیں۔

زخمی دشمنوں میں دم لے تو مرے نہ لے تو مرے: اس کی ہر طرح موت ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زِخود رَفتگی :۔ آپے سے باہر ہونا۔ فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کھو دیتی ہے دنیا سے زخود رفتگی عشق
اس راہ میں گم ہو کے پھر انساں نہیں ملتا — جلال

زِخود رَفتہ :۔ آپے سے باہر۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زِخود غلط :۔ اپنے کو بھولا ہوا۔ فارسی ترکیب صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زِخود فراموش :۔ آپے سے باہر جو اپنے حواس میں نہ ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

بے خود ہوئے کتنے، کتنے بے ہوش
کتنے رہے یاں زخود فراموش — خستہ (شاہ اردو)

زَد ۱ :۔ (فارسی میں مذ اور ۲ چوٹ) نشانہ۔ فارسی لفظ۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

چوٹ اس نگہ ناز کی کھاتا نہیں ناصح
یہ صید کسی تیر کی زد پہ نہیں آتا — اثیر

زَد ۲ :۔ نقصان، ضرر۔

(فقرہ) صفت میں سو روپے کی زد پڑی۔

(نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر چپت پڑنا کہتے ہیں۔

زَد پر آنا :۔ نشانے پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چوٹ اس نگہ ناز کی کھاتا نہیں ناصح
یہ صید کسی تیر کی زد پہ نہیں آتا — اثیر

زَد پر چڑھنا :۔ (لازم) نشانے پر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل سے لے جان کے دشمن ڈراتا ہوتا
چڑھ گئے تھے ہم اگر زد پہ تو مارا ہوتا — ناظم

زَد پر ہونا :۔ (لازم) ٹھیک نشانے پر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ستم کے ہیں تیور کہ دل کل پہ ہے
بچے گی نہ زہرہ کہ وہ زد پہ ہے — تنویر قدوائی

زَد پڑنا :۔ (لازم) نقصان ہونا، خسارہ ہونا۔

(نوراللغات)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

زِ دریا می کشد صیاد دام آہستہ آہستہ :۔ ماہی گیر دریا سے آہستہ آہستہ جال کھینچتا ہے یعنی صبر و استقلال کے ساتھ کوشش کرنے سے آدمی رفتہ رفتہ اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے اور جلدی کرنے سے کام بگڑ جاتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زد و کوب :۔ مار پیٹ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پچھلے کو ساحر زد و کوب کرنے لگے۔

(طلسم ہوش ربا)

زَدَن :۔ مارنا۔ فارسی مصدر۔

ہوا تھا فیصلہ اک دم زدن میں
پڑی تھی جان کس رنج و محن میں — (الف لیلہ نو منظوم)

زَدہ ۱ :۔ مارا ہوا، ضرب رسیدہ۔ فارسی، مذکر، اسم مفعول

زَدہ ۲ :۔ وہ حرف جو ساکن ہو۔ فارسی، مذکر، اصطلاح علم لغت۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں

زَدہ ۳ :۔ بوسیدہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تمہارا جامہ دانی کا ڈھکنا بہت زدہ ہو گیا ہے

زَدہ حال :۔ خستہ حال، تباہ حال، پریشان حال۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع خوش حال جس قدر تھے زدہ حال ہو گئے — توفیق

زَدہ حالت :۔ خراب حالت۔ فارسی عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ اسی خیال میں نہ رہئے گا کہ نواب روپے دے دیں گے۔ ان کی آج کل بہت زدہ حالت ہے

زَدہ را می تواں زد :۔ مغلوب کو پھر مغلوب کیا جا سکتا ہے۔ فارسی، مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ اگر وہ بُرائی کرے گا تو کیا ہو گا۔ خدا مالک ہے۔ بس اب کچھ خوف نہ فرمائیے۔ مثل مشہور ہے زدہ رامی تواں زد۔ جیسے اب زیر ہوا ہے ویسے ہی پھر زیر ہو گا۔

(طلسم ہوش ربا)

زَر ۱ :۔ سونا، طلا، روپیہ پیسہ، دولت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

خاک حاصل ہے اسے اہل کرم ہو دل کو
زر جو صرف تہور ہوتا ہے — صبا

زَر ۲ :۔ پھول کے اندر کا زرد زیرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پھر دکھا دیا صبا دکھو انصاف نے مرے
بلبل جو لیا تول دیا میں نے زر گل — زکی

زَرا :۔ ایک کلمہ ہے کہ لفظ اندک اور قلیل کے معنی دیتا ہے اور جو اس لفظ کو ذال معجمہ سے لکھتے ہیں مؤلف آصفیہ کے عندیہ میں وہ خطا پر ہیں کیونکہ ذال معجمہ کا وجود جب فارسی میں بعض محققین کے نزدیک نہیں ہے (یعنی بعض محققین

سے نزدیک ہے۔ (اگر) تو کلمات ہندیہ میں کیونکر ستم
رکھا جائے۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)

فرہنگِ اثر:۔ اور تمام دلائل سے قطع نظر حضرت
مؤلف نے جہاں جہاں الفاظ گزر، گزار، گزارا لکھے
ہیں بجائے "ز" کے ذال سے لکھے ہیں۔ ذرا لفظ
ذرہ کی مہند صورت ہے تاکہ اس کے استخراج
کی طرف بھی توجہ رہے ذال کو قائم رکھا اور
مشدد کو مفرد کر دیا اور (ہ) کو الف سے بدل دیا۔ لفظ
ذرہ عربی ذرّہ کی مفرس صورت ہے کیا کوئی صاحب
دکھا سکتے ہیں کہ لفظ ذرہ فارسی میں بجائے ذال کے
(ز) سے لکھا جاتا ہے۔ زبان میں خواہ مخواہ
کی بےجا جدتیاں کیوں برتی جائیں۔ یہی لفظ ذرہ
فارسی میں ذال معجم کے وجود کا بھی شاہد ہے۔
(فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ آج تک ذال ہی سے اس کی کتابت ہوتی ہے
اور "زرا" کہنے والے ذرا کی ذال کے وجود لیتے ہیں۔
میں مؤلف فرہنگِ اثر کی تائید کرتا ہوں۔

زرِ احمر:۔ سونے کی اکسیر۔ فارسی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اللہ ری آپ کی نظر کیمیا اثر
تانبے کو بارہا زرِ احمر بنا دیا (رشک)

زرِ اصل:۔ سرمایہ، وہ رقم جو اوّل سے کام میں
لگائی جائے یعنی جس میں سود اور منافع شامل نہ ہو۔
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ کہتے تھے ہم جن سے جھگڑا ... کر دو اس
نے زرِ اصل اور سود ملا کے دو ہزار کا تم پر دعویٰ
کر دیا۔

زراعت:۔ (بالکسر) کھیتی، کھیتی کرنا، کاشتکاری۔
عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

یوں ہو گئی زراعتِ دل پائمالِ غم
گویا ہوا گزار ملخ اپنی کشت میں (جوہر)

زراعت پیشہ:۔ جس کا پیشہ کاشتکاری
ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ اس گرانی کے دور میں زراعت
پیشہ لوگوں کی بن آئی ہے۔ روپے کا سیر بھر
گیہوں بکتے ہیں۔

زرافشاں، زرفشاں:۔ بخشش،
سخاوت، عطا، زر نثار کرنا۔ فارسی۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

زرافشاں، زرفشاں:۔ مذکر۔ اس کاغذ
کو کہتے ہیں جس پر سونے کے ورق ریزہ ریزہ کر کے
چھڑکے ہوتے ہیں۔ اور جو نقرئی بیاضات کے خطوط
میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مذکر (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

زرافشاں، زرفشاں:۔ صفت۔ چمکدار۔
فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زرفشاں تاج ہے خورشید کے سر پر جب تک
جب تلک تیغِ ہلالی ہے گلے میں ہیکل ([illegible])

زرافشاں، زرفشاں:۔ روپیہ عطا
کرنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زرافشانی:۔ روپیہ عطا کرنا۔ فارسی، مؤنث،
قلیل الاستعمال۔
قولِ فیصل:۔ اسی کو "زرفشانی" بھی کہتے ہیں۔ جیسے
"قلعے والوں کی زرفشانی نے آس پاس
کے بہت سے لوگوں کو پھسلا لیا تھا۔"
(دربارِ اکبری)

زر اندود:۔ سونے کا ملمع کیا ہوا۔ فارسی،
صفت۔ (کلیاتِ میر)
قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے رائج نہیں۔

زِراہ:۔ (از راہ کا مخفف) (انداز میں)۔ فارسی،
فصیح، رائج۔

کہنے لگا زراہِ تمسخر مجھے یہ طنز
معلوم ہو گا حشر میں پینا شراب کا (اکبر الہ آبادی)

زرباف:۔ صفت۔ زربفت بنانے والا۔ فارسی صفت
(نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زرباف:۔ مذکر۔ تاروں کا بنا ہوا کمخواب۔ اردو
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کے کوچے میں جسے جا بیٹھنے کو مل گئی
مسندِ زرباف پر غالب ہے اس کا بوریا (نظیر اکبر آبادی)

زربافت، زربافتہ:۔ زربفت، زری کا
کپڑا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اسے "زربفت" ہی کہتے ہیں۔

زرِ باقی:۔ وہ روپیہ جو وصول ہونے سے
باقی رہ گیا ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ تحصیلدار صاحب کو اس سے مطلب
نہیں کہ اسامیوں پر زرِ باقی کس قدر ہے ان کو
اپنی مالگزاری سے مطلب ہے۔

زرِ بالائی:۔ وہ رقم جو علاوہ تنخواہ کے ملے۔
مذکر۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اسے "بالائی رقم" کہتے ہیں۔

زربخشی:۔ سخاوت۔ فارسی، مؤنث،
قلیل الاستعمال۔

ریاضِ دہر میں کی آپ نے وہ زربخشی
کہ اغنیا کی روش گل بھی ہو گئے زردار (تعشق)

زر بر سر فولاد (پولاد) نہی نرم شود:۔ یعنی زر ہیم

دینے سے سنگ دل بھی مہربان ہو جاتا ہے۔ فارسی، مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زربفت:۔ (زر بافت کا مخفف) وہ کپڑا جو بادلہ اور ریشم سے تیار کیا جاتا ہے کمخواب، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ دوکان داروں کی عجب شان ہے، لٹکائے زربفت اور کمخواب دوکان پر دھرے ہیں۔ (مروج سلطانی)

قول فیصل:۔ زربفت کی بنی ہوئی چیز کو یائے نسبتی کے ساتھ زربفتی کہتے ہیں جیسے زربفتی جھول۔

یکایک وہ ہاتھی سامنے سے نمودار ہوئے مشکوں پر ان کے آئینے نصب تھے جھولیں زربفتی پڑی تھیں علیم دار علموں کو جلوے دیتے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

زر بہ نہ زور بہ:۔ نہ پیسے کا زور نہ جسمانی طاقت۔ اردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ اتنے بڑے شخص سے جھگڑ رہے ہو تمہارا کیا حشر ہوگا۔ زر بہ نہ زور بہ۔

قول فیصل:۔ زر بہ نہ زور بہ بھی زبانوں پر ہے۔

زرِ بیعانہ:۔ وہ روپیہ جو معاملت کو پختہ کرنے کے لئے خریدار پہلے سے دے دیتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ جس وقت تک بیع قطعی نہ ہو جائے اس وقت تک زر بیعانہ کو صرف نہ کرنا۔

قول فیصل:۔ صرف بیعانہ کہہ کے بھی زر بیعانہ مراد لیتے ہیں، یہ نسبتہً زیادہ ہے۔

زرِ پیشگی:۔ وہ روپیہ جو کسی چیز یا محنت کے عوض کام انجام پانے سے پہلے دیا جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ زر پیشگی لینے والا اس وقت پچھتاتا ہے جب کام پورا کر چکتا ہے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

زرتار:۔ وہ چیز جو سونے کے تاروں سے بنائی گئی ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ نواب صاحب آپ زرتار لباس پہن کے اس زمانے میں نہ نکلیے ورنہ لڑکے تالیاں بجائیں گے۔

زرتشت:۔ نام ایک مرد کا جو منوچہر بادشاہ کی نسل سے تھا اور شاگرد فیثا غورث حکیم کا تھا اس نے گشتاسپ بادشاہ کے زمانے میں نبوت کا دعویٰ کیا اور آتش پرستی کا دین ایجاد کیا مجوس لوگ اس کو پیغمبر جانتے ہیں اور جو اس نے ایک کتاب ژند بنا کر اپنی امت کو دی تھی اس کو کتاب آسمانی کہتے ہیں۔ فارسی، رائج۔

زرِ تو فیر:۔ بچت روپیہ، فاضل روپیہ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زرِ ثمن:۔ وہ روپیہ جو قیمت میں دے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زرِ جعفری:۔ خالص سونا، جعفر برمکی وزیر ہارون رشید کی طرف منسوب ہے جس نے صاف سونے کا استعمال کیا تھا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

زر چھنکنا:۔ روپیہ کا چھن چھن بولنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کیسۂ تن میں چھنکتا ہے زر داغ جنوں
مال بولا اضطراب دل جو افزوں ہو گیا (منیر)

زرِ خالص:۔ خالص سونا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ لاکھ زرِ خالص دو، سُنار کچھ نہ کچھ میل ضرور کر دیتے ہیں۔

زر خرید:۔ خریدا ہوا غلام یا لونڈی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ وہ چاہتے ہیں کہ جب میں بلاؤں فوراً حاضر ہوں انھوں نے گویا مجھے اپنا زر خرید کر لیا ہے۔

زرِ خطیر:۔ (خطیر بروزن حقیر) زیادہ دولت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلی صرف:۔ اگر یہ زر خطیر امور رفاہ عام اور فائدہ انام میں صرف ہوتا تو سبحان اللہ۔ (فسانۂ آزاد)

زرخیز:۔ (بیائے مجہول) وہ زمین جو منافع دینے والی ہو، شاداب، سیراب، اپجاؤ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

معلی صرف:۔ ہندوستان ایک ایسا زرخیز ملک ہے کہ تمام دنیا کی للچائی ہوئی نظریں اس پر پڑتی ہیں۔

زرد:۔ (بفتح اول و سکون دوم) پیلا، سنہرا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مہربانئ فلک بے مہر دیا پھرتا تھا
زرد چہرا تھا کہ آئینہ میں زر پھرتا تھا (تعشق)

زرداب:۔ بڑی ایک خلط کا نام جس کو صفرا کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ زیادہ تر صفرا زبانوں پر ہے۔

زرداب:۔ پیپ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

زر دادن و دردِ سر خریدن:۔ روپے کا نقصان الگ، پریشانی الگ۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلی صرف:۔ نئے کا تو میں جانی دشمن ہوں۔ زر دادن و دردِ سر خریدن کون سی دانائی ہے۔ دام خرچ کرکے اُلّو بنا۔ (فسانۂ آزاد)

زَرْدار۔ مال دار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کہہ رہا ہے باغ میں ہر گل زبانِ حال سے
جلوۂ گلزار خم رہتا ہے جو زردار ہے — ناسخ

زردار کا سودا ہے، بے زر کا خدا حافظ۔ مال دار کے سب ساتھی، مفلس کا بجز خدا کے اور کوئی نہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زردار مرد نا ہر، گھر میں رہے کہ باہر۔ زر سے مرد کی حکومت اور رعب ہے (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زَرْداری۔ مال داری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دم بدم خندۂ گل سے یہ صدا آتی ہے
باغِ عالم میں ہے موقع یہی زرداری کا — ناسخ

زَرْدا زَرْد۔ بالکل زرد۔ اُردو، متروک۔

مثالِ صرف۔ جنگلی اونٹ پالو کی نسبت زیادہ خاکی رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن ناک کے پاس زردا زرد۔ (فسانۂ آزاد)

زَرْدا زَرْدا اشْرَفی۔ زرد رنگ کی اشرفی۔ اُردو صرف، متروک۔

مثالِ صرف۔ اب جو زردا زردا اشرفیاں دیکھیں تو بیا۔ کا بیوی بن گئیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ اب صرف سُرخ اشرفی بولتے ہیں۔

زَرْد آلُو۔ ایک پھل کا نام جس کا مزاج دوجہ دوم میں سرد و تر ہے۔ خوبانی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف۔ دلبر میوہ فروش زرد آلو، امرود، زردک کی بہار دکھاتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زَرْد آندھی۔ ایک قسم کی آندھی جس کے گرد و غبار میں زردی محسوس ہوتی ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع آندھی مگر آئی ہوئی تھی حد سے سوا زرد — تعشق

زَرْد پَڑْنا (یا) پَڑ جانا۔ پیلا پڑ جانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثالِ صرف۔ جب سے تمہارا لڑکا بیمار ہے اُٹھا ہے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

قولِ فیصل۔ چہرہ پیلا پڑ جانے کی کیفیت مختلف حالتوں میں پیدا ہوتی ہے، جیسے شرمندگی، خجالت، خوف، حسد، رنج، طول مرض اور عشق وغیرہ۔

زَرْد چوب۔ ہلدی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

زَرْد رُو۔ ہراساں، ترساں، صفت، اشرفی کے پیر کی جڑ سے بشر کی احتیاج
زرد رو انسان کو کرتی ہے زر کی احتیاج — بحر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ زرد رو، شرمندہ، خجل کو کہتے ہیں، نہ کہ ہراساں، ترساں۔ شعر میں بھی یہی معنی ہیں۔

زَرْد رُو۔ شرمندہ، خجل۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے، جیسے: "اے مجتنبُ الاحباب اس خبر کو بچانا۔ سامنے صاحب قرآں کے زرد رو نہ کرنا۔" (طلسم ہوش رُبا)

ہر کلی چمپا کی بُو سے تیز ہے زرد رو
بوئے تن کے بارے چمپا کلی میں لُطف ہو — رنگین

زَرْد رُوْ۔ بے حیا، ڈھیٹ۔ اُردو صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زَرْد رُوئی۔ سرخروئی کی ضد، شرمندگی، خجالت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زَرْدُشْت، زَرْدُہُشْت۔ قدیم فارسی مذہب کا بانی۔ منوچہر کی نسل سے شاہ گشتاسپ کے زمانے میں ایک حکیم تھا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور دینِ آتش پرستی نکالا۔ مجوس اس کو پیغمبر جانتے ہیں اور اس کی کتاب ژند کو الہامی کتاب خیال کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر، رائج۔

زَرْدَک۔ گاجر۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثالِ صرف۔ دلبر میوہ فروش زرد آلو، زردک، امرود، چکوترہ، ہنالی کی بہار دکھاتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زَرْد گُلاب۔ گلاب کا ایسا پھول جس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف۔ مالن گیندا ہزارہ، زرد گلاب کی بو باس سے دماغ شمیم عطار بناتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زَرْدُوز۔ (واو مجہول) زری کا کام کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف۔ بمبئی میں ایک ایک زردوز پندرہ پندرہ اور بیس بیس روپے روز کی مزدوری کرتا ہے۔

زَرْدُوز۔ وہ چیز جس پر زری کا کام ہو، جیسے کفش زردوز۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بہت کم زبانوں پر ہے۔

زَرْدُوزی۔ سلمے ستارے وغیرہ کا کام جو کارچوب پر ہوتا ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پاؤں میں پڑتی بھی وہ زردوزی
شمع مرغ محو گلشن افسردہ زی (فسانۂ آزاد)

زردوست : بخیل ۔ لالچی ۔ فارسی ، صفت ۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل : ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

زردہ : زرد رنگ کا گھوڑا ۔ فارسی ، مذکر ،
(نور اللغات)

قولِ فیصل : ۔ زبان اردو میں سبزہ اور مشکی وغیرہ سے زردہ کوئی نہیں بولتا ۔

زردہ : زرد رنگ کے مخصوص طریقے سے پکے ہوئے میٹھے چاول ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

گل سے خانوں میں زردہ لایا
اُن غنچہ دہانوں کو کھلایا (گلزارِ نسیم)

زردہ : پان کے ساتھ کھانے کا تمباکو ۔ اردو ، دہلی کی زبان ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل : ۔ اہلِ لکھنؤ زیادہ تر زردے کو تمباکو ہی کہتے ہیں ۔

زردہ : زرد کوڑی ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل : ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

زردہ : وہ کبوتر جس کی آنکھیں زرد ہوتی ہیں
(نور اللغات)

قولِ فیصل : ۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ۔

زردہ بھسکنا : دم بدم خشک تمباکو کھانا ۔ اردو ، دہلی کی زبان ۔

گھوری کی تو ترستی ہوں میں تم زردہ بھسکتی ہو مجھ
دکھا دکھا کے چھپا کر پن سے میرے منہ کو تکتی ہو (رنگین)
(نور اللغات)

قولِ فیصل : ۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے : ۔ بھسکنا کے لئے قید دہلی غلط ۔ لکھنؤ میں کھانے کے تمباکو ہی کو بھسکا کو کہتے ہیں ۔ ازروئے تحلیل صحیح دونوں ہیں بھسکنا اور پھکنا لکھنؤ میں دونوں مستعمل ہیں ۔

لکھنؤ میں بھسکنا نہیں بولتے ۔

زرد ہونا : خوف ، صدمہ یا طولِ مرض کی وجہ سے پیلا پڑ جانا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ہوں خوف عذاب قبر سے میں
(خوف) یہ زرد ، کہ ہو گیا کفن زرد　　ناسخ

قولِ فیصل : ۔ اس کی تکمیلی صورت (زرد ہو جانا) زیادہ رائج و فصیح ہے ۔

سوال کرنے کو کو پہنچا ان سے بوسے کا
(خوف) میں زرد ہو گیا غصے میں جب وہ لال ہوئے　　ذوق

ہو گیا کیوں زرد ناسخ کیا کہوں
(صدمہ) ہے زمانے کا عجب اے یار رنگ　　ناسخ

(مرض) " ارے ۔ تم تو بالکل زرد ہو گئے ہو ۔ کیا کب سے بیمار ہو ۔ ؟ "

زرد ہونا : خفیف ہونا ، شرمندہ ہونا ، شرما جانا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

گل ہوئے جب زرد تیرے رخ رنگیں کے حضور
خار گلشن میں جو تھا خار خیلاں ہو گیا　　ناسخ

زردی : پیلا پن ۔ پیلا رنگ ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

اک عمر ہوئی ترک کئے عشق کا پیشہ
پر آج تلک چہرے کی زردی نہیں جاتی　　امیر

زردی : انڈے کی زردی ۔ اردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

معلوماتِ عرف : ۔ میں نے جو کل ایک انڈے کو توڑا اس میں دو زردیاں نکلیں مجھے بڑا تعجب ہوا ۔ واقعی خدا کی قدرت ہے ۔

زردی : پھول کے اندر کا زیرہ ۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل : ۔ اہلِ لکھنؤ اس کو زیرہ ہی کہتے ہیں ۔

زردی : شرفی ۔ اردو ، عورتوں کی زبان ۔ قریب بہ متروک ۔

زردی چھانا : چہرے کا پیلا پڑ جانا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

کہہ کے یہ گردنیں تھیں کی ہی انگڑائی
آیا پسینہ عرق چہرے پہ زردی چھائی　　انیس

زرِ ڈگری : ڈگری کا روپیہ ۔ اردو ، مذکر ، کچہری والوں کی اصطلاح

معلوماتِ عرف : ۔ تم مقدمہ تو لڑ رہے ہو اگر ڈگری ہو گئی تو زرِ ڈگری کا وصول ہونا ناممکن ہو جائے گا ۔

زر را زری کشد : روپے کو روپیہ کھینچتا ہے اس جملے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جن کے پاس دولت ہوتی ہے انھیں کو اور دولت ملتی ہے ۔ فارسی مقولہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قولِ فیصل : ۔ اسی محل پر کہتے ہیں " روپے کو روپیہ کھینچتا ہے ۔ "

زر ریز : چمک دار ۔ جیسے پنجۂ زر ریز ، فارسی ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

زر ریزی : چمک دمک ۔ فارسی ، مؤنث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

زر ریزیٔ علم پہ ٹھہرتی تھی نظر
دولھا کا رخ تھا ستاروں کے جھرمٹ میں جلوہ گر　　انیس

زر زر کشد در جہاں گنج گنج : دنیا میں روپیہ روپے کو کھینچتا ہے اور خزانہ خزانے کو ۔ فارسی مقولہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

زرزری بولی :۔ ایک قسم کی بول چال۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

معلّی صرف :۔ حُسن آرا۔ (لونڈی کی طرف اشارے سے دیکھ کر) چُپ چُپ۔

بہار الفشاں :۔ اے موئی تم زرزری بولی ہماری سمجھ میں نہ آئی جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر زبانوں پر "زرگری بولی" ہے۔

زرِ سُرخ :۔ اشرفی، طلا۔ فارسی، مذکّر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلّی صرف :۔ کئی ہزار جوڑیاں نقرئی اور طلائی تقاشوں کی شتر اور ہاتھیوں پر بار کرائیں اور عرابے (ارابے) زرِ سُرخ اور سفید کے ہمراہ لیے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زرِ سفید :۔ روپیہ، چاندی، فارسی، مذکّر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

معلّی صرف :۔ ارابے زرِ سُرخ اور سفید کے ہمراہ لیے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زر سے تول کر لینا :۔ کسی چیز کے ہم وزن سونا، چاندی دے کر اس چیز کو لے لینا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دوست رکھتے ہیں جو المرد اہل جوہر یار کو
تول کر زر سے سپاہی لیتے ہیں تلوار کو آتش

زرِ شک :۔ (بکسر تین) ایک دوا کا نام۔ فارسی، مؤنث، اطبا کی اصطلاح۔

معلّی صرف :۔ جب میاں آزاد کو تشنگی کا غلبہ ہوا تو اسپغول اور زرِشک کی پوٹلی جو پانی میں بھیگی تھی ہونٹھوں پر پھیری۔ (فسانۂ آزاد)

زرِ ضامنی :۔ ضمانت کا روپیہ۔ فارسی ترکیب، مذکّر، کچہری والوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ زیادہ تر زبانوں پر "زرِ ضمانت" ہے جیسے :۔ "اگر زرِ ضمانت نقد جمع کرنے کا عدالت نے حکم دیا تو دشواری ہوگی۔ معاملہ بگڑ جائے گا۔"

زرِ عیار :۔ زرِ طلا۔ فارسی، مذکّر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے۔

زرِ غل :۔ (بکسر اوّل و فتح سوم) حقیر، ناکارہ، ناقص۔ اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

معلّی صرف :۔ تم جتنے آم لائے ہو سب زرغل ہیں جا کے واپس کر آؤ۔

زرِ فاضل :۔ زائد روپیہ۔ فارسی ترکیب، مذکّر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

زرق برق :۔ (کنایۃً) طمطراق، کرّ و فر۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زرق برق :۔ آرائش و زیبائش۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

زرق برق آپ کی بے وجہ نہیں
درد دل کو مرے چمکائے گا امیر

زرق برق :۔ شوخ، چمکیلا، بھڑکیلا، چمک دار۔ اُردو، فصیح، رائج۔

زرق برق سے :۔ آرائش و زیبائش کے ساتھ۔ اُردو، صرف، غریب، متروک۔

معلّی صرف :۔ پیراستہ سے مزین ہو کر اس زرق برق سے اور اس شان سے نکلیں کہ بس معلوم ہوتا تھا کہ پرستان سے پریاں اتر آئی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

زرق برق کپڑے :۔ چمکیلے اور جھل جھل کرتے ہوئے کپڑے۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ کپڑے کی جگہ پوشاک، لباس وغیرہ بھی کہتے ہیں جیسے :۔ "واہ کیا کہنا زرق برق پوشاکیں اور غلط یہ کہ سب کی جگمگ جگمگ کر رہی ہیں۔" (فسانۂ آزاد)

بعض لوگ بنی ہوئی ہر اس چیز کے نام کے ساتھ زرق برق استعمال کرتے ہیں جو چمکیلی، صاف ستھری اور جھل جھل کرتی ہو۔ جیسے :۔ زرق برق پائجامہ، زرق برق پردہ وغیرہ۔

جیسے :۔ "ابی حضرت پردۂ زرنگاری بیچ میں حائل تھا اور وہ بھی زرق برق خود نمائی کا تھا۔" (فسانۂ آزاد)

زرق برق کرنا :۔ سنوارنا، آراستہ و پیراستہ کرنا، صاف شفاف کرنا، چمکانا، اُجالنا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

دین کو زرق برق ہم نے کیا
حق و باطل میں فرق ہم نے کیا عشق لکھنوی

زرِ قرض :۔ قرض کا روپیہ۔ فارسی ترکیب، مذکّر، فصیح، رائج۔

معلّی صرف :۔ روپیہ ملنے کے بعد تمہارا فرض ہو کہ پہلے زرِ قرض کی ادائیگی کرو۔ پھر دوسرے کاموں میں صرف کرنا۔

زرِ قلب :۔ کھوٹا سونا، کھوٹا روپیہ۔ فارسی ترکیب، مذکّر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنگ در پہ نہیں رکھتے ہیں رقیب اپنا سر منیر
اس کسوٹی سے زرِ قلب کسا کرتے ہیں

زر کا جوتا :۔ رشوت جو کسی کو دے کر کام نکالا جائے۔ (نور اللغات)

اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مستعملہ صرف: صاحب کے یہاں اگر کوئی چیز بوس کرنے لگے جب کچھ دنوں تک خبر نہ لو تو اصل سے زر منافع بڑھ جاتا ہے۔

زرناب: (بالکسر) خالص سونا۔ (کنایۃً) آفتاب۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے رائج نہیں۔

زرِ نقد: نقد روپیہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

پیدا ہوئی عرض امیدوار
زرِ نقد اس نے دیا دو ہزار (اختر شاہ اودھ)

زرنگار: وہ چیز جس پر سنہرا کام کیا ہوا ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اتنے میں اک غبار اُٹھا زرنگار سا
کانپا بھینا فضا پہ ہوا چاک پھٹ گیا (جوش ملیح آبادی)

زرنیخ: (یائے معروف) ہرتال۔ فارسی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

زر نیست عشق ٹیں ٹیں: مفلسی میں محبت کہاں ممکن ہے، اعتباری ہے کوئی نمود کا کام نہیں ہو سکتا۔ اُردو مثل، عوام کی زبان۔

زِرہ: (بکسر اول و دوم، اعلانِ ہائے ہوز) فولاد کا حلقہ دار کرتہ جو لڑائی میں پہنتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رہتی ہیں آنکھیں لگی دل چسپ ہے ایسا بدن
یار کے بر میں زرہ ہے دیدہ ہائے حور کی (برقؔ)

زرہ پوش: وہ شخص جو زرہ بکتر پہنے ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مستعملہ صرف: ایک جوان زرہ پوش صف سے نکل کے میدان میں آگیا اور مبارز طلب ہوا۔

زر ہے تو نر ہے نہیں کمہار کا خر ہے: عزت روپے پیسے سے ہوتی ہے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: عوام کہتے ہیں "کمہار کا خر ہے" کی جگہ "گیدی خر ہے" بھی کہتے ہیں۔

زری: سونے کے تار، چاندی کے تاروں پر سنہرا ملمع کیا ہو۔ کلابتوں کا بنا ہوا کپڑا، گوٹا کناری وغیرہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

خانیا زیبا زری کا تھا
لگے تا نوبت اس پری کا تھا (شوقؔ)

زریافتی: وہ روپیہ جو کسی کو پانا ہو۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

زری باف: سونے کے تار بنانے والا، سنہری لیس بنانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زرّیں: (بتخفیف و تشدید را) وہ چیز جس پر سلمہ ستارے کا کام ہو، سنہرا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر بہ تشدیدِ را ہے۔

زرّینہ: (کنایۃً) بیش قیمت۔ فارسی، صفت۔

یاد خاطر ہے رنگ و صنعتوں سے رسم اختلاط
رشک کو اقرار ہے رائے زریں یار کا (رشکؔ)

قولِ فیصل: اب عام طور سے رائے متذکرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

صرف دل کاموں میں ہر گوں قوم کا جیب فضول
ایک عہد ہو خیالوں کا یہ ہے زریں اصول (حفیظؔ)

زرّیں کلاہ: وہ شخص جس کے سر پر سنہرا ٹوپی ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زرّیں کلاہ: (مجازاً) آفتاب۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زرّیں کمر: جس کی کمر میں سنہرا بیش قیمت پٹکا بندھا ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مستعملہ صرف: آزاد و الفقار علی تشبیہ اپنے وقت کے راجا اندر تھے۔ منظورِ نظر حسینان زریں کمر۔ (فسانۂ آزاد)

زرّیشہ: (با تشدید را) نام میں استعمال ہوتا ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

زٹ: بے وقوفوں کی سی باتیں، واہی تباہی بکنا (مارنا، ہانکنا کے ساتھ)۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اب بالفتح (زَٹ) بولتے ہیں۔ جبکہ لگانا کے ساتھ "زٹ لگانا" بولتے ہیں۔ جیسے: "جیب سے بڑی کتابیں آتی ہیں ایک زٹ لگا رکھی ہے، کو نا دشوار ہے۔" باندھنا کے ساتھ "زٹ باندھنا" بھی کہتے ہیں۔

زٹلہ: زٹ۔ اُردو، مؤنث۔

کہہ کہیے وہی بس ایک زٹلہ ہے
نفرت ہے مجھے یہ میری جڑ ہے (ناسخؔ)

قولِ فیصل: اب بالفتح ہی زبانوں پر ہے۔

زٹّا: پتنگ کاٹنے کا ایک طریقہ۔ اُردو، مذکر، کنکوّے بازوں کی اصطلاح۔

مستعملہ صرف: میں نیچے سے زٹّا دے گیا اس نے اپنی کنکیا کو بچایا جیسے ہی سیدھی ہوئی ایک زٹّا جو دیتا ہوں ہاتھوں اچھل گئی۔

زٹلی: بیہودہ گو، بکواسی۔ اُردو، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں زرری کی جگہ "زریٹیا" بولتے ہیں۔

زِشت :۔ (بالکسر) بُرا ، بدشکل ، بدنُما۔ فارسی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جس طرح دل کی گوئے تارک دُنیا سے زشت
اپنے گوشے میں چھپائے سازوسامانِ بہشت — صفی

زِشت خُو :۔ بدخصلت۔ فارسی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جیسے پڑے ہیں اہلِ ستم کے گناہ جو
منہ پر ظہور ہے ہیں جوانانِ زشت خو — تعشق

قولِ فیصل :۔ عادت کے خراب ہو جانے کے معنوں میں زشت خوئی بولتے ہیں وہ بھی فارسی اور مؤنث ہے۔

زِشت رُو :۔ بدصورت۔ فارسی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ بدصورتی کے معنی میں "زشت روئی" بھی بولتے ہیں ، وہ بھی فارسی اور مؤنث ہے۔

زِشت سِیَر :۔ بدخصلت۔ فارسی ، صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ بصلاح وزیر زشت سیر زعم زدہ شاہ سمت کوہ عقیق روانہ ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زِشت کِردار :۔ خراب چال چلن والا ، بدکردار۔ فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ بدکرداری کے معنی میں "زشت کرداری" بھی مستعمل ہے جو مؤنث ہے۔

زِشتی :۔ (بالکسر) بُرائی ، بدنمائی۔ فارسی ، مؤنث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تو بہشتی ہو یہ کافر ہیں گنہگار اے حُر
بخشی گئی سب تیرے اعمال کی زشتی اے حُر — انیس

زِشتیٔ اعمال :۔ اعمال کی خرابی۔ فارسی ترکیب ، مؤنث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لے سبق اے قوم اسی سے صبر و استقلال کا
اب مٹیں گے دامن سے زعفرانِ زشتیٔ اعمال کا — صفی

زِصدِ تیر آید یکے بر نشاں :۔ سو تیروں میں کہیں ایک نشانے پر بیٹھتا ہے۔ یعنی جب سو تدبیریں کی جاتی ہیں تو کہیں ایک کارگر ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زَعفران :۔ (عربی میں زعفران ، اطالین میں زعفرانو ، انگریزی میں سفرن) ایک قسم کا نہایت خوشبودار زرد رنگ کا پھول۔ جس کے کھیت کی نسبت لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں آدمی بغیر ہنسے نہیں رہتا۔ عربی ، مؤنث۔

زردی نے سیر رنگ کی مجھ کو رُلا دیا
ہنسوائے جو کسی کو یہ وہ زعفران نہ تھی — آتش

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں: "یہ سب شاعرانہ مفروضات ہیں ...... پامپور سری نگر سے نو میل کے فاصلے پر جانب شمال ایک خطہ ہے جس میں زعفران کی کاشت ہوتی ہے۔ چاندنی رات میں زعفران زار کی سیر ایک مسحور کن منظر پیش کرتی ہے اور کشمیر کی رعنائیوں میں چار چاند لگا دیتی ہے۔ طبیعت کو فرحت ضرور ہوتی ہے مگر یہ کہنا غلط ہے کہ آدمی ہنستے ہنستے لوٹ جاتا ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ زعفران کا پھول سرخ اور گچھے دار ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ پھول بہت حسین اور پھیکا ہلکے اُودے یا کاسنی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کے اندر تین سرخ ڈورے ہوتے ہیں ، یہی زعفران ہے۔"

مؤلف مہذب اللغات مؤلف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہے۔

زَعفران زار :۔ وہ مقام جہاں زعفران کثرت سے ہو ، وہ مقام جہاں زرد رنگ کثرت سے ہو۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج۔

رُخِ محبوب میں زرد رنگ دار ہو
زمینِ حشر کی زعفران زار ہو — محسن کاکوروی

زَعفران کا کھیت :۔ کہتے ہیں زعفران کا کھیت دیکھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ (کنایۃً) ایسا مقام جہاں خود بخود خوشی و مسرت سے ہنسی آئے۔

"آج تو بات بات پر ہنسی چلی آتی ہے۔ کیا زعفران کا کھیت دیکھ آئے ہو یا قہقہہ دیوار"

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر یوں بولتے ہیں: "کیا زعفران کا کھیت دیکھا ہے"۔

زَعفرانی :۔ زعفران کے رنگ کا ، زرد۔ صفت ، فصیح ، رائج۔

زعفرانی ہے کسی ماتھے پہ ٹیکا صندلی
دل سے نازک تر لیے ہاتھوں میں گنگا جلی — صفی

زَعفر جِنّ :۔ ایک جن کا نام جو روزِ عاشورا امام حسین علیہ السلام کی مدد کے لئے آیا تھا۔ مگر آپ نے اس کی مدد کو قبول نہیں فرمایا تھا۔

گھبرا ہے دُور ، پریشان ، شاہ دوسرا کو
پکارے پاس بُلا لو وہاں سے زعفر کو — عشق

زَعم :۔ (زے بالضم نیز بالفتح) گمان ، ظن۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج۔

چند باتوں پہ ہے حکمت کا مدار
اور سب زعم ہیں ان کے بے کار — مرزا رسوا

زُعم :۔ غرور۔ اُردو ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج۔

ہے جسے زعم نوجوانی کا
اس کو کیا غم ہے ناتوانی کا — رنگین

زعم باطل ۔ بے جا خیال، غرور۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

میں سمجھتی ہوں ہاں غیور ہو تم
زعم باطل میں اپنے دور ہو تم ([illegible])

زعم بے جا ہونا ۔ غرور ہونا، گھمنڈ ہونا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ ایک دفعہ کمتا ہاتھی کو بڑھ کر تماچہ (طمانچہ) مارتا ہوں تو وہ دم دبا کر بھاگا وہ بھاگا۔ پھر میرا زعم بے جا تو نہیں تھا۔ (فسانۂ آزاد)

زعم میں آ رہنا ۔ جوش میں گر پڑنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ وہ تو کہیے خدا کو اچھا کرنا منظور تھا کہ میں اپنے زعم میں آ رہا۔ ورنہ آپ تو [illegible] پھر یاد کرتے۔ (فسانۂ آزاد)

زعم میں اٹھنا ۔ [illegible] اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

برباد نقش بھی ہو گئے اسی ہوا سے
کس زعم میں اٹھے ہو تم اے بگولو — اکبر الہ آبادی

زعم ناقص ۔ گمان بے جا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ حضور جو فرمائیں درست ہے مگر میرے زعم ناقص میں غالب کے شعر کا مطلب وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔

زغال ۔ سیاہ کوئلہ، آگ کا جو روشن نہ ہو۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کی دوسری شکل زگال ہے اور اردو میں مستعمل تھا وہ بھی درج کرنا چاہیے تھی

سوز فراق سے یہ کلیجا دہک گیا
داغ جگر انگاروں کی صورت چٹک گیا — جگر

زغن ۔ (بروزن چمن) چیل۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زغن ان جنگلوں میں نہ پائی گئی
نہ مقتول کی لاش اٹھائی گئی — میر

قول فیصل:۔ زاغ و زغن ملا کے زیادہ بولتے ہیں۔

ہے بیابان میں پر زاغ و زغن کے انبار (طلسم ہوش ربا)

زغن ۔ زغند کا مخفف، جست، چوکڑی، کود پھاند۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ہوں وہ سرگرداں کہ گردش سے کبھی فرصت ملی
سر لگا پھرنے اگر پاؤں زغن میں رہ گیا (شاد لکھنوی)

زغن بھرنا ۔ قلانچیں بھرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ ایک نے دوسرے کے چٹکی لی۔ اس نے قہقہہ اڑایا۔ اس نے زغن بھری۔ جو طرفہ باغ میں اچکنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

زغند ۔ (بروزن سمند) جست، قلانچ، چوکڑی، کود پھاند۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اڑا زغند بھر کے یہاں اور وہاں اڑا
کیسی زمیں رنگ فرخ آسماں اڑا — اوج

زغند بھرنا ۔ جست کرنا، پھاند کے ادھر سے ادھر جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ بیگم اور میاں نوجی کی چار آنکھیں جو ہوئیں تو اس دلبر سیم تن ...... نے ایسی زغند بھری کہ تڑ سے ماموں کی اوٹ میں ہو رہی۔ (فسانۂ آزاد)

زغند کرنا ۔ زغند بھرنا، جست کرنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

دیکھتے رہ گئے یہ سب ہشیار
کی زغند ایک ہو گیا اس پار — قلق (فرہنگ آصفیہ)

زفاف ۔ (بکسر اول) دولھا کا دلہن کے ساتھ شادی کی پہلی رات جماع کرنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اس کے ساتھ آج ہو گی میری زفاف
شکر ہے ہو گیا معاملہ صاف — تسنیم

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست

کسی حسین شخص یا چیز کی تعریف کے محل پر یہ شعر پڑھتے ہیں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال صرف:۔ اس عالی شان اور دلکشا ...... محل میں جو میاں آزاد نے قدم رکھا تو بے اختیار کہہ اٹھے ؎

زفرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست (فسانۂ آزاد)

زفیل ۔ (بروزن کفیل) سیٹی، وہ آواز جو کبوتر باز زبان کے نیچے انگلیاں رکھ کے نکالتے ہیں۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

موذن کو زفیل اپنی جو وہ صیاد دکھلائے
کہے تکبیر ایسی مرغ بسم اللہ بسمل ہو — بحر

قول فیصل:۔ عربی میں زفیر ہے جس کے معنی ہیں اوپر کا دم کھینچ کے منھ کے راستے آواز نکالنا۔

زفیل بجانا ۔ سیٹی بجانا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ برق نے زفیل بجائی کہ صحرا سے کوئی اور عیار آ جائے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زفیل بجنا۔ سیٹی بجنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ بالی بھر نے کہا وہ بھاگا یا، وہ مارا۔ ہر طرف تو پیاں اُچھل گئیں اور زفیل بجنے لگی۔ (فسانۂ آزاد)

زفیل دینا۔ سیٹی دینا، سیٹی بجا کر بلانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح ہے۔

زفیلنا۔ سیٹی بجانا، سیٹی دینا۔ اُردو صرف۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

اپنے کو مجھے پہ کچھ اس ڈھب سے زفیلا کہ مری
لے گیا جان اُڑا ایک کبوتر والا — انشا

زقند۔ (زغندسے بگڑا ہوا) جست۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

زقند بھرنا۔ قلانچ بھرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ زقند بھری تو دو چار لاکوں کو گرا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

زقوم۔ ایک خاردار درخت، تھوہڑ۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

بولنے کے رہ گئے تھے خارِ زقوم
کسی کی ناک تھی مانندِ خرطوم — منیر
(معراج المضامین)

قولِ فیصل۔ فارسیوں نے بغیر تشدید بھی استعمال کیا ہے اُردو میں بھی زیادہ تر بلا تشدید ہی مستعمل ہے۔

بوزوں میں تجھ دل کو جہاں وال زقوم ہو
بانوں جو عندلیب قفس میں تو بوم ہو — سودا

زک۔ (ز، بروزن شک، عربی بالفتح و تشدید کاف) ناتوانی سے آہستہ آہستہ قدم رکھنا، سُبکی، خفت، ذلت، شرمندگی، ہرا دینا، الزام دینا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اب زیادہ تر نقصان کے معنی میں بولتے ہیں۔

زک۔ (ز، بار) ہزیمت، شکست۔ فارسی، ستہ رک۔

چمن میں اوس کی کمر نے یہ گل بچک کھائی
کہ شاخِ گل نے سرِ بسر ہوئے زک کھائی — نصیر

زک۔ نقصان، خسارہ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہیں بھاتی مجھے وہ نصلی بات
دے گی زک ایک روز ایسی بات — (گلشنِ عشق)

زکا۔ بڑھنا، افزوں ہونا۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

زک اُٹھانا۔ خفت اُٹھانا، نقصان اُٹھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم بڑی زک وہاں اُٹھائیں گے
ایک پل بھی نہ رہنے پائیں گے — (عروجِ اُلفت)

قولِ فیصل۔ اس کی جمع زکیں اُٹھانا بھی استعمال کیا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے۔

گو میں اُلفت میں زکیں اس سے اُٹھاتا ہی رہا
دوست اپنا مگر اُس کو دلِ ناداں سمجھا — اختر

زک اُٹھانا۔ ذلت اُٹھانا، شرمندگی اُٹھانا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف۔ جس وقت سے کہ سیر گاہ سے پھر کر آئی ہے اور عمرو کے ہاتھ سے بے ہوش ہو کر زک اُٹھائی ہے قلعے میں آ کر اس نے طائرانِ سحر کو مقرر کیا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زکام۔ (بالضم) ایک بیماری ہے جس میں ناک سے پانی بہنے لگتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اے جان کس طرح نہ مرا ناک میں ہو دم
آ آ کے جب ستائے مجھ کو زکام روز — جان صاحب

زکام ہو جانا۔ نزلہ بند ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تمہارے لڑکے کا زکام بگڑ گیا ہے، کسی طبیب کو دکھاؤ، چاول اور تیل سے پرہیز کراؤ۔

زکام ہونا۔ نزلہ جاری ہونا، ناک سے پانی بہنے کا مرض ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہم تو دس برس سے اوس ہی میں سوتے ہیں .... آج تک کوئی زکام بھی کبھی ہوا ہو تو قسم لو۔ (فسانۂ آزاد)

زکاوت۔ فہم و ذکاوت۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زک پانا۔ خفت اُٹھانا، نقصان اُٹھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اب دل کو لگاتے ہیں ذرا سوچ سمجھ کر
دو چار جگہ پہلے جو زک پائے ہوئے ہیں — صبا

زک پہونچانا۔ شکست دینا، نقصان پہونچانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ عیار تمہارے میاں کو زک پہونچا کے کیا کریں گے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زک پہونچنا۔ شکست ہونا، نقصان پہونچنا۔ اُردو صرف۔

محلِ صرف۔ چاہتی ہوں کہ اگر لڑنے نکلوں تو سردار سنبھلے اور کچھ تو زک نہ پہونچے۔ (طلسم ہوش رُبا)

کو پہونچے (طلسم ہوش ربا)
قولِ فیصل:۔ زیادہ تر نقصان اٹھانا کے معنی میں بولتے ہیں۔

زک دینا:۔ ف: رسوا کرنا، ذلیل کرنا، شرمندہ کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عدو تک بھی تو ہنستے ہیں مرے رونے پہ اب اے دل
یہ آنسو چشم سے میری مجھے دینے کو زک نکلے — عارف

زکِ دینا:۔ ف: ہرانا، شکست دینا۔ اُردو صرف، متروک۔
مستعمل صرف:۔ ان کا قول ہے کہ ہم نے ترکوں کو سر پوسینا پر زک دی۔ (فسانۂ آزاد)

زکریا:۔ ایک مشہور پیغمبر کا نام۔ عبرانی، مذکر، رائج۔

زکِ فاش:۔ کھلی ہوئی شکست۔ فارسی، مؤنث، متروک۔
مستعمل صرف:۔ غنیم نے لشکر سلطانی سے زکِ فاش پائی۔ (فسانۂ آزاد)

زک کھانا:۔ خفت اٹھانا، ہارنا، نقصان اٹھانا۔ اُردو صرف، متروک۔

چمن میں اس کی کمر نے یہ کل لچک کھائی
کہ شاخِ گل نے پئے ہمسری سے زک کھائی — نصیر

زکوٰۃ:۔ ف: (تلفظ زکات) صدقۂ شرعی، کسی کے پاس کوئی مال بڑھنے والا ضرورت اصلیہ سے فاضل سال بھر تک رہے تو اس کا چالیسواں حصہ مال راہ خدا میں دینا چاہیے۔ یہی زکوٰۃ ہے۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیونکر میں تیری جان کو دوں اس پہ ہے حرام
سید کا حق نہیں ہے دوگانا زکات کا — جان صاحب

زکوٰۃ:۔ ف: کسی اسم یا دعا کا معینہ تعداد میں ان قیود کے ساتھ پڑھنا جو عاملوں نے مقرر کر لیے ہیں۔ نقش کی بھی زکوٰۃ دیتے ہیں۔ عاملوں کی اصطلاح۔

تسخیر:۔ پری ہو گیا آ کے دو جواب
اسما نقش محبت جان لی میری کا زکوٰۃ میں — جگر

زکوٰۃ:۔ ف: صدقہ، خیرات۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
مستعمل صرف:۔ عاشقوں کے نزدیک حسن کی زکوٰۃ یہی ہے کہ جلوہ عام کر دیا جائے۔
قولِ فیصل:۔ دینا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زکی:۔ ص: (بہ تشدید یا) فسادات سے پاک، نیک۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اس کا استعمال صرف ناموں تک محدود ہے جیسے زکی حسین، زکی رضا وغیرہ۔

زگال:۔ کوئلہ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

جوا ہوں خال رخ یار دیکھ کر حیران
سیپارہ آگ میں کیوں ہو گیا زگال پہنچے — ناسخ

زگر گال بگڑ گئے تو انیم رستہ:۔ جیسے کے لیے ویسا ہونا چاہیے۔ (محاورات ہندوستان)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زلال:۔ ایک کیڑا ہے جو برف میں پیدا ہوتا ہے۔ اس جگہ کا پانی صاف ہوتا ہے۔ عرب اکثر برف کو نچوڑ کر صاف ٹھنڈا پانی پیتے ہیں (مجازاً) آبِ سرد و شیریں و صاف۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منتخب:۔ دو سبزہ زار دل میں رواں اک آب جو
بادہ کش دو ایک کا نشے میں زلال آرزو — صفی لکھنوی

زلال نوش:۔ صاف پانی پینے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شراب صاف مبارک زلال نوشوں کو
نفس مست ہوں میں مستحق ہوں تلچھٹ کا — صبا

زلخ:۔ (بروزن فرق) مشت زنی، ہاتھ کے ذریعے سے مادۂ منویہ کا اخراج کرنا۔ اُردو بازاری زبان۔
مستعمل صرف:۔ خدا نہ کرے کسی نوجوان کو زلخ کی عادت ہو جائے زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ ادنیٰ صورت کے کام کا نہیں رہتا۔
قولِ فیصل:۔ لگانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زلزلہ:۔ (عربی میں زلزلت) زمین کا کانپنا، ہلنا، بھونچال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

چونکا نہ خواب مرگ سے اک دن بھی گور میں
سو بار زلزلہ مرے شانے ہلا گیا — تسلیم

زلزلہ آنا:۔ بھونچال آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
مستعمل صرف:۔ واہ کیا خوب خدائی میں دخل دو دل ..... یہ کون جانے کہ زلزلہ کیوں کر آتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زلزلہ برپا ہونا:۔ ہلچل ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

ع: زلزلہ دشت میں برپا تھا لرزتے تھے فلک — انیس

زلزلہ پڑ جانا:۔ ہلچل پڑ جانا، کھلبلی پڑ جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔
مستعمل صرف:۔ جیسے ہی وہ ہرن ہلاک ہوا، ایک صدائے مہیب پیدا ہوئی کہ جس سے دل تو رفلک کا ہل گیا اور ماہ و ماہی تک زلزلہ پڑ گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

زلزلہ چڑھنا:۔ زلزلہ آ جانا۔ اُردو صرف، متروک۔

دیوانہ ترا قید سے ہستی کی جو چھوٹا
چڑھ جائے گا اک زلزلہ صحرائے عدم کو — ذوق

زلزلہ ڈالنا ۔ ہلچل پیدا کرنا، تلاطم برپا کرنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف ۔ دلو نے ہنگامہ گرد و دشت میں زلزلہ ڈال دیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زُلف ۔ تھوڑے بال جو کنپٹی اور کان کے قریب لٹکاتے ہیں اور وہ معشوقوں کے ساتھ خاص ہے، کاکل، گیسو، گندھے ہوئے سر کے بال۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زلف اور لاش پر سنواری ہے
واہ کیا شان سوگواری ہے — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل ۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ عربی میں زُلَف اللیل (بفتحتین) بمعنی رات کا حصہ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں زلف (بالفتح) بمعنی پارۂ شب آتا ہے۔ بمناسبت سیاہی ہوئے اگر فارسیوں نے زلف عربی سے زُلف بالضم تراشا ہو تو عجب نہیں لیکن زُلف بالضم مذکور ہرگز عربی نہیں ہے۔ زلفین اس کا تثنیہ کرنا اور اسم مفعول باب تفعیل کے وزن پر مزلّف کہنا، یہ فارسی دانان متعرب کا محض تصرف و ایجاد ہے۔ مؤلف مصباح اللغات نے زلف بالفتح بمعنی نزدیکی درجہ مرتبہ لکھا ہے اور زُلفہ بالضم اوّل کو پارۂ شب کے معنی میں تحریر کیا ہے۔ صاحب عجائب اللغات نے زُلفہ (بضم اوّل و فتح دوم) تحریر کیا ہے۔

زُلف اُلجھنا ۔ بال اُلجھنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ سپہر آرا کبھی کھاتی ہے۔ کبھی زلف کی طرح اُلجھ پڑتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زُلف بکھرانا ۔ بال بکھرانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

زلف بکھرائے ہوئے تا سر دوش
چشم بدمست، نگہ آفت ہوش — مرزا آگرہ سودا

قولِ فیصل ۔ حقیقۃً یہی زلف بکھیرنا بھی بولتے تھے جواب نہیں بولتے۔

بکھیرے جو وہ زلفوں کو اپنے مکھڑے پر
تو مارے شرم کے آئی ہوئی گھٹا پھر جائے — مصحفی

زُلف بکھرنا ۔ بال بکھرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

سمٹو بکھری زلفوں کو جھٹک دو خاک دامن سے
یہ کیا صورت بنائی ہے بس اُٹھو بیٹھے مدفن سے — آرزو

زُلف بنانا ۔ بال سنوارنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

آئینہ دیکھ دیکھ کے اس نے بنائی زلف
ہو تھی نگاہ حلب سے برابر ستاریں — امیر

زُلف بننا ۔ بال سنورنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

وعدہ کرتے ہی کیا وہ آجاتے
رات بھر زلف عنبری بنتی — داغ

زُلفِ پُرپیچ ۔ گھونگھر والے بال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع زلفِ پُرپیچ میں دل ایسا گرفتار ہوا جینا دشوار ہوا — لا اسلم

زُلفِ پُرخم ۔ گھونگھر والے بال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مری آنکھوں میں پڑ جاتی ہیں دیکھ کر اس قدر حلقے
تصور رات دن رہتا ہے مجھ کو زلفِ پُرخم کا — ناسخ

زُلفِ پُرشکن ۔ گھونگھر والے بال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہو پردہ وہ نوجوان خدایا
ہو جائے وہ زلفِ پُرشکن زرد — ناسخ

زُلفِ پریشاں ۔ بکھرے ہوئے بال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ اب تو تو یہ میری ہی زلفِ پریشاں کی طرح برہم ہے۔ خوشی خیر باد کہہ کر سدھاری۔ (فسانۂ آزاد)

زُلف پریشان کرنا ۔ بال بکھرانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زلفِ سیاہ رُخ پہ پریشاں کیے ہوئے — غالب

قولِ فیصل ۔ اس کا لازم "زلف پریشان ہونا" بھی رائج ہے۔

نیند اس کی ہے، دماغ اس کا ہے، راتیں اس کی ہیں
جس کے شانے پر تری زلفیں پریشاں ہوگئیں — غالب

زُلفِ پیچاں ۔ گھونگھر والے بال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ بڑے اچھے رہو۔ لاکھوں دل زلفِ پیچاں میں لٹکتے ہیں۔ تم مزے اُڑاتے ہو وہ سر پٹکتے ہیں۔ (انشائے سرور)

زُلفِ تاب دار ۔ چمک دار بال۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جال پھیلائے ہوئے پانی پہ زلفِ تاب دار
بال کا باندھا چلا آتا ہے جس میں خود شکار — منشی لکھنوی (صحیفۃ القدم)

زُلفِ چلیپا ۔ (چلیپا بفتح اوّل و یائے معروف بمعنی صلیب) زلفِ پیچ پیچ، زلفِ پُرخم۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ ملکہ خواب ناز میں ہے ... تھوڑا بالوں کا کھلا ہوا ہے۔ زلفِ چلیپا کمر سے لپٹی

لپٹ گئی ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زلفِ دراز :- سر کے لمبے گیسو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل کو پھنسا کے بل بھی یہی دیتے کہ چھٹ نہ جائے
پرستی بچی ہے آپ نے زلفِ دراز کی — داغ

زلفِ دوتا :- خم کھائی ہوئی زلف۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

گو دستیاں ترا اُڑیں رہائی محال ہے
وہ ہری کمند ہو گئے وہ زلفِ دوتا گئی — بحر لکھنوی

زلفِ رسا :- وہ زلف جو کمر تک پہنچتی ہو، پوری زلف۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہجر میں یاد تری زلفِ رسا آتی ہے
ہم کو دوزخ میں بھی جنت کی ہوا آتی ہے — امیر

زلف سنوارنا :- گیسو سنوارنا۔ کنگھی کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ بگڑی ہوئی زلف کیسی سنواری
اِدھر آ کے لیں تمھاری بلائیں — صفی

زلف سنورنا :- کنگھی چوٹی ہونا، بالوں میں شانہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

خاک سنورے گی زلفِ مستقبل
جب کہ امروز خواب حسرت و دوش — اختر لکھنوی

قولِ فیصل :- اس کی بگڑی صورت زلف سنور جانا، رائج و فصیح ہے۔ زلف سنورنا جس صورت سے شعر میں استعمال ہوا ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زلفِ سیاہ :- سر کے کالے بال۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس
زلفِ سیاہ رُخ پہ پریشاں کیے ہوئے — غالب

قولِ فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ سر کے ایسے کالے بالوں کو جن میں ایک قسم کی چمک ہو 'زلفِ سیہ تاب' بھی کہتا ہے۔

زلفِ سیہ فام :- کالی زلف۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جی لیتی ہے وہ زلفِ سیہ فام ہمارا
بجھتا ہے چراغ آج سرِ شام ہمارا — ناسخ

زلفِ شب گوں :- رات کی طرح کالی زلف۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سچ کہا ہے آگے کالے کے نہیں جلتا چراغ
چھپ گیا وہ رُخ پہ تیرے زلفِ شب گوں دیکھ کر — ذوق

زلفِ شکن در شکن :- پیچ در پیچ زلف، خوب خم کھائی ہوئی زلف۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- زلف شکن در شکن تھی، دل ہائے عشاق کی جائے مسکن تھی۔ (طلسم ہوش رُبا)

زلفِ عنبر بار :- عنبر کی مہک دینے والی سیاہ زلف، محبوب کے بالوں سے کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- بہار النسا بیگم کی زلفِ عنبر بار سے بہشت کی لپٹیں آتی تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

زلفِ عنبریں :- معطر اور سیاہ زلف، محبوب کے بالوں سے کنایہ ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مدتوں سے بوئے زلفِ عنبریں آتی نہیں
کیا نسیمِ صبح لائی ہے مرا دم ناک میں — ناسخ

زلف کھلنا :- سر کے بال کھلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھل کے جب وہ زلفِ مشکیں پرتو افگن ہو گئی
کان کی بجلی چراغ زیرِ دامن ہو گئی — امیر

قولِ فیصل :- اس کا متعدی 'زلف کھولنا' بھی مستعمل و فصیح ہے۔

ع تم کھول دو اپنی زلفوں کو ساون کا مہینہ آجائے — لا اعلم

زلف کی صورت پریشان ہونا :- بہت پریشان ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- تمھاری کیا لگتی ہے۔ گھر میں بیٹھی سرگرداں ہوں۔ زلف کی صورت پریشان ہوں۔ (انشائے سرور)

زلفِ گرہ گیر :- خوب گھونگھر والے بال۔ فارسی، فصیح، رائج۔

گیسو چڑھا کے اس کو بگاڑا ہے یار نے
بل کر رہی ہے زلفِ گرہ گیر دوش پر — وزیر

زلف لہرانا :- بالوں کی لٹوں کا ہوا میں لہرانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

زلف اُدھر عارضِ گل رنگ پہ لہرانے لگی
وہ اِدھر انگڑائی پہ انگڑائی مجھے آنے لگی — صفی

زلفِ مسلسل :- گندھے ہوئے سر کے بال۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- دن رات بسترِ غم پہ پیچ و تاب رہا ہے۔ قضا بدنام ہو گی صدمۂ فراق نے مارا ہے۔ بحالِ تحریر زلفِ مسلسل مشک فام کے واسطے طائرِ دل پھنسانے کو دانہ و دام ہے۔ (انشائے سرور)

زلفِ مشک بار :- سیاہ اور معطر زلف۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :- انھیں معنوں میں زلفِ مشک بو و زلفِ مشک بیز بھی بولتے ہیں۔

زلفِ مشک فام :- سیاہ زلف۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستعملہ صورت: خال عنبریں و زلف مسلسل مشک فام
طائر دل پھنسانے کو دانہ و دام ہے۔
(انشائے سرور)

زُلفِ مشکیں: سیاہ زلف۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کھل گئے جب وہ زلف مشکیں پر تو اگلی ہوگی
کان کی جلی چراغ زیرِ دامن ہو گئی — امیر

زُلفوں کا اسیر: مبتلائے محبت، عاشق سے مراد ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
اس کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے — میر تقی میر
(کلیاتِ میر)

زُلفہ: زلفیں۔

قولِ فیصل: اب عام طور سے رائج نہیں۔

زُلفی: (جمع زلفیں) زنجیر، کنڈی۔ اردو، مؤنث، متروک۔

اکھڑے پچھڑے کواڑ ٹوٹی وصید
زلفی زنجیر ایک کھینچ حدید — میر

زُلفیاں: زنجیریں۔ اردو، مؤنث۔
(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زُلفین: زلف کا تثنیہ۔ فارسی، عربی داں فارسیوں کا صرف۔

گر او گفتے الا زر بہ آرد بدوش — حسن
دو لخت است زلفین میں گرد گوش — نظامی
(نور اللغات)

قولِ فیصل: اردو میں مستعمل نہیں۔

زلفیں چھوڑنا: زلفیں اس طرح بڑھا کر لٹکتی رہیں۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

زلفوں کو نہ چھوڑ دو تو بڑھا کر
نازک ہو گرے گا جھونک کھا کر — صبا

زُلفیں رکھنا: دراز کرنے کی نیت سے زلفوں کا نہ کٹوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعملہ صورت: قدیم زمانے میں شرفا خاص طور سے زلفیں رکھتے تھے۔ اب صرف فقرا تک محدود ہے۔

زُلفیں لٹکنا: زلفوں کا دراز ہو کے پشت یا سینے کی طرف آویزاں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زَلّہ: (عربی میں زَلّت بالفتح) آگے کا بچا ہوا کھانا جس کو کمینے اٹھا لیتے ہیں، پس خوردہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زَلّہ رُبا: (کنایۃً) خوشہ چیں، فائدہ اٹھانے والا، فیض حاصل کرنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فلک زلّہ ربا فیضِ امم کے
ملک دریوزہ گر خوانِ کرم کے — تحسیر
(معراج المضامین)

قولِ فیصل: اصلی معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اصلی معنی میں کسی کے آگے کا بچا ہوا کھانا کھانے والا۔ جیسے: "خاکسار .... ہیچ مدال دبستانِ نادانی کا ابجد خواں، خاکِ پائے سخن وراں نامی، زلّہ ربائے خوانِ سعدی و جامی ....
رد خلائق ستہلام کو مرتکب بناتا ہے۔"
(فسانۂ آزاد)

زَلّہ رُبائی: خوشہ چینی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زُلیخا: (بروزنِ سُوَیدا) عزیزِ مصر کی بیوی جو حضرت یوسفؑ پر عاشق ہو گئی تھیں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں — غالب

زُلیخا تو ساری پڑھ گئے یہ نہ جانا کہ وہ عورت تھی یا مرد: سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔ بات کی اصلیت معلوم کرنا لازم ہے۔
(محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل: یہ مثل "ساری" سے شروع ہوتی ہے (ساری زلیخا ... الخ) بلکہ ساری "یوسف زلیخا" پڑھ گئے اب پوچھتے ہیں کہ زلیخا مرد تھی کہ عورت۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

زُلیخا زن ہے کہ مرد: اگر کسی کے سامنے کوئی بات تفصیل سے بیان کی جائے اور پھر بھی وہ اسے نہ سمجھے تو یہ جملہ بولتے ہیں۔ "ساری داستان سن لی اور یہ نہ سمجھے کہ زلیخا عورت تھی یا مرد۔"

ہووے جسے تم میں سے مولوی جامی کا زرد
پوچھے انھوں سے کوئی زن ہو زلیخا کہ مرد — سودا

قولِ فیصل: زن کی جگہ "عورت" بھی ہے یعنی زلیخا عورت ہے کہ مرد۔ زیادہ تر کہتے ہیں زلیخا عورت تھی کہ مرد۔ فارسی میں یوں ہے: زلیخا زن بود کہ مرد۔

زُلیخا سُننا: کہانی سننا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

اب تو جو ہے وہ اس کے ہے خریداروں میں
کیا ہوئے حضرت یوسف کی زلیخا کی کوئی — انجم

زِمام: (بالکسر) مہار، نتھ، خصوصاً عنان، اسپ عموماً، باگ، نکیل۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ

طبقے کی زبان۔

اسے اے ساربان جذبات باطن کھینچ سکتے ہیں
زمام ناقۂ لیلےٰ بھی مجنوں کی رگِ دل ہے
عزیز لکھنوی

قولِ فیصل:۔ سیاہ و سفید کا اختیار اور انتظام کے معنی میں بھی استعارۃً استعمال کرتے ہیں۔

رخ دنیا کے دستِ نحس میں تھی دین کی زمام جوشؔ

زمان:۔ (ز بروزن امان) زمانہ، روزگار، وقت۔ عربی، فصیح، رائج۔

قبضہ ایام زمان کھینچتے ہیں
تصور میں تصویرِ جاں کھینچتے ہیں امیرؔ

قولِ فیصل:۔ اس کی جمع اَزمنہ ہے جو اُردو میں کم مستعمل ہے۔

زمان و زمیں:۔ پوری دنیا سے مراد ہے۔ فارسی ترکیب۔

وہی مالک الملک ہو سیاہ و دیں
ہے قبضے میں اس کے زمان و زمیں (سحر البیان)

قولِ فیصل:۔ قافیے کی مجبوری سے استعمال کیا ہو ورنہ عام طور سے زمین و زمان مستعمل و فصیح ہے۔

زمانہ:۔ بفتح (زمان میں ہ زیادہ ہے) روزگار، وقت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اب ملاقات جیسی تھی ان سے ہوتی
یاد آتا ہے زمانہ مجھے یکجائی کا تعشقؔ

زمانہ:۔ بفتح عرصہ، مدت۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

اب تو صورت بھی اس کی یاد نہیں
دل کو بچھڑے ہوئے زمانہ ہوا جلیلؔ

زمانہ:۔ بفتح رُت، موسم، فصل۔ اردو عربی لفظ فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ کھانے پینے کے حق میں جاڑے کا زمانہ بہت اچھا ہوتا ہے۔

زمانہ:۔ بفتح عہد، راج، حکومت۔ عربی لفظ مذکر، فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ کل ایک صاحب کہنے لگے کہ نواب آصف الدولہ کے زمانے میں روپے کا ایک من گیہوں بکتا تھا۔

زمانہ:۔ بفتح دور، دورہ۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

یہی موقع ہے غریبوں کی دُعا لینے کا
کشورِ حسن میں ہے آج زمانہ تیرا جلیلؔ

زمانہ:۔ بفتح دُنیا، عالم۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

شب ہجر تھی میں تڑپتا تھا پہلو
زمانہ اِدھر کا اُدھر ہو رہا تھا تعشقؔ

زمانہ:۔ بفتح خلائق، مخلوق، دُنیا کے لوگ۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

گھر یاں ہماری کاوش پہ سارا زمانہ تھا
بالی برس رہا تھا ساغر روانہ تھا امیرؔ

زمانہ اُلٹ پلٹ ہونا:۔ زمانہ زیر و زبر ہونا، دُنیا تہ و بالا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بدلے کہیں جو وہ ستمگر مزاج کو
ہو منقلب جہاں زمانہ اُلٹ پلٹ شادؔ لکھنوی

زمانہ اُلٹ جانا:۔ انقلاب عظیم ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آسان نہیں کچھ منھ پر جوان مردوں کے آنا
تلوار جو کھینچیں تو اُلٹ جائے زمانہ انیسؔ

زمانہ اَور ہونا:۔ دوسرا دور ہونا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

جب زمانہ اور تھا اب اور ہے
خسرو برطانیہ کا دور ہے تعلیؔ لکھنوی
(صحیفۃ القدم)

زمانہ اُمنڈنا:۔ مخلوق کا کسی جگہ جمع ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دروازے پہ شور رشادیانہ
اُمڈا ہوا سپہر کو زمانہ (اختر رضا، اودھ)

زمانہ ایک رنگ پر نہیں رہنا:۔ کسی کی حالت یکساں نہیں رہتی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رہتا نہیں زمانہ کبھی ایک رنگ پر
معزول جانیے جسے منصب نہ کھنچے شعورؔ

زمانہ آنکھوں سے گزر چکا ہے:۔ بہت تجربہ ہو چکا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

زمانہ آنکھوں میں سیاہ ہونا:۔ بہت زیادہ صدمہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ تمھارے سر کی قسم زمانہ آنکھوں میں سیاہ ہوا بہت حال تباہ ہوا۔ (انشائے سرور)

زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ ساز:۔ زمانہ تجھ سے موافقت نہ کرے گا تو زمانے سے موافقت کر، یعنی تم فضول کوشش نہ کرو کہ دُنیا تمھاری ہم خیال ہو جائے بلکہ تم خود اس راستے پر چلو جس پر دُنیا چل رہی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل:۔ "زمانہ سازد" کی جگہ "زمانہ بسازد" بھی بولتے سُنا ہے۔

زمانہ بدلنا:۔ انقلاب ہونا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

آسماں دوست ہو گیا تیرا
اب زمانہ بدل نہیں سکتا — داغ

زمانہ برتنا :۔ (کنایۃً) تجربہ کار ہونا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

زمانہ ہم نے دیکھا ہے زمانہ ہم نے برتا ہے
ہمیں دیتے ہیں وہ دھوکے ہمیں بالا بتاتے ہیں — داغ

زمانہ بسر ہونا :۔ وقت گزرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خاک سر پر ڈالتا ہوں عشقِ زلفِ یار میں
یوں زمانہ زندگی کا اب بسر ہونے لگا — رشک

زمانہ بھر :۔ تمام دُنیا، سارا عالم۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نگار تجھ سے دل حاصل ہوا یہ لے وفا دشمن
زمانے بھر کا ہیں دشمن زمانہ بھر مرا دشمن — اکبر

زمانہ پلٹنا :۔ انقلاب ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زمانے کو پلٹتے دیر کب لگتی ہے یہ سمجھو
پھر ویسا ہم کریں گے تم پہ جو دُنیا کا پھیرا ہو — داغ

زمانہ پھرنا :۔ لوگوں کا مخالف ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پھرے زمانہ، مقدّر پھرے، فلک پھر جائے
خدا دکھائے نہ تیر نگاہ کی گردش — جلال

قولِ فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "زمانہ پھر جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔ —

پھر جائے زمانہ نہ وہ حضرت سے پھریں گے — انیس

زمانہ پھرنا :۔ زمانے کا موافق ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نکل جائے گی سب کجی آسماں کی
کبھی تو پھرے گا زمانہ ہمارا — صبا

زمانہ تہ و بالا ہونا :۔ زمانہ زیر و زبر ہونا، دُنیا اُلٹ پلٹ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ چھپ جائے گا تو کیوں مجھے تڑپاتا ہے
آفت آ جائے گی زمانہ تہ و بالا ہو گا — صبا

زمانہ خراب ہے :۔ دُنیا کی فضا ناسازگار ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم ۲ بجے رات کو سینما سے پلٹ کے آ سکے ہو زمانہ خراب ہے ایک دن پکڑ جاؤ گے۔

زمانۂ جاہلیّت :۔ ابتدائے اسلام سے پیشتر کا وقت زمانۂ جاہلیت کہلاتا ہے۔ ان دنوں میں عرب کے لوگ دین و مذہب کچھ نہیں جانتے تھے فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

زمانہ چرے ہونا :۔ (کنایۃً) تجربہ کار ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

طوطی خط دکھا کے ہمیں کیا ڈرائیں گے
مثلِ خضر ہیں ہم بھی زمانہ چرے ہوئے — شاد لکھنوی

زمانہ چھاننا :۔ کمال جستجو کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اے دور یکتا جناب خضر نے
اک مجھے پایا زمانہ چھان کے — شاد لکھنوی

زمانۂ دیرباز :۔ عرصۂ دراز۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ معلوم ہو لیلہ مدت دراز اور گزرنے زمانۂ دیرباز کے خط تمہارا ۲۰ کا لکھا آج شاید پانچویں دستک پہ آیا۔
(انشائے سرور)

زمانہ دیکھ ڈالا ہے :۔ بہت تجربہ حاصل ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کہوں کیونکر کہ دُنیا میں تمہیں بے مثل دیکھا ہو
زمانہ دیکھ ڈالا ہے مری آنکھوں نے تم کیا ہو — داغ

زمانہ دیکھنا :۔ (متعدی)۔ (کنایۃً) تجربہ کار ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خوب یہ کارخانہ دیکھا ہے
میں نے بھی اک زمانہ دیکھا ہے — (فریبِ عشق)

زمانہ دیکھے بیٹھے ہیں :۔ بہت تجربہ ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دوست دشمن کو وہ کیا جانیں ابھی کم سن ہیں
ہم سے پوچھے کوئی بیٹھے ہیں زمانہ دیکھے — داغ

زمانہ زیر و زبر ہونا :۔ (کنایۃً) انقلابِ عظیم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دُنیا تمام ہو گی قیامت وہ ڈھائیں گے
ہو گا زمانہ زیر و زبر دو گھڑی کے بعد — تحریف

زمانہ ساز :۔ خود غرض، ظاہرداری برتنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ صاحب کے رونے پر انگریز کو بڑی ہنسی آئی مگر آدمی تھا چالاک اور زمانہ ساز، سنتے ہی لگا دو اشرفی پیٹنے۔ (فسانۂ آزاد)

زمانہ سازی :۔ خوشامد، ظاہرداری، بناوٹ، مکاری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اس حادثے پر آپ غم خواری نہ کریں، زمانہ سازی سمجھ کے زبان سے بھی خاطرداری نہ کریں۔
(انشائے سرور)

زمانۂ عدّت :۔ طلاق یا خاوند کے انتقال کے بعد شرعی مقررہ وقت تک عورت کا نکاح نہ کر سکنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زمانہ گزرنا :۔ عرصہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا قیامت تھا وہ جلوہ کہ زمانہ گزرا
وہی نگاہ سرِ راہ گزر رہے کہ جو تھا — جلیلؔ

زمانہ منحرف ہونا: دنیا کا مخالف ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پھرے جو آپ کس آفت کا سامنا نہ ہوا
حریف بخت بنا، منحرف زمانہ ہوا — جلالؔ

زمانہ موافق ہونا: اقبال سازگار ہونا، طالع کا یاور ہونا، نصیب زوروں پر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: چھوٹے قمرادی صاحب کا جب زمانہ موافق تھا تو دنیا جھک جھک کے سلام کرتی تھی اور جب زمانہ بدل گیا تو کوئی بات نہیں پوچھتا تھا۔

زمانہ نازک ہے: ایسا زمانہ آیا ہے کہ عزت و آبرو بچانا دشوار ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

میر صاحب زمانہ نازک ہے
دونوں ہاتھوں سے تھامیے دستار — میرؔ

زمانہ نظر میں اندھیر ہونا: پریشانی میں کچھ نہ سوجھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع اندھیر زمانہ ہوا آنکھوں کی نظر میں — انیسؔ

زمانہ ہوا: عرصہ ہوا، مدت ہوئی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ چونکا مرا بخت خفتہ اکبر
تھپکتا صور محشر زمانہ ہوا — اکبرؔ

قولِ فیصل: اس کی تکمیلی صورت "زمانہ ہوگیا" بھی رائج و فصیح ہے۔

ڈیوٹی کالج ہمارا قفل ابجد قوم کا
کھل نہیں سکتا کسی صورت زمانہ ہوگیا
منشی لکھنوی (صحیفۂ القدم)

زمانہ ہونا: (اسم) یا نصیب کے ساتھ، قسمت کا یاور ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: گوہر جان کا بھی کبھی زمانہ تھا۔ (اسم) اچھے اچھے نواب سری ٹیک کرتے تھے۔ (ایضاً) بڑے بڑے شہزادوں نے ہماری گود (حمیرا) پھولوں سے بھری ہے، کبھی ہمارا بھی زمانہ تھا۔ (فسانۂ آزاد)

زمانیاں: زمانے کے لوگ۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

مگر یہ جوشِ دل اور جانِ فتنہ زیاں کب تک
یہ شکوہ ہائے زمان و زمانیاں کب تک — اوجؔ

زمانے بھر کا جھوٹا: بہت جھوٹ بولنے والا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: تو میرے سامنے کڑے کی جوڑی چرا کے لے گیا اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ میں نہیں لے گیا۔ زمانے بھر کا جھوٹا۔

زمانے بھر کا دشمن: تمام دنیا کا دشمن، سب سے بڑا دشمن۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

لگا کر تجھ سے دل حاصل ہوا اے بے وفا دشمن
زمانے بھر کا میں دشمن زمانہ بھر مرا دشمن — اکبرؔ

زمانے بھر کا فقرے باز: بلا کا چرب زبان، غضب کا لسان، انتہائی لفاظ، بڑا حاضر جواب۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: واہ بھئی واللہ ہم سمجھے تھے کہ ہم ہی زمانے بھر کے فقرہ باز ہیں۔ مگر یہ ہمارے بھی چچا نکلے۔ (فسانۂ آزاد)

زمانے بھر کا نیاریا: چالاک، کائیاں، تیز۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: میں تو زمانے بھر کا نیاریا، چھٹا ہوا شہدہ، ایک ہی کائیاں ہوں، مجھ سے اُڑ کر جائیں گے کہاں۔ (فسانۂ آزاد)

زمانے بھر کی: کُل زمانے کی، ساری دنیا کی۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

بس فنا بھی کچھ کدورت دل نہ دور ہوئی
جنوں میں خاک زمانے بھر کی چھان ہوا — شاد لکھنوی

قولِ فیصل: فصحا "زمانے بھر کی" کہتے ہیں۔

زمانے سے اُٹھنا: ناپید ہو جانا، نیست و نابود ہو جانا، مر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

باقی نہ مصحفی کا رہا خاک بھی نشاں
نقشِ قدم کی طرح زمانے سے اُٹھ گیا — مصحفیؔ

زمانے سے اُٹھ جانا: ناپید ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اُٹھ گئی یوں وفا زمانے سے
کبھی گویا کسی میں تھی ہی نہیں — داغؔ

زمانے سے کھونا: نکما کر دینا، بیکار کر دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زمانے کا الٹ پھیر: زمانے کا انقلاب۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اس نے آگے بڑھ کر آوازہ کسا کہ واہ رے زمانے کے الٹ پھیر...... شریف بے چارے تو نکالے جائیں اور قوم کے بو جڑ رئیسوں کی مصاحبت پائیں۔ (فسانۂ آزاد)

زمانے کا پلٹے کھانا: زمانے کی حالت کا دگرگوں ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ایک زبان کو دوسری زبان سے ایسا بے معلوم جوڑ لگایا ہے کہ آج تک زمانے

نے کئی پلٹے کھائے ہیں۔ مگر یہ سو تو میں جنبش نہیں آئی۔ (آبِ حیات)

زمانے کا حال دیکھنا۔ زمانے کا رنگ دیکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر حال میں ضرور ہے اے رنگ شکر حق
اپنا مزاج دیکھ زمانے کا حال دیکھ — رنگ

زمانے کا رُخ دیکھنا۔ زمانے کا میلان دیکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ میں نہیں چاہتی کہ لڑکیاں پُرانی لکیر کی فقیر بنی رہیں زمانے کا رُخ دیکھ کر کام کرو۔ (نور اللغات)

زمانے کا رنگ بدلنا۔ زمانے کی حالت دگرگوں ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رنگ بدلا ہے زمانے نے عجب کیا ہے اگر
مشک ہو جائے سفید اور ہو کافور سیاہ — ناسخ

زمانے کا رنگ دیکھنا۔ تجربہ حاصل کرنا، تجربہ کار ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ رنگ زمانے کا آپ نے خوب دیکھا ہے اور یہ ابھی ناتجربہ کار ہیں۔ (افسانۂ سرور)

زمانے کا رونا۔ ہر شخص کا غم کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

حال ایسا ہے کہ روئے گا زمانہ مجھ پر
مرثیہ میری مصیبت کا کہا جائے گا — رنگ

زمانے کا زمانہ۔ کُل لوگ، سب لوگ، ساری دُنیا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک میں ہوں زمانے میں رہوں غرب مثل
تجھ کو دل دے کے زمانے کا زمانہ ہو گا — رنگ

زمانے کا فرصت دینا۔ عمر و ہات دُنیا سے نجات پانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھاؤں گا تماشا دی اگر فرصت زمانے نے
مرا ہر داغ دل اک تخم ہے سرو چراغاں کا — غالب

زمانے کا کروٹ بدلنا۔ زمانے کی حالت کا دگرگوں ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جو دشمن کے پھرے پھر بھی پھرنا چاہیے
کیا زمانہ ایک ہی کروٹ بدل کر رہ گیا — جلیل

زمانے کا کروٹ لینا۔ انقلاب آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارے ساتھ کبھی شب وہ بے کہے سوتا
کبھی زمانے نے ایسی دکوئی نہ لی کروٹ — قلق

زمانے کا لہو سفید ہونا۔ آپس میں محبت نہ رہنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ سگے چچا کے خلاف گواہی دے کر عمر قید کروا دی۔ سچ ہے زمانے کا لہو سفید ہو گیا کہ۔

زمانے کا نشیب و فراز۔ دُنیا کی اُونچ نیچ، زمانے کا تجربہ۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ کہاں تو خیل نشین تھے، کہاں اب سر بُو جھے پھرتے ہیں۔ واہ کیا زمانے کا نشیب و فراز ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زمانے کا ورق اُلٹ جانا۔ زمانہ بدل جانا۔ زمانے کا درہم برہم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ اس طرح یکایک زمانے کا ورق اُلٹ جائے گا۔ (نور اللغات)

زمانے کی آب و ہوا بدل جانا۔ انقلاب زمانہ سے مراد ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آب و ہوا زمانے کی کیسی بدل گئی
جب سے ہوا ظہور مصطفےٰ جناب کا — ناسخ

زمانے کی راہ۔ زمانے کا دستور، زمانے کا چلن۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ اختیار کر جو زمانے کی راہ ہو
صحبت سے ہو جُدا تو کہو تر تباہ ہو — شعور

زمانے کی گردش۔ انقلاب زمانہ۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نسیم اپنے ہی اعمالوں سے گردش ہو زمانے کی
رواں کشتی پہ آتا ہے نظر ہر نخل ساحل کا — نسیم

زمانے کی ہوا ایک حالت پر نہیں چلتی۔ زمانہ یکساں نہیں رہتا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آ رہی ہے ذرّے ذرّے سے یہ جاں پرور صدا
ایک حالت پر نہیں چلتی زمانے کی ہوا
صفی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

زمانے کی ہوا برخلاف ہونا۔ زمانے کا ناموافق ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر مجھ سے زمانے کی ہوا ہے برخلاف
کیا عجب بوئے حنا ڈالے جو ان میں آبلے — آتش

زمانے کی ہوا پھر جانا۔ زمانے کا ناموافق ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ توبہ کرو خدا سے ڈرو۔ جب زمانہ پھر جاتا ہے تو آدمی کو بھیک بھی مانگے نہیں ملتی ہے۔

زمانے کی ہوا دیکھنا۔ لوگوں کی طبیعت کا رجحان دیکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہنستا ہے پریشانی عاشق پہ جو ہر دم
اس گل نے زمانے کی ہوا کو نہیں دیکھا — مصحفی

زمانے کی ہوا کھانا۔ (کنایۃً) زندہ رہنا، دُنیا میں رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نقش عاشق جو اٹھائے کوئی وہ کہتے ہیں
اور کھائے یہ زمانے کی ہوا رہنے دو — شعور

زمانے کی ہوا ناموافق ہونا، زمانہ خلاف ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کچھ بتا کیوں ناموافق ہے زمانے کی ہوا
مضمحل یوماً فیوماً ہوتے جاتے ہیں قویٰ
منشی لکھنوی (صحیفۃ القوم)

زمانے والے، دُنیا کے لوگ۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

کوچۂ یار کی راہیں کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانیں غریب اگلے زمانے والے — صبا

زُمُرُّد، (بضمتین وتشدید رائے مہملہ مفتوح نیز مضموم) سبز رنگ کے ایک قیمتی پتھر کا نام، مذکر، فصیح، رائج۔

حیال ہے کہکشاں یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہے یا کلس رکھا ہے چھوٹا سا زمرد کا
محسن (مقصود آمد قوافی)

قول فیصل، یہ لفظ عربی میں بفتح رائے مہملہ ہے۔ فارسیوں نے بضم رائے مہملہ بھی استعمال کیا ہے۔ اُردو میں عوام بفتحتین وضم رائے مہملہ (زَمَرُّد) بولتے ہیں۔ مشہور ہے کہ زمرد کو دیکھ کے سانپ اندھا ہو جاتا ہے۔

سبزۂ خط سے ترا کاکل سرکش نہ دبا
یہ زمرد بھی حریف دم افعی نہ ہوا — غالب

زمرد پوش، لباس سبز سے ملبوس، ہری پوشاک پہنے ہوئے، وہ شخص جو ایسے زیورات پہنے ہوئے ہو جن میں زمرد کے نگینے جڑے ہوں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف، مہر طلوت الماس پوش، زمرد پوش مرد مخمل جنبانی کرتی ہوئی ساتھ تھیں۔ (طلسم ہوش ربا)

زُمُرُّدیں، ہرے رنگ کا، سبز۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ع تیکھے ہوئے تھے آپ طلائے زمردیں — محسن

قول فیصل، فارسیوں نے بسکون میم و تخفیف رائے مہملہ بھی کہا ہے جو اُردو میں رائج نہیں۔

کامروز نگین خاتم ماست
این خاتم زمردیں کہ بالاست — خاقانی

زُمُرُّدی، (بفتحتین ورائے مہملہ مفتوح نیز مضموم) زمرد کی طرح ہرے رنگ کا، سبز۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

اوج زمیں سے پست تھا چرخ زبرجدی
کوسوں تھا سبزہ زار سے صحرا زمردی — انیس

زُمْرَہ، آدمیوں کی جماعت، گروہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف، یہ بھی تو باغیوں کے زمرے میں ہو چکے۔ (نور اللغات)

زمرے سے خارج، کسی گروہ سے الگ۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف، ہاں واقعی یہی حال ہے کہ کم سن عورت کفایت شعار ہوئی اور تو جوانوں کے زمرے سے خارج۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل، زیادہ تر "ہونا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ سلبی معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے "واسطے خدا کے وہاں وحشت کی نہ لینا، ورنہ کی کرائی محنت سب خاک میں مل جائے گی۔ ذرا آدمیت کے زمرے سے خارج نہ ہو جایئے گا"۔ (فسانۂ آزاد)

زمرے میں شامل، کسی گروہ میں شریک۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف، امیدواروں کے زمرے میں شامل اور پنشنوں کی ٹکڑی میں داخل۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل، زمرے میں شمار ہونا یعنی کسی گروہ میں گنا جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

زَمْزَم، بیت اللہ کے کنوئیں کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دُعا کرتا ہے یہ کعبے میں زمزم
[illegible] یہ طوفاں ہو کہیں کم — امیر

زمزم، زمزم کے پانی کو بھی زمزم کہتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع سلام لکھتا ہوں میں حرم جس قلم سے زمزم ٹپک رہا ہے — مونس

زَمْزَمَہ، (بفتح ہر دو زائے معجمہ) سرود، نغمہ، خوش آوازی کے ساتھ گانا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نوائے چند سے ہیں گوش آشنا جس کے
خوشی آئے گا نہ انھیں زمزمہ عنادل کا — ذوق

قول فیصل، یہ لفظ عربی میں زمزمۃ ہے۔ عربی میں اس کے معنی ہیں دور سے گنگناہٹ سنائی دینا۔ فارسی والوں نے مطلق نغمہ و سرود کے معنی میں تائے مدور کو "ہ" سے بدل کے "زمزمہ" استعمال کیا ہے۔

زمزمہ پرداز، (ترکیب فعل) وہ جو گا رہا ہو، گانے میں مشغول۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف، عنادل بہ سوز زمزمہ پرداز ہر روش گلستان سعدی شیراز۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل، زمزمہ پرداز اسم فاعل ہے۔ اس میں لفظ "پرداز" مشتق ہے پرداختن یا پردازیدن

مصدر سے جس کے معنی ہیں مشغول ہونا۔ اس کا صرف 'ہونا' کے ساتھ (زمزمہ پرداز ہونا) جیسے: "عنادل زمزمہ پرداز ہیں" اوپر لکھے ہوئے کل صرف ہیں بھی 'ہونا' ہے جو محذوف ہے۔

زمزمہ پردازی:۔ گانے میں مشغولیت، گانے کا فعل۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

باغ میں سُن کے مری زمزمہ پردازی کو
آشیاں کھو گئے مرغانِ خوش الحان خالی　　ناسخ

ع وہ ان کی زمزمہ پردازیاں وہ چہکاریں　　اوج

زمزمہ پیرا:۔ (تابع فعل) نغمے کو زینت دینے والا، راگ کو سنوارنے والا، گانا گانے والا۔ فارسی ترکیب، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

ع مجھ سے کہا ہو زمزمہ پیرا تو بھی تو بول اے عمل تیرا
　　ذوقؔ

قولِ فیصل:۔ زمزمہ پیرا میں لفظ 'پیرا' مشتق ہے پیراستن مصدر سے جس کے معنی ہیں سنوارنا۔ زمزمہ پیرا میں تعریف کا پہلو ہے۔ 'ہونا' کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ جیسے: "جانور ہر ایک زمزمہ پیرا تھا۔"　(طلسم ہوش رُبا)

زمزمہ پیرائی:۔ نغمے کو آراستہ کرنے یعنی گانا گانے کی صورت و کیفیت، گانے کا فعل۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ سحر وہ کیفیت افزائی مرغانِ باغ
ہر شجر پر زمزمہ پیرائی مرغانِ باغ　　اعلم

زمزمہ خواں:۔ (تابع فعل) گانے والا، غزل وغیرہ کو ترنم سے پڑھنے والا۔ فارسی ترکیب، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس ترکیب میں لفظ 'خواں' مشتق ہے خواندن مصدر سے جس کے معنی ہیں پڑھنا۔

زمزمہ خوانی:۔ ترنم میں پڑھنا، گانے کا فعل۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا چھیڑ بھلا زمزمہ خوانی میری
کیوں کوئی سُنے دل سے کہانی میری　　شوقِ عرب

زمزمہ ریز:۔ ('ریز' بروزن تیز) راگ گانے والا۔ فارسی ترکیب، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ یہ تابع فعل ہے۔ اس ترکیب میں 'ریز' مشتق ہے ریختن یا ریزیدن سے جس کے معنی ہیں گرانا، بہانا۔

زمزمہ ریزی:۔ (ریزی بروزن تیزی)۔ زمزمہ ریز سے منسوب، راگ گانے کی صورت و کیفیت، راگ گانے کا فعل۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زمزمہ ساز:۔ گانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زمزمہ سازی:۔ راگ الاپنا، گانا گانا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تارِ طنبور بنی آج رگِ سنگ صفا
بے زباں زمزمہ سازی کرے مثلِ زمزم　　ذوقؔ

زمزمہ سَرا:۔ ('سرا' بروزن ندا) راگ گاتا، نغمہ چھیڑے ہوئے۔ فارسی ترکیب، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ طائرانِ خوش الحان زمزمہ سرا، گلشن گلہائے رنگا رنگ سے پھولا پھلا۔　(طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ یہ تابع فعل ہے۔ اس میں 'سرا' لفظ سرائیدن یعنی گانا سے مشتق ہے۔

زمزمہ سَرائی:۔ راگ گانے کی صورت و کیفیت، گانے کا فعل۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

زمزمہ سنج:۔ ('سنج' بروزن رنج) وہ جو نغمے کو اس کے صحیح انداز میں گائے۔ فارسی ترکیب، اسم فاعل، فصیح، رائج۔

عجب نہیں جو اسی وقت ہوئے زمزمہ سنج
شبیہِ مرغِ چمن گر کشند بر دیوار
　(طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ یہ اسم تابع فعل ہے۔ اس میں 'سنج' کا لفظ سنجیدن یعنی تولنا سے مشتق ہے۔

زمزمہ سنجی:۔ زمزمہ سنج سے منسوب، راگ کو صحیح طور سے گانے کا فعل۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

جو مدح کا فقرہ ہے وہ ہے رشکِ دو گُل
یہ زمزمہ سنجی ہے بہ از نغمۂ بلبل　　دبیر

زمزمہ سنجی پر ہونا:۔ نغمہ سرائی میں محو ہونا، خوشی سے چہچہانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جوش ہے زمزمہ سنجی پہ ہیں مرغانِ بہار
کیا تعجب ہے جو گویا ہو زبانِ سوسن
　(فسانۂ آزاد)

زُمزُمی:۔ (بروزن احمدی) وہ شخص جو حاجیوں کو آبِ زمزم دیتا ہے۔ مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

زمزمی:۔ آبِ زمزم بھرنے کا ظرف، صُراحی۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

سرکار زمزمی کا کوئی پیمانہ چاہیے
کعبے کو کیا کروں مجھے بُت خانہ چاہیے　　ناسخ

قولِ فیصل:۔ 'بھرنا' کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بھر کر جوم کے گوشے میں رکھی تھی زمزمی
پی لی چُرا کے زاہد شب زندہ دار نے ریاضؔ

زمزمے کا لچھا: ۔ پیچ دار آواز جو گوئیے نغمے میں نکالتے ہیں۔ اُردو صرف موسیقی کی اصطلاح۔

وہ گھنگھرو کی جھنک زمزمے کا وہ لچھا
اڑاتے ہیں شب در میں کنز کرکے کرن نیّرؔ

زمستان: ۔ (بفتح اول وکسر دوم) موسم سرما، جاڑے کا موسم۔ فارسی، مذکّر، کلیم یا حسب جگنے کی زبان۔

شعلہ زن ہو تو بھلا طوفاں بھی
کانپتا تھا یہاں زمستاں بھی داغؔ

قول فیصل: ۔ زم، سرد کا ستاں کثرت اور ظرفیت کے معنی دیتا ہے۔

زمن: ۔ (بفتحتین) روزگار، وقت۔ عربی، فصیح، رائج۔

وہاں بھی نورج عدو میں یہ گفتگو یہ سخن
یہاں سوار ہوا چاہتے تھے شاہِ زمن عشقؔ

قول فیصل: ۔ اُردو میں تنہا نہیں بولتے ترکیب ہی کے ساتھ مستعمل ہے۔ جیسے شاہ زمن۔ عربی ہیں اس کی جمع ازمان و ازمن ہے۔

زمہریر: ۔ (بفتح اول وسکون دوم وفتح سوم ویائے معروف) کرۂ ہوا کا وہ طبقہ جو نہایت سرد ہے۔ عربی، مذکّر، فصیح، رائج۔

جتنا عالم تھا کا شمیر ہوا
بلکہ کہیے کہ زمہریر ہوا سوداؔ

قول فیصل: ۔ یہ لفظ "زم" (سرمائے سخت) اور "ہریر" (گرنے والا) سے مرکب ہے۔

زمی: ۔ زمین کا مخفف۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ایسی کثرت کبھی دیکھی دشتی پھولوں کی
آسماں بن گیا پھولوں کا زمی پھولوں کی رشیدؔ

قول فیصل: ۔ پیارے صاحب رشید نے جب مندرجہ بالا بیت پڑھی تو اعتراض ہوا کہ "زمی" بغیر نون انھوں نے غلط کہا ہے۔ مگر پیارے صاحب رشید نے مختلف لغات سے اس کے صحیح ہونے کے اسناد پیش کرکے معترضین کی زبان بند کردی۔ چنانچہ مرزا اوج نے بھی کہا ہے ؎

بیاں اگر ہو شفر ذرّہ ہو اور آسماں زمی
اسلام کے جریدے میں پڑ جائے برہمی اوج لکھنوی

یہ ضرور ہے کہ یہ لفظ صرف شعراء استعمال کرتے ہیں اور وہ بھی ضرورت قافیہ سے مجبور ہو کے۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔

زمیں بوس: ۔ دنیا کا خاکی کرہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آسماں مر کے تو راحت ہو کہیں تھوڑی سی
پاؤں پھیلانے کو ہاتھ آئے زمیں تھوڑی سی آتشؔ

قول فیصل: ۔ یہ لفظ "زم" (سردی) اور "ین" نسبتی سے مرکب ہے۔

زمین: ۔ غزل یا قصیدے وغیرہ کی ردیف، قافیہ اور وزن کو مجموعی طور سے کہتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثال صرف: ۔ رات کے وقت مے پیے ساتھ رقیب کو لیے
آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ کرے خدا کہ یوں

اس شعر کی بندش میں تعقید ہے مگر یہ زمین ہی ایسی ہے۔ (شرح دیوان غالب، نظم طباطبائی)

قول فیصل: ۔ مؤلف نور اللغات نے ذیل کا شعر مثال میں پیش کیا ہے ؎

گلشن کسی نے مول لیا ہے کسی نے گھر
ہم نے زمین شعر جہاں میں خرید لی امیرؔ

حالانکہ معنوی حیثیت سے زمین شعر اور غزل کی زمین میں کوئی مناسبت نہیں صرف رعایت لفظی ملحوظ رکھی گئی ہے۔

زمین: ۔ خاک، مٹی، دھول۔ اُردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زمین: ۔ ہر عطر کا مادہ جیسے صندل کی زمین۔ اُردو، عطر کھینچنے والوں کی اصطلاح قریب بہ متروک۔

صحن گلزار ہے پھولوں سے معطر ایسا
سر سے عطر میں ڈوبی ہو زمیں صندل کی سحرؔ

قول فیصل: ۔ عام طور سے "مادا" بولتے ہیں۔

زمین: ۔ کاغذ یا کپڑے کا اصل سطح۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثال صرف: ۔ اس چھینٹ کی زمین سُرخ ہے اور سفید بوٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ (نور اللغات)

زمین: ۔ زمین کا ٹکڑا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اے جاںؔ آسمان پہ جنری کا ہو دماغ
خالق حسین آباد میں گر نے زمیں مجھے جانؔ صاحب

زمین اُٹھانا: ۔ کاشت کے لیے آراضی دینا۔ آراضی کا لگان پر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ گراں بار ملامت ہوں جہاں بیٹھ گیا
وہ زمیں شور کسانوں سے اُٹھائی نہ گئی شادؔ

زمین اُٹھنا: ۔ اراضی کا ٹھیکے یا کرایہ پر دیا جانا۔ زمین کا جُتا یا جُوتا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آسماں سے کسے اُمید ہے سر سبزی کی
ہوں وہ افتادہ زمیں جو نہ اُٹھی دہقاں سے — تعشق

زمین اَدَب چُومنا ۔ سجدۂ تعظیمی کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

سبھوں نے عرض کیا چوم کے زمین ادب
کرمیں ہم سے مجتے اونٹوں میں ذرا سے سب — عشق

قولِ فیصل: ”کو“ کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔ اور چومنا کی جگہ بوسہ دینا بھی کہتے ہیں۔ جیسے: ”انھوں نے آ کر مجرا گاہ پر سے شہنشاہ ..... کو مجرا کیا اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیا۔“ (طلسم ہوش ربا)

زمین اُفتادہ ۔ پڑتی، وہ زمین جس پر کاشت نہ ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: اسی کو ”اُفتادہ زمین“ بھی کہتے ہیں۔

اُفتادہ رہنے دی تھی نہ میں نے دل کی ارض لیے
امید تھی کہ آپ یہاں گھر بنائیں گے — تعشق

زمین آسمان ایک کرنا ۔ (کنایۃً) چھان مارنا، کمال کوشش کرنا، کسی چیز کی تلاش میں بہت سعی و کوشش کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

میں کیا ہوں طائر سدرہ کو پھانس لائے گا
کرے گا ایک زمین اور آسمان صیاد — تنویر بگرامی

زمین آسمان پر ٹھکانا لگنا (یا) نہ ہونا ۔ (بات کی نسبت) بے تکی بات کہنا۔ اُردو مصرف، دہلی کی زبان۔

نگاہ کے باتوں میں ان کو لائیں جو حرف مطلب کچھ زباں پر
تو ایسی کہہ دیں ٹھکانا جس کا نہ لگے زمیں پر نہ آسماں پر — ذوق دہلوی

زمین آسمان جھکانا ۔ زیر و زبر پھرانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زمین آسمان جھکانا ۔ ۲۔ (کنایۃً) دیوانہ بنانا۔

(فقرہ) حسینوں کا جھول جھول کر گانا، پینگوں کا گھٹانا بڑھانا عاشقوں کو زمین آسمان جھکاتا تھا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زمین آسمان چھاننا ۔ بے انتہا تلاش کرنا، بے حد جستجو کرنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

تم سا ذرہ پرور ہے نہ تم سا مہر پرور ہے
بہت چھانے ہیں ہم نے بھی زمین و آسماں برسوں — قدر

زمین آسمان کا فرق ۔ بڑا فرق، نمایاں فرق۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

موتی کو اس کے چہرے کی کیا پہنچے آفتاب
ہے اس میں اُس میں فرق زمین و آسمان کا — میر

قولِ فیصل: واؤ عاطفہ کے ساتھ ”زمین و آسمان کا فرق“ بھی کہتے ہیں۔ ”ہونا“ کے ساتھ مصرف ہے۔

لطف پریوں کا جدا لطف اور ہے اس حور میں
ہے زمین و آسماں کا فرق نار و نور میں — امیر

”اور“ کے اضافے کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ جیسے: ”یوروپین اور اہل ہند کے طرز معاشرت میں زمین اور آسمان کا فرق پایا۔“ (فسانۂ آزاد)

زمین آسمان کے قلابے ملانا ۔ بہت مبالغے سے کام لینا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: زمین اور آسمان کے درمیان واؤ عاطفہ داخل کر کے بھی بولتے ہیں جیسے: ”علم ہیئت کا سوال کیجیے تو زمین و آسمان کے قلابے ملاؤں لامکان کی خبر لاؤں۔“ (فسانۂ آزاد)

نظم کی مجبوری سے ”آسمان و زمین کے قلابے ملانا“ بھی استعمال کیا ہے۔

قلابے آسمان و زمین کے ملانا تو
اس مہر وش کے لیے کی ناحق بنا اصلاح — ذوق

زمین آسمان ملانا ۔ کمال مبالغہ کرنا، محال کام کرنا۔ اُردو مصرف، دہلی کی زبان۔

نشیب و فراز ان کو سمجھائے کیا کیا
ملائے زمین آسماں کیسے کیسے — داغ

زمین آسمان میں پتا نہیں ۔ کہیں پتا نہیں۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

راحت کو ڈھونڈھتا ہے عبث تو جہان میں
اس کا زمیں میں ہے نہ پتا آسمان میں — امیر

قولِ فیصل: اس مصرف میں لفظ ”پتا“ کی جگہ اب زیادہ تر ”وجود“ کہتے ہیں۔ مثلاً

ع اس کا نہیں وجود زمین آسمان میں

یہ صورت فصیح و رائج ہے۔

زمین بلند ہونا ۔ غزل کی بحر کا سخت ہونا، دشوار ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زمین بنانا ۔ زمین کو گوڑ کے صاف کر کے زراعت کے قابل بنانا۔ اُردو مصرف، کاشت کاروں کی اصطلاح۔

مستعملہ مصرف: ”یہ تو خیال فرمائیے کہ غریب کاشت کار نے کس جفاکشی اور محنت سے زمین بنائی ہے اور آپ اس پر قبضہ کر رہے ہیں۔ معاف فرمائیے گا یہ تو ظلم ہوا۔“

زمیں بوس ۔ (کنایۃً) حاضر ہو کر آداب بجا لانا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اس کے ایک معنی ہیں وہ شخص جو زمین کو چومے یا تعظیماً بہت زیادہ جھک جائے۔

اُردو میں اِنہی معنی میں رائج و فصیح ہے۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقتِ نماز
ہو گئے حمد بستہ زمیں بوس ہوئی قوم حجاز — اقبال

زمین بیٹھنا: (لازم) زمین کا دھنس جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: کنوئیں کے چاروں طرف کی زمین بیٹھ گئی ہے مٹی بھروا دو ورنہ کنوئیں کو نقصان پہونچ جائے گا۔

زمین پامال ہونا: جس ردیف بحر اور قافیے میں کثرت سے غزلیں ہو گئی ہیں تو کہتے ہیں کہ زمین پامال ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زمین پاؤں تلے سے نکل گئی: خوف اور دہشت کے سبب قیام کرنا دشوار ہو گیا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل: اب 'تلے' کی جگہ 'نیچے' بولتے ہیں۔ (زمین پاؤں کے نیچے سے نکل گئی) اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کوئی ایسی افسوس ناک بات یکایک سنتے یا دیکھتے ہیں جس کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔

زمین پاؤں سے لگ رہی ہے: زیادہ آنے جانے کی وجہ سے راستے کی مسافت کم معلوم ہو رہی ہے۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

لگ رہی تھی اپنے پاؤں سے زمیں جس در کی آہ
سر پہ سائے کو نہیں پاتے ہیں اب اس در کے ہم — جرأت

قولِ فیصل: لکھنؤ میں ایسے محل پر کہتے ہیں کہ رستہ پاؤں (پیروں) تلے دب گیا ہے۔ جیسے: شروع شروع میں سنڈیا پاؤں پیدل جاتے ہوئے کھلتا تھا مگر جب سے رستہ پیروں تلے دب گیا ہے کچھ بھی نہیں معلوم ہوتا۔

زمین پاؤں کے نیچے سے نکل گئی: جب کوئی ایسی افسوس ناک یا انتہائی تعجب خیز بات سننے یا دیکھنے میں آتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ ہو تو کہتے ہیں۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: آج ایک بہت بڑے خاندان کا لڑکا نشے کی حالت میں سڑک پر لڑکھڑاتا ہوا جا رہا تھا، دیکھ کے میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔

زمین پاؤں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے: انتہائی پریشانی ظاہر کرنے کے محل پر کہتے ہیں۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: تیرہ مہینے سے صفائی ہے۔ تنخواہ کی صورت نظر نہیں آتی ہے، زمین پاؤں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل: راستے کی دشواری اور خستگی ظاہر کرنے کے محل پر بھی استعمال کیا ہے۔

زمین بھی نکلی جاتی ہے مرے پاؤں کے نیچے سے
مجھے مشکل ہوا ہے ساتھ دینا اپنی منزل کا — ذاکر

زمین پاؤں کے نیچے نہیں تھمتی یا نہیں ٹھہرتی: بُرا وقت ہے، بُرا زمانہ ہے، کوئی ساتھی نہیں۔ اُردو محاورہ، متروک۔

(تھمتی) یہ سوچ کے کچھ فکر بھی نہیں
زمیں پاؤں کے نیچے تھمتی نہیں — محسن

(ٹھہرتی) معاذ اللہ جس دم وہ پری رو حشر ڈھائے گا
زمیں اس وقت ٹھہرے گی نہ دم بھر پاؤں کے نیچے — مشتری

زمین پر اُلّو کرنا: بہت آہستہ آہستہ قدم رکھنا۔ مذاق سے کہتے ہیں۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

یوں قدم پھونک پھونک دھرتے ہو
جیسے الّو زمیں پر کرتے ہو — شوقی

قولِ فیصل: لنگڑا کے چلنے والے کی نسبت بھی مذاق سے کہتے ہیں۔

زمین پر پانی پھر جانا: زمین کا خراب ہو جانا، زمین کا ڈوب جانا۔ اُردو صرف، متروک۔

کبھی جو آنکھ سے چلتے ہیں آنسو
تو پھر جاتا ہے پانی سب زمیں پر — تمیز

زمین پر پاؤں رکھ کے نہ چلنا: (کنایۃً) غرور کرنا، اترانا۔ اُردو صرف۔

اب پاؤں رکھ کے وہ نہیں چلتے زمین پر
اک اک کرشمے کے ساتھ ہیں دو دو چھپے ہوئے — آتش

قولِ فیصل: اصل محاورہ ہے زمین پر پاؤں نہ رکھنا۔ زمین پر پاؤں رکھ کے نہ چلنا شاعرانہ تصرف ہے۔

زمین پر پاؤں نہ رکھنا: اترانا، غرور کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: جب سے باپ مرے ہیں لاکھوں کی دولت ہاتھ آئی ہے، صاحبزادے مارے غرور کے زمین پر پاؤں نہیں رکھتے۔

زمین پر پٹکنا: غصے میں زور سے کوئی چیز زمین پر رکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: وہ بُتِ فتنہ سراپا ناز نخرے سے کہیں زمین پر پٹک کر ایک تواڑی کی پنگوڑی پر سو رہی۔

(فسانۂ آزاد)

زمین پر ڈھیر ہو جانا: زمین پر گر پڑنا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام محاورہ "ڈھیر ہو جانا" ہے۔ "زمین پر" کا ٹکڑا اس کا کوئی خاص جزو نہیں۔

زمین پر قدم نہ رکھنا:۔ زمین پر پاؤں نہ رکھنا، غرور کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر:۔ جن لوگوں کو کچھ آتا جاتا نہیں وہ اکڑ فوں بن کر چلتے ہیں۔ زمین پر قدم ہی نہیں رکھتے۔ (فسانۂ آزاد)

زمین پر ہاتھ نہیں ٹکے:۔ ابھی کچھ طاقت باقی ہے۔ (لغت دہلی)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زمین پست ہونا:۔ غزل میں قافیہ ردیف بحر کا مبتذل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پست ہو کیسی زمیں عالی طبیعت چاہیے
شاعر اچھا ہو نکل ہی آتے ہیں اشعار خوب سحر

زمین پکڑنا:۔ جم کے بیٹھنا، مستقل طور سے کوئی جگہ اختیار کر لینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

زمیں پکڑ ہی لی آخر سر گور نہ چھوڑی جیب مجنوں نے
فغاں داغ جگر رو دیا صحرا کے دامن پر آتش

زمین پولی ہونا:۔ زمین نرم ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اپنے کوچے میں رکھو سنبھل کے قدم
میرے اشکوں سے ہے زمیں پولی داغ

زمین پھٹ جائے اور میں سما جاؤں:۔ ناگہانی موت آ جائے، شرمندگی اور جی سے بیزار ہونے کے محل پر۔ اردو جملہ، عورتوں کی زبان۔

دیکھے ہے منہ ترا تو یہ کہتا ہے رشک سے
یارب زمیں پھٹے تو سما جائے آفتاب سودا

قولِ فیصل:۔ شعر میں "پھٹ جائے" کی جگہ "پھٹے" کہا گیا ہے، جو نظم کی مجبوری کی وجہ سے استعمال ہوا ہے۔ اصل "پھٹ جائے" ہے۔ یہ جملہ یوں بھی زبانوں پر آتا ہے "زمین پھٹ جائے تو میں دھنس جاؤں" جیسے: "سنتے ہیں شاہ صاحب آپ کے پاس میں جھوٹی، کیا میری بڑی کرکری ہوئی۔ زمین پھٹ جائے تو میں دھنس جاؤں۔" (فسانۂ آزاد)

آزاد نے اس میں تصرف کیا ہے

حضور روئے منور جل ہوا ایسا
زمیں پھٹے تو یقیں ہے ابھی سمائے چراغ آزاد

تصرف یہ ہے کہ کہنے والا اپنے لیے نہیں دوسرے کے لیے کہہ رہا ہے حالانکہ یہ اپنے لیے بطور بد دعا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کی دوسری مثال سے بخوبی واضح ہے۔

زمین پھٹنا:۔ زمین کا شگافتہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال نثر:۔ سنا ہے کہ جب بہار میں زلزلہ آیا ہے تو سینکڑوں مقامات پر زمینیں پھٹ گئی تھیں اور گندھک کا مادہ نکلنے لگا تھا۔

زمین شگافید و پیدا شد سر خر:۔ زمین پھٹی اور اس میں سے گدھے کا سر نکل آیا۔ یہ جملہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی ایسا آدمی یکایک آ جاتا ہے جس سے ہم سے دل لگی ہوتی ہے۔ فارسی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زمین تلے اوپر ہو جانا:۔ بالائے کے ساتھ ایسے محل پر بولتی ہیں جہاں عظیم ہنگامہ اور شور و غل برپا ہو۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ لفظ "تلے" کے بعد لفظ "کی" کا اضافہ کر کے بھی استعمال کیا ہے۔ یعنی اس طرح "زمین تلے کی اوپر ہونا"۔

لب بام کثرت جو یکسر ہوئی
تلے کی زمیں ساری اوپر ہوئی (بہشت گلزار)

زمین ٹل جائے اور یہ نہ ٹلے:۔ ۱۔ (کنایۃً) ایسی مصیبت کے وقت کہتے ہیں جو کسی طرح نہ رکے۔ ۲۔ اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنی جگہ سے جنبش نہ کرے۔ ۳۔ اس حکم کی نسبت کہتے ہیں جس کی تعمیل لازمی ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زمین ٹل نہ ٹلے مرزا صاحب:۔ اپنی بات پر اڑ جانے والے کی نسبت مزاحیہ انداز میں کہتے ہیں۔ اردو، عوام کی زبان۔

زمین ٹھنڈی ہونا:۔ ردیف اور قافیے کا چست نہ ہونا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

مثال نثر:۔ پھر فرمایا ہم بھی غزل لکھ دیں بھلا یاد تو رہے یوں نشست دیتے ہیں۔ زمین ٹھنڈی ہے تو ہو، کلام بے اصول تو نہ ہو۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

زمین جھکانا:۔ آوارہ پھرانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

گر تم نے زمیں جھکائی
چھوڑا مجھے خاک میں ملا کر صبا

زمین چڑھا (ہوا) گھوڑا:۔ گھوڑا جو چلنے میں مشاق ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع گھوڑے زمیں چڑھے ہوئے کوتل جلو میں تھے تعشق

یوں اسپ بوق و لیس جانو چڑھے
نکلوا کے سب اتر گئے گھوڑے زمیں چڑھے انیس

زمین چڑھنا:۔ گھوڑے کا مسافت طے کرنے کا مشق کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ع لے چرخ ابھی زمین گھوڑے چڑھے نہیں جلال

قولِ فیصل:۔ اس کی نکسالی صورت "زمین چڑھ جانا" بھی رائج ہے۔ "گھوڑے" کی جگہ لفظ "توسن" بھی استعمال کیا ہے۔

چڑھ گیا جبکہ زمیں توسنِ وحشت اپنا
رہ گئے افلاک پہ ہم خاک بیاباں چڑھا — ذوقؔ

گھوڑے کو مسافت طے کرنے کی مشق یوں کرائی جاتی تھی کہ مثلاً پہلے روز ایک کوس لے گئے دوسرے دن دو کوس اور تیسرے دن تین کوس۔ اسی طرح تدریجی طور سے اس کی مشق بڑھائی جاتی تھی اور دور دور کی مسافت طے کرنا سکھاتے تھے۔

زمینِ خالصہ: بادشاہی زمین۔ فارسی ترکیب، اُردو صرف۔ (اعظم اللغات)

قولِ فیصل:۔ دکن کی زبان ہے۔

زمین دابنا: دوسرے کی زمین پر قبضہ کرلینا۔ اردو محاورہ۔

دھوکا ہے یہاں زمین دابی
آبادی میں آتی ہے خرابی — (گلزارِ نسیم)

قولِ فیصل:۔ اب "زمین دبا لینا" بولتے ہیں۔

زمیں دار: بڑ (بنونِ غنّہ) حاکم، سردار۔ فارسی، مذکّر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زمیں دار: بڑ (نونِ غنّہ) مالکِ اراضی۔ فارسی، مذکّر، فصیح، رائج۔

ع جن کی یہ زمیں ہو وہ زمیں دار کہاں ہیں — تعشقؔ

زمیں دارا: بڑ دیہات۔ بڑ حق زمینداری۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

زمیں دار کو کسان بچے کو مسان: دونوں نقصان پہونچاتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے رائج نہیں۔

زمیں دارنی:۔ (نونِ غنّہ) زمیں دار کی عورت۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے رائج نہیں ہے۔

زمیں داری:۔ (نونِ غنّہ) جاگیرداری، پٹّی داری۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ جب سے زمیں داری کا خاتمہ ہوا کاشتکار بڑی مصیبت میں پڑ گئے۔

زمینداری ڈوب کی جڑ ہے:۔ زمینداری بہت پائدار ہوتی ہے۔ اُردو مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

زمین دکھانا (یا) دِکھلانا: بڑ (متعدی) پٹکنا، گرا دینا، دے مارنا۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

کیا عجب مجھ کو جو اسپِ عمر دکھلائے زمیں
یہ بہت منہ زور ہے میں شہسواروں میں نہیں — اسیرؔ

زمین دکھانا (یا) دِکھلانا: بڑ نیچا دکھانا، پچھاڑنا، چت کرنا۔ اُردو محاورہ، پہلوانوں کی اصطلاح۔

زمیں دوز:۔ بڑ (دوز بروزنِ سوز) ایک قسم کا خیمہ۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زمیں دوز:۔ بڑ محکم، مضبوط۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو سے اس کا تعلق نہیں۔

زمیں دوز:۔ بڑ زمین میں دھنسا ہوا، زمین میں چھپا ہوا۔ فارسی ترکیب، اُردو صفت، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ ایک شب کو ایک پرانے دھرانے برگد کے پیڑ کے تلے، جس کی ٹہنیاں آسمان پہ ٹھٹکی لگاتی تھیں اور جس کی زمیں دوز جڑیں پاتال کی خبر لاتی تھیں، پہونچے۔ (فسانۂ آزاد)

زمیں دوز:۔ بڑ زمین پر رکھا ہوا، زمین سے لگا ہوا، زمین سے چپکا ہوا۔ فارسی ترکیب، اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثالِ صرف:۔ حضرت خوجی کھاروے کی ایک لنگی باندھے ہوئے کھٹیا پیپل کے درخت کے سایے میں بچھائے اونگھ رہے ہیں .... سر زمیں دوز ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زمیں دوز ہوکے سلام کرنا:۔ بہت جھک کے سلام کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثالِ صرف:۔ خوجی: (زمیں دوز ہوکر سلام کیا) کیوں کتنی تعریف کی ہے نام کی نہ ہوگے اور خوجی کہتے تو نظروں سے گر جاتے۔ (فسانۂ آزاد)

زمین دھنس جائے اور میں زمین کے اندر چلا جاؤں:۔ بہت زیادہ صدمے یا حد سے زیادہ پشیمانی کے محل پر یہ کلمہ استعمال ہوتا ہے۔

مثالِ صرف:۔ سوار نے کہا۔ ایلیٹن! میرا جی چاہتا ہے کہ اس وقت زمین دھنس جائے اور میں زمین کے اندر چلا جاؤں۔ اُف تم دونوں کے رونے سے اس وقت کلیجا پاش پاش ہوگیا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے اس جملے کو یوں بولتے ہیں: "زمین پھٹ جائے اور میں سما جاؤں"۔

زمین دیکھنا: بڑ استغراق کرنا، تکے کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کو بہ الشکل ہیئت آں کہ ایسی نہیں دیکھی
کہ صورت آسماں کی دیکھ کر میں نے زمیں دیکھی — میرؔ

زمین دیکھنا۔ ۱۔ نیچا دیکھنا، شرمندگی اٹھانا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

اسیر ایسی ہے کچھ اس البیلی ایام میں شوخی
زمیں دیکھیں گے وہ دعوی ہے جن کو شہسواری کا اسیر

زمین دیکھنا۔ ۲۔ (کنایۃً) زمین میں دفن ہونا۔

بیمار غم جو اس کا کھا کر زمیں دیکھے
خوش خوش وہ مقبروں کی جا کر زمین دیکھے ذوق

(قرار اللغات)

قول فیصل۔ زمین دیکھنا کا مفہوم ہے قبر کی جگہ تجویز کرنا۔ زمین میں دفن ہونا شعر میں "مقبروں کی جا کر زمین دیکھے" کہا گیا ہے۔ کیا ایک آدمی کئی مقبروں میں دفن ہو سکتا ہے۔ یہ صرف لکھنؤ میں قلیل الاستعمال ہے۔

زمین دیکھنا۔ ۳۔ کسی مقام کی زمین کا نظارہ کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ یہ محاورہ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

زمین سخت ہے آسماں دور ہے۔ فقرہ بے بسی کے محل پر یا اس وقت کہتے ہیں جب کوئی جائے پناہ نہ ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں نجات کا کاوش کے جو مر جاؤں
زمین سخت ہے دور آسماں کدھر جاؤں عشق

قول فیصل۔ ضرورت شعری کے ماتحت یوں بھی کہا ہے "آسماں دور زمیں سخت":

آسماں دور زمیں سخت کدھر جاؤں میں
بی بیو ابل کے کچھ کھا کے مر جاؤں میں دبیر

زمین سر پر اٹھا لینا۔ بہت شور و غل کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

شور پیدا جو کیا کرتی ہے نالے بلبل
کیوں زمیں باغ کی سر پر نہ اٹھائے بلبل اسیر

زمین سست۔ غزل وغیرہ کی وہ زمین جو شگفتہ نہ ہو۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہے زمین سست میں برباد کاوش لے امیر
جیسے ریگستاں میں چاہ اکثر بنے اور ٹوٹ جائے امیر

قول فیصل۔ عام بول چال میں "سست زمین" کہتے ہیں۔

زمین سہل ہونا۔ ردیف قافیے کا آسان ہونا۔ اُردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو زمیں لاکھ سہل لیکن امیر
ہوتے ہیں اچھے شعر مشکل سے امیر

زمین سے آنکھ لگنا۔ (کنایۃً) راہ تکنا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

جوں نقش پا زمیں سے آنکھ اپنی لگ رہی ہے
شاید سراغ پاؤں یاران رفتگاں کا نصیر

زمین سے پیٹھ لگنا۔ (جب منفی کے ساتھ مستعمل ہے) قرار پانا، بے قراری رفع ہونا۔ اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

لگی بھی گر زمیں سے پیٹھ تیرے نیم جانوں کی
تو مثل برق اُڑ جائیں گے پھر وہ بے قراری سے ذوق

زمین سے پیٹھ نہ لگنا۔ (لازم) بے قرار رہنا، چین نہ پانا۔ عورتوں کی زبان۔

(لغات النساء)

قول فیصل۔ یہ دہلی کا محاورہ ہے، لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زمینِ شعر۔ غزل وغیرہ کی بحر اور ردیف و قافیہ۔ فارسی، مؤنث۔

تیرے قد بلند کے مضموں سے اے مسیح
نیزوں زمین شعر فلک سے بلند ہے امیر

زمین شق ہو تو دھنس جاؤں۔ ناگہانی موت آ جائے۔ شرمندگی اور جی سے بیزار ہونے کے محل پر۔ اُردو جملہ۔

محل صرف۔ واہ ری قسمت کہ آپ اور میرے شوہر۔ زمین شق ہو تو میں دھنس جاؤں۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عام طور سے اس جملے کو یوں استعمال کرتے ہیں۔ "زمین شق ہو اور میں سما جاؤں"۔

زمین شگفتہ ہونا۔ ردیف، بحر اور قافیے کا ایسا موزوں اور مناسب ہونا کہ اچھے شعر نکلیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غالب کی اس غزل کی زمین بہت شگفتہ ہے اس میں تم بھی غزل کہو شعر اچھے نکلیں گے۔

**زمین شور سنبل بر نیارد
درو تخم عمل ضائع مگرداں**۔ اوسر زمین میں سنبل نہیں اُگ سکتا تو اپنی محنت کا بیج اس میں ضائع نہ کر یعنی پست فطرت آدمی سے اچھائی کی امید نہ رکھو۔ کسی خراب آدمی سے کبھی خیر کی امید نہیں ہو سکتی۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی صرف پہلا مصرع پڑھ دیتا ہے۔

زمین طرح کرنا۔ ردیف، بحر اور قافیے کا معین کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس کا لازم "زمین طرح ہونا" بھی لکھا ہے، لیکن اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

زمین غیر مزروعہ۔ افتادہ زمین، وہ زمین جس میں کاشت نہ ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب، مؤنث،

فصیح، رائج۔

زمین قند۔ (اول مفتوح) ایک درخت کی جڑ جس کی ترکاری زیادہ تر دیہاتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

زمین کا بوجھوں مرنا۔ زمین پر بارگو رنا، موٹے آدمی کا بوجھ پڑنا۔ جیسے: "اپنے لیے تو خاوند کی تلاش اور کنواری ہی مریں، جس کی جوانی سے زمین بوجھوں مر رہی ہے بن بیاہی بیٹھی رہے۔" عورتوں کی زبان۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

زمین کا پاؤں پکڑنا۔ کسی جگہ سے جانے نہ پانا، قصداً یا اتفاقیہ طور سے قیام ہو جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

پاؤں پکڑے ہیں زمیں نے یہ ترے کوچے کی
رہ صدشالا سمجھتے ہیں اب اک گام کو ہم — عشق

زمین کا پاؤں تلے سے سرک جانا (یا) نکل جانا۔ دفعتہً کسی حادثے یا صدمے کی خبر سن کر ہوش بجا نہ رہنا، بُرے وقت پر کسی کے ساتھ نہ دینے سے کنایہ ہے۔ اُردو محاورہ۔

میدانِ عشق میں نہ کوئی ساتھ دے سکا
طبقہ زمیں کا پاؤں تلے سے سرک گیا — بحر (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ مثال ہے زمین کا طبقہ پاؤں تلے سے سرک جانا کی نہ کہ زمین کا پاؤں تلے سے سرک جانا۔ اب زمین کا پاؤں کے نیچے سے سرک جانا، (یا) نکل جانا مستعمل ہے۔ "پاؤں کے نیچے" کی جگہ "زیرِ پا" بھی کہا ہے، "نکل جانا" کی جگہ "ٹھہرنا" بھی استعمال کیا ہے۔

سرو دیکھیں گے جو اس سروِ خراماں کا خرام
پھر نہ ٹھہرے گی زمینِ صحنِ گلشن زیرِ پا — ناسخ

زمین کا پیوند کرنا (کر دینا)۔ فنا کر دینا، مٹانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ تمہارا لڑکا مجھ سے بہت بدتمیزی کرتا ہے جس دن مجھے غصہ آ گیا وہ مار مار دوں گا کہ زمین کا پیوند کر دوں گا۔

زمین کا پیوند ہونا۔ نیست و نابود ہونا، مر جانا، دفن ہونا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہوا جو پیوند میں زمیں کا، تو دل ہوا شاد مجھ حزیں کا
بس اب ارادہ نہیں کہیں کا، کہ رہنے والا ہوں میں یہیں کا — امیر مینائی

قولِ فیصل:۔ عورتیں کوسنے کے طور پر کہتی ہیں: "زمین کا پیوند ہو" (نابید ہو)

رات دن جن میں یہی کہتی ہوں کہ یاں
جس نے رنگین کا کیا آنا بند
پانی پی پی کے یہ کوسوں گی اُسے
ہووے یارب وہ زمیں کا پیوند — رنگین دہلوی

اس کی تکمیلی صورت: "زمین کا پیوند ہو جانا" بھی مستعمل ہے اور فارسی ترکیب کے ساتھ "پیوندِ زمین ہونا" بھی استعمال کرتے ہیں جو نظماً زیادہ ہے۔

ہوتا جو نہ پیوندِ زمیں تیری گلی میں
آسودہ یہ دل زیرِ زمیں ہو نہ سکا تھا — ذوق

زمین کا تختہ (طبقہ) اُلٹ جانا۔ انقلابِ عظیم ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

معدوم ہوئے نام و نشانِ شاعری کا رند
طبقہ زمین شعر کا جا دے کہیں اُلٹ — رند

قولِ فیصل:۔ کسی کسی نے "طبقہ" کے بجائے "طبق" بھی کہتے ہیں

خدا کے خوف ہماری تو دمیں بھی تن من میں بھاری
غضب ہے آہ کی بے قراری اُلٹ نہ جائے طبق زمیں کا — بحر

زمین کا کھا جانا۔ زمین کا کسی شخص یا چیز کو اپنے میں لے لینا اور بوسیدہ کرکے نیست و نابود کر دینا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہوئے نام و بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے — امیر

قولِ فیصل:۔ اس کی دوسری تکمیلی صورت "زمین کا کھا لینا" بھی ہے۔

کھائے لیتی ہے زمیں بھی مرے مرقد استخواں
کیا شکایت آسمان تفرقہ پرواز کی — داغ

زمین کا گز۔ اِدھر اُدھر مارا مارا پھرنے والا، ہمیشہ سیر و سیاحت میں رہنے والا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ اجی بڑا آؤ تو ٹھہرے زمین کے گز۔ سب کہیں گھوما چاہیں۔ مگر ہم بہت دیکھ بھال کر جائیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

زمین کا گز بننا۔ بہت گھومنا پھرنا، بہت زیادہ پیدل چلنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ میاں آزاد زمین کا گز بنے ہوئے اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "زمین کا گز بن جانا" زیادہ رائج ہے۔

ان مرحلوں میں بادیہ پیما تھا دین کا
گز بن گیا تھا راہ خدا کی زمین کا — انیس

مؤلف نور اللغات نے "بن جانا" کی جگہ "ہو جانا" بھی لکھا ہے (زمین کا گز ہو جانا) جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

زمین کا مالک۔ زمیندار۔ اُردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ "زمیندار" ہی کہتے ہیں۔

اس لیے کہ زمیندار زمین کا مالک تو ہوتا ہے مگر محاورے میں استعمال نہیں کرتے. البتہ کسی قطعۂ اراضی کے مالک کو زمین کا مالک کہتے ہیں۔

زمین کا نہ آسمان کا:۔ نہ ادھر کا نہ اُدھر کا، نہ دین کا نہ دُنیا کا۔ اُردو فقرہ، رائج۔

یعنی نہ وہ زمیں کی ہے نہ آسماں کی
مجھے ہے تیس گو زخمِ سار اں کی بات — نصیر

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

زمین کا ہنسنا:۔ کسی زمین کا نہایت بارونق ہو جانا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

وہ زمیں اس وقت ہنستی ہے تہ چرخِ کہن
ہے جہاں یزداں میں شیعوں کی قومی انجمن
صفی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

زمین کو آسمان کرنا:۔ پست زمین کو بلند کر دینا، زمین کو مرتبے میں آسمان کا مقابل کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دکھا شعور بر رشتہ بلند پروازی
زمین شعر کو کر آسماں مرغ کباب — شعور

قولِ فیصل:۔ اس کی منفی صورت "زمین کو آسمان کر دینا" زیادہ رائج ہے۔

زمین کھا گئی کہ آسمان:۔ کوئی چیز دفعۃً غائب ہو جاتی ہے اور ڈھونڈھنے پر نہیں ملتی تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ اُردو فقرہ، فصیح، رائج۔

مجھ ناتواں دلِ ناتواں نہیں معلوم
زمیں کھا گئی یا آسماں نہیں معلوم — نکہت

قولِ فیصل:۔ یوں بھی استعمال کیا گیا ہے "زمین کھا گئی آسمان کھا گیا" جیسے:۔ "یہ کہہ کر وہ سیم تن اُٹھی۔ دیکھا تو ظرف موجود مگر پانی ندارد۔ ایں یہ پانی کیا ہوا۔ زمین کھا گئی آسمان کھا گیا"۔
(فسانۂ آزاد)

معلوم نہیں، نہیں معلوم، خدا معلوم، خدا جانے اور یا اللہ سے بھی یہ فقرہ شروع کیا جاتا ہے۔ مثلاً "یا اللہ زمین کھا گئی کہ آسمان"۔

زمین کھودنا:۔ (متعدی) زمین کو کھودہ کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

مثالِ مصرف:۔ ایک رمّال نے بتایا کہ تمھاری کوٹھری میں خزانہ ہے۔ تو آدم زمین کھودی لیکن کچھ بھی نہ نکلا۔

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم "زمین کھدنا" بھی مستعمل ہے جیسے:۔ "سرا پیچ بارگاہ کے جس قدر زمین کھدتی ہے اس قدر نیچے ہو جاتے ہیں"۔
(طلسم ہوش رُبا)

زمین کے برابر ہو جانا:۔ خاک ہو جانا، خاکساری کی راہ سے اپنے آپ کو زمین کی طرح پست اور بے وقعت سمجھنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

گوشِ عادت میں یہ گورستاں سے آتی ہے صدا
آسماں ہے وہ زمیں کے جو برابر ہو گیا — آتش

زمین کی طنابیں کھینچنا (یا کھنچ جانا):۔ مسافت کم ہو جانا، زمین کا سمٹ جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

اُڑ تی چلی اُدھر یہ عنایت سے دین کی
کھنچنے لگیں اُدھر کو طنابیں زمین کی — تعشق

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی "زمین کی طنابیں کھینچ دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔

طنابیں کھینچ دے یارب زمینِ کوئے جاناں کی
کہ میں ہوں ناتواں اور دن ہے آخر دور منزل ہے — امیر

زمین کی کہنا آسمان کی کہنا:۔ دُور دُور کی بے تُکی بات کہنا۔

وہ آئے تو آخر کہاں کی کہی؟
زمیں کی کہی آسماں کی کہی؟ — شوق قدوائی
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس کو یوں بھی بولتے ہیں، مثلاً جب بات کرنے پر آتے ہیں تو زبان نہیں رُکتی "کبھی زمین کی کہتے ہیں کبھی آسمان کی"۔ اور یوں بھی بولتے ہیں "ایک زمین کی کہتے ہیں تو ایک آسمان کی"۔

زمین کے نیچے بھی اس قدر ہے جتنا زمین پر ہے:۔ بڑا عیار چالاک فتنہ گر ہے۔

جہاں ہو زیر و زبر دہر کو نہ کر خلاک وہ گر جس میں فتنہ گر ہو
زمین کے نیچے بھی اس قدر ہے کہ جتنا اونچا زمین پر ہے
شاد لکھنوی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ مثل اصل میں یوں ہے "جتنا زمین کے نیچے اُتنا زمین کے اُوپر"۔

زمین گرم ہونا:۔ جہرِ دقیقہ تانیے کا چست ہونا۔ اُردو، دہلی کا مصرف۔

مثالِ مصرف:۔ ہم نے کہا زمین تو گرم ہے مگر تاثیر ٹھنڈی ہے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

زمین گھس جانا:۔ زمین کو خفیف نقصان پہنچ جانا کی جگہ طنزاً کہتے ہیں۔ یعنی چلنے سے یا کھڑے رہنے سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔

اتنی نفرت ہے جبت اپنے تماشائی سے
گھس نہ جائے گی زمیں تجھ کو کھڑا رہنے دے — شعور
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس کا استعمال نفی کے ساتھ یا پھر

استفہامیہ انداز میں ہوتا ہے۔ شعر میں بھی منفی صورت ہے۔

زمین گیر :۔ وہ جو اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکے۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آوارگی میں ساتھ نباہا نہ دے سکا
تھک تھک کے آسمان زمیں گیر ہوگیا　　　　اسیر

زمین مزروعہ :۔ جوتی ہوئی زمین، وہ زمین جس میں کاشت ہوتی ہو۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ عام بول چال میں "مزروعہ زمین" کہتے ہیں۔

زمین میں ٹھکانا نہ آسمان میں :۔ کہیں ٹھکانا نہیں ہے۔ خانماں برباد ہے۔ اُردو جملہ، فصیح، رائج۔

ہوا کی طرح معلق ہوں خانماں برباد
زمیں میں ہے ٹھکانا نہ آسماں میں ہے　　　　شاد

قولِ فیصل :۔ جملے کی ابتدا میں لفظ "نہ" زیادہ کرکے یوں بھی بولتے ہیں۔ "نہ زمین میں ٹھکانا نہ آسمان میں"۔

زمین میں سمانا :۔ زمین میں گڑنا، غیرت یا شرم کے مارے زمین میں سما جانے کی آرزو کرنا۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس محل پر "زمین میں گڑ جانا" بولتے ہیں۔ جیسے :۔ "انھوں نے ایسی بات کہہ دی کہ میں شرم کے مارے زمین میں گڑ گئی"۔

زمین میں گاڑ دوں گا :۔ کیے کا مزہ چکھا دوں گا، غیظ و غضب کے محل پر کہتے ہیں۔ اُردو فقرہ، عوام کی زبان۔

مثال صرف :۔ اب اگر منہ سے گالی نکلی تو تجھ کو زمین میں گاڑ دوں گا۔

زمین میں گاڑنا :۔ زمین میں دفن کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ زیادہ غصے کے محل پر دوسرے کی نسبت یوں بھی بول دیتے ہیں "زمین میں جیتا گاڑ دوں گا"۔

ہوتا فرزند اگر ہوا ایسا
گاڑ دیتا میں زمیں میں جیتا　　　　(بہشت گلزار)

زمین میں گڑ جانا :۔ (لازم) زمین میں دھنس جانا، زمین میں دفن ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہوا ہے بے زوج جب سے پیکر ہیں بے سیر جہاں علیہ
زمیں میں گڑ گئے فلک پر چڑھاؤ اپنا اُتار میں ہے

زمین میں گڑھا ہوجاتا تو میں دھنس جاتی :۔ نہایت شرمندگی اور جان سے بیزار ہونے کے محل پر کہتی تھیں۔ اُردو فقرہ، عورتوں کی زبان، متروک۔

مثال صرف :۔ غریب کی لڑکی تھی مگر حیا دار۔ اس وقت اس کا عجب حال تھا اور اپنے دل میں سوچتی تھی کہ اگر زمین میں گڑھا ہو جاتا تو میں دھنس جاتی۔　　　　(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اب یوں رائج ہے "زمین پھٹ جاتی تو میں سما جاتی"۔

زمین ناپنا :۔ دوڑ دوڑی کرنا، بے سبب راستہ طے کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

نیا دانہ نیا پانی تھا ہر روز
زمیں تھا ناپتا شام و سحر روز
　　　　(الف لیلہ نو منظوم)

زمین نپوانا :۔ بچھڑ میں ڈال دینا، بچھڑ لگوانا، بہت زیادہ پھیرے لگوانا۔ غیر فصیح، رائج۔

بات کیا آدمی کی بن آئی
آسماں سے زمیں نپوائی　　　　میر

زمین نکالنا :۔ (۱) غزل وغیرہ کے لئے ردیف قافیہ اور وزن تلاش کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

اے رشک یہ زمین نکالی ہے برق نے
تب تو چمک دمک سے غزل بلا کے ہیں رشک

زمین نکالنا :۔ (۲) کاشتکار کو بے دخل کرکے زمین کو اپنے قبضے میں کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ خاتمۂ زمینداری کی خبر سنتے ہی جن زمین داروں نے کاشتکاروں سے زمین نکال لی وہ اچھے رہے۔

زمین و آسمان کے قلابے ملانا :۔ بہت مبالغے سے کام لینا۔ اُردو مثل، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ اُن کی صحبت میں جب بیٹھے خوب گپ اُڑائے اور اس قدر جھوٹ بولے کہ زمین و آسمان کے قلابے ملائے۔　(فسانۂ آزاد)

زمین و زماں :۔ تمام زمانہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

یہ رونق آج زمین و زماں سے اٹھتی ہے
ترے نبی کی زیارت جہاں سے اٹھتی ہے　　　　اوج

زمین ہموار کرنا :۔ اونچی نیچی زمین کا سطح برابر کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ بیلچہ کار پست و بلند زمین ہموار کرتے تھے۔　　　　(طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "زمین ہموار ہونا" بھی

رائج و فصیح ہے جیسے۔ "پست و بلند زمین ہموار ہوئی، سقے گرد و غبار بٹھا چکے۔" (طلسم ہوش رُبا)

زمین ہموار کرنا: ۲۔ ماحول کو موافق بنانا، مناسب راہیں پیدا کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ابھی آپ کے خلاف آوازیں بلند ہیں، میں زمین ہموار کر رہا ہوں۔ جب خط لکھوں گا آپ چلے آیئے گا۔

زَن: ۱۔ (بالفتح) عورت۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: دروازے پر پردہ پڑا ہے۔ وہ پردہ بار بار اُٹھا کر ایک زن حسینہ و جمیلہ اجلال کو دیکھتی ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زَن: ۲۔ زوجہ، بیوی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع زن حاکم کئے زنداں میں نزول اجلال دبیر

زَن: ۳۔ (مرکبات میں) مارنے والا، کرنے والا۔ جیسے برہم زن۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سن اکسٹھ بھی اُف کس قیامت کا سن ہے
گریباں سے جس کے لہو جوش زن ہے صفی

زَن: ۴۔ (مرکبات میں) وہ چیز جس پر ضرب پہونچائی جائے۔ جیسے قطازن

قولِ فیصل: اس معنی میں علاوہ قطازن کے اور کوئی ترکیب بالعموم رائج نہیں۔

زِنا: (بالکسر) بغیر ایجاب و قبول کسی عورت سے بدکاری کرنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا اس بد اختر نے اس سے زنا
انھیں دیجئے اب مناسب سزا صافی

زِنا بالجبر: زبردستی کسی عورت سے بدکاری کرنا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تم پر زنا بالجبر کا مقدمہ پولیس نے قائم کردیا ہے۔ دیکھ لینا بغیر سزا کے نہیں بچو گے۔

زَنّاٹا: ۱۔ سنسناہٹ، سائیں سائیں، کسی منجمد چیز کو زور سے پھینکنے کی آواز۔ اُردو، مذکر، (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

زَنّاٹا: ۲۔ بہت تیزی ظاہر کرنے کے لئے۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

زناٹے سے جا رہے تھے رہ گیر
جس طرح کڑی کمان سے تیر شوق قدوائی

زَنّاٹے اُڑانا: کسی ساز کا جلد جلد اور اونچی آواز سے بجایا جانا۔ اُردو مصرف، متروک۔

وہ زناٹے سارنگیوں کے اُڑیں
کہ تارِ رگِ جان سارنگ مُڑیں (زُتناہ اودھ) اختر

زَنّاٹے دار: زوردار۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اُستاد شبیر نے ایسا زناٹے دار تیا مارا کہ ہوٹی والوں کا کنکوا ہاتھوں اُچھل گیا۔

زَنّاٹے دار ہاتھ دینا: پوری قوت کے ساتھ ہاتھ سے کسی کو مارنا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: جیسے ہی وہ میری طرف بڑھا میں نے وہ زناٹے دار ہاتھ دیا کہ قلابازی کھا گیا۔

زَنّاٹے دار ہَوا: تیز ہوا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: بادی جہاز دریا کا سفر رات کو طے۔ ۱۰ بجے رات کو زناٹے دار ہوا چلی جہاز طوفان میں گھِر گیا۔ بس نہ پوچھئے کہ مسافروں کا کیا عالم تھا۔

زَنّاٹے سے: (ڈھول، ڈھپ وغیرہ کیلئے) بہت تیز، تیزی کے ساتھ۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل: مختلف صورتوں سے اس کا صرف ہے۔ مثلاً (زناٹے سے ٹیپ جمانا) "ہتھیلیاں تاک کر چپت گاہ پر ایک ٹیپ اس زناٹے سے جمائی اور وہ زناشتی ڈھول اڑائی کہ ترنگ کی آواز سے بھٹی بھر گونجنے لگی۔" (فسانۂ آزاد)

(زناٹے سے ٹیپ لگانا) "منگر بانے گرو جی کی کھوپڑی پر جھلا کر دو تین ٹیپیں زناٹے سے لگائیں۔" (فسانۂ آزاد)

(زناٹے سے دھپ دینا) "تیسرے نے آگے ہی زناٹے سے دھپ دی۔" (فسانۂ آزاد)

(زناٹے سے ڈھول لگانا) "کسی نے چپت گاہ پر زناٹے سے ڈھول لگائی۔" (فسانۂ آزاد)

زَنّاٹے سے جانا: بہت تیز جانا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

زناٹے سے جا رہے تھے رہ گیر
جس طرح کڑی کمان سے تیر شوق قدوائی

زَنّاٹے سے چلنا: تیزی سے چلنا، جلد جلد آگے بڑھنا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: خیر میاں آزاد اور دو مسافر ڈاک پر بیٹھے اور حکم کھڑکھڑاتی ہوئی زناٹے سے چلی۔ (فسانۂ آزاد)

زَنّاٹے سے ہَوا چلنا: بہت تیز ہوا چلنا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ہوا اس زناٹے سے چل رہی ہے کہ کلیجا لرزا جاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زَنّاٹے کا: تیز، تند۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: لوگوں کے تھپیڑے وہ زناٹے کے چلے

رہے ہیں کہ الاماں۔ (فسانۂ آزاد)

زناٹے کا ہاتھ دینا :۔ زور سے تھپڑ مارنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ نوجی :۔ (جنگ میں)

کانسٹبل :۔ (چپت جماکر) پُولٹ نا ہیں ہے مسٹر (ایک اور زناٹے کا ہاتھ دیا) (فسانۂ آزاد)

زناٹے کی ٹیپ :۔ چپت لگانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آتے ہی وہ زناٹے کی ٹیپ جمائی کہ توبہ ہی بھلی۔ (فسانۂ آزاد)

زناٹے کی چپت :۔ ہاتھ کی چاروں اُنگلیاں جوڑ کے زور سے کسی کے سر پر مارنا۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دوسرے نے کہا، "وہ زناٹے کی چپت رسید کی واللہ کہ چھٹی کا دودھ ہی تو میاں یاد کرتے ہوں گے۔" (فسانۂ آزاد)

زناٹے کی ہوا :۔ زور دار ہوا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت ایک شخص لبِ دریا چلا جاتا تھا۔ ہوا اس وقت زناٹے کی چل رہی تھی کہ کلیجا ٹھٹھرا جاتا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

زَناخ :۔ مُرغ یا کبوتر وغیرہ کے سینے کی دو شاخہ ہڈی۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

زَناخ توڑنا :۔ سینۂ مُرغ یا کبوتر کو باہم مل کے کھینچ کر جُدا کرنا۔ بیگماتِ قلعہ کی زبان۔ اُردو مصدر (لغاتُ النّساء)

قولِ فیصل :۔ یہ طریقہ اب متروک ہے اس لیے کوئی نہیں بولتا۔ زناخ توڑ کے سہیلی یا ہمراز بنایا جاتا تھا یا بہناپے کا رشتہ جوڑتی تھیں۔

شاید کہ اس نے اور سے توڑی کہیں زناخ جو دریافت ہوگیا مجھے اس نازنیں کا بھید (رنگین)

زَناخی :۔ اوباش عورتوں کی اصطلاح میں اس عورت کو کہتے ہیں جو دوسری عورت کے ساتھ زناخ توڑ کے اس کی ہمدم و ہمراز بنے۔ سہیلی، گوئیاں۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ رسم اوباش عورتوں کی نہیں بلکہ بیگماتِ قلعہ کی تھی۔ چنانچہ مؤلف لغات النساء لکھتے ہیں :۔

"قلعے کی عورتوں کا دستور تھا کہ آپس میں اس طرح کے رشتے قائم کرکے ایک دوسرے کو خطاب کیا کرتی تھیں۔ جس طرح سہیلی بہنیں کہتی ہیں اسی طرح وہ کسی کو 'دل جان'، کسی کو 'جان من'، کسی کو 'دشمن'، اور کسی کو 'زناخی' کہا کرتی تھیں۔ زناخی کا رشتہ اور رشتوں سے مضبوط اور قابلِ قدر گنا جاتا تھا۔ جب انھیں کسی کو زناخی بنانا منظور ہوتا تھا تو وہ باہم مل کے زناخ یعنی کبوتر یا مُرغ کے سینے کی جُڑی ہوئی ہڈی کو توڑا کرتی تھیں۔ گویا اس طرح پکّی یاری بدی جاتی تھی۔"

صاحبِ فرہنگ اثر نے لکھا ہے :۔

"کون بڑی بہن ہے اور کون چھوٹی بہن، اس کا فیصلہ اس طرح ہوتا تھا کہ جس کے ہاتھ میں توڑنے کے بعد زناخ کا بڑا حصّہ رہتا وہ بڑی بہن قرار پاتی۔ لکھنؤ کی بیگمات بھی اس رسم سے ناواقف نہیں تھیں۔ مگر اس رسم کے ادا ہونے پر سہیلی نہیں بنایا جاتا تھا، بہناپا ہوتا تھا اور بہن زناخی کہا جاتا تھا۔"

کرتی ہے کنگھی چوٹی بڑھاپے میں بیگما رکّھی زناخی جل گئی لیکن نہ بل گیا (جان صاحب)

زُنّار :۔ (بضمِ اوّل نون مشدّد) دھاگا جو مجوسی اور ترسا گلے میں ڈالتے ہیں۔ یہ لفظ یونانی میں اس معنی میں آیا ہے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس کی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ ترجیح مؤنث کو ہے۔ یہ لفظ عربی بھی ہے۔ اس ڈورے کو کہتے ہیں جو صرف کمر میں باندھا جاتا ہے اور چھوٹی چھوٹی کنکریوں کو بھی کہتے ہیں۔

زنّار :۔ سنگِ سلیمانی کی ہلکی سبزی مائل سفید لکیر جو اس پتھر پر اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ جیسے چھپا کیا ہوا سفید ڈورا چپکا ہوا ہو اور یہ لکیر منحنی شکل میں پتھر کے دونوں طرف ہوتی ہے۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گر اس کا حکم اٹھا دے جہاں سے رشتۂ کفر مجال کیا جو سلیمانی میں رہے زنّار (سودا)

زُنّار :۔ (بضمِ اوّل و نون مشدّد) وہ ڈورا جو ہندو گلے میں اور کمر میں ڈالے رہتے ہیں، جنیو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

زندانِ عشق چھٹ گئے مذہب کی قید سے (مذکر) کنٹھا رہا گلے میں نہ زنّار رہ گیا (ذوق)

سمجھو وہ تیری راہ میں بیٹھے ہیں شیخ و برہمن (مؤنث) تسبیح گر پڑی کہیں زنّار گر پڑی (رشک)

قولِ فیصل :۔ باندھنا، پہنانا، پہننا، ڈالنا، گلے میں ڈالنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زنّار باندھ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال (زنار باندھنا) رہ رو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر (غالب)

اس بُت بے دیں پر ہم دیں دار بھی مر گئے (پہنانا) برہمن زنّار پہنا دے کفن کے تار کے (ذوقی)

تم کو تسبیح سے تھا کیا سروکار
(پہنا) کیوں نہ تم نے پہن لیا زُنّار — نظم طباطبائی

زُنّار ڈالا تسبیح پھینکی
(ڈالنا) عشقِ صنم میں اللہ بھولا — آتش

(گلے میں ڈالنا)۔

وہ بُتِ رنگیں ادا گلگشت کو آوے اگر
تارِ سنبل کا گلے میں ڈال لے زُنّار گل — زکی

اب عام طور سے مؤنث بولتے اور نظم کرتے ہیں

زُنّار بند (یا) زُنّار دار ۔ برہمن جو زُنّار باندھے۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں کسی کے ساتھ "زُنّار بند" بولتے ہیں "زُنّار دار" نہیں بولتے۔

زُنّار سلیمانی ۔ سلیمانی ایک دو رنگے پتھر کا نام ہے اس کی تحریروں کو زُنّار سلیمانی کہتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سرگُندھا اس کا زبس کفر میں لاثانی ہے
ناگ جو اس پہ ہے زُنّار سلیمانی ہے — مصحفی

قولِ فیصل:۔ اسی رعایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سودا نے بھی کہا ہے ؎

ہوا جب کفر ثابت ہے یہ تمغائے مسلمانی
نہ ٹوٹی شیخ سے زُنّار تسبیح سلیمانی — سودا

زِنا زادہ ۔ حرام سے جس کی ولادت ہو، حرام زادہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ مجھ ایسے عجیب الطرفین سیّد سے وہ زنا زادہ مقابلہ کرتا ہے میں اس کا مزہ اس کو چکھا کے رہوں گا۔

زَنا زَن ۔ تیزی سے۔
(فقرہ) تیغیں زنا زن کھنچ گئیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں بہت تیزی سے کام کرنے کے محل پر بولتی ہیں۔ جیسے: "خالہ جان نے آتے ہی زنا زن سب کام انجام دے لیے"۔ اور تلواروں وغیرہ کے لیے "شاخن" کہتی ہیں۔

زَن و شوئی ۔ کنایۃً معاشرت، زن و شو کے تعلقات۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ لفظ مستعمل نہیں، جیسا کہ صاحبِ فرہنگ اثر نے لکھا ہے:۔

"لکھنؤ میں میاں بیوی کے تعلقات کو مرد و زن یا زن و شو کے تعلقات کہتے ہیں۔ زنا شوئی اس معنی میں فیلن یا پلیٹس میں بھی نہیں ملا۔ حالی نے البتہ ایک جگہ استعمال کیا ہے۔" (فرہنگ اثر)

زِنا کار ۔ زنا کرنے والا، اجنبی عورت سے ہم بستری کرنے والا، بدکار مرد۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ ہمارا تجربہ تو یہی کہتا ہے کہ زنا کار کے چہرے پر کبھی رونق نہیں پائی جاتی۔

زِنا کاری ۔ عورت کے ساتھ بدکاری کرنا۔ فارسی ترکیب، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ حکومت کی طرف سے زنا کاری کی ایک سزا مقرر ہے جو زنا کار کو دی جاتی ہے۔

زَنان ۔ عورتیں، زن کی جمع۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ زنانِ عالم میں حضرت مریم ہی کی وہ ذات تھی جن کے یہاں حکمِ خدا سے بغیر شوہر کے ولادت ہوئی۔

زنان پردہ نشیں مصلحت چہ دانند
پردے میں بیٹھنے والی عورتیں مصلحت کس طرح سمجھ سکتی ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زَنان خانہ ۔ مکانوں کا وہ حصّہ جو پردہ نشین عورتوں سے مخصوص ہوتا ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف:۔ آپ ابھی تھوڑی دیر قبل تشریف لاتے تو سرکار سے ملاقات ہو جاتی۔ ابھی زنان خانے میں تشریف لے گئے ہیں۔

زَنان منتری ۔ وہ مرد جو عورتوں کی سی باتیں کرے اور ویسی ہی ادائیں دکھائے۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ دن رات عورتوں میں گُھسا رہتا ہے زنان منتری ہے۔ (امیر کہسار)

زَنانہ ۔ وہ مرد جو عورتوں کی سی حرکتیں کرے، زنخا، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ "زنانہ" کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ہیجڑا بھی ہو اس لیے کہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ زنانہ صاحبِ اولاد ہوتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زنانہ ہوتے ہوئے بالکل نامرد ہو۔ زنانے کے لئے ضروری نہیں کہ ہیجڑا بھی ہو مگر ہیجڑے کے لئے دیکھا گیا ہے کہ زنانہ ضرور ہوتا ہے۔ ہیجڑا اس کو کہتے ہیں جو اپنے عضوِ مخصوص کو قطع کرا دے۔ زنانے کے لئے خصوصیت موجودہ دور میں یہ ہے کہ وہ بدفعلی بھی کراتا ہے اور ناچتا گاتا بھی ہے۔ اس کا املا بجائے ہائے ہوّز الف سے (زنانا) ہونا چاہیے۔ تاکہ پردہ نشین عورتوں کے رہنے کے مکان سے امتیاز رہے۔ جلال نیز مؤلف فرہنگ اثر نے بھی یوں ہی لکھا ہے۔

زنانہ ۔ پردہ نشین عورتوں کے رہنے کا مکان۔ اُردو، مذکر۔

(فقرہ) مردانہ مکان تیار ہو گیا، زنانہ باقی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ مثال ہی سے ظاہر ہے کہ زنانہ مکان، کہتے ہیں۔ تنہا زنانہ نہیں، چونکہ لفظ مردانہ کے ساتھ مکان کا لفظ پہلے آچکا تھا۔ اس وجہ سے تنہا زنانہ استعمال کیا اور مکان کو محذوف کر دیا۔ اس سے الگ زنانہ مکان ہی بولیں گے یہاں لفظ زنانہ کے معنی ہیں عورتوں سے منسوب

زنانہ
:۔ اسم پردہ دار عورت یا عورتیں۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اور یہ زنانہ ساتھ کیسا۔ ماشاء اللہ تمہی ہیں۔ میں تو اس خلیلی مست چال ہی سے سمجھ گیا تھا کہ بی بچکو ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس سے ذم کا پہلو نکلتا ہے۔ اس لیے اب فصحا نہیں استعمال کرتے۔

زنانہ
:۔ اسم پردہ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بڑے صاحب آپ کہاں گھر میں جاتے ہیں وہاں زنانہ ہے۔

زنانہ
:۔ صفت نامرد، ڈھیلا، جو عورت کے کام کا نہ ہو ــــ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

زنانہ بھیس
:۔ مرد کا عورت کے لباس میں ہونا تاکہ کوئی اسے مرد نہ سمجھ سکے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

واقف تھی پری کے دلیس سے وہ
لے ہو گئی زنانہ بھیس سے وہ (گلزارِ نسیم)

زنانہ پن
:۔ نسوانیت، عورتوں کی سی باتیں۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بچپنے میں تو تم ایسے نہ تھے جوانی میں یہ زنانہ پن کہاں سے آگیا۔

زنانہ درجہ
:۔ ریل گاڑی وغیرہ کا زنانہ کلاس جو عورتوں سے مخصوص ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ گاڑی چھوٹنے کو ہے آپ زنانے درجہ میں بیٹھ گئے ہیں اعتراض ہوگا۔

قولِ فیصل:۔ 'درجہ' کی جگہ 'ڈبا' بھی ہے یعنی 'زنانہ ڈبا' جو فصیح نہیں ہے۔

زنانہ کرانا
:۔ پردہ کرانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ زنانہ کرانا کا مفہوم ہے مردوں کو ہٹانا، مردوں کو ہٹانے کا مطلب پردہ کرانا ہے

زنانہ کرنا
:۔ مذ مردوں کو ہٹا دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی المتعدی زنانہ کروانا ہے اور وہ بھی فصیح ہے۔

ہٹ گئے سب زنانہ کروایا
باغ میں ان کو لا اُتروایا (شوق)

زنانہ کرنا
:۔ مذ عضو تناسل کٹوا کے ہیجڑا بنا دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ 'ہیجڑا کرنا' بولتے ہیں۔

زنانہ مدرسہ
:۔ لڑکیوں کا مدرسہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام زبان ہے 'زنانہ اسکول' 'زنانہ مدرسہ' اب کوئی نہیں بولتا۔

زنانہ مکان
:۔ مکان کا وہ حصہ جس میں عورتیں رہتی ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نواب صاحب نے زنانہ مکان بیس لاکھ کے بہت خوش نما بنوا لیا، لیکن دیوان خانے کی خبر نہیں لیتے۔

زنانی
:۔ مؤنث عورت، جیسے زنانی بیوہ زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں تنہا زنانی نہیں 'زنانی سواری' کہتے ہیں، جیسا کہ مثال میں مؤلف نور اللغات نے خود ہی لکھا ہے۔

زنانی
:۔ صفت زن سے منسوب، جیسے زنانی پوشاک۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ترکیب کے ساتھ ہی بولتے ہیں، تنہا زنانی نہیں کہتے۔ ہر اس چیز کے نام کے ساتھ یہ لفظ آتا ہے جس کا تعلق عورتوں سے ہو۔

زنانی بولی
:۔ عورتوں کی زبان۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مرد ہو کے تم زنانی بولی بولتے ہو شرم نہیں آتی۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

زنانے پن کی باتیں
:۔ عورتوں کی سی باتیں۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مجھے اس کی اور سب باتیں پسند ہیں مگر زنانے پن کی باتوں سے نفرت ہے۔

زنانی پوشاک
:۔ عورتوں کی پوشاک۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس نے وہ کسوت کھولی۔ اس میں سے اسباب عیاری کا نکلنے لگا۔ کہیں زنانی پوشاک، کوئی مردانی پوشاک چھوٹی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

زنانی ڈیوڑھی
:۔ وہ ڈیوڑھی جس سے ہو کے زنان خانے میں داخل ہوتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس بے تکے پن کو ملاحظہ فرمائیے کہ پردے کے پاس زنانی ڈیوڑھی میں جا کر نواب صاحب کے لطیفے کی تعریف کرتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

زَن بچہ کو کولھو میں پِلوا دینا:۔ کسی کے گھر کے بڑے سے لے کر چھوٹے تک سب کو مروا ڈالنا۔ قدیم شاہی زمانے کی ایک سزا۔ اُردو، محاورہ، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ اب یہ صرف فقط کہانی قصّوں تک محدود رہ گیا ہے۔ عام عورتیں "جن بچہ کولھو... الخ" کہتی ہیں۔

زَن بد در سرائے مرد نکو، ہم دریں عالم است دوزخ او:۔ اچھے آدمی کے گھر میں بُری عورت ہونا اُس کے لئے اسی دُنیا میں دوزخ ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زَن بروتی:۔ مونچھوں والی عورت جو منحوس خیال کی جاتی ہے۔ اُردو، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثالِ صرف:۔ یہ بیگم ہم ضرور نکالیں گے کہ بی صاحب زن بروتی نہ ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

زَنبَق:۔ مذ (زنبق ملفوظ) ایک قسم کا سفید پھول۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرو قامت، سمن اندام، گلستاں رخسار
پہ بنا گل برگ، دہن غنچہ و بینی زنبق ذوقؔ

زَنبَق:۔ مذ ایک قسم کا مرہم۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ "زنبق مرہم" بولتے سنا گیا ہے۔ لیکن عام طور سے زبان پر نہیں آتا۔

زُنبُور:۔ مذ (فارسی میں با لفتح عربی میں با لضم) شہد کی مکھی۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر "زنبورِ عسل" کہتے ہیں اور تنہا زنبور بول کے "زرد بھڑ" مُراد لیتے ہیں۔

بل بے زنبورِ تیری شان و شکوہ
بھر گیا جعفری سے دامن کوہ
اور لال بھڑ کو بھی کہہ دیتے ہیں۔ (انشاؔ)

زَنبُور:۔ مذ بھڑ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک بھونرے نے جو دیا طنبور
بکلے پلٹن بنا بنا زنبور (انشاؔ)

زَنبُور:۔ مذ سنسی کی طرح کا ایک آلہ جس کا منھ آگے سے گول ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

زَنبُورَا:۔ مذ (فارسی میں زنبورہ، زنبورک) چھوٹی توپ جو اکثر اونٹوں پر لدی ہوتی ہے اور بادشاہ کی سواری کے ساتھ چھوٹتی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اس کا رواج نہیں۔

زَنبُورچی:۔ زنبور چلانے والا، توپچی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

زَنبُورَک:۔ چھوٹی توپ۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

زَنبُور کا چھتّا:۔ وہ چھتّا جو زنبور بناتی ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں "بھڑ کا چھتّا" کہتے ہیں۔

زَنبُورَہ:۔ مذ چھوٹی توپ۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

زَنبُورَہ:۔ مذ (زنبورہ ملفوظ) ایک قسم کا باجا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب کوئی نہیں بجاتا۔

زَنبُوری پَردَہ:۔ جالی دار پردہ۔ اُردو، مذکر، متروک۔

جو پردہ رُخ پہ زنبوری پڑا تھا
ادب سے وال حسن باہر کھڑا تھا (الف لیلہ نو منظوم)

زَنبِیل:۔ مؤ (ملفوظ زنبیل) ٹوکری، جھولی، تھیلا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دور زمانے سے یہ عیّار ہے وہ ہوش رُبا
لاکھ بے ہوشیوں سے جس کی بھری ہے زنبیل ذوقؔ

قولِ فیصل:۔ اب کھجور کی بنی ہوئی ایک قسم کی تھیلی کو زنبیل کہتے ہیں، مندرجہ بالا معنوں میں زیادہ تر عمرو کی زنبیل زبانوں پر ہے۔

در معنی سے مرا صفحہ لقا کی ڈاڑھی
غم گیتی سے مرا سینہ عمرو کی زنبیل غالبؔ

عمرو جو خواجہ عمرو اور عمرو عیّار بھی کہلاتے ہیں، عیّارانِ طلسم ہوش رُبا کے سردار ہیں۔ ان کی زنبیل کی خصوصیات غیر معقول ہیں۔ یہ اس میں ہر چھوٹی بڑی چیز رکھ لیا کرتے تھے۔

زَنجَبِیل:۔ (بفتح اوّل و سوم یائے معروف) سونٹھ۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ عام زبان نہیں ہے۔ اطبّاء نسخوں میں تحریر کرتے ہیں اور بہ سکون دوم تلفظ کرتے ہیں۔ بہشت کی ایک نہر کا بھی نام زنجبیل ہے۔

زَنجَلب:۔ وہ بھڑوا، عورت سے کسب کروانے والا۔ (کلیاتِ میرؔ)

قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے رائج نہیں۔

زَنجِیر:۔ مؤ (بروزن التقصیر) کنڈی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دستِ نازک سے جو کھلنے میں ہوئی اب تاخیر
وہ کہے کس نے یہ ڈر یا لرکی زنجیر اُلٹ شورؔ

قولِ فیصل :۔ اب عام بول چال میں کُنڈی یا کنجی زیادہ ہے ۔

زنجیر :۔ ۂ گلے کی زنجیر ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

بگمانِ خاک چھپواتی ہے مجھ سے اے جنوں
گردنِ جاناں کی زنجیر طلاحب تی رہی — تعشق

زنجیر :۔ ۃ مہنال کی زنجیر ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

مثلِ صرف :۔ پرانے رؤسا کے حقّوں میں مہنال اور نیچے کے درمیان ایک نقرئی زنجیر ہوا کرتی تھی ۔

زنجیر :۔ ۃ پاؤں کی زنجیر ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

گماں ہوتا ہے اکثر قہقہوں کا اس کے نالوں پر
مری دیوانگی پر خود مری زنجیر ہنستی ہے — جلال

زنجیر :۔ ۂ چنبر کی زنجیر ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

قولِ فیصل :۔ قدیم زمانے میں رؤسا کے حقّوں کے چنبر میں چاندی کی زنجیر خوشنمائی کے لیے لگی ہوتی تھی ۔

زنجیر :۔ ۃ جھنوں کی زنجیر ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

قولِ فیصل :۔ انگن یا کُرتے وغیرہ کے جھنوں میں ایک مہین زنجیر ہوتی ہے جو ان جھنوں کو گرنے سے محفوظ رکھتی ہے ۔

زنجیر :۔ ۂ نیل کے ساتھ تعداد کے واسطے مخصوص ہے ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ قدیم زبان ہے ۔ اب نہ کہتے ہیں نہ بولتے ہیں ۔

زنجیر :۔ ۂ گھڑی کی زنجیر ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

زنجیر پاؤں میں ڈالنا :۔ پابند ہو جانا ۔ اُردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

ہو گئے سب کی نگاہوں میں حقیر
پڑ گئی پاؤں میں بھاری زنجیر — مرزا رسوا

زنجیر پہنانا :۔ پاؤں وغیرہ میں زنجیر ڈالنا ۔ اُردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

مثلِ صرف :۔ دیوانہ پن کی حالت میں گھر سے بھاگ کھڑا ہوا تھا ، اس کا باپ اس کو زنجیر پہنا کر رکھتا تھا مگر بے سود ۔ (فسانۂ آزاد)

زنجیر تڑانا :۔ قیدی یا کسی طاقتور جانور مثلاً ہاتھی وغیرہ کا اس طرح بے تاب ہونا کہ جس زنجیر میں بندھا ہوا ہو وہ ٹوٹ جائے ۔ اُردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

مثلِ صرف :۔ دیوانہ پن کی حالت میں گھر سے بھاگ کھڑا ہوا تھا ۔ اس کا باپ اس کو زنجیر پہنا کر رکھتا تھا ۔ مگر بے سود ۔ ایک روز زنجیر تڑا کر وہ راہی ہوا ۔ (فسانۂ آزاد)

زنجیر تڑانا :۔ (کنایۃً) آزادی یا رہائی کی خواہش میں بے تاب ہونا ۔ اُردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

میانِ ابرِ سیہ ہے یہ حال برقِ تپاں
کہ جیل میں ست تڑاتا ہو جس طرح زنجیر — شعور

زنجیر تڑانا :۔ کمال جوش میں بھرا ہونا ، کمال غصّے میں بھرا ہونا ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں ان معنی میں نہیں بولتے ۔

زنجیر توڑنا :۔ دیوانگی کا جوش یہاں تک بڑھ جانا کہ زنجیر آہنی توڑ ڈالنے میں بھی کوئی تکلیف نہ ہو ۔

توڑ دیئے زنجیر آہنی مثلِ تارِ عنکبوت
آج کل جوشِ جنوں کا اپنے لوہا تیز ہے — آتش

قولِ فیصل :۔ شعر سے قطع نظر زنجیر توڑنا کا مفہوم زنجیر کے حلقوں کو توڑنا ہے ۔

زنجیر چڑھانا :۔ کُنڈی لگانا ۔ اُردو مصرف ، عوام کی زبان ۔

مثلِ صرف :۔ ہم کو بیٹھے پڑے ہیں جب تم آتا تو زنجیر چڑھاتے آتا ۔

زنجیر دینا :۔ کُنڈی چڑھانا ، دروازے کی کنجی لگانا ۔ اُردو مصرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

دستِ نازک سے جو کھلنے میں ہوئی اب تاخیر
دی ہے کس نے یہ در یار کی زنجیر اُلٹی — شعور

زنجیر ڈالنا (یا) ڈال دینا :۔ دیوانے کے ہاتھ پاؤں میں زنجیر پہنانا ۔ اُردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

ڈال دی مجبور نے زنجیر بہرِ انتقام
جب ہمارا ہاتھ سوئے زلفِ پیچاں بڑھ گیا — ناسخ

زنجیر سے باندھنا :۔ زیادہ مضبوطی کے خیال سے رسّی کی جگہ زنجیر کی بندش کرنا ۔ اُردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

بن سکے مضموں نہ میری وحشتِ سرزور کا
شکلِ سودائی کو بندھے اگر زنجیر سے — ناسخ

زنجیرِ عرش کھڑکانا :۔ (کنایۃً) دُعا کی قبولیت حاصل کرنا ، خدا سے مراد حاصل کرنا ۔ اُردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

خیالِ زلف میں زنجیرِ عرش کھڑکا دی
ترے کرم سے یہ قسمت ہوئی رسا میری — شرت

زنجیر کرنا :۔ کسی کو زنجیر میں باندھنا ، اسیر کرنا ، قید کرنا ۔ اُردو مصرف ، متروک ۔

کوئی کہتا ہے مرنا ہی اب اس کے حق میں بہتر
کوئی کہتا ہے دیوانہ ہے یہ زنجیر کر دیکھو — جرأت

قولِ فیصل :۔ اب اس جگہ پابہ زنجیر کرنا کہتے ہیں ۔ زنجیر کرنا ، زنجیر کردن کا ترجمہ ہے ۔

زنجیر کھٹکھٹانا: دستک دینا، دق الباب کرنا، گھر والوں کو خبردار کرنے کے لئے دروازے کی کنڈی کھٹ کھٹانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل: اب اس جگہ زیادہ تر کنڈی کھٹکھٹانا یا کنجی کھٹکھٹانا بولتے ہیں۔

زنجیر کھڑکانا: گھر میں اطلاع کرنے کے لئے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹانا۔ اُردو مصدر، متروک۔

رخصت اے زنداں جنوں زنجیرِ در کھڑکائے ہے
مژدہ خار دشت پھر تلوا مرا کھجلائے ہے — ذوق

زنجیر کھڑکھڑانا: اندر خبر کرنے کے لیے دروازے کی کنڈی کھٹ کھٹانا۔ اُردو مصدر، متروک۔
مستعمل مصرف: پھر پکارا "میاں! مرزا صاحب ہیں؟" جواب خاموشی، تب تو اس نے زور زور سے زنجیر کھڑکھڑانا شروع کی۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل: یہ ترکیب اسی کو "زنجیرِ در کھڑکھڑانا" بھی کہتے تھے۔ جیسے: "پینک میں سوجھی کہ یہی مرزا صاحب کا مکان ہے۔ واہ ری پینک۔ پھر کیا تھا وحشت کو خدا سلامت رکھے۔ لگے زنجیر در کھڑکھڑانے اور غل مچانے۔" (فسانۂ آزاد)
اب اس جگہ "زنجیر کھٹکھٹانا" اور زیادہ کنڈی (کنجی) کھٹکھٹانا بولتے ہیں۔

زنجیر کھولنا: دروازے کی کنڈی کھولنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرے ہے دال غنچہ در یہ ہزار سخن
چمن میں موجِ نسیم کی کھول کر زنجیر — ذوق

زنجیر کی جھنکار: زنجیر کی آواز۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہیں کوئی مانتا ہے رعبِ آوازِ جرس
گھٹنے والا ہے مری زنجیر کی جھنکار کا — ناسخ

زنجیر کی کڑی: حلقۂ زنجیر۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ساتھ میرے قصدِ نالے کا کیا ہر ایک نے
رہ گئیں منہ کھول کے کڑیاں مری زنجیر کی — رشید

قول فیصل: اسی کو خانۂ زنجیر کی کڑیاں بھی کہتے ہیں۔

دل کے بہلانے کی تنہائی میں یہ تدبیر کی
ہم کلام کرتے ہیں کڑیاں خانۂ زنجیر کی — رشید

زنجیر لگانا: ایک بستہ لگی ہوئی زنجیر کو، جس میں چاقو لگے ہوتے ہیں، دونوں ہاتھوں سے پیٹھ پر مارنا، اہل تشیع کے ماتم کا ایک طریقہ۔ اُردو مصدر، شیعوں کی خاص اصطلاح۔

زنجیر لگانا: بند کنڈی کا لگانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔
قول فیصل: اب اس جگہ کنڈی یا کنجی لگانا مستعمل ہے۔

زنجیر لگنا: (لازم) زنجیر چڑھنا، زنجیر بند ہونا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

گھر کے دروازے میں زنجیر لگی رہتی ہے
میری وحشت سے انھیں یہ خفقاں رہتا ہے — صبا

زنجیر میں جکڑنا: کسی کو زنجیر میں باندھنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

عام سودا ہے تمھارے گیسوئے پرپیچ کا
روز زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں دو چار — آتش

زنجیرہ: بٹا ہوا ڈورا جو زنجیر کی شکل کا بنایا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل: زنجیرہ کپڑے یا جوتے وغیرہ پر بنتا ہے۔ اہل لکھنؤ بس اسی معنی میں بولتے ہیں جیسے: "چاروں طرف زنجیرہ بنا دینے سے میز پوش کیسا خوبصورت معلوم ہو رہا ہے۔" میر نے بھی انھیں معنوں میں زنجیرۂ دامن کی ترکیب سے استعمال کیا ہے

زنجیرہ: لہریا، کنٹھا، چمپاکلی۔ اُردو، (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زنجیرہ بند: اس ہاتھی کو کہتے تھے جس کے اوپر ہودج اور تخت وغیرہ زنجیروں کے ذریعے سے کسے ہوتے تھے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔
مستعمل مصرف: چالیس ہاتھی زنجیرہ بند کیے ہیں اور ان پر تخت مرصع کھنچا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

زنجیرہ بندی: (کنایۃً) ایک چیز کا دوسری چیز کے واسطے لازم ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل: ان معنوں میں اب نہیں بولتے۔

زنخا: وہ شخص جس کی بات چیت اور حرکتیں عورتوں سے ملتی جلتی ہوں۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
قول فیصل: بقول صاحب نور اللغات فارسی میں "زنخ" ہے جس کے معنی ہیں "زن" (عورت)

زنخا: زنانہ، نامرد۔ وہ آدمی جو عورت کے کام کا نہ ہو۔ اُردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔
مستعمل مصرف: مُوا زنخوں کی طرح ہر وقت مٹکتا رہتا ہے۔

زنخ دان: ٹھوڑی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سرخ و سفید اس کی زنخ داں کہاں سے ہاتھ آئے
پایا کہاں ہے سیب نے یہ رنگ اور یہ آب — ہجر

زنخ زن: شرمندہ۔ فارسی ترکیب (کلیات میر)
قول فیصل: اب عام طور سے رائج نہیں۔

زندان: قید خانہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ایسے ناخوب ہوتے تو سماتے کیونکر
تنگ ہے خانۂ زنجیر سے زنداں اپنا — ناسخ

زنداں بان: زنداں کا محافظ، جیل کا داروغہ۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

گل مچایا جو زنجیر دل نے اسے زنداں بان
آج زنداں سے ہوا کون گرفتار جدا — قدیر

زنداں خانہ: جیل خانہ، قید خانہ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مثال صرف: افراسیاب نے کہا کہ اے اژدر جلد جا.... انھیں گرفتار کرکے زنداں خانۂ طلسم میں مقید کر۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل: اب زیادہ تر "قید خانہ" کہتے ہیں۔

زندانی: قیدی۔ فارسی، صفت۔ قلیل الاستعمال۔

مثال صرف: زندانی تنگ قید خانے سے خترق کے زنجیر شاہ میں مسلسل میدان جرخ میں آیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زندقہ: بے دینی، ظاہر میں ایمان اور باطن میں کفر۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوا تغیر احکام حق بہت مرغوب
فساد، زندقہ و کفر کو شیخ تھا محبوب — عشق

زندگانی (یا) زندگی: عمر، حیات، ہستی، جینے کی صورت و کیفیت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قفس تو تھیں ناتوانی بڑھی
(زندگانی) اجل سے یہ کچھ زندگانی بڑھی
تسلیم لکھنوی (صبح خنداں)

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
(زندگی) موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا — چکبست

زندگی اجیرن ہو جانا: زندگی دشوار ہو جانا، جینا مشکل ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف: اور بکتے ہی رہے اور وہ ہو چھول برتاؤ ہی دیا گئے۔ کہا تو کہا کہ معلوم ہوتا ہے زندگی اجیرن ہو گئی۔ ہمارے ہاتھ تمھاری موت بدی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔

زندگی (زندگانی) آخر کرنا: مرنے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فراق یار میں مر مرکے آخر زندگانی کی
رہا صدمہ ہمیشہ رنج و تعب کی جدائی کا — آتش

زندگی (زندگانی) بڑھنا: عمر بڑھنا، طول عمر ہونا، زمانۂ حیات میں اضافہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے — خواجہ میر درد

زندگی (زندگانی) تلخ ہونا: جان مشکل میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تلخ اپنی زندگی ایسی نہ تھی
اب جو حالت ہے کبھی ایسی نہ تھی — صفی لکھنوی (صحیفۃ القوم)

تری چاہت سے ہے زہر پی خدا جانے اثر کیا ہو
ابھی سے زندگی ہے تلخ آگے کیا خبر کیا ہوا
داغ دہلوی

قول فیصل: تکمیلی صورت "زندگی تلخ ہو جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے: "آزاد جائیں گے تو پھر اُن کی صورت دیکھنے کو ترس جاؤ گی۔ دن رات آنسو بہاؤ گی۔ زندگی تلخ ہو جائے گی۔" (فسانۂ آزاد)

زندگی (زندگانی) آخر ہونا: موت کا وقت قریب آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: تمام قوتیں ختم ہو چکیں زندگی آخر ہے اب اس دنیا میں چند روز کا مہمان ہوں۔

زندگی (زندگانی) بسر کرنا: (متعدی) عمر گزارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جان دینا کسی پہ لازم تھا
زندگی یوں بسر نہیں ہوتی (امراؤ جان ادا)

زندگی (زندگانی) بسر ہونا: (لازم) عمر گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: غریب کی زندگی کیونکر بسر ہو۔ گرانی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ بازار میں آگ لگی ہوئی ہے ہر چیز کا بھاؤ چڑھتا چلا جا رہا ہے۔

زندگی (زندگانی) بھاری ہونا: زندگی دوبھر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی قید جنوں میں نہیں بھاری اے عشق
کہ بلا ہو گلا طوق گراں بار پسند — رشک

زندگی بھر: عمر بھر، تاحیات، جیتے جی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وفا خطا تھی خطا میں نے زندگی بھر کی
اب اس کے بعد جو مرضی ہو بندہ پرور کی — دل رضا

زندگی (زندگانی) بیکار ہونا: زندگی فضول و بے فائدہ ہونا، جینا بے سود ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈوب مر چل کر کنوئیں میں زندگی بیکار ہے
دل میں آتا ہے یہی چاہ زنخ داں دیکھ کر — زکی

زندگی (زندگانی) پر خاک: ایسی زندگی پر لعنت۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں (زندگی)
غالب

ہوتے ہیں قلب و جگر چاک چاک تیرے بعد
ہے زندگانی دنیا پہ خاک تیرے بعد (زندگانی)

زندگی (زندگانی) تلخ کرنا:- ایسے تکلیف پہونچانا کہ لطف حیات باقی نہ رہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی تلخ نہ کر اپنے پرستاروں کی
دل بہت زیست سے اور ہجر کے بیزار نہیں
زہد

زندگی (زندگانی) تلخ ہونا:- ایسی تکلیف پہونچنا کہ جینے کا لطف جاتا رہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

تلخ میری زندگی ایسی نہ تھی
اب جو حالت ہے کبھی ایسی نہ تھی
مصحفی

قولِ فیصل:- اس کی تکمیلی صورت زندگی (زندگانی) تلخ ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے:- "ایسی فکر نہ کیجئے گا کہ میری بیوی کو خبر ہو جائے کہ میاں بھی عاشق زار بن بیٹھے ہیں ورنہ ہماری زندگی تلخ ہو جائے گی"۔ (فسانۂ آزاد)

زندگی (زندگانی) تلف کرنا:- زندگی برباد کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیوں عبث زندگی تلف کیجے
رنج اولاد ناخلف کیجے
تعلق

زندگی (زندگانی) تیر ہونا:- (زیر پائے مجہول) عمر بسر ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جام کوثر ہمیں جنت میں لے یا نہ لے
زندگی بادہ پرستوں میں ہوئی تیر تو کیا
شاد

قولِ فیصل:- یہ صرف عورتوں کے منھ سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔

زندگی (زندگانی) حباب ہے:- زندگی کو ثبات نہیں۔ اُردو صرف۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:- یہ جملہ زندگی کی ناپائیداری ظاہر کرنے کے لئے کبھی کبھی بول دیا جاتا ہے۔

زندگی (زندگانی) درکار ہونا:- زندگی چاہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف نثر:- ہم مجبور ہیں تم صاحب اختیار ہو یا چلے آؤ نہیں تو ہم کو بلاؤ اگر ہماری زندگی درکار ہو۔ (انشائے سرور)

زندگی چلتی پھرتی چھاؤں ہے:- دنیا کی زندگی ناپائدار ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جب کھلیں آنکھیں ہوئی ختم زندگی
چلتی پھرتی چھاؤں ہے یہ زندگی
مصحفی

زندگی (زندگانی) چند روزہ ہے:- زندگی بہت جلد فنا ہو جانے والی ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع چند روزہ یہ زندگانی ہے لا اعلم

زندگی (زندگانی) حرام ہونا:- زندگی تلخ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

لیکن یہ وہ نگیں ہے کہ رہتا ہے جس سے نام
دم بھر پسر جدا ہو تو ہے زندگی حرام
انیس

زندگی (زندگانی) ختم ہونا:- مر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی ختم ہوئی جب تو یہ آواز آئی
آ گیا میں ترے نزدیک بس اب دور نہیں
عزیز لکھنوی

زندگی دوبارہ پانا:- مرتے مرتے بچنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف نثر:- یوں تو میں اور سپہر آرا دونوں ممنون ہیں۔ آپ نے اس کی جان بچائی۔ آپ کی عنایت سے اس نے دوبارہ زندگی پائی۔ (فسانۂ آزاد)

زندگی (زندگانی) دو بھر ہونا:- زندگی وبال ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع زندگی ہوتی جو دو بھر پھر تو کیا تھا کچھ دقت شاد

قولِ فیصل:- ایسے محل پر بھی کہتے ہیں جہاں کہنا ہوتا ہے "قیامت تو نہیں آ گئی ہے" جیسے:- "میاں بیدھے آئے ہو یا جان وبال ہے۔ یا زندگی دو بھر ہے"۔ (فسانۂ آزاد)

یہ صرف عورتیں زیادہ استعمال کرتی ہیں۔

زندگی (زندگانی) رکھ لینا:- جلا لینا، مرنے سے بچا لینا۔ اُردو صرف، متروک۔

بات وہ سیکھ ساقی کی تم نے
پھر ادا رکھ لی زندگی تم نے
(گلشن عشق)

زندگی زندہ دلی کا نام ہے:- آدمی کو ہنس بول کے زندگی گزارنا چاہئے۔ اُردو مقولہ، فصیح، رائج۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں
لا اعلم

قولِ فیصل:- ایسے محل پر مندرجۂ بالا پورا شعر بھی پڑھتے ہیں مگر اس طرح کہ مصرعۂ اولیٰ الفاظ کے اُلٹ پھیر میں دوسری بحر میں ہو جاتا ہے یعنی فاعلاتن فاعلاتن فاعلن کے وزن پر مصرعۂ ثانی کا وزن رہتا ہے فاعلن مفتعلن فاعلان مندرجۂ بالا شعر بحر سریع میں ہے۔

زندگی (زندگانی) سے بیزار ہونا:- زندہ

رہنے کو دل نہ چاہنا۔ جینے سے نفرت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع زندگی سے بھی مرا جی ان دنوں بیزار ہے — غالب

قولِ فیصل:۔ اس کی مختصر صورت "زندگی سے بیزار ہو جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے: اللہ نے بڑی خیر کی ورنہ میں تو زندگی سے بیزار ہو جاتا۔ (فسانۂ آزاد)

زندگی (زندگانی) سے تنگ آنا (یا) ہونا:۔ زندگی کے ہاتھوں پریشان ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی مر جائیں یاں تک زندگی سے تنگ ہیں لیکن
(زندگی) نہیں ہے موت اپنی تیرے بیمار ووں کے نازوں میں — ظفر

مستعمل صرف:۔ مفلسی نے اب مضطر کیا ہو۔ (زندگانی) تہی دستی نے کاوا دیا ہے۔ زندگانی سے تنگ ہوں۔ ناچار جائے سے باہر ہو کے فلک سے برسرِ جنگ ہوں۔ (انشائے سرور)

زندگی (زندگانی) سے خفا ہونا:۔ جینے سے بیزار ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ خفا رہتے ہیں ہر دم گر الفت پر
زندگی سے یہ گنہگار خفا ہو کر نہ ہو — رشک

زندگی (زندگانی) سے سیر ہونا:۔ جینے کو دل نہ چاہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع سیر جاں کے شوق میں تھا زندگی سے سیر — انیس

قولِ فیصل:۔ لفظ "دل" کا اضافہ کر کے "زندگی سے دل سیر ہونا" بھی انھیں معنوں میں رائج و فصیح ہے۔

ع دل ہمارا زندگی سے سیر ہے — ناسخ

زندگی (زندگانی) سے طبیعت تنگ ہونا:۔ جان سے عاجز ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ترا لائے قتل کا کچھ آج ڈھنگ
نہ کیوں زندگی سے طبیعت ہو تنگ (طلسم ہوش ربا)

زندگی (زندگانی) سے ہاتھ اٹھانا:۔ زندگی سے مایوس ہونا، مرنے پر آمادہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کوچۂ قاتل میں میرا رشک کیا ہے آمادہ
پاؤں رکھا زندگی سے ہاتھ اٹھانے کے لیے — رشک

زندگی (زندگانی) سے ہاتھ دھونا:۔ مرنے پر آمادہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پاؤں رکھتا ہے جو آتش کوچۂ جلاد میں
زندگی سے ہاتھ دھو کر مرگ کا آمادہ ہے — آتش

زندگی (زندگانی) سے یاس ہونا:۔ جینے سے مایوسی ہونا، حیات باقی رہنے سے ناامیدی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی سے پھر بھلا کیوں یاس ہے
مرگ کا ہر وقت کیوں وسواس ہے — مصحفی

زندگی (زندگانی) شرط ہے:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں کہنا ہوتا ہے کہ "اگر زندہ رہے" بشرطِ حیات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی شرط ہے اے دل وہ کہاں جاتے ہیں
یہ تکلف بھی انھیں لے آئیں گے لانے والے — شرف

زندگی (زندگانی) عذاب ہونا:۔ جینے میں پریشانی ہی پریشانی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی ہو گئی عذاب مجھے
گزرے زاہد تجھے ثواب ہے ہم! — صبا

ع زندگانی عذاب ہے پیارے — الم

زندگی (زندگانی) کا اعتبار کیا:۔ دنیا کی زندگی کا بھروسہ نہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ زندگی کا اعتبار کیا ہے۔ یہ نیرا دھوکا ہے۔ (انشائے سرور)

زندگی کا جام پینا:۔ (متعدی) کسی کی سلامتی یا تندرستی کا جام پینا، کسی کی یاد میں شراب یا شربت کا پیالہ پی کر اس کی سلامتی کی دعا مانگنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ یہ طریقہ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

زندگی کا جواب دینا:۔ موت کے آثار نظر آنا۔

ایسا نہ ہو کہ آتے ہی آئے جواب خط
قاصد جواب زندگی مستعار دے — ذوق
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ محاورہ صرف "جواب دینا" ہے زندگی پر منحصر نہیں۔ طاقت بھی جواب دیتی ہے۔ آنکھوں کی بینائی بھی جواب دیتی ہے، چلنے میں پیر بھی جواب دیتے ہیں، ہمت جواب دیتی ہے۔

زندگی (زندگانی) کاٹنا:۔ گزر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ انسان چار دن کی زندگی اگر عزت کے ساتھ کاٹ دے تو کیا کہنا۔

پھر نہ کیوں پیارا ہو یہ آنکھوں کا تارا قوم کی
راحتِ دل، زندگانی کا سہارا قوم کی — صفی

زندگی (زندگانی) کا کیا بھروسا:۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ خستال کو بھی لیتا آیا کہ زندگی کا کیا بھروسا، اگر یک ایک اجل حضور کو اعلیٰ علیین کی سیر دکھائے تو خستال چھٹ پٹ قبل دے دے۔ (فسانۂ آزاد)

زندگی (زندگانی) کا مزہ : لطفِ زندگی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف :۔ حبیب سے سب پاس بیٹھنے والے چلے گئے زندگی کا مزہ باقی نہیں رہ گیا۔

زندگی (زندگانی) کٹنا : زندگی گزرنا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

زندگی حسن پرستی میں کٹی
غفلت و رندی و مستی میں کٹی مرزا رسوا

زندگی (زندگانی) کرنا : زندگی گزارنا۔ اُردو صرف، متروک۔

(زندگی) :۔
یہ حسرت تھی کہ ہم کس کس مزے سے زندگی کرتے
اگر ہوتا چمن اپنا، گل اپنا، باغباں اپنا میر

(زندگانی) :۔
دل کی بیماری سے طاقت طاق ہے
زندگانی اب تو کرنا شاق ہے میر

زندگی کے دن بھاری ہونا : زندگی دوبھر ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہوئے ہیں ایسے مجھے زندگی کے دن بھاری
کسی سے لاش بھی اُٹھے یہ احتمال نہیں بحر

زندگی (زندگانی) کے دن بھرنا : تکلیف میں زندگی بسر کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

(زندگی) آتا نہیں پاس جس پہ ہم مرتے ہیں
فرقت ہی میں زندگی کے دن بھرتے ہیں ناسخ

تجھ کو جو آغوش میں بھرتے نہیں
(زندگانی) زندگانی کے وہ دن بھرتے نہیں ناسخ

زندگی (زندگانی) کے دن پورے کرنا : زندگی تکلیف میں بسر کرنا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

مستعمل صرف :۔ "آمدنی کم، خرچ زیادہ جینے کا کوئی لطف نہیں۔ زندگی کے دن پورے کر رہا ہوں۔"

زندگی (زندگانی) کے دن تیر کرنا : (تیر۔ بیائے مجہول) عسرت اور مصیبت میں عمر بسر کرنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مستعمل صرف :۔ لاکھ فاقے ہوں مگر عزت کے ساتھ زندگی کے دن تیر کرنا چاہیے۔

زندگی (زندگانی) کے دن قلیل ہیں : بڑھاپا آگیا ہے، عمر کم رہ گئی ہے، مرنے کے دن قریب ہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف :۔ ظاہر میں صحت مگر علیل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کے دن قلیل ہیں۔ (انشائے سرور)

زندگی (زندگانی) کے دن گزارنا : عمر بسر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

گزارے میں نے جو دن زندگی کے گن گن کر
کہا نفس نے کہ باقی شمار ہے میرا نعاجت

زندگی (زندگانی) کے دن گزرنا : عمر بسر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ پوچھو ہم سے کیونکر زندگی کے دن گزرتے ہیں
کسی بے درد کی فرقت میں جیتے ہیں نہ مرتے ہیں مرزا رسوا

زندگی (زندگانی) کے دن گننا : موت کا منتظر رہنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

گزارے میں نے جو دن زندگی کے گن گن کر
کہا نفس نے کہ باقی شمار ہے میرا نعاجت

زندگی (زندگانی) کے لالے پڑنا : جینا دشوار ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف :۔ جس دن سے یہاں آیا ہوں بہت گھبرایا ہوں۔ دشمنوں کے پالے پڑے ہیں۔ زندگی کے لالے پڑے ہیں۔ (انشائے سرور)

زندگی (زندگانی) گزرنا : عمر بسر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع گزرتی ہو گی باآرام زندگی میری ذوقؔ

قولِ فیصل :۔ اس کا متعدی زندگی گزارنا بھی رائج و فصیح ہے۔

زندگی (زندگانی) گھٹنا : زندگی کا بتدریج کم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جتنی بڑھتی ہے اتنی گھٹتی ہے
زندگی آپ ہی آپ کٹتی ہے درد

زندگی مستعار : چند دن کی زندگی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

اب آؤ زندگی مستعار جاتی ہے
کرو نہ غمزے کہ فصلِ بہار جاتی ہے امیر

زندگی موت کسی کے ہاتھ ہونا : (کنایۃً) کامل اختیار ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

طائرِ رنگِ حنا ہوں چمنِ ہستی میں
زندگی موت ہو میری کف صیاد کے ہاتھ امیر

زندگی میں : حیات میں، جیتے جی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف :۔ باپ کی زندگی میں جتنا پڑھنا ہو پڑھ لو۔ ان کے بعد پھر نہ پڑھ سکو گے۔

قولِ فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم "زندگی بھر" بھی ہے جیسے :۔ "زندگی میں تم امتحان میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

زندگی (زندگانی) وبال ہونا : جینا دوبھر

ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ اگر زیادہ عرصے تک کھنچے زندگی وبالِ ہو۔ خدا جانے کیا حال ہو۔ (انشائے سرور)

زِندگی (زِندگانی) ہونا:۔ عمر بسر ہونا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مستعمل صرف:۔ میرے ماں باپ نے اس (زندگی) کھونٹے کے کھونٹے میں باندھا دوسرے (ان کے ماں باپ نے) انہیں اس کی گھٹی میں ڈال دی۔ چالیس ہوچکی زندگی۔ (فسانۂ آزاد)

جب جدا ایسا یار جانی ہو
(زندگانی) کہیے کس طرح زندگانی ہو (انشائے سرور)

زِندَہ بیٹ (بالکسر) جیتا، ذی حس۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ وہ زندہ گرفتار نہ ہوا تو فوراً ترکش سے تیر مار...... جگر کمان میں پیوستہ کر گیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زِندَہ بیٹ (رنگ کے لیے) مستقل، ہنگنے والی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زِندَہ:۔ بیٹ تروتازہ، سرسبز، شاداب۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زِندَہ باد:۔ (دُعا) زندہ رہو، آفریں، مرحبا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

چلا جو مرحلۂ شوق کو میں طے کرنے
پکارتا خضرِ شوق زندہ باد آیا　جلال

زِندَہ باش بیٹ (دُعا) سلامت رہو۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

زِندَہ باش بیٹ شاباش، مرحبا کی جگہ بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بہت کم بولتے ہیں۔

زِندَہ پیر:۔ وہ شخص جو زندگی میں تعظیم و تکریم کا مستحق ہو۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

لکھی جاتی ہے طاعت جو اطاعت ان کی کرتے ہیں
وہ زندہ پیر ہو جاتے ہیں جو جوگی ان پہ مرتے ہیں
شرف

زِندَہ جاوید:۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کیوں زندۂ جاوید نہ ہوں کشتۂ قاتل
ہے خضر پلاتی ہے انہیں آب بقا تیغ　امیر

زِندَہ چُنوانا:۔ زندہ دیوار میں چنوا دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ داروغہ کا بس چلتا تو خوجی کو کالے پانی ہی بھجوا دیتے یا زندہ چنوا دیتے۔ (فسانۂ آزاد)

زِندَہ در گور:۔ کمال ایذا اور تکلیف میں مبتلا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

یقین ہے زندہ در گور رہتے صبا ہو جائیں گے ہم تو
یہی عالم اگر جیتے رہا دل کے تکدر کا صبا

زِندَہ در گور ہونا:۔ بے انتہا تکلیف میں مبتلا ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ڈرپوک تھے اور تھے جو دل چور
بس موت سے سب تھے زندہ در گور　عاشق

زِندَہ دِل:۔ خوش طبع، خوش مزاج، ظریف۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

یہ آرزو ہے کہ ان کے شہید کہلائیں
وہ زندہ دل ہیں کہ مرتے ہیں اعتبار پہ ہم　امیر

زِندَہ دِلی:۔ خوش طبعی، ظرافت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں　ناسخ

زِندَہ دیوار میں چُنوانا:۔ سزائے موت کا ایک یہ بھی طریقہ تھا کہ آدمی کو زندہ دیوار میں چنوا دیتے تھے۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل شکن الفاظ سنوائے گئے
زندہ دیواروں میں چنوائے گئے　صفی لکھنوی

زِندَہ رکھنا:۔ بقید حیات رکھنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

یوں تو رکھتا ہے ہر اک شے کو یہ پانی زندہ
مجھ کو رکھے گی مری تشنہ دہانی زندہ　مؤلف

زِندَہ رہنا:۔ (لازم) جیتا رہنا، سلامت رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ پٹیالہ کا راجا مر گیا۔ اگر زندہ رہتا مجھ کو طلب کر چکا تھا۔ (انشائے سرور)

زِندَہ قوم:۔ ترقی یافتہ قوم۔ فارسی و عربی الفاظ۔ فصیح، رائج۔

زندہ ہے لیکن بحالِ احتضار
زندہ قوموں میں نہیں تیرا شمار　صفی

زِندَہ کرنا:۔ زندگی بخشنا، فرحت دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع بے دم تھے وہ خدا نے انہیں زندہ کر لیا شرف

زِندَہ مِثال:۔ سامنے کی مثال۔ فارسی و عربی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

اب بھی ہیں ایسے لوگ کہ جن سے سبق ملے
دل مُردہ ہے تو زندہ مثالوں کو دیکھیے　عزیز

زِندَہ مُرِید:۔ زن مرید، جورو کا غلام۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ "زن مرید" ہی کہتے ہیں ۔

زندہ نہ چھوڑنا : مار ڈالنا ۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج ۔

بھی زندہ نہ چھوڑیں گی ادائیں اُن کے جوبن کی
دو چیتا اور ڈھر کا آڑا جو چلنے میں اُبھرتے ہیں
مرزا رسوا

زندہ ہونا : بقید حیات ہونا ۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج ۔

زندہ ہیں تر ے مُرشے مُردہ ہیں تجھے زندے
اے کاش کوئی دیکھے عبرت کی نگاہوں سے صفی

دہ قبلہ و کعبہ کا مشہور عنسزا خانہ

زندہ ہونا : کسی دھات کے کشتے کا اپنی اصلی حالت پر آ جانا ۔ اُردو مصدر ۔ کیمیا گروں کی اصطلاح ۔

ذکر ذبیا نفس مُردہ کو ہوا آب حیات
مر کے یہ سیماب پھر زندہ دوبارہ ہوگیا ذوق

زندہ ہونا : بیمار نے بڑی مشکل سے بولنا یا جواب دینا ۔ غصے کے محل پر ۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ آزاد نے کہا ارے آپ زندہ تو ہو گئے ۔ میں تو سمجھا تھا کہ گورکن کی بن آئی ۔ مگر آپ نے موت کو بھی چوا بتائی ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ کوئی بے تکلف دوست جب بہت دن کے بعد ملتا ہے تو اس سے بہت غصے اور شکایت کے ملے جلے انداز میں پوچھتے ہیں کہ "زندہ ہو" مزاحاً بھی کہہ دیتے ہیں ۔

زندے : زندہ لوگ ۔ اُردو ، مذکر ۔

زندے ہیں تیرے مُردے مُردہ ہیں تیرے زندے
اے کاش کوئی دیکھے عبرت کی نگاہوں سے صفی

زِندیق : (بکسر اول و یائے معروف) بے دین، ملحد، خدا کے وجود کا انکار کرنے والا ۔ عربی، فصیح، رائج ۔

سُن کے معجز نظام ان کا کلام
کیا زندیق نے قبول اسلام (مثنوی سبیل نجات)

قول فیصل :۔ زندیق معرب ہے زندیک کا اور لفظ زندیک مرکب ہے زند (زردشت کی کتاب) اور یائے نسبت اور کاف تحقیر سے اس لفظ سے بے دین اور ملحد مراد ہے ۔ زندیق کی جمع زنادقہ ہے ۔

زن، زر، زمین : مشہور ہے کہ یہ دنیا کے تین لفظ فتنہ انگیز ہیں ۔ اُردو :

ہر جگہ ان تین زا کا ہو جہاں میں سب فساد
یعنی ہیں یہ تین چیزیں فتنۂ زن زر اور زمین
مروت (نور اللغات)

قول فیصل :۔ نثر میں مروجہ نشست الفاظ اس طرح ہے ۔ زر، زمین، زن ۔ جیسے : "زر، زمین، زن فساد کی جڑ" ۔ (اودھ پنچ)

زن سے بھاگنا : تیز بھاگنا ۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج ۔

اک لہجہ جڑے سے پھر وہ غیرت برق
زن سے بھاگی چمک کے صورت برق
(فسانۂ آزاد)

زن سے دوڑ جانا : تیزی سے دوڑ جانا ۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ میاں آزاد یہ خبر پاتے ہی تیر کی طرح زن سے دوڑ گئے ۔ (فسانۂ آزاد)

زن سے وہ ہو رہنا : بھاگ کے دور جا کھڑا ہوا ۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج ۔

محل صرف :۔ یہ کہہ کر بوسہ لیتے ہی کھسکے کہ کامنی زن سے وہ ہو رہی ۔ (کامنی از سرشار)

زَنگ : (بروزن رنگ) لوہے کا میل ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج ۔

مردو دہ اپنی ہنر پوشی سے جو مائے ہے دام
فی الحقیقت تیغ کو جوہر سے بہتر زنگ ہے سودا

زنگ : گھنٹی جو ناقے کے گلے میں پڑی ہوتی ہے ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال ۔

میری لیلیٰ کو اگر یہاں لے آئے
باندھوں ناقے میں زنگ سونے کا ناسخ

زنگ : زنگبار افریقہ کا ایک ملک ۔ فارسی ۔

ملک حلب میں آئیں افواج زنگ کی لطافت

قول فیصل :۔ اب زنجبار کہتے ہیں ۔

زنگ : کدورت، آئینے کا وہ میل جو ہلکا سبزی مائل ہوتا ہے ۔ فارسی لفظ، مذکر، فصیح، رائج ۔

ہے وقت گریہ خاصیاہ صنم کی یاد
بارش میں دل کے آئنے کو خوف زنگ ہے لطافت

زنگار : (بروزن تکرار) تانبے کا کسا ۔ نیلا تھوتھا ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج ۔

قول فیصل :۔ آئینے کے اس میل کو بھی "زنگار" کہتے ہیں جو ہلکا سبزی مائل ہوتا ہے ۔

آغاز سبزہ خط رخسار نے کیا
بے نور آئینہ ترا زنگار نے کیا زند

ایک قسم کے مرہم کو بھی ترکیب کے ساتھ "مرہم زنگار" نیز "مرہم زنگاری" کہتے ہیں ۔

ہے ایک پھاہا ہی فلک مرہم زنگاری کا تعشق

زنگار خوردہ : زنگ خوردہ ۔ فارسی صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ "زنگ خوردہ" بولتے ہیں ۔

زنگار کا پھاہا :۔ مرہم زنگار کا پھاہا۔ جس پھاہے سے زخم کی آلائش کٹ کر نکل جاتی ہے
اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کٹ دل سینے لگے کٹ کٹ کے پھوڑے کی طرح
داغؔ پھر آخر کو پھاہا ہو گیا زنگار کا　　ترقی

زنگاری :۔ زنگار کے رنگ کا، سبز، ہرا۔
فارسی، فصیح، رائج۔

شیخ ایک پھاہا سینۂ تنگ مرہم زنگاری کا　　تعشق

زنگاری :۔ آسمان کی صفت قرار دیتے ہیں
فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وہی شیشہ ہائے منبرو ہے گو غریب ال یہ پر
ہوائے چرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے　　آتش

قولِ فیصل :۔ استعارۃً مطلق آسمان کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے: "آخر وہ وقت آیا کہ زرنگیں آرائے زنگاری مشرق بکر و فر نمودار ہوا ظلمت شب رو بفرار لائی سفیدۂ صبح آشکارا ہوا"　　فسانۂ عجائب

زنگ آلود (یا) زنگ آلودہ (یا) زنگ خوردہ :۔ وہ دھات بالخصوص لوہا جس میں مورچہ لگا ہو، وہ آئینہ یا اسی قسم کی کوئی چیز جس پر ہلکے سبز رنگ کا میل جم جائے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

(زنگ آلودہ) :۔
زنگ آلودہ اک آئینہ سمجھی
دل کی آخر کوئی قیمت ہو گی　　صفی لکھنوی

(زنگ خوردہ) :۔
آنکھ کی پتلی میں کچھ صورت پرستی چاہیے
زنگ خوردہ آئینہ کرتا ہے کار سبز رنگ　　جگر

زنگ آنا :۔ آئینے وغیرہ میں ہلکے رنگ کی سبزی دوڑ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
مثال ندارد :۔

قولِ فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی زنگ لگنا لکھے ہیں، مگر زنگ آنا اور زنگ لگنا میں نازک سا فرق ہے، زنگ آنا آئینے کے لیے اور زنگ لگنا، لوہے وغیرہ کے لیے مستعمل ہے۔

زنگ بیٹھنا :۔ آئینے وغیرہ پر میل جمع ہونا۔
اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

صفائے دل کرا ابھی مقدور کرادل میں نہ مٹے کدورت
کر بیٹھ جائے گی بالفرض اس آئینے میں یہ زنگ ہو کر　　ذوق دہلوی

قولِ فیصل :۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے: "بیٹھ جانے کا تعلق گرد، کدورت سے ہے نہ کہ زنگ سے۔ زنگ بیٹھنا کوئی محاورہ نہیں، زنگ کسی چیز میں لگتا ہے"

اگر زنگ بیٹھنا کو محاورہ تسلیم کیا جائے گا تو ذوق کی دی ہوئی تشبیہ ناقص رہے گی۔ تشبیہ جبھی درست ہو گی جب مشبّہ اور مشبہ بہ دونوں ایک حکم میں ہوں۔ جیسے ہم کہیں ہمارا سارا خون آنسو ہو کے بہہ گیا۔ معلوم ہوا کہ خون بھی بہتا ہے اور آنسو بھی مشبّہ اور مشبہ بہ دونوں ایک حکم میں آگئے۔ ایک شعر "زنگ بیٹھنا" کا اور پیش کر رہا ہوں جو لکھنؤ اسکول کا ہے

اے جلا ساز کبھی پھر نہ صفائی ہو گی
زنگ آئینۂ دل میں جو ذری بیٹھ گیا　　شاد لکھنوی

زنگ جمنا :۔ آئینے وغیرہ پر میل بیٹھ جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

نہ دیکھیو دیکھیو آئینے کو زاہد کو دیتا ہے ہنول بردم
کہیں نہ جم جائے عکس اس کا رخ صفا پہ زنگ ہو کر　　داغؔ دہلوی

زنگ چھٹنا :۔ کدورت دور ہونا، میل دور ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

رہے گا خنجر پہ تیرے دھبا کہ تو نے بے جرم اس کو مارا
یہ داغؔ کا خون ہو ستمگر چھٹے گا ہرگز نہ زنگ ہو کر　　داغؔ دہلوی

قولِ فیصل :۔ اس کا متعدی زنگ چھڑانا بھی فصیح و رائج ہے

زنگ کھا جانا :۔ مورچے سے لوہے وغیرہ کا بوسیدہ ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

چربی زری بچا لیتی ہے تو تلواروں کو بھی
زنگ کھا جائے نہ چکنا میں اگر تلوار کو　　ناسخ

زنگ لگنا :۔ مورچہ لگنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

حسرت تر کش میں رکھے رکھے تو آل زنگ لگتا ہے
مجھے دے جیسے کے پہلو میں رکھ لوں تیر سے پیکاں کو　　امیر مینائی

زنگ نکلنا :۔ مورچہ دور ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ زنگ شمشیر نہ نکلے جو جگر تک پہونچے　　آتش

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر اس محل پر "زنگ چھوٹنا" بولتے ہیں۔

زنگولہ :۔ جرس، گھنٹا۔ فارسی، مذکر۔

انسان کا دم بزرع نہیں بولتا گھنگرو
زنگولہ یہی ہے کہ رہیک اجل کا　　قلق　　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ قلق نے گھنٹی کے معنی میں استعمال

کیا ہے۔

زنگولہ بہ: گھنگھرو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہتھیاروں کی جھنکار زنگولہ پائے رقاص بنی (طلسم ہوش رُبا)

زنگولے بجانا:۔ کمر میں بندھی گھنٹیوں کو بجانا۔ اُردو مصدر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدا نے کی کہیں سے کانوں میں اس کے جو آتی ہو
تو وہ بھی اس طرح سے اٹھ کے زنگولے بجاتی ہو
سودا

زنگی:۔ ملک زنگ کا باشندہ۔ حبشی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

شیخ سعدی وقت ہے آتش
تو ابو بکر سعد زنگی ہے
آتش

زنگی کی سیاہی کسی رنگ نہیں جاتی:۔ پیدائشی عیب مٹائے نہیں مٹتا۔ اُردو،

(محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زنگی ہَڑ:۔ کالی ہڑ، چھوٹی ہڑ۔ اُردو، مؤنث۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔ اطبّاء نسخوں میں "ہلیلۂ سیاہ" تحریر کرتے ہیں۔

زنِ مدخولہ:۔ گھر میں ڈالی ہوئی عورت، وہ عورت جو باقاعدہ بیاہ کے ذریعہ آئی ہو اور گھر میں ڈالنے سے پہلے اس کے ساتھ ہم بستری کر چکے ہوں۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ باپ کی زنِ مدخولہ بیٹے کے لیے قطعاً جائز نہیں۔

زن مُرید:۔ بیوی کا غلام، بیوی کے کہنے پر چلنے والا اور اس کے حکم کو ماننے والا، اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرنے والا۔ فارسی ترکیب۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایسے بھی زن مرید دیکھنے میں آئے ہیں کہ اگر بیوی صاحبہ کہیں کہ دن بھر دھوپ میں کھڑے رہو تو کھڑے رہیں گے۔

زن مُریدی:۔ بیوی کی غلامی، بیوی کی مرضی پر چلنا، بیوی کا ہر حکم ماننا، چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز۔ فارسی ترکیب، اُردو مصرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

طلبِ دُنیا کو کرکے زن مریدی، ہو نہیں سکتی
خیالِ آبروئے ہمتِ مردانہ آتا ہے
آتش

زنِ منکوحہ:۔ نکاحی بیوی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

زنند جامہ ناپاک گازراں بر سنگ

گندے اور کثیف کپڑے کو دھوبی پتھر (پاٹے) دے دے مارتے ہیں۔ یعنی ہمیشہ نقص چیز پر سختی نازل ہوتی ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زِنہار، زینہار بہ: امان، پناہ۔ فارسی،

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اُردو سے اس لفظ کا کوئی تعلق نہیں۔

زِنہار، زینہار:۔ کلمہ تاکید از تنبیہ کا ہرگز

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں ہمیشہ اس کی منفی صورت استعمال کی گئی۔ البتہ غالب نے اثبات کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ جو نہ پہلے عام طور سے رائج تھا نہ موجودہ دور میں استعمال ہوتا ہے۔

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل
زنہار اگر تمہیں ہوسِ ناؤ نوش ہو
غالب

زِنہار، زینہار:۔ نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سچ پوچھو تو اُردو کی نقط چاٹ زباں ہے
مضموں نہیں کر جاتا زنہار وہ تحریر
(رسالۂ عبرۃ الغافلین)

زَوّار بہ: (بالفتح) بہت زیارت کرنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اب لوگ کہیں گے نجف و کرب و بلا کے
زوّار ستایا گیا روضے میں رضا کے
دبیر

قولِ فیصل:۔ مطلق زائر کو بھی زوّار کہہ دیتے ہیں۔ واؤ نون کے ساتھ اس کی جمع زوّاروں بھی کبھی کبھی استعمال کر دیتے ہیں۔

حیدرؑ بھی نگہبان ہیں زوّاروں کے دن رات
افسوس کہ کچھ آپ نے پوچھی نہ مری بات
دبیر

"زوّاروں" کی جگہ "زائروں" زیادہ ہے۔

زُوّار بہ: (بالضم) زائر کی جمع، زیارت کرنے والا۔ عربی، مذکر۔

قولِ فیصل:۔ اُردو میں بالفتح زبانوں پر ہے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بالضم بھی بول دیتا ہے مگر بہت کمی کے ساتھ۔ عام بول چال میں زائر کی جمع "زائرین" زیادہ مستعمل ہے۔

زَوال:۔ تنزل، انحطاط، کمی، اُتار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سیکڑوں ہی تجھ میں تھے اربابِ جاہ اصحابِ قال
فی الحقیقت اک زوالِ قوم تھا تیرا زوال
نقوی لکھنوی (مرثیۂ القوم)

قولِ فیصل:۔ اس لفظ کا استعمال آفتاب اور آئینہ کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ زیادہ ہے

رکھتا ہو چرخ اوج کسی کا کب ایک دن
ہوتا ہے دوپہر میں زوال آفتاب کا
ناسخ

زَوالِ آفتاب:۔ سورج کا خطِ نصف النہار سے گزرنا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نمازِ ظہر کی فضیلت کا وقت زوالِ آفتاب کے بعد فوراً ہی آجاتا ہے۔

زَوال آنا:۔ انحطاط ہونا، تنزل ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

عرصہ ہوا کہ مرگئے عباس خوش خصال
تھی ظہر آفتاب پہ آیا ہے جب زوال
(تعشق)

قولِ فیصل:۔ شاعر نے آفتاب پر زوال آنا استعارۃً کہا ہے جس کا مفہوم ہے مرجانا آفتاب پر زوال آنا اپنے حقیقی معنی میں استعمال نہیں ہوتا حقیقی معنی میں عام طور سے آفتاب کو زوال ہونا بولتے ہیں۔

زوال پذیر:۔ فنا ہونے والا، تغیر پذیر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کمال ہو یا دولت ایک دن اس کا زوال پذیر ہونا ضروری ہے۔

زَوال کا وقت:۔ وہ وقت جب آفتاب خطِ نصف النہار سے ہٹے، دوپہر کے بعد کا وقت۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس وقت تمہارا باہر جانا مناسب نہیں ہے، زوال کا وقت ہے۔ نماز پڑھ لو تو جانا۔

زوال ہونا:۔ دوپہر ڈھلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کس طرح یار کے رخِ روشن سے دوں مثال
ہوتا ہے آفتابِ فلک کو زوال روز
(لطافت فرزند امانت)

زَوائد:۔ (زائدہ کی جمع) فضول، خارج از بحث عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مرحوم بہت محتاط شاعر تھے۔ ان کا کلام عیوب و زوائد سے پاک ہے۔

زَوج:۔ (بڑ) جفت، جوڑا، فرد کی ضد۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زَوج:۔ (مذکر) زن و شوہر میں سے ہر ایک کو فرداً فرداً کہتے ہیں۔ عربی، مذکر۔

کہا بیٹھا قسم کر اب کی باری
بیٹا جو نہ دے جناب باری
اقبال کا کچھ نہ جائے گا اوج
کر ڈالیے زوجِ دختر و زوج
(گلزارِ نسیم)

قولِ فیصل:۔ مثال میں "زوج" بیوی کے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی بجائے زوجہ کے زوج کہا گیا ہے۔ مگر اب عام طور سے زوج بمعنی شوہر ہی استعمال ہوتا ہے جیسے "زوجِ بتول"، مؤلف غیاث نے لکھا ہے کہ فقہائے متاخرین مادہ کو "زوجہ" اور نر کے معنی میں زوج بولنے لگے جو اہلِ لغت کے نزدیک غلط ہے چنانچہ ابن حاجب لکھتے ہیں کہ نر اور مادہ کو مجموعی طور سے زوج کہنا خطا ہے ہر ایک کو فرداً فرداً زوج کہنا چاہیئے اور مجموعی حیثیت سے دونوں کو زوجان یا زوجین کہنا چاہیئے۔

زَوج:۔ (بڑ) وہ عدد جس کی تنصیف بغیر کسی کمی کے ہو سکے جیسے چار کا عدد۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زوج الزوج:۔ وہ عدد جو دو پر تقسیم ہو کر پھر دو پر بٹ سکے۔ جیسے ۸۔۱۶۔۳۲ وغیرہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زوج الفرد:۔ وہ عدد جو جفت و طاق دونوں پر بٹ جاتا ہے جیسے ۶، ۱۰، ۱۲، ۱۸ وغیرہ۔ عربی، مذکر۔
قولِ فیصل:۔ اس کا تعلق اُردو سے نہیں ہے۔

زوجہ:۔ جورو، بیوی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جس طرف کہ اجلال دیکھ رہا ہے اور وہ عورت جھانک رہی ہے یہ بھی سلیمان کی کوئی زوجہ یا دختر ہے بس یہ خود خیال کر کے اسی پردے کی جانب آیا۔ (طلسم ہوش ربا)

زوجۂ مطلقہ:۔ طلاق دی ہوئی عورت۔ فارسی، مؤنث، اصطلاح فقہ۔

زوجۂ ممتوعہ:۔ وہ عورت جس سے متعہ کیا ہو۔ فارسی، مؤنث، اصطلاح فقہ۔
قولِ فیصل:۔ یہ حضرات اہلِ تشیع کی خاص اصطلاح ہے۔

زوجۂ منکوحہ:۔ بیاہی ہوئی عورت، وہ عورت جس سے نکاح کیا ہو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زَوجیت:۔ (بفتح زا و کسر جیم و یائے مشدد مفتوح نیز بتخفیف) بیوی کا بننا، شوہر بننا، تزویج۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ پہلے مسماۃ کا نام ڈھونڈھو اس کے بعد زوجیت کا خانہ دیکھو کس کا نام ہے۔
قولِ فیصل:۔ اُردو والوں نے یہ مصدر عربی قاعدے سے بنا لیا ہے۔

زوجیت میں آنا:۔ کسی کی بیوی بننا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب سے نواب صاحب کی زوجیت میں آگئی ہیں، مسماۃ کا دماغ خراب ہوگیا ہے۔

زمین پر پاؤں نہیں رکھتیں۔
قولِ فیصل:۔ کسی کے عقد میں ہونا کے معنی میں زوجیّت میں ہونا بھی بولتے ہیں۔ اور زوجیت میں داخل ہونا بھی مستعمل ہے۔

زوجیّت میں لانا:۔ نکاح میں لانا، کسی عورت سے عقد کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
مثالِ صرف:۔ صاحبانِ احتیاط جب کسی عورت کو اپنی زوجیت میں لانے کا ارادہ کرتے ہیں تو پہلے اس کے خاندانی حالات اور نام و نسب وغیرہ کو معلوم کرتے ہیں۔

زَوجَین:۔ زوج کا تثنیہ۔ زن و شوہر۔ عربی، مذکر، عربی دانوں کی زبان۔

زُود:۔ شتاب، جلد۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جاتا ہے چلا قافلہ اس جا سے پس و پیش
پر منزلِ مقصود کو کوئی زود کوئی دیر
(رسالہ عبرۃ الغافلین)

قولِ فیصل:۔ تنہا کم بولتے ہیں دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کے زیادہ بولتے ہیں جیسے زود گو، زود پشیماں اور زود اثر وغیرہ۔

زود اثر:۔ جلدی اثر کرنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مضمحل قوتِ احساس ہوئی جاتی ہے
چارہ گر کوئی دوا زود اثر ہے کہ نہیں — صفی

زودا زود:۔ بہت جلدی۔ اُردو، متروک۔
ع تارِ ریشم کا بھجواؤ زودا زود
(بہشت گلزار)

زود آشنا:۔ بہت جلد گھل مل جانے والا، جلد یار بن جانے والا۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

زود پشیماں:۔ بہت جلد پچھتانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا — غالب

زود رَس:۔ تیز فہم۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

زود رنج:۔ جلد خفا ہو جانے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اے زود رنج تجھ پہ جو لوگ جان دیں گے
رہ رہ کے تربتوں میں ان کو عذاب ہوگا — صبا

زود رنجی:۔ ذرا ذرا سی بات پر بگڑ جانا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

زود رنجی اس قدر بیجا ہے اے آئینہ رو
کیوں مکدر ہے سوالِ بوسہ کچھ گالی نہیں — شعور

زود فربہ (یا) زودِ لاغر:۔ وہ شخص جو اپنی رائے جلد جلد بدل دے۔ فارسی ترکیب، صفت، متروک۔

زود فربہ نہیں کوئی ہم سا
مست تعبیر عیش خواب ہوئے — شعور

زود فہم:۔ بات کی تہ کو جلدی پہونچ جانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
مثالِ صرف:۔ میں ابھی بات کو ختم بھی نہیں کر پایا تھا کہ وہ سمجھ گئے۔ بہت زود فہم انسان ہیں۔
قولِ فیصل:۔ تیز فہمی کے معنی میں تانیث کے ساتھ زود فہمی بھی بولتے ہیں، وہ بھی فصیح ہے۔

زود گو:۔ جلدی شعر کہنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔
مثالِ صرف:۔ دلّی کے مشاعروں میں ایسے زود گو شاعر بھی کر شاعر ہوتے ہیں جب بھی پڑھنے کے لیے بیٹھے کہتے چلے جا رہے ہیں، پڑھتے چلے جا رہے ہیں۔
قولِ فیصل:۔ جلدی شعر کہنا زود گوئی ہے جو مؤنث و فصیح ہے۔

زود نویس:۔ (یائے معروف) جلد لکھنے والا، تیز لکھنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
مثالِ صرف:۔ وقت کم رہ گیا ہے کسی زود نویس کاتب سے لکھوائیے ورنہ کتاب وقت سے نہیں نکل سکتی۔

زُور:۔ (بروزنِ نُور) دغا، فریب، مکر، جھوٹ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دے گا غمِ فراق مجھے بعد وصلِ یار
اے آسمان یہ بھی ترا ایک زور ہے — ناسخ

قولِ فیصل:۔ عطفی و اضافی ترکیبوں کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے، تنہا بہت کم بولتے ہیں۔

(عطفی) شیطاں بھی آدمی ہے جو کرتا ہے مکر و زور
اور ہادیٔ رہنما ہے سو ہے وہ بھی آدمی
نظیر اکبرآبادی

(اضافی) ۔ شاد صاحب ایک ہی مرشد بڑے ہی مرشد بڑے ہی کا رنگ باز۔ حقہ سالو دور، جامۂ زور برسر۔ (فسانۂ آزاد)

زَور:۔ (بروزنِ گَور) قوت، توانائی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زخم ان آنکھوں کے کھنچنے کو نہ وہ لب کر سکے
ان لبوں پر زور چل سکتا نہیں اعجاز کا — آتش

زور:۔ قابو، اختیار، بس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے خدنگِ نظر کے متوالوں کا جھگڑا پر جاؤ
محتسب کا زور کچھ جب نہ قاضی کا دباؤ — صفی

زُوَر: بہت۔ اردو، متروک۔

یہ زور آتشیں رنگ جمائے گرمی کی
ترکی تجلی کا قائل صورت سپند ہوا — آتش

زور: عجب، عجیب وغریب، انوکھا۔ اردو، متروک۔

مے کشی مجھ سے چھڑاتا ہے بزور
ساقیا زاہد بھی کوئی زور ہے — ناسخ

زور: خوب، اچھا، عمدہ۔ اردو، متروک۔

یار کا آستاں پایا ہے
زور دل نے مکاں پایا ہے — جرأت

زور: زبردستی، دباؤ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مثال صرف: یہاں زور نہیں ظلم نہیں انصاف کی عدالت ہے۔

زور: کوشش، سعی، جدوجہد۔

(نثر) اس جگہ کے لئے آپ نے بڑا زور لگایا۔
(نور اللغات)

قول فیصل: یہ معنی ہمارے اس وقت پیدا ہوں گے جب "زور لگانا" کہیں گے۔

زور: وہ سہارا جو ایک مہرے یا پیادے کو دوسرے مہرے یا پیادے سے ہوتا ہے۔ اردو، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

دنیا تمام بازی شطرنج باز ہے
مہروں کی طرح ایک پہ ایک زور پر — صبا

زور: سہارا، حمایت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بے ابر زور پیتے نہیں واعظو شراب
کرتے ہیں بےگناہ بھی رحمت کے زور پر — قلق

زور: ظلم، حکومت، طاقت، [illegible] غرور۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

مثال صرف: بچی جان جائداد پر بہت ناز کرتی تھیں لڑکے نے سب اڑا دیا۔ خدا نے سب زور اڑھا دیا۔

زور اڑھینا: لازم، غرور ڈھینا، حکومت یا طاقت کا زوال ہو جانا۔ اردو صرف،
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں "زور اڑھا جانا" بولتی ہیں۔

زورا زوری: زبردستی، ہاتھا پائی کرکے۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ ہندی کا گیت ہے "شیام گھونگھٹ پٹ کھول زورا زوری"
(فرہنگ اثر)

قول فیصل: زورا زوری کا مفہوم ہے زبردستی سے، دباؤ سے۔ لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے اسی معنی میں بولتی ہیں جیسے: "ان کی زورا زوری سے فلاں کام ہو گیا ورنہ نہ ہوتا۔"

زور آزمانا: (مصدر) طاقت آزمانا، طاقت دکھانا، زور دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ ایسا کون سا انداز گفتگو ہے ذوق
کہ جس پہ زور طبیعت تم آزماتے ہو — ذوق

زور آزما ہونا: جنگ کرنا، لڑنے پر آمادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: وہ ایسا پہلوان ہے جس سے زور آزما ہونا اپنی موت کو دعوت دینا ہے۔

زور آزمائی: طاقت آزمانا، قوت دکھانا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثال صرف: کوئی بھی پتلے آدمی سے کیا زور آزمائی کرے جو کسی زور آور پہلوان سے لڑ جاتا ہیں۔

قول فیصل: اس کی اردو جمع "زور آزمائیاں" بھی مستعمل ہے جیسے: "تماشائیوں کی زور آزمائیاں عاشق تنوں کی گھاتیں۔"
(فسانۂ آزاد)

زور آنا: قوت آنا، جسم میں طاقت آنا، توانا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: بیماری سے اٹھے ہو ایسی غذا میں استعمال کرو کہ ہاتھ پاؤں میں زور آئے۔

زور آور: قوی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثال صرف: حاکم طلسم افراسیاب جادو شہنشاہ ساحراں نہایت زور آور ہے کہ نہیب شمشیر سے اس کے سرکشان دہر کانپتے اور تھرّاتے ہیں۔
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل: اردو میں اس کی جمع واں کے اضافے سے "زور آوروں" مستعمل ہے۔

ہوا میں اڑ گئی زور آوروں کی مٹی تک
نشان تربت افراسیاب کیا ہو گا — عشق

اس کی فارسی جمع "زور آوراں" بھی اضافت کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔

زور آوری: طاقت، توانائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زور آوری سست ہوئی میں تو نے کیا ہے
اس شعر کے مضمون کو نئی طرح سے تحریر
(رسالۂ عبرۃ الغافلین)

زور آوری: زبردستی، زور دکھانا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع نگہ شوق کی زور آوریوں کو دیکھا — امیر

زورِ بازو :- اپنی ذاتی قوت ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

کبھی سیرِ نیاز دل سے کوہ کن نے کوہ کو کاٹا
محبت یہ نہیں جو زورِ بازو اس کو کہتے ہیں　　ذوقؔ

زورِ بازو سے :- بازوؤں کی قوت سے ، اپنی ذاتی قوت سے ۔ اُردو صفت ، فصیح ، رائج ۔

مستعمل صورت :- میں نے اتنی جائداد اپنے زورِ بازو سے بنائی ہے ۔

زور باندھنا :- قوت پکڑنا ۔ اُردو صفت ، غیر فصیح ، رائج ۔

تیلہ رُخ دیکھ وہ گھنگھور گھٹا اُٹھی ہے
باندھ کر آج بڑا زور گھٹا اُٹھی ہے
صفیؔ لکھنوی (صحیفۂ القوم)

قولِ فیصل :- "زور باندھ کر" جیسا کہ صفیؔ مرحوم نے نظم کیا ہے بالعموم رائج نہیں شاعرانہ تصرف ہے ۔ عام طور سے بولتے ہیں "زور باندھا" یا "زور باندھا ہے" ۔

(باندھا ہے) :

اب خدا جانے تری پلکوں نے کیا باندھا ہے زور
پہلے تو لوگ ان کی سیکڑ دل میں یوں اُتری دیکھی
بہادر شاہ ظفرؔ

"میاں آزاد لشکر خواب میں تھے کہ نشے نے وہ زور باندھا کہ سبزہ زار پر دھم سے گر پڑے ۔" (فسانۂ آزاد)

بارش ، مینہ اور بادل وغیرہ کے لئے بھی کہتے ہیں جیسے :- "مینہ نے بڑا زور باندھا ہے" ۔ (فرہنگ اثر)

تاریکی اور ہوا وغیرہ کے لئے بھی بولتے رہیں جیسے "ایک دفعہ ہی بجلی تو کئی اور رعد نے گرجنا شروع کیا ۔ پھر تاریکی نے وہ زور باندھا کہ کالے کوسوں تک کالی کالی گھٹا ہی نظر آتی تھی اور ہوا نے سروں سن کرتی جاتی تھی ۔" (فسانۂ آزاد)

"ہوا نے پھر زور باندھا کہ بادل اور بھی اور پر اُڑ چھو ہو گئے ۔" (فسانۂ آزاد)

صاحب نوراللغات نے اسے دہلی تک محدود کر دیا تھا اور ظفرؔ کا مندرجہ بالا شعر لکھا تھا ۔

زور بل :- قوت ۔ اُردو ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج ۔

نہ آسماں ناز قوت نہ کر
یہاں سام کا زور بل ڈھے گیا　　شادؔ لکھنوی

زور بھرنا :- طاقت حاصل کرنا ۔ اُردو صفت ، (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :- کوئی مثال بھی نہیں دی ، بہرحال اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ۔ زور بھرنا کا مفہوم ہے کسی میں قوت پیدا کرنا ۔ اور لیل بھی ہے گوٹ سے (گوٹ گوٹ کے) زور بھرنا ۔

گوٹ کر جو زور سودا اس پری نے بھر دیا
زیور بھی چڑھتے نہیں اپنی نظر پر ان دنوں　　آتشؔ

زور پر :- کمال پر ، انتہا پر ، ترقی پر ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :- ان معنی میں زیادہ تر بصیغۂ جمع "زوروں پر" مستعمل ہے اور یہی زیادہ فصیح بھی ہے ۔ جیسے :- "کوئی اُمید نہیں تھی کہ الکشن میں جن سنگھ کی سیٹ سے کامیاب ہو جائیں گے مگر خلاف اُمید بہت زیادہ کامیابی حاصل کی ۔ کیوں نہ ہو آج کل ان کا نصیب زوروں پر ہے" ۔

زور پر :- سہارے پر ، بھروسے پر ۔

اُردو صفت ، فصیح ، رائج ۔

بے ابر رند پیتے نہیں وا عظو شراب
کرتے ہیں یہ گناہ بھی رحمت کے زور پر　　قلقؔ

زور پڑنا :- کسی وزنی چیز کا دباؤ پڑنا ۔ اُردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

مستعمل صورت :- ڈاکٹر صاحب مجھے بھوک تو نہیں تھی مگر اس خیال سے کھانا کھا لیا کہ ممکن ہے کہ زور پڑنے سے اجابت ہو جائے مگر نہیں ہوئی ۔

زور پڑنا :- دبایا جانا ، پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا جانا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مستعمل صورت :- اس نے دیکھا کہ ہر اول پر زور پڑا اور تھوڑے طور ہوا ہے ۔ (دربارِ اکبری)

زور پڑنا :- مجبور کیا جانا ، کسی بات کو ماننے پر مجبور کیا جانا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مستعمل صورت :- وہ کبھی صلح نہ کرتے مگر جب عدالت کی طرف سے زور پڑا تو مجبور ہو گئے اور صلح کر لی ۔

زور پڑنا :- (آنکھوں کے لئے) طاقت صرف ہونا ، زیادہ محنت پڑنا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مستعمل صورت :- اتنا کوئی نہیں ہے کہ دو حرف لکھ دے ، اللہ بچائے آنکھوں پر زور پڑنے کی نوبت نہ آئے ۔ (انشائے سرور)

زور پکڑنا :- قوت حاصل کرنا ۔ اُردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

آفت کا زور ضعف پکڑتا ہے ہجر میں
انساں تو کیا ہے دیو پکڑتا ہے ہجر میں　　صباؔ

زور پہونچنا :- مدد پہونچنا ۔ اُردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

پہونچا کہ لشکر نالوں سے ہے یہ زور
ہر نالے کی ہر دشت میں دریا پہ چڑھائی　　ذوقؔ

قولِ فیصل: لکھنؤ میں ایسے محل پر "زور پہونچنا" یا "ٹھنک پہونچنا" بولتے ہیں۔

زور پیدا کرنا ۱: طاقت بڑھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

(یکی) آنکھوں میں رہا تو نازنیں ہی اے عشق
پہلو اٹھا اب زور پیدا کرکے یا گھر رہا آتش

زور پیدا کرنا ۲: کمال بہم پہونچانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: اس وقت ابرق نے کیا بڑا زور (تو نے تحریر میں) پیدا کیا ہے یہ بھی شہنشاہ کی عنایت۔
(طلسم ہوش ربا)

زور پیدا کرنا ۳: کلام کو پُر تاثیر کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: ان کے لفظوں کی ترکیب میں ایک خداداد قوت ہے جو کلام میں سارا زور پیدا کرتی ہے۔
(دیوانِ ذوق مرتبہ آزاد)

زور ٹوٹنا: زور دبانا، گھمنڈ ٹوٹ جانا، قوت زائل کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

زور ان کے ہر اک کسب میں اللہ نے توڑے
پر جو بھی بچے چھیلی بُت اسد اللہ نے توڑے انیس

زور ٹوٹنا: زور گھٹنا، غرور ٹوٹ جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: اس بدمعاش کو اپنے ساتھیوں پر بڑا ناز تھا مگر سب ساتھی ایک ایک کرکے جیل پہونچ گئے سارا زور ٹوٹ گیا۔

زور جانور ہیں: بڑے احمق ہیں۔ اُردو عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قولِ فیصل: یہ بھی لکھ دینا چاہیے تھا کہ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

زور جتانا: حکومت جتانا، دباؤ ڈالنا، ظاہر کرنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

ذرا تو یار کو اے صبر زور کو نہ جتا
پچھاڑتا ہے یہ جس کو ہر پہلوان سنتا آتش

زور چلانا: (متعدی) زبردستی یا رعب سے کوئی کام لینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زور چلنا: (لازم) بس چلنا، قابو چلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

اکیلے کا کہیں دو سرکشوں سے زور چلتا ہے
دوپٹہ لاکھ سینے پر سنبھالو کب سنبھلتا ہے جلال

قولِ فیصل: سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے مثال میں بھی استفہام ہے جس سے نفی کا پہلو نکلتا ہے۔

زوردار ۱: قوی۔ فارسی ترکیب، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: قوی سے اگر طاقت ور انسان یا حیوان مراد لیا جائے تو زوردار کے معنی قوی درست نہ ہوگا۔ جیسے کہیں کہ بہت زوردار پہلوان ہے تو غلط ہوگا۔

زوردار ۲: عمدہ نظم یا نثر یا جوشیلی اور مدلل تقریر۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: بمبئی کے مشاعرے میں جناب مجاز کی تقریر تو زوردار تھی ہی لیکن مجروح سلطان پوری کی زوردار غزل نے مشاعرے کو لوٹ لیا۔

زوردار ۳: جوش میں بھرا ہوا، زبردست، پوری قوت کے ساتھ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثال مصرف: ہندستان کی فوجوں نے اتنا زوردار حملہ کیا کہ دشمنوں کی فوجوں کو پسپا ہونا پڑا۔

قولِ فیصل: تیز بارش کے لیے بھی کہتے ہیں۔ جیسے "بڑی زوردار بارش ہو رہی ہے۔"

زوردار ۴: وہ پتنگ جس کے اڑنے میں ڈور خوب تنی رہے اور جھول نہ رہے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ ان معنوں میں "زوردار" نہیں بولتے۔

زوردار ۵: عمدہ، حسین، خوبصورت۔ اُردو، صفت، بازاری زبان۔

مثال مصرف: نہ معلوم کہاں سے بڑی حسین عورت پکڑ کے لایا ہے میں نے خود دیکھا ہے بڑا زوردار مال ہے۔

زور دکھانا: قوت دکھانا، غلبہ دکھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

گر یونہی ضعف قلب دکھائے گا اپنا زور
لب تک اخیر وقت دُعا بھی نہ آئے گی داغ

زور دلانا: بڑے پہلوان کا اپنے چھوٹے پہلوانوں سے اس طرح کشتی لڑنا کہ ان کو دم آ جائے۔ اُردو مصدر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

طفل آسا لڑائیں ہاتھوں پر
زور ان کو دلائیں ہاتھوں پر قلق

قولِ فیصل: اس کا متعدی (متعدی المتعدی) "زور دلوانا" بھی رائج ہے۔

کئی چھتوں کو زور دلوا کے
خوب زوروں کو کشتی کھلواتے سودا

موجودہ دور میں اس محل پر "زور کرانا" زیادہ زبانوں پر ہے۔

زور دے کے پڑھنا: تیز آواز سے پڑھنا، جوش کے ساتھ پڑھنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

معلق صرف :۔ جہاں آنگ سادگی سے پڑھتے رہے
محفل خاموش رہی جہاں سے زور دے کے پڑھنا
شروع کیا وہاں سے محفل کا رنگ ہی اور تھا۔

زور دینا :۔ قوت دینا، زور بڑھانا۔ اُردو
صرف، فصیح، رائج۔

ع: ناواں کو جو دے زور حمایت تیری ذوق

زور دینا :۔ کسی لفظ کے تلفظ کو خاص لہجے سے
ادا کرنا جس سے ظاہر ہو کہ یہ لفظ قابلِ توجہ ہے۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلق صرف :۔ وہ اپنی تقریر میں مناسبت لفظی
کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ باغ کا ذکر کرتے کرتے
ایک جگہ کہنے لگے پھولوں کو دیکھ کے میرا دل
باغ باغ ہو گیا۔ لفظ باغ باغ پر زور دے
کے ایسے لہجے سے ادا کیا کہ مجمع پھڑک گیا۔

زور ڈالنا :۔ دبانا، مجبور کرنا، دباؤ ڈالنا۔
اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

معلق صرف :۔ دوسرا فریق صلح پر راضی نہیں ہے
اگر آپ زور ڈالیں تو بہت ممکن ہے کہ وہ راضی
ہو جائے اور صلح کر لے۔

زور ڈھے جانا :۔ غرور جاتا رہنا۔ اُردو صرف،
غیر فصیح، رائج۔

تو آسماں ناز قوت نہ کر شاد لکھنوی
یہاں سام کا زور بل ڈھے گیا (کہ سہ وغیرہ توانائی)

قولِ فیصل :۔ زور ڈھا جانا صحیح ہے۔

زور زور :۔ بلند آواز سے۔ اُردو صرف، غیر فصیح،
رائج۔

معلق صرف :۔ اے بچو! دیکھو زور زور باتیں نہ
کرو نماز ہو رہی ہے۔

قولِ فیصل :۔ اس محل پر سے کے اضافے
کے ساتھ "زور زور سے" کہنا صحیح ہے۔ اس کا
استعمال زیادہ تر باتوں کے ساتھ ہے۔

زور زور، زور سے، زور زور سے :۔
طاقت سے، تیزی سے۔ جیسے :۔ مینہ زور سے
برسنا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر صرف "زور سے"
بولتے ہیں۔ زور زور یا زور زور سے کا استعمال
باتوں کے ساتھ ہے۔

زور زور، زور سے، زور زور سے :۔
سختی سے جیسے زور سے تھپڑ مارا۔
(زمرہ) زور زور پڑھا دیا (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر صرف
"زور سے" کہتے ہیں تکرار نہیں بولتے۔

زور رُکنا :۔ کسی کے زور کو کارگر ہونے
نہ دینا۔ اُردو صرف و فصیح، رائج۔

انگلیاں پانچوں تر او دست نگاریں توڑے
ایک زور اس کا اگر پنجۂ مرجاں روکے آتش

زور شور پر ہونا :۔ زوروں پر ہونا، شدت
کے ساتھ ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہر کی طرف نگاہ ہے آنکھوں میں روح ہے
کس زور شور پر ہے ترا انتظار آج شمیم

قولِ فیصل :۔ موجودہ دور میں "کس زور شور پر ہے"
کی جگہ کہتے "زور شور سے" فصیح ہے۔ لفظ زور
شور کے درمیان واؤ عاطفہ داخل کر کے "زور و
شور" بھی بولتے ہیں جو قاعدۃً غلط ہے۔

زور شور سے :۔ بڑی طاقت سے جوش
خروش کے ساتھ۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلق صرف :۔ دشمنوں کی فوج پر ان جری نے
اتنے زور شور سے حملہ کیا کہ صفیں درہم برہم
ہو گئیں۔

زور شور سے :۔ بڑی شان و شوکت کے ساتھ
اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلق صرف :۔ بادشاہ کا کیا ذکر ہے ان کے
جاگیرداروں کی سواری کا جلوس اس زور شور سے
نکلتا تھا کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔

زور شور کا :۔ بھاری، جوش و خروش کا،
نہایت شدت کا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ساقی صدائے قلقلِ مینا کا وقت ہے
اتھا ہے ابر باغ میں کس زور شور کا امیر

زور شور ہونا :۔ ترقی ہونا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔

اس قدر ہو آج کل جوشِ جنوں کا زور شور
ناصح مشفق بھی آ کر ہم کو سمجھاتا نہیں (نوراللغات)

زور ضابطہ :۔ جبر، زبردستی۔ اس ترکیب
میں ضابطہ کی "ب" ساکن بھی بولی جاتی ہے۔
(نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

زورِ طبع (یا) زورِ طبیعت :۔ نیا مضمون
پیدا کرنے کی قوت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ناتوانی میں مرا زورِ طبیعت دیکھ کر
تیری آنکھوں کی قسم عیسیٰ کی نبضیں چھٹ گئیں رشک

زورِ طبیعت (یا) زورِ طبع دکھانا :۔
اچھے اچھے اور نئے مضامین کے شعر کہنا۔ اُردو
صرف، فصیح، رائج۔

معلق صرف :۔ آرزو لکھنوی نے خالص اُردو میں
خوب خوب زورِ طبیعت دکھایا ہے نئے نئے مضامین
کے دریا بہا دیے ہیں۔

زورِ ظلم :۔ سختی، زیادتی۔ اُردو، مذکر، مستعمل

کی زبان۔

مثل صرف:۔ مردوے حواس میں آ، اتنا زورِ ظلم اچھا نہیں ہوتا آج ہم جانتے ہیں کہ تیری وقتی زور پر ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ ظلم اگرچہ بسکون دوم ہے مگر اس ترکیب میں صورتیں بفتح دوم بولتے ہیں۔

زَوْرَق ۱ مذ (ع۔ فتح) چھوٹی کشتی، ناؤ۔ فارسی، مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بھر رہا ہے دل کا بحرِ غم میں
ڈبو دیوے نہ یہ زورق کشتی کو — مصحفی

"آہ طوفان نے اُٹھا زورق دیا بیچ گئی ناظم

اس کھات سے کنارہ پڑی کہ زورق حیات ان کی طوفانی ہوتی"۔ (طلسم ہوش رُبا)

زَوْرَق ۲ مذ کشتی نما ٹوپی۔ اس معنی میں زورقی بھی مستعمل ہے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ایسی ٹوپی کو کشتی دار ٹوپی کہتے ہیں۔

زورِ قلم مذ۔ تحریر کا زور۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تھا زورِ شعر اغیار کا لکھا ہے جہاں حال
پاتا ہوں وہاں زورِ قلم اور زیادہ — داغ

زورِ قلم دکھانا:۔ تحریر کا زور دکھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ پوچھے شاعری کو بکری اور ہانک سے کیا واسطہ زورِ قلم دکھانا چاہیے تھا یا زورِ بازو۔ (فسانۂ آزاد)

زور کا:۔ بڑے زور، شدت کا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ کل اخبار میں تھا کہ حیدر آباد میں اتنے زور کا طوفان آیا کہ ہزاروں تباہ ہو گئے۔

زور کرانا:۔ دم لانا، اکھاڑے میں کشتی کی مشق کرانا۔ اُردو صرف۔ پہلوانوں کی اصطلاح۔

مثل صرف:۔ میاں فلاں نواب آپ ان دونوں لڑکوں کو زور کرا دیجئے، ان کو جلدی گھر جانا ہے۔

زور کرنا ۱ مذ (ہندی) طاقت آزمانا، طاقت صرف کرنا، قوت لگانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ اس نے قریب سینے کے لاکر زور کیا وہ گویا کھلی اور اس میں سے غبار سا نکل گرا اور اس کے منہ پر پڑا کہ ایک چھینک آئی اور بے ہوش ہو گیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زور کرنا ۲ مذ کوشش کرنا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر زور لگانا یا زور مارنا بولتے ہیں۔

زور کرنا ۳ مذ دو پہلوانوں کا اپنے اکھاڑے میں کشتی کی مشاقی کے لئے باہم لڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ تمہیں شوق نہیں اگر پابندی کے ساتھ روزانہ زور کرتے رہو تو بہت اچھی کشتی لڑنے لگو گے۔

زور کرنا ۴ مذ بڑھنا، ترقی پر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کی زورِ جگر نے مہربانی
کرنے لگی زور ناتوانی — اختر شاہ اودھ

قولِ فیصل:۔ رنگ لانا اور اثر دکھانا بھی اس کا ایک مفہوم ہے جیسے:۔ "بھنگ کچھ عجب بے حس افیم تھی کہ گویا پی ہی نہیں۔ مگر بیٹھے تو بڑا زور کیا تھا۔ میرا جی ہی ہو گیا تھا"۔ (فسانۂ آزاد)

زور کے آگے ظلم نہیں چلتا:۔ بڑی قوت سے چھوٹی قوت سر بر نہیں ہوتی ہے۔ اُردو مقولہ، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مثل صرف:۔ میں کہتا تھا کہ سحر کے آگے عیاری نہ چلے گی۔ مثل مشہور ہے کہ زور کے آگے ظلم نہیں چلتا مگر عیاروں نے آفت برپا کر دی ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

زور کی آواز:۔ جتنی آواز۔ اُردو صرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ جب مریض کا دورہ اُٹھتا ہے تو قریب اتنے زور کی آواز نکلتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اب دم نکلا اور اب نکلا۔

قولِ فیصل:۔ زور کی چیخ بھی کہتے ہیں جیسے:۔ "میں بارہ بجے رات کو اُدھر سے گزرا تو اتنے زور کی چیخ سنائی دی کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہ معلوم ہو سکا کہ کون چیخا"۔

زور گھٹنا:۔ طاقت کم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ناتوانی ہوئی دل رات کے غم کھانے سے
جس قدر بھوک بڑھی ادھر اور زور گھٹ گیا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "زور گھٹ جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

زور لگانا مذ کسی چیز کو اُٹھانے یا دھکیلنے کے لیے طاقت صرف کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ کوچبین اور سائیس کے ہاتھ کوڑے مارتے مارتے اور چھیتوں پر زور لگاتے لگاتے تھک گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "زور لگا دینا"

بھی رائج و فصیح ہے جیسے :- "اس نے اپنے پورے جسم کا زور لگا دیا مگر وہ اتنا بھاری پتھر تھا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔"

زُور لگانا:- سعد کرنا، ہمت کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یا علی کہہ کے جو اک زور لگا دے اے قوم
سعیہ کار ابھی کھل جائے ترا نام چلے — صفی

زُور لگانا:- سعی کرنا، کوشش کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نبض مریض ڈوب کے اُبھری نہ شام غم
اُمید دل نے زور لگایا تو کیا ہوا — رفتا

زُور مارنا:- (متعدی) کمال کوشش کر کے اپنی ساری قوت صرف کر دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوقؔ یاروں نے بہت زور غزل میں مارا — ذوق

قولِ فیصل :- "زور مارنا" بصیغۂ واحد کی جگہ "زور مارے" بصیغۂ جمع بھی مستعمل ہے۔

کیا کیا حکما نے زور مارے
بیمار تھیں بچے نہ اس کے — عاشق

شعر میں "حکما نے زور مارے" کہلانے اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ اسم کو جمع استعمال کیا ہے اس لیے فعل بھی جمع لایا گیا ہے کوئی ایسی مثال ہونا چاہیے جس میں اسم واحد کے ساتھ فعل جمع استعمال ہوا ہو۔ تو سُنیے :-

"روس کے تین جنرل ہم پر عاشق ہوئے یونان میں ایک رئیس باتوقیر ہم پر لٹو ہو گئے ہسپانیہ کے وزیر نے بہت زور مارے۔" (فسانۂ آزاد)

زور مند:- طاقت ور، فارسی صفت۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :- اُردو سے اس کا تعلق نہیں۔

زور میں آ رہنا:- زور آزمائی کرتے کرتے گر پڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف :- پہلوان نے چاہا کہ اس کو گرا کے دبا دوں اس نے جھکائی دے دی۔ پہلوان سینے کے بل زور میں آ رہا۔

زُور میں آنا (یا) زور میں بھرنا:- قوت میں بھرنا، کمال قوت میں ہونا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ ان معنی میں صرف "زور میں بھرنا" بولتے ہیں "زور میں آنا" نہیں کہتے۔

زُور میں بھرا ہونا:- کمال قوت اور بڑے جوش میں ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف :- وہ زور میں بھرا آتا تھا اگر اکبر اصفہان اور دلاسے کے ساتھ فوج کو لیے جاتا تھا۔ (دربارِ اکبری)

زُور نکال دینا (یا) نکالنا:- قوت گھٹا دینا، کمزور کر دینا، غرور مٹا دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- اس کا لازم زور نکلنا یا نکل جانا بھی مستعمل ہے۔

سیروں مرے بدن سے لہو ہاں نکل گیا
سر کیا ڈھکا کہ زور ہی جنیاں نکل گیا — جانِ صاحب

زور نکالنا:- (متعدی) طاقت آزمائی کرنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- یہ صرف دہلی تک محدود ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زُور نہ چلنا:- قابو نہ چلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف :- "ڈرپوک آدمی دور سے سیر تو دیکھ رہے ہیں۔ مگر پانی کے قریب جاتے ہوئے زہرہ آب ہوا جاتا ہے۔ دل تھر تھرا آتا ہے۔ بھنگی احتیاط شرط ہے۔ پانی اور آگ سے زور نہیں چلتا۔" (فسانۂ آزاد)

زُور نہ گھٹنا:- جوش و خروش کم نہ ہونا، شدّت کا بدستور رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

تھم گئی ابر بہاری کی بھی شیخی لیکن
نہ گھٹا زور مرے اشک کی طغیانی کا — نفیس

زُور نہیں ظلم نہیں عقل کی کوتاہی:- خود آپ ہی کام بگاڑنا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زور و شور:- زیادتی۔ (اُردو) مذکر، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف :- یہاں وبا کا زور و شور ہے۔ ہر شخص زندہ درگور ہے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل :- واؤ عاطفہ کے ساتھ اس کا استعمال اصولاً صحیح نہیں ہے۔

زُوروں:- زور کی جمع۔ اُردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

مثالِ صرف :-

زُوروں پر آنا:- (لازم) جوانی میں بھرنا، طاقت میں بھرنا، طاقت ور ہونا۔ اُردو صرف۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زُوروں پر چڑھنا:- نہایت زور آور اور تیار ہونا، طاقت میں بھرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

دکھا کر جوش و خروش اپنا وہ زوروں پر چڑھا کر
گئے جہان میں دریا بہت اُتر چڑھ کر — ذوق

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس محل پر "زوروں پر ہونا" بولتے ہیں۔

زوروں پر چڑھنا: طغیانی پر آنا، جوش و خروش ہونا، جیسے پانی زوروں پر چڑھا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ "کی" کے ساتھ بولتے ہیں۔

زوروں پر چڑھنا: حد کمال کو پہنچنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

سانس بھی سینے میں اب گھٹنے لگی ہے میری سانس سے
کیا ہی زوروں پر چڑھی ہے ناتوانی ان دنوں
(نور اللغات)

زوروں پر چڑھنا: جوانی میں بھر جانا، تازہ ہونا، توانا اور قوی ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

زوروں پہ چڑھے ہوئے تھے وہ سمور
رستم سے بڑھے ہوئے تھے وہ سور
(اختر)

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم طاقت پر غرور کرنا بھی ہے وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

وہ بھی اتنا کرکے دوزخ خوب زوروں پر چڑھا
کہہ رہا ہے سرو کو جڑ سے اکھاڑا چاہیے
ناسخ

زوروں پر ہونا: جوش میں ہونا، ترقی پر ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہے خار سے زوروں پہ یہاں پنجۂ وحشت
اے چرخ خبردار گریباں سحر سے
جلیل

زور ہونا: اختیار ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

زور ہی کیا تھا جفائے باغباں دیکھا کیے
آشیاں اجڑا کیا ہم ناتواں دیکھا کیے
مصحفی

زور ہے: کلمۂ تعجب، غضب ہے، آفت ہے، قیامت ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زور ہے: نہایت کمال پر ہے، انتہا ترقی پر ہے۔ اردو، صرف، متروک۔

جلوہ ہوست ہی کر رہی ہے شور گھٹا
ساقیا دیر نہ کر کچھ تو ہے زور گھٹا
ناسخ

زور سے زور سے: زور زور سے۔ اردو، صرف، متروک۔

کیا بلبلا دیوے اس کو یہ بول کے بچھیا
جب تک نہ زور زور سے منہ پر لگا رہے
انشا

زور سے ہونا: قوت دار، سرکش کے لئے۔ اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

زوریں کش: جو چیز زور کے ساتھ کھینچی جائے۔ فارسی ترکیب۔ (کلیات میر)

قول فیصل: اب عام طور سے رائج نہیں۔

زوف: (واؤ معروف) تف، پھٹکار، کلمۂ لعن طعن۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل: "ہے" کے اضافے کے ساتھ "زوف ہے" بولتے ہیں۔

تف ہے اس میری نوجوانی پر
زوف ہے ایسی زندگانی پر
قلق

زوفا: (واؤ معروف) ایک دوا کا نام۔ عربی، مذکر، اطبا کی زبان۔

زوف زاف کرنا: لعنت ملامت کرنا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

جو ہم نظارۂ رخسار صاف کرتے ہیں
تو آئینے کو بہت زوف زاف کرتے ہیں
نکہت

زوف ہے محمد بیگ: ایک کلمہ ہے کہ عوام لعن طعن کے محل پر استعمال کرتے ہیں۔ اردو، رائج۔

مثال صرف: منع کیا تھا کہ مقدمہ نہ لڑا کیجیے، اس مقدمے میں کوئی جان نہیں، آخر وہی ہوا کہ ہار گئے۔ زوف ہے محمد بیگ۔

زہ: کلمۂ تحسین، جیسے زہ زہ۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ان معنوں میں ترکیب ہی کے ساتھ زہ زہ بولتے ہیں، زہ تنہا ان معنی میں مستعمل نہیں۔

زہ: ڈوری، فیتہ جو دامن، آستین اور گریبان کے کنارے کنارے ٹانکتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

حشر ہے ہاتھ ہمارا ہے گریباں اس کا
ہم کو مارا ہے دکھا کر زہ داماں جس نے
رشک

قول فیصل: جس طرح رشک نے "زہ داماں" کہا ہے اسی طرح میر نے "زہ گریباں" استعمال کیا ہے مگر یہ بھی بہت قلیل الاستعمال ہے۔

زہ: کمان کا چلّہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ترکش کشا کمان کیانی سے زہ گری
سر اڑ گیا وہ خود گرا یہ زرہ گری
انیس

زہ: انگوٹھی کے نگینے کے سوراخ یا دندانے جن سے نگ رکا رہتا ہے۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثال صرف: تمہاری انگوٹھی کی زہ گھس گئی ہے نگینہ گر جائے گا۔ اسے کسی ساوے کار سے جڑوا لو۔

زہاد: زاہد کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ

کیا کیا غضب ہے زہر اگلتے ہو تم ولے
اک حرف منہ سے کہتا نہیں یہ غلام رنج — لطف

زہر اُگلنا: فتنہ انگیز باتیں کرنا، فتنہ اٹھانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

خدا یادگار چھوڑ چلے گیسوان یار
پر سانپ چلتے چلتے بھی زہر اگل چلے — آتش

قول فیصل: عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

زہر اُگلنا: دشمنی نکالنا، بدلا لینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل: ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں لکھتے۔

زہر اُگلنا: لگائی بجھائی کرنا، کسی کے خلاف باتیں کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دیکھیے کیا ہوا ابھی مرے نامے کا جواب
پاس ان کے ہیں بہت زہر اگلنے والے — داغ

قول فیصل: عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

زہر آلود (یا) زہر آلودہ: زہریلا، زہر کا بجھا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

جان کیوں لذتِ نالے پہ دیے دیتے ہو
زہر آلود ستم پہ یہ شکر ہے کہ نہیں
صفی لکھنوی (صحیفۃ القوم)

زہر باتیں: زہریلی باتیں۔ اردو، متروک۔

کیا مزہ ہے جو محبت کی حلاوت نہ رہے
زہر باتیں نہ سنا ہو کے ترش رو ہم کو — رنگت

قول فیصل: اب عورتیں "زہر بھری باتیں" بولتی ہیں۔

زہر باد: طاعون۔ فارسی۔ (نور اللغات)
قول فیصل: ان معنی میں یہ لفظ فارسی تک محدود ہے۔

زہر باد: ایک مرض کا نام۔ جس میں گھوڑے اور ہاتھی کے خصیوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ اس کو زہر باد کہتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل: اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

زہر باد: انسان کے کسی حصۂ جسم میں پھنسی یا پھوڑا نکلتا ہے اور اس کا زہر پھیل کر ہلاکت ثابت ہوتا ہے۔ اس کو زہر باد کہتے ہیں۔ فارسی لفظ، اردو مصرف، مذکر، فصیح، رائج۔

زہر باد چڑھنا: ورم یا سانس کے ذریعے سے زہر کا سارے جسم میں سرایت کر جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زہر بال: بلی اور شیر وغیرہ کی مونچھوں کا بال جس میں سمیت ہوتی ہے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

زہر میں کھائی جو گلوری بھی
ریشۂ پانوں کا زہر بال ہوا — شاد

زہر بونا: (کنایۃً) برائی کرنا، برائی یا فساد کی بنیاد ڈالنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

چرخ نیلی فام کے کتنے ہی لاکھوں ہیں مگر
زہر میرے حق میں اس کمبخت نے بویا بہت — امیر

زہر بھرا ہونا: شیطنت بھری ہونا، بغض و عداوت بھری ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

زہر ان میں بھرا ہے سرتاسر
نہیں کاٹے کا ان کے ہے منتر — شوق

زہر بھرنا (یا) بھر جانا: زہر سے کسی چیز کا آلودہ ہونا، کسی چیز میں زہر سرایت کر جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دیکھیے ہائے بچھڑوں کا قہر
اپنے دانتوں میں بھر گیا ہے زہر — (ق)

زہر بھری آنکھ: خوفناک آنکھ، غصہ بھری ہوئی نظر۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

دیتی شربت ہے کسے زہر بھری آنکھ تری
جیتی احسان ہے وہ زہر بھی گر دیتی ہے
ذوق دہلوی

زہر بھری باتیں: فتنہ و فساد کی باتیں۔ اردو مصطلحہ، عورتوں کی زبان۔
مثل مصرف: جہاں جاتی ہیں زہر بھری باتیں کرتی ہیں یہی کیا دنیا کو ان سے نفرت ہے۔
قول فیصل: بصورت واحد "زہر بھری بات" بھی بول دیتی ہیں جیسے: "تمھاری جو بات ہوتی ہے زہر بھری"۔

زہر پھیلنا: زہر کا اثر جسم میں پھیل جانا، زہر سرایت کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سانپ لہراتے ہیں فرقت میں نہیں آثار موت
کف نہیں دریا میں پھیلا ہے یہ زہر مار موت — ناسخ

زہر پیوست ہونا: زہر چٹکنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔
مثل مصرف: یہ وہ کالی ناگن ہے جس کے کاٹے کا منتر ہی نہیں۔ سونگھ لے تو زہر رگ و پے میں پیوست ہو جائے۔ (رسیر کہسار)

زہر تیلیا: سم قاتل۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل: اہل لکھنؤ اسے تیلیا زہر کہتے ہیں۔

زہر چڑھنا: زہر کا اثر ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اثر ابھی تیغ کا کس نے پایا
چڑھا زہر جس پہ پڑا اس کا سایہ — عشق

زہر چٹکنا: جسم میں زہر سرایت کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ز چھلکا زہر جس دم سبزۂ گوش جاناں کا
کر ان الماس سے دانتوں پہ ہیرا کوٹ کر جا لگا — شاد

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "زہر چھنک جانا" ہے ۔

پھر یاد آ گئی مجھے ناگن سی زلف یار
پھر زہر عشق سارے بدن میں چھنک گیا — جگر

زہر خند :۔ وہ ہنسی جو غصے ، ناگواری اور شرمندگی سے ہو ۔ فارسی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

یہ خیال جاں سوز میری اور تیرا زہر خند
برق خرمن سوز دل میں خندہ ہائے شعلہ بار

بجھا کے زہر میں تو نے لگائی کیا تلوار
ہر ایک زخم جو سر گرم ہے زہر خند ہوا — وزیر

زہر خورانی :۔ زہر کھلانا ۔ زہر دینا ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محل استعمال :۔ میاں خوجی ریشہ خطمی ہو گئے کہ بڑا یار اچھا ۔ یہ سب انھیں کی رائے کا نتیجہ تھا ورنہ خدا جانے کس مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ۔ لاش اگر چیری جاتی اور زہر خورانی کا مقدمہ الگ قائم ہوتا ۔ (فسانۂ آزاد)

زہر دار :۔ زہریلا ۔ فارسی ، صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے ۔

زہر دلوانا :۔ زہر کھلوا کے مار ڈالنا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

اس پہ بھی ہوتے رہے اکثر اسیر
زہر دلواتی رہی قوم شریر — صفی

زہر دینا :۔ (متعدی) زہر کھلانا یا پلانا ۔ زہر سے مارنا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ساقیا تشنگی کی تاب نہیں
زہر دے دے اگر شراب نہیں — داغ

زہر قاتل :۔ مہلک زہر ۔ ہلاک کر دینے والا زہر ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

جان کی خواہاں ہوئی اس لعل لب کی آب و تاب
ہم کو آب زندگانی زہر قاتل ہو گیا — ذکی ہم عصر آتش

قول فیصل :۔ دال سالن میں جب انداز سے زیادہ نمک ہو جاتا ہے تو چکھنے کے بعد عورتیں کہتی ہیں "نمک زہر قاتل ہے" ۔

زہر کا پتلا :۔ سراپا زہر ۔ بڑا مفسد و شریر ۔ اردو ، صفت ، مشترک ۔

گو ہوا شیریں سخن پر زہر کا پتلا ہے تو
زندہ سیرت جان کر ہوں مردہ صورت دیکھ کر — رشک

قول فیصل :۔ اب ان معنوں میں "زہر کا پتلا" رائج و فصیح ہے ۔

زہر کر دینا ۔ زہر کرنا :۔ (حق کے ساتھ) برا کرنا ۔ اردو ، مصدر ۔

اے لو افیون کھائی قہر کیا
اور بھی اپنے حق میں زہر کیا — ذوق (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "زہر کر دینا" رائج نہیں ۔ نہ معلوم مؤلف نے کیوں لکھ دیا ۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ اس کا استعمال یوں ہے ۔ مثلاً "اپنے حق میں زہر کیا" جیسا کہ شعر میں ہے ۔ یہ صورت بکثرت رائج و فصیح ہے ۔

زہر کر دینا ۔ زہر کرنا :۔ ناگوار کر دینا ، بدمزہ کر دینا ، ہضم نہ ہونے دینا ، تلخ کرنا ۔ (فقرہ) دال میں نمک زہر کر دیا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "زہر کر دینا" ہی رائج ہے ۔ جب دال سالن وغیرہ میں نمک بہت زیادہ ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں مثلاً : "تم نے کیا یوں میں نمک زہر کر دیا" ۔

زہر کر دینا ۔ زہر کرنا :۔ (غصہ اور نفرت سے) کھا لینا کی جگہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "زہر کر دینا" تو بالکل رائج نہیں البتہ "زہر کر جانا" رائج ہے ۔ جیسے : "سب کھانا زہر کر گئے بچوں کے لئے ذرا بھی نہیں چھوڑا" ۔

"زہر کر لینا" بھی رائج ہے جیسے : "سب چپاتیاں تو تم کھا گئے یہ ایک کیوں چھوڑ دی ۔ یہ بھی زہر کر لو" ۔

"زہر کرنا" ہر صورت سے عورتوں کی زبان ہے ۔

زہر کو زہر مارتا ہے :۔ زہر کا اثر زہر سے زائل ہوتا ہے ۔ کوئی سرکش یا سرہنگ جب اپنے سے بڑی قوت والے سے دب جاتا ہے تو کہتے ہیں "زہر کو زہر مارتا ہے" ۔ اردو ، مثل ، فصیح ، رائج ۔

زہر کھانا :۔ سنکھیا کھانا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل استعمال :۔ آپ چلیے ورنہ میں زہر کھا کر مر جاؤں گا ۔ (فسانۂ آزاد)

زہر کھانا :۔ (کنایۃً) رشک کرنا ، حسد سے جلنا ۔ اردو ، مصدر ۔

یہ عالم اس کے خط سبز نے دکھایا ہے
کہ جس کو دیکھ کے عالم نے زہر کھایا ہے — نصیر

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ شعر میں "زہر کھانا" کا مفہوم حسد سے جلنا نہیں ہے بلکہ محبت میں جان دے دینا ہے "عالم نے زہر کھایا ہے" کا مفہوم یہی ہے اس لیے کہ محبوب سے کوئی رشک و حسد

نہیں کرتا۔

زہر کھانا :- دشمنی کرنا۔ بُغض نکالنا۔ اُردو مصرف۔

سمجھوں گا کوسے ہمیں جو نتاب دل پلا تا تھا
فلک ہمیں پہ سمجھے گیا یہ زہر کھاتا تھا
(نور اللغات)

قولِ فیصل :- اب اس صورت سے نہیں بولتے۔

زہر کھانا :- (زہر کے ساتھ) محبوب کے فراق میں جان سے تنگ ہو کے زہر کھانا۔ اُردو مصدر فصیح، رائج۔

مطلبِ صرفی :- یہ غلط مشہور ہے کہ خاں صاحب اپنی موت سے مرے انھیں نے مُنّی طوائف پر زہر کھایا۔ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔

زہر کھائے ہونا :- (زہر کے ساتھ) دانت رکھے ہونا۔ اُردو مصرف۔ قلیل الاستعمال۔

یہ کیسے آنکھیں چھپائے ہوئے
اسی دن سے تھے زہر کھائے ہوئے　　محسن کاکوروی

زہر کی آنکھ سے دیکھنا :- غصے کی نظر سے دیکھنا۔ اُردو مصرف۔ متروک۔

زہر کی آنکھ سے وہ دیکھتے ہیں دیکھیے وہ
زہر جاں ہوں میں بلا کا اثر کیا ہوگا　　جگر

زہر کی پُڑیا :- (کنایۃً) شریر عورت، فتنہ انگیز، آفت کی پرکالہ، بس کی گانٹھ، عورت کی نسبت کہتے ہیں۔ اُردو۔ مؤنث۔ غیر فصیح۔ رائج۔

چشمِ مخمور نے دکھا جیسے جی سے کھویا
بند ہونے پہ بھی یہ زہر کی پُڑیا نکلی　　شوق

زہر کی پھُڑکی :- (کنایۃً) فتنہ انگیز۔ صفت
(نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

زہر کی گانٹھ :- (کنایۃً) فتنہ انگیز۔ اُردو صفت۔ دہلی کی زبان۔

عدو نے پیش ان سے ہر دم ہو سکے دو چار ہوا
یہ موذی زہر کی ہوگا گانٹھ اس کو کہتے ہیں　　ذوقؔ

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں عورتیں "بس کی گانٹھ" کہتی ہیں۔

زہر کے گھونٹ :- بہت ناگوار تلخ۔ اُردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

سخت جانی ہے غم ہجر میں تنگ آیا ہوں
زہر کے گھونٹ مجھے آبِ بقا ہوتے ہیں　　امانتؔ

زہر کے گھونٹ پینا :- مجبور ہو کر غصے کو ضبط کرنا۔ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا۔

عوض کس بادہ نوشی کے مجھے آج
پڑے ہیں زہر کے سے گھونٹ پینے　　ذوقؔ
(نور اللغات)

قولِ فیصل :- اس کا مفہوم ہے کسی تلخ اور ناگوار بات کو مجبوراً برداشت کرنا۔ شعر سے بھی مفہوم نکل رہا ہے۔ اس محل پر "خون کے گھونٹ پینا" بولتے ہیں۔

زہر کے گھونٹ نگلنا :- مجبور ہو کر غصہ ضبط کرنا۔ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا۔

نگلنا زہر کے گھونٹ الفت ابرو سے بہتر تھا
جو لگی پڑتی ابھی آپ کی تلوار پہلے سے
رشکؔ　(نور اللغات)

قولِ فیصل :- اس کا مفہوم ہے مجبوری سے کسی تلخ بات کو برداشت کرنا۔ ضبط سے کام لینا۔ شعر سے یہ مفہوم واضح ہے۔ مجبوراً غصے کو ضبط کرنے کے معنی میں "خون کے گھونٹ پی کے رہ جانا" بولتے ہیں۔

زہر کے ہاتھ میں لینے سے بے کھائے نہیں مرتا :- بد خصلت شخص کا برتنا بُرا ہے۔　(محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :- اس صورت سے نہیں بولتے۔

زہر گھولنا :- فتنہ و فساد کی باتیں کرنا، کسی کو ضرر پہنچانے والی باتیں کرنا، تلخ گفتگو کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دشمن مرے زہر گھولتے ہیں
اور مونس و غمگسار تو نوید　　داغؔ

قولِ فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "زہر گھول دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔

شیریں زبانیوں میں نہیں تلخ گوئیاں
وہ زہر گھول دیتے ہیں باتوں میں قند سے　　رشکؔ

زہر گیاہ :- ایک قسم کی زہریلی گھاس۔ فارسی، مؤنث۔　(نور اللغات)

قولِ فیصل :- صاحب نور اللغات نے یہ نہیں تحریر کیا کہ یہ کس کی زبان ہے نہ مثال میں کوئی شعر پیش کیا۔ حقیقۃً یہ لغت قلیل الاستعمال ہے۔

زہر لگنا :- بہت بُرا معلوم ہونا، بے حد ناگوار گزرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

اللہ نور بھی ہو، ہو، سامنے سے جاؤ
یہ باتیں زہر لگتی ہیں مجھ کو نہ غل مچاؤ　　عشقؔ

قولِ فیصل :- اوپر کی مثال میں جس طرح بالیقین "زہر لگنا" کہا گیا ہے اسی صورت سے اور متعلقات اسی کے ساتھ اس محاورے کو صرف کرتے ہیں، مثلاً آپ تو بھلا زہر لگنا، نفقاً زہر لگنا وغیرہ۔

زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی
یعنی تجھ سے تھی اسے ناسازگاری ہائے ہائے　　غالبؔ

ع　زہر لگتی ہے فقط برسات کی ساتی بغیر صبا

"زہر لگنا" اب زیادہ تر عورتیں ہی بولتی ہیں۔

زہر مارا :- (بے اضافت) کسی چیز کے کھانے یا پینے کی نسبت آزردگی، غصے یا حقارت کے

انداز میں کہتے ہیں۔ فارسی۔
اس کو یہ خلل دانۂ انگور میں گرہ
قطرہ بچے انکھوں کے اگر زہر مار سے — سوداؔ

قولِ فیصل:۔ اضافت کے ساتھ (زہرِ مار) بھی سانپ کا زہر بھی استعمال ہوا ہے۔ کسی کا مصرعہ ہے:
مصرع: آبِ حیات میں ہو اثر زہرِ مار کا

زہر مار کرنا:۔ جس شخص سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اس کے کھانے پینے کی نسبت تحقیر سے کہتے ہیں۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان
زہر مار آپ تو کریں افیون
مزہ یہ ہے کہ مجھ پہ رکھیں جون — شوقؔ لکھنوی

قولِ فیصل:۔ حالتِ رنج و الم میں جب کھانا پینا کچھ اچھا نہیں معلوم ہوتا اور مجبوراً کچھ کھانا پینا پڑتا ہے تو اپنے لیے بھی اظہارِ بیزاری کے طور پر یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں
ڈستی ہے سانپ بن کے مرے دل کو وہ غذا
کرتا ہوں عشقِ زلف میں گر زہر مار کچھ — امانتؔ

زہر معلوم ہونا:۔ ناگوار ہونا۔ اُردو مصرف، (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے باتیں زہر معلوم ہونا مستعمل ہے جو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ زہر معلوم ہونا کا مفہوم خالی ناگوار ہونا نہیں بلکہ بہت ناگوار ہونا ہے۔ جیسے:۔ تمھیں جن باتوں سے روکا جاتا ہے وہی کرتے ہو۔ تمھاری بھی باتیں مجھے زہر معلوم ہوتی ہیں۔

زہر ملا دینا:۔ زہر گھول دینا، فتنہ و فساد کی باتوں سے کسی بات کو ناگوار کر دینا۔
محلِ صرف:۔ تو کبھی جو پانی میں زہر نہ ملا دیا ہو۔ (فسانۂ آزاد)

زہر ملانا:۔ (متعدی) کڑوا کرنا، تلخ کرنا، لطف کھونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔
کڑوے ہو جاتے ہیں بوسوں پہ لبِ شیریں کے
شربتِ وصل میں وہ زہر ملا دیتے ہیں — امانتؔ

زہر مل جانا:۔ (کنایۃً)، (لازم) بُرائی ہو جانا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔
جب وہ سنتے ہیں جا لیتے ہیں منھ
مل گیا گیا زہر سے کے نام میں — داغؔ

زہر مُہرہ:۔ ایک قسم کے پتھر کا نام جو زہر جذب کر لیتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
نیزوں سے اپنا زہر اُگلتے ہیں اژدہا
پر زہر سے حیاں اثر لطف و مہر سے
مومن کو زہر مہرہ ہو شکر کو زہر سے — دبیرؔ

زہر مُہرہ خطائی:۔ شہرِ خطا کا زہر مہرہ جو نہایت عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر۔

قولِ فیصل:۔ اختلاجِ قلب میں کسی ظرف میں گھس کر مریض کو پلاتے ہیں۔ مجرب ہے اختلاجِ قلب دور ہو جاتا ہے۔

زہر میں بُجھانا:۔ (متعدی) تلوار یا چھری کی دھار کو زہر آلود پانی میں خاص ترکیب سے بُجھاتے ہیں۔ زہر میں بجھے ہوئے ہتھیار کا زخم اچھا نہیں ہوتا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔
بُجھا کے زہر میں تو نے لگائی کیا تلوار
ہر ایک زخم جو سرگرم زہر خند ہوا — وزیرؔ

زہر میں بُجھنا:۔ (لازم) تلوار یا چھری وغیرہ کا زہر آلود کیا جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ زہر میں بجھی ہوئی تلوار کا زخم اچھا نہیں ہوتا۔

زہر میں ڈوبنا:۔ زہر میں بُجھنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔
جو نظر ڈالی جگر کے پار تھی
زہر میں ڈوبی ہوئی تلوار تھی — ثاقبؔ لکھنوی

زہر نگلنا:۔ زہر کھانا یا پینا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔
رشک، خیال کیا گوارا ہو
زہر کوئی نگل نہیں سکتا — داغؔ

زہر نوش:۔ بلانوش، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔
کوئی زہر نوش مجھ سا نہیں ہو چکا ذوقؔ ورنہ
شجرِ زقوم و دو تخم میں بھی خشک دور ہوتا — ذوقؔ

زَہرَہ:۔ (بالفتح) پتّا، ایک اندرونی عضو کا نام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
آنکھ تامل کی دیکھوں کر ہو مرے زخموں پر
زہرہ پانی ہوا جاتا ہے نمک دانوں کا — امیرؔ

زَہرَہ:۔ دلیری، شجاعت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زُہرَہ:۔ (بالضم) لقب حضرت فاطمہؑ کا۔ عربی۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ یہ زُہرہ نہیں ہے۔ زہرا ہے بفتح اول و آخر الف و ہمزہ جس کے لفظی معنی ہیں بہت روشن اور چمک دار۔

زُہرَہ:۔ ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
دمِ رقص اس نے جو کی زلف دوتا
تو زہرہ اسیرِ سلاسل ہوئی — صباؔ
قولِ فیصل:۔ شعرائے لکھنؤ نے مذکر بھی نظم کیا ہے۔

کان میں پہونچی جو آواز ترے گانے کی
رقص کرتا ہوا افلاک سے زہرہ اترا — عاشق

طلوع ہونا نیز نکلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

گویا ورقِ ماہ پہ ہے مہر کا مہرہ
دیکھو سرِ خورشید پہ طالع ہوا زہرہ — انیس

اب عام طور سے مؤنث ہی بولتے ہیں۔

زہرہ آب ہونا۔ خوف زدہ ہونا، حوصلہ پست ہونا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

گھر کے بازار میں نکلتے ہوئے
زہرہ ہوتا ہے آب پانی کا — غالب

قولِ فیصل۔ اس محاورے میں لفظ آب کی جگہ پانی لانا فصیح تر ہے۔

ع زہرے تھے آب آب جواناں خلم کے — انیس

شعرا نے "زہرہ پانی ہونا" بھی کہا ہے جو فصیح نہیں ہے۔

آنکھ قاتل کی نہ کیوں کر مرے زخموں پہ ہو تر
زہرہ پانی ہوا جاتا ہے نمک دانوں کا — وزیر

"پانی" کو بہ تکرار بھی نظم کیا ہے۔

وہ منتی فصل بارش میں جہاں کا یا ملار
پانی پانی زہرہ گردوں کا زہرہ ہو گیا — رشک

عوام اس محل پر "پتا پانی ہونا" کہتے ہیں۔

زہر ہاتھ میں لینے سے آدمی نہیں مرتا۔ کوئی بڑا کام کیے بغیر بدنامی نہیں ہوتی۔

قولِ فیصل۔ مؤلف گنجینۂ اقوال و امثال نے اس مثل کو یوں لکھا ہے "زہر ہتھیلی پر رکھا ہو بے کھائے نہیں مرتا"۔ اور محاورات ہندوستان نے لکھا ہے "زہر کے ہاتھ میں لینے سے بے کھائے نہیں مرتا"۔

لکھنؤ میں وہی صورت رائج تھی جو صاحب فرہنگ اثر نے لکھی ہے۔ اب یہ جملہ زبانوں پر نہیں آتا۔

زہرہ پھٹنا۔ (کنایۃً) جگا دھڑ کنا، حسد سے جلنا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ یہ صرف لکھنؤ میں رائج نہیں ہے۔

زہرہ تمثال۔ محبوب خوب رُو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستعمل صورت۔ اب آپ نے یہ نیا ہتھکنڈا سیکھا کہ اس زن جادو جمال زہرہ تمثال کو پھانسا۔

(فسانۂ آزاد)

زہرہ جبیں۔ وہ جس کی پیشانی زہرہ ستارے کی طرح چمک دار ہو، زیادہ تر معشوق کی صفت میں کہتے ہیں۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بچھا مرگ چھالے کو اور لے کے بین
دو زانو سنبھل کر وہ زہرہ جبین

(سحرالبیان)

زہرہ جمال۔ محبوب خوب رُو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

فلم انقلاب دہر کے وہ چند ہو گئے
زہرہ جمال خاک کے پیوند ہو گئے — لا اعلم

زہرہ شمائل۔ محبوب خوب رُو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستعمل صورت۔ سب کے سب بے دھڑک اس مشتری خصائل، زہرہ شمائل کو گھور رہے ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

زہرِ ہلاہل۔ بہت جلد ہلاک کر دینے والا زہر، نہایت مہلک زہر، بڑا قاتل زہر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو شغل سے کشتی کرتے ہیں یاد سبزہ خط میں
شرابِ ناب میں زہرِ ہلاہل گھول لیتے ہیں
شاد لکھنوی

زہرہ نقب۔ محبوب سے کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پیدا اشعاع مہر کی مقراض جب ہوئی
پنہاں درازیٔ پر طاؤس شب ہوئی
اور قطع زلف لیلیٔ زہرہ نقب ہوئی — دبیر

زہر ہونا۔ ناگوار ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

یوسف علی کا رشک زلیخا کو تھا عزیز
جو مصر ذکر شاہ تھی زہر ایک ایک چیز — عشق

زہریلا (یا) **زہرِیلا**۔ زہر میں بھرا ہوا، زہر والا۔ اُردو، مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

مستعمل صورت۔ کل ذرا باغ میں ایک زرد رنگ کا سانپ دیکھا جو سبزے پر چلا جا رہا تھا اور سبزہ زرد ہوتا چلا جا رہا تھا، بڑا زہریلا سانپ تھا۔

زہریلا (۲)۔ موذی، ایذا رساں، فتنہ انگیز۔ اُردو، صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈنک بچھو کے زبانوں میں نہ تھے
نیش زہریلے بیانوں میں نہ تھے — صفی

قولِ فیصل۔ عوام یوں بھی بولتے ہیں مثلاً ان کو کم نہ سمجھو بڑے زہریلے ہیں۔

زہریلا پن۔ سمیت۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

مستعمل صورت۔ حکماء کو بھی واقف ہیں کہ کون سی دوا کس دوا کے زہریلے پن کو دور کر سکتی ہے۔

زہریلا مادہ۔ زہریلی رطوبت۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ امریکہ میں ایک ایسی دوا ایجاد ہوئی ہے جس کے انجکشن سے تمام جسم کا زہریلا مادہ چوبیس گھنٹے کے اندر ختم ہو جاتا ہے۔

زہریلی:۔ زہریلا کی تانیث۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

تری چاہت سے زہریلی خدا جانے اثر کیا ہو
ابھی سے زندگی ہے تلخ آگے کیا خبر کیا ہو
داغ دہلوی

زہ گیر:۔ (بروزن دلگیر) سینگ یا ہڈی کی بنی ہوئی انگوٹھی کی شکل ایک شے ہوتی ہے جس کو انگوٹھے میں پہنتے ہیں اور کمان کی زہ کو پکڑ کر کھینچتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زندہ کوئی سرکش تہ شمشیر نہ چھوٹا
ثابت کوئی سرکش کوئی زہگیر نہ چھوٹا — مونس

زہ ہونا: کمان میں تیر جڑنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کر دئیں کمان کنوں میں کمانیں جو ہو گے زہ
سینے سے دل تڑپ کے ہٹانے لگا زرہ — تعشق

زہے:۔ (بحرف اول) تحسین و آفرین کا کلمہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دریاں ہیں ملک جس کے وہ ہے باب محمدؐ
افلاک بھی دیتے ہیں زہے واہ محمدؐ — وحید

قولِ فیصل:۔ اس کے پہلے لفظ 'اے' کا اضافہ کر کے 'اے زہے' بھی کہتے ہیں۔

اے زہے قسمت کہ لیلیٰ ملنے آئی قیس سے
کس کو یہ امید تھی صحرا چمن ہو جائے گا — جلیل

زہ ہیر:۔ نحیف، ضعیف، ناتواں، کمزور، مضمحل۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

زہے نصیب:۔ خوش اقبالی، اچھے نصیب کے لئے کہتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

یہ اور کوئے یار کا چکر زہے نصیب
لیتے ہیں اپنے پاؤں کی اکثر بلائیں ہم — داغ

قولِ فیصل:۔ 'نصیب' کی جگہ 'قسمت' اور اس کے ہم معنی الفاظ بھی کہتے ہیں اور 'اے' کا اضافہ کر کے بھی بولتے ہیں۔

اے زہے قسمت کہ لیلیٰ ملنے آئی قیس سے
کس کو یہ امید تھی صحرا چمن ہو جائے گا — جلیل

زیاد:۔ زیادہ کا مخفف۔ فارسی۔

شہ بولے عین یہ مرے دل کی مراد ہے
جینا ہے شاق مرگ کی حسرت زیاد ہے — انیس

قولِ فیصل:۔ شعراء قافیے کی ضرورت سے ماتحت استعمال کرتے ہیں۔ بروزن یاد بھی استعمال کیا گیا ہے جو درست نہیں۔

ہر طرف سے اک مبارک باد تھی
بڑھ ہیں دشنام سے وہ زیاد تھی — سودا

زیادت:۔ زیادتی، بڑھانا، اضافہ کرنا۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زیادتی:۔ (بروزن ہاتھی، زیادت کا مزید علیہ) کثرت، افراط۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ ہماری طبیعت روز بروز بگڑتی جاتی ہے۔ پہر بھر کے بعد دورہ ہوتا ہے۔ چہار شنبے کو انتہا کی زیادتی نظر آتی ہے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل:۔ سودا نے یوں نظم کیا ہے کہ یائے اول کی آواز خفیف سی رہ جاتی ہے۔

زیادتی چاروں میں جس کی ہو مرض کا موجب
عقل کی رو سے یہ تدبیر ہو اس کی اس دم — سودا

زیادتی:۔ جبر، ظلم، زبردستی (کرنا کے ساتھ) اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں عوام اس کا تلفظ اس طرح ادا کرتے ہیں کہ 'ز' میں یائے مجہول کی خفیف سی آواز نکلتی ہے۔ اس لفظ کا صرف کرنا نیز ہونا کے ساتھ ہے۔

معشوق کی کمی نہیں عاشق مزاج کو
بس بس زیادتی نہ کریں اب حضور آپ — انور

زیادہ:۔ (بروزن ستارہ) افزوں، فاضل۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کہہ چکے ہم جو کہ کہنا تھا زیادہ کیا کہیں
میل ہو ان میں تو ہر قطرے کو ہم دریا کہیں — مصحفی

قولِ فیصل:۔ بروزن سادہ بھی نظم ہوا ہے جو موجودہ دور میں صرف عوام بولتے ہیں اور وہ غلط ہے۔

زیادہ غرض کچھ نہیں کہنا روا
بس ہے یہی آہ مری کا یہ صدا — سودا

زیادہ تر:۔ بہت زیادہ، بیشتر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف:۔ آپس میں جائداد تقسیم ہونے پر زیادہ تر نقصان بڑے بھائی نے اٹھایا۔

زیادہ حدِّ ادب:۔ یہ فقرہ عرضی یا عریضے کے آخر میں لکھتے ہیں یعنی زیادہ لکھنے سے ادب مانع ہے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہو چکا ختم اب تو ہر مطلب
اے قلم لکھ زیادہ حدِ ادب — منیر

زیادہ خیریت ہے:۔ یعنی باقی خیریت ہے، آئندہ خانیت ہے۔ اُردو، خاتمۂ خط۔

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ 'باقی خیریت ہے'

زیادہ کھتے ہیں۔

زیادہ سری :- خود پسندی، غرور۔ فارسی ترکیب

(کلیات میر)

قولِ فیصل :- اب رائج نہیں۔

زیادہ سے زیادہ :- بہت سے بہت، بہت زیادہ۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ہم نہیں جائیں گے زیادہ سے زیادہ وہ خفا ہو جائیں گے اور کیا ہوگا۔

زیادہ کرنا :- ف (متعدی) بڑھانا، پیشتر کی حالت سے زیادہ کرنا، اضافہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- آپ نے بھی لکھ کے اس کتاب کا حجم بہت زیادہ کر دیا۔

زیادہ کرنا :- ف (کنایۃً) دسترخوان بڑھانا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زیادہ گو :- بات کو بڑھا کر کہنے والا، یادہ گو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زیادہ گوئی :- مبالغہ، فضول باتیں۔ (کرنا کے ساتھ) فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زیادہ مار میں توبہ بھول جاتی ہے :- سختی سہتے سہتے آدمی بے حس ہو جاتا ہے۔

(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ عام طور سے یوں بولتے ہیں:

"زیادہ مار میں انسان توبہ بھول جاتا ہے"۔

زیادہ مٹھاس میں کیڑے پڑتے ہیں :- دوستی میں جب بے تکلفی حد سے بڑھ جاتی ہے تو فساد کا باعث ہوتی ہے۔ اُردو مثل، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- چلیے بس اب تعریفیں رہنے دیجیے زیادہ مٹھاس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

زیادہ ہونا :- ف (لازم) حاصل ہونا، بڑھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ہم نے جو ناپ دی تھی اس کے حساب سے تم جو کرتی کٹوا کے لائے ہو چار انگل زیادہ ہے۔

زیادہ ہونا :- ف (لازم) ختم ہونا، تمام ہونا، اٹھایا جانا۔

(فقرہ) دسترخوان زیادہ ہو گیا تب آپ آئے

(نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر کہتے ہیں دسترخوان بڑھ گیا۔

زیادہ ہے :- برکت ہے، نہیں ہے۔ کسی فقیر کو جواب دینا ہوتا ہے تو رد سوال کے طور پر کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ کہتے ہیں 'برکت ہے' ایسے محل پر 'زیادہ ہے' نہیں بولتے۔

زیارت :- ث (بروزن عنایت) کسی شخص یا چیز یا کسی متبرک مقام کو دیکھنا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- آپ کی زیارت سے بڑی خوشی ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :- اس شخص یا چیز یا مقام کو بھی زیارت کہا گیا ہے جسے عقیدت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔

یہ رونق آج زمین و زماں سے اٹھتی ہے
ترے نبی کی زیارت جہاں سے اٹھتی ہے (اوج)

زیارت :- ث کسی بزرگ کا مقبرہ۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اس معنی میں اب متروک ہے۔

زیارت :- ث سلام۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بعد مرنے کے خدا آیا ہے طلب کا میری
قبر پر پڑھتے ہیں سب جائے زیارت نامہ (سحر)

قولِ فیصل :- اب اس لفظ کا استعمال صرف چہاردہ معصومین و شہیدان کربلا نیز دیگر شہدائے راہ خدا کے لیے ہے۔ عام انسانوں کے لیے نہیں۔ ہر معصوم و شہید کے لیے عربی زبان میں ایک زیارت مخصوص ہے جو پڑھی جاتی ہے۔ پڑھنا اور پڑھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ البتہ حیدرآباد میں مُردے کی تقریبِ سیوم کو زیارت کہتے ہیں۔

زیارت سے مشرف ہونا :- کسی بزرگ شخص یا متبرک چیز یا مقدس مقام کی زیارت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- میں ایک دفعہ آپ کے دولت خانے پر حاضر ہو کر اس کی زیارت سے مشرف ہو چکی ہوں۔ (جنون انتظار)

زیارت کرنا :- عقیدت کی آنکھ سے دیکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- اس صحیفے کے سرلوح کی زیارت کرنے والی نگاہوں نے اس درخشندہ قومی ستارہ کے نام کو بتا دیا ہوگا۔ (مقدمۂ صحیفۃ القوم)

زیارت گاہ :- ث درگاہ، آستانہ، متبرک مقام۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جلوے کا تیرے وہ عالم ہے کہ گر کیجے خیال
دیدۂ دل کو زیارت گاہ حیرانی کرے
غالب

زیارت ہونا، دیدار ہونا، کسی متبرک چیز یا مقدس مقام یا کسی بزرگ ہستی کا دیدار حاصل ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نظر آتی کعبے میں صورت تمھاری
ہوئی عین حج میں زیارت تمھاری — امیر

زیاں: نقصان، خسارہ، ٹوٹا، گھاٹا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

فائدہ کیا سوچ آخر تو بھی دانا ہے اسدؔ!
دوستی ناداں کی ہے جی کا زیاں ہو جائے گا — غالب

زیاں کار: نقصان اٹھانے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیوں زیاں کار بنوں سود فراموش رہوں
فکر فردا نہ کروں محو غم دوش رہوں
اقبال (شکوہ)

زیب: (بجزم اول و یائے مجہول) زینت، رونق، آرائش، خوش نمائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تجھ سے اے رشکِ چمن زیبِ چمن بڑھتی ہے
سرو کی طرح ہر اک شاخ سمن بڑھتی ہے — امیر

زیبا: (یائے مجہول) زیب دینے والا، موزوں، خوش نما، مناسب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع زیور کی طرح جسم پہ زیبا سلاح جنگ — انیس

زیبا اندام: خوب صورت جسم والا، متناسب الاعضا۔ فارسی، ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: دو کنیز گلعذار زیبا اندام، نازک خرام ۔۔۔۔ گھونگھٹ کا جوڑی دار گھٹنا پہنے۔
(فسانۂ آزاد)

زیبا ہونا: مناسب ہونا، شایاں ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔

ع زیبا نہیں ہو وصف انسانی پہ افتخار — انیس

زیبائش: آرائش، زینت، خوش نمائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: عمرو بہ شکل ملکۂ نسرین ہے۔ اس روز محل میں کنیزوں سے پوشاک اور زیور ملکۂ نسرین کے پہننے کا منگا کر دن بھر آرائش و زیبائش میں مصروف رہا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زیبائی: خوبی، خوش نمائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

واں نہ تجمل تھی نہ حشمت تھی نہ زیبائی تھی
سر شبیر کے ہمراہ بہن آئی تھی — دبیر

قولِ فیصل: اکثر رعنائی کے ساتھ بطور حرف عطف بھی آتا ہے جیسے: بدیع الزماں اس کی رعنائی و زیبائی دیکھ کر شیفتہ اور فریفتہ ہو گئے۔
(طلسم ہوش رُبا)

زیب تن کرنا: کسی چیز کو پہننا، جسم پر لگانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: زیب تن کی جگہ زیب جسم بھی ہے۔

ع ہر اک نے زیب جسم کیا فاخرہ لباس — انیس

زیب دہ: زیب دینے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہم نام کبریا کا پسر ہے یہ نیک نام
ہو اس کا نام زیب دہ دفتر انام — دبیر

زیب دینا: موزوں ہونا، خوش نما ہونا، رونق کا باعث ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے جو صاحب کے کف دست پہ یہ چکنی ڈلی
زیب دیتا ہے اسے جس قدر اچھا کہیے — غالب

زیب گوش کرنا: کوئی بات سُنانا۔ اُردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل: کان میں کسی چیز کے پہننے کو بھی زیب گوش کرنا کہا جا سکتا ہے۔

زیبق: (یائے معروف) سیماب، پارہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیرے توسن میں وہ جلدی کہ اگر جھپٹ دے تو
یوں وہ اڑ جائے کہ جیسے سر آتش زیبق — ذوقؔ

زیبندہ: (یائے مجہول و کسر بائے موحدہ) زیب دینے والا۔ فارسی، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاف کھنچتی ہے یہ تصویر تری یک جشمی
اب تو دعویٰ تجھے زیبندہ ہے یکتائی کا — لطافت

زیبیدہ: (یائے اوّل مجہول دوم معروف) زیب دیا ہوا۔ فارسی، اسم مفعول، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے بلقیس اگر بنا یا تھا
میں بھی زیبیدہ تھا سلیماں فر — مومن

زیب و زین: آراستگی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ایماں کی زیب و زین کہنا ہی پڑا
اسلام کے دل کا چین کہنا ہی پڑا
دنیا نے بہت کلمۂ حق ضبط کیا
پھر چیخ کے یا حسین کہنا ہی پڑا — نجم آفندی

زیب و زینت: آراستگی، بناؤ سنگار، سجاوٹ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کچھ نہیں زیور کی زیبائش کا قاصر اعتبار
زیب و زینت عورتوں کی عفت و عصمت سے ہے — قاصر

زیت ۔۔ زیتون کا تیل۔ عربی۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔۔ الف لیلہ میں کسی مقام پر روغن زیت کی ترکیب نظر سے گزری تو ضرور ہے مگر عام طور سے بولتے نہیں سنا۔ اس معنی میں روغن زیتون رائج و فصیح ہے۔

زیتون ۔۔ (بروزن میمون) ایک مشہور درخت کا نام جس کے روغن کو عربی میں زیت کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زیٹ ۔۔ (یائے معروف) یاوہ گوئی۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔
مثالِ صرف ۔۔ کانجی مل زیٹ کی لے رہے تھے (فسانۂ آزاد)

زیٹ اُڑانا ۔۔ جھوٹ بکنا، گپ ہانکنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

شیخ جی وجد میں جب آتے ہیں
اس قدر زیٹ کیوں اڑاتے ہیں (قرار اللغات)

زیٹ زپٹ ۔۔ فضول باتیں، گپ، یاوہ گوئی۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔
مثالِ صرف ۔۔ میری ناک میں دم ہے جب بھی مرزا صاحب ادھر سے گزرتے ہیں مجھے دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور گھنٹوں زیٹ زپٹ اڑاتے رہتے ہیں۔

زیٹک ۔۔ (یائے معروف و فتح تائے ہندی) بے حیثیت، کوتاہ قد۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

زیٹ کی لینا ۔۔ یاوہ گوئی کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
مثالِ صرف ۔۔ کانجی مل زیٹ کی لے رہے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

زیٹ ہانکنا ۔۔ یاوہ گوئی کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
مثالِ صرف ۔۔ ان میں جہاں بہت سی خوبیاں ہیں وہاں ایک عیب بھی ہے زیٹ بہت ہانکتے ہیں۔

زیٹیا ۔۔ (بروزن کھیا) زیٹ ہانکنے والا۔ بہت مبالغہ آمیز جھوٹ بولنے والا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔
مثالِ صرف ۔۔ تم اس کی باتوں میں نہ آنا وہ بہت زیٹیا ہے۔

زید ۔۔ ایک عربی نام جو عمرو بکر کی طرح «فلاں شخص» کی جگہ استعمال میں آتا ہے۔

زِیْدَ قَدْرُہٗ ۔۔ (دعائیہ کلمہ) اس کی قدر زیادہ ہو۔
مثالِ صرف ۔۔ نور چشم غفلت شعار فرزند فراموش کار معاملہ عمرہٗ و زید قدرہٗ۔ (انشائے سرور)

زیر ۔۔ (یائے معروف) مدھم آواز، دھیمی آواز۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔۔ تنہا مستعمل نہیں، زیر و بم (مدھم اور بلند آواز) بولتے ہیں۔ مؤلف برہان نے بیائے مجہول بھی لکھا ہے۔

زیر ۔۔ (یائے مجہول) کسرہ، حرکاتِ ثلاثہ میں سے ایک حرکت کا نام ہے جس کی علامت حرف کے نیچے دی جاتی ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زیر ۔۔ (یائے مجہول) نیچے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

زیر زمیں سے آتا ہے جو گل سو زر بکف
قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا — آتش

زیر ۔۔ (یائے مجہول) کمزور، کم طاقت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔۔ اہل لکھنؤ مغلوب کے معنی میں بولتے ہیں۔ کمزور آدمی نیچے کے طور پر زیر ہوتا ہے۔

زیر ۔۔ مغلوب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مشہور شہر کو زیر کیا دیکھا ہے جیسے
اصحاب فیل پست ہوئے چند طیر سے — وحید

زیر اثر ۔۔ اثر کے ماتحت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا بچا جاتا ہے یارا گر یہ قوم کا لخت جگر
کچھ پرانی کچھ نئی تعلیم کے زیر اثر
شفیق لکھنوی (صحیفۃ القوم)

زیر انداز ۔۔ وہ کپڑا یا چمڑا جو حقے کے پیندے کے نیچے حفاظت کے خیال سے بچھا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
مثالِ صرف ۔۔ مرزا جان کی طرف سے ان کے گھر میں کہنا اچھی طرح ہیں، زیر انداز تیار ہو کے سرکار میں داخل ہو گیا۔ (انشائے سرور)

زیر بار ۔۔ بوجھ میں دبا ہوا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑے رہیں
سر زیر بار منتِ درباں کیے ہوئے — غالب

قولِ فیصل ۔۔ اردو میں یہ ترکیب فک اضافت کے ساتھ بھی مستعمل ہے جس کے معنی ہیں مدیون، مقروض کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے ۔۔ "فدوی عیال دار زیر بار ہے"۔ (انشائے سرور)

زیر باری: بہت قرض دار ہونا، قرضے میں لدا ہونا۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: مرزا حسین بیگ صاحب مر گئے۔ قرض کا پہاڑ سر پر دھر گئے، اس دن سے آج تک زیر باری ہے اور قرض داری ہے۔
(انشائے سُرور)

زیر بریانی: پلاؤ کی ایک قسم۔ اُردو، مؤنث، متروک۔
محلِ صرف: زیر بریانی خوش ذائقہ ہے اور اچار تو ایسا ہم نے کبھی نہیں کھایا، ایمان کی بات ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل: چونکہ زیر بریانی اب نہیں پکائی جاتی۔ اس لیے یہ لفظ بھی اب زبانوں پر نہیں آتا۔

زیر بند: وہ تسمہ جو گھوڑے کی پیٹھ کے نیچے باندھا جاتا ہے، تنگ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بہت خوبصورت ہیں دونوں سمند
لگائے دوشالوں کے ہیں زیر بند (دولت رائے)
شوق

زیر پا: پاؤں کے نیچے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

سر پہ ہے یہ فلک مینا رنگ
زیر پا سطحِ زمیں زنگار رنگ مرزا رسوا

زیر پائی: ایک قسم کی زنانی جوتی، سلیپر۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

یہ ترقی پر ہے ہر دم حُسن اس محبوب کا
ماہ کامل زیر پائی کا ستارہ ہو گیا ناسخ

زیر تجویز: کسی معاملے کا زیر غور رہنا، تجویز کے دوران میں ہونا۔
(فقرہ) مقدمے میں بحث ہو چکی ہے اب زیر تجویز ہے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل: زیر تجویز اس معاملے یا مقدمے کو کہتے ہیں جو زیر غور ہو۔ یہ کہ جو معنی مؤلف نور اللغات نے لکھے ہیں۔ یہ معنی اس وقت ہوں گے جب "زیر تجویز ہونا" لکھا جائے۔

زیر تیغ رکھ لینا: فوج مخالف کو مغلوب کر لینا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف: لقا نورا رو بفرار لایا اہلِ اسلام نے لشکر کو زیر تیغ رکھ لیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

زیر جامہ: وہ کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر ڈالتے ہیں اور اس پر چار جامہ رکھتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل: "زیر جامہ" بلا اضافت مستعمل ہے۔ فارسی میں پیجامے کو "زیر جامہ" کہتے ہیں۔

زیر حراست: جو حوالات میں ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف: شیخ عبداللہ کی زندگی کا بیشتر حصہ زیر حراست گزرا۔
قولِ فیصل: مطلق نگرانی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے: "غرض وہ سب تو لُدھر چلے اور جواز سراہی میں زیر حراست ہی ہتھیاری رہے۔"
(فسانۂ آزاد)

زیر حکومت: ماتحت، زیر فرمان، قبضے میں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: ہندوستان جب تک انگریزوں کے زیر حکومت رہا آزاد ممالک اسے بہت حقیر نظروں سے دیکھتے تھے۔

زیر خاک جانا: مر کے دفن ہو جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: دو تین آدمی گنتی کے ہزاروں میں باقی ہیں اور سب زیر خاک جا چکے۔
(انشائے سُرور)

زیر خاک ہونا: مر جانا، دفن ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: جب یہاں نوبت بہ مرگ پہونچی اس وقت ہم کو خبر ہوئی۔ آئے تو جھگڑا پاک تھا، مردہ زیر خاک تھا۔ (انشائے سُرور)

زیر دست: (بے اضافت) ماتحت، عاجز، مغلوب، کمزور، کم طاقت۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہر زبردست زیر دست تیرا
رہے جب تک ہے آسمان و زمیں سودا

زیر دفعہ: موافق دفعہ، مطابق دفعہ۔ فارسی ترکیب، قانون کی اصطلاح۔
محلِ صرف: ملزم کا چالان زیر دفعہ ۱۴۹، ہوا ہے اگر صفائی پہونچ جائے گی تو چھوٹ جائے گا۔

زیر ران: سواری میں، قابو میں۔ گھوڑے کے لیے مستعمل ہے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: الہیٰ الحق اَیّام میں و نہار زیر ران اور سمند سبز فام فلک تیز گام مطیع فرمان و خادم رہے۔ (انشائے سُرور)

زیر زمین ہونا: دفن ہونا، مر جانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف: مرزا کوسلین صاحب نے تپ کی دو تین دست آئے کل گیارھواں اتوار تھا۔ پھر دن چڑھے مر گئے۔ شام کو زیر زمین ہو گئے۔ (انشائے سُرور)

زیر سایہ: حمایت میں، پناہ میں،

سایۂ عاطفت میں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف: خدا آپ کے بچوں کو صحیح سلامت رکھے آپ کے زیرسایہ پروان چڑھیں۔

زیرسایہ بمعنیٔ قریب، پاس پڑوس میں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

مسجد کے زیرسایہ خرابات چاہیئے
بھوں پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیئے — غالب

زیرعلاج: علاج کی حالت میں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف: وہ بہت دنوں سے بیمار ہیں ڈاکٹر فی بہادر کے زیرعلاج ہیں کچھ فائدہ ہے خدا نے چاہا تو اچھے ہو جائیں گے۔

زیرغور: تشخیص کی حالت میں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

اچھے ہوئے زمانے کے بیمار سیکڑوں
دل وہ مریض ہے جو ابھی زیرغور ہے — آسی الدنی

قول فیصل: شکل، معاملہ اور مقدمے کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے۔ جیسے: "بحرانی کا مسئلہ حکومت کے زیرغور ہے"۔ یہاں زیرغور کے معنی ہیں وہ چیز جس کے متعلق کچھ طے کیا جا رہا ہو اور ابھی کچھ طے نہ ہو سکا ہو۔

زیرقدم: پاؤں کے نیچے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے زیرقدم والدہ فردوس بریں ہے — دبیر

زیرقدم بمعنیٔ قدموں میں، زیرسایہ، سایۂ عاطفت میں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستعملۂ مصنف: جو کچھ زندگی کے دن باقی ہیں قدرداں کے زیرقدم گزر جائیں۔

(انشائے سرور)

زیرک: (یائے معروف و فتح رائے مہملہ) دانا، دانش مند، سمجھدار، ذکی فہم۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف: ریاکاروں سے مرد زیرک کو احتراز لازم ہے۔ (فسانۂ آزاد)

زیر کرنا: مغلوب کرنا، ہرانا، پچھاڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس فن کے پہلوانوں سے کشتی رہی ہے تیر
بہتوں کو ہم نے زیر کیا ہے پچھاڑ کر — میر

زیرکی: (یائے معروف و فتح رائے مہملہ) دانائی، عقل مندی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف: براہِ زیرکی سمجھو کہ لات و منات جمشید سامری وغیرہ میں اگر کچھ قدرت ہوتی تو ہم پر غلبہ نہ پاتا۔ (طلسم ہوش ربا)

زیرلب: ہونٹوں پر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا بات تیری چال لے ہمہ عیاری و فریب
آنکھیں کھلی ہیں اور سخن زیرلب ہے اور — میر

زیرلب کہنا: چپکے سے کہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف: حضرت نے آہ سرد بھر کر بصد حزن و ملال زیرلب کہا۔ "بھئی ہم تمام عمر پوسلے رہے کے بدمعاش اور آوارہ و عیاش رہے۔۔۔۔ اب سوچتے ہیں کہ بارِ خدایا ہمارا انجام کیا ہوگا۔

(فسانۂ آزاد)

زیرلب مسکرانا: اس طرح تبسم کرنا کہ ہونٹوں کو خفیف سی جنبش ہو کے رہ جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف: خدا دل جوش مسرت میں بے ہوکے اڑاتے ہیں۔ غنچہ و گل گلشن کمر زیرلب مسکراتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

زیرمشق: (بے اضافت) وہ وصلی جس کے اوپر رکھ کے خوش نویس لکھتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو وصف لکھنے لگا میں خدنگ مژگاں کے
تو خامہ صفحے سے تا زیرمشق پار ہوا — ناسخ

زیرناف بال آنا: موئے زہار نکلنا جو بالغ ہونے کی نشانی ہے۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

زیرناف درد ہونا: پیڑو میں درد ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف: جس دن سے بیمار ہوئے آج تک مہلت نہیں ملتی۔ ۲۰ ذیحجہ دوشنبے کا دن گزر کے نصف شب باقی تھی، زیرناف درد ہونے لگا۔ (انشائے سرور)

زیرنگیں ہونا: قبضے میں ہونا، ملکیت میں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب صفی زیرنگیں دولتِ استغنا ہو
بوریا فقر کا ہے مسندِ شاہی کہ نہیں — صفی

زیروبالا: نیچے اوپر۔ فارسی، مذکر۔

(نوراللغات)

قول فیصل: عام بول چال میں نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

زیروبم: (زِ زیر بروزن تیر) طبلے یا ڈھولک کا دایاں بایاں رُخ، نیچا اونچا سُر۔ فارسی، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

شادیانے خوشی کے بجنے لگے
زیر و بم رعد سا گرجنے لگے (بہشت گلزار)

زیر و بم سے واقف ہونا، راگ سُر کے اُتار چڑھاؤ کو جاننا۔ اُردو مصدر، موسیقی والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ حاضرینِ جلسہ زیر و بم سے واقف اُتار چڑھاؤ کے سمجھنے والے۔ (فسانۂ آزاد)

زیر و زَبَر:۔ بالکسرہ و فتحہ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں بغیر واؤ عاطفہ زیر زبر ہے جیسے "مولوی صاحب اتنے دن سے لڑکے کو پڑھا رہے ہیں مگر اسے اب تک زیر زبر کی پہچان نہیں"۔

زیر و زَبَر:۔ مث تہ و بالا، اُلٹ پلٹ، تباہ، درہم برہم۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مشہور ہے کہ جب رستم حملہ آور ہوتا تھا تو صفیں کی صفیں اور لشکر کے لشکر زیر و زبر ہو جاتے تھے۔

زیر و زَبَر کرنا:۔ (متعدی) تہ و بالا کرنا، درہم و برہم کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اگر مقابلہ کر کے تم لشکر حریف کو زیر و زبر کرو گی تو عیار اس میں خلل انداز ہوں گے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اس کی اگلی صورت "زیر و زبر کر دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔

کر دیں ابھی یوں زیر و زبر صفتِ طبق کو
جس طرح اُلٹ دیتے ہیں انگلی سے ورق کو انیس

زیر و زَبَر ہونا:۔ (لازم) تہ و بالا ہونا، اُلٹ پلٹ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

آفت ہے یہ کوئی ذکرِ فقیرانہ ہمارا
اک نعرۂ ہو میں دو جہاں زیر و زبر ہے آتش

قولِ فیصل:۔ دُنیا، جہان، زمین، آسمان، فوج اور لشکر وغیرہ الفاظ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ حضراتِ شعرا اوّل "زیر و زبر ہونا" بھی نظم کرتے ہیں۔

بل چل اسلام کی دُنیا کے ہر اک گوشے میں
ہر دل خیر طلب زیر و زبر ہے کہ نہیں
صفی لکھنوی

قوم زیر و زبر ہونا بھی نظم کیا ہے۔

قہر و نقمت سے جس کے وقت سحر
ہو گئی قومِ لوطؑ زیر و زبر
بستی تیرا آبادیاں (چشمۂ شیریں)

زیر دوں سے شیر ہوتے ہیں:۔ بچوں ہی سے بڑے ہوتے ہیں، ادنیٰ سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اُردو مثل۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

زِیرَہ:۔ بالفتح (بروزن خیرہ) ایک خوشبودار باریک بیج کا نام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رنگ لایا ہے انتظار اُن کا
آنکھ کا تِل سفید زیرہ ہے صبا

زِیرَہ:۔ مث زرگل۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بحر و بر میں سب کو تیری ذات کی اُمید ہے
دُرِ صدف میں قطرہ، زیرہ غنچے میں زر ہو گیا بحر

زیرۂ سفید:۔ سفید رنگ کا زیرہ، جو زیادہ تر دواءً مستعمل ہے۔ فارسی، مذکر۔

قولِ فیصل:۔ اطبا نسخوں میں تحریر کرتے ہیں۔

زیری:۔ (یائے مجہول) بٹیر کی مادہ یعنی مادہ بٹیر۔ اُردو، مؤنث، بٹیر بازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ آج شکار کے وقت صبح کو عجب اتفاق ہوا۔ تکڑے کے گرتے ہی سب بٹیریں اڑ گئیں صرف دو نر اور ایک زیری ہاتھ آئی۔

زیریں:۔ (یائے اوّل مجہول دوم معروف) پائیں، نیچے۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زِیست:۔ (یائے معروف) زندگی، حیات۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہے
نام مرنے سے لذت آتی ہے مومن

زیست باقی ہونا:۔ زندگی باقی ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اگر یہاں کی خرابی تحریر کروں دو دفتر بھی تمام نہ ہوں۔ قصہ تمام نہ ہو۔ اگر زیست باقی ہے اور جیتے مل جائیں گے یہ کہانی زبانی سنائیں گے۔ (انشائے سرور)

زیست بھاری ہونا:۔ زندگی تلخ ہونا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

سخت جانی ہو گئی نازک مزاجی کو مُضر
شیشۂ دل پس گیا جب زیست بھاری ہو گئی نیّر

زیست بھر:۔ عمر بھر، تمام زندگی۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ساتھ آپ کا کیا میں چھوڑ دوں گی
ہمراہ ہیں زیست بھر ہوں گی (وفا و دھ) اختر

زیست حرام ہونا:۔ زندگی حرام ہونا، زندگی ناگوار ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مے ری پھر کیوں نہ میں پیے جاؤں
غم سے جب ہو گئی ہو زیست حرام غالب

قولِ فیصل:۔ نظماً مستعمل ہے۔

زیست ڈُو بھر ہونا: زندگی دشوار ہونا۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

اب تو دم بھر کو زیست دو بھر ہے
رنج فرقت سے حال ابتر ہے (قلق)

زیست سے بیزار: وہ جس کو زندگی گزارنا مشکل معلوم ہوتی ہو، جینے سے تنگ۔ اُردو صفت۔

بے خفا کون دل بیزار خفا تھا تجھ سے
عمر بھر تو جو قلق زیست سے بیزار رہا (قلق)

قول فیصل: نظماً زیادہ مستعمل ہے ہونا اور رہنا وغیرہ کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

زیست سے خفا: زندگی سے ملال، جان سے بیزار۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

اخلاص پہ خیال ہے کہ طوق گلو میں ہاتھ
ہم زیست سے خفا ہیں منانے ہو ہم کو کیا (منتظر)

قول فیصل: نظماً مستعمل ہے۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زیست کا اعتبار نہیں: زندگی کا بھروسا نہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف: اگر صحت وعافیت ہو ہم کو دیکھ لو۔ زیست کا اعتبار نہیں زمانے کے رنگ کو قرار نہیں۔ (انشائے سرور)

قول فیصل: زیادہ تر نظم میں استعمال کرتے ہیں۔

زیست کاٹنا: زندگی گزارنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کسی کا ہو رہے آتش کسی کو کر کے رہے
دو روزہ زیست کو انساں نہ رائگاں کاٹے (آتش)

زیست کا حظ اٹھنا: لطف زندگی جاتا رہنا، جینے کا مزہ خاک ہونا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

آپ پہلو نے غیر میں بیٹھے
اٹھ چکا زیست کا یہاں کے حظ (ممنون)

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم لطف زندگی حاصل ہونا بھی ہے۔ شعر بالا شعر میں ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ تم مجھ سے دور غیر کے پہلو میں بیٹھے ہو تمہارے بغیر مجھ کو لطف زندگی کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ اس صفت کا استعمال عام بول چال میں نہیں ہو صرف نظماً استعمال کرتے ہیں۔

زیست کا کیا بھروسا: زندگی اعتبار کے قابل نہیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف: بھائی اب میری زیست کا کیا بھروسا خدا جانے تقدیر کیا دکھائے گی۔ کون مصیبت پیش آئے گی۔ (انشائے سرور)

زیست کرنا: جینا، زندگی بسر کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

عجب طرح سے زیست کرتا رہا
تری جان سے دور مرتا رہا (سحر البیان)

زیست کے دن بھرنا: زندگی کے دن پورے کرنا، مرنے کے دن قریب ہونے کے محل پر۔ اُردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

اک غل ہے کہ دن زیست کے بھرتا ہے یہ گھوڑا
پانی کی طرف رُخ نہیں کرتا ہے یہ گھوڑا (انیس)

زیست کے لالے ہونا: جان خطرے میں ہونا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

تجھ پہ اے رشک چمن نرگس اگر بیمار ہے
باغ میں لالے کو اپنی زیست کے لالے ہوئے (ناسخ)

قول فیصل: شعراء نظماً زیادہ استعمال کرتے ہیں عام بول چال میں جینے کے لالے ہونا مستعمل ہے۔

زِیل: (ر، بروزن نیل) وہ آواز جو لڑکوں کی آواز سے مشابہ ہو، پتلی آواز۔ اُردو متروک۔

گھنگھرو کا خط وصف کبوتر ہوئے اُٹھا
خالی پروں نہیں کم تھیں آواز زیل سے (رشک)

قول فیصل: اب اس محل پر مہین یا پتلی آواز کہتے ہیں۔

زِین: (یائے معروف) چار جامہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ناچار ہو کے تب تو بندھایا ہیں اُس پہ زین
ہتھیار باندھ کر جو ہوا جا کے پھر سوار (سودا)

زَین: (بالفتح) آراستہ۔ عربی، مونث۔

قول فیصل: زیب و زین بصورت مترادف بولتے ہیں، اردو میں تنہا مستعمل نہیں۔

زَین العابدین: چوتھے امام حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام کا لقب مبارک۔ عربی، رائج۔

زینب: جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی کا نام گرامی جو بطن فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا سے تھیں اور حسنین علیہما السلام کی حقیقی بہن تھیں آپ اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام سے چھوٹی تھیں۔ عربی، مونث، رائج۔

تھیں قلق سے غرق میں تر زینب
بین میں چلا کے نوحہ گر زینب (عشق)

زین پوش: زین کے اوپر ڈالنے کا کپڑا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پیدل کھڑے ہیں سامنے باندھے ہوئے قطار
بیٹھے ہیں زین پوش بچھائے ہوئے سوار (انیس)

زِینت: (یائے معروف وفتح نون) زیب،

آرائش۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ان کی افشاں کے ستاروں سے یہ زینت ہوگی
بیت ابرو میں بھی منقوط کی صنعت ہوگی
فائز دہلوی

قولِ فیصل:۔ اس کے ایک معنی رونق اور چہل پہل بھی ہیں۔

رونقِ بزم سخن ہے مجھ سے
زینتِ صحن چمن ہے مجھ سے — مرزا رسوا

اس شخص یا چیز کو بھی کہتے ہیں جس کی وجہ سے رونق اور چہل پہل ہو۔ جیسے: "جناب ادیب صاحب اس میں شک نہیں کہ آپ بزمِ ادب کی زینت ہیں صحیح زبان بولتے ہیں اور لکھتے ہیں مگر آپ کا لب و لہجہ لکھنوی نہیں ہے۔" ترکیب کے ساتھ بھی اس معنی میں بکثرت رائج ہے۔ جیسے

زینت مشاعرہ وغیرہ۔

زینت افروز:۔ رونق میں اضافہ کرنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کل بھینک: کلیجے دن کو ایک مجلس ناظم صاحب کے امام باڑہ میں ہوگی۔ جس میں نادرۃ الزمن مولانا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی زینت افروز منبر ہوں گے۔

زینت بڑھنا:۔ رونق میں اضافہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

گردن جھکا دے کیوں نہ زمیں آسمان کی
آنے سے تیرے بڑھ گئی زینت مکان کی — منیر لکھنوی

زینت بخش:۔ رونق عطا کرنے والا، تشریف فرما۔ کسی معتبر ہستی کے لیے تعظیم کے محل پر کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ 'ہونا' کے ساتھ (زینت بخش ہونا) اس کا صرف ہے۔ جیسے: "مولانا نے جلسے کی صدارت قبول فرمائی اور زینت بخش جلسہ ہوئے۔"

زینت دینا:۔ رونق بخشنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا وہ ہے جس نے ستاروں سے آسمان کو زینت دی اور مہر و ماہ کی قندیلیں لٹکائیں۔

زینت کرنا:۔ آرائش کرنا، سنوارنا، سنگار کرنا، سنورنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نیا جوڑا پہن کے، زیور سے آراستہ ہوکر بن سنور کے بکمال زینت کرکے دلہن اپنی سسرال گئی۔

زینت نکالنا:۔ آرائش کرنا، سنوارنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

کچھ میلے اُجلے کپڑوں سے زینت نکال لی
مینو کی رنگ ڈولائی دوپٹے پہ ڈال لی — لاأعلم

زینت ہونا:۔ رونق ہونا، چہل پہل ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سلیقہ جس کام کو کیجے اس کو بخوبی انجام کرو۔ اس کا نیک نام کرو۔ جس محفل میں بیٹھو اس کی زینت ہو۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "زینت ہو جانا" بھی رائج و فصیح ہے آراستگی و آرائش ہونا بھی معنی ہیں۔

ان کی افشاں کے ستاروں سے یہ زینت ہوگی
بیت ابرو میں بھی منقوط کی صنعت ہوگی — فائز دہلوی

زین خاں:۔ جاہل عورتوں کا ایک فرضی جن۔ اُردو، مذکر، رائج۔

کیا ترے سر آ چڑھے چاروں الاماں
شاہ دریا، شیخ سدو، زین خاں، ننھے میاں — انشا

قولِ فیصل:۔ جس طرح احمد کبیر کی گائے، شیخ سدو کا بکرا ہوتا ہے یعنی ان دونوں جانوروں کی ان کے نام سے قربانی ہوتی ہے۔ اسی طرح زین خاں کا مرغا ہوتا ہے۔ یہ جاہل عورتوں کی رسم ہے۔ اس کا رواج اب لکھنؤ میں قریب قریب نہیں رہ گیا ہے۔ کہیں کہیں دیہاتوں میں ہے۔

زین رکھنا:۔ گھوڑے کی پیٹھ پر کسنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اولوالعزم بادشاہ اور ہم خاں سے دل جمعی کرکے آگرے میں آیا۔ آتے ہی توسنِ ہمت پر زین رکھا۔ (دربارِ اکبری)

زین زرپٹ:۔ رکنا پتہ، یادہ گوئی۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے "زبیٹ زرپٹ" بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

زین ساز:۔ چار جامہ بنانے والا۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

زین کسنا:۔ گھوڑے کی پیٹھ پر چار جامہ کسنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اتنے میں پیر مرد نے ان کو اٹھایا اور گردن جھاڑ جھوڑ کر زین کو کسا۔ اور گود میں اٹھا کر ٹٹو کی پیٹھ پر بٹھا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

زین کھینچنا:۔ گھوڑے کی پشت پر زین کسنا۔ اُردو مصدر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب "زین کسنا" ہی بولتے ہیں "زین کھینچنا" متروک ہے۔

زین لگام گھوڑی بلت رہی تھوڑی:۔ کسی چیز کی بہم رسی پر کل کا اطلاق کرلینا۔ (محاورہ، انجمن بنارس)

قولِ فیصل:۔ صاحب مخصنیۂ اقوال و امثال نے اس مثل

کوزہ سے جوڑ کے حلات کے ساتھ صرف 'زین لگام' گھوڑے کی کہنا ہو۔ لکھنؤ میں یہ مثل عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

زینہ: ز۔ عمارت کا وہ حصہ جو کوٹھے پر آنے جانے کے لیے بنایا جاتا ہو۔ زینے کا ہر وہ حصہ جس پر قدم رکھ کے چڑھتے اترتے ہیں زینہ کہلاتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف: بڑے زینے سے ہوتے ہوئے کوٹھے پر چلے جاؤ کمرے میں شیروانی ٹنگی ہو اس کی کسی جیب میں گھڑی رکھی ہوگی نکال لاؤ۔

قول فیصل: یہ زینہ اینٹ پتھر یا لکڑی کے موٹے موٹے پٹروں سے بنایا جاتا ہے۔

زینہ: ز۔ لکڑی کی بنی ہوئی سیڑھی، نردبان۔ فارسی، مذکر۔

مثل مصرف: میرزا صاحب نے آدمی سے کہا کہ جاؤ زینہ اندر سے لے آؤ مگر جلدی لانا ایسا نہ ہو کہ بیٹھ رہو۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: مصنف فسانۂ آزاد نے جس محل پر استعمال کیا ہے اب ایسے محل پر زینہ نہیں سیڑھی کہتے ہیں جو بانس کی ہوتی ہے۔

زینہ: ز۔ زینت دینے والا، مرتبے کو بلند کرنے والا، ذریعہ، سہارا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ مری تجویز گو تقویم پارینہ تو ہے
قوم کی اعلیٰ ترقی کا مگر زینہ تو ہے — صفی لکھنوی

زینہ بننا: عمارت کا زینہ تیار ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف: عمارت کے دونوں پہلوؤں میں نہایت خوبصورت زینے بنے ہوئے ہیں۔

زینہ لگانا: سیڑھی لگانا، بلندی پر چڑھنے کے لیے نردبان لگانا۔ اردو، مصدر، متروک۔

مثل مصرف: میرزا صاحب نے آدمی کو حکم دیا کہ زینہ لگاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: اب ایسے محل پر کہیں گے سیڑھی لگاؤ۔

زینہ لگنا: چھت وغیرہ پر چڑھنے کے لیے سیڑھی لگنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

ثابت قدم رہیں گے ترقی کے بام پر
زینہ لگا ہوا ہے نشیب و فراز کا — امیر

زینہار: ہرگز۔ نفی کا کلمہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

زین ہونا: گھوڑے کی پیٹھ پر زین کس جانا۔ اردو، مصدر، قریب بہ متروک۔

دم بھی اکتا ہماری سرے دم رخش لینے نہ پائے
آتے ہی یاں توسن عمر رواں پر زیں ہوا — آتش

زینے کے ڈنڈے: وہ ڈنڈے جن پر قدم رکھ کر سیڑھی پر چڑھتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اب اہل لکھنؤ سیڑھی کے ڈنڈے کہتے ہیں۔

زیور: ز۔ (یائے مجہول) گہنا پاتا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

؏ زیور کی طرح جسم پہ زیبا سلاح جنگ — انیس

زیور: ز۔ پھولوں کا گہنا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

؏ بڑھاؤ زیور گل آکے میرے پھولوں میں — بحر

قول فیصل: جب کہیں گے پھولوں کا زیور یا زیور گل کہیں گے۔ تنہا زیور سے سونے چاندی کا زیور مراد ہوگا۔

زیورات: زیور کی جمع جو بقاعدہ عربی بنائی گئی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف: میں گھر پہونچا تو دیکھتا کیا ہوں کہ بیگم صاحبہ رو رہی ہیں۔ پوچھا تو معلوم ہوا کہ آج جو کوٹھری کھولی تو زیورات کا صندوقچہ غائب تھا۔

زیور بڑھانا: زیور اتار ڈالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

وہ سوگ میں ہمارے زیور بڑھا رہے ہیں
اب اور جان لیں گے انداز سادگی کے — مسعود

؏ بڑھاؤ زیور گل آکے میرے پھولوں میں — بحر

زیور پہنانا (یا) پنہانا: گہنا پہنانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف: پرانی رسموں کو اب شریف دقیانوسی بتاتے ہیں، شادی بیاہ کے خرچ کو اخراجات فضول کہتے ہیں، بچوں کو زیور پہنانا گالی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

زیور پہننا: گہنے سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف: کیوں یار، کیا لکھنؤ میں زیور پہننے کی قسم ہے۔

زیور سے گوندنی کی طرح لدا ہونا: بہت زیور پہنے ہونا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

مثل مصرف: ان کو دیکھیے پیلے گندے دن بھر بیت الخلا کے پڑوس جلایا۔ توانا تندرست چالاک وجیہ کیونکر ہوں۔ ہاں زیور سے البتہ گوندنی کی طرح لدے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

زیور میں لدنا: خوب زیور پہنے ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

رہا کرتا ہے نظم شعر کا سودا مرے سر میں
عروس طبع ان روزوں لدی رہتی ہے زیور میں — آتش

زیور توڑنا: عورتیں شوہر کی لاش پر زیور توڑ ڈالتی ہیں۔ اردو، مصدر، متروک۔

یار نے آکے مری لاش پہ زیور توڑا
باندھا تار آنسوؤں کا رشتۂ گوہر توڑا — صبا

قول فیصل: اب زیور توڑنا کے بجائے زیور اتارنا ہے۔ البتہ چوڑیاں توڑنا مستعمل ہے۔

ژ ۔ یہ اُردو کا سولھواں اور فارسی کا چودھواں حرف ہے۔ اسے زائے فارسی اور زائے عجمی بھی کہتے ہیں۔ عربی اور ہندی میں یہ حرف نہیں ہے۔ حسابِ جمل میں ز کے برابر اس کے سات عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اُردو میں اس کا تلفظ "ژے" کیا جاتا ہے۔

ژ ۔ یہ حرف فارسی میں کبھی جیم سے اور کبھی زائے معجمہ سے بدلتا ہے، جیسے ژاژ سے زاج اور اژدہام سے ازدہام وغیرہ۔
(فرہنگ آصفیہ)

ژاژ ۔ بیہودہ گو۔ فارسی، صفت۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل ۔ اُردو میں اس کا کوئی مقام نہیں۔

ژاژخا ۔ بیہودہ گو، بکواسی۔ فارسی، صفت۔
(فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔ یہ ترکیب اُردو کے لیے بالکل نامانوس ہے۔

ژاژخائی ۔ بیہودہ گوئی۔ فارسی، مؤنث۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل ۔ اُردو میں بالکل رائج نہیں۔

ژالہ ۔ اُولا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس پری کی سرد مہری نے رُلایا جب مجھے
اشک جو ٹپکا مری آنکھوں سے ژالہ ہو گیا ناسخ

قولِ فیصل ۔ پانی ہونا اور پگھلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

اگر گوہر کہیں سے ہاتھ میں لائے
(پانی ہونا) برنگِ ژالہ پانی ہو کے بہہ جائے سودا

عقدۂ ہستی موہوم سے کام لینے میں
(پگھلنا) جب بتدریج گیا ژالہ پگھل پانی ہو مصحفی

ژالہ ۔ کہرا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ژالہ باری ۔ اولے پڑنا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف ۔ اب کی بار جاڑوں میں اتنی شدید ژالہ باری ہوئی کہ فصل تباہ ہو گئی۔

ژالہ زدگی ۔ ژالہ باری۔ اُردو، مؤنث۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ژرف ۔ (بروزن ظرف) گہرا، عمیق۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف ۔ اب تو ہم نے عشق کے دریائے بے کراں ژرف میں غوطہ لگایا ہر چہ بادا باد۔ (فسانۂ آزاد)

ژرف نگاہ ۔ گہری نظر رکھنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔
قولِ فیصل ۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

ژند ۔ (بروزن چند) بہت پرانی فارسی اور زرتشت کے زمانے کی زبان۔

ژند ۔ زرتشت کی ایک کتاب کا نام جسے آتش پرست آسمانی کتاب خیال کرتے ہیں۔
فارسی، صفت۔

ژندہ پو ۔ (بالکسر) گدڑی، پیوند لگا ہوا جامہ۔ اُردو، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ژولیدہ ۔ (واؤ مجہول، یائے معروف) اُلجھا ہوا، درہم برہم، پریشان۔ فارسی، صفت، اسم مفعول۔
قولِ فیصل ۔ ترکیب کے ساتھ مستعمل ہے۔

ژولیدہ حال ۔ پریشان حال، خستہ حال۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف ۔ نظارۂ جمال عاشق ژولیدہ حال کر لیں۔
(طلسم ہوش ربا)

ژولیدہ مو ۔ جس کے بال اُلجھے ہوئے ہوں۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف ۔ مجنون اس کے مقابل آیا اور ایک تصویر اپنی کمر سے نکال اور اس کو دکھا کر پکارا کہ اے ساحر ژولیدہ مو کیوں انسان ہے کہ جو اس شبیہ کو دیکھ کر بلکہ تصویر کے عشق میں دیوانہ نہیں ہوتا۔ (طلسم ہوش ربا)

ژیاں ۔ خشم آگیں، غضبناک، تند خو، اکثر درندوں اور شکاری پرندوں کے حق میں آتا ہے۔ فارسی، صفت۔ جیسے شیرِ ژیاں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں صرف شیرِ ژیاں کی ترکیب مستعمل ہے جو زیادہ تر رزمیہ اشعار میں شعرا نظم کرتے ہیں اور بطور استعارہ بہت بہادر انسان کو کہتے ہیں۔

س (ف) اُردو کا اٹھارھواں فارسی کا پندرھواں اور عربی حروف تہجی کا بارھواں حرف۔ فارسی میں اسے سین مہملہ اور سین غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے ۶۰ عدد فرض کیے گئے ہیں۔ مذکر۔ رائج۔

سین اس کا ہے تیرا ہے پیہم عزّ و جاہ
میم ہے مہر منیر شوکت و شان و جلال — سیفؔ

س (ہ) یہ حرف ہندی الفاظ کے اوّل میں آ کے خوب اور نیک کے معنی دیتا ہے اور بعضے اس صورت میں مضموم ہوتا ہے۔ جیسے سُڈول، سگند وغیرہ۔ اور آخر میں آ کے مصدری معنی دیتا ہے جیسے۔ مٹھاس، کھٹاس، نکاس اور اسی قبیل کے دوسرے الفاظ۔ (نوراللغات)

قول فیصل۔ اُردو میں سُڈول بالضم کو سِڈول بالکسر بولتے ہیں اسی طرح سپوت کو سپوت کہتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

س (ہ۔ ف) یہ حرف ہندی اور فارسی میں اپنے اپنے محل پر ب، پ، ت، ٹ، ج، چ، د، ذ، ر، ش، ف، ل، ن، و، ہ وغیرہ سے بدلتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

سا (ہ۔ ص) (حرف تشبیہ ساں اور ستا کا مخفف) مثل، مانند، جیسا، ہمسر، مطابق، سماں۔ جیسے تم سا۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

سینے میں کہاں وہ جوش وہ بھی تھا اک ابال سا
بیٹھ گیا کچھ اٹھ کے دل چھوڑ گیا خیال سا — داغؔ

سا (ف) (مرکبات میں) سائیدن کا امر جیسے جبہ سا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

شعر: جو ترے در پہ جبہ سا نہ ہوا — لا اعلم

سا (ہ۔ ت) کثرت و افراط ظاہر کرنے کے لیے۔ جیسے غم سا غم ہے، رنج سا رنج ہے۔ اُردو، متروک۔

شعر: فرقت محبوب میں اندھیر سا اندھیر ہے — ناسخؔ

قول فیصل۔ تانیث کے لیے 'سی' کہتے تھے

شعر: بیقراری سی بیقراری ہے — وزیر لکھنوی

سا (ہ۔ ح) گویا۔

شعر: نالہ سا ایک سوئے بیاباں نکل گیا — (نوراللغات)

قول فیصل۔ مصرع میں 'سا' کے معنی ہیں مانند کے نہ کہ گویا۔

سا (ہ۔ ح) حسن کلام کے لیے زائد بھی استعمال کرتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج۔

چھوٹا سا فرس فرشتہ ہیکل
کھیت اس کا بہشت خلد جنگل — محسن کاکوروی

سا (ہ۔ مذ) اس آواز کا نام جو پہلے سُر سے نکلتی ہے۔ اُردو، موسیقی دانوں کی اصطلاح

شعر: گو گونج بھی نکلا تو سا، رے، گا، ما، پا، دھا، نی کر سا تھا — رضی لکھنوی

قول فیصل۔ ساتوں سُروں کی آوازوں کے نام یہ ہیں۔ (۱) سا (۲) رے (۳) گا (۴) ما (۵) پا (۶) دھا (۷) نی۔

سابر (ہ۔ مذ) بارہ سنگھا، ایک قسم کا ہرن۔ اُردو، مذکر۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بقول صاحب فرہنگ اثر لکھنؤ میں اسے 'سانبھر' کہتے ہیں۔ (سانبھر بمعنی نمک) سابر کو کایا ہوا چمڑا یا آلہ نقب زنی ہے۔

سابر (ہ۔ مذ) وہ سفید یا زرد رنگ کا چمڑا جو ہرن یا بارہ سنگھے کی کھال سے تیار کیا جاتا ہے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال: پرستان عیاروں کے پاس گوشت اور چمڑے کی شکل سابر وغیرہ کے بنی تیار رہتی ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

سابر (ہ۔ مذ) آلہ نقب زنی، وہ لوہے کا چوڑا آلہ جس سے نقب لگاتے ہیں۔ اُردو، مذکر، رائج۔

محل استعمال: کل نقب زنی کرتے ہوئے ایک چور پکڑا گیا جس کے پاس سے ایک سابر نکلا۔ پولیس گرفتار کر لے گئی۔

سابع (ع۔ ص) ساتواں، ساتواں حصہ ۱/۷، مؤنث کے لیے۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سابق: بڑا، اگلا، پہلا، اوّل، اگلے وقت کا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: وزیر نے وہی تحمّل میں جو سابق میں ذکر ہوا ہے سواری کے ہمراہ کردیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

سابق: بڑا سبقت لے جانے والا، بڑھا ہوا۔ عربی، (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سابق: بڑا سبق دینے والا، اُستاد، خلیفہ۔ (صفت فارسی میں آیا ہے) (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سابقاً: پہلے، اوّل وہلہ، قبل ازیں۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف: سابقاً جلدِ اوّل میں بیان کیا ہے کو برق کے پاس پوست سب جانوروں کے .... رہتے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

سابق الذکر: متذکرہ بالا، مذکورہ بالا، جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہو۔ عربی، صفت، (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: لکھنؤ کا عربی تعلیم یافتہ طبقہ اس کے بجائے "مسبوق الذکر" بولتا ہے۔

سابق دستور: قدیم دستور کے مطابق، پہلے کے موافق، قدیم رسم کے موافق (رح و ف) صفت، (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: اب یہ لفظ متروک ہوچلا ہے۔ اس کے بجائے "حسبِ دستورِ سابق" بکثرت رائج ہے۔

سابق میں: (تابع فعل) زمانۂ گزشتہ میں۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: آج کل دُنیا جتنی بُرائی کی طرف مائل ہے سابق میں یہ بات نہ تھی۔
قولِ فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے زیرِ نظر کتاب کے ابتدائی حصے میں۔ جیسے: "سابق میں عرض کر چکا ہوں کہ اشرف نہایت ذکی و ذہین تھا فوراً بات کی تہ کو پہونچ جاتا تھا چنانچہ اس بات سے اس نے سمجھ لیا کہ یہ شرارت میرے ملازم ہی کی ہے۔"

سابقہ: مذ وہ لفظ جو بعض لفظوں کے پیش تر آکر ایک مرکب لفظ بناتا ہے۔ مثلاً گل چیں، گل فروش، گل جوش، گل ریز میں لفظ گل جو ہر لفظ کے پہلے آیا ہے۔ عربی لفظ، اصطلاح علم القواعد

سابقہ: مذ واسطہ، معاملہ، کام۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: خدا جاہلوں سے سابقہ نہ ڈالے۔
قولِ فیصل: عربی میں سابق کی تانیث سابقۃ۔ فارسی میں سابقہ یعنی پیش ہے سوابق جمع۔

سابقہ: مذ ملاقات، جان پہچان۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تربت میں نکیرین سے کیا بنتی ہے دیکھو
طلب ہے نیا سابقہ ہے پہلے پہل کا — مونس

قولِ فیصل: ربط ضبط اور دوستی کے معنی بھی لیے گئے ہیں

دیوانہ ہو نہ دیکھ کے دل حسنِ عارضی
اچھا نہیں ہے سابقہ بے اعتبار سے — آتش

سابقہ: مث پچھلا، اگلا، اگلے زمانے کا۔ اُردو، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف: اس دستورالعمل کے مرتب ہوجانے سے سابقہ دستور متروک قرار پا گئے۔

سابقہ: مث پہلی بیوی، اگلی بیوی۔ اُردو، مؤنث، (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: یہ تنہا سابقہ نہیں زوجہ سابقہ ہو مگر یہ بھی بہت کم زبانوں پر ہے۔

سابقہ: مذ قدیم جان پہچان، اگلی ملاقات۔ اُردو، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: قلیل الاستعمال ہے۔

سابقہ پڑنا: معاملہ پڑنا، کام پڑنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

پڑا ہے سابقہ کس کوچہ گرد سے کیوں رند
میں دیکھتا ہوں تمہیں در بدر کئی دن سے — رند

قولِ فیصل: اس کا ایک مفہوم "مقابلہ پڑنا" بھی ہے۔ جیسے: "زہر کے دماغ میں بوئے غرور سمائی تھی عیاروں سے اسے کبھی سابقہ نہ پڑا تھا۔" (طلسم ہوش رُبا)

سابقہ ڈالنا: مقابل کر دینا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف: خدا جاہلوں سے سابقہ نہ ڈالے اُلٹی مانتے ہیں نہ سیدھی۔
قولِ فیصل: سلبی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔

سابقہ ہونا: کام پڑنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: سُبحان اللہ بحمدہٖ ہمیں بے کاری سے سابقہ ہوا۔ (انشائے سُرور)

سابقین: (یائے معروف) اگلے زمانے کے لوگ، پُرانے آدمی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف: قرآن میں انبیائے سابقین کا ذکر تفصیلی طور پر ہوا ہے۔

سابل: مسابر یعنی آدھا نقب زنی۔ ہندی، مذکر، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اسے "سابر" ہی کہتے ہیں۔

سابن: صابون۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اس کا املا "بھی تلفظ میں" ہی سے ہے یعنی صابن (ب کو زبر) یہ صابن صابون کا بگڑا ہوا ہے جو عربی ہے۔

سابن کے مول پڑنا: بہت سی جوتیاں پڑنا، بازار کے بھاؤ پٹنا، کثرت سے جوتے کھانا۔ اُردو مثل، دہلی کی زبان

معروف ہے اتنے لیے رنگیں سے لڑا
باخلق کہے کریہ بھی شاعر ہے بڑا
جب پڑنے لگیں اُدھر سے سابن کے مول
سونے کی طرح سے تب گیا خوب کھرا

رنگین دہلوی (فرہنگِ آصفیہ)

سابوت: (ثبوت سے بگڑ کے بنا ہے)۔ ثابت، کامل، پورا، تمام۔ اُردو، صفت، عوام کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: اس کے ایک معنی ہیں مضبوط، جو کہیں سے پھٹا یا کچا نہ ہو۔ جیسے: "میں نے کہا تھا کر دوا چھاننے کے لئے سابوت کپڑا لاؤ تم پھٹا ہوا اٹھا لائے۔ اس میں دوا کیونکر چھنے گی؟"

سابودانہ (یا) ساگودانہ: ایک قسم کے سفید دانے جن کی دوا یا کھیر پکائی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں بالعموم "سابودانہ" زبانوں پر ہے۔

سابونی: ایک نہایت سفید اور لذیذ شیرینی کا نام، لیکن آج کل صابونی لکھتے ہیں۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: اس کا تعلق لکھنؤ کی زبان سے نہیں ہے۔

ساپن: خراب صورت، وہ عورت جس کا پیر برا ہو، زن سبز قدم۔ اُردو، مؤنث، عورتوں دہلی کی زبان۔

اگر چھوڑی ہے جڑ میں بال کی ایک
تو تم ساپن ہے وہ ہرگز نہیں نیک　　رنگین

سات: ہندی، ۷، سبعہ، ہفت، ایک عدد کا نام۔ اُردو، فصیح، رائج۔

معلومِ صرفہ: سورۂ حمد میں سات آیتیں ہیں اور یہ سورہ دو مرتبہ نازل ہوا ہے اسی وجہ سے سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔

سات: ہندی، سولہی کے کھیل میں ۷ یا ۱۱ یا ۱۵ کوڑیاں چت آنا، اور چوسر بازی میں پانسوں کا اس طرح پڑنا کہ ایک پر پانچ دائرے اور دو پر ایک ایک دائرہ شمار ہو۔ اُردو، جواریوں کی اصطلاح۔ (رسالہ بازاری زبان)

ساتا روہن: ہندی، سات بھیڑیوں کا جتھا۔ اُردو، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

قولِ فیصل: چند شریر اور مفسد پرداز آدمی جو کسی کی ایذا رسانی پر متفق ہو جائیں کنایۃً وہ بھی "ساتا روہن" کہلاتے ہیں۔ جیسے "آپ بڑے دل لگی باز معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کو ساتا روہن سے بھی خوف نہیں۔ آپ ٹھہریں میں دم کے دم میں آیا۔" (فسانۂ آزاد)

ساتا روہن: ہندی، ایک راگنی کا نام۔ مؤنث۔ (قران السعدین)

ساتا روہن میں پھنسنا یا پھنس جانا: آزار رسانوں کے نرغے میں آ جانا، چند مفسدوں میں گھر جانا۔ اُردو مثل، عوام کی زبان۔

دل کے درپے ہیں بتوں کے خط و خال
پھنس گیا ہو ساتا روہن میں غزال　　نکہت

سات اقلیم: ہفت اقلیم۔ اُردو،

سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجے
تو وہ لشکر کا ترے نعل بہا ہوتا ہو　　غالب

قولِ فیصل: عام بول چال میں "ہفت اقلیم" ہی رائج ہے۔

سات بھائی: ایک قسم کی چھوٹی چڑیاں جو اکثر ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سات پارچے کا خلعت: بادشاہوں کی طرف سے دیا جاتا تھا۔ اس خلعت میں ذیل کے اشیا ہوتے تھے (۱) شملہ (۲) چکن (۳) لبادہ (۴) رومال (۵) پٹکا (۶) دوشالہ (۷) قلمدان نقرہ مع سامان۔ اُردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

قلم اور جیب کا مدحت نگار خلعت قدسی
کرے سات پارچے ٹھیک آئے اس کے جسم اطہر میں　　محسن کاکوروی

سات پانچ: ہندی، (کنایۃً) چالاکی، حیلہ، بہانہ، مکر و فریب، تکرار۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

(فقرہ) وہ سیدھے آدمی ہیں ان کو سات پانچ نہیں آتی۔ (نور اللغات)

رندوں کو کچھ غرض نہیں اس سات پانچ سے
زاہد ہیں میں شمار ہیں روزِ حساب کے　　صبا

قولِ فیصل: اب عورتیں اس جگہ "تین پانچ" کہتی ہیں۔

سات پانچ: ہندی، پانچ سات، چند، دو چار، جیسے "سات پانچ کی لکڑی ایک جنے کا بوجھ، ہارے جیتے نہ آوے لاج" (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: ایک اور مشہور مثل کا وجود ہے وہ مثل یہ ہے: "سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ"

سات پانچ کرنا: ہٹ (متعدی) جھگڑا نکالنا، حجت کرنا، تکرار کرنا، تین پانچ کرنا، فیل لانا، بہانہ جوئی، عذر بے جا کرنا۔

روزِ حساب کیا نہیں کرنے کا سات پانچ
عیاریوں میں وہ بہت پڑھن تو پانچ پر — داغ

(نور اللغات و لغات النساء)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سات پانچ کرنا: مٹ عذر کرنا، حیلہ کرنا۔

آج تو استفار پھر کہہ سات پانچ احسان نہ کر
اس سے بہتر سن چکا ہوں شعرِ تر دو چار کے

(نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ: کئی آدمیوں کی مدد سے کام پورا ہو جاتا ہے۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

سات پانچ لانا: (متعدی) الجھنا، حجت کرنا۔ جیسے مجھ سے سات پانچ لاؤ گے تو سیدھا بنا دوں گا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سات پانچ مل کیجے کاج
ہارے جیتے نہ آوے لاج

صلاح اور مشورہ سے کام کرنے میں خفت نہیں اٹھانا پڑتی ہے۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

سات پانچ نہ جاننا: (کنایتہ) سیدھا ہونا، نیک ہونا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ کی عورتیں "تین پانچ نہ جاننا" کہتی ہیں۔

سات پردوں میں چھپ کر بیٹھنا: ایسی جگہ چھپ کے بیٹھنا کہ پتا نہ ملے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سات پردوں میں نہ جب تک کہ وہ چھپ کر بیٹھے
آنکھ جھپکی ہوئی خورشید سے ذرات پیچھے — صبا

سات پردوں (یا) سات قفلوں میں رکھنا: سات قفلوں میں رکھنا، بہت حفاظت سے رکھنا، بہت احتیاط سے رکھنا۔

سات پردوں میں رکھوں اس کو چھپا
آئے گر آنکھ میں وہ نورِ نظر — (نور اللغات)

قولِ فیصل: اب "سات قفلوں میں رکھنا" نہیں بولتے۔ "سات پردوں میں رکھنا" بولتے ہیں۔

سات پردے: ہٹ آنکھ کے ساتوں پردے۔ اردو، فصیح، رائج۔

سات پردوں میں بھی کر ہیں تجھے رسوائے جہاں
آٹھواں پردہ نہ پایا ہیں جو حیا کا آنکھیں — رنگ

سات پردے: ہٹ سات آسمان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: بالعموم زبانوں پر نہیں۔

سات پردے لگنا: بہت سے پردوں میں بیٹھنا، نہایت پردہ کرنے لگنا۔ (طنزاً) اس عورت کی نسبت عورتیں کہتی ہیں جو بے پردہ پھرا کرتی ہو اور جب صاحبِ مقدور ہو جائے تو پردہ کرنے لگے۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

اب سات پردے ان کو لگے ہیں خدا کی شان
آٹھوں پہر جو پھرتے تھے یاں بے نقاب ہو

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

سات پردے میں رکھنا: بہت چھپا کے رکھنا، کمالِ احتیاط سے رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: "رکھنا" کی جگہ "چھپانا" بھی ہے، جیسے "عطر کی جھی یہ اصل کر جس پر کوئی اترائے اور سات پردے میں چھپائے"۔ (فسانۂ آزاد)

پردے کی جگہ "پردوں" زیادہ ہے یعنی "سات پردوں... الخ"

سات پشت: سات پیڑھی۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

جلس شباب کا یہ کبھی قدرداں نہ تھا
گردوں کی سات پشت میں کوئی جواں نہ تھا — منیر

سات پشت کو گنوانا: کوئی ایسی حرکت سرزد ہونا کہ بزرگوں کی بدنامی ہو، اپنی خراب حرکتوں سے باپ دادا کو گالیاں کھلوانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سات پشت کی ناک کٹنا: خاندان کی آبرو جانا، خاندان کی ذلت ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ایسے تن پیٹ کے مزے پر خاک
جس سے کٹ جائے سات پشت کی ناک — منیر

سات پھیرے: ہٹ سات طواف جو آگ کے گرد کیے جاتے ہیں۔ مٹ وہ سات چکر جو دولہا دلہن آگ کے گرد کرتے ہیں اور اس سے عقد کا بندھنا مراد ہوتا ہے۔ اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

سات پھیرے کر پھرنا (یا) ہونا: (لازم) عقد ہونا، نکاح ہونا، بیاہ ہونا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

سات پیڑھی: سات پُشت۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

پہ سات پیڑھیوں کے ہو العبد اتفاق — حسب
کُنبے میں یگانگ کے رہا جو نظر پڑا — جان صاحب

سات توؤں سے (یا) توؤں کی سیاہی سے مُنھ کالا کرنا: بہت ذلیل کرنا، خاطر میں نہ لانا، بات نہ پوچھنا، نکال دینا۔
(فقرہ) اب وہ یہاں آنے کا نام لے تو سات توؤں سے منھ کالا کرکے نکال دوں۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل: لکھنؤ کی عورتیں اب نہیں بولتیں۔

سات توؤں کی کالک منھ کو لگ جانا: کمال رسوائی ہونا۔ اُردو، مثل، قلیل الاستعمال۔

سوت کے منھ کو لگی سات توؤں کی کالک — حسب
میرے کہ جوڑے میں اسی نے ہو اگاڑا تعویذ — جان صاحب

سات جنم لینا: سات مرتبہ مرکے پھر پیدا ہونا۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے وہ یا تم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ اُردو، مثل، عوام کی زبان۔

کیا سہل سمجھتا ہے تو اس صاف زباں کو
گر سات جنم لیوے تو بالفرض زتقدیر
ایسا نہ ہو اک لفظ زباں سے تری جاری
پیدا اگر سے ہرگز یہ ترا نطق وہ تو — میر
(رسالۂ عبرۃ الغافلین)

سات جہنم: جہنم کے سات طبقے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ سمجھوں حقیقت گر تو عشقِ مجازی کو
یہی ہے وہ بشر رسائی جہنم جس کے طبقے ہیں — منیر

سات چُلّو خون (لہو) پی لینا: بہت غصے میں کہتی ہیں۔ اُردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

میں سلامت رہا اس کو جو چھوڑوں گی
سات چُلّو لہو کے پی لوں گی — تعشق

سات خط: بڑا۔ فارسی میں ہفت خط کنایہ ہے سات اقلیموں سے اور ان ساتوں خطوط سے جو جامِ جمشید میں تھے۔ اُردو، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سات خط: بڑ۔ خوش نویسوں کے سات خط مشہور ہیں۔ اس معنی میں فارسی میں ہفت قلم و ہفت خط مراد ہیں۔ حسبِ ذیل خطوط ہیں: (۱) ثلث (۲) محقق (۳) توقیع (۴) ریحان (۵) رقاع (۶) نسخ (۷) تعلیق۔ اُردو، فصیح، رائج۔

ہے روئے کتابی پر کیا خوب تمھارا خط
گویا سات خطوں سے بھی بڑھ چڑھ کے ہو پیارا خط — اسیر

سات دریا: یعنی (۱) بحرِ اخضر (۲) بحرِ عمان (۳) بحرِ قلزم (۴) بحرِ بربر (۵) بحرِ ... (۶) بحرِ روم (۷) بحرِ اسود۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ جوش پر یاں ہے اشک کا یم
گر ساتوں دریا ہیں قطرے سے کم — ناسخ

سات دریا درمیان: نوج، خدا نہ کرے کی جگہ۔ اُردو، عورتوں کی زبان، متروک۔

میں کہ رونے کی خبر کیونکر نہ پہونچے نوج سے
سات دریا درمیاں وہ جیسی طوفاں میں نہ تھا — منیر

سات دفعہ صدقے اُتارنا: بیشتر صدقہ اُتارتے وقت صدقے کی چیز سات دفعہ سر کے گرد پھراتے ہیں۔ اس فعل کو سات دفعہ صدقے اتارنا کہتے ہیں۔ اُردو، صفت، عورتوں کی زبان۔
مثال صرف: میں بیا جتا وہ آنکھ لگی میرا ابتا کرتی ہے میں سات دفعہ اپنے اوپر سے اس گُڑیا کو صدقے اتاروں۔
قولِ فیصل: سات دفعہ کی جگہ سات بار بھی ہے۔ اس کا لازم سات بار تصدق ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔

تھ پہنچے پہ سات بار تصدق ختم ہوا — انیس

سات دھار ہوکر نکلنا: (لازم) خدا کا غضب ہونا اور دستوں کے ذریعہ نکل جانا، پھوٹ پھوٹ کر نکلنا، سات زخم پڑ کر نکلنا۔ اُردو، فعل، عورات دہلی کی زبان۔

لگ گئی تیری نظر وہ ہوکے نکلا سات دھار
لے نصیرن کل مرے بچے کا سب کھایا ہوا — راحت

قولِ فیصل: اسی فعل کو بطور کوسنے کے سات دھار ہوکر نکلے بھی عورات دہلی بولتی ہیں۔

ساتر: چھپانے والا۔ عربی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
مثال صرف: خداوندِ عالم بڑا ساترِ عیوب ہے، اپنے بندوں کے گناہوں کو چھپاتا ہے۔

سات سُر: علم موسیقی کے ساتوں سُر۔ یعنی ۱۔ کھرج، ۲۔ رکھب، ۳۔ گندھار، ۴۔ مدھم، ۵۔ پنچم، ۶۔ دھیوت، ۷۔ نکھاد۔ اُردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

سات سکھی کاپی: ایک زر جڑیا کا نام جس کے ساتھ سات مادہ رہتی ہیں۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل: اب لکھنؤ میں عام طور سے رائج نہیں ہے۔

سات سمندر: مذ۔ عربی تحقیقات کے موافق دُنیا میں کُل سات بڑے سمندر ہیں جنھیں عربی زبان میں سبعۃ البحر کہتے ہیں۔ قرآن مجید

ہیں وہ ساتوں سمندر مراد ہیں جو عرب کے اِرد گرد ہیں یا دور و نزدیک واقع ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: (۱) بحرِ شام (۲) بحرِ قلزم (۳) بحرِ عرب (۴) بحرِ ہند (۵) بحرِ عمّان (۶) بحرِ فارس (۷) بحرِ اسود۔ ہندی والوں نے بھی سات ہی سمندر تسلیم کیے ہیں جن کا ذکر اکثر گیتوں، روایتوں اور کہانیوں میں آتا ہے۔ مگر ساتھ ہی ان کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ ان ساتوں سمندروں میں ایک نمک کا، ایک دودھ کا، ایک گھی کا، ایک دہی کا، ایک شراب کا، ایک گنّے کے رس کا اور ایک شہد کا ہے۔ جدید تحقیق میں ذیل کے پانچ بحرِ اعظم اور دریافت ہوئے ہیں۔ (۱) بحرِ اٹلانٹک (۲) بحرِ شمالی (۳) بحرِ جنوبی (۴) بحرِ ہند (۵) بحرِ اوقیانوس یا بحرِ ظلمات۔ (فرہنگِ آصفیہ ماخوذ)

سات سمندر، ہ۔ لڑکوں کا ایک قسم کا کھیل جسے چہلا، دوجا یا تھورانی بھی کہتے ہیں۔ اس کھیل کا طریقہ یہ ہے کہ زمین پر سات لکیریں کھینچ کے سات لمبے گھر بناتے ہیں، جن میں کسی کا نام پہلا، کسی کا دوجا، کسی کا تیجا، کسی کا چوتھی کا تڑکا، کسی کا بے ٹیک اور کسی کا سات سمندر ہوتا ہے۔ کھیلنے والا لڑکا ایک گھر میں گٹّا پھینک کے باری باری ایک ٹانگ سے جاتا ہے اور اسی پاؤں کے انگوٹھے سے گٹّا اٹھا کے لاتا ہے۔ جب اسی طرح سب گھر طے کر لیتا ہے تو جیت جاتا ہے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اسی قسم کا ایک کھیل ہوتا ہے جسے اکّل دکّل یا گرگوائی کہتے ہیں۔ سات سمندر کوئی نہیں بولتا۔

سات سمندر پار، ہ۔ بہت دور، نہایت فاصلے پر۔ اردو، فصیح، رائج۔

سات سمندر پار ہے کعبہ سوچ سمجھ کر چلو مسافر
روز چلیں گے جب تو ہوگا در پہ کعبہ کے کا قدم

قولِ فیصل: لکھنؤ کی عورتیں جب زندے کا میل کسی مُردے سے کرتی ہیں تو بدشگونی بچانے کے لیے کہتی ہیں سات سمندر پار۔

سات سنگار، ہ۔ عورتوں کی سات آرائشیں: ۱۔ مہندی ملنا، ۲۔ مسّی لگانا، ۳۔ پان کھانا مسّی کی دھڑی جمانا، ۴۔ چوٹی گوندھنا، سر کے بال گوندھنا، ۵۔ چوڑی پہننا، ۶۔ افشاں چُننا، ۷۔ زیور پہننا۔ لیکن ہندوؤں میں سولہ سنگار مشہور ہیں۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

سات سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی، کثرت سے گناہ کرکے توبہ پر آمادہ ہونے کی جگہ۔ اردو، مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں "نو سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی" مستعمل ہے۔

سات سہاگنوں کا ہاتھ لگوانا، سات سہاگنوں کو کھلانا، ف۔ سات زندہ خاوند والیوں سے شگونِ نیک کی غرض سے بیاہ کا جوڑا سلوانا یا انھیں منّت کا کھانا کھلانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں "سات سہاگنوں کا ہاتھ لگوانا" تو رائج ہے مگر "سات سہاگنوں کو کھلانا" عورتیں نہیں بولتیں۔

سات سہیلیاں، ہ۔ سات مادہ چڑیاں جو ایک نر کے ساتھ رہتی ہیں۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ہم نے تو عاشقوں کو جہاں نوازا یا
چھوڑیں نہ ساتھ کا ساتوں سہیلیاں بھی　　شاد

سات سہیلیوں کا جھمکا، ہ۔ پروین، عقدِ ثریا، سپت رشی یا سات رِشی۔ چھ یا سات چھوٹے چھوٹے ستاروں کا گچھا جو اکثر موسمِ سرما میں نظر آتا ہے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں عورتیں صرف "جھمکا" کہتی ہیں۔

سات قرآن درمیان، ف۔ عورتیں جب زندے اور مُردے کا ایک ساتھ ذکر کرتی ہیں تو بدشگونی بچانے کے لیے "سات قرآن درمیان" یا "قرآن درمیان" کہہ دیتی ہیں۔ اردو، فقرہ، عورتوں کی خاص زبان۔

مستعملہ مصرف: بہو صاحب کی صورت سات قرآن درمیان بڑی خالہ اماں مرحومہ سے کس قدر ملتی ہے۔

قولِ فیصل: جب کسی کے کسی بڑے مرض کا جو اچھا ہو چکا ہو، ذکر کرتی ہیں اس وقت بھی "سات قرآن درمیان" کہتی ہیں جیسے: "سات قرآن درمیان اب سے سال بھر پہلے اُن کے گلے میں بہت زبردست پھوڑا نکلا تھا ان کی جان خدا ہی نے بچائی۔"

سات گھر بھیک مانگنا، ف۔ کنایۃً، در در بھیک مانگنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

ہفت افلاک سے تاثیرِ دعا مانگتی ہے
سات گھر بھیک یہ مانندِ گدا مانگتی ہے　　داغ

ساتگیں، ہ۔ لا، محبوب تر، شراب کا پیالہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اُردو میں تعلیم یافتہ طبقہ صرف ساغرِ شراب کے معنی میں بولتا ہے۔

گردیا نہ ترا میں نام لے کر یاں تک آیا ہوں
کرم تیرا ہو ساقی بھر دے تو گر ساتگیں میرا ذوقؔ

سات ماموؤں کا بھانجا :- (کنایۃً) کتنے کا لاڈلا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سات ماموؤں کا بھانجا بھوک بھوک پکارے :- مثل (اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو باوجود بہت سے رشتہ دار ہونے کے بے کس رہے۔ ۲۔ اس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں جو باوجود خوش حال کے ناشکر گزار ہو۔ اُردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے "سات، ماموؤں کا بھانجا بھوک بھوک چلائے" اور معنی لکھے ہیں "(۱) بعض مقدرت کے مجبوری"۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

سات رشی :- سپت رشی، سات سہیلیوں کا جھمکا، پروین، عقد ثریا۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ساتواں :- ہفتم، سات سے نسبت رکھنے والا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل مصرفہ :- میں چھ کیلوں تک تو خاموش رہا مگر جب اس نے ساتواں اُٹھایا تو میں نے روک دیا اور کہا کیا حواس میں ہو، ابھی بیماری سے اُٹھے ہو اور یہ بدپرہیزی کر رہے ہو۔

ساتواں دشمن :- سخت دشمن، جان کا خواہاں۔ اُردو، مذکر، متروک۔

مثل مصرفہ :- کیسی تباہ ہو گئیں بے چاری کہ اللہ ساتویں دشمن کو بھی ایسی تباہی میں نہ ڈالے۔ (لا معنی از رشک)

ساتوں :- (واؤ مجہول وزن لفظ) پورے سات، ایک سے لے کے سات تک۔ اُردو، فصیح، رائج۔

ناز، ادا، آن، حیا، غمزہ، کرشمہ، شوخی
لے گیا دل کو اڑا کر کوئی ان ساتوں میں امیرؔ

ساتوں طبق روشن ہو جائیں :- سوجھ بوجھ بڑھ جائے، کشف ہو جائے۔ اُردو، مصرف، فصیح، رائج۔

مثل مصرفہ :- ارے تم اس کال کو کیا سمجھتے ہو، اگر ٹھیک طور سے پڑھ لو تو ساتوں طبق روشن ہو جائیں۔

ساتویں :- مذکر، سابقہ معروف، ساتویں رائج۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- عوام اسی ساتویں کو سات کہتے ہیں جو درست نہیں۔ اسی طرح آٹھویں کو آٹھ نویں کو نو دسویں کو دس۔ بلا اضافہ "یں" بولنا غلط ہے۔

ساتویں :- مذکر، محرم کی ساتویں تاریخ۔ اُردو، شیعوں کی اصطلاح۔

مثل مصرفہ :- امام حسین علیہ السلام اور اُن کے اطفال پر کربلا میں ساتویں سے پانی بند کر دیا گیا۔ فرات پر لشکر یزیدی کی طرف سے چوکیاں بیٹھ گئیں کہ ایک قطرہ پانی خیام حسینی میں نہ جانے پائے۔

ساتھ :- مذکر، ساتھی، ہمراہی، سنگی جیسے ہمارا ساتھ چھوٹ گیا یعنی ہمارا ساتھی چھوٹ گیا۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- مندرجہ بالا مثال "ہمارا ساتھ رساتھی چھوٹ گیا" میں "ساتھ" جس صورت سے استعمال ہوا ہے اہلِ لکھنؤ یوں نہیں بولتے، جس صورت سے ذیل کے شعر میں استعمال ہوا ہے، لکھنؤ میں وہی صورت رائج ہے۔

تو بھی غضب ہے تو قضا از لئے اجل
دم بھر میں چھوٹ جاتے ہیں سو سو برس کے ساتھ ناسخؔ

مندرجہ بالا شعر میں محبت و رفاقت کے معنی بھی نکلتے ہیں۔

ساتھ :- مذکر، جماعت، گروہ، انجمن، مجلس، فرقہ، منڈلی۔ اُردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ ان معنی میں "تہیا" بولتے۔

ساتھ :- مذکر، مشارکت، ساجھا، شراکت۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ساتھ :- باہم دگر، ایک دوسرے کے ہمراہ، باہم، بالاتفاق، ہمراہ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل مصرفہ :- تمہیں پیدل چلنا ہو تو ہمارے ساتھ چلو۔

ساتھ :- ہمراہ، سمیت۔ اُردو، فصیح، رائج۔

مثل مصرفہ :- پہلے نسخے میں تو صرف مصنف کا نام لکھا ہے مگر دوسرے نسخے میں ولدیت کے ساتھ نام لکھا ہوا ہے۔

ساتھ :- مذکر، ایک جا، ایک جگہ، ایک مقام پر۔ اُردو، فصیح، رائج۔

مثل مصرفہ :- ہم دونوں ایک ہی گھر میں ساتھ رہتے ہیں۔

ساتھ :- مذکر، ایک ہی وقت۔ اُردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں "ایک ساتھ" یا "ساتھ ہی ساتھ" بولتے ہیں جیسے "دو کام ایک ساتھ کیونکر انجام پا سکتے ہیں" (یا) "میں جب بھی کسی کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں تو ساتھ ہی ساتھ لغات کی نشاندہی بھی کرتا چلتا ہوں۔"

ساتھ ۔ ہندی ۔ باہم، ایک سنگ ۔ اُردو، صفت، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر آپس کا (کی) بولتے ہیں۔

ساتھ ۔ ہ۔ مذ۔ میل ملاپ، ربط ضبط، دوستی۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف ۔ ہمارا تمہارا ساتھ نبھ نہیں سکتا۔

ساتھ ۔ ہ۔ مث۔ کبوتروں کی ٹکڑی۔ اُردو، مذکر، متروک۔

اسی صورت سے ہم ہردم جو خط شوق بھیجیں گے
اڑے گا ساتھ دروازے پہ اس گل کے کبوتر کا ۔ رق

ساتھ اس کے ۔ ہ۔ مزید بر آن، علاوہ اس کے۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں زیادہ تر "علاوہ اس کے" بولتے ہیں۔

ساتھ جانا ۔ ہمراہ جانا، رفاقت میں جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا کیا دنیا سے صاحب مال گئے
دولت نہ گئی ساتھ نہ اطفال گئے ۔ انیس

ساتھ چلنا ۔ ہ۔ لازم۔ رفاقت میں چلنا، کسی کے ہمراہ چلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ اس کی تکمیلی صورت "ساتھ چلا جانا" بھی رائج و فصیح ہے جیسے: "تم سے چھوٹ گئے شہر میں بیٹھے ہیں اور لٹ گئے ہم اگر دل نہ لگاتے یا ساتھ چلے جاتے تو اچھے رہتے" (فسانۂ سرور)

ساتھ چلنا ۔ ہ۔ لازم۔ دو چیزوں کا ایک ہی وقت میں متحرک ہونا یا دو کاموں کا ایک ہی وقت میں انجام دیا جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف ۔ جس وقت یہ دونوں مشینیں ساتھ چلتی ہیں کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔

ساتھ چھوٹنا ۔ ہمراہی اور رفاقت سے کسی کا جدا ہونا، کسی کا کسی سے بچھڑنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع ۔ ہم بھر میں چھوٹ جاتے ہیں سو سو برس کے ساتھ ۔ ناسخ

ساتھ چھوڑنا ۔ ہ۔ (متعدی) ہمراہی ترک کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ساتھ والوں نے ساتھ چھوڑ دیا
دور لے جاکے مجھ کو منزل سے ۔ امیر

ساتھ دینا ۔ ہ۔ رفاقت کرنا، حمایت کرنا، ہمدردی کرنا، دل سوزی کرنا، شریک رنج و راحت ہونا، امداد کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے ۔ ناسخ

ساتھ دینا ۔ ہ۔ ہمراہ چلنا، ہمراہی اختیار کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

وحشت میں میرا ساتھ یک صبا بھی نہ دے سکا
سو بار بڑھ گیا میں وہ سو بار رہ گیا ۔ صبا

ساتھ رکھنا ۔ ہ۔ رفاقت میں رکھنا، ہمراہ رکھنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں ۔ غالب

ساتھ رہنا ۔ ہ۔ (لازم) ایک جگہ رہنا، اکٹھا رہنا، ایک گھر میں رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف ۔ مفتی گنج میں ایک مکان بھائی صاحب نے کرائے پر لے رکھا ہے۔ اسی میں ہم دونوں ساتھ رہتے ہیں۔

ساتھ رہنا ۔ ہ۔ ہمراہ رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح و رائج۔

ساتھ رہتا ہے یہی آٹھ پہر
یہی ہمدم ہے سفر ہو کہ حضر ۔ مرزا رسوا

ساتھ رہنا ۔ ہ۔ عورت کا مرد سے آشنائی رکھنا، ہم صحبت رہنا، پاس سونا۔ جیسے فلاں باندی فلاں ملازم کے ساتھ رہتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساتھ ساتھ ۔ ہمراہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

ع ۔ پھرتے ہیں اس بہار میں مستوں کے ساتھ ساتھ ۔ آتش

ساتھ ساتھ چلنا ۔ (لازم) ہمراہ چلنا، پاس پاس چلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف ۔ تم اس شہر میں نووارد ہو، ہمارے ساتھ ساتھ چلو ورنہ راستہ بھول جاؤ گے۔

ساتھ ساتھ رہنا ۔ ہمراہ رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل مصرف ۔ ہم تمھیں عیدگاہ بھیج تو رہے ہیں لیکن مولوی صاحب کے ساتھ ساتھ رہنا۔ لڑکوں میں کھیلنے نہ لگنا۔

ساتھ سُلانا ۔ ہم بستر کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

تم ہی میری طرف سے لطف اٹھاؤ
تم ہی لے جاکے اپنے ساتھ سلاؤ ۔ قلق

ساتھ سو کر منہ چھپانا (یا) ساتھ سونا اور منہ چھپانا ۔ بے تکلفی کے باوجود شرم کرنا، بے تکلفی میں تکلف کرنا، اقرار میں انکار کرنا یا انکار میں اقرار کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اے جان ساتھ سو کے یہ کیا ہے منہ چھپانا
مکھڑا دکھا اٹھا کر منہ سے نقاب ہم کو ۔ رنگین

ایک ساتھ بھی سونا مرے اور منہ کو چھپانا
قربان میں اس رنگ کے یہ رنگ نیا ہے ۔ جرأت

ساتھ سے ۔ ہمراہ ہونے کی وجہ سے۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

ملازموں کے ہوں دل شاد ساتھ سے تیرے
یہ کلام پائے سرانجام ہاتھ سے تیرے عشق

ساتھ سے چھوڑنا :۔ جدا کرنا، اپنے سے الگ کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ماں باپ کو چھوڑ دو ابھی ساتھ سے اپنے
دونوں کو بھلا کر دو مجھے ہاتھ سے اپنے بیخبر

ساتھ کا کھیلا :۔ بچپن کا دوست۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ تم تو ہمارے ساتھ کے کھیلے، بچپنے کے دوست، ہو میری طبیعت کے رنگ سے اچھی طرح واقف ہو اور پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہو۔

قول فیصل :۔ "کا" کو حذف کرکے "ساتھ کھیلا ہوا" بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں کا دم نکلتا ہے
ساتھ کھیلے ہوئے بچھڑتے ہیں شاد

ساتھ کرنا :۔ ہمراہی اختیار کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مثال صرف :۔ لقا کے ساتھ بیٹا نوشیرواں کا فرمزو بن نوشیرواں بھی گا ہے۔ اس سے پہلے اسیر ہو چکے ہیں اب اس نے لقا کا ساتھ کیا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ساتھ کر دینا :۔ ہمراہ کرنا، معیت میں کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ دور کا سفر ہے تھوڑا سا ناشتہ ضرور ساتھ کر دو۔

قول فیصل :۔ اس کا مفہوم کسی کو کسی کی رفاقت میں دینا بھی ہے۔ جیسے :۔ "رفیعن چھٹن صاحب کے یہاں جاتا ہے کسی بچے کو ان کے ساتھ کر دو جو وہاں تک پہونچا دے"۔

ساتھ کو :۔ (تابع فعل) روٹی کے ساتھ کھانے والی چیز، سالن، دال اور ترکاری وغیرہ جیسے "روٹی تو پک گئی ساتھ کو کیا پکاؤ"۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ساتھ کو :۔ (۲) ہمراہ چلنے کو۔ جیسے ساتھ کو کوئی بھی نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ساتھ کو :۔ (۳) توشۂ راہ، زادِ راہ۔ جیسے ساتھ کو کیا لیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ساتھ کھیلنا :۔ بچپن میں ایک دوسرے کے ہمراہ کھیلنا، باہم کھیلنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ ہم اور وہ ساتھ کھیلے ہیں جو اس کی رائے ہوگی وہ کریں گے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ساتھ کی کھیلی :۔ ہمجولی، ہم عمر لڑکی جو ساتھ کھیلی ہو، سہیلی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ کچھ سوچ کر اس ساحرہ نے کہا کر لکھ بلور دختر آئینہ دار جادو...... میرے ساتھ کی کھیلی ہے۔ اس کو ایک کبوتر جواہر کا میں دیتی ہوں۔ (طلسم ہوش رُبا)

ساتھ کے لیے بھات چھوڑا جاتا ہے :۔ اچھے رفیق کے لئے اپنے نفعے کی پروا نہیں کی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ گنجینۂ اقوال و امثال میں یہ مثل اس طرح درج ہے "ساتھ کے لیے بھات نہیں چھوڑا جاتا" یعنی سلبی معنی میں لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت نہیں بولا جاتا۔

ساتھ گھسیٹنا :۔ جبراً ساتھ لینا، زبردستی شریک کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مجھ کو بھی ساتھ گھسیٹیں الفت کو جو شرف
دل کو کھا ڈے کیا سوجھی ہے دیو اسپ کو جلیل

قول فیصل :۔ اس جگہ "ساتھ کھینچنا" فصیح ہے۔

ساتھ لگا پھرنا :۔ پیچھے پیچھے پھرنا، ساتھ ساتھ پھرنا، پیچھا نہ چھوڑنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

شگفتہ طبع و شگفتہ دل و شگفتہ مزاج
ہر اک کے ساتھ لگی پھرتی ہے بہار چمن منیر

ساتھ لگا جانا :۔ (لازم) ہمراہ رہنا، پیچھے پیچھے پھرنا، دُم کے پیچھے رہنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اس کے نزدیک تو میں اس سے جدا جاتا ہوں
لیک سایہ کی طرح ساتھ لگا جاتا ہوں سوز

ساتھ لگا کے لانا :۔ ہمراہ لانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

باغِ جہاں میں لایا کہاں سے لگا کے ساتھ سحر

ساتھ لگائے لیے جانا :۔ ہمراہ لے جانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کرو گے اپنا طرح گم مجھے بھی حضرتِ دل
جو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو لگائے ہوئے جلیل

ساتھ لگ لینا :۔ ہمراہ ہو لینا، شریک ہو جانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ عجب لڑکا ہے سب نے لاکھ روکا کہ دیکھو تم مولانا کے ساتھ جا کے کیا کرو گے مگر نہیں مانا اور مولانا کے ساتھ لگ لیا۔

ساتھ لگی ہونا :۔ ہر وقت ساتھ رہنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

گر زندگی خضر و مسیحا ہوئی تو کیا
جو موت سب کے ساتھ مقرر لگی ہوئی داغ

ساتھ لے کر ڈوبنا :۔ (کنایتہً) کسی کو تباہی میں اپنے ساتھ شریک کرنا۔ اُردو مصدر،

ساتھ بڑا ہی، ایک سنگ۔ اُردو، صفت، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر آئیں کا ذکی، بولتے ہیں۔

ساتھ:۔ میل ملاپ، ربط ضبط، دوستی۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ ہمارا تمہارا ساتھ نبھ نہیں سکتا۔

ساتھ:۔ کبوتروں کی ٹکڑی۔ اُردو، مذکر، متروک۔

اسی صورت سے ہم ہر دم جو خط شوق بھیجیں گے
اُڑے گا ساتھ دروازے پہ اس گل کے کبوتر کا برق

ساتھ اس کے:۔ مزید برآں، علاوہ اس کے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں زیادہ تر علاوہ اس کے، بولتے ہیں۔

ساتھ جانا:۔ ہمراہ جانا، رفاقت میں جانا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

کیا کیا دُنیا سے صاحب مال گئے
دولت نہ گئی ساتھ نہ اطفال گئے انیس

ساتھ چلنا:۔ رفاقت میں چلنا، کسی کے ہمراہ چلنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "ساتھ چلا جانا" بھی رائج و فصیح ہے جیسے: "تم سے چھوٹ گئے شہر میں بیٹھے ہیں اور لُٹ گئے، اگر دل نہ لگاتے یا ساتھ چلے جاتے تو اچھے رہتے"۔ (انشائے سرور)

ساتھ چلنا:۔ دو چیزوں کا ایک ہی وقت میں متحرک ہونا یا دو کاموں کا ایک ہی وقت میں انجام دیا جانا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ جس وقت یہ دونوں مشینیں ساتھ چلتی ہیں کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔

ساتھ چھوٹنا:۔ ہمراہی اور رفاقت سے کسی کا جدا ہونا، کسی کا کسی سے بچھڑنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

دم بھر میں چھوٹ جاتے ہیں سو سو برس کے ساتھ ناسخ

ساتھ چھوڑنا:۔ (متعدی) ہمراہی ترک کرنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

ساتھ والوں نے ساتھ چھوڑ دیا
دور لے جا کے مجھ کو منزل سے امیر

ساتھ دینا:۔ رفاقت کرنا، حمایت کرنا، ہمدردی کرنا، دل سوزی کرنا، شریک رنج و راحت ہونا، امداد کرنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے ناسخ

ساتھ دینا:۔ ہمراہ چلنا، ہمراہی اختیار کرنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

وحشت میں ساتھ پیک صبا بھی نہ دے سکا
سو بار بڑھ گیا میں وہ سو بار رہ گیا صبا

ساتھ رکھنا:۔ رفاقت میں رکھنا، ہمراہ رکھنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں غالب

ساتھ رہنا:۔ (لازم) ایک جگہ رہنا، اکٹھا رہنا، ایک گھر میں رہنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ مفتی گنج میں ایک مکان بھائی صاحب نے کرائے پر لے رکھا ہے۔ اسی میں ہم دونوں ساتھ رہتے ہیں۔

ساتھ رہنا:۔ ہمراہ رہنا۔ اُردو، صفت، فصیح و رائج۔

ساتھ رہتا ہے یہاں آٹھ پہر
یہ جو ہمدم ہے سفر ہو کہ حضر مرزا رسوا

ساتھ رہنا:۔ عورت کا مرد سے آشنائی رکھنا، ہم صحبت رہنا، پاس سونا، جیسے فلاں بازی والی ملازم کے ساتھ رہتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اس صورت سے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساتھ ساتھ:۔ ہمراہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

پھرتے ہیں اس بہار میں مستوں کے ساتھ ساتھ آتش

ساتھ ساتھ چلنا:۔ (لازم) ہمراہ چلنا، پاس پاس چلنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ تم اس شہر میں نو وارد ہو، ہمارے ساتھ ساتھ چلو ورنہ راستہ بھول جاؤ گے۔

ساتھ ساتھ رہنا:۔ ہمراہ رہنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ ہم تمہیں عیدگاہ بھیج تو رہے ہیں لیکن مولوی صاحب کے ساتھ ساتھ رہنا۔ لڑکوں میں کھیلنے نہ لگنا۔

ساتھ سلانا:۔ ہم بستر کرنا۔ اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

تم ہی میری طرف سے لطف اُٹھاؤ
تم ہی لے جا کے اپنے ساتھ سلاؤ تلق

ساتھ سو کر منھ چھپانا (یا) ساتھ سونا اور منھ چھپانا:۔ بے تکلفی کے باوجود شرم کرنا، بے تکلفی میں تکلف کرنا، اقرار میں انکار کرنا یا انکار میں اقرار کرنا۔ اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

اے جان ساتھ سو کر یہ کیا ہے منھ چھپانا
مکھڑا دکھا اُٹھا کر منھ سے نقاب ہم کو رنگین

ٹک ساتھ بھی سو نہ مرے اور منھ کو چھپانا
قرباں میں اس رنگ کے یہ رنگ نیا ہے جرأت

ساتھ سے:۔ ہمراہ ہونے کی وجہ سے۔ اُردو، حرف، قلیل الاستعمال۔

ملاز مرنا کے ہوں دل شاد ساتھ سے تیرے
یہ کلام پائے سرانجام ہاتھ سے تیرے — عشق

ساتھ سے چھوڑنا: جُدا کرنا، اپنے سے الگ کرنا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

ماں جائی کو چھوڑ دینا بھی ساتھ سے اپنے
دوتوں کو بھلا کر دو مجھے ہاتھ سے اپنے — دبیر

ساتھ کا کھیلا: بچپن کا دوست۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثال صرف: تم تو ہمارے ساتھ کے کھیلے، بچپنے کے دوست ہو میری طبیعت کے رنگ سے اچھی طرح واقف ہو اور پھر بھی ایسی باتیں کرتے ہو۔

قول فیصل: "کا" کو حذف کر کے "ساتھ کھیلا ہوا" بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہاتھ پاؤں کا دم نکلتا ہے
ساتھ کھیلے ہوئے بچھڑتے ہیں — نساخ

ساتھ کرنا: ہمراہی اختیار کرنا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مثال صرف: لقا کے ساتھ بیٹا نوشیرواں کا فرامرز بن نوشیرواں بھی ہے۔ اس سے پہلے اسیر ہو چکے ہیں اب اس نے لقا کا ساتھ کیا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ساتھ کر دینا: ہمراہ کرنا، صحبت میں کرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف: دُور کا سفر ہے تھوڑا سا ناشتہ ضرور ساتھ کر دو۔

قول فیصل: اس کا مفہوم کسی کو کسی کی رفاقت میں دینا بھی ہے۔ جیسے: "انھیں چھتن صاحب کے یہاں جانا ہے کسی بچے کو ان کے ساتھ کر دو جو وہاں تک پہنچا دے۔"

ساتھ کو: (تابع فعل) روٹی کے ساتھ کھانے والی چیز، سالن، دال اور ترکاری وغیرہ جیسے، "روٹی تو پک گئی ساتھ کو کیا پکاؤ؟" (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ساتھ کو: (۲) ہمراہ چلنے کو۔ جیسے ساتھ کو کوئی بھی نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ساتھ کو: (۳) توشہ راہ، زادِ راہ۔ جیسے ساتھ کو کیا لیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ساتھ کھیلنا: بچپن میں ایک دوسرے کے ہمراہ کھیلنا، باہم کھیلنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف: ہم اور وہ ساتھ کھیلے ہیں جو اس کی رائے ہوگی وہ کریں گے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ساتھ کی کھیلی: ہمجولی، ہم عمر لڑکی جو ساتھ کھیلی ہو، سہیلی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثال صرف: کچھ سوچ کر اس ساحرہ سے کہا کہ ملکہ بلور دختر آئینہ دار جادو .... میرے ساتھ کی کھیلی ہے۔ اس کو ایک کبوتر جواہر کا میں دیتی ہوں۔ (طلسم ہوش رُبا)

ساتھ کے لیے بھات چھوڑا جاتا ہے: اچھے رفیق کے لئے اپنے نقصان کی پروا نہیں کی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: گنجینۂ اقوال و امثال میں یہ مثل اس طرح درج ہے "ساتھ کے لیے بھات نہیں چھوڑا جاتا"۔ یعنی سلبی معنی میں لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے نہیں بولا جاتا۔

ساتھ گھسیٹنا: جبراً ساتھ لینا، زبردستی شریک کرنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مجھ کو بھی ساتھ گھسیٹا الفت کو چھوڑ، لت
دل کو کھاؤ یہ کیا سوجھی ہے دیوانے کو — جلیل

قول فیصل: اس جگہ "ساتھ کھینچنا" فصیح ہے۔

ساتھ لگا پھرنا: پیچھے پیچھے پھرنا، ساتھ ساتھ پھرنا، پیچھا نہ چھوڑنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

شگفتہ طبع و شگفتہ دل و شگفتہ مزاج
ہر اک کے ساتھ لگی پھرتی ہے بہار چمن — منیر

ساتھ لگا جانا: (لازم) ہمراہ رہنا، پیچھے پیچھے پھرنا، ہر دم کے پیچھے رہنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اس کے نزدیک تو میں اس سے جدا جاتا ہوں
لیک سائے کی طرح ساتھ لگا جاتا ہوں — مصحفی

ساتھ لگا کے لانا: ہمراہ لانا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ع باغ جہاں میں لایا کہاں تک لگا کے ساتھ — سحر

ساتھ لگائے لیے جانا: ہمراہ لے جانا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کر دو گے اپنی طرح تم مجھے بھی حضرت دل
جو اپنے ساتھ لیے جاتے ہو لگائے ہوئے — جلیل

ساتھ لگ لینا: ہمراہ ہو لینا، شریک ہو جانا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف: عجیب لڑکا ہے سب نے لاکھ روکا کہ دیکھو تم مولانا کے ساتھ جا کے کیا کرو گے مگر نہیں مانا، اور مولانا کے ساتھ لگ لیا۔

ساتھ لگی ہونا: ہر وقت ساتھ رہنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

گر زندگی خضر و مسیحا ہوئی تو کیا
ہو موت جس کے ساتھ مقرر لگی ہوئی — داغ

ساتھ لے کر ڈوبنا: (کنایۃً) کسی کو تباہی میں اپنے ساتھ شریک کرنا۔ اُردو، مصدر،

غیر نصیح، رائج۔
مستعملہ صرف:۔ منع کیا تھا کہ مقدمہ نہ لڑو۔ اس مقدمے میں بالکل جان نہیں۔ نہیں مانے آخرکار ہار گئے اور اپنے ساتھ اپنے بھائی کو بھی لے کے ڈوبے۔
قول فیصل:۔ بحذف لفظ "کر"، "ساتھ لے ڈوبنا" اس سے نصیح ہے۔

ساتھ لینا:۔ ہمراہ لینا۔ اُردو مصدر، نصیح، رائج۔
جز جیب زوال پر پڑا مار ہاتھ
جز سایہ نہ کوئی بھی لیا ساتھ (گلزار نسیم)

ساتھ نبھنا:۔ (لازم) نباہ ہونا، دوستی نبھنا۔ اُردو مصدر، غیر نصیح، رائج۔
مستعملہ صرف:۔ ان دونوں کا ساتھ نبھ نہیں سکتا اس لیے کہ دونوں کے خیالات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

ساتھ والا:۔ ہمراہی، ساتھی، رفیق۔ اُردو صفت، نصیح، رائج۔
مستعملہ صرف:۔ ہمارے ساتھ والے سب اس دُنیا سے اُٹھ گئے۔ ایک ہم ہیں کہ زندہ ہیں عاقبت کے بوریے سمیٹے رہے ہیں۔
قول فیصل:۔ اس کی تانیث "ساتھ والی" بھی رائج و نصیح ہے۔

ساتھ والا:۔ سازندہ۔ اُردو، مذکر، گانے بجانے والوں کی اصطلاح۔
قول فیصل:۔ اس کو عمومیت حاصل نہیں ہے۔

ساتھ والی:۔ وہ عورت جو کسی کے ساتھ آئی ہے، وہ دولہن کے ساتھ کی۔ جیسے دولہن کے ساتھ کی۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ نسبت کی کے ساتھ مستعمل ہے۔

ساتھ ہو جانا:۔ ہمراہ ہو جانا، کسی کی رفاقت اختیار کر لینا۔ اُردو مصدر، نصیح، رائج۔
مستعملہ صرف:۔ اصحاب کہف جب دقیانوس کے خوف سے پناہ لینے کے لئے چلے تو راستے میں ایک کتا بھی ساتھ ہو گیا۔
قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے معیت حاصل ہو جانا، کسی کی ہمراہی مل جانا۔ جیسے: "ہم کان پور تک تو تنہا گئے مگر وہاں سے مولانا کا ساتھ ہو گیا۔"

ساتھ ہو جانا (یا) لگ لینا:۔ گانے بجانے ناچنے کودنے کھانے پینے یا رہنے سہنے میں شریک ہو جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "ساتھ ہو جانا" نصیح ہے۔

ساتھ ہو لینا:۔ ہمراہ ہو لینا، شریک ہو جانا۔ اُردو مصدر، نصیح، رائج۔
مستعملہ صرف:۔ عجیب کتا ہے جب بھی کوئی گھر سے کہیں جانے لگتا ہے یہ بھی ساتھ ہو لیتا ہے۔

ساتھ ہونا:۔ ہمراہ ہونا، ہمراہی ہونا، شریک ہونا۔ اُردو مصدر، نصیح، رائج۔
ادھر اُدھر بھٹکتا پھروں قیامت میں
اُنھوں تو ساتھ ہو یا ذوالجلال احمد کا (جلیل)
جاری ہیں اشک ناخن غم ہو جگر تراش
کانٹوں کا اور آبلہ پائی کا ساتھ ہے (ذکی)

ساتھ ہی:۔ اسی وقت، معاً۔ اُردو صفت، نصیح، رائج۔
مستعملہ صرف:۔ انھوں نے قرضے کے روپے تو دے دیے مگر ساتھ ہی غصہ بھی آ گیا۔

ساتھ ہی ساتھ:۔ (تابع فعل) ایک ساتھ ایک ہی سلسلے میں۔ اُردو صفت، نصیح، رائج۔

ساتھی:۔ ہمراہی، مددگار، رفیق۔ اُردو صفت، نصیح، رائج۔
اُمید صبر و تحمل سے دل کو یہی ساتھی
در ساتھ دے سکے وقت میں چلا دیے ساتھی (جلال)

ساتھی:۔ ایک ساتھ، ساتھ ہی کا مخفف۔ اُردو، غیر نصیح، رائج۔
دن رات نہ رکھ گالوں پہ لے غیرت بدر (مولف)
ساتھی نہیں آتے مہ و خورشید گہن میں (رشک)

ساتھی:۔ نیپالی۔ اُردو، غیر نصیح، رائج۔

ساتھی:۔ ہم سبق، ہم مکتب۔ اُردو، غیر نصیح، رائج۔

ساتھی:۔ ممد و معاون، مددگار، حامی۔ اُردو، غیر نصیح، رائج۔
مستعملہ صرف:۔ بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہیں۔

ساتھی سنگھتی:۔ ہمراہی، رفیق۔ مذکر، عورتوں کی زبان۔
مستعملہ صرف:۔ شاید اب اُن کے ساتھی سنگھتی اور کچھ رنگ لائیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ساتھی ہونا:۔ شریک ہونا۔ اُردو مصدر، غیر نصیح، رائج۔
بکام کا ہیچ ہے کون ساتھی
یاں سب کو پڑی ہے اپنی اپنی (عاشق)

ساٹن:۔ (انگریزی میں بکسر سوم ہے) اطلس۔ اُردو، مذکر، رائج۔

ساٹھ:۔ ۶۰۔ ہندی، صفت، نصیح، رائج۔

ساٹھا:۔ ساٹھ برس کا آدمی یا ساٹھ برس کا جوان ہاتھی۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ تنہا نہیں بولتے۔

سانٹھا پاٹھا ۔ (یا پٹھا۔ جوان ہاتھی) وہ شخص سانٹھ برس کی عمر میں جس کے قوے اچھے رہیں۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ اب چالیس ہی برس کے بعد انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اگلے زمانے میں سانٹھ برس کا انسان سانٹھا پاٹھا کہلاتا تھا۔

سانٹھا پاٹھا بیبی کھیلی ۔ سانٹھ برس کی عمر تک مرد پر جوانی رہتی ہے۔ عورت بیس ہی برس کی عمر میں بوڑھیا معلوم ہونے لگتی ہے۔ اُردو مثل، رائج۔

ساٹن ۔ اطلس نافتہ، دارائی، ایک قسم کا دبیز چمکیلا ریشمی کپڑا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔ قولِ فیصل۔ اب اس کپڑے کا رواج بہت کم ہو گیا ہے۔

ساٹھی ۔ ایک قسم کا موٹا دھان جو برسات کی بارش ۶۰ دن میں تیار ہو جاتا ہے۔ اُردو، مذکر۔

قولِ فیصل۔ اس دھان کے چاول سرخ ہوتے ہیں اور ساٹھی کے چاول کہلاتے ہیں۔ دہلی کی زبان میں ساٹھی مستعمل ہے۔

ساج ۔ (صحیح ساگ کا) ایک مشہور لکڑی جس کی کشتیاں بناتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ساج ۔ ایک قسم کا پتھر جس سے تلواروں کو صیقل کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ساجد ۔ سر جھکانے والا، سجدہ کرنے والا۔ عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

ساجن (یا) سجن ۔ ۱۔ خصم، خاوند، خوہر، سیاں۔ ۲۔ سوامی، بالم، سائیں، مالک، پیا، پریتم۔ ۳۔ معشوق، من موہن، دلبر، جانی۔ ۴۔ سردار، جگا پت، حاکم، امیر، نواب، راؤ۔ ۵۔ خداوند تعالیٰ، پروردگار۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اب اُردو میں مستعمل نہیں۔ ہندی گاؤں کی زبان ہے۔

ساجنا ۔ سجنا، زیب دینا، بنا، پھبنا۔ جیسے جا کا کام واکو ساجے اور کرے تو ٹھینگا باجے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساجھا ۔ ۱۔ کسی کام میں شریک ہونا، شرکت، مشارکت۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف ۔ ہم تمھیں اُس وقت سے سمجھاتے آ رہے ہیں کہ جو کام کرو اپنے بل بوتے پر۔ ساجھے کا کام اچھا نہیں ہوتا۔

ساجھا ۔ ۲۔ بانٹ، بانٹا، حصہ، بھاگ، بٹائی۔ جیسے۔ کسی کی کمائی میں اس کا ساجھا۔

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ عوام لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ساجھا ۔ ۳۔ چندہ، بہری۔ جیسے، ساجھے کی ہنڈیا چوراہے میں پھوٹتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ ساجھے کے معنی شرکت کے ہیں، چندہ کے نہیں۔

ساجھا دینا ۔ حصہ دینا۔ اُردو، مصدر، عوام کی زبان۔

ساجھا کرنا ۔ شرکت کرنا۔ اُردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف ۔ انھوں نے ساجھا کر کے ہوٹل کھولا تو ہے مگر یہ ساجھا اچھا نہیں ہے۔

ساجھا لڑنا ۔ ڈھب ہو جانا، کوئی تدبیر ہاتھ آ جانا۔ اُردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

ساجھا لگانا ۔ حصہ لگانا، شرکت کرنا۔ اُردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف ۔ دو آدمی کھانا کھا رہے تھے، تیسرے آپ آئے اور آ کے ساجھا لگایا، نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بھوکے رہے۔

ساجھی ۔ شریک، حصہ دار۔ اُردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ ان معنی میں عوام زیادہ تر ساجھیدار بولتے ہیں۔

ساجھی ساجھی مل گئے جھوٹے پڑے سیٹھ ۔ فریقین آپس میں ایک ہو گئے بیچ میں پڑنے والوں کو خفت اٹھانی پڑی۔ (ملا آفتاب جان)

قولِ فیصل ۔ بہت کم زبانوں پر ہے۔

ساجھے کا کام بُرا ۔ شرکت کے کام میں اکثر فساد ہو جاتا ہے۔ اُردو مقولہ، عوام کی زبان۔

جوان کی صورت بنی ساجھے کا ہے کام بُرا
اس کا آغاز بُرا جس کا ہے انجام بُرا (جانی صاحب)

ساجھی کرنا ۔ شریک کرنا، ملانا، حصہ دار بنانا۔ اُردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف ۔ اگر تمھارے پاس روپے نہیں ہیں تو کسی دوست کو اپنا ساجھی کر لو۔

ساجھے کی ہانڈی چوراہے پر پھوٹتی ہے ۔ حصہ داری کے کاموں میں نزاع ضرور ہوتی ہے۔ جب ساجھے کی نسبت باہم تکرار ہو اس وقت بولتے ہیں۔ اُردو مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ اس مثل کا آخری ٹکڑا چوراہے کو حذف کر کے بولتے ہیں، ساجھے کی ہانڈی

جوڑا ہے" اور کبھی کبھی آخر میں "پکتی ہے" کا اضافہ کرکے یوں بھی بول دیتے ہیں "ساجھے کی ہانڈی چوراہے پر پکتی ہے"۔ شاد لکھنوی نے یوں بھی استعمال کیا ہے۔

چار حد میں مرکے ربط چار عنصر توڑ دے
فی المثل چوراہے میں ساجھے کی ہانڈی پھوڑ دیے — شاد

صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو یوں لکھا ہے۔ "ساجھے کی ہانڈی چوراہے پر پھوٹے" اور مضمون لکھا ہے "ساجھے کے کام میں ایک روز جھگڑا ضرور ہوتا ہے"۔ اسی کی ہم معنی دو مثلیں اور بھی لکھی ہیں جو لکھنؤ میں بالکل رائج نہیں۔ (۱) ساجھے کی کھیتی گدھا نہ کھاوے۔ (۲) ساجھے کی اڈ گنگا نہ پاوے۔

ساجھی ہونا: (لازم) شریک ہونا، حصہ دار بننا۔ اُردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل: عوام لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساچق: (بفتح سوم) بری، رسم حنا بندی، شادی سے ایک دن پہلے کچھ ٹھلیاں اور شیرینی اور دلہن کا لباس دلہن دولھا کے گھر سے دلہن کے گھر لے جاتے ہیں۔ یہی ساچق ہے۔ اُردو، مؤنث۔

لے کے ساچق ترے گھر وا ہے میں آئی ہوں میں
آج تیاری مرے جوبھوں کی کر دا سمدھن — رنگین

قول فیصل: مندرجۂ ذیل چیزوں کا مجموعہ ساچق کہلاتا ہے۔ جو گھڑے، آرائش کے تخت، مٹکے جن میں گنگا جمنی سات مچھلیاں ناڑے سے بندھی ہوتی ہیں، صندوقچہ، سہاگ پڑا، گیارہ کشتیوں میں ریت کا جوڑا، چوتھی کا جوڑا، ریشمی کپڑوں کے تھان، کاغذ کی کشتیوں میں کیوڑا گلاب، چوبا چندن، تیل پھلیل۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ اگر دولھا کو خلوت ملتا ہے تو وہ بھی انھیں اشیاء کے ساتھ جایا کرتا ہے۔ یہ لفظ ترکی ہے بکسر دوم بھی۔

ساچق کے گھڑے: ساچق کی ٹھلیاں۔ اُردو، مذکر، متروک۔

سالیں رکھ کے جو سر پہ رواں ہوں
گھڑے ساچق کے تاج خسرواں ہوں — منیر

قول فیصل: اب ساچق کی ٹھلیاں کہلاتی ہیں۔

ساحت: میدان، آنگن۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اوہم لیں سیر عرصۂ برگشتہ عناں
اشہب یوم ساکب سیر ہو سوئے ساحت — ذوق

ساحر: جادوگر، فسوں ساز۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اس کے افسوں سے جو ساحر ہو وہ جل جاتا ہو
سحر پریوں کا اسی طرح سے چل جاتا ہو — تسلیم

ساحرہ: جادوگرنی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔
مستعمل صرف: خمار جادو، بہن مخمور سرخ چشم کی کہ یہ دونوں معشوقہ افراسیاب کی ہیں اور بڑی زبردست ساحرہ ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ساحری: جادوگری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہر اک قد وہ دودہ سامری
ہر اک حاکم کشور ساحری — (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل: سحر و ساحری ملا کے بولتے ہیں۔ تنہا بہت کم مستعمل ہے۔

ساحل: دریا کا کنارہ، سمندر کا کنارہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دریائے محبت سے جو پار اتریں وہ جانیں
ہوتا ہے خدا جانے کہ ساحل نہیں ہوتا — امیر

ساخت: پڑ دوال، گھوڑے کا زین اور زیور۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل: لکھنؤ میں ساز کہتے ہیں۔

ساخت: بناوٹ، بندش، گھڑت، تراش، وضع، ترکیب۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
مستعمل صرف: چہرہ ساخت میں بے نظیر تھا۔ (طلسم ہوش ربا)

ساخت: بنائی ہوئی بات، فریب، مکر، حیلہ۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

اس کی جو بات ہے وہ عالی ہے
دل کی کچھ ساخت ہی نرالی ہے — منیر

ساختگی: بیشتر مرکب مستعمل ہے جیسے بیساختگی۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل: تنہا بالکل نہیں بولتے۔

ساختہ: آراستہ، آمادہ، مستعد۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل: اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

ساختہ: مصنوعی، بنایا ہوا، گڑھا ہوا۔ فارسی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل: لکھنؤ میں 'خود ساختہ' کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

ساختہ پرداختہ: بنایا ہوا، سنوارا ہوا، تربیت کیا ہوا، سکھایا پڑھایا ہوا۔ فارسی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

ع وقت پر دشمن ہیں اپنے ساختہ پرداختہ — سحر

قول فیصل: واؤ عطف کے ساتھ 'ساختہ و پرداختہ' بھی مستعمل ہے جیسے "اس بت جادو جمال نے جو کنکھیوں سے ان پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ رنگ رو بگڑ گیا حضرت عشق کے ساختہ و پرداختہ ہیں"۔ (فسانۂ آزاد)

ساختہ پرداختہ ۔ مؤ۔ کرتوت۔ جیسے، اس کو ان کا ساختہ پرداختہ سب منظور ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادات ۔۔ وہ قوم جو حضرت علیؑ کی اولاد بطن حضرت فاطمۃ الزہراؑ سے ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یاں سوگ ہے میدان میں سادات کشی ہے
آنگے جو خوشی آپ کی وہ میری خوشی ہے ۔ دبیرؔ

قولِ فیصل ۔۔ یہ سادۃ یعنی سیّد کی جمع اور سادہ سادۃ کی جمع ہے یعنی سادات جمع الجمع سادۃ ہے سیّد کی جمع الجمع نہیں ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سیّد کی جمع الجمع لکھا ہے جو درست نہیں۔

سادِس ۔۔ (بکسر سوم) چھٹا، ششم۔ مؤنث کے لئے سادسہ۔ عربی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سادگی ۔ مؤ۔ صفائی، سادہ روئی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

چتونوں سے ملتا ہو کچھ سراغ باطن کا
چال سے ہو کافر پر سادگی برستی ہے ۔ یگانہ چنگیزی

سادگی ۔ مؤ۔ وہ حالت جو بغیر نمائش اور تکلف ہو، بے بناوٹی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہے جوانی خود جوانی کا سنگار
سادگی گہنا ہے اس سن کیلئے ۔ امیر مینائی

سادگی ۔ مؤ۔ بے تکلفی، راستی، راست بازی، صاف دلی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
مصرعہ۔ آپ کو اپنے مزاج کی سادگی نے نقصان پہونچایا۔

سادگی ۔ مؤ۔ سادہ لوحی، بھولاپن، بے خبری۔ فارسی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں ۔ غالبؔ

سادَہ ۔ صفت۔ فارسی۔ (۱) بے گیاہ (۲) بے ریش۔ (جیسے طفل سادہ رُو) (۳) خالص، بے میل، (۴) بے وقوف، نادان۔

ترک کر دیتا ہے عشق سادہ رُو تاریخ
راہ بے دیں، کبھی کتنا سادہ ہے ۔ ناسخؔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔۔ مصرعۂ اوّل ناموزوں ہے۔ لفظ تاریخ نکال دینے سے شعر موزوں ہوگا۔ یہ شعر سادہ رُو کی مثال تو ہو سکتا ہے مگر سادہ (بیوقوف) کی مثال نہیں ہو سکتا۔ اور اگر مان بھی لیا جائے تو سادہ رُو معشوق کی صفت ہے۔ بے وقوف کے معنوں میں مستعمل نہیں ہے۔ معنی ۱، ۲، و ۳ میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادَہ ۔ صفت۔ صاف، بغیر لکھا ہوا، کورا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ایک ہی خط میں ہے کیا حال جو مذکور نہیں
دل تو دل، عشق میں سادہ ورق طور نہیں ۔ عزیزؔ

سادَہ ۔ صفت۔ بھولا بھالا، سیدھا سادھا۔

کوئی سادہ ہی اس کو سادہ کہے
لگے ہے ہمیں تو وہ عیار سا ۔ میرؔ
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادَہ ۔ صفت۔ بے وقوف، بھونڈا۔

ہر صبح جو خورشید ترے منہ پہ چڑھے ہے
ایسا نہ ہو یہ سادہ کہیں جی سے اتر جائے ۔ میرؔ
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادَہ ۔ صفت۔ وہ جس میں گوٹے کناری کا کام نہ بنا ہو، کامدار کا نقیض، وہ جس میں نقش و نگار نہ ہوں۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سادہ لباس پہنا زیور اُتار رکھا
اس سادگی پہ تم نے لاکھوں کو مار رکھا ۔ مصحفیؔ

سادَہ ۔ صفت۔ خالی۔ فارسی، صفت، متروک۔

چپ رہے خوفِ شب فرقت سے کیا شمع و چراغ
شل اطلس ہر فلک تاروں سے سادہ ہو گیا ۔ برقؔ

سادَہ ۔ صفت۔ وہ چیز جس میں آرائش و زیبائش نہ ہو۔ فارسی، (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادَہ ۔ صفت۔ صاف دل، بے تکلف۔ فارسی، صفت، (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔۔ ان معنی میں تنہا مستعمل نہیں۔

سادَہ ۔ مذ۔ بغیر ترکاری کا گوشت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل ۔۔ اہل لکھنؤ اس سالن کو سادہ کہتے ہیں جس میں گوشت نہ ہو جیسے، ”انہیں ڈاکٹر نے گوشت منع کیا ہے۔ اس لئے سادہ سالن دینا۔“

سادھو ۔ مذ۔ پارسا، پرہیزگار، متقی، مقدس۔ ہندی، صفت، مذکر۔ مذ۔ سنت، جوگی، بیراگی، فقیر، درویش۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل ۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادھارن ۔ صفت۔ مانند، برابر، مقابل، نظیر، ثانی، دوسرا، ہمتا، مشابہ۔ مذ۔ برتاؤ، روز مرہ، رسمی، معمولی، عام، درجہ کا، متوسط، میانہ۔ مذ۔ مروج، رائج۔ صفت۔ سادہ، صاف، اصلی، قدرتی، خالص، یک رنگ، بے ریا۔ مذ۔ سہل، آسان۔ صفت۔ معمولی، بے حقیقت، مذ۔ اتفاقی، عارضی۔ مذ۔ تابع فعل۔ اکثر اوقات، عموماً، بارہا، بیشتر، اتفاق سے، اتفاقیہ جیسے، میں تو سادھارن چلا آیا تھا۔ یوں ہی، بے سوچے سمجھے، جیسے، میں نے تو

سادھارن کہہ دیا تھا۔ ۲۔ تابع فعل۔ ۱۔ آسانی سے
بلا تکلف۔ ۳۔ تابع فعل ۲۔ آہستہ زبان سے۔
بولے ہے، نرمی سے، دھیرج سے۔ ہندی،
صفت، حضرات اہل ہنود کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اُردو میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

سادہ پُرکار۔ (کنایۃً) شوخ و عیار معشوق۔
فارسی، مذکر۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ دراصل
سادہ و پُرکار (بہ اضافہ واؤ عطف) ہے اور اس
کے معنی ہیں دیکھنے میں بھولا بھالا مگر دراصل عیّار۔
اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

سادہ پن، سادہ پنا۔ سادگی، بھولاپن۔
اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔
سفید پوش بھی رہتا ہے وہ گل رعنا
کہ سادہ پن میں نکلتی ہے بانکپن کی بو ذکی

سادہ دل۔ صاف دل، بے کینہ، بھولا۔
فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری اقبال

سادہ دلی۔ بے ریائی، صفائی، بھولاپن،
صاف دلی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
ہم تجھے بھول گئے ہائے تری سادہ دلی
کوئی طائر بھی بھولا ہے نشیمن اپنا عندلیب شادانی
قول فیصل۔ صاحب نوراللغات نے بے وقوفی بھی
اس کے معنی لکھے ہیں جو بالعموم مستعمل نہیں۔

سادہ رُخ، سادہ رُو، سادہ عذار۔
(کنایۃً) بے ریش۔ بیشتر معشوق کے لئے مستعمل ہے
فارسی، صفت۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اب یہ الفاظ کسی بھی معنی میں مستعمل
نہیں ہیں۔

سادہ سالن۔ وہ سادہ گوشت جو گھی میں
بھون کر پکائیں اور اس میں ہلدی ہو نہ ترکاری۔
اسی کو قصبات میں قورمہ کہتے ہیں۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس سالن کو "سادہ سالن"
کہتے ہیں جس میں گوشت ہی نہ پڑا ہو۔

سادہ طور۔ بے تکلف آدمی، سادہ وضع،
وہ شخص جس کا اوّل سے آخر تک یکساں ڈھنگ
رہے، بے ٹیپ ٹاپ۔ فارسی، صفت، (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادہ کار۔ بغیر جڑاؤ کا سادہ زیور بنانے
والا۔ جڑاؤ زیور کے بنانے والے کو "مرصع ساز"
کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔
عاجز ہے فکرت شعرائے ہنر شعار
ان صنعتوں کو پائے کہاں عقل سادہ کار انیس
قول فیصل۔ اب ہر مسلمان سنار "سادے کار"
کہلاتا ہے۔ خواہ وہ سادہ زیور بناتا ہو یا جڑاؤ۔
لیکن رسم خط "سادہ کار" ہی ہے۔

سادہ کاری۔ سادہ کار کا کام۔ فارسی،
مؤنث، صفت، فصیح، رائج۔
غرب سے شرق تک تھا اس کا نام
سادہ کاری میں تھا وہ شہرۂ عام دشت گلزار
قول فیصل۔ اس کا تلفظ "سادے کاری" بھی کرتے
ہیں لیکن رسم خط "سادہ کاری" ہی ہے۔

سادہ کاغذ۔ وہ کاغذ جس پر اسٹامپ
لگا ہو۔ مذکر۔ (نوراللغات)
قول فیصل۔ اب ان معنی میں نہیں بولتے۔

سادہ لوح۔ بے وقوف، بھولا بھالا۔
فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
ناصح نے بیاں ہر سے نہ دیا ہے کسی کو دل
بیچارہ سادہ لوح فرشتہ خصال ہے ظہیر

سادہ لوحی۔ بے وقوفی، بھولاپن، سادگی۔
فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
ثبوت ہے یہ محبت کی سادہ لوحی کا
جب اس نے وعدہ کیا ہم نے اعتبار کیا جوش ملیح آبادی

سادہ مزاجی۔ صاف دلی، سادگی، بے تکلفی،
بے ریائی۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔
سیکڑوں ہیں تری اس سادہ مزاجی پہ نثار
اور قربان ہیں ظالم تری حجت کے لاکھوں میر سوز

سادھن۔ ۱۔ تدبیر، علاج، تجویز۔ ۲۔
(صرف و نحو) فاعل، کسی کا کام کرنے والا۔
۳۔ نباہ، وفا، پورا۔ ۴۔ کارروائی، بجا آوری،
انصرام، تعمیل، اہتمام، عمل درآمد۔ ۵۔ استعمال،
عمل، مشق، ربط، عادت، سبھاؤ، معمول، رویّہ،
دستور۔ ۶۔ زہد، ریاضت، عبادت، بندگی۔
۷۔ اصلاح، درستی، ترتیب۔ سنسکرت، مذکر،
اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل۔ اُردو میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

سادھنا۔ ۱۔ سنبھالنا، روکنا، تھامنا، قابو
میں رکھنا۔
(فقرہ) میں زور دار پھینکتا ہوں تم سادھ لینا۔
(نوراللغات)
قول فیصل۔ دیہاتی اور گنوار بولتے ہیں۔ صاحب
فرہنگ آصفیہ نے اس کے (۱۶) معنی اور لکھے
ہیں جو اُردو میں مستعمل نہیں۔ ۲۔ پورا کرنا، سادھن
کرنا۔ ۳۔ ثابت کرنا، بنانا۔ ۴۔ درست کرنا۔ ۵۔
کرنا جیسے ایک سادھے سب سدھے سب سادھے

سب جائے۔ ۵ تیر اندازی کرنا۔ ۶ سکھانا، پڑھانا، تعلیم و تربیت کرنا۔ ۷ عادت ڈالنا۔ ۸ قائم رکھنا، بحال رکھنا۔ ۹ ریہرسل دینا، معمول کرنا۔ ۱۰ تربیت دینا، باقاعدہ کرنا۔ ۱۱ اصلاح کرنا۔ ۱۲ مضبوط کرنا، پکا کرنا۔ ۱۳ سانچے میں ڈھالنا، سڈول کرنا۔ ۱۴ ڈول ڈالنا، خاکہ کھینچنا۔ ۱۵ ٹھاننا، ارادہ کرنا جیسے دل میں بات سادھ لی ہے۔ ۱۶ سیدھ دیکھنا، سدھ کرنا، ہموار کرنا۔ ۱۷ سیدھا کرنا۔ ترمیم کرنا۔ ۱۸ درستی کرنا۔

سادھنا، ف۔ شاقول کے ذریعہ سے دیوار وغیرہ کی کجی اور راستی دریافت کرنا، نیز سدھ اور سیدھ دیکھنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادھنا، ف۔ روکنا، تھامنا، قابو میں رکھنا، سنبھالے رکھنا۔ اردو، حرف، غیر فصیح، رائج۔

آہ کرنے دیا دم کو سادھے رہے
کتنے ہیں دل سے ہو کے نزدیک — میر

سادھنا، ف۔ خفیہ کرنا، جیسے چپ سادھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب نور اللغات نے "مشق کرنا" کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادھنا، ف۔ ہلانا، مانوس کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ کسی جانور کو اپنے اشارے پر چلانے کی مشق کرانے کو اہل لکھنؤ "سدھانا" کہتے ہیں۔ سادھنا ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

سادھنا، ف۔ تولنا، جانچنا، موزوں بنانا، ایسا روکنا کہ ادھر ادھر ہلے نہیں، جیسے "بائیسکل پر جسم سادھنا ضروری ہے"۔ "اس لڑکے نے خوب جسم سادھ رکھا ہے"۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عوام کی زبان ہے۔

سادھنی، ث۔ سادھ کا مونث۔ ان پارسا۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

سادھنی، ث۔ وہ آلہ جو معماروں اور نجاروں کے پاس رہتا ہے، گنیا۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم گنیا ہی زبانوں پر ہے۔

سادھو، ۱ پارسا، پرہیزگار۔ ۲ صاف دل، بے کپٹ، بے ریا، سیدھا سادھا، بھلا آدمی، بھلا مانس۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف جوگی بیراگی کے معنی میں بولتے ہیں۔

سادھو، ۔ جوگی، بیراگی۔ اردو، مذکر، رائج۔

بہت دیر سے در پہ سادھو کھڑے ہیں
فقیروں کا پہ داتا دیا کر دیا کر — (قران السعدین)

سادھو بچہ، (کنایۃً) مکار، فریبی، عیار، دھوکے باز۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ایک کشمیری قوم جو نہایت مکار، عیار ہے اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ لوگ قوم سوزوزگی سے ہیں مگر عام بات یہ ہے کہ یہ لوگ اکثر درویشی بھیس بدل کر لوگوں کو دھوکا دیا کرتے ہیں اس وجہ سے یہ نام پڑ گیا۔ جیسے سادھو بچے بہت چھوٹے تھوڑے سے بچے۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔ لکھنؤ میں کشمیری بھانڈوں میں سے ایک قوم تھی جو شادی بیاہ، عید بقرعید میں امرا کے یہاں جا کے گاتی بجاتی اور انعام لیتی تھی، یہی لوگ سادھو بچے کہلاتے تھے۔ اب یہ نسل بھی ختم ہو گئی۔

سادہ وضع، ۔ وہ شخص جس کی وضع میں تکلف نہ ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ سبحت کی کے ساتھ عام بول چال میں سادہ مفتوح سے بول دیتے ہیں، یعنی سادہ وضع۔

سادی، ۔ بغیر سکی ہوئی لکڑی کی ڈور۔ اردو، مونث۔ کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

مثل صرف۔ جہاں تم مانجھا سوت رہے ہو وہاں کم از کم ایک سیر سادی بھی خرید لو ورنہ دقت ہو گی۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے (۶) معنی اور لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

۱ خالص۔ ۲ بے ساختہ۔ ۳ بے تکلف۔ ۴ سادہ مزاج۔ ۵ بے وقوف، بے سلیقہ۔ ۶ صاف دل، بے ریا، بے کپٹ، اندر باہر سے ایک۔ ۷ بھولی بھالی، سیدھی سادھی۔

سادی، ۔ صاف، غیر منقش، سفید، جو کامدار یا جڑاؤ یا زریں نہ ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

مثل صرف۔ تم سے سادی ساریاں منگائی گئی تھیں تم کامدار کیوں اٹھا لائے۔

سادی جگہ، ۔ کاغذ کی وہ جگہ جہاں کچھ لکھا نہ ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ع دیوان میں سادی ہر جگہ چھوڑ دی ہیں — ناسخ

سادی خو، (کنایۃً) معمولی عادت۔

جو دے انھیں دل اسے بلا میں ڈالیں
ان سادہ رخوں کی یہ تو سادہ خو ہے — مومن

(نور اللغات)

قول فیصل۔ کثرت قائم کیا "سادی خو" شعر

میں ہے ، سادہ جو: شاعر مسلم الثبوت ہے اس لیے سادہ تو صحیح ہے اور بسادی تو غلط، لیکن اب یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

سادے دن: وہ زمانہ جب کوئی تقریب یا تہوار نہ ہو۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثال صرف: آج کل محرم کا زمانہ ہے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ سادے دنوں میں آیئے تو دیکھا جائے گا۔

قولِ فیصل: مؤلف نور اللغات نے اس کے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ "وہ زمانہ جب برسات نہ ہو" جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سادی زبان: تکلف اور بناوٹ سے پاک زبان، وہ زبان جس میں بڑے الفاظ نہ ہوں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

خصم ہو آپ کا سعدی کی نوا پنا رنگیں ہے
تمھاری سادی کو رنگین ہو زباں میری — جان صاحب

سادے کپڑے: وہ کپڑے جن میں گوٹا کناری نہ ٹنکا ہو، جن کی رنگت میں شوخی نہ ہو۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چمک بڑھ جاتی ہے سیتے ہی سیتے سادے کپڑوں کی
تری زردی نے پائی ہے عجب تنویر چکی میں — خنجر

سادی وضع: ایسی وضع جس میں کوئی تکلف نہ ہو۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثال صرف: نواب صاحب بڑے آدمی ضرور ہیں مگر بڑی سادی وضع کے ہیں۔ انھیں کبھی پُر تکلف لباس میں نہیں دیکھا۔

قولِ فیصل: سادہ ڈیزائن کو بھی سادی وضع کہتے ہیں جیسے: ہم نے تم سے سادی وضع کی گرنٹ منگائی تھی۔ تم بیل بوٹے کی جھاڑی دار اُٹھا لائے۔

ساز: پانسہ، چوسر کھیلنے کی گوٹیاں، پچیسی کھیلنے کی کوڑیاں۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: مؤلف فرہنگ آصفیہ نے (۹) معنی اور لکھے ہیں جو لکھنؤ میں کسی طرح بھی مستعمل نہیں۔ ۱۔ طاقت، زور۔ ۲۔ عطر، جوہر، ست۔ ۳۔ گودا، مغز۔ ۴۔ لوہا۔ ۵۔ قدر، قیمت، منزلت۔ ۶۔ کھاد، وہ میلا جو کھیتوں میں ڈالا جاتا ہے۔ ۷۔ شطرنج یا تختۂ نرد۔ ۸۔ اعتبار۔ ۹۔ عرق، شیرہ، رس۔

سارہ: گوسالہ۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سارہ: ایک قسم کی گالی۔ سالا، بیوی کا بھائی۔ اُردو، گنواروں کی زبان۔

سارا: (یہ لفظ زر عنبر اور مشک کے صفات میں آتا ہے) خالص۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: تنہا بالکل نہیں بولتے۔ صرف "عنبر سارا" کی ترکیب سے مستعمل ہے۔ زر اور مشک کے ساتھ زبانوں پر نہیں ہے۔

سارا: آدھے کا ضد، پورا، کل، تمام، سب، کل کا کل۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

تن رو سیہ چاک سارا ہوا تھا
تو اسے کا حیدر کے مارا ہوا تھا — عشق

قولِ فیصل: مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے مگر لکھنوی ان معنی میں استعمال نہیں کرتے تھے۔

سارا: سالا، بیوی کا بھائی۔ اُردو، گنواروں کی زبان۔

قولِ فیصل: مؤنث کے لیے ساری ہے۔

سارا: جناب ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ کا نام جن کے بطن سے جناب اسحٰق تھے۔ عربی، مؤنث، رائج۔

سارا پیرا: کُل۔ اُردو،

(فقرہ) ان کو بس نہ تھا کہ تراب علی کو سارا پیرا نگل جائیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سارا جوبن کھالے تو ایک بالک پالے: بچے کی پرورش اور نگہداشت میں ماں اپنا عیش و آرام تج دیتی ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل: اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

سارا جہان سر پر اٹھا لینا: بہت شور و غل کرنے کی جگہ، بہت خفا ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ "سارا گھر سر پر اٹھا لینا" کہتے ہیں۔

سارا دھن جاتا دیکھئے تو آدھا دیجئے بانٹ: جب کل اسباب کا نقصان ہوتا دیکھے تو کل کا خیال چھوڑ کر جتنا ہاتھ لگے اسی پر قناعت کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اس مثل کو یوں بھی سنا گیا ہے: "دھن جاتا دیکھئے تو آدھا لیجئے بانٹ"۔ صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو یوں لکھا ہے۔ "سارا دھن جاتا دیکھئے تو آدھا دیوے بانٹ"۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

سارا زمانہ: سب لوگ، اکثرت کے قول

پر بولتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گریاں ہماری لاش پہ سارا زمانہ تھا
پانی برس رہا تھا مسافر روانہ تھا　　انجم

سارا کھیل تقدیر کا ہے: نوشتۂ تقدیر پورا ہو کر رہتا ہے۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل: "سب" اور "تمام" کے ساتھ بھی بول دیتے ہیں۔

سارا کھیل رُوپے پیسے کا ہے: کامیابی و اقتدار کا انحصار دولت پر ہے۔　　(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل: "دولت"، "مال"، "تنہا روپے" اور تنہا "پیسے" کے ساتھ بھی بول سکتے ہیں۔

سارا گاؤں جل گیا کالے مینگھے پانی دے: سب کچھ برباد ہو گیا اقبال کی تمنا باقی ہے۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل: صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ "لکھنؤ میں کالے مینگھے کی جگہ کالے مینگھا کہتے ہیں" یہ صحیح ہے۔ لیکن اب یہ بھی کمی کے ساتھ مستعمل ہو۔

سارا گھر سر پر اُٹھا لینا: بہت زیادہ شور و غل مچانا۔ چیخ چیخ کے باتیں کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: آج تو بہو صاحبہ ذرا سی بات پر بیچے جھاڑ کھڑی ہو گئیں۔ چیخ چیخ کے سارا گھر سر پر اُٹھا لیا۔

سارْبان: فارسی، شتر بان، اُونٹ چلانے اور ہانکنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اے اسے ساربان جذبات باطن کھینچ سکتے ہیں
زمام ناقۂ لیلیٰ بھی مجنوں کی رگِ دل ہے
عزیز لکھنوی

قولِ فیصل: سار بمعنی اونٹ اور بان بمعنی ہانکنے والا، نگرانی کرنے والا ہے۔

ساربان: سانڈنی سوار، ناقہ سوار۔ فارسی، مذکر۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: اُردو میں ان معنوں میں نہیں بولتے۔

سارٹیفکیٹ: (بجزم ششم و فتح ہفتم) سند، خوشنودی یا کارگزاری کی چٹھی، شہادت نامہ۔ اُردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل: انگریزی میں صحیح تلفظ سرٹیفکیٹ ہو۔

سارٹیفکٹ: نوشتہ، دست آویز، تمسک، قبالہ۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سار جاننا: (ہندی) راگنی جاننا، قدر پہچاننا، قدر دانی کرنا جیسے (گیت) "سیاں نے موری سار نہ جانی جی"۔ ہندی۔ حقیقت جاننا، کیفیت معلوم کرنا۔ جیسے (کہاوت) "سار پرائی پیر کی کیا جانے انجان"۔ ہندی۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: یہ ہندی گیتوں اور کہاوتوں کی حد تک محدود ہے، عام زبانوں پر نہیں۔

سارجنٹ: جمعدار، دارو غۂ فوج کا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

سارجنٹ: ناظر۔ اوّل درجہ کا وکیل۔ انگریزی، مذکر۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سارَس: لمبی ٹانگوں اور لمبی گردن کا ایک پرند، جو زیادہ تر تالابوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

دھڑ غم کا کیا کلنگوں کے ہے ذکر
زندگی کا اپنی تھا سارس کو فکر　　سودا

قولِ فیصل: مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی "قاز" لکھے ہیں جو صحیح نہیں۔ قاز بڑی بطخ کو کہتے ہیں۔ مشہور ہے کہ سارس ہمیشہ اپنے جوڑے کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی ایک مر جائے تو دوسرا بھی اپنی جان دے دیتا ہے۔ بہت لمبے اور دُبلے آدمی کو بھی بطور مزاح سارس کہہ دیتے ہیں۔

سارسری: ایک زیور کا نام۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سارس کی سی جوڑی: ہر وقت اور ہر دم ساتھ رہنے والے، ہمزاد کی مانند۔ ہندی، صفت۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سارس کی سی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑھی: یعنی دونوں نکمّے ہیں۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل: عوام لکھنؤ "سارس" کی جگہ "ہنسا" بولتے ہیں۔

سارِق: چور۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا لاحجام کو گیسو تمہارا کاٹ کر
کر دیا اندھیر سارق نے سیاہا کاٹ کر　　اسیر

سارنا: (ہندی) پورا کرنا۔ انجام پر پہونچانا، انجام دینا، ختم کرنا، تمام کرنا۔ آنکھوں میں سُرمہ دینا، کاجل لگانا۔ جیسے اگن سارنا (دوہا)

کاجل سارو ں دش مریں بندی لگاؤں بیش
کھینچوں مانگ سیندور کی آٹھ گن پورے تیش

کوٹا کناری وغیرہ بننے والے جب بادلے کے تاروں کو گلوں میں سے تانا درست کرنے کے واسطے ایک ایک تار نکال لیتے ہیں تو اسے بھی سارنا کہتے

ہیں۔ جنوری، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اُردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سارنگ ہڑ: دیپک کی ایک راگنی کا نام۔ اُردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

اینٹی اس نے بجائی پھر سارنگ
شل اخگر ہو گئے سب دنگ (گلشنِ عشق)

سارنگٹ ہڑ: شہد کی بڑی مکھی۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ عام طور سے 'سارن مکھی' بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے ۱۴ معنی اور بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں نہیں بولتے۔ (۱) مور، (۲) ایک قسم کا سانپ (۳) بادل، گھٹا، (۴) مور کی آواز (۵) پپیہا (۶) راج ہنس (۷) ہاتھی، (۸) شیر، (۹) ہرن (۱۰) مختلف (۱۱) قوسِ قزح، دھنک، (۱۲) بھونرا، (۱۳) خوش خبر (۱۴) بھیڑیا (۱۵) کنتا (۱۶) سارنگی، چنگ۔

سارنگٹ کا چھتا چھیڑنا:۔ کسی کو چھیڑ کے اپنے سر بلا لینا۔ جو شخص چھتے کو چھیڑتا ہے، یہ مکھیاں اس کے چمٹ جاتی ہیں۔ اور ڈنک مار کر ایذا پہونچاتی ہیں۔

دل اس کی زلف میں الجھا ہے میرے سر گھیرا ہے
الٰہی الاماں سارنگ کے چھتے کو چھیڑا ہے بحر
(نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ بالعموم 'سارنگ' کی جگہ 'بھڑ' مستعمل ہے۔

سارنگی:۔ ایک قسم کے باجے کا نام جس میں تاروں کے بجائے تانت اور بال ہوتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

کہیں سارنگی کا اڑے لہرا
جس سے زہرہ کا آب ہو زہرا (مثنوی گلزار)

قولِ فیصل:۔ اس کے بجانے والے کو 'سارنگیا' کہتے ہیں۔

سارنگی رتینا (طنزاً یا مزاحاً) سارنگی بجانا۔ اُردو مصرف، ساز نوازوں کی اصطلاح۔
مستعمل صرف:۔ ایسی بڑی گت ہوئی کہ ساز نوازوں نے سارنگی اُٹھی کرکے رتینا شروع کیا۔ (طلسم ہوشربا)

سارنگی کا لہرا:۔ سارنگی کی ایک گت۔ اُردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

جان قالب میں نہ ٹھہری رقص جاناں دیکھ کر
لے کو گھنگھرو اس کو سارنگی کا لہرا ہوگیا بحر

ساری:۔ عـ سرایت کرنے والا، اثر کرنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

سارے امراض ہوں لے شافی مطلق اچھے
مرضِ عشق دلوں میں یوں ہی ساری رکھنا رنگ

قولِ فیصل:۔ متعدی امراض (چھوت کے) کو بھی 'مرض ساری' یا 'امراض ساریہ' کہتے ہیں۔

ساری:۔ ہڑ ایک مخصوص ہندوستانی عورتوں کا لباس جو بالعموم ساڑھے پانچ گز کی لمبی ہوتی کی شکل میں ہوتا ہے۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

سر پہ آنچل بڑا ہے ساری کا
داہنے ہاتھ میں ہے ٹیس کا ہرا جوش ملیح آبادی

قولِ فیصل:۔ اسی کو 'ساڑی' بھی کے ساتھ لکھ دیتے ہیں۔ باندھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

آج باندھی تھی جو اس بت نے مرتھی ساڑی
پنڈلیاں صاف جھلکتی رہیں کندن کی طرح داغ

ساری ہڑ: سارا کا مؤنث۔ کل، تمام، سب۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

ادھر تنہا شہر دیں ہیں اُدھر ساری خدائی ہے
(مؤلف)

سارے:۔ کُل، تمام، سب۔ اُردو، صفت فصیح، رائج۔

سارے امراض ہوں لے شافی مطلق اچھے رنگ

سارے جہاں کا چھٹا ہوا: بڑا چالاک، عیار۔ اُردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔

ہر چند داغ ایک ہی عیار ہے مگر
دشمن بھی تو چھٹے ہوئے سارے جہاں کے ہیں داغ

سارے جہاں کا لپاڑیا:۔ بڑا فریبی، مکار، زٹلیا، ڈینگ ہانکنے والا۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

ساری خدائی ایک طرف جورو کا بھائی ایک طرف: جب کوئی کسی غیر شخص پر کسی اپنے کو ترجیح دیتے ہوئے اس کا ساتھ دیتا ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو مثل، رائج۔
قولِ فیصل:۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ مردوں کی زبان پر بہت کمی کے ساتھ ہے۔

ساری خدائی کا جھوٹا:۔ جھوٹے لاؤ جھوٹ بولنے والا۔ اُردو، مقولہ، رائج۔

ہر اک سے ہے قول ان خدائی کا جھوٹا
وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا ذوق

ساری خدائی کا کام:۔ کام کی کثرت کے لیے مستعمل ہے۔ اُردو، مقولہ، رائج۔

رسول خاں ہم کو سمجھا ماموں خاں کے گھر
تمھیں تو ساری خدائی کا کام رہتا ہے جان صاحب

سارے دن اونی اونی رات کو چرخا پونی:۔ اس شخص کی نسبت بولتی ہیں جو وقت پر کام نہ کرے اور بے وقت کام کرے۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ مثل یوں بولی جاتی ہے 'دن کو اونی اونی رات کو چرخا پونی'۔ 'سارے' جزو مثل نہیں ہے۔

سارے دھڑ کی سُوئی نکالے تو کوئی نہیں آنکھ کی سُوئی نکالے تو سب کوئی۔
آخر کو جو کام انجام دیے وہی انعام پائے۔
(گنجینۂ اقوال و امثال)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساری دیگ میں ایک ہی چاول ٹٹولتے ہیں:۔ جزو سے کُل کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ اُردو، مثل، رائج۔
قولِ فیصل:۔ صاحب محاوراتِ ہندوستان نے اس مثل کو یوں لکھا ہے، جو لکھنؤ کے ساتھ بول دیتے ہیں۔ "ساری دیگ میں ایک چاول دیکھتے ہیں"۔

ساری رات پیا چکّی بھر اٹھایا۔ محنت بہت حاصل برائے نام۔ (فرہنگِ اثر)
قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

ساری رات ممیائی اور ایک بچہ بیائی:۔ محنت شاقہ کے بعد تھوڑا فائدہ حاصل ہونا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اس مثل کا تعلق دیہاتی زبان سے ہے۔

ساری زُلیخا سُن لی اور یہ نہ معلوم ہوا کہ زُلیخا عورت تھی کہ مرد:۔ پورا قصہ سننے کے بعد جب کوئی اسی قصے کے متعلق بے تکا سوال کر بیٹھے تو اُس سے کہتے ہیں۔ اُردو، مثل، رائج۔
قولِ فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے "سُن لی" کی جگہ "پڑھی" اور مؤلف محاوراتِ ہندوستان نے "پڑھ گئے" لکھا ہے جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

سارے شہر میں اُونٹ بدنام:۔ بُرا بھلا بدنام بُرا۔ جو شخص بدنام ہو جاتا ہے سب الزام اسی کے سر آتے ہیں۔ اُردو، مثل، رائج۔
محلِ صرف:۔ وہ غریب اس وقت یہاں تھا بھی نہیں لیکن چونکہ وہ ایک بار چوری کر چکا تھا لہٰذا الزام اسی پر آیا۔ سچ ہے سارے شہر میں اُونٹ بدنام۔
قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر اس طرح ہے۔ "شہر میں اُونٹ بدنام" (بحذفِ سارے)

ساری عمر بھاڑ ہی جھونکا:۔ ساری عمر ایسے کاموں میں ضائع کی جن سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ "ساری عمر" کی کوئی قید نہیں بلکہ "عمر بھر"، "ساری زندگی" اور "زندگی بھر" بھی بول دیتے ہیں۔

ساری کے واسطے آدھی نہ چھوڑنا۔ اگر پورا فائدہ نہیں پہونچ رہا ہو تو تھوڑے فائدے کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے۔ اُردو، مثل، قلیل الاستعمال۔
تیغے کے سمت پیچھے سے منھ نہ موڑیے
ساری کے واسطے کبھی آدھی نہ چھوڑیے — شاد

سارے میں:۔ ہر طرف، گھر بھر میں۔ اُردو، صفت، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ تم تو کہہ کے چلی گئیں کہ تخت پر کنگھی رکھی ہے۔ ہم نے سارے میں ڈھونڈھ ڈالا، کہیں نہ ملی۔

ساڑھستی آنا:۔ (ساڑھستی یعنی جوتش ستارے کا ساڑھے سات برس تک کا دورہ) نحوست، ادبار، ساڑھے سات برس کو سنیچر کی گرہ کا آنا، ساڑھے سات برس تک وبال اور ناداری میں گرفتار رہنا، ادبار آنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ ہندی جوتشیوں کی اصطلاح ہے اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "ساڑھستی سنیچر دور آ لگا" یعنی بہت بُرا زمانہ آ گیا، مصیبت کا سامنا ہے، لکھا ہے لیکن یہ بھی بالعموم مستعمل نہیں۔

ساڑکھو:۔ سالی کا خاوند، ہم زلف۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "ساڑھو" بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ساڑھے:۔ نصف، آدھا۔ جیسے ساڑھے تین۔ ایک کے ساتھ نہیں کہتے۔ (مثلاً کوئی ساڑھے ایک کہے تو غلط ہوگا) ڈیڑھ کہتے ہیں۔ اور دو کے ساتھ ساڑھے نہیں کہتے (جیسے کوئی ساڑھے دو کہے تو غلط ہوگا) ڈھائی کہتے ہیں۔ دیگر تمام اعداد کے ساتھ ساڑھے کہتے ہیں۔ جیسے ساڑھے چار۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

ساڑی:۔ ساری۔ اُردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ بھی کبھی کبھی ساڑی کہہ دیتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اس کو فارسی میں سادہ کہتے ہیں اور ساڑی کے معنی چادر بتائے ہیں اور ثبوت میں سحر کا یہ شعر لکھا ہے:
کیا ہی شب فراق صنم خوفناک ہے
ساڑی سیاہ اوڑھ کے نکلی ہے کالکا — سحر
جو اب متروک ہے۔

ساز:۔ سامان، اسباب۔ فارسی، مذکر، زینت۔ جیسے
حسن ناز و ادا اور بڑھ گیا
زیور نہیں یہ ساز ہے تیری کمند کا — برق
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب ان معنی میں تنہا مستعمل نہیں صرف ساز و سامان یا ساز سفر کی ترکیب میں بولتے ہیں۔

ساز۔ ۵ش مزامیر، جو مطرب سرود کے وقت بجاتے ہیں۔ یعنی سارنگی، طبلہ، ڈھولک وغیرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

شاخِ طوبیٰ اسے کھینچے تو بجا ہے مطرب
خود بخود ساز ترا نغمہ سرا ہوتا ہے — وزیر

ساز۔ ۶ش جنگ کے ہتھیار، سامانِ جنگ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ساز۔ ۷ش (مرکبات میں) بنانے والا، بنایا ہوا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ کبھی ترکیب کے ساتھ فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے کارساز (کام بنانے والا) اور کبھی مفعول کے معنی دیتا ہے جیسے خداساز (خدا کا بنایا ہوا)۔

ع وہ خدا کا ہو کلام اور خداساز ہوں میں — رشید

ساز۔ ۸ش سازش، وہ میل جول جو کسی کی مخالفت میں ہو۔ فارسی، مذکر، متروک۔

مثالِ معروف:۔ الحمد للہ کہ فلکِ کج رفتار سیدھا ہو کر برسرِ ساز ہوا۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل:۔ اب صرف ساز باز کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

ساز۔ ۹ش درستی، سرانجام۔ فارسی، مذکر، متروک۔

مرسوم تھے جس طرح کے انداز
شادی کا خوشی خوشی کیا ساز — نسیم

ساز۔ ۱۰ش (مرکبات میں) سازگار، موافق۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں جیسے ناساز (ناموافق) وغیرہ۔

ساز۔ ۱۱ش مثل، مانند، تناسب، میل جول، تال میل۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں اردو میں مستعمل نہیں۔

ساز۔ ۱۲ش موافقت، میل ملاپ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سازِ رہ کینہ ساز کیا جائیں
نازوالے نیاز کیا جائیں — داغ

ساز۔ ۱۳ش ناچنے کا سامان، جیسے پیشواز وغیرہ۔ اردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ساز۔ ۱۴ش صدری کے اوپر کا فیتہ، گھنڈیاں وغیرہ۔ اردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ساز۔ ۱۵ش بندوق کا سامان۔ اردو، متروک۔

بل دل کو لگتے ہیں اِرنؤ دگولی کی طرح
ساز کیا بندوق کا رکھتے ہو اپنے ساز میں — رشک

ساز۔ ۱۶ش گھوڑے کا ساز یعنی لگام، زین، زیر بند، کاٹھی وغیرہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

رہوار شنگ رنگ ہے چاندی کا ساز ہے
رات اور دھوپ ایک جگہ طرفہ ساز ہے — عشق

قولِ فیصل:۔ لگانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کس قدر زیبا ہے زیور اس بتِ طناز کو
ساز سونے کا لگایا ہے سمندِ ناز کو — برق

گاڑی اور رتھ کے سامان (یعنی وہ چیزیں جن کی ضرورت گھوڑے جوتنے میں ہوتی ہے) کو بھی ساز کہتے ہیں۔ اور وہ چاندی سونے کے زیورات جن سے کوتل گھوڑے آراستہ ہوتے ہیں، بھی ساز کہلاتے ہیں۔

ساز باز۔ سازش۔ فارسی، فصیح، رائج۔

مثالِ معروف:۔ دونوں میں ساز باز ہو کر یہ چال چلی گئی ہے۔

ساز باز رکھنا۔ میل جول کرنا۔

اہلِ نظر کی آنکھ میں رہنا ہے گر عزیز
جو بے بصر ہیں ان سے نہ رکھ ساز باز تو — حالی
(گلدستۂ محاوراتِ اردو)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ساز چھیڑنا۔ ساز بجانا، شروع کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

لہو رونے لگیں گے ساز عشرت چھیڑنے والے
ارے یہ درد، آوازِ شکستِ شیشۂ دل میں — عزیز لکھنوی

سازِ سفر۔ سامانِ سفر۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

بے سروساماں روانہ ہو گئے کیا بتلاؤ رتھ
کوچ ہو اور فرصتِ سازِ سفر ملتی نہیں — رتن لکھنوی

قولِ فیصل:۔ اب سامانِ سفر بولا جاتا ہے۔

سازش۔ ۱ش میل، اتفاق، لگاؤ۔ فارسی، مؤنث۔

انسان ہے چاہے کچھ جو سازش
مہمان سے ہے کیجیو نوازش — (گلزارِ نسیم)

قولِ فیصل:۔ اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

سازش۔ ۲ش وہ میل جول جو کسی کی مخالفت یا نقصان پہنچانے کے لیے ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع آپ کی بھی کچھ اس میں سازش ہے — تیسر

سازش کرنا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے کسی سے میل جول کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پردہ ساز میں سب دل کا کہا راز اس سے
سازشیں کرنے لگے بزم میں ہم ساز اس سے — امانت

سازش ہونا: (لازم) کسی کی ضرورت سا ذکر کے لیے کسی سے میل کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مزاج اپنا اسی باعث سے کچھ ناساز رہتا ہے
سنا ہے یہ تری غیروں سے سازش ہونے والی ہو — ظفر

سازشی: (ز ی) سازش کرنے والا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: سادگی سے رہنے والوں کی میری نظر میں بڑی وقعت ہے لیکن سازشی انسان سے کو نفرت ہوتی ہے۔

ساز کا پردہ: ساز کی ترکیب مجموعی کا کوئی جزو جو بیس آواز دیتا ہے۔ اُردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

گر کوئی پڑھنے لگے بزم غنا میں میری نظم
کان کا پردہ وہیں بن جائے پردہ ساز کا — ناسخ

ساز کرنا: میل کرنا۔ اُردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو ساں نہیں ہے نہاد اس کا باز کرنا
لازم ہو پاسباں سے اب ہم کو ساز کرنا — مصحفی

ساز کرنا: سازش کرنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

محل صرف: عیار مذکور ..... بارگاہ حیرت میں جانے کی فکر کرنے لگا ..... پہرے چوکی پر جو لوگ تھے ان سے ساز کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ (طلسم ہوش رُبا)

سازگار: مُبارک، موافق، لائق۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: بڑی امیدوں کے ساتھ یہیں آل گئے تھے لیکن وہاں کی آب و ہوا بھی مجھے سازگار نہیں ہوئی۔

سازگاری: موافقت، نباہ۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ساز ملانا: ساز چھیڑنا، ساز کا راگنی یا راگ کے مطابق کرنا۔ اُردو مصدر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

بڑھ گئے بجھ بھی جو جائے تو یہ مجر
ساز مطرب اٹھا یہاں نہ ملا — بحر

سازندہ: ساز نواز، ساز بجانے والا، سارنگیا، طبلچی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: وہ رنڈی آگے بڑھی، یہ بھی سامنے سے آیا۔ ایک سازندے نے کہا آؤ میاں کہاں گئے تھے بجانا ہے یا نہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

سازوار: سازگار، مُبارک، مسعود۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

بعد از فنا پتا دہن یار کا ملا
کیا سازوار ملک عدم کا سفر ہوا — صبا

سازواری: سازگاری۔ فارسی، مؤنث۔
(نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساز و برگ: (کنایۃً) اسباب و سامان۔ اُردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

ساز و برگ آخر کار اپنی گرانباری ہے
دیکھ لو گل کم ستاخ کو یہ نشارے ہیں — بحر

ساز و سامان: درستی، ترتیب، لوازم، تیاری، مستعدی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل آیا اس طرح آخر فریب ساز و ساماں میں
اُلجھ کر جیسے رہ جائے کوئی خواب پریشاں میں — عزیز لکھنوی

ساز ہونا: میل ہونا۔ اُردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گو گھلا دے یا جلا دے مثل شمع
سوز سے بے یار مجھ کو ساز ہے — رند

ساس: شوہر یا زوجہ کی ماں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: نواب صاحب دوشالہ اوڑھ کر گئے ساس کی خدمت میں آداب عرض کیا۔ بڑی بیگم نے کہا جیتے رہو۔ (فسانۂ آزاد)

ساساتیٹ: ایک قسم کا کپڑا۔ اُردو، مذکر۔

محل صرف: اور غلالین کی بہار ایک جانب گرنٹ ساسالیٹ دوسری جانب۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: عورات لکھنؤ ساس لیٹ کہتی تھیں لیکن اب اس کا رواج نہیں رہا۔

ساس بُری یاس۔ نند نغل گند: ساس نندیں سب کی بُری ہوتی ہیں۔ مثل۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل: اب قریب بہ متروک ہے۔

ساس بہو کے ہوئے لڑائی پڑوسن کرے ہاتھا پائی: آپس کے جھگڑے میں غیر کا دخل دینا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل: اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے۔

سائر لیٹ۔ ساس لیٹ: (انگریزی سارس نٹ کا بگڑا ہوا) ایک قسم کا عمدہ باریک ریشمی کپڑا جو مختلف رنگ کا ہوتا ہے۔ مؤنث۔
(نور اللغات)

قول فیصل: عورات لکھنؤ ساسل کیٹ بولتی تھیں اب یہ کپڑا نہیں ملتا۔

ساس کا اوڑھنا بہو کا بچھونا: بہو کے آگے ساس کی ناقدری۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔

ساس کے آگے بہو کی برائی :۔ کسی کی تعریف اس کے دشمن کے سامنے کوئی قدر نہیں رکھتی۔ دوست کی برائی دوست کے آگے بیجا ہے۔ اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

ساس گئی گاؤں بہو کہے میں کیا کھاؤں :۔ جب کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو خوب ہتے مارنے کا موقع ملتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل :۔ لغات النساء میں اس مثل کے دوسرے ٹکڑے میں لفظ "کیا" دو مرتبہ ہے۔ یعنی مثل اس طرح ہے "ساس گئی گاؤں بہو کہے میں کیا کیا کھاؤں"۔ لیکن عورات لکھنؤ کسی بھی طرح نہیں بولتیں۔

ساس میری گھر نہیں، مجھے کسی کا ڈر نہیں :۔ (۱) جب کوئی نگراں نہیں تو میں بھی آزاد ہوں۔ (۲) سر دھرے کا سب کو خوف ہوتا ہے۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل :۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

ساس نہ نندی۔ آپ ہی آنندی :۔ کوئی روک ٹوک نہیں اطمینان ہے، فراغت ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

ساطع :۔ (سواطع جمع) بلند، چمکتا ہوا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثالِ صرف :۔ (۱) کہیں سورج جو ساطع انوار تھے ان میں سے ایک ایک پری زاد نکل کر ہنستی ہوئی سامنے نکل کے آئی۔ (طلسم ہوش ربا)

ساطور :۔ (بروزن کافور) بڑی چھری، خنجر، قصاب کا بغدا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

تیر کے پر کٹتے ہیں تیری نگاہِ تیز سے
ابروؤں کے سامنے دم بند ہے ساطور کا — بحر

ساعت :۔ (بفتح سوم، ساعات جمع) لحظہ، لمحہ، پل، گھڑی، وقت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

حسنِ اخلاق ہے عین طاعت
تو اسے ترک نہ کر اک ساعت — مرزا آرزو

قولِ فیصل :۔ عربی میں گھنٹہ، ڈھائی گھڑی اور قیامت کے معنی میں بھی ہے۔

ساعت :۔ گھڑی جو وقت بتاتی ہے۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ناتوانی سے جو ہر پھر کے وہیں آتا ہوں
پاؤں نے سوزنِ ساعت کی ہر پائی گردش — (نور اللغات)

ساعت بچارنا :۔ کام شروع کرنے کے لئے سعد و نحس وقت کا دیکھنا۔ اردو مصدر، جوتشیوں کی اصطلاح۔

ساعت ٹلنا :۔ وقت مقررہ کا ٹلنا۔ موت کے وقت کا ٹلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اے قدر تجھے موت عبث کھلتی ہے
ساعت بھی حساب کے کہیں ٹلتی ہے — قدر بلگرامی

ساعت ٹھہرانا :۔ وقت متعین کرنا، تقریب یا سفر یا کسی اور امر کا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس محل پر زیادہ تر "وقت مقرر کرنا" بولتے ہیں۔

ساعت دیکھنا :۔ کوئی کام کرنے کے لئے اچھا برا وقت دیکھنا، سعد و نحس دیکھنا۔ اردو مصدر، نجومیوں کی اصطلاح۔

ہر گھڑی آتی ہے کانوں میں یہ آوازِ جرس
کون دنیا سے سفر کرتا ہے ساعت دیکھ کر — جنجر

ساعتِ نیک :۔ اچھی گھڑی، اچھا وقت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بدگمانی سے ہوا طفل برہمن کیوں گرم
ساعتِ نیک جو پوچھی تو قیامت آئی — مشعور

قولِ فیصل :۔ بڑی گھڑی کے لئے "ساعت" بھی مستعمل ہے۔ جو فصیح ہے۔

ساعد :۔ (بکسر سوم) بازو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صبح واعظ نے بیاں کی روشنی شمع طور
خواب میں دیکھا تھا شب میں نے ساعدِ یار کا — سالک دہلوی

قولِ فیصل :۔ فارسی میں ہاتھ کی کلائی یعنی کہنی کے نیچے سے ہتھیلی کے اوپر کے حصے کو ساعد کہتے ہیں۔ اہلِ ہند نے بھی اس کی تقلید میں کلائی کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

ساعد فروغ دیتے ہیں تارِ نگاہ کو
دکھلاتی ہیں ہتھیلیاں آئینہ ماہ کو — انیس

تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ بعض اساتذہ نے مؤنث بھی نظم کیا ہے۔

جہاں کو قتل کیا تیغِ بے نیام کی طرح
اگرچہ ساعدِ معشوق آستیں میں رہی — امیر لکھنوی

ہوا گر روں دوں اس سے مساعد
لی اپنے ہاتھ میں ان نے وہ ساعد — سودا دہلوی

لیکن ترجیح تذکیر کو ہے۔ حالانکہ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ تانیث کو ترجیح ہے۔

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں، "لکھنؤ میں ساعد مذکر ہے۔ جلال نے بھی مذکر کو ترجیح دی ہے مذکر کو ترجیح دینے کی ایک وجہ یہ بھی قرار دی جا سکتی ہے کہ جب ہر دو ساعد کہنا مقصود ہوگا تو مذکر کے سوا مؤنث کہہ سکے گا ہی نہیں۔ اس کے ساعد اچھے

ہیں کہیے گا کہ اس کی ساعد اچھی ہیں۔"
ساعد اور مقصد عربی میں بکسر سوم ہیں۔ مگر اردو
میں بفتح سوم بولتے ہیں۔ میرا شعر ہے ؎
دہقد کو ہوئی جنبش نور کی کرن پھوٹی
آستیں اُٹھا دینا صبح عید ساعد پر
(قوافی سرمد، مقید وغیرہ)
مؤلف مہذب اللغات کو مؤلف فرہنگ اثر کی اس
بات سے اختلاف ہے کہ ساعد کو اُردو میں بفتح سوم
بولتے ہیں اور اگر ایسا ہے بھی تو اساتذہ متقدمین
کے بنائے ہوئے قاعدے کے مطابق کسی عربی یا
فارسی لفظ کی کسی حرکت کو بدل سکے اگر استعمال کریں
گے تو اس پر اُردو کا اطلاق ہوگا ایسی صورت میں
بھلا ساعد کے ساتھ ترکیب کب جائز ہوگی۔ جب
ہم نے ساعِد کو ساعَد کرلیا تو اب اضافت کہاں
جائز ہوسکتی ہے۔

ساعی:۔ کوشش کرنے والا، دوڑ دھوپ کرنے
والا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ساغر:۔ (بروزن لاغر) شراب کا پیالہ۔ فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔
کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سودا
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں — سودا

ساغرِ جم:۔ جامِ جم۔ فارسی، مذکر، (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ بالعموم جامِ جم اور جامِ جمشید ہی
بولتے ہیں۔

ساغر چڑھانا:۔ شراب کا پیالہ پی جانا۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔
مصرع: حاجت غازہ تجھے کیا ساغر صہبا چڑھا رنگ

ساغر چلنا:۔ شراب کا دور چلنا۔ اُردو صرف،
فصیح، رائج۔
ساقیا کو تک رہا ہے چل چلاؤ
جب تلک بس چل سکے ساغر چلے — درد

ساغر چھلکنا:۔ (کنایۃً) ختم ہو جانا۔
اُردو صرف، فصیح، رائج۔
ڈر یہی ہے نہ چھلکے ساغرِ عمر
بھر مے ناب کا ذرا ہو پیٹ — منیر

ساغری:۔ گھوڑے کی مقعد۔ اُردو، مؤنث،
لکھنؤ کی زبان۔
پیتا ہوں ساغرے ساقی جو نہیں پیا ہے
صد چاک اس الم سے زاہد کی ساغری ہو — ناسخ
(نور اللغات)
محلِ صرف:۔ تیر جوڑ کر کان میں ہاتھے پر شیر کے
مارا جو ہاتھے پر اس کے پڑا، ساغری توڑ کر
پار نکل گیا۔ (طلسم ہوش رُبا)
قولِ فیصل:۔ گھوڑے پر منحصر نہیں ہر جانور نیز آدمی
کی مقعد کو کہتے تھے۔ جیسا کہ ناسخ کے شعر سے
ظاہر ہے جو خود مؤلف نور اللغات نے تحریر کیا ہے۔
صاحب طلسم ہوش رُبا نے شیر کی ساغری تحریر کیا
ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہر جانور کے لیے یہ
لفظ بولا جاتا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ گھوڑے کی
خصوصیت رہی ہو، دیگر جانوروں کے لئے کم بولا
گیا ہو۔ اب صرف گھوڑے کے لئے ہی کبھی کبھی
سلوتری بول دیتے ہیں۔ آدمی یا اور جانوروں
کے لیے بالکل نہیں بولتے۔

سافل:۔ (بکسر سوم) نیچے والا، زیر۔ عربی صفت،
مذکر، سافلین جمع جیسے اسفل السافلین۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بھی کی کے ساتھ
صرف اسفل السافلین بول دیتا ہے تنہا سافل
بالکل مستعمل نہیں۔

ساق:۔ پنڈلی۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔
نہ ہو ساق کیوں روکشِ شمع طور
کہ تھی پشت پا اس کی رخسارِ حور — (طلسم ہوش رُبا)

ساق:۔ درخت کا تنہ۔ پیڑ، ڈنٹھی،
ساگ پات کا، مستعمل۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساقِ بلوریں:۔ بلور جیسی پنڈلی، گوری پنڈلی۔
فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ساقط:۔ (فاعل) گرانے والا۔ (مفعول)
گرا ہوا، متروک، نکما۔ عربی۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ گرجانا کے معنی میں صرف حمل کے
ساتھ مستعمل ہے۔ جیسے: "بڑی منتیں مرادیں
مانی گئیں مگر رات کو بڑی دُلہن کا حمل ساقط
ہو ہی گیا"۔ روزہ اور نماز کے وجوب نہ ہونے
کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے: "وہ دولت مند
کیا ہوئے گویا ان پر سے روزہ نماز ساقط ہوگیا۔

ساقط کرنا:۔ گرانا، نکالنا، بحر یا وزن سے
گرانا۔ اُردو صرف، علم عروض کی اصطلاح۔
قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے نامنظور کر
دینا کے معنی میں بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے

ساقط ہونا:۔ (لازم) اسقاط ہونا۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ بعض ساقط ہونا بول کے اسقاط ہونا
نہیں مراد لیتے بلکہ صرف اسقاط ہونا بول کے حمل
ساقط ہونا مراد لیتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے
بحر یا وزن سے گرجانے کے معنی بھی لکھے ہیں جو
عروضیوں کی اصطلاح ہے۔ اس کے علاوہ بھی

گم ہو جانا جیسے مطلب ساقط ہو گیا اور یعنی زائل ہو جانا جیسے حق ساقط ہو گیا بھی لکھا ہے۔ جو لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ساقِ عرش:۔ عرش کا پایہ۔ فارسی، مؤنث، (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں۔

ساقن:۔ وہ بازاری عورت جو حقہ اور بھنگ پلاتی ہو۔ اُردو، مؤنث۔

ساقنیں حقے جب پلاتی ہیں
عاشقوں کے دھوئیں اُڑاتی ہیں — قلق

قولِ فیصل:۔ چونکہ اب ساقنیں ہی نہیں ہوتیں لہٰذا اس لفظ کا استعمال بھی ختم ہو گیا۔

ساقول:۔ ساہول، ساقل، بِنال جس سے معمار کسی جگہ یا دیوار کی دریافت کرتے ہیں۔ سہاول۔ ترکی، مذکر۔

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے کاریگروں اور معماروں کی اصطلاح میں اسے صرف 'سنہاول' کہتے ہیں۔

ساقی:۔ شراب پلانے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ساقی کی چشم مست کا نظارہ کیجیے
صہبا کو دیکھیے نہ پیالوں کو دیکھیے — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے پانی پلانے والے کے معنی میں بھی لکھا ہے جو بالعموم مستعمل نہیں۔

ساقی:۔ حقہ پلانے والا۔ اُردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

قولِ فیصل:۔ دورِ شاہی میں اور انگریزوں کے آخری دور تک چوک لکھنؤ میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ساقی کھڑے ہوتے تھے۔ یہ انتہائی خوش پوشاک ہوا کرتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں چاندی کا حقہ رہتا تھا جس میں چاندی کی مہنال، چاندی کا چمبر اور چاندی کا نیچہ ہوتا تھا۔ یہ حقہ ایک خاص اُستادی کے ساتھ بھرا جاتا تھا۔ اس کا تمباکو نہایت خوشبودار، رسیلا ہوتا تھا، نیچہ پیچوان لپٹا ہوتا تھا۔ ان کا لباس خاص لکھنؤ کا ہوا کرتا تھا سر پر پٹے جن میں تیل پڑا ہوا، دوپلی ٹوپی، انگرکھا یا کلی دار بڑے دامنوں کی اچکن، گرمیوں میں جالی کا رومال، جاڑوں میں شالی رومال جزوِ لباس تھا۔ رؤسائے لکھنؤ اور دیگر عیاش مزاج لوگ جو چوک میں تفریح کو جایا کرتے تھے یہ حقہ پیتے تھے اور جو کچھ دے دیا کرتے تھے وہی اُن کا ذریعۂ معاش تھا۔ ساقن انھیں کی تانیث ہے۔

ساقیا:۔ (الف ندا)۔ اے ساقی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ساقیا تشنگی کی تاب نہیں
زہر دے دے اگر شراب نہیں — داغ

ساقیِ ازل:۔ (کنایۃً) خلاقِ عالم۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ آزردہ ہوں مے مانگوں جو ساقیِ ازل سے میں
خود شکل ہو کشتی کی عیاں دستِ دعا سے — قیصر

ساقی بچہ:۔ وہ کم سن اور خوبصورت بچے جو درباروں میں شراب پلانے کے فرائض انجام دیتے تھے۔ اُردو، مذکر، متروک۔

محلِ صرف:۔ دونوں جوان سلح ہو کر دنگل ہائے رزمیں پر جلوہ فرما ہوئے۔ خورشید کو بڑی خوشی حاصل ہوئی ساقی بچے آکر حاضر ہوئے۔

(طلسم ہوش ربا)

ساقیِ کوثر:۔ حضرت علی علیہ السّلام کا لقب۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

احسان کر اللہ و پیمبر کا تصدق
پانی دے مجھے ساقیِ کوثر کا تصدق — دبیر

قولِ فیصل:۔ اہلِ تشیع کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوندِ عالم نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوثر عطا کیا ہے اور اس کے ساقی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ہیں۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے، ساقیِ کوثر سے مراد رسالت پناہ ہیں جو بالعموم مستعمل نہیں۔

ساکا کرنا:۔ ساکھا کرنا، چند آدمیوں کا یکدل و متفق ہو کر کوئی کام کرنا، کوئی بڑا کام کرنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

غیرت سے تنگ آئے جیبوں سے ادھر پیا گے
کر گئے بھی تیر سید کرتے گئے ہیں سا کا — میر

ساکت:۔ خاموش، چپ، بے حس و حرکت، نقش بہ دیوار۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ ساکت و صامت کی ترکیب سے بولتے ہیں جو رائج و فصیح ہے۔ جیسے "مجمع میں ایک شور و غل برپا تھا لیکن ان کے تشریف لاتے ہی سب ساکت و صامت ہو گئے"۔

ساکن:۔ (کجزم سوم) وہ حرف جس پر جزم ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ جب کسی لفظ کے آخر میں تین ساکن جمع ہو جاتے ہیں تو عروضی آخری ساکن کا شمار تقطیع میں نہیں کرتے جیسے ذلت اور دوست کی ات، ست۔

ساکن:۔ غیر متحرک، ٹھہرا ہوا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

حری بیتا بیوں سے تم بہت ناراض رہتے تھے
کہاں تک اب چلے آؤ کہ ساکن مضطرب دل ہے — عزیز لکھنوی

سَاکِن ؔ باشندہ، بسنے والا، رہنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

خوبی کی اپنی قسمت کیسی ہی تو جگیں اٹکے
اس کی گلی کا ساکن ہرگز اُدھر نہ جھانکے — تیر

قولِ فیصل :- اس کی فارسی جمع "ساکنان" بھی مستعمل ہے۔

سلام آخری لے ساکنانِ کوچۂ جاناں
ہماری اور منزل ہو تمہاری اور منزل ہو — عزیز لکھنوی

اس کی عربی جمع "سکّان" ہے جو تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

سَاکَہ :- وہ داستانیں مُراد ہیں جو کچھ ہندو ایک جگہ بیٹھ کر اپنے نامور بہادروں کے متعلق دل بہلانے کے لئے گا گا کر بیان کرتے ہیں۔ مثلاً آلا اُودل کی لڑائی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ گنوار ہندوؤں کی خاص اصطلاح ہے۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

سَاکھ :- بھرم، اعتبار۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

نہ ہو کچھ اور تو سرمایۂ آزار و غم اچھا
محبت میں یہ ساکھ اپنے اُلفت میں بھرم اچھا — نوح ناروی

قولِ فیصل :- عوام اسی محل پر ساکھا بھی بولتے ہیں۔

سَاکھ :- آن بان۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

گو تین دن کی پیاس میں تو لاکھ سے لڑے
لیکن خدا گواہ بڑی ساکھ سے لڑے — آوج

قولِ فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے عزّت، آبرو، نیک نامی، نام آوری، گواہی، شہادت، وجہ ثبوت، اور سند کے معنی میں بھی لکھا ہے جو اہلِ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سَاکھا :- ایک دل ہونا، متفق ہونا اور متفق ہونا چند آدمیوں کا کسی کام پر۔ یک دل، اتفاق۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سَاکھا :- ساکھ، بھرم، اعتبار۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

خلق میں ساکھا بھی بڑھا اس قدر
لاکھوں روپے آنے لگے نام پر — تحقہ بلگرامی

قولِ فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں جو اہلِ ہنود کی اصطلاح ہیں اُردو سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ۱۔ لڑائی، محاربہ ۲۔ نہایت ناموری کے ساتھ لڑنا ۳۔ شاخ، ٹہنی ۴۔ تکرار، تفضیہ، خانہ جنگی۔ مؤلف مذکور نے انہیں معنی میں "ساکھا پڑنا" بھی لکھا ہے۔ اس کا بھی اُردو زبان سے کوئی ربط نہیں۔

سَاکھا ڈالنا :- لڑنا، جھگڑا ڈالنا، برپا کرنا۔ ہندی، عوراتِ اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اُردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سَاکھ بگڑنا :- آن بان اور اعتبار میں فرق آنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ساکھ اسلام کی بگڑی ہوئی دیکھی جو اثر
قتل گئے اہل وطن ظلم کی بیزاروں میں — اثر لکھنوی

سَاکھ جانا :- (لازم) عزّت جانا، اعتبار جانا، بات جانا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ساکھ جس کی کبھی نہ جائے گی
اس مہاجن نے یہ سکا دالوٹ — جان صاحب

قولِ فیصل :- اسی محل پر "ساکھ جاتی رہنا" بھی رائج و غیرہ فصیح ہے۔ جیسے، "شریف آدمیوں کو بے عزّت کرتے ہو اور پیسے لے کر خوب لگتے ہو، لالہ جی ساکھ جاتی رہی۔" (فسانۂ آزاد)

سَاکھ جمنا :- بھرم قائم ہونا، اعتبار ہونا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہستی کا لطف آ نہیں سکتا ہے بغیر
سونے کی ساکھ جم نہیں سکتی کسے بغیر — جمیل رحمانی

سَاکھ قائم ہونا :- اعتبار ہونا، بھرم قائم ہونا، ساکھ جمنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بازار میں ساکھ قائم ہونا بہت ضروری ہے اس کے بغیر قرض نہیں مل سکتا۔

سَاکھو :- ایک درخت کا نام جس کی لکڑی مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے اور عمارتی کاموں اور فرنیچر بنانے میں کام آتی ہے۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

صحرا کو بھی، بابا، بغض و حسد سے خالی
کیا کیا جلا ہے ساکھو بھولا جو ڈھاک بن میں — آتش

سَاکھے کا وار کرنا :- تلوار کا جھپا ہوا بھرپور ہاتھ مارنا، ایسا وار کرنا جو خالی نہ جائے۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :- اب قریب بہ متروک ہے۔

سَاکھے کا ہاتھ مارنا :- تلوار کا جھپا ہوا بھرپور ہاتھ مارنا، ایسا وار کرنا جو خالی نہ جائے۔ اُردو، مصدر، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف :- ایک کے وار پر دوسرا تعریف کرتا ہے کہ بھئی واہ، جوان کیا ساکھے کا ہاتھ مارا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

سَاکھے کرنا :- نہایت بہادری اور نام آوری سے لڑنا۔ اُردو، مصدر، متروک۔

محلِ صرف :- گو قلیل تھے مگر کثرت سے ہندوؤں کو مار کر مر گئے ساکھے کر گئے۔ (انشائے سرور)

سَاکھے کے جوان :- بہادر، جیالے، جان پر کھیلنے والے، مارنے مرنے والے۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :- اب کوئی نہیں بولتا۔

ساکھے کی لڑائی ع۔ سرکے کی لڑائی، بہادری کی جنگ۔ اُردو، مؤنث، ترکیب، متروک۔

دیا بھا ندا حون جری کیوں نہ ہو بھائی
کیا کہا اسے کہتے ہیں ساکھے کی لڑائی ع انیس

ساگ ہ۔ سبزی، سویا میتھی، پالک اور بتھوے وغیرہ کے پتے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

دہقان کی زوجہ کے کھلے بھاگ
کھانے لگی نوچ نوچ کے ساگ (گلزار نسیم)

ساگ ہ۔ جانس یق۔ جیسے پھوہڑ جڑ دا ساگ میں شوربا۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

ساگا ہ۔ نئی پیاز اور لہسن کے ہرے پتے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

مثالِ صرف :۔ آج کل ساگے دار پیاز بہت سستی مل رہی ہے وہی لانا۔

ساگ پات ہ۔ ساگ وغیرہ، سبزی۔ اُردو، مذکر، رائج۔

مثالِ صرف :۔ ہندو عموماً کسی طرح کا گوشت نہیں کھاتے اور ساگ پات پر قناعت کرتے ہیں۔

قولِ فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے اس کو مؤنث لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ عام طور سے زبانوں پر مذکر ہی ہے۔

ساگر ہ۔ سمندر۔ سنسکرت، مذکر، (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے مستعمل نہیں۔ صرف حیدر آباد میں اس لفظ کا استعمال بمعنی تالاب کثرت سے ہے جیسے "حسین ساگر" "نظام ساگر" وغیرہ۔

ساگو ہ۔ (بواؤ مجہول) ایک درخت کا نام۔ انگریزی، مذکر۔

قولِ فیصل :۔ اسی پیڑ سے ایک دانہ نکلتا ہے جس کو اُردو میں "ساگو دانہ" کہتے ہیں۔

ساگو دانہ ہ۔ (بواؤ معروف) ساگودانہ، ایک قسم کا دانہ جو ساگو کے درخت سے بناتے ہیں اور اکثر بیماروں کو کھلاتے ہیں۔ اُردو، مذکر۔

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر "سابودانہ" ہے صاحب فرہنگ اثر کی تحقیق ہے کہ "یہ ایک قسم کا غلہ ہے جس طرح ہمارے ہندوستان میں کودوں ہے۔ فرق اتنا ہے کہ کودوں میں نشاستے کا جزو بہت کم ہے۔ اور اس میں بالکل نشاستہ بھرا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ مقوّی اور مسمّن بدن ہے۔ مزاجاً اوّل درجہ میں گرم تر بقول متاخرین"

انھوں نے لکھا ہے کہ یہ دانہ کھجور کے درخت سے نکلتا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ یہ دانہ ساگو نام کے ایک درخت سے نکالا جاتا ہے۔

ساگون ہ۔ (بفتح سوم و بسکون چہارم) ایک قسم کی مضبوط بھی لکڑی، جو الماریوں وغیرہ کے بننے میں کام آتی ہے۔ اُردو، مؤنث۔

قولِ فیصل :۔ اس کو مذکر بھی بول دیتے ہیں۔ مؤلف نور اللغات نے ساگون (بواؤ معروف) لکھا ہے جو بالعموم مستعمل نہیں۔

سال ہ۔ برس، آفتاب کی وہ گردش جو برج حمل کے اوّل نقطے سے برج حوت کے اخیر نقطے تک ختم ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

عمر کی جان جوانی یہ جوانی کی ہو جان
بارہ سے بیس تلک جو ہو وہ سال اچھا ہو امیر

سال ہ۔ ایک درخت کا نام جس کے اکثر کڑی تختے بنائے جاتے ہیں اور نہایت مضبوط ہوتے ہیں۔ لکھنؤ میں اسے "ساکھو" کہتے ہیں ہندی، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ بھی استعمال کرتے تھے جیسے "خنجر سے بجلیاں بن کر وہ تلواریں لشکر مہ رُخ پر گرنے لگیں، سال، بستی ساحراں کا قطع ہونے لگا"۔ (طلسم ہوش رُبا)

لیکن اب بالعموم "ساکھو" ہی کہتے ہیں۔

سالا ہ۔ بیوی کا بھائی۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ع بے زر کا کوئی بہنوئی نہیں زردار کے لاکھوں سالے ہیں
شوق بہرائچی

قولِ فیصل :۔ گالی کے طور پر بھی استعمال میں ہے جو عوام کی زبان ہے۔

سالار ہ۔ سردار، افسر، سرگروہ، پیشوا، رہنما۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہم سب کا سرپرست جہاں سے گزر گیا
ہے قافلہ کی موت جو سالار مر گیا مونس

سالار انبیا (یا) سالار کل انبیاء ہ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محمدؐ ہیں سالار کل انبیاء
کبھی جس کی لولاک حق نے ثنا (نور نامہ ۱۸۹۵ء)

سالار بیت الحرام ہ۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد ہے۔ فارسی، ترکیب، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

سالار جنگ ہ۔ (بفک اضافت) فوجی افسروں کا خطاب۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ طنزاً یا مزاحاً عوام سالے (بیوی کے بھائی) کو بھی سالار جنگ کہہ دیتے ہیں۔

سالار جنگ ہ۔ (ترکیب کے ساتھ) سپہ سالار جنگی لارڈ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کے علاوہ حسب ذیل تراکیب بھی رائج و فصیح ہیں، سالار قافلہ یعنی میر کارواں، سالار قوم یعنی قوم کا سردار اور سالار لشکر یعنی سپہ سالار۔

سالار مسعود غازی :۔ یہ سالار ساہو بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی کے فرزند تھے اور وہ عمر غازی بن بطل غازی بن عبد المنان بن محمد حنفیہ بن امیر المومنین اسد اللہ الغالب حضرت علی علیہ السلام کے دلبند تھے۔

سالار مسعود غازی نے حضرت علی علیہ السلام کی بارھویں پشت میں اکیس رجب ۴۰۵ھ روز یکشنبہ بوقت صبح صادق اجمیر شریف میں جلوہ فرمایا۔ اٹھارہ سال گیارہ مہینے چودہ روز دنیا کی ہوا کھا کر انیس برس بوقت عصر روز یکشنبہ چودھویں رجب ۴۲۴ھ کو بہرائچ میں جہاد کرکے راجہ سہر دیو کے تیر سے شربت شہادت نوش کیا۔ کہتے ہیں آپ سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے۔ اول آپ کے والد ماجد سلطان مذکور کے سپہ سالار رہے پھر آپ اپنے والد کے عہدے پر مامور ہوئے۔ حملۂ سومنات وغیرہ میں خوب داد شجاعت دی۔ ہندوستان کے ہندو مسلمان بکثرت ان کے معتقد ہیں۔ بالے میاں، غازی میاں اور سالار غازی، پیر بلکیم کے نام سے آپ خاص ہند میں اور سالار رجب کے نام سے ملک خراسان میں مشہور ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

سال الٰہی :۔ یہ سال اکبر بادشاہ کے جلوس کی یادگار میں تاریخ جلوس یعنی ۲ ربیع الثانی ۹۶۳ھ سے شروع ہوا۔ ۱۲۸۸ھ مطابق ۱۲۱۹ سنہ الٰہی کے ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر۔

قول فیصل :۔ بالعموم اس سنہ کا استعمال نہیں ہے۔

سالانہ :۔ ہر سال، سال بسال، سال کی نسبت رکھنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مسجد نواب تحسین علی خاں کی تعمیر و ترتیب کے سلسلے میں سالانہ رپورٹ مفصل طریقے سے شائع ہوتی ہے۔

قول فیصل :۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اسی معنی میں سالیانہ بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سالانہ (یا) سالیانہ :۔ وہ وظیفہ یا مشاہرہ یا جاگیر کی آمدنی جو سال تمام پر ملے۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سال آئندہ :۔ آنے والا سال، اگلا سال، اگلے برس۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

سال بسال :۔ ہر سال، سالانہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جاگیر کی آمدنی دس سال تک سال بسال وصول ہوتے رہنے کے بعد بھی نواب صاحب قرضے سے سبک دوش نہ ہو سکے۔

سال بھاری ہونا :۔ سال کا منحوس ہونا، سال مصیبت سے بسر ہونا۔ اردو مصدر، نجومیوں کی اصطلاح۔

رنڈاپوں نے کہا تھا واری
ہے چودھواں سال تم پہ بھاری (اختر واجد علی شاہ اودھ)

سال بھر :۔ تمام سال، تمام برس، پورے سال۔ اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے جاتے ہی خط بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، میں نے سال بھر انتظار کیا، لیکن تم نے کچھ بھی نہ لکھا۔

سال بھر میں سنی شوم برابر ہو جاتے ہیں :۔ سنی کا مال بچا اور شوم کا مال بے جا خرچ ہو جانے سے دونوں کی حالت سال بھر میں یکساں ہو جاتی ہے۔ اردو مثل، رائج۔

قول فیصل :۔ اس مثل کو یوں بھی بول دیتے ہیں۔ "سال بھر میں سخی شوم برابر"۔ صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو یوں لکھا ہے جو مستعمل نہیں ہے۔ "سال بھر میں سخی شوم برابر ہوتے ہیں"۔

سال پلٹنا :۔ سال پورا ہونا، دوسرا سال شروع ہونا۔ اردو مصدر، متعدی۔

اس کی خونریزی سے یوں زمانے نے کہا گھونگھٹ
جوں مرثیہ ختم کے پلٹتا ہے سال (سودا)

سال پیوستہ :۔ گذشتہ سال، پچھلے سال کا پچھلا سال۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سال تمام :۔ آخر سال۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر بغیر اضافت سال تمام ہے۔ مؤلف مذکور نے اضافت کے ساتھ آخر سال کی رپورٹ کے معنی بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سال جلالی :۔ سال شمسی جو جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کی طرف منسوب ہے۔ ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے اس میں ہر مہینے کے تیس دن شمار کرتے ہیں، اسفندار کے اخیر میں پانچ دن بڑھا دیتے ہیں اور چوتھے برس چھ دن زیادہ کرتے ہیں۔ اسی کو فارسی میں یزدجردی بھی کہتے ہیں۔ ۱۲۹۶ھ مطابق ۹۰۳ سنہ جلالی کے ہے۔

قول فیصل :۔ اس سنہ کا رواج حیدرآباد دکن میں زیادہ تھا۔

سال جہاں :۔ چرس کی ایک اعلیٰ قسم جو بیش قیمت اور کم یاب ہوتی ہے۔ اردو، مؤنث،

جرسیوں کی اصطلاح، قریب بہ متروک۔

مثال صرف:۔ عاشقان دمساز..... تخت پر آ بیٹھے ..... آوازئی جان جہاں پیر و پیر کی بلانا، کوئی ترو سال جہاں کا جادو! اٹھو کبھی دستناؤ"۔ (طلسم ہوش رُبا)

(ایضاً) دم مارنے والے بول اٹھے، کشمیر نہ بلانا سال جہاں کا مرا جانا۔ (طلسم ہوش رُبا)

سال حال (یا) حال رَواں:۔ امسال، امسال، سال موجودہ، اس برس۔ تابع فعل، فارسی، عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'سال رواں' بولتے ہیں۔

سال خوردہ:۔ پرانا، کہنہ، فرسودہ، برتا ہوا مستعمل۔ فارسی، صفت، متروک۔

مثال صرف:۔ تیغ تو کمر پر شہزادے کا پڑ چکا تھا نخل چنار سال خوردہ کے جسد ناپاک کے دو ٹکڑے ہوئے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے دو معنی اور لکھے ہیں یہ بھی اب متروک ہیں۔ (۱) تجربہ کار، گرم و سرد چشیدہ، زمانہ دیدہ۔ (۲) بوڑھا، پیر۔

سال رُومی:۔ یہ سال سکندر کے عہد سے شروع ہوا۔ ۱۹۶۸ء میں ۲۲۸۳ سنہ سال رومی ہے مہینے حسب ذیل ہیں۔ تشرین اوّل، تشرین آخر۔ کانون اوّل۔ کانون آخر۔ شباط اوّل و آخر۔ اذار۔ نیساں۔ حزیراں۔ تموز۔ آب۔ ایلول۔ فارسی، مذکر،

قول فیصل:۔ ہندوستان میں اس کا رواج نہیں ہے۔

سال سمبت بکرمی:۔ یہ سال راجہ بکرماجیت سے منسوب ہے۔ ۱۹۶۸ء مطابق ۲۰۲۵ سنہ بکرمی کے ہے۔

قول فیصل:۔ حضرات اہل ہنود میں اس سنہ کا رواج کثرت سے ہے۔

سال شاکا:۔ راجہ سالباہن نے جب راجہ چندر گپت وکرما جیت پر فتح حاصل کی تو اپنا سال جاری کیا جسے شاکا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ۱۹۶۸ء مطابق ۱۸۹۰ سنہ شاکا کے ہے۔ یہ سنہ بھی حضرات اہل ہنود تک محدود ہے اور وہ اسے 'شاکھا' کہتے ہیں۔

سال شمسی:۔ وہ سال جس کا حساب سورج کی چال پر کیا جاتا ہے۔ اس کا حساب حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے۔ تین سو پینسٹھ دن، پانچ گھنٹے، اڑتالیس منٹ، ساڑھے چھیالیس سکنڈ کا ہوتا ہے۔ عموماً تین سو پینسٹھ دن کا شمار کیا جاتا ہے۔ مہینے حسب ذیل ہیں:۔ (۱) جنوری (۲) فروری (۳) مارچ (۴) اپریل (۵) مئی (۶) جون (۷) جولائی (۸) اگست۔ (۹) ستمبر (۱۰) اکتوبر (۱۱) نومبر (۱۲) دسمبر۔ جو سن چار پر تقسیم ہو جائے اس میں ایک دن بڑھا کر فروری کو انتیس دن کا شمار کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ سال سنہ عیسوی کے نام سے رائج ہے۔ یہ سال ۱۹۶۸ء ہے۔

سال عیسوی:۔ سال شمسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ سن عیسوی کہلاتا ہے۔

سال فصلی:۔ وہ سال جو فصلوں کے اعتبار سے حساب کیا جاتا ہے ۱۹۶۸ء مطابق ۱۳۷۶ سنہ فصلی کے ہے۔ مہینے حسب ذیل ہیں:۔ (۱) چیت (۲) بیساکھ (۳) جیٹھ (۴) اساڑھ (۵) ساون (۶) بھادوں (۷) کوار (۸) کاتک۔ (۹) اگھن (۱۰) پوس (۱۱) ماگھ (۱۲) پھاگن۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس سن کا رواج بھی دیہاتوں اور اہل ہنود حضرات میں کثرت سے ہے۔

سال فصلی:۔ مسلمانوں کا خراج وصول کرنے کا سال۔ جس میں کوئی خاص مہینہ مقرر نہیں۔ (فارسی، عربی) مذکر،

یہ سال جلال الدین محمد اکبر کے وقت سے جیسے ۴ سو برس کا عرصہ ہوا قرار پایا ہے۔ سال فصلی دراصل سال شمسی کا وہ برس ہے جو فصل سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اس سال کا نکاس ہجری قمری تاریخ سے ہوا ہے جس کی مجملاً تفصیل یہ ہے کہ جس وقت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کے دفتروں میں خراج ہند کے واسطے مرزایان فارس کے حساب بموجب طرز جدید قرار پائی تو حمیت اسلام کے سبب سے سال سمبت کو جو ہندوستانی دفاتر میں قدیم الایام سے چلا آتا تھا، متعصبوں نے دور کرکے اس وقت کا سال ہجری مندرج کر دیا۔ لیکن چونکہ خراج وصول کرنے کا مدار فصول شمسیہ پر موقوف ہے۔ اس وجہ سے بہت سا فرق پڑنے لگا۔ پس بعض لوگوں کے قول کے مطابق دیوان ٹوڈرمل اور بعض کے کہنے کے موافق مرزایان فارس نے اس وقت جبکہ ۹۷۱ سنہ ہجری یعنی ۱۵۶۳ء تھے اور حسب اتفاق انہیں دنوں میں آغاز سال ہجری جو غرہ محرم ہوا کرتا ہے، ابتدائے فصل خریف و قرب زمان اعتدال لیل و نہار کے جو ہندی جوتش سے سنبلہ کا گیارھواں درجہ ہے مطابق پڑا۔ لہٰذا اس وقت کے سنین ہجری کو جس قدر گزر گئے تھے فصلی قرار دے کر آغاز سال تحویل آفتاب بہ سنبلہ سے جو قطعی ہا

ابتدائے ماہ کنوار اور فصل خریف یعنی ساونی کے کٹنے کے زمانے کا آغاز ہوتا ہے ٹھہرالیا۔

جب تاریخ ہجری کا قمری سال خراج وصول کرنے کے دفتروں میں تعلق کل کے سبب سال شمسی سے بدل گیا، اور دیگر سالانہ مقررات تاریخ ہجری کے بارہ قمری مہینوں کے موافق بدستور سابق ہوتے رہے تو دونوں تاریخوں کے دنوں کی تعداد کے مقابلے کے وقت دو برس آٹھ مہینے سولہ دن چار گھڑی کی مدت میں قمری مہینوں کا ایک مہینہ سے زیادہ فرق جا پڑا۔ کیونکہ سال ۳۶۵ ¼ دن کا ہوتا ہے اور سال قمری ۳۵۴ دن ۲۲ گھڑی کا (یہاں دن شب و روز کے مجموعہ یعنی ۶۰ گھڑی سے مراد ہے) پس اس سے معلوم ہوا کہ سال قمری سال شمسی سے ۱۰ دن ۵۳ گھڑی ۹ پل چھوٹا ہوتا ہے اور سال شمسی، سال قمری سے تقریباً سات گھڑی کم ۱۱ روز ہوتا ہے چنانچہ اہل ہند اس ایک مہینے کی زیادتی کو لوند کا مہینہ یعنی سال کبیسہ کہتے ہیں۔ غرض شمسی سو سال کے عرصے میں قمری حساب کے موافق قریب قریب تین برس کچھ دن کا فرق جا پڑتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

تولِ فیصل :- اب نہ خراج وصول ہوتا ہے اور نہ اس سن کا رواج ہے۔

سال قمری :- وہ سال جو چاند کی چال پر شمار کیا جاتا ہے۔ یہ سال تین سو چوّن دن آٹھ گھنٹے، پینتالیس منٹ کا ہوتا ہے یہ سال پیغمبر صاحبؐ کے مکۂ معظمہ سے مدینۂ منورہ کو ہجرت کرنے کی تاریخ سے شروع ہوا۔ اسی وجہ سے اس کو سال ہجری بھی کہتے ہیں۔ مہینوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) محرّم الحرام، (۲) صفر المظفر، (۳) ربیع الاوّل، (۴) ربیع الآخر (۵) جمادی الاولیٰ (جمادی الاوّل)، (۶) جمادی الآخر لے (جمادی الثانی)، (۷) رجب المرجب، (۸) شعبان المعظم، (۹) رمضان المبارک (۱۰) شوال المکرم (۱۱) ذی قعدۃ الحرام۔ (۱۲) ذی الحجۃ الحرام۔

تولِ فیصل :- یہ سال مسلمانوں سے مخصوص ہے اور ۱۹۹۰ء میں ۱۴۱۰ھ ہے۔

سالک بِ ہر، راہرو، راہ چلنے والا۔ عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

بولا یہ سالکِ رہِ غربت
آکے دل کو دے خدا راحت (گلشن عشق)

سالک بِ ہر، پابندِ شرع، درویش، زاہد، خدا دوست۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

تولِ فیصل :- ان معنوں میں بالعموم مستعمل نہیں۔

سالک اِ ہر، وہ شخص جو تقربِ خدائے تعالیٰ کا بھی طالب ہو اور عقلِ معاش بھی رکھتا ہو۔ عربی، مذکر، صوفیوں کی اصطلاح۔

سالک اِ ہر، دہلی کے ایک مشہور شاعر مرزا قربان علی بیگ کا تخلص جو حضرت غالب کے شاگرد تھے۔ آپ ایک اردو دیوان چھوڑ گئے ہیں۔

سال کبیسہ :- وہ تیرہ مہینوں کا برس جو تین سال کے بعد آتا ہے۔ جسے ہندی میں لوند کا برس کہتے ہیں سال شمسی کے سوا گیارہ دن جو قمری سال کے مقابلے میں زائد ہوتے ہیں انھیں جمع کر کے تیسرے قمری سال تیرہ مہینے کا کر دیا کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔

تولِ فیصل :- وثیقہ داروں کو لوند تقسیم کرنے کا رواج تو اب بھی ہے لیکن سال کبیسہ کوئی نہیں کہتا۔

سالگرہ :- انسانی زندگی کا نیا سال شروع ہونے کی تاریخ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کیجئے سالگرہ جشن بہار آ پہونچی
پیڑیاں پھر کے رولئے دیوانوں کی (رشید لکھنوی)
(کرنا)

تولِ فیصل :- کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

گویا گئی۔ (ہونا)

دل سے طاقت بدن سے کس جاتا ہے
آتا نہیں پھر کے جو نفس جاتا ہے
جب سالگرہ ہوئی تو عقدہ یہ کھلا
یاں اور گرہ سے ایک برس جاتا ہے (انیس)

امراء اور رؤسا میں خصوصاً اور متوسط طبقے میں عموماً بلا قید مذہب و ملت مختلف صورتوں سے یہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ صاحب نور اللغات نے ایک طریقہ لکھا ہے۔ سال گرہ کے دن ہر سال کلاوے میں بچے کی عمر یاد رکھنے کے لیے گرہ لگا دیتے ہیں اور نذر و نیاز و فاتحہ کے بعد شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ کلاوے (نالے) میں چھلا اور چھلے میں پان رکھ کے اسی پان سے کٹھے کا ٹیکہ ماتھے پر لگاتے ہیں بعدہٗ نذر و نیاز حسب حیثیت کرتے ہیں۔

مغربی تہذیب کی تقلید میں آج کل سال گرہ کا نیا طریقہ بلا قید مذہب و ملت بڑے گھروں اور خصوصاً شہروں میں یہ قرار پا گیا ہے کہ سال گرہ کے دن حسب حیثیت ایک چھوٹا یا بڑا کیک تیار کرتے ہیں اور اس پر بحساب عمر جتنے سال اس روز پورے ہوتے ہیں اتنی شمعیں روشن کر دیتے ہیں۔ جس کی سالگرہ ہوتی ہے وہ ان شمعوں کو پھونک مار کر بجھا دینے کے بعد اس کیک کو چاقو سے کاٹتا ہے اور ایک ٹکڑا خود کھا کے پوری محفل میں تقسیم کر دیتا ہے۔

سال گزشتہ: پچھلا سال، گزرا ہوا سال۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

سالم: ما آفت اور عیب سے نجات پانے والا۔ عربی، مذکر، صفت۔

قول فیصل: ان معنی میں بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

سالم: صحیح سلامت، تندرست، بھلا چنگا، محفوظ، مسلّم، جوں کا توں۔ عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: شہزادہ مذکور زندہ و سالم شکم اژدر میں غلطان و پیچاں اس طرح چلا جیسے کوئی نشیب میں گرتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

سالم: کامل، ثابت، پورا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے ان معنی میں اُردو لکھا ہے جو صحیح نہیں۔

سالم: وہ رکن یا بحر جس میں کسی قسم کا تغیر تبدل زحاف کی حیثیت سے نہ ہوا ہو۔ عربی، صفت، عروضیوں کی اصطلاح۔

محل صرف: یہ میری خاص جدّت ہے کہ میں نے بحر رمل مثمن سالم میں مرثیہ نظم کیا ہے۔

سالن: ہلدی کے مصالحے کی پکی ہوئی کوئی ترکاری جس میں گوشت ہو یا نہ ہو۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چوتا گرے مزہ کوئی سالن
پھر تو وہ چھن سے ٹوٹتا برتن (قران السعدین)

قول فیصل: اروی، آلو، شلجم، ترئی، لوکی، کدو، مٹر اور گوبھی وغیرہ خواہ وہ سوکھے پکائے جائیں خواہ شوربے دار، گوشت ہو یا نہ ہو، سالن کہلاتے ہیں۔ خالی گوشت جس میں ہلدی کا مسالہ ڈالا جائے قلیہ کہلاتا ہے۔ بغیر ہلدی کا پکا ہوا گوشت جس میں ادرک، لہسن اور پیاز وغیرہ کا مسالہ پڑا ہو قورمہ کہا جاتا ہے۔ بغیر گوشت کے سالن کو سادہ سالن بھی کہہ دیتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے تحریر فرمایا ہے: "سالن یعنی پکا ہوا گوشت، قلیہ۔ ہندی، گنواروں کی زبان" یہ غلط ہے۔

سالنا: مذ سالن۔ (دکنی لغت)

قول فیصل: عورات لکھنؤ صرف یہ مثل بولتی ہیں، "گھی بنائے سالنا بڑی بہو کا نام"۔

سالنا: (کنایۃً) تکلیف دینا۔ اُردو، متروک۔

چھاتی سے ایک بار لگاتا جو وہ تو میر
برسوں یہ زخم سینے کا ہم کو نہ سالتا میر

قول فیصل: لکھنؤ میں چھید کرنے کے معنی میں بھی بولتے تھے۔

سالنامہ: کسی اخبار یا رسالے کا مخصوص نمبر جو سال تمام پر نکالا جائے، جیسے سالنامہ "کھلونا"، سالنامہ "بانو"، سالنامہ "بیسویں صدی" وغیرہ۔ فارسی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

سالو: ایک قسم کا سرخ کپڑا۔ اُردو، مذکر، متروک۔

محل صرف: سہاگ کا عطر اور پھولوں کی مہک اور اُبٹنے اور حنا کے تیل کی مہک، ریت کا جوڑا، سالو کی خوشبو۔ (مرقع سخن)

سال وار: (تابع فعل) سال بہ سال۔ اُردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ کی زبان نہیں۔ یہاں سال بسال اور سالانہ بولتے ہیں۔

سالوتری: گھوڑے کا حکیم، بیطار، چوپایوں کا علاج معالجہ کرنے والا۔ سنسکرت، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں سلوتری کہتے ہیں یا ساکن

سالوس: (بر وزن ناموس) فریبی، مکار، ریاکار، وہ شخص جو اپنی ظاہری وضع سے لوگوں کو دھوکا دے۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرایت تم آب وضو سے دور نہیں
جو سبزہ زار بنے ریش زاہد سالوس مومن

قول فیصل: فارسی میں یہ زبان دراز اور چرب زبان کے معنی میں بھی ہے جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

سالوس: مکر و فریب، دھوکا۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

چھوڑ دو چاپلوسی و سالوس
ورنہ کرتا ہوں میں تمہیں محبوس (بہشت گلزار)

سالہ: (مرکبات میں) سال سے نسبت رکھنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: ہماری حکومت کانگرس اپنے ہر پنج سالہ منصوبے میں ابھی تک تو کامیاب ہوتی چلی آرہی ہے آگے خدا جانے کیا ہوگا۔

سالہا سال: (تابع فعل) برسوں، مدتوں، بہت عرصے تک۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

رہا سالہا سال جنگل میں آتش
مرے سامنے بید مجنوں نہ نکلا آتش

سال ہجری: سال قمری، مسلمانوں کا سال جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت سے شروع ہوا، اس سال کا آغاز پہلی محرم سے ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جستجو تھی سال ہجری کی مجھے
ناگہاں یہ غیب سے آئی ندا جلیل لکھنوی

سالی: بیوی کی بہن۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: نواب صاحب نے آداب عرض کر کے

اثر نیاں اٹھائیں۔ جب چلنے لگے تو سایوں نے کہا۔ ہمارے واسطے کیا لاؤ گے۔ (فسانۂ آزاد)

سایکہ نحوست از بہارش پیدا است ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ اس جگہ بولتے ہیں۔ جب کسی لڑکے سے کوئی اچھا فعل سرزد ہوتا ہے۔ یا جب کسی کام کے اچھے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ فارسی، مثل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سالینہ :۔ سالانہ کا بگڑا ہوا۔ وہ رقم جو سالانہ کسی کو ملے۔ وظیفہ۔ اُردو، عوام کی زبان۔

سام :۔ نوح علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سام :۔ رستم کے دادا کا نام۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سام :۔ ورم جو بدن پر ہو جاتا ہے۔ جیسے سرسام۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں تنہا مستعمل نہیں۔

سام ابرص :۔ چھپکلی۔ اُردو۔ (کلیاتِ میر)

قولِ فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

سامان :۔ اسباب، چیزبست۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نفسِ بے مقدور کو قدرت ہو گر تھوڑی سی بھی
دیکھ پھر سامان اس فرعون بے سامان کا ذوقؔ

سامان :۔ تلوار وغیرہ اوزار کے تیز کرنے کا آلہ۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سامان :۔ تیاری، آمادگی، تہیہ۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سامان :۔ آراستگی، سجاوٹ، تکلف، ٹھاٹھ۔ فارسی، مذکر۔

کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغؔ
آج ہو تم اور ہی سامان میں داغؔ
(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سامان :۔ ہتھیار، اوزار، مصالح، جیسے جنگ کا سامان۔ فارسی، مذکر (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے بلکہ سامانِ جنگ، سامانِ حرب وغیرہ بولتے ہیں۔

سامان :۔ بندوبست، درستی، اصلاح۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھ آنکھوں سے یہ سامان کیا ہے
دیکھ تو ظاہر و پنہاں کیا ہے مرزا آرسوا

سامان :۔ ہوش۔ اُردو، عوراتِ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

سامان :۔ آثار، علامت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

گر کبھی وصل کا سامان نظر آیا ہم کو
خواب میں یار نے ٹھوکر سے جگایا ہم کو شادؔ لکھنوی

سامان :۔ جیسا مانند، مثل، مقابل، نظیر۔ ہندی، صفت، حضراتِ اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ سے غالباً سہو ہوا ہے۔ یہ لفظ دراصل "سامان" نہیں "سمان" ہے۔ اُردو میں کوئی صورت رائج نہیں۔

سامان بندھنا :۔ (لازم) بندوبست ہونا، تیاری ہونا۔ کسی چیز کے مہیا ہونے کے آثار ظاہر ہونا۔ اُردو، متروک۔

بس توانائی و طاقت کی دلیری بھی کھل
عشق اور حسن میں جب جنگ کا سامان بندھا جرأتؔ

سامان بننا :۔ سامان ہونا، بندوبست ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

عشق میں جس دم بنے سامان آہ و گریہ کا
آبروئے ابر اڑ جائے ہوا برسات کی رنگینؔ

سامان پیش آنا :۔ حالات کا سامنا ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

مثال مصرفہ :۔ مہاراج سے تین مہینے کی رخصت لے کے کلکتہ جاتا ہوں تقدیر آزماتا ہوں، دیکھئے فلک کیا دکھائے کیا سامان پیش آئے۔ (انشائے سرور)

سامانِ عیش :۔ چین چان، امن و امان یا نشاط کے لوازمات، لوازمۂ خوش گزرانی جیسے شراب و کباب۔ ناچ رنگ، زن، دولت۔ فارسی مرکب الفاظ، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اس کے معنی صرف اس قدر کافی ہیں کہ ہر وہ چیز کہ جو انسانی زندگی کے لئے راحت و خوشی کا سبب ہو۔

سامان کرنا :۔ (متعدی) کسی چیز کی درستی کے اسباب مہیا کرنا، ضروری چیزوں کا مہیا کرنا۔ تیاری کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مری جمعیتِ خاطر کا سامان حشر کیا کرتا
قیامت ہو گئی ترتیب اجزائے پریشاں میں عزیزؔ لکھنوی

سامان مہیا کرنا :۔ (متعدی) ضروری چیزوں کا مہیا کرنا، انتظام کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال مصرفہ :۔ بادشاہ نے دعوت کا سامان مہیا کیا۔ سرِ انقیاد و اطاعت لقا میں جھکایا۔ (طلسم ہوش ربا)

سامان میں آنا :۔ مزاج ٹھیک ہونا، ٹھنڈا ہونا

مہیا ہونا، آپے میں آنا، ہوش میں آنا، غصہ فرو ہونا، مزاج کا اصلاح اور راستی پر آنا، مزاج دھیما پڑنا، قابو میں آنا، قبضہ میں آنا، سمٹنا، ڈھنگ سے لگنا۔ عورات دہلی کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ و لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سامان نہ رہنا:۔ ضروری چیزوں کا نہ رہنا۔ اُردو صحیح، فصیح، رائج۔

کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام
سر ہو گئے غرور کا سامان نہیں رہا — مومن

سامان ہونا:۔ انتظام ہونا، ضروری چیزوں کا مہیا ہونا۔ اُردو صحیح، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا مسبب الاسباب ہے اگر ہمارا بھی سامان ہو گیا تو ہم بھی چلیں گے۔

سامُدرِک:۔ وہ علم جس کے ذریعے سے ہاتھ پاؤں کی لکیریں دیکھ کر انسان کے بُرے بھلے طالع کا حال دریافت کرتے ہیں۔ قیافہ دست یا سنسکرت، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ قیافہ شناسوں کی اصطلاح ہے۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

سامَرتھ:۔ بل، طاقت، مقدور، قدرت، حیثیت، لیاقت۔ ۲۔ بل، زور۔ ۳۔ گنجائش، وسعت، سمائی، ظرف، حوصلہ۔ ۴۔ رسائی، پہونچ، مداخلت۔ ہندی، مؤنث، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

سامَرتھی:۔ بلوان، طاقتور، زبردست، زور۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

سامَرّہ:۔ (بکسرِ سوم و تشدیدِ چہارم) ایک مشہور قصبہ کا نام جو حرمین کے درمیان واقع ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے یحییٰ بن ہرثمہ نے لکھا
ابوالفضل حاکم تھا سامرہ کا — (مثنوی نظم رہنما)

قولِ فیصل:۔ بغیر تشدید را بھی مستعمل ہے جو فارسی ہے۔

ع روکش گلزارِ جنت سامرہ ہو جائے گا — رنگین لکھنوی

دسویں امام حضرت علی النقی علیہ السلام اور گیارھویں امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام کے روضے اسی مقدس مقام پر ہیں۔ اور بارھویں امام حضرت مہدی آخر الزماں کی غیبت کبریٰ بھی اسی جگہ ہوئی۔

سامِری:۔ (بکسرِ سوم و چہارم) حضرت موسیٰ کے زمانے کا ایک مشہور شعبدہ باز۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

چشم بے سرمہ جو دکھلائی کسی محبوب نے
سامری نادہ تعجب جادو نظر آیا مجھے — آتش

قولِ فیصل:۔ عربی میں بتشدید یا ہے۔ ایک شہر سامرہ کے رہنے والے جادوگر کا نام جو بعض آثار سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پہچان لیا کرتا تھا چنانچہ اس نے ایک مرتبہ ایک چاندی سونے کا گوسالہ بنا کر اس کے پیٹ میں حضرت موصوف کے گھوڑوں کے پیروں کے نیچے کی خاک لے کر بھر دی جس سے وہ گوسالہ (بچھڑا) فوراً زندہ ہو کر باتیں کرنے لگا۔ اور اس ترکیب سے اس نے حضرت موسیٰ کی اُمت کے ایک بڑے گروہ کو گمراہ کیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

سامری:۔ ۲۔ فرضی داستان طلسم ہوش رُبا وغیرہ کا ایک فرضی خدا جو بہت بڑا جادوگر تھا۔ اُردو، رائج۔

محلِ صرف:۔ سامنے ضرور کے جو درخت لگے ہیں، ان میں پھل بصورت انسان ہیں ان درختوں کا جو پتا گرتا ہے طائر بن کر اڑ جاتا ہے اور درخت پر بیٹھ کر نام سامری کی جاپ کرتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

سامِع:۔ (اسمِ فاعل) سننے والا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تقریر زیادہ کے طول سے سامع ملول ہوتا ہے کلام بے محل فضول ہوتا ہے۔ (افسانۂ سرور)

سامِعہ:۔ سننے کی قوت۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ مفرّح جو نغمہ میں ہے شاعر
سامعہ میں ہے وہی لحن و سماع — مرزا رسوا

سامِعین:۔ (جمعِ سامع) سننے والے۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کسی نے اس وقت غل مچایا اور اس زور سے چلایا کہ سامعین کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

سامنا:۔ ۱۔ آگا، رو، پیشانی، نظارہ گاہ۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سامنا:۔ ۲۔ روبرو، روبرو پیش ہونا کی جگہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

آج تو ہے اس کی فرقت میں بلا کا سامنا
آ گیا قاتل تو کل ہوگا خدا کا سامنا — امیر

سامنا:۔ ۳۔ مقابلہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

گلشن میں ہو گیا گلوں کا جوبن
بلبل کو ہے سامنا غضب کا — امیر

سامنا:۔ ۴۔ برابری، گستاخی۔ ہندی،

مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سامنا بندھنا۔ خیال جمنا، خیال میں سامنا پڑنا۔ اردو صفت، متروک۔

سامنا محراب ابرو کا جو دھیان خانے میں
سر بسر ہیں با طہارت آج میں گل ناز رشک

سامنا پڑنا۔ مقابلہ ہو جانا، رو برو آ جانا۔ اردو صرف، متروک۔

سامنا جو پڑ گیا ہوش اڑ گئے بےخود ہوا
جام چشم یار سے ہوشی کا ساغر ہو گیا آتش

سامنا ڈالنا۔ مقابلے پر لانا۔ اردو صرف، متروک۔

خدا کے واسطے دو مجھ کو جانے
عدو سے سامنا ڈالا خدا نے (الف لیلہ نو منظوم)

سامنا روکنا۔ سامنے آ کر کھڑے ہو جانا۔ بیچ میں آ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع سامنا رخ کا وہ زلف پریشاں روکے آتش

سامنا کرانا۔ (متعدی المتعدی) کسی امر کی تصدیق کے لیے ایک کا دوسرے کے سامنے پیش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ آپ کچھ کہتے ہیں وہ کچھ کہتے ہیں چلئے جن کے سامنا کرا دیں تاکہ بات صاف ہو جائے۔

سامنا کرنا۔ (متعدی) کسی کے رو برو ہونا۔ کسی پردہ کرنے والے کا سامنے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ جب انھوں نے اپنی بیوی کو تمہارے سامنے کر دیا تو تم کو بھی سامنے کر دینا چاہیے ہے۔

سامنا کرنا۔ گستاخی کرنا، رو برو کھڑے ہو جانا، گستاخی کا جواب دینا، برابری کرنا۔ سوال و جواب کرنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سامنا کرنا۔ (متعدی) کناےۃً مقابلہ کرنا، مقابلے پر آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یوسف کریں جو آ کے کبھی میرا سامنا
ہو سرد ان کی گرمیٔ بازار اور بھی انفس

سامنا کرنا۔ تکرار کرنا، مباحثہ کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

دل اگر چاہے کہ رو کوں کب رکے فعل مرشک
آج کل کرتے ہیں لڑکے سامنا استاد کا قلق

سامنا کرنا۔ ہٹ رونا، لڑائی کرنا، ہتھیار اٹھانا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سامنا ہونا۔ (لازم) آنکھیں چار ہونا، ملاقات ہونا، دو چار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ ہمارا حال قابل دید ہے مگر دید ہے نہ شنید۔ جس قدر رنج و الم سے بھاگتا ہوں بے سبب اس کا سامنا ہوتا ہے۔ (انشائے سرور)

سامنا ہونا۔ (لازم) مقابلہ ہونا، آمنا سامنا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دھوم تھی ان کی لعنت ان کی
کیا کہیں ہم سے سامنا نہ ہوا امیر

سامنا ہونا۔ کسی پردہ نشین کا اتفاقیہ غیر کے سامنے ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے پری رو نہ منہ چھپا مجھ سے
ہو گیا اب تو سامنا میرا مخمور

سامنے۔ (تابع فعل) رو برو، مقابل۔ اردو، فصیح، رائج۔

آپس میں تیری آنکھیں ہیں کیا یار سامنے
لڑنے کو ہیں دو آہوے تاتار سامنے نظیر

سامنے۔ ہوتے ہوئے، موجودگی میں۔ اردو، فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ باپ کی عزت خدا کی دی ہوئی عزت ہے کوئی تعجب کی بات نہیں اگر باپ کے سامنے بیٹے کی نہ چلے۔

سامنے۔ سیدھ میں، سیدھا۔ اردو، فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ گول دروازہ پہنچ جاؤ وہاں سے سامنے کھلا گھر دکھائی دیتا ہے۔ وہی تحسین کا ہے۔

سامنے۔ بالمواجہ، منہ در منہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع تیرا بندہ ہوں میں کہہ دوں گا خدا کے سامنے (داغ دہلوی)

سامنے آمنے ہونا۔ مقابل ہونا۔

یار دو باتوں میں جھگڑا میرا یکسو ہوتا
سامنے آمنے محشر میں جو میں تو ہوتا جلال
(قرار اللغات)

قول فیصل۔ نہ جانے جلال نے کس طرح نظم کر دیا۔ اصل محاورہ آمنے سامنے ہونا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کتابت کی غلطی ہو اور صاحب قرار اللغات نے اس کو صحیح محاورہ سمجھ لیا ہو۔

سامنے آنا۔ (لازم) مقابل ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

اس چشم مست کا ہے اشارہ ہر ایک سے
آئے تو سامنے کوئی ہشیار ہو کبھی امیر

سامنے آنا۔ رو برو ہونا، منہ دکھانا، پردہ ترک کرنا۔

(فقرہ) بھاوج آج پہلی مرتبہ جیٹھ کے سامنے آئیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے جو معنی لکھے ہیں وہ سامنے آنا سے نہیں پیدا ہوتے بلکہ اس

جگہ "سامنے ہونا" بولتے ہیں۔

سامنے آنا: پیش آنا، کیے کا عوض ملنا۔ بدلہ ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

لایا نصیب ناوک قاتل کے سامنے
آیا ہمارے دل کا کیا دل کے سامنے — جلال

سامنے پڑنا: اتفاقیہ سامنے آجانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف: میں جس سے وعدہ لینے گیا تھا وہ بھی سامنے پڑ گئے (اخلاقاً) میں نے اُن سے بھی وعدہ لے لیا ہے۔

سامنے پڑنا: آگے آنا، مقابل ہونا، رو برو ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مثال صرف: وہ تو ہولے نبیلے مشہور ہی تھے اکثر یہ شغل فرمایا کرتے تھے کہ کوٹھے میں اجابت کی اور بعد فراغت کے جو سامنے پڑا اس سے کہا کر کھا! (تاریخ اودھ چہارم)

سامنے ٹھہرنا: مقابل ہونا، مقابلے کی برداشت کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ٹھہرا نہ کوئی تیرے تلوّن کے سامنے
جب سامنا کیا مری تقدیر نے کیا — شہرت

سامنے جانا: رو برو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مدّتوں کھینچا ہے نقشہ ان بتوں کے عشق میں
شرم آتی ہے خدا کے سامنے جاتے ہوئے — امیر

سامنے دھر لینا: (متعدی) آگے دھر لینا، آگے آگے لے چلنا، آگے رکھ لینا، آگے کر لینا۔ ہندی۔

دل کو وہ لے چلا یوں گائے کو جیسے قصاب
ذبح کرنے کے لیے سامنے دھر لیتا ہے — جرأت

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اب یہ صورت متروک ہے۔

سامنے دھر لینا: پکڑ لینا، گرفتار کر لینا، تھام لینا، لے چلنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: مندرجہ بالا معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سامنے سے: آگے سے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سامنے سے نظر آیا اک شیر
ہو گئی آنکھ میں دنیا اندھیر — مرزا رسوا

سامنے سے اٹھ جانا: رو برو نہ رہنا، (مجازاً) کسی کی زندگی میں مر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سامنے سے اُٹھ گئی ہیں کیسی کیسی صورتیں
رو دیئے کس کس کے لئے کس کس کا ماتم کیجیے — آتش

سامنے سے ٹلنا، سامنے سے ہٹنا: رو برو نہ رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سامنے سے مرے ٹلتا نہیں ناصح جب تک
مغز کھا نا مرا دو چار گھڑی خوب نہیں — ذوق

قول فیصل: "ٹل جانا" کی جگہ "سرک جانا" بھی استعمال ہوا ہے۔

یار آئے کسی باغ میں مور آئے گھٹا
سامنے سے مرے اس وقت سرک جائے گھٹا — شعور

سامنے سے گزرنا: سامنے سے جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

میں ان کے سامنے سے گزرتا ہوں اس لیے
ترک تعلقات کا احساس مر نہ جائے — اثر لکھنوی

سامنے کا: (تابع فعل) موجودگی کا، سامنے کا پیدا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

مثال صرف: مانا کہ وہ بہت بڑے عہدے پر پہونچ گیا ہے مگر میرے سامنے کا پیدا، میں اس سے کیوں مرعوب ہونے لگا۔

سامنے کا: مقابل کا، برابر کا، حریف، دشمن، عدو۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سامنے کرنا: (متعدی) رو برو کرنا، پیش کرنا، ملانا، ہاتھ میں ہاتھ دینا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سامنے کرنا: پردہ اٹھا دینا، پردہ دار کا کسی کے سامنے پہلی مرتبہ آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: انھوں نے آج اپنی بیوی کو میرے سامنے کر دیا۔ میں نے بھی منہ دکھائی کے پانچ روپے دے دیے۔

سامنے کی آنکھیں پھوٹیں: (۱) کوسنے ہیں۔ یعنی بدبیں کی آنکھیں جو سامنے اور مقابل ہیں کور و بے نور ہو جائیں۔ (۲) قسم سخت، یعنی سامنے کی آنکھیں پھوٹیں ہوں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: معنی نمبر (۱) میں مستعمل نہیں۔ معنی نمبر (۲) میں لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں۔

سب قہر خدا اسی پہ ٹوٹیں
آنکھیں مرے سامنے کی پھوٹیں — مومن

سامنے کی بات: دیکھی ہوئی بات، کل کی بات، قریب زمانے کی بات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بات کرنی بھی نہ آتی تھی تمھیں
یہ ہمارے سامنے کی بات ہے — داغ

سامنے کی بات ؛ ث روبرو کا ذکر، روبرو کی بات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلی صرف ؛ کل جو جھگڑا ہوا اس میں ہم موجود تھے خلاف مدعا عالم ہی کی تھی ہمارے سامنے کی بات تھی

سامنے کی بات ؛ ث سہل و آسان کام، بڑی بھی بات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جو پوچھا درد میں لذت کی اور کیا تدبیر
کہا کہ سامنے کی بات ہے دوا نہ کرے　　اثر لکھنوی

سامنے کی چوٹ ؛ ث صاف چوٹ، کھلی ہوئی چوٹ، وہ طنز جو ظاہر بظاہر ہو۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مزہ تو جب ہے کہ یوں سامنے کی چوٹیں ہوں
ہنو حجاب میں دلبر نہو حجاب میں دل　　داغ

سامنے لانا ؛ روبرو لانا، آنکھوں کے سامنے لانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یا خدا پھر نہ دکھانا وہ شکل
سامنے پھر نہ لانا وہ شکل　　مرزا رسوا

سامنے وار ؛ روبرو، مقابل، آمنے سامنے
اُردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) مسند پر مولوی صاحب بیٹھے اور ان کے برابر نانا جان سامنے وار ابا جان۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل ؛ اب 'وار' کی جگہ 'وال' بول چال میں ہے یعنی (سامنے وال) عورتیں اور عوام بولتے ہیں۔

سامنے ہاتھ پھیلانا ؛ کسی سے کچھ مانگنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اغنیاء سے کیوں جھکیں ہم ہیں فقیر اللہ کے
ہاتھ پھیلانے کسی کے در پہ جاتے ہی نہیں　　محبوب لکھنوی

قولِ فیصل ؛ پھیلانا کی جگہ 'بڑھانا' کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جو فصیح ہے

کسی کے سامنے کب ہاتھ بڑھنے دیتا ہوں
تجھی سے میں تو سرِ دست مانگ لیتا ہوں　　عشق

سامنے ہونا ؛ ث عورت کا کسی غیر مرد کے سامنے آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھے تو جھانک لیا میرے سامنے نہ ہوئے
حجاب اُٹھ کے بھی پردہ نہ جان جاں اُٹھا　　نشرت

سامنے ہونا ؛ ث گستاخی سے پیش آنا، لڑنے کھڑا ہو جانا۔ مقابلہ کرنا، لڑنا۔ اُردو، (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قولِ فیصل ؛ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سامنے ہونا ؛ ث دعوتِ جنگ دینا، لڑنے کو تیار ہونا۔

(فقرہ) اس کے حریف بہت ہیں مگر کوئی سامنے نہ ہو سکا۔　　(نوراللغات)

قولِ فیصل ؛ لکھنؤ والوں کی یہ زبان نہیں ہے۔

سامی ؛ ث بلند، عالی۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع کہاں آزاد ہو کے جائیے سرکار سامی سے　　رشک

سامی ؛ ث (گیتوں میں) سوامی، خاوند، پتی، میاں، شوہر۔ ہندی، مذکر۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ؛ اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سَان ؛ ث (مرکبات میں) (بنون غنہ) شکل، طرز، روش، فارسی، فصیح، رائج۔

رکھتے نہیں ہیں منت میں شل صدف گہر
فوارہ سان لٹاتے ہیں اپنا خزانہ ہم　　امیر

سال ؛ ث ذبح کیے ہوئے جانور کے وہ اعضا جن سے کباب بناتے ہیں۔　　(نوراللغات)

قولِ فیصل ؛ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سان ؛ (باعلانِ نون) وہ گول پتھر جس کو گھما کے اوزاروں پر باڑھ رکھتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

اس بت کی آفتاب پرستی بجا ہے
تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی　　ناسخ

سانا جانا ؛ الزام لگایا جانا، شریک جرم کر لیا جانا، ملوث کر لیا جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل ؛ فصاحت کے لیے 'سانی جانا' ہے۔

تیغ ہی کیا ہاتھ میں قاتل کے تھی
اے حنا تو بھی تو سانی جائے گی　　ریاض

سانبھر ؛ ث ایک جھیل کا نام جو جے پور (راجستھان) میں ہے۔ اس کے پانی سے از خود نمک تیار ہوتا ہے۔ ہندی، مؤنث (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل ؛ لکھنؤ میں نمک سانبھر کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

سانبھر ؛ ث (نون غنہ) بڑے قسم کا ہرن۔ جس کے بڑے بڑے سینگ ہوتے ہیں۔ اُردو، مذکر، رائج۔

سانبھر جائے الونا کھائے ؛ یہ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو نفع کے مقام پر ہو کر بھی کچھ نفع نہ حاصل کر سکے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل ؛ یہ مثل عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سانپ ؛ (بنون غنہ) مار، ناگ، ایک زہریلا جانور۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ہیچ و تاب ترّی کنگھی نے توڑا سانپ کا　　بحر

تمہارے آئینۂ رخ پہ زلف مشکیں ہو
حلب میں رہنے لگا آ کے تو ملک چین کا سانپ　　ذوقی

سانپ اُتارنا ؛ سانپ کا زہر دفع ہونا۔

(فقرہ) تم سانپ اُتارنا جانتے ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اس جگہ سانپ کے کاٹے کا منتر یا زہر اُتارنا بولتے ہیں۔ سانپ اُتارنا، اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سانپ اور چور دبے پر چوٹ کرتے ہیں :- یعنی دونوں مایوسی کی حالت میں حملہ کرتے ہیں۔ اُردو، مقولہ، رائج۔

زور کسی پر بھی بے موذی سے لازم احتراز
جب دبے گا سانپ کاٹے گا مقرر زیر پا — ذوقؔ

سانپ بچھو :- مراد حشرات الارض یعنی زہریلے کیڑے۔ اُردو، رائج۔

سانپ بچھو نہ کہیں گھاس میں ہو
کیا عجب ہے کہ یہیں گھاس میں ہو — مرزا آرزوؔ

سانپ بچھو سمجھنا :- (کنایۃً) ناجائز سمجھنا، حرام سمجھنا۔ اُردو، مقولہ، عورتوں کی زبان، رائج۔

سانپ بچھو اس کو سمجھ دو صاحب مجھے
سیکھ لیجے کہ تمہارے گھر میں جو اسباب ہو — جان صاحب

سانپ بیٹھنا :- خزانے کی حفاظت کے لیے سانپ کا بیٹھنا۔ اُردو، صرف، رائج۔

لگے گا موذیوں کے ہاتھ مال موذی کا
کہ سانپ بیٹھتے ہیں دولت کو گھر پر — وزیرؔ

قولِ فیصل :- اس محل پر ناگ بیٹھنا بھی کہتے ہیں۔ مشہور ہے کہ جب کوئی خزانہ محفوظ کیا جاتا تھا تو پرانے قسم کا زہریلا سانپ اس خزانے پر بٹھا دیا جاتا تھا۔

سانپ تو نکل گیا مگر راستہ بُرا پڑا :- (کہاوت) یعنی آفت سے تو بچ گئے مگر شگون بُرا ہوا۔ ہندی، (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے۔ "سانپ تو نکل گیا پر رستہ پڑ گیا"۔ یعنی اس مرتبہ تو گزر گئی اب آئندہ خبر چاہیے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

سانپ چھاتی پر پھرنا :- (لازم) رشک آنا، رشک ہونا۔ اُردو، عورات دہلی کی زبان۔

پھر گیا سانپ رقیبوں کی دو میں چھاتی پر
اتھ سے میکے وہ جب بار بن کر پھولے — نصیرؔ

قولِ فیصل :- عورات لکھنؤ اس جگہ "کلیجے پر سانپ لوٹنا" بولتی ہیں۔ اسی جگہ "دل پر سانپ لوٹنا" بھی بولا جاتا ہے۔

غیر سے اس شوخ کے گیسو سنوارے رات کو
سانپ لوٹے تا سحر دل پر ہمارے رات کو — جلیلؔ

سانپ چھاتی پر پھرنا :- بڑا صدمہ گزرنا، دل پر چوٹ لگنا، نہایت رنج گزرنا۔

چھاتی پہ اس کی کیوں نہ پھرے سانپ قبر میں
جو ہو ڈسا ہوا تری زلفِ سیاہ کا — مومنؔ

بلا کے زلف تمہیں کی تھی کس نے بوسہ پر
کہ پھر گیا مری چھاتی پہ اس نہیں کا سانپ — جراتؔ

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- عورات لکھنؤ اس محل پر "کلیجے پر سانپ لوٹنا" بولتی ہیں۔

سانپ ڈسے :- (بددعا) سانپ کاٹے۔ اُردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

دھائی تو دیکھو کہ آئی نہ لاج
ڈسیں سانپ اس کو گرے اس پہ گاج — شوقؔ قدوائی

سان پر چڑھنا :- باڑھ رکھی جانا، دھار رکھی جانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

تیغِ نگاہ یار بھی چڑھتی ہے سان پر — ناظم

سان پر رکھنا :- سان پر چڑھانا، دھار رکھوانا۔ اُردو، متروک۔

تو نے رکھی سان پر تلوار اگر
شہر کو سُن سمجھو سنسان ہو — رشکؔ

سان پر کھنچنا :- سان پر رکھ کے دھار تیز ہونا۔ اُردو، صرف، قریب بہ متروک۔

زور خونخوار بنی سرمے کا ذکی نگاہ
سان پر کھنچ کے ہوا خنجر بیداد نیا — ذکیؔ

سانپ سا چھاتی یا دل پر پھرنا (یا) لوٹنا :- (کنایۃً) رشک ہونا، نہایت رنج گزرنا، دل پر چوٹ لگنا۔ اُردو، صرف، دہلی کی زبان۔

اس کی زلفِ عنبریں کا آ گیا کھلنا جو یاد
رات بھر سینے پہ میرے سانپ سا لوٹا کیے — معروفؔ

یاد آتی ہے جو وہ زلفِ سیاہ
سانپ سا چھاتی پہ پھر جاتا ہے آہ — تیرؔ

سانپ سا لہرانا :- (لازم) سانپ کی طرح جنبش کرنا، سانپ کی طرح بل کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

زلف کو رُخ سے ہٹا دو یہ بھی کوئی حسن ہے
جب ہوا چلتی ہے بس اک سانپ سا لہرائے ہو — حاجتؔ

سانپ سا لہرانا :- صدمہ ہونا، تلملاہٹ ہونا، اضطراب ہونا، رشک ہونا، افسوس ہونا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے اپنی بانبی میں سیدھا چلتا ہے :- بُرا آدمی ہر جگہ بُرائی کرتا ہے لیکن گھر میں سیدھا رہتا ہے۔ اس کی نسبت بولتے ہیں جو اپنوں سے بُرا سلوک کرے۔ ہندی، کہاوت۔

لاکھ ٹیڑھا اچی گو سانپ ہے باہر چلتا
ہے مثل سیدھا وہ جو بانبی کے اندر چلتا جان صاحب
(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحب "محاورات ہندوستان" اور "گنجینۂ اقوال و امثال" نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے "سانپ سب جگہ ٹیڑھا چلتا ہے لیکن اپنی بانبی میں سیدھا جاتا ہے"۔ صاحب "فرہنگ آصفیہ" "بانبی" کی جگہ "بل" لکھا ہے۔ اب بہت کمی کے ساتھ یہ مثل زبانوں پر ہے۔ اور بانبی کی جگہ بل ہی بولتے ہیں۔

سانپ سونگھ جانا۔ خاموش ہو جانا، دم بخود ہو جانا، چپ ہو جانا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔

مثل مصرف:۔ خوش خوش سو رہے ہیں۔ اتنے میں میاں آزاد ہوتے ارے میاں آزاد کیا سانپ سونگھ گیا یہ ماجرا کیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

سانپ سے کھیلنا۔ (کنایۃً) خطرناک انسان سے ربط ضبط پیدا کرنا، خطرہ مول لینا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

زلف کی الفت میں کیوں برہم کروں کالا جان
سانپ سے کھیلا کروں دن رات سودائی نہیں رشک

سانپ کا بچہ سنپولیا۔ بُرے اور موذی باپ کا بیٹا بھی موذی ہوتا ہے۔ حقیقی یا شریر کا بچہ بھی شریر ہی ہوتا ہے۔ اُردو مثل، عوام کی زبان۔

مثل مصرف:۔ باپ فوجداری کرتے کرتے مر گئے اور اب صاحبزادے بھی ہر ایک سے لڑا کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو وہی مثل سانپ کا بچہ سنپولیا۔

سانپ کا پاؤں دیکھنا۔ جب کوئی شخص ناممکن بات کرتا ہے تو اس سے کہتے ہیں کیا تم نے سانپ کا پاؤں دیکھا ہے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سانپ کا پٹارا۔ ایک خاص قسم کی ڈلیا۔ جس پر کپڑا منڈھا ہوتا ہے اور جس میں سانپ رکھتے ہیں۔ اُردو، رائج۔

جو حباب اس میں آ نکلا تھا
وہ بھی سانپ کا پٹارا تھا شوق

سانپ کا پھپھولا۔ سانپ کا پھالا، سانپ کے منہ کا آبلہ جس میں زہر ہوتا ہے۔ اُردو، متروک۔

مصرع: خوش ہو لے نہ تخم پھپھولا ہیں نے توڑا سانپ کا

قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے سانپ کا پھالا کہتے ہیں۔

سانپ کا پھوڑا۔ ایک قسم کا دنبل جو کچھوے کی صورت اُبھرا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں یہ دنبل ضحاک بادشاہ ملک تازے کے دونوں شانوں پر ہوا تھا۔

ہجر گیسوئے مشکو مجھ کو جو ہے سودا ئے زلف
مثل ضحاک اس کے شانوں میں پھوڑا سانپ کا ناسخ
(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سانپ کا راستہ کاٹنا۔ شگون بد ہو۔

ہے شگون خیر نہیں عشق زلف میں
اک ناگن آج کاٹ کے رستہ نکل گئی شوق قدوائی
(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ مثال میں ناگن ہے نہ کہ سانپ۔ عام طور سے بلّی کے راستہ کاٹنے کو شگون بد سمجھتے ہیں۔

سانپ کا کاٹا۔ سانپ کا ڈسا ہوا، مار گزیدہ۔ اُردو، صحیح، رائج۔

پھیر مت زلف کے مارے کو کہ دریا میں صنم
سانپ کے کاٹے کو دیتے ہیں بہا تیرے دن نصیر

سانپ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا ہو۔ سانپ کا کاٹا بہت جلد مر جاتا ہے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر "کالے کا کاٹا" بھی بولتے ہیں۔

سانپ کا کاٹا رسّی سے ڈرتا ہو۔ سخت مصیبت زدہ اسی قسم کی ادنیٰ تکلیف سے بھی ڈرتا ہے۔ اُردو، مثل۔

یکن ہیں دیکھیں کیا اسکی کو ہوں اس زلف کا مارا
مثل ہے سانپ کا کاٹا ہوا رسّی سے ڈرتا ہو جرأت
(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

سانپ کا کاٹا سوئے، بچھو کا کاٹا روئے۔ اُردو کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ صاحب "محاورات ہندوستان" نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے "سانپ کا کاٹا سوئے بچھو کا کاٹا روئے"۔ اور معنی لکھے ہیں "نیش عقرب بہت اذیت دیتا ہے"۔ اہلِ لکھنؤ "سانپ کا کاٹا سوئے، بچھو کا کاٹا روئے" ہی بولتے ہیں۔

سانپ کا کھیلنا۔ سانپ کا کاٹا ہوا منتر کے زور سے باتیں کرتا ہے۔ اس کو سانپ کا کھیلنا کہتے ہیں۔

سر ولا پر ہمارے ہمارے گناہ
لگے کھیلنے مثل مار سیاہ محسن کاکوروی
(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ مثال میں مار سیاہ ہے سانپ نہیں لہٰذا مثال ناقص ہے۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سانپ کا لہرانا۔ سانپ کا خمیدہ ہو کر رینگنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

گیسوئے مشکیں رُخِ محبوب تک آنے لگے
چشمۂ خورشید میں بھی سانپ لہرانے لگے آتش

سانپ کا منّ۔ سانپ کا دل۔ عام طور سے مشہور یہ ہے کہ سانپ جب بہت زیادہ مست ہو جاتا ہے تو رات کو اپنا من اُگل دیتا ہے اور مستی کی حالت میں من کے چاروں طرف گھومتا ہے آخر میں اس من کو پھر نگل لیتا ہے۔ عوام کا یہ خیال ہے کہ یہ من اگر کسی کے ہاتھ آجائے تو وہ بادشاہ بن سکتا ہے۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اُگلنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

زلف تنگوں میں چاہیے در گوش
رات کا سانپ من اُگلتے ہیں — شاد لکھنوی

سانپ کا منتر:۔ وہ منتر جو سانپ کو پکڑنے کے لئے پڑھتے ہیں اور وہ منتر جو مارگزیدہ پر دم کرتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج۔

پڑھوں اس زلف کا مضمون جو میں سحر بیاں
ہے یقیں شعر وہیں سانپ کا منتر ہو جائے — ناسخ

سانپ کھلانا:۔ سانپ کو جادو یا منتر کے زور سے تسخیر کرنا۔ کسی کے سر پر منتر کے زور سے سانپ کی رُوح بُلوانا۔ اُردو صفت، قریب بہ متروک۔

زلف کو شانہ صفت ہاتھ لگاتا معروف
سانپ کالا ہے یہ ہاں اس کو جتہ بیر کھلا — معروف

سانپ کھلانا:۔ (کنایۃً) خطرناک کام کرنا۔ ایسے شخص سے میل جول کرنا جس سے ہر وقت خطرہ کا نقصان ہو۔ ناقہم۔ منلوب الغضب: مردم آزار آقا کی نوکری کرنا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سانپ کے پاؤں پیٹ میں ہوتے ہیں:۔ بد ذات کی بدی ظاہر نہیں ہوتی۔

فتنہ انگیز کی باتیں پیٹ میں ہوا کرتی ہیں۔ اُردو، کہاوت۔

انگشتیں ہیں اس شانے کی کیوں زلف کے خم میں
ہوتے ہیں سدا سانپ کے تو پاؤں شکم میں — ظفر

شمشیر تیری ماہی دریائے تہ سکر
چلنے کو اس کے پیٹ میں ہیں مثل مار پاؤں — حسن

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

سانپ کی سی کینچلی جھاڑنا:۔ نکھرا ہوا صاف اور ستھرا ہونا۔ بیماری سے صحت پانا کی جگہ۔

کھل گیا یہ بات تو عاشق چلے دل وار سے
سانپ کی سی کینچلی جھاڑی ہو زلف یار نے — شوق قدوائی

(نور اللغات)

"گنجینۂ اقوال و امثال" میں یہ مثل اس طرح درج ہے۔ "سانپ کی سی کینچلی ڈال دی"۔

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ "سانپ کی سی کینچلی جھاڑنا" ہی بولتے ہیں۔

سانپ کی طرح پھن مار کر رہ جانا:۔ (سانپ اپنے من کے لئے پھن مارتا ہے اور پھر حاصل نہیں کر سکتا)۔ (کنایۃً) کوشش کر کے ناامید رہ جانا۔ قابو نہ چلنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سانپ کی طرح زمین پکڑنا:۔ سانپ زمین پکڑ لیتا ہے تو پھر جنبش نہیں کرتا۔ اُردو، مقولہ، رائج۔

نہ ظالم بلا لاکھ میں نے کہا
زمین سانپ کی شکل پکڑے رہا — شوق قدوائی

سانپ کے کاٹے کی لہر:۔ مارگزیدہ کبھی کبھی جنبش میں آتا ہے اس کو لہر کہتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج۔

زلف ساقی میں یہ موج شراب
سانپ کے کاٹے کی ناسخ لہر ہے — ناسخ

سانپ کی لکیر:۔ سانپ کے چلنے کا نشان جو زمین پر پڑتا ہے۔ اُردو، رائج۔

؎ لوگ سب کہتے ہیں جس کو سانپ کی ہے وہ لکیر (ناسخ)

سانپ کیلنا:۔ بزور افسوں سانپ کو کاٹنے سے باز رکھنا اور اپنی جگہ سے جنبش کرنے سے باز رکھنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

چھوا جو گیسوئے عنبریں کو تو سانپ گویا فسوں سے کیلا
لیا جو چشم سیہ کا بوسہ شکار میں نے کیا ہرن کا — آتش

قولِ فیصل:۔ جہاں منتر سے کیلا جاتا ہے وہاں عورتیں بالعموم شب کے وقت کلمے کی انگلی کو گھماتی ہیں اور یہ آیت پڑھتی ہیں۔ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّأَكِيدُ كَيْدًا۔ اور تین مرتبہ تالی بجاتی ہیں۔ سانپ جہاں ہوتا ہے اور آواز سنتا ہے تو اس جگہ سے جنبش نہیں کر سکتا ہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ سانپ کو کھولنے کے لئے یا اس کو اس شکنجے سے نجات دلانے کے لئے صبح کو کلمے کی انگلی گھما کے یہ آیت پڑھ کے تین مرتبہ تالی بجاتی ہیں جس سے سانپ آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

سانپ کے منہ کی چھچھوندر:۔ ایسا کام جو نہ کرتے بن پڑے نہ کرتے بن پڑے۔ نہ اُگلتے بن پڑے نہ نگلتے بن پڑے۔ اُردو مثل، رائج، مثل معروف۔ بے سمجھے بوجھے شادی کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ بیوی جان کا آزار ہو گئی ہے۔ نہ چھوڑتے بن پڑتا ہے نہ ساتھ دیتے۔ وہی مثل ہے کہ

کہ سانپ کے منھ کی چھچھوندر۔

قول فیصل :۔ اس طرح بھی بولتے ہیں۔ سانپ کے منھ کی چھچھوندر ۔ اگلے بن پڑتا ہے نہ نگلے ۔ بعض کو یوں بھی بولتے سنا ہے کہ۔ سانپ کے منھ کی چھچھوندر نگلے تو اندھا اگلے تو کوڑھی ۔

سانپ کے منھ میں :۔ (کنایۃً) معرض ہلاکت میں ، خطرناک جگہ میں ، جان جوکھوں میں ۔ ہندی ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

باندھ کر مشکیں خیال زلف دلبر نے چلا
سانپ کے منھ میں مرا مجھ کو مقدر نے ہلا — داغ

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے اس محل پر اژدہے کے منھ میں ، بولتے ہیں ۔

سانپ کے نیچے کا بچھو :۔ (کنایۃً) موذی اور ظالم آدمی ، نہایت زہردار کژدم جس نے سانپ کے نیچے پرورش پائی ہو ۔

سانپ کالا ہے اگر وہ گیسوئے عنبر نشاں
سانپ کے نیچے کا بچھو زیر ابرو خال ہو — ناسخ

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب قریب قریب متروک ہے ۔

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے :۔ دفع شر بھی ہو جائے اور کوئی نقصان بھی نہ پہونچے ۔ حکمت اور چالاکی سے کام نکالنے کی جگہ بولتے ہیں ۔ اردو ، مثل ، رائج ۔

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس مثل کو اب یوں بولتے ہیں ۔ " سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے " ۔

جیسے :۔ " یہ آپس کا جھگڑا ہے زیادہ غصہ گرمی دکھانے سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے ۔ کوئی ایسی تدبیر کرو کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے ۔

سانپن ہ۔ ناگن ، سانپ کی مادہ ، دو مونہا سانپ ، چونکہ اس کی مادہ یا نر کی تحقیق نہیں اس سبب سے سانپن ہی کہتے ہیں ۔ ہندی ، مؤنث ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں سانپ کی مادہ کو سانپن نہیں کہتے بلکہ ناگن کہتے ہیں ۔

سانپن ہ۔ ایک لانبی بالوں کی لکیر یا بھونری جو بعض آدمیوں کی پشت پر اور گھوڑے کے گردن کی جڑ میں ہوتی ہے ۔ یہ منحوس سمجھی جاتی ہے ۔ لوگوں کا گمان ہے کہ جس عورت کے یا گھوڑے کے سانپن ہو اس کا خاوند زندہ نہیں رہتا ۔ ہندی ، مؤنث ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

ابلق چرخ کی بھونری نہیں رکھتی ہے جواب
کہکشاں عیب میں سانپن سے بھی بالا نکلی — منصور

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

سانپ نکل گیا لکیر پیٹا کرو :۔ کسی بات کا برمحل تدارک نہ کرنے اور وقت گزر جانے پر بے کار کوشش کرنے کے محل پر بولتے ہیں ۔ اردو غیر فصیح ، رائج ۔

خیال زلف دوتا میں نصیر پیٹا کر
گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر — نصیر

قول فیصل :۔ سانپ کی جگہ کالا بھی کہتے ہیں ۔

؎ پیٹا کرو لکیر کو کالا نکل گیا — منصور

سانپ نے نہیں کاٹا :۔ نشہ نہیں ہے

بھولا ہوں یاد زلف کو رخ کے خیال میں
دن کاٹتا ہوں سانپ نے کاٹا نہیں مجھے — منصور

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب قریب قریب متروک ہے ۔

سانپ والا :۔ سپیرا ۔ اردو ، مذکر ، رائج ۔

تمھاری زلفوں سے ہم کو ضرر نہیں ہرگز
کہ پاس رکھتے ہیں ہر وقت سانپ والے سا — برقی

سانپوں :۔ سانپ کی جمع ، اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

سانپوں کی سبھا میں چھچھوندر کی پالکی :۔ بڑوں کے بڑے ہی کام ، موذیوں کی محفل میں لطیفہ ہی کا چرچا ۔ ہندی ، کہاوت ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

سانٹ ہ۔ سازش ، ساز باز ۔ اردو ، متروک ۔

تنگ نہ تنہا پڑے ہیں اس کے آنت
مل رہی ہے انگلیوں سے بھی سانٹ — سودا

سانٹ ہ۔ دشمنی ، عداوت ، بالنی ، جیسے ان کے دل کی سانٹ نکلنی مشکل ہے ۔ ہندی ، مؤنث ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

سانٹا :۔ چابک ، چمڑے کی تسمہ بندھی ہوئی لکڑی ، جس سے بیل ہانکتے ہیں ۔ ہندی ، مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ سونٹا کہتے ہیں ۔

سانٹ گانٹھ :۔ سازش ۔ اردو ، مؤنث ، عوام کی زبان ۔

محل صرف :۔ ان دونوں نے آپس میں سانٹ گانٹھ کرلی ہے وہ میرا ساتھ کسی قیمت پر نہیں دیں گے ۔ میرا خدا مالک ہے ۔

قول فیصل :۔ دلی میں اس جگہ سانٹ سانٹ مستعمل ہے ۔

سانٹ گانٹھ کرنا :۔ (متعدی) سازش کرنا ، ساز باز کرنا ۔ اردو ، عوام کی زبان ، رائج ۔

محل صرف :۔ ایک مرتبہ مرزا ہمایوں نے بیگم صاحب

کے اِخوان سے سانٹ گانٹھ کی، خوب یارانہ پیدا کیا۔　　　(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف بڑنا کے ساتھ بھی ہے جیسے:۔ ان دونوں میں سانٹ گانٹھ ہو گئی ہے کوئی نیا شگوفہ کھلنے والا ہے۔

سانٹ لگانا، سانٹھ لگانا:۔ (متعدی) گرہ دینا، تاگا جوڑنا، تاگے کے دونوں سروں کو اس طرح جوڑنا کہ معلوم نہ ہو۔ ہندی۔

ہو عجب رشتۂ اُلفت کہ جہاں ٹوٹ گیا
(سانٹھ لگانا) پڑ گئی اور گرہ سانٹھ لگائی : گئی
شادؔ لکھنوی　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اب قریب قریب متروک ہے۔ اہلِ لکھنؤ اب اس جگہ "گرہ لگانا" بولتے ہیں۔

سانٹ لینا:۔ کسی شخص کو اپنی طرف کر لینا، مخالف کے آدمی کو توڑ لینا۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ اس محل پر "گانٹھ لینا" بولتے ہیں، اور خواص لکھنؤ "توڑ لینا" اور "ملا لینا" بولتے ہیں۔

سانٹ ملانا، سانٹھ ملانا:۔ (متعدی) سازش کرنا۔ ساز باز کرنا۔ اُردو، متروک۔

ہاں جو اس حور کی تھی لیس کی گانٹھ
(سانٹھ ملا) گھر میں سب سے ملا رہی تھی سانٹھ　　انجم

سانٹنا:۔ (متعدی) اِٹ ملانا، گانٹھنا، شریک کرنا، یار بنانا، دوست بنانا، چپکانا، چسپاں کرنا، لئی یا گوندے سے جوڑنا، متفق کرنا، منسلک کرنا، اُلجھانا، گرہ لگانا، گانٹھ دینا، تاگا جوڑنا۔ ہندی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سانٹھ:۔ (۱) گیہوں کے بیچ میں وہ موٹا تاگا جس کی وجہ سے الجھاؤ میں جھری پڑ جائے اور تانے بانے کا اتصال باقی نہ رہے۔ اُردو، رائج۔

مثالِ مرضعہ:۔ کل جو تم چھالٹین لائے ہو اس میں کئی جگہ سانٹھیں ہیں۔

سانٹھ:۔ (۲) تعلق، سلسلہ، دوستی۔ اُردو، دہلی کی زبان۔

لڑی تھی زلیس کگرا اس کی سانٹھ
شب وروز کو دے رکھا ہے گانٹھ　　میر حسن

سانٹھ گانٹھ:۔ سازش، خفیہ مخالفت۔ اُردو صفت، عوام کی زبان۔

سانٹھ گانٹھ ان کی کھل گئی ہم پر
آتے لیں گے ضرور اُن کی خبر　　آزر

سانٹھ ملانا:۔ سازش کرنا۔

ہاں جو اس حور کی تھی لیس کی گانٹھ
گھر میں سب سے ملا رہی تھی سانٹھ　　انجم
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سانٹھنا:۔ دھاگے میں جوڑ لگانا۔ ہندی۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سانٹھنا:۔ موافق کر لینا۔
(فقرہ) کسی اہلِ کار کو سانٹھو تو کام چلے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ اس جگہ گانٹھنا بولتے ہیں۔

سانجھ:۔ (نون غنہ) سورج ڈوبنے کا وقت، شام، جھٹپٹا وقت۔ ہندی، مؤنث، اہلِ ہنود کی زبان۔

کہتا ہے بشر سانجھ ہی سے آج دردِ دل
ایسی کہانی گرچہ بندھی ہے تو سو چکے　　میر

قولِ فیصل:۔ خاص طور سے دیہاتیوں کی زبان پر۔

سانجھ بتی:۔ شام کے وقت چراغ جلانا۔ عوام کی زبان۔

گیا شام سے اندھیرا گھر بی جانو بی خانم
سانجھ بتی کے بھی وقت اجالا نہیں رہتا　　جان صاحب
(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان ہے، کوئی بولتا ہے۔

سانجھ سویرے:۔ صبح شام۔ ہندی، موقت۔

سانجھ سویرے مل کر چڑیاں چوں چوں چوں چوں کرتی ہیں
چوں چوں چوں چوں چوں چوں کیا وہ بیچاری تجویں کرتی ہیں
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ باعتبار لکھنؤ یہ لفظ اُردو نہیں ہے۔

سانجھی:۔ دسہرے کے دنوں میں مندروں میں زمین پر نقش و نگار بناتے اور اس کو سانجھی کہتے ہیں۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔　(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "یہ لڑکیوں کا ایک تہوار ہے جو سورج کے مہینے یعنی دسہرہ میں ہوتا ہے۔ اس میں گوبر کی مورتیں دیواروں پر بنا کر شام کو اس کے آگے گیت گاتی ہیں، اور اس کے نام سے گھر گھر مانگتیں پھرتی ہیں۔ ایک زنی دیوی کا بھی نام ہے۔"

لکھنؤ میں سانجھیوں کے نام سے محلہ سعادت گنج میں مسلسل چند راتوں میں پوری پوری رات رونق ہوتی ہے۔ جس کو سانجھیاں کہتے ہیں۔

سانچ:۔ (نون غنہ) راستی، صدق، راستی، صحیح، درست، بجا، ٹھیک۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔　(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ بجز "سانچ کو آنچ نہیں" بولتے ہیں۔ اور کسی صورت سے اُردو میں مستعمل نہیں۔

سانچا ۔ (ہ) (بروزن لاناہا بانکا) قالب ۔ وہ ظرف جس میں کوئی شے ڈھالی جائے ۔ اردو ۔ فصیح و رائج ۔

کمال عقل فزوں ہے ملا ستیوں کو لئے زاہد
سبوئے بادہ سانچا ہے خم فکر خلاطوں کا ۔ منیر

قول فیصل ۔ اس کی جمع سانچے اور سانچوں مستعمل ہے ۔

سانچا ۔ (ہ) (گنواروں کی زبان) سچا ، صادق ، راست گو ۔ (ہ) قالب دھات کی چیزیا کھانڈ وغیرہ کے کھلونے ڈھالنے کا اوزار ، ڈھانچا ۔ (ہ) رحم ، بچہ دانی ، کوکھ ، ہندی ، مذکر ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ معانی نمبر ۲ اور ۳ میں نہیں بولتے ۔

سان چڑھانا (یا) رکھنا (یا) لگانا ۔ (ہندی) سان کے ذریعے سے تیز کرنا ، دھار رکھنا یا ڑھ رکھنا ۔ اُردو صرف ، فصیح و رائج ۔

قتل کو کس کے چڑھائی تیغ تونے سان پر
اترے ہو آنکھوں میں زخموں کے کے خون کھو کر ۔ ذوقی دہلوی

سان چڑھنا ۔ سان پر چڑھنا ۔ اُردو صرف ، فصیح و رائج ۔

واہ رے لوہے کبھی سان کے اوپر چڑھتے
تیغ ابرو نہ کبھی خنجر مژگاں نہ گیا ۔ آتش

سانچق ۔ شادی کی ایک رسم ۔ اُردو ، فصیح و رائج ۔

سانچق اس دھوم دھام سے لایا
کہ پئے سیر سارا شہر آیا ۔ تقی

قول فیصل ۔ یہ رسم لڑکے والوں کی طرف سے ادا کی جاتی ہے ۔ لڑکی والوں کی طرف سے مانجھا کرنے کے بعد لڑکے والوں کی طرف سے تاریخ مقررہ پر لڑکی والوں کے یہاں سانچق جاتی ہے ۔ لکھنؤ ، دیہات ، غریب اور شرفا ان میں تھوڑا تھوڑا سا اختیاری فرق ہوتا ہے ۔ لکھنؤ میں عام طور سے سانچق کے ساتھ جو مٹی کا جوڑا اور برات کا سوہے کا جوڑا نقل ، قرمس ، سہاگ پڑا ، جوڑیاں وغیرہ کے ساتھ رؤسا کے یہاں چاندی سونے اور غربا کے یہاں "انبے یا مٹی کی مٹکی جس پر چاندی کی مچھلیاں بنی ہوئی گلے میں مٹکی ہوتی ہیں ۔ رؤسا کے یہاں چاندی سونے کی مٹکی کے ساتھ مٹی کی بھی مٹکی ہوتی ہے جس پر مچھلیاں بنی ہوتی ہیں ۔ اور اصلی مچھلیاں مٹکی کے گلے میں بند بھی ہوتی ہیں ان مٹکیوں میں دہی کا ہونا ضروری ہے ۔ دیہاتوں میں جو گھڑا بھی ہوتا ہے یعنی چاگھڑے مٹی کے اور ایک "انبے وغیرہ کا ہوتا ہے ۔

سانچ کو آنچ نہیں ۔ سچائی میں کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں ۔ اردو ، مثل ، عوام کی زبان ۔

بیکار ہے اس میں تین اور پانچ
ہوتی نہیں سانچ کو کبھی آنچ ۔ عاشق

قول فیصل ۔ استاد نے "سانچ کو آنچ کیا" بھی نظم کیا ہے ۔

سانچ کو آنچ ہے کیا لے جو وہ مجھ سے سوگند
کو لیے جو بتوں کے اٹھاؤں میں قسم کھانے کو ۔ شاد

صاحب فرہنگ آصفیہ نے "سانچ کو کیا آنچ" بھی لکھا ہے اور مثال میں نظیر کا شعر پیش کیا ہے ۔

نظیر یار سے کیوں درد دل نہیں کہتا
کہا نہیں ہے وہ تونے کہ سانچ کو کیا آنچ ۔ نظیر

بہر حال زبانوں پر صرف "سانچ کو آنچ نہیں" ہی ہے ۔

سانچی بات سعد اللہ کہے سب کے من سے اتر ا رہے ۔ سچی بات کہنے والے سے سب ناخوش ہوتے ہیں ۔ اُردو مثل ، عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

سانچے کی پچی ۔ مرد کے نطفے کو ضائع نہ ہونے دینے والی عورت ۔ وہ عورت جسے پہلے ہی جماع میں بہر صورت حمل رہ جائے ۔ ہندی ، مونث ، بازاری زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

سانچے میں ڈھالنا (یا) ڈھال دینا ۔ قالب میں ڈھال کر بنانا ، سڈول اور خوبصورت بنانا ، خوش ترکیب اور خوش قطع بنانا ، کسی چیز کے قوام یا مادے کو قالب میں ڈھال کر منجمد کرنا ، بعدہٗ قالب دور کرنے سے جو شکل تیار ہوتا ہے اسے سانچے میں ڈھالا ہوا کہتے ہیں ۔ اُردو صرف ، فصیح و رائج ۔

(ڈھالنا) فقط نقشہ نہیں خوبوں کا عالم ہی نرالا ہو
خدا نے اس کو کے پاؤں تک سانچے میں ڈھالا ہو ۔ حسن

(ڈھال دینا) تمہیں کہو کہ کہاں تھی یہ وضع یہ ترکیب
ہمارے عشق نے سانچے میں تم کو ڈھال دیا ۔ داغ دہلوی

سانچے میں ڈھالا ہوا ۔ کنایۃً ، سڈول ، بہت خوبصورت ، خوش نما ۔ اُردو صرف ، فصیح و رائج ۔

دست قدرت نے بنایا ہے تجھے اے محبوب
دیا ڈھالا ہوا سانچے میں بدن کس کا ۔ داغ

قول فیصل ۔ سانچے میں ڈھلا ہونا اور ڈھلنا بھی بولتے ہیں ۔

(ڈھلا ہونا) ناتمام خیرہ کردہ اور یہ جو سانچے میں ڈھلا
ناخن رجاں اور گرد دست حسیناں اور بھی ۔ داغ

(ڈھلنا) تناورت قامت یار اور قیامت کہیں یہ مضمون
وہی قصہ ہو کس یہاں دو سانچے میں ڈھلتا ہے مضمون

سانچے میں ڈھل جانا: (کنایۃً) ہر وضع کے مطابق ہو جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر اک سانچے میں جا کے ڈھل جاتے ہیں وہ
جہاں رنگ بدلا بدل جاتے ہیں وہ — حالیؔ

قولِ فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے خوش رنگ، خوش نما، خوبصورت ہو جانا۔

ساقی تری شراب جو شیشے میں تھی پری
ساغر میں آکے اور بھی سانچے میں ڈھل گئی — جلیلؔ

سانحہ: (عربی۔ سانحۃ بکسر سوم و فتح چہارم) ظاہر ہونے والا، پیش آنے والا، حادثہ، واقعہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: پیش آنا، گزرنا اور ہو جانا کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

گرچہ وال آج سانحہ گزرا
(گزرنا) شاہزادے کا یوں لگا پہ چہ — تعلقؔ

مصائب اور تھے پر دل کا جانا
(ہو جانا) عجب اک سانحہ سا ہو گیا ہے — میرؔ

قولِ فیصل: عام طور سے بُری اور ناگہانی ہو جانے والی بات کے لیے بولتے ہیں جس میں غم اور افسوس کا پہلو ہو۔

سانحہ پیش پا ہونا: کوئی واقعہ یا حادثہ ظہور میں آنا، سامنے آنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مستعمل صورت: جس دن سے خاص محل میں چوری ہوئی تہلکہ پڑا ہے …… جب بُرے دن آتے ہیں ایسے سانحے پیش پا ہو جاتے ہیں۔ (انشائے سرور)

سان دینا: سانا، شامل کر دینا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

گل خوباں ہیں تیر مہر نہیں
ہم کو غیروں میں سان دیتے ہیں — میرؔ

سانڈ: (نون غنہ) بیل یا گھوڑا جو گابھن کرنے کے لئے رکھا جائے، نر گاؤ، اسپ نر۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: صرف بیل کے لیے سانڈ بولتے ہیں۔

خدا کا قہر ٹوٹے کسبیاں لونڈوں سے لڑتی ہیں
زنا خانے نہیں لونڈی یہ پال سانڈ پالا ہر
گھوڑے کے لئے مستقل نہیں۔ — جان صاحب

سانڈ: ہندو حضرات بیل کو کسی دیوتا کے نام پر آزاد کر دیتے ہیں اور وہ کسی کی ملکیت نہیں رہتا۔ اُردو، رائج۔

سانڈ: سنسکرت (سا بمعنی مع + آنڈ بمعنی خصیہ) خصی کی ضد، خصیہ دار۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: بوڑھا بیل کو بھی سانڈ کہتے ہیں۔

سانڈ: پنجابی موٹا، تازہ، فربہ، توانا، غم و فکر سے آزاد، بے فکرا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: زور دینے کے محل پر سانڈ کا سانڈ بھی بولتے ہیں جیسے: موا سانڈ کا سانڈ دن بھر پلنگ پر پڑے پڑے کھایا کرتا ہے، نہ کام کا نہ کاج کا۔ صاحب نور اللغات، فرہنگ آصفیہ نے عیاش، شہوت پرست اور مست کے معنوں میں بھی لکھا ہے لیکن عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سانڈا: گوہ کی قسم کا ایک بڑا جانور۔ اُردو، رائج۔

قولِ فیصل: اس جانور کی چربی گٹھیا کے مرض میں استعمال کی جاتی ہے۔ اس کا تیل بھی کھینچا جاتا ہے۔ عوام اس کو ظالم سانڈا یا جالم سانڈا بھی کہتے ہیں۔

سانڈنی: (نون غنہ) سواری کی اونٹنی جو تیز رفتار ہوتی ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

کہا سعد عبادہ نے یہ پیہم
کر دیں گے سانڈنی اک سرخ نوم — جیرؔ

قولِ فیصل: جو اس پر سوار ہو، سانڈنی سوار کہلاتا ہے۔

سانڈنی سوار: نامہ بر، پیغامبر، وہ قاصد جو تیز رفتار اونٹنی پر سوار ہو کر خبر لے کر جائے۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

مستعمل صورت: دور سے دیکھا ایک سانڈنی سوار مار امار چلا آتا ہے۔ (ماہ عجم)

قولِ فیصل: قدیم زمانے میں نامہ بری کا کام سانڈنی سوار کرتے تھے اس لئے سانڈنی سوار کے ساتھ یہ خصوصیت ختم ہو گئی۔

سانڈے کی اولاد: اس کی نسبت کہتی ہیں جو بہت کم خوراک ہے۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) ان کی ماں دل میں کچھ کھاتی پیتی تھوڑی ہیں ہوا پھانک کے جیتی ہیں۔ سانڈے کی اولاد ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سان رکھنا: باڑھ رکھنا، چھری چاقو وغیرہ پر دھار رکھنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سانس: سنسکرت (بروزن بانس) نفس، وہ ہوا جو جاندار کے منہ سے نکلتی ہے۔ اُردو، فصیح، رائج۔

بڑھاپا ہجر میں اس قدر ضعفِ دل
مجھے سانس لینی بھی مشکل ہوئی آ بر بنائی

دیکھ لینے کو ترے سانس لگا رکھا ہے — داغؔ
ورنہ بیمارِ غم ہجر میں کیا رکھا ہے — دہلوی

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مؤنث اور دہلی میں مذکر بولتے ہیں۔

سانس: سنسکرت بھاپ۔ جیسے دیگ کا سانس

روک دو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سانس:۔ پ۔ ہوا نکلنے کی جگہ، شگاف، دراز۔ (فقرہ) حقہ کی نے میں سانس پڑ گئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس جگہ "سانس رہ گئی" بولتے ہیں۔

سانا:۔ (بنون غنہ، بروزن بانا) فکر، اندیشہ، خدشہ، تشویش۔ اردو (مذکر) عورتوں کی زبان

مر گئے دم کب تک رکتے رہیں
بارے جی کے ساتھ سب سانسے گئے — میر

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس صورت سے اکثر استعمال کرتی ہیں جیسے، لڑکے کا خط آیا ہے کہ میں ادھر سے روانہ ہو رہا ہوں آج کل دنیا کے حادثے بہت ہو رہے ہیں جان سانسے میں ہے کہ خیریت سے پہونچ جائے۔

سانا پڑھنا:۔ (لازم) فکر دامن گیر ہونا، تردد پیش آنا۔ دہلی کی زبان۔

(فقرہ) جہاں بیٹی جوان ہوئی ماں باپ کو سانا چڑھا۔ (فرہنگ آصفیہ)

سانس اُڑنا:۔ (لازم) دم رکنا، دم اٹکنا، سانس رک رک کر نکلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

گھبرائے گا دم سانس جو سینے میں اُڑے گی
دہ دہ کے بھری آہ کبھو کس پہ پڑے گی — دبیر

سانس اکھڑنا:۔ (لازم) دم اکھڑنا، سانس کی آمد و رفت کا سلسلہ ٹوٹ جانا، دم نہ جانا، سانس قابو میں نہ رہنا۔

زین اشقیا کے پاؤں میں زنجیر پڑ گئی
پیدل جو چند گام چلے سانس اکھڑ گئی — دبیر

ع سانس اکھڑے گی جس وقت تو فریاد کروں گی — انیس

قولِ فیصل:۔ یہ حالت کمزوری میں تیز راستہ چلنے سے یا نزع میں ہوتی ہے۔

سانس الٹنے لگنا یا الٹنا:۔ سانس اکھڑنا، سانس قابو میں نہ رہنا، نفس کی آمد و شد میں خلل پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایسی روئی کہ سانس الٹنے لگی
دیکھ کر سب کی چھاتی پھٹنے لگی — تقی

یہ بین کر کے لاشوں سے لپٹی وہ نوحہ گر
غش آیا سانس الٹ گئی ٹکڑے ہوا جگر — انیس

سانس الٹی چلنا:۔ سانس کا نظام باقی نہ رہنا، سوء تنفس۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہلال سانس دم نزع الٹی چلتی ہے — جلال

سانس الٹی لینا:۔ (متعدی) اکھڑی اکھڑی سانس لینا، جلدی جلدی سانس لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سانس الٹی لیا کیا میں بھی
خدمت ان کی سنا کیا میں بھی — شوق

قولِ فیصل:۔ اصل محاورہ "الٹی سانس لینا" ہے ضرورتِ شعری کی بنا پر تقدم و تاخر ہو گیا ہے۔ زیادہ تر جمع کے ساتھ الٹی سانسیں لینا عام طور سے زبانوں پر ہے۔

سانس اوپر کو چڑھنا:۔ سانس کا اوپر کی طرف کھنچنا (کنایۃً) نزع کا عالم ہونا۔

سانس سینے سے کچھ اوپر کو جو چڑھی جاتی ہے
وقت آیا ہے مگر آج ہوا بر اپنا — مصحفی

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ جانا:۔ خبر بد سننے یا کسی صدمے سے دم بخود ہو جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ نشستِ الفاظ یوں ہے "نیچے کی سانس نیچے اوپر کی سانس اوپر رہ جانا"۔

سانس بگڑنا:۔ سانس اکھڑ جانا، نزع کی حالت ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جا کر مسیح اور مریضوں کو دیں شفا
اپنی تو سانس تم کی صدا سے بگڑ گئی — امیر

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر زیادہ تر "سانس اکھڑنا" بولتے ہیں۔

سانس بھرنا:۔ (متعدی) اوپر کا دم لینا، آہ بھرنا، ہائے کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس صید ناتواں کو کہاں تاب اضطراب
جو سانس بھر کے دامنِ قاتل میں رہ گیا — ذکی

قولِ فیصل:۔ تنہا سانس بھرنا کے بجائے اب "ٹھنڈی سانس بھرنا" بولتے ہیں جیسے: "یہ کہا اور پھر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور آنکھوں میں آنسو بھر لایا"۔ (طلسم ہوش ربا)

سانس پانا:۔ (کنایۃً) موقع پانا، آسرا پانا۔ اردو صرف، متروک۔

اے کاش میں کچھ بھی سانس پاتا
جی کھول کے داغِ دل دکھاتا — (گلزار نسیم)

سانس پھولنا، یا پھول جانا:۔ ہانپنے لگنا، دم چڑھنا، جلدی جلدی چلنے، اوپر چڑھنے خواہ بوجھ اٹھانے سے سانس قابو میں نہ رہنا۔

باتیں کرنی جو تھی سو بھول گئی
دم لگا چڑھنے سانس پھول گئی — تقی

قولِ فیصل:۔ دمے کے مریض کے لئے بھی کہتے ہیں کہ اس کی سانس پھولتی ہے۔

سانس ٹوٹنا:۔ (لازم) سانس کے چلنے میں

رک رک کر آنا، دم ٹوٹنا۔ اُردو صفت: فصیح، رائج۔

لو اد پوری کھچواے اضطرابِ دل
جھگڑا نہ کچھ لگا ہے پھر سانس ٹوٹ کر — جلال

قولِ فیصل:۔ مرتے وقت جو سانس کا نظام خراب ہوتا ہے اس کو سانس اکھڑنا کہتے ہیں اور کبڑی وغیرہ میں ایک سانس میں کبڈی کبڈی کبڈی۔۔۔۔ مسلسل کہتے ہیں اور جب سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے تو کہتے ہیں سانس ٹوٹ گئی۔

سانس ٹھنڈی بھرنا (یا) لینا:۔ (متعدی) دیکھو ٹھنڈے سانس بھرنا۔ ہندی۔

ہمیشہ جیب بھا رہے ہم کبھی جو ٹھنڈی سانس
بھری ہم تے تو ہو کر پتنگ جاں سے بھری — (نورتنگ صفیر)

قولِ فیصل:۔ اصل محاورہ "ٹھنڈی سانس بھرنا یا لینا" ہے جیسا کہ شعر سے بھی ظاہر ہے مگر "ٹھنڈے سانس بھرنا" دلی کی زبان ہے۔

سانس ٹھہرانا:۔ سانس روکنا۔

سنبھالو دل کو ذرا اپنی سانس ٹھہراؤ
شرف وہ آتے نہ ہو دیں ابھی تضا نہ کرو — شرف

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ جب کسی مرنے والے کی سانس اکھڑ جاتی ہے اور پھر سانس کا نظام درست ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ سانس ٹھہر گئی۔ 'سانس ٹھہرانا' قلیل الاستعمال ہے۔

سانس چرانا:۔ سانس کھینچ کر روک لینا، مُردہ بن جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں 'دم چرانا' بولتے ہیں۔

سانس چڑھنا:۔ سانس پھولنا، تھکنا، دم پھولنا۔ اُردو صفت: فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اپنے علاج سے غفلت نہ کرنا، پرہیز کا خیال رہے۔ یہ کھانسی اور سانس کا چڑھنا کھانسی کا بڑھنا۔ (انشائے مخمور)

سانس چلنا:۔ سانس کا آنا جانا۔ اُردو صفت: فصیح، رائج۔

سانس چلتی نہیں سینے میں شعورہ
جس طرح بند گھڑی ہوتی ہے — شعورہ

سانس دیکھنا:۔ بیمار کی حالت جب نازک ہوتی ہے تو اس کی سانس دیکھتے ہیں کہ مسلسل جاری ہے یا اکھڑ گئی یا نہیں آتی۔ اُردو صفت: فصیح، رائج۔

منہ دیکھا کیا کوئی کوئی دیکھتا تھا سانس
شب بھر یہ وال سُن کے مری داستاں رہا — شرف

قولِ فیصل:۔ عام طور سے طریقہ یہ ہے کہ نتھنوں کے سامنے آئینہ لاتے ہیں اگر آئینہ دھندلا ہو جائے تو کہتے ہیں کہ مریض زندہ ہے۔

سانس ڈکار نہ لینا:۔ جب کوئی شخص کسی کی کوئی شے عاریتاً لے کر ایک عرصہ تک واپس نہ کرے تو کہتی ہیں۔ اُردو صفت: عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ انور نے کہا حضور وہ بندوق آپ نے پچاس روپے کو خریدی تھی۔ دو دن کا وعدہ تھا جس کے چھ مہینے ہو گئے مگر آپ سانس ڈکار تک نہیں لیتے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ ایسے محل پر بھی بولتے ہیں جب کوئی شخص کسی کو ارتکابِ جرم کرتے ہوئے دیکھے اور اس کے خوف سے انکشاف نہ کر سکے۔ جیسے:۔ 'وہ ایسا خطرناک مجرم ہے کہ دن دہاڑے جرم کرتا ہے اور کیا مجال جو کوئی دیکھنے والا سانس ڈکار لے سکے'۔

سانس رُکنا:۔ دم بند ہونا، سانس لینے میں تنگی محسوس ہونا۔ اُردو صفت: فصیح، رائج۔

ہجر کی شب تری فرقت نے یہ دم بند کیا
سانس بھی سینہ میں رکنے لگی آتے جاتے — رند

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی "سانس روکنا" ہے۔

سانس سینے میں اَڑنا:۔ رکنا یعنی بند ہونا، دم رکنا، سانس رک رک کے چلنا۔ اُردو صفت: دہلی کی زبان۔

کیا آئے تم جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد
سینے میں ہو گی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد — ذوق

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس جگہ 'سانس سینے میں رکنا' بولتے ہیں۔

سانس کا روگ:۔ دمہ، ضیق النفس۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس محل پر زیادہ تر سانس کی بیماری، سانس کا مرض بولتے ہیں۔

سانس کا شمار ہونا:۔ نزع کا وقت ہونا۔ جب سانسیں گنی جاتی ہیں۔ اُردو صفت: فصیح، رائج۔

ہے سانس کا شمار بس اب وقت ہے اخیر
گر شدتِ عطش سے ہوا جاں بحق صغیر — اوج

سانس گھٹکنا:۔ سانس رک رک کے نکلنا۔ اُردو صفت: دہلی کی زبان۔

اس طرح جی میں سانس کھٹکے ہے
سانس ہے یا کہ پھانس کھٹکے ہے — درد

سانس کھینچنا:۔ (متعدی) زور سے سانس لینا، عذر کرنا، شکوہ کرنا۔ اس معنی میں سلک کے ساتھ مستعمل ہے۔

سر دھر کا تو جو دم بھرتا ہے جانبازی کا
سانس بھی بلکہ تہِ خنجرِ خونخوار نہ کھینچ — رند (نور اللغات)

قول فیصل: اب یہ صورت قریب بہ متروک ہے۔ اب اس جگہ "سانس نہ لینا" بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں: دم روکنا، دم سادھنا، حبس نفس کرنا، جیسے دم گھٹنا، دم چڑھانا۔ لیکن اہل لکھنؤ اس جگہ "سانس روکنا" بولتے ہیں۔

سانس گننا: دم شماری کرنا، نزع کے وقت سانس کی آمد و رفت دیکھنا۔

میں سانس گن رہا ہوں عدد و سمائے یار
واں کچھ کا کچھ حساب یہاں کچھ شمار ہے — ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ جمع کے ساتھ "سانسیں گننا" بولتے ہیں۔

سانس گہری بھرنا یا لینا: (متعدی) دم سرد کھینچنا، دیر تک سانس لیے جانا، لمبا سانس لینا

نی او بہار کی نے بھی بھری
سانس اک بھری صبا نے گہری — رشک

(گہری کے ساتھ سانس بھرنا زیادہ بولتے ہیں۔)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

سانس لینا: سانس اوپر کی طرف کھینچنا اور چھوڑنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

دل کی آلودگی زخم بڑھی جاتی ہے
سانس لیتا ہوں تو اب خون کی بو آتی ہے — عزیز لکھنوی

سانس لینے کی فرصت: (کنایتہً) تھوڑی سی فرصت

آدمی اور محبت سے کبھی بچتا نہیں
سانس لینے کی بھی فرصت جسے ملتی نہیں (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس صورت کو اس طرح بولتے ہیں یعنی "سانس لینے کی بھی فرصت نہیں" یا "سانس لینے تک کی بھی فرصت نہیں"۔

سانس نہ لینا: (کنایتہً) اُف نہ کرنا، خاموش رہنا۔

شام سے تا صبح وہ سوئیں تو آہیں کھینچ لوں
سانس بھی میں صبح سے تا شام لے سکتا نہیں

(نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ "سانس بھی نہ لے سکنا" بولتے ہیں۔ جیسا کہ شعر سے بھی ظاہر ہے۔

سانس نہ لینا: دم نہ لینا، نہ ٹھہرنا۔

سانس تک لیں گے نہ باہر کہیں مے خانے سے
پھر اس رشتے سے اب باندھیں گے پیمانے سے
داغ (نور اللغات)

قول فیصل: اب اس محل پر "دم نہ لینا" بولتے ہیں۔

سانس نہ نکلے: عورتیں غصہ میں جب بچے کو مارتی ہیں اور وہ رونے لگتا ہے تو چپ کرانے کے لئے دھمکانے کے طور پر کہتی ہیں: "اب سانس نہ نکلے" مطلب یہ ہوتا ہے اب نہ روؤ نہیں اور ماریں گے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "منہ سے آواز نہ نکلے" بولتی ہیں۔

سانس ہونا: جان ہونا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

یوں پوچھتا ہے اپنے مریضوں کو وہ مسیح
کس کس کے دم نکل گئے کس کس کی سانس ہے
لطافت فرزند امانت

سانسے میں ہونا: فکر ہونا، اندیشہ ہونا، تشویش ہونا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

مستعملہ صورت: میں سانسے میں تھی کہ دیکھئے اب کیا ہو۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل: اب زیادہ تر "جان سناٹے میں" بولتی ہیں۔

سانگ: اسم مؤنث (ہندی لفظ) ایک قسم کا نوک دار آلہ جس سے کدال اور زمین وغیرہ کھودتے ہیں۔ اردو، قریب بہ متروک۔

مستعملہ صورت: وہ ساحرہ ہیبت ناک شہزادہ ایک سانگ بہت تیز لے کر آئی تھی وہ سانگ اس کی بغل میں دبی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

سانگ: اسم مذکر (ہندی لفظ) بھیس، کسی کی نقل بنانا، بھیس بدلنا۔ اردو، قریب متروک۔

ساتھ کیونکر نہ رہیں لوگ ترے دشمن کے
سانگ بازار میں اس میں تماشا آیا — اسیر

قول فیصل: اب اس محل پر "سوانگ" بولتے ہیں۔

سانگ: اسم مذکر کھیل، تماشا، رام لیلا۔ اردو، متروک۔

بن جو کچھ بن سکے جوانی میں
رات تو تھوڑی ہے بہت ہے سانگ — میر

سانگ: اسم مذکر مضحکہ، تمسخر، مزاح۔ مذکر۔

گو دین کی صورت ہے یہ سیرت نہیں اس کی
یہ دین ہے یا دین کا ہے سانگ بتا دو — حالی (نور اللغات)

قول فیصل: اب متروک ہے۔

سانگ: اسم مذکر کرتب۔ مذکر۔

طلائے ملئے کیا وہ اوروں کے ساتھ
سانگ دیکھو گردش افلاک کے (نور اللغات)

قول فیصل: اب متروک ہے۔

سانگ بننا: (لازم) الف- روپ بھرنا، نقل کرنا، تماشا بننا، مسخرہ بننا۔ ب- کوئی روپ بھرا جانا، سوانگ تیار ہونا، بھیس بدل کر کوئی تماشا

دکھانا۔ (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)
قولِ فیصل:۔ بجائے اس جگہ "سوانگ بننا" ہے۔

سانگ دکھانا: تبدیلِ وضع کرنا۔ اردو، صفت، متروک
کنگھی کرکے دکھایا طُرفہ سانگ
ٹیڑھے بالوں سے نکلی سیدھی مانگ — عالم

سانگ کرنا: روپ بھرنا۔
زور تقدیر سے نہیں چلتا
سانگ ہم لاکھ لاکھ کرتے ہیں — شفق (نوراللغات)
قولِ فیصل:۔ یہ صفت متروک ہے۔

سانگ لانا (متعدی) تیلسوفی کرنا، فیل لانا، جھگڑا نکالنا، راگ لانا، شعبدہ دکھانا، پاکھنڈ پھیلانا، عقل کا نمشا۔
وہ پردہ نشیں تو نہ دے گا دکھائی
کوئی سانگ جب تک نہ لاویں گے دریو — جرأت
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اب تمام معنوں میں متروک ہے۔

سانگ لانا، سوانگ لانا:۔ روپ بھرنا، مختلف صورتیں دکھانا
ورنگ آوے وہ کسی صورت تماشا دیکھئے
(سانگ لانا) ہنسی خاطر جائے کیا کیا سانگ لا لا بول میں — جرأت
گہہ تیر بنتی ہے کبھی خنجر کبھی سنان
(سوانگ لانا) لاتی ہے سوانگ یار کی طرز کماں نئے نئے — آتش
(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اب "سانگ لانا" متروک ہے اور "سوانگ لانا" قلیل الاستعمال ہے۔

سان گمان نہ ہونا:۔ وہم و خیال نہ ہونا، امید نہ ہونا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔
تھا سان گمان بھی نہ جس کا
کیا نام کس ننگ کس کا — عاشق

سان لینا:۔ شامل کرلینا، ملالینا۔ اردو، عوام کی زبان۔
ساتھ مستوں کے مُفت میں قاضی
دُختر رز کو سان لیتے ہیں — امیر مینائی

سانگ مچنا (لازم) کھیل تماشہ ہونا، مسخرہ پن پھیلنا۔
مچ رہا ہے اب اس طرح کا سانگ
ہے خدا کے بھی گھر میں چور کی تھانگ — سودا (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ یہ صفت متروک ہے

سانگ نکالنا:۔ جلوس نکالنا۔
نیا ہولی میں اب کی رنگ لایا جور قاتل کا
لہو سے رنگ کھیلا اور نکالا سانگ بسمل کا — قلق
(فرہنگ اثر)
قولِ فیصل:۔ اب یہ صفت قریب بہ متروک ہے۔

ساننا: ہندی (متعدی) گوندھنا، سلنا، ملنا۔ جیسے آٹا ساننا، گارا ساننا۔ (نوراللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی پست طبقہ کی عورتیں بولتی ہیں اور دیہاتیوں کی خاص زبان ہے۔

ساننا: ہندی بھر لینا، آلودہ کرلینا۔
(فقرہ) تم نے بے فائدہ مٹی میں ہاتھ سانے۔
(نوراللغات)
قولِ فیصل:۔ عوام اور دیہاتیوں کی زبان ہے۔ خواص لکھنؤ اس محل پر "بھرنا" بولتے ہیں۔

ساننا: ہندی شریک کرنا، ملوث کرنا، شریکِ حال کرنا، تہمت لگانا۔ جیسے: "اپنے ساتھ ہمیں کیوں سانتے ہو"۔ (فرہنگ آصفیہ)
لوٹے ہیں خاک و خون میں غیروں کے ساتھ میر
ایسے تو نیم کشتہ کو ان میں نہ سانئے — میر
قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں "سان لینا" بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ساننا: ہندی پھانسنا، مبتلا کرنا، شریکِ جرم کرنا، رگھنا۔
ساتھ مستوں کے مُفت میں قاضی
دُختر رز کو سان لیتے ہیں — امیر
وہ جھگڑتے ہیں جب رقیبوں سے
بیچ میں مجھ کو سان لیتے ہیں — داغ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں بھی سان لینا عوام لکھنؤ کی زبان ہے۔

سان نہ گمان:۔ (تابع فعل) ناگاہ، دفعۃً، یکایک، حالتِ بےخبری میں، اچانک۔ اردو۔
(فقرہ) ان کے آنے کا سان گمان نہ تھا آج کیونکر آگئے۔
یونہیں آنسوؤں کی جھڑی لگی مری چشم تر سے یہ آن ہو
یہ عجیب لطف ہو ابر کا کہیں سان ہو نہ گمان ہے
شاد لکھنوی (نوراللغات)
قولِ فیصل:۔ مؤلف نوراللغات کے پیش کردہ فقرہ اور شاد لکھنوی کے شعر سے صاف ظاہر ہے کہ "سان گمان نہ ہونا" محاورہ ہے نہ کہ "سان نہ گمان"۔

سانوان: ہندی، ایک قسم کا چاول۔ (نوراللغات)
قولِ فیصل:۔ یہ چاول نہیں ہے غلہ ہے جسے کوٹ کے چاول نکالے جاتے ہیں۔ جو سانوان کے چاول کہلاتے ہیں۔ تنہا "سانوان" چاول کے معنی نہیں دیتا۔

سانولا:۔ (نون غنہ، واؤ لکھا جاتا ہے اور ہمزہ مضموم کی طرح پڑھا جاتا ہے) سیاہی مائل رنگ، ملیح، نمکین، نہ گورا نہ کالا۔ اردو، صفت۔ فصیح، رائج۔
دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائے گی تجھ پہ اگر
گورا گورا جسم نازک سانولا ہو جائے گا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ مؤنث کے لیے "سانولی" بولتے ہیں۔

سانولا رنگ:۔ سیاہی مائل رنگ، گندمی رنگ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سانولا رنگ نشیلی آنکھیں
شوخ و طرار رسیلی آنکھیں — مرزا رسوا

سانولا سلونا:۔ صفت (کنایتہً) سلونا، سانولا، نمکین، حسین، گندمی رنگ والا۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

مثل صرف:۔ شہزادے کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھو میرا کنور کندھیا ہے یہ میرا سانولا سلونا ہے یہ میرا کھلونا ہے (طلسم ہوش رُبا)

سانولا سلونا:۔ صفت فالسہ۔ (اس معنی میں خاص دلی کے میوہ فروشوں کی ایجاد ہے جو اکثر اپنی چیز کو تشبیہ سے فروخت کرتے ہیں۔ جیسے سانولے سلونے ہیں شربت کو۔ یعنی شربت کرنے کے واسطے فالسے لے لو۔) (فرہنگ آصفیہ)

سانولا ہو جانا، سانولا جانا:۔ تیز گندمی رنگ ہو جانا، مائل بہ سیاہی ہو جانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دھوپ تو کیا چاندنی پڑ جائے گی تجھ پر اگر
گورا گورا جسم نازک سانولا ہو جائے گا — ناسخ

ع سانولا گیا ہو رنگ رُخِ آفتاب کا — ثروت

سانولیا:۔ (سنولیا) سانولے رنگ والا، تیز گندمی رنگ والا۔ اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ آج چوک میں ایک بڑے ہاتھ پاؤں والا خوش رو جوان سانولیا اکڑتا چلا جا رہا تھا سب کی نظریں پڑ رہی تھیں۔

سانولی صورت:۔ نمکین صورت، سیاہی مائل صورت۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

ع سیہ قسمت ہمیشہ سانولی صورت پہ مرتے ہیں — راسخ

سانی:۔ مؤنث کھلی ملا ہوا بھوسا، وہ چارہ جو گائے اور بھینسوں کو دیا جاتا ہے۔ اُردو، گھوسیوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف لگانا کے ساتھ ہے جیسے "پانچ بج گئے ابھی تک تم نے سانی بھی نہیں لگائی اور ہم نے کہا تھا کہ تم دودھ ہم کو چار بجے تک دے دینا۔"

سانی:۔ مذکر زمینداروں کی ایک قوم، کنا ورز مالی، کھیتی باڑی اور باغ کا کام کرنے والا، کاشتکار۔ اُردو، دلی کی زبان۔ (از فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

سانی جانا:۔ الزام لگنا، شامل کر لینا۔ اُردو صفت، عوام کی زبان۔

قاتلِ عشاق ٹھہری ہے حنا
بیٹھے اُٹھتے یہ سانی جائے گی — دل

ساوَن:۔ برسات کا دوسرا مہینہ، ۱۵ ر جولائی سے ۱۵ ر اگست تک کا زمانہ، ہندی قمری چوتھا مہینہ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا ہی باندھی ہے تری چشم نے اشکوں کی جھڑی
کبھی ایسا نہ برستے ہوئے ساون دیکھا — نظر

ساون بھادوں:۔ مذکر وہ مکان جس میں چاروں طرف باریک باریک جالیاں لگی ہوئی ہوں اور اس میں نہر کے ٹکرانے سے بارش کی سی کیفیت نظر پڑے۔ اُردو، مذکر۔

دونوں آنکھیں مری رونے میں ہیں ساون بھادو
ایک بھادوں کی گھٹا ایک گھٹا ساون کی — صبا
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔ ایک قسم کی آتش بازی بھی بنتی تھی جو اب نہیں بنتی۔

ساون بھادوں:۔ مذکر دھوپ چھاؤں، دھوپ بھی اور بارش بھی جیسے ہندو گیدڑوں کی شادی اور مسلمان پیغمبر کی سواری کہتے ہیں۔ اُردو، دلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ اسے ساون بھادوں نہیں کہتے لیکن جب ایسی صورت ہوتی ہے تو شیعہ حضرات کہتے ہیں بارھویں امام کی سواری جا رہی ہے۔

ساون بھادوں کا ملنا:۔ ساون کے مہینے کا تمام ہو کر بھادوں کا بارش کے ساتھ شروع ہونا چونکہ اس روز اکثر بارش ضرور ہوتی ہے اس لیے اس بارش کو ملنے کی علامت خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ ہندوؤں اور گنواروں کی عورتوں میں یہ دستور ہے کہ وہ جب کسی پردیسی سے ملتی یا بچھڑتی ہیں تو اس وقت مل کے روتی بھی ہیں۔

چھوٹتے ہیں فوارۂ مژگاں روز و شبان آنکھوں سے
یوں نہ برستے دیکھے ہوں گے مل کے کسی نے ساون بھادوں — نصیر
(از فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ "ساون بھادوں گلے ملنا" بھی بولتے ہیں۔

ساون بھادوں ملنا۔ ساون سے بھادوں ملنا:۔ ساون کے مہینے کا تمام ہو کر بھادوں کا شروع ہونا۔ اس روز بیشتر بارش ہوتی ہے، مجازاً بہت بارش ہونا۔ اُردو صرف، رائج۔

ہوئیں اشک بار آنکھ لگتے ہی آنکھیں
گلے ملنے ساون سے بھادوں ابھی سے — جلال

ساونت:۔ دلیر، بہادر، شجاع۔ ہندی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ساونت ہیں پسر اسد ذوالجلال کے
گر شیر ہو تو پھینک دیں آنکھیں نکال کے — انیس

قولِ فیصل ۔ استعمال کی کمی کی وجہ سے یہ لفظ اُردو نہ ہو سکا

ساؤنٹا ، ساؤنٹھا ۔ (نون غنہ ۔ واؤ لکھا جاتا ہے اور ہمزہ معدوم کی طرح پڑھا جاتا ہے) مستعد، آمادہ ، ایک جگہ پر جمع ۔ ہندی ، صفت ۔

مصرعہ ۔ ستر آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادے سے جبل تنعیم کی راہ اتر آئے ۔ مسلمان ساؤنٹھے تو تھے ہی انھوں نے ان کو گرفتار کر لیا ۔

(ترجمۃ القرآن از ڈاکٹر نذیر احمد دہلوی)

قولِ فیصل ۔۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ساوَن جائے بھادوں آئے ، برسات میں سر پر خاک اُڑائے ۔ اس کی نسبت بولتے ہیں جو ہمیشہ پریشان حال رہے ۔ اُردو ، مثل ، عورتوں کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

مصرعہ ۔ غضب کا مقام ہے ساون جائے بھادوں آئے بھری برسات میں وہ سر پر خاک اُڑائے ۔

(انشائے سرور)

ساوَن کے اندھے کو ہرا ہرا سُوجھے ۔ ہر شخص اپنے حال کے موافق سب کی حالت خیال کرتا ہے ۔

جو کہ ہوتا ہے اندھا ساون کا
سُوجھتا ہے اسے ہرا ہی ہرا تلق (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔۔ اہلِ لکھنؤ اس مثل کو یوں بھی بولتے ہیں "ساون کے اندھے کو ہرا ہرا دکھائی دیتا ہے یا نظر آتا ہے" ۔ صاحب محاورات ہندوستان نے "ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سُوجھتا ہے" لکھا ہے ۔ اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس مثل کو یوں لکھا ہے "ساون کے اندھے کو ہرا سُوجھے" اور مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں ۔ یعنی "اگر کوئی دولتمند غریب و مفلس ہو جائے تو امیری کی تو جب بھی اس کے دماغ سے نہیں جاتی ، غریبی میں امیری کے زمانے کا حوصلہ نہیں جاتا رہتا" ۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ۔ زیادہ تر یہ مثل جب کوئی شخص کسی دوسرے اس کی بساط سے زیادہ فرمائش کرے یا اس کی حیثیت سے زیادہ اس کو صرف کرنے کی رائے دے تو دوسرا جھلا کے کہتا ہے کہ "تمھیں تو ہماری حالت معلوم نہیں کہ کیا ہے ۔ خرچ بڑے بڑے بتا رہے ، ہو وہی مثل ہے کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا دکھائی دیتا ہے" ۔

ساوَن کی بھَرَن ۔۔ وہ شدت کی بارش جو ساون میں ہوتی ہے ۔ اُردو ، دہلی کی زبان ۔

داغِ فرقت سے مرے دل میں جلن پڑتی ہے
جوشِ گریہ ہو کہ ساون کی بھرن پڑتی ہے داغ

ساوَن کے جھالے ۔۔ ساون کی بارش کا وہ چھینٹا جو تیزی کے ساتھ پڑے اور جلدی ہی رُک جائے ۔

یہ ساون کے جھالے یہ کالی گھٹا
تجُوان سے ہٹا تو کدھر دل بٹا شوق قدوائی (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔۔ اہلِ لکھنؤ عام طور سے ساون کی جھڑی بھادوں کے جھالے بولتے ہیں ۔

ساوَن کی جھَڑی ۔۔ ساون کے مہینے کی مسلسل بارش ، ساون کی وہ بارش جس کا سلسلہ کئی دن تک نہ ٹوٹے ۔ کئی کئی دن تک برابر برستے رہنے والا ساون کا پانی ۔ اُردو ، مؤنث ، رائج ۔

ساوَن کی جھڑی لگنا (یا) لگانا ۔۔ ساون کے پانی کا کئی دن تک مسلسل برسنا ، ساون کی بارش کا متواتر کئی دنوں تک ہوتا رہنا ۔ اُردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

دکھلائی تھی یہ ساون کی جھڑی آج تلک
یہ ہی تھی بخدا اتنی کڑی آج تلک سحر

بے آتش مے بزم ہے اے یار خدا افسرد
ساون کی جھڑی لگ گئی چلتی ہے ہوا سرد رشک

قولِ فیصل ۔۔ اس کے ایک معنی "بہت زیادہ رونا" بھی ہیں ۔

برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہے
کہیے تو لگا دے ابھی ساون کی جھڑی آنکھ ناسخ

ساوَن ہرے نہ بھادوں سُوکھے ۔۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کا حال ہمیشہ یکساں رہے ، ہمیشہ ایک ڈھنگ پر رہنا ۔ اُردو ، مثل ،

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

جوں سرو ہم اس باغ میں کرتے ہیں معاش
ساون ہرے ہیں اور نہ بھادوں سُوکھے ہدایت

قولِ فیصل ۔۔ یہ مثل یوں بولتے سنا ہے "جیسے سُوکھے ساون ویسے ہرے بھادوں" ۔

ساوُنی ۔۔ ایک قسم کا پھول جو ساون کے مہینے میں کھلتا ہے ۔ اُردو ، مؤنث ، قلیل الاستعمال ۔

مصرعہ ۔ صحرا میں ہزارہا درخت ساوُنی کا لگا ہے ساوُنی کے پھولنے سے جنگل گلال پوش ہوا ہے ۔

(طلسم ہوش رُبا)

ساوُنی ۔۔ وہ مٹھائی ، آم ، ترکاریاں ، میوہ وغیرہ جو ساون کے مہینے میں جھولے کے سامان کے ساتھ دولھا کے گھر سے دولھن کے گھر بھیجا جاتا ہے ۔ سندھارا ۔ ہندی ، مؤنث ۔

تیرے اپٹوں کو مبارک ساوُنی کا بھیجنا
لذتِ دُنیا تو پائے اب کی ساون کی گھڑی رشک

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔۔ عام طور سے نہ یہ رسم ادا ہوتی ہے نہ عام طور سے زبان پر ہے ۔

ساوُنی ۔۔ وہ گانے جو ساون کے مہینے میں

گانے جاتے ہیں، اُردو، قلیل الاستعمال۔

جب چمن میں آگیا مستوں کو ساون کا خیال
ساونی گاتی ہوئی آئی گھٹا برسات کی امیر

ساونی پھولنا۔ ساون کے درخت میں پھول آنا۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

کھلے ہیں داغ جنوں سر بسر جھڑی لگنے سے دیدۂ تر
مجھے ہیں لطف جگر مزہ پر چمن میں پھولی کو ساونی پر
شاد لکھنوی

ساہ پ۔ مہاجن، سیٹھ، ساہوکار، لین دین کرنے والا، بنکر جیسے: بنیے کا ساہ بھرا ہوگا:

ساہوں کی عاشقی میں دوالے نکل گئے
جم ہوگیا فقیر پیالا اٹھا لیا بحر
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عوام لکھنؤ ساہوکار ہی کہتے ہیں۔

ساہ پیٹ کھرا۔ دیانت دار، امین، چور کا نقیض ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر شاہ بولتے ہیں۔

ساہ جی۔ ساہوکار، مہاجن۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

ساہ جی کوئی سیٹھ جی کوئی
دولت آباد ہر دکان ان کی (گلشنِ عشق)

ساہ کے سوائے کمبخت کے ڈونے
جو کم نفع کماتا ہے اچھا رہتا ہے۔ زیادہ نفع لینے والا تباہ ہوجاتا ہے۔ ہندی، کہاوت۔
(فرہنگ اثر، فرہنگ آصفیہ و محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل۔ قدیم زمانے میں عوام بولتے تھے لیکن اب ایسی مثلیں انقلاب زمانہ سے کم بھی کوئی بول دیتا ہے۔

ساہل، ساہول۔ (ترکی میں ساقول، ساقل) چنبال جس سے معمار جگہ کی کجی معلوم کرتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں سہاول (بالفتح) کہتے ہیں۔

ساہو۔ خیر خواہ، دوست، مُربی، پشت پناہ، وہ جو چور نہ ہو۔ ہندی، صفت، مذکر۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عوام لکھنؤ اس محل پر ساہوکار کہتے ہیں۔

ساہوکار پ۔ روپے کا قرض دینے والا، مہاجن سودی روپیہ دینے والا۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

میری تنخواہ میں تہائی کا
ہوگیا ہے شریک ساہوکار غالب

قولِ فیصل۔ اس فعل کو ساہوکاری کہتے ہیں۔

ساہوکار پ۔ (بطور طنز) ایمان دار۔ اُردو، صفت عوام کی زبان۔

مثل صورت۔ آپ کی نظر میں ہر شخص اٹھائی گیرا اور چور ہے۔ ایک آپ بڑے ساہوکار ہیں۔ بس منہ نہ کھلوائیے۔

ساہوگتا۔ وہ کتا جس کی پیٹھ پر بال نہیں ہوتے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ساہی۔ (بروزن راہی) ایک جانور کا نام جس کے تمام جسم پر کانٹے ہوتے ہیں، اور جو چھوٹے کتے کے برابر ہوتا ہے۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

زلفِ غضب سے تن پہ کھڑے ہوگئے جو بال
ساہی کی پشت بن گیا جسم زبوں خصال انیس

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر سیاہی ہے۔ یہ جانور زیادہ تر رات کو نکلتا ہے اور اپنے کانٹوں کو کھڑا کرکے کبھی کبھی حملہ بھی کردیتا ہے۔ اس کی کھال خنجری اور ڈفلی بنانے کے کام میں آتی ہے۔

مشہور ہے کہ جب دو آدمیوں کے بیچ میں عداوت ڈلوانا ہوتی ہے تو اس کا کانٹا کچھ پڑھ کے دونوں کے بیچ میں ڈال دینے سے لڑائی ہوجاتی ہے۔ عورتوں کا خیال ہے کہ جس گھر میں ساہی کا کانٹا جلتا ہے وہاں خانہ جنگی ہوتی رہتی ہے۔ اور یہ بھی عورتوں میں مشہور ہے کہ جو شخص ساہی کا کانٹا نانگ کر آتا ہے وہ لڑا کرتا ہے۔

یار و اغیار میں ہر وقت لڑائی ہی رہی
بول نہ اور مرا ساہی کا کانٹا ٹھہرا شاد لکھنوی

بچا کر ہم خفیفوں کو رقیبوں سے بگڑتے ہیں
کہیں ساہی کا کانٹا نانگ کر گئے ہیں لڑتے ہیں شاد لکھنوی

ساہی کا کانٹا۔ (کنایۃً) وہ عورت جو لگائی بجھائی کرتی پھرے اور لڑائی جھگڑے کی بنا ہو۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

سائبان پ۔ جیسے یا ٹین کی چادروں سے بنی ہوئی وہ چیز جو چھپر یا کھپریل کے طریقے سے بناتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میں وہ گریاں ہوں کہ بعد از مرگ تربت پر مری
ابرِ رحمت کا مقرر سائباں ہوجائے گا گویا

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اس کی اصل 'سایہ بان' ہے۔

سائبان پ۔ مکان کے آگے جو کپڑے یا بانات کا لنگر اکھڑا کرتے ہیں اس کو بھی سائبان کہتے ہیں۔

وہ بیگموں ایوان ترا وہ سائبان رنگیں کھنچا
لیں وام اب جس سے صفا نور سحر رنگ شفق ذوق
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اسے سائبان نہیں کہتے۔

سائر بالضم۔ سیر کرنے والا، پھرنے والا، گردش کرنے والا، دائر۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثل صرف۔ جب دیکھئے میر صاحب ارباب نشاط میں دائر و سائر ہیں۔

سائر بالضم۔ تمام، کل۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثل صرف۔ کل انسان، تمام جن، سائر حیوانات اپنے خالق کی اپنی زبان میں حمد و ثنا کرتے ہیں۔

قول فیصل۔ سائر کے ایک معنی باقی کے بھی ہیں جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

سائر دائر۔ پھرنے والا اور گردش کرنے والا، (مجازاً) جاری و مشہور۔ عربی، صفت، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

سائیکل۔ وہ دو پہیوں کی گاڑی جس پر بیٹھ کے پاؤں کی حرکت سے چلاتے ہیں۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

مثل صرف۔ آج کل ریلے سائیکل بہت چل رہی ہے۔

قول فیصل۔ عوام اور عورتیں زیادہ تر بیسکل بولتی ہیں۔

سائل بالضم۔ پوچھنے والا، سوال کرنے والا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثل صرف۔ مجتہد کا فرض ہے کہ سائل کی شخصیت کا لحاظ نہ کرے بلکہ حکم خدا اور رسول کے مطابق جواب دے۔

سائل بالضم۔ جاری ہونے والا، جیسے خون سائل عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ سائل بولتا ہے۔

سائل بالضم۔ فقیر، مانگنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شعر
حسن ہو دھیان رکھنا کرو تم
کر خالی نہ پھر جائے سائل ہمارا
تعشق

سائل بالضم۔ عرضی دینے والا، درخواست دینے والا، مدعی۔ عربی، مذکر، قانون کی اصطلاح۔

مثل صرف۔ آج جج صاحب خدا معلوم کس دھن میں تھے۔ تمام سائلوں کی درخواستوں کو خارج ہی کر دیے گئے۔

سائن۔ (SIGN) دستخط۔ انگریزی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سائن بورڈ۔ وہ تختہ جس پر تاجر پیشہ نام وغیرہ اس لیے لکھتے ہیں کہ دیکھنے والے کو پتہ چل جائے کہ اس کا تعلق کس قسم کی تجارت سے ہے۔ انگریزی، مذکر۔

شعر
دیکھا اک سائن بورڈ وال ہر لگا
پڑھا اس کو تو سخت گھبرا دیا
تیر

قول فیصل۔ اگر تجارت سے تعلق نہ ہو بلکہ کسی ادارہ یا محکمہ وغیرہ سے تعلق ہو تو اس کو صرف "بورڈ" کہیں گے جیسے۔ "جب امین آباد سے کچہری روڈ کی طرف چلو گے تو داہنے ہاتھ کو سید غلام حسنین نقوی ایڈوکیٹ کا بورڈ نظر آئے گا۔

سائنس بالضم۔ علم۔ انگریزی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثل صرف۔ سائنس میں بھی پائنگاہ حاصل ہے عالم ہو دنیا فیل اور مرد کامل ہے۔ (فسانۂ آزاد)

سائنس بالضم۔ ایک علم کا نام۔ جس کے ذیل میں ڈاکٹری، مادی ایجادات وغیرہ وغیرہ آتے ہیں۔

سائی بالضم۔ بیعانہ، وہ نقدی جو کسی معاملت کے طے ہونے کے بعد اصل قیمت سے پیشتر دی جائے۔ ۲۔ وہ روپیہ پیسہ جو کسی چیز کے بنوانے کے واسطے پیشگی دے دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سائی بالضم۔ وہ رقم جو ناچنے گانے والوں کو بیعانہ کے طور پر دی جائے۔ اردو، عوام کی زبان۔

مثل صرف۔ نواب صاحب! میں مجرا کرنے کو تیار ہوں مگر شرط یہ ہے کہ سائی کے طور سے کم از کم آدھی رقم ابھی دے دیجیے۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی لکھے ہیں: کچہری یعنی ناچنے کی سائی۔ لیکن اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سائی بالضم۔ (مرکبات میں) سائیدن مصدر گھسنا سے بنا ہوا، گھسنا گھسانا، جیسے جبیں سائی، ناصیہ سائی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سائی بجانا۔ (متعدی) اس کے گھر ناچنا جس کی سائی لی ہو (رقاصہ) ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سائی دینا۔ (متعدی) بیعانہ دینا، خریدنے سے پیشتر کچھ نقدی دینا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ صرف ناچ گانے کے لیے جو رقم پہلے دی جاتی ہے اس کو سائی دینا کہتے ہیں اور کسی محل پر نہیں بولتے۔

سائیس۔ گھوڑے کی خدمت کرنے والا، گھوڑے کا نگہبان۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل صرف۔ فدوی جان و دل سے سرگرم کار رہا۔ بایں لاغری رات دن جانفشانی کو تیار رہا۔ گو توقیر میں سائیسوں سے بدتر ہوں مگر حساب تنخواہ میں برابر ہوں، ہر ایک سائیس لیو تھا ہے

کے کلاوے بھاپتا ہے۔ (فسانۂ سرور)

قولِ فیصل: صاحبِ فرہنگِ آصفیہ لکھتے ہیں کہ، "یہ لفظ جو تاثیر کے وزن پر اُردو میں مشہور ہو گیا ہے۔ عربی نہیں، ہاں گو کہ عربی میں دو طرح آیا ہے اوّل تو سائس بروزن فارس دوم سیّس بروزن رئیس۔ بلکہ عوام الناس جو سیّس بولتے ہیں، یہ نہایت درست اور ٹھیک ہے۔ اس کے لغوی معنی سیاست کنندہ، اصطلاحی معنی نگہبان اور خصوصاً نگہبانِ اسپاں آئے ہیں"۔

مؤلف مہذب اللغات، صاحبِ فرہنگِ آصفیہ کی تائید کرتا ہے۔ اس کام کے انجام دینے کو سائیسی کہتے ہیں۔ جیسے: "ہندوستان میں کسی فرشتے کی اولاد ایسی ذلیل نہ تھی جسے شرفا و مشائخ کی خدمت گاری و سائیسی بھی نہ ملتی تھی"۔ (دربارِ اکبری)

سائیسی علم دریاؤ ہے: جب کسی فن یا کام کی اہمیت ظاہر کرنا ہوتی ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

مثالِ حسب: "میاں آزاد نے وہ پروانہ دکھا دیا خوجی نے چھین لیا اور دس بارہ مرتبے اس پروانے کو چوما اور رو کر کہا، آزاد! جس عنایت سے تم ہمارے ساتھ پیش آئے اس کا شکریہ ہم ادا نہیں کر سکتے۔ بس اب ہم چاہے زندہ رہیں یا مر جائیں کچھ پروا نہیں اور تو ہم کسی مصرف کے ہیں نہیں سائیسی کریں گے۔ اس پر میاں آزاد اور ہرمز جی مسکرائے تو خواجہ بدیع صاحب بہت جھلائے کچھ تمیز بھی ہے بس ہنس دیے! سائیسی علم دریاؤ ہے کچھ دل لگی نہیں"۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر سئیسی ہے اور علم بروزن حِلم بولتے ہیں۔

سائے سے بھاگنا: (لفظاً کے معنی پر) گریز کرنا، پرہیز کرنا، بچنا۔ اُردو فصیح، رائج۔

کیا کیا گو بچن سے شجر یہ نے
بھاگ سائے سے بے مروت کے — امیر

سائے سے جلنا: کمال نفرت کرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

اے محشر میں گر مجھ کو یہ کافی ہے سزا اس کو
کہ یا رب وہ بت کافر مرے سائے سے جلتا ہو — داغ

سائے میں بنا: کسی کی پناہ میں ہونا، کسی کے زیرِ سایۂ عاطفت ہونا۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

بستے ہیں ترے سائے میں سب شیخ و برہمن
آباد ہیں تجھ سے ہی تو گھر دیر و حرم کے — درد

قولِ فیصل: زیرِ سایہ زیادہ بولتے ہیں۔

سائیں: (سنسکرت سوامی، ہندی میں تلفظ سائیں) صاحب، خدا، خالق، پروردگار، رب۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ ہنود حضرات کی زبان ہے۔

سائیں: گدا، بھکاری، فقیر، مانگ کھانے والا۔ ہندی۔

ششدر کے سر فقیر کا چیلا کہاں سے ہو
کوڑی نہ ہو تو سائیں کا میلا کہاں سے ہو — نظیر (نور اللغات)

قولِ فیصل: حضرات اہلِ ہنود کی زبان ہے۔

سائیں: (مسلمان) ایک قسم کے کمبل پوش فقیر کو کہتے ہیں۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا ملیں پیچھے سے سائیں کو نذر سونٹا چھوڑ کر
پاس ہے اکسیر کی بوٹی نہیں پرواے زر — ناسخ

سائیں برکت دے: (ر۔ سائیں) سائل کو خیرات نہ دینے کے محل پر کہتے ہیں۔ چنانچہ میرا شعر ہے —

اب سے یہ چھیڑ در پہ جب دیکھا
کہہ دیا ہنس کے سائیں برکت دے — اثر لکھنوی

(فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل: سائیں کی جگہ اہلِ لکھنؤ شاہ جی یا شاہ صاحب بولتے ہیں۔

سائیں پھیرا مانگو: اس کا بھی وہی مطلب ہے جو سائیں برکت دے کا ہے۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سائیں راج، بلند راج، پوت راج، محتاج راج: شوہر کی کمائی پر عورت کا پورا اختیار ہوتا ہے مگر بیٹے کی کمائی پر نہیں ہوتا۔ فعل نالائق بیٹوں سے متعلق ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل: عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

سائیں سائیں: (ہر دو یائے مجہول، تلفظ میں سا کے بعد نونِ غنہ کی آواز ہے) ہوا چلنے کی آواز۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سائیں سائیں کرنا: جسم میں سنسناہٹ ہونا، ضعف سے جسم کا گرا پڑنا۔ اُردو صرف، متروک۔

ع: مزاجی ہی کرنے لگا سائیں سائیں — میر

سائیں سائیں کرنا: جنگل میں جب ہوا چلتی ہے تو پتوں کی حرکت سے آواز نکلتی ہے اس کو سائیں سائیں کرنا کہتے ہیں، تیز ہوا کا چلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع: کرتا تھا سائیں سائیں بیابانِ کربلا — تعشق

سائیں سائیں کرنا: عموماً ویرانی برسنا، وحشت برسنا کی جگہ استعمال میں ہے۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کر بکلاں سائیں سائیں کرتا ہے
پاس جیتا نہ کوئی مرتا ہے — انجم

سائیں سے سچا اور بندہ سے ست بھاؤ :- انسان کو ہر حال میں پاکباز رہنا چاہیے نفس۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- "سائیں سے سچا اور بندہ سے ست بھاؤ" بھی مؤلف فرہنگ اثر نے انھیں معنوں میں لکھا ہے۔ صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے :- "سائیں سے سچا رہ اور بندہ سے ست بھاؤ۔ چاہے لمبے کیس بڑھا چاہے منڈ منڈاؤ"۔ اللہ تعالیٰ سے سچا رہنا چاہیے لباس کی کوئی پرواہ نہیں۔

عام طور سے زبانوں پر کسی صورت سے نہیں ہے۔

سائیں کے سوائے کمبخت کے دونے :- جو نفع کم کھاتا ہے اچھا رہتا ہے جو زیادہ نفع لیتا ہے آخر کار تباہ ہو جاتا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سائیں کے سو کھیل :- خدا کی قدرت محدود نہیں۔

(فقرہ) سائیں کے سو کھیل خواستہ خدا ہے تو اسی سال تمھیں قسطنطنیہ حاجی لائیں گے رفتانہ آزاد (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- اردو والا مطلق نہیں بولتا۔

سایا :- میموں کی گھیر دار پوشاک۔ پرتگالی، مذکر۔

پتلون میں وہ تن گیا یہ سائے میں پھیلی
پاجامہ غرض یہ کہ ہے دونوں نے اتارا — اکبر الہ آبادی

قول فیصل :- اردو زبان میں بھی کثرت سے رائج ہے۔

سایر :- سیر کرنے والے، چلنے والے۔ عربی، مذکر، اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شمس کے گرد ہیں سایر سیار
گرد سیارہ ہیں دائر اقمار — مرزا رسوا

سایہ :- عکس، پرچھائیں، پرتو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی جلوہ ہے کبھی طور ہے یہ
کبھی سایہ ہو کبھی نور ہے یہ — مرزا رسوا

قول فیصل :- پناہ، آڑ، حفاظت کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

سایہ :- جن، بھوت، پریت، دیو یا پری کا اثر۔ فارسی، مذکر۔

بخار سائے کا ہے تم کو اسے پری خانم
کبھی ہے آتا کبھی بیشتر نہیں آتا — جان صاحب

ہوش آئے کہیں یا خدایا مرے دل کو
دیوانہ ہے پریوں کا ہے سایہ مرے دل کو — امیر
(نور اللغات)

قول فیصل :- تنہا سایہ نہیں بولتے۔ جن کا سایہ، پری کا سایہ وغیرہ بولتے ہیں۔

سایہ :- مذکر (دھوبیوں کی اصطلاح) وہ ہلکی سیاہی جو سفید کپڑے ہوتے تانے میں ناقص رہ جانے کی وجہ سے ترشی یا بیل یا تیزاب پہنچنے یا امتداد زمانہ سے آجائے۔ (نور اللغات)

سایہ اتارنا :- (متعدی) آسیب دفع کرنا، بھوت، پری، جن اتارنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نگاہ قہر کے آسیب نے وحشی کیا مجھ کو
مرا سایہ اتارو دامن چشم ترخم سے — رشک

قول فیصل :- اس کا لازم "سایہ اترنا" بھی بولتے ہیں۔

سایہ اترنا :- سائے کا اوپر سے نیچے آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع: سایہ کنوئیں میں اترا اچھا پانی کی چاہ میں — انیس

سایہ اٹھنا :- مربی، سرپرست کا مر جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع: میں زبوب میں ہوں جب سے اٹھا آپ کا سایہ — انیس

سایہ افگن، سایہ فگن :- سایہ ڈالنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثال صرف :- از بسکہ یہ بے دل جادوگرنی ہے سپریں سحر کی اس کے سر پر آکر سایہ فگن ہو گئیں (طلسم ہوش ربا)

سایۂ بال ہما :- مشہور ہے کہ جس شخص پر ہما کا سایہ پڑ جاتا ہے یا ہما سر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ شخص بادشاہ ہو جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سایۂ بال ہما کیا ڈھونڈھتا ہے اے امیر
بیٹھ زیر سایۂ دیوار قیصر باغ میں — امیر

سایہ بن کر ساتھ رہنا :- (کنایۃً) کبھی جدا نہ ہونا، ہر وقت ساتھ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عشق کا گل سے نہ چھوٹے گی کبھی جان جلیل
عمر بھر ساتھ رہے گا ترے سایہ بن کر — جلیل

سایہ پروردہ :- (فارسی میں سایہ پرور، سایہ پرورد) لاڈلا، خانہ زاد غلام۔ اردو صفت
(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سایہ پڑنا :- کسی چیز کا سایہ زمین پر یا کسی چیز پر پڑنا، عکس پڑنا، پرچھائیں پڑنا۔ اردو

فصیح، رائج۔

سرو پر سایہ پڑا تیرا جو موزوں ہو گیا
بید سایے کے اثر سے بید مجنوں ہو گیا — ناسخ

سایہ پڑنا۔ مص (کنایۃً) پرچھاواں پڑنا، صحبت کا اثر ہونا، دوسروں کی خو بو آ جانا۔ اُردو مصدر فصیح، رائج۔

سرو پر سایہ پڑا تیرا جو موزوں ہو گیا
بید کے سایے کے اثر سے بید مجنوں ہو گیا — ناسخ

طوبیٰ کے مرتبے سے دو بالا ہو مرتبہ
سایہ پڑے جو سرو پہ اس نونہال کا — صبا

سایہ پڑنا۔ مص جن، بھوت، پری وغیرہ کا سایہ پڑنا۔ اُردو مصدر فصیح، رائج۔

پڑا ہے کس پری کا سایہ اس پر
ہمارا دل تو دیوانہ نہیں تھا — درد

سایہ پیا جانا۔ کنایہ ہے کمال مجمع اور بھیڑ ہونے کا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

پیا جاتا ہے سایہ بھیڑ مجمع کو ٹھے تا دل ہیں،
سروں پر پھرتی اُڑ تھالی کھوے لوگوں کے چھلتے ہیں — شاد

سایۂ تیغ میں نیند آنا۔ خطرہ کی حالت میں نیند آنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کتنے آرام طلب ہیں ہم بھی
سایۂ تیغ میں نیند آتی ہے — اسیر

قولِ فیصل۔ زیادہ تر اس محل پر چھاؤں بولتے ہیں۔
مصرع: ہم نیند بھر کے سوتے ہیں تیغوں کی چھاؤں میں — مؤلف

سایہ چڑھنا۔ سایہ کا بلند چیزوں پر پہونچ جانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کچھ میں سایہ ہوں کہ چڑھ جاؤں گا
زیرِ دیوار مکاں آنے دو — قدر بلگرامی

سایۂ خدا۔ (کنایۃً) بادشاہ، ظلِّ الٰہی۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے ظلّ اللہ کہتے ہیں۔

سایہ دار۔ ۱۔ اس چیز کی نسبت کہتے ہیں جس کا سایہ پڑے۔ جیسے درخت سایہ دار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

نغمہ کے شرو ساز نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے — آتش

سایہ دار۔ ۲۔ وہ شخص جس کو آسیب ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سایۂ دیوار۔ دیوار کا سایہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

گھٹ گھٹ کے رلاتا ہے مجھے عہدِ جوانی
ڈھلتا تھا یونہیں سایۂ دیوار کسی کا — تعشق

سایہ ڈالنا، سایہ ڈال دینا۔ عکس ڈالنا، پرچھاواں ڈالنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مری جوانی کے گرم لمحوں پہ ڈال دے گیسوؤں کا سایہ
یہ دوپہر کچھ تو معتدل ہو، تمام ماحول جل رہا ہے — عبد الحمید عدم

سایہ ڈھلنا۔ سایہ اُتر جانا، زوال کے وقت سایہ ڈھلتا ہے۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

روزن پہ افلاک میں ذرا سا پڑے ضیا
چمکا جو نورِ دھوپ چلی سایہ ڈھل گیا — تعشق

سایہ رہنا۔ سر پر کسی بزرگ یا پیر یا والدین کا باقی رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سایہ سکتہ ہو جانا۔ بھوت پریت یا آسیب کا اثر ہو جانا۔

محلِ صرف۔ لالہ عذار سہیلی سے لپٹی ہوئی گود پڑی۔ مرگئی ہے کچھ سایہ سکتہ نہ ہو جائے بھوت پریت نہ لپٹ جائے یا طلسم ہوش رُبا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ ترکیب بہ جز و ک ہے۔

سایۂ عاطفت۔ مہربانی کا سایہ، کرم کا سایہ۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ اے رونق سریرِ سلطنت، زیب دہ تاجِ سلطانی ...... ہر دل عزیز یوسفِ ثانی، اللہ جاہ و جلال سے نکالے سایۂ عاطفت ہم پر اور اس مملکت پر جلوہ ڈالے۔ (انشائے سرور)

سایہ فگن ہونا۔ سایہ ڈالنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

رحمت تری لاشے پہ مرے سایہ فگن ہو
عریاں ہوں یہی لاشے کا کفن ہو — دبیر

سایہ کی طرح ساتھ پھرنا۔ ہر وقت ساتھ رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سایہ کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر
تو اس قدِ دلکش سے جو گلزار میں آوے — غالب

قولِ فیصل۔ تکرار کے ساتھ ساتھ ساتھ پھرنا بھی بولتے ہیں۔

سایے کی طرح سے مرے پھرتا ہے ساتھ ساتھ
عشق اس پری جمال کا ہمزاد ہو گیا — آتش

سایہ نہ ہونا۔ ۱۔ عکس نہ ہونا، پرچھائیں نہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سایہ کی صورت رہا کرتے تھے حیدر ساتھ ساتھ
اس لیے شاید رسول اللہ کا سایہ نہ تھا — مشہود

سایہ نہ ہونا۔ مص (کنایۃً) کسی شے کا مطلق نشان نہ ہونا۔

کچھ جو چمکا پھر کہیں سایہ نہ تھا
عقل یہ کہتی تھی کہ آیا نہ تھا — قدر بلگرامی

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اس طرح نہیں بولتے۔

سایہ ہونا، سایہ ہو جانا :۔ حمایت ہونا، مہربانی ہونا، عنایت ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مسافر کو سفر میں دھوپ کی ایذا نہیں ہوتی
گر سر پہ ہُما دولت کا سایہ ہو ہی جاتا ہو — جلیل

سایہ ہونا، سایہ ہو جانا :۔ آسیب زدہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کوئی کہتی تھی اس پہ سایہ ہے
کوئی بولی کہ سوانگ لایا ہے — قلق

سایے :۔ سایہ کی جمع۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سایے سے بچ کے چلنا :۔ نفرت کے سبب دُور دُور رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سایے سے تمھارے بچ کے چلئے
دیوانہ بنانے کو بلا ہو — نجم

سایے سے بھاگنا، سایے سے بھڑکنا :۔ کسی چیز سے انتہائی وحشت ہونا، دُور بھاگنا، صورت سے بھاگنا، پرچھائیں سے بھاگنا۔ حد سے زیادہ نفرت کے محل پر بولتے ہیں۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

جو دیوانہ ہو صحرا میں وہ بھاگے میرے سایے سے
سوا زنجیر میں مجنوں ہوں اُلفت تازیانہ ہے — آتش

سایے سے جلنا :۔ نفرت کرنا، صورت دیکھ کر غصہ آ جانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

لے محشر میں اگر مجھ کو یہ کافی ہے سزا اس کو
کہ یا رب وہ بُت کافر مرے سایے سے جلتا ہو — داغ

قولِ فیصل :۔ اب اس محل پر زیادہ تر صورت سے بیزار ہونا، اور صورت سے جلنا، بولتے ہیں۔

سایے سے دُور دُور رہنا :۔ کسی کی صحبت سے متنفر رہنا کی جگہ۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

ہوئی یہ میرے جنوں کی ڈراؤنی صورت
کہ سایہ ساتھ بھی آیا تو دُور دُور رہا — ناسخ

سایے سے وحشت ہونا :۔ سایہ دیکھ کر بھڑکنا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

وہ جنوں تھا جو ہر رنگ سایہ تیرے ساتھ ہے
اے پری اب تو ترے سایے سے ہے وحشت ہمیں — ناسخ

قولِ فیصل :۔ یہ جملہ انتہائی نفرت کے محل پر بولتے ہیں۔

سایے کی طرح ساتھ رہنا :۔ ہر وقت ساتھ رہنا، کسی وقت جُدا نہ ہونا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

بچپن سے تو سایے کی طرح ساتھ رہا ہوں
آیا جو بُرا وقت تو حضرت سے جُدا ہوں — انیس

سایے کی طرح ساتھ ہونا :۔ کسی وقت جُدا نہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ساتھ ان کے ہیں ہم سایے کے مانند ولیکن
اس پر بھی جُدا ہیں کہ لپٹا نہیں آتا — ذوق

سایے میں :۔ زیر سایہ، سایۂ عاطفت میں۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

مع: وہ دونوں پسر ماموں کے سایے میں جواں ہوں — انیس

سب :۔ ہ سارا، تمام، کُل، جملہ، ہمہ۔ اُردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل مصرعہ :۔ بڑے کمرے میں جو کچھ بھی رکھا ہے سب نکال کے دھوپ میں رکھ دو۔

سب :۔ ہر ایک، ہر طرح کا، ہر قسم کا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

مثل مصرعہ :۔ سب دھان بائیس پسیری۔

سب :۔ پورا، کامل، کُل، سالم، سمُوچا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

مثل مصرعہ :۔ سب تربوز تم نہ کھا جانا اپنے سب بھائی بہنوں کا بھی حصہ لگانا۔

سب :۔ عام، مشترک، شامل، مشتمل۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

سب :۔ (تابع فعل) بالکل، سراسر، مطلق، محض، یک لخت، یکقلم۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثل مصرعہ :۔ خدا کے عدم وجود کے متعلق جو کچھ بھی تم نے کہا ہے سب غلط ہے اور تمھاری دہریت کا ثبوت ہے۔

سب :۔ عام لوگ، عوام الناس، کل عالم۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اب خبر لیجئے لاش اُٹھتی ہو مجبور ہوں میں
سب مجھے آپ کے کوچے سے لیے جاتے ہیں — جلیل

قولِ فیصل :۔ اس کی جمع سبھوں ہے جو رائج و فصیح ہے۔

مع: سبھوں کو یاد یہ افسانہ مصیبت ہو — میر عشق

سَب :۔ جنگ، دشنام، گالی، فحش۔ عربی، مذکر۔

قولِ فیصل :۔ اُردو میں صرف سَب و شتم کی ترکیب سے مستعمل ہے تنہا نہیں بولتے۔

سَبا :۔ (بفتح اوّل) ملکہ بلقیس کے شہر کا نام جس کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے مع تخت طلب کیا تھا اور اپنے نکاح میں لائے تھے۔ یہ شہر یمن کے ملک میں ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سب اپنے اپنے حال میں ہیں :۔ ہر شخص کو اپنی ہی فکر ہے، ہر شخص کو ایک نہ ایک فکر لگی ہوئی ہے۔ اُردو، مثل، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ مبتلا کے اضافے کے ساتھ، سب اپنے

اپنے حال میں مبتلا ہیں" بھی بولتے ہیں، جو رائج و صحیح ہے.

ما و پا سب مبتلا ہیں اپنے اپنے حال میں
میں نسخہ جام کا تو نقش نا نسخہ جام کا وزیر

سب اپنی گوں کے یار ہوتے ہیں : سب مطلب کے آشنا ہوتے ہیں. اُردو، مثل، عوام کی زبان.

سَبَاق : سیاق کا مترادف، علم حساب، حساب کی مہارت. فارسی، مذکر.

قولِ فیصل : تنہا نہیں بولتے. صرف "سیاق و سباق" کی ترکیب سے مستعمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے. عربی میں سباق کے معنی ہیں" دوڑنے میں سبقت لے جانا" جو اُردو میں مستعمل نہیں.

سب انسپکٹر : انسپکٹر کا نائب، تھانہ دار، داروغہ. انگریزی، مذکر، رائج.

سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں : (بُرائی کے محل پر) سب ایک ہی خاندان ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں، سب کی حالت یکساں ہے. اُردو، مقولہ، غیر فصیح، رائج.

مثالِ صرف : خاں صاحب کے خاندان میں کون سا ایسا فرد ہے جس نے مخالفت نہیں کی. کیوں نہ ہو سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں.

قولِ فیصل : "سب" کو حذف کرکے صرف "ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں" بھی بولتے ہیں. صاحب لغات النساء نے یہ مقولہ یوں لکھا ہے" سب ایک ہی تھیلی کے بٹے ہیں" اور صاحب محاورات ہندوستان نے اس طرح "سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے". لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں.

سَبَب : رسی، وہ چیز جو رسی سے پیوستہ ہو، پیوند، خویشی، اسباب جمع. عربی (نور اللغات)

قولِ فیصل : اُردو میں یہ معنی مستعمل نہیں.

سَبَب : سامان، چیز، ضرورت کا سامان، اثاثہ. فارسی، مذکر.

قولِ فیصل : اُردو میں صرف اس کی جمع اسباب بطور مفرد مستعمل ہے، سبب نہیں بولتے.

سَبَب : کلمہ دو حرفی، اگر دوسرا حرف ساکن ہو تو سبب خفیف اور اگر متحرک ہو تو سبب ثقیل کہتے ہیں. عربی، مذکر، اصطلاح علم عروض.

سَبَب : ذریعہ، واسطہ، حجت، دلیل، وسیلہ، وہ چیز جس سے دوسری چیز کا وجود حاصل ہو. عربی، مذکر، فصیح، رائج.

قولِ فیصل : حکماء و فلاسفہ کی اصطلاح خاص ہے. دلیل اور سبب کا فرق یہ ہے کہ سبب کا کچھ نہ کچھ اثر مسبب میں ضرور ہوتا ہے اور دلیل میں یہ بات نہیں ہوتی. اس سے صرف مدلول کا علم ظاہر ہوتا ہے.

سَبَب : باعث، وجہ، لیے. عربی، مذکر، فصیح، رائج.

کچھ تو سبب ہے گردش لیل و نہار کا
اس پر پڑا ہے صبر کسی بے قرار کا امیر

سب بات کھوٹی بھلی (پہلے) دال روٹی : پیٹ کی فکر مقدم ہے، اوّل طعام بعدہٗ کلام. اُردو، مقولہ.

(فرہنگ آصفیہ و محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل : بہت کمی کے ساتھ عورات لکھنؤ کی زبانوں پر ہے.

سبب کھلنا : وجہ معلوم ہونا، سبب کا علم ہونا. اُردو محاورہ، فصیح، رائج.

میری طرح ہوئی نہ ہو بیمار چشم یار
کھلتا نہیں سبب کچھ اجل کے درنگ کا آتش

سب جگہ : ہر جگہ، سارے میں، تمام میں. اُردو صفت، فصیح، رائج.

مثالِ صرف : آج ہو بچے لڑکے کی تقریب عقد ہو خاندان میں سب جگہ کہلا دیا، کوئی باقی نہ رہے.

سب جھوٹ : بالکل غلط ہے. اُردو عرف، قلیل الاستعمال.

ناتوانوں کی گلو گیر تقضا ہو سب جھوٹ
ہم نے جب تار نکالا تو گریباں نکلا داغ

سُبحان : (مشتق سبح سے) خدا کو پاکی سے یاد کرنا، خدا کو بدی سے پاک اور مبرّا گرداننا. عربی، مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان.

سُبحان اللہ : (لغوی معنی) پروردگار عالم زن و فرزند، توالد و تناسل، ہم جنس و کفو اور صفات ناقصہ سے مبرّا ہے. عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان.

سُبحان اللہ : اللہ پاک ہے ہر بُرائی اور بدی سے. عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان.

مثالِ صرف : سبحان اللہ باغ ہستی کی عجب بہار ہے. (نور اللغات)

سُبحان اللہ : قابل تعریف خوش نما یا پاکیزہ شکل یا چیز کو دیکھ کر کہتے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے کہ صانع حقیقی کی کیا صنعت ہے. عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان.

پل مارنے کی ہوئی جو دیری
سبحان اللہ شان تیری (گلزار نسیم)

وہ کہے صلّ علیٰ یہ کہے سبحان اللہ
دیکھیں مکھڑے پہ جو تیرے مرد و زن سہرا ذوق

قولِ فیصل : طنز و استعجاب کے محل پر بھی

بولتے ہیں۔

یہ تقاضا ہے کہ ادا آپ کی سبحان اللہ
صفِ الفتی ہے جو سجدہ میں جناب آتے ہیں — امیرؔ

انتہائی خوشی اور لطف حاصل ہونے پر بھی یہ کلمہ زبان پر آتا ہے جیسے "سبحان اللہ باغ کیا ہے بہشت ہے"۔ اچھا شعر سن کے داد دینے کے لیے بھی کہتے ہیں جیسے: "سبحان اللہ کیا عمدہ شعر فرمایا ہے"۔

سُبحان تیری قُدرت ۔ (مجازاً) کالے تیتر کی بولی۔ اُردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

سب مست حور ہے ہیں پہچان تیری قدرت — نظمؔ
تیتر پکار رہے ہیں سُبحان تیری قدرت — اکبر آبادی

سبحان تیری قدرت ۔ تیری قدرت کا کیا کہنا ہے۔ مقامِ تعجب و تعریف یا کسی غیر معمولی چیز کو دیکھ کے بولتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سبحان تیری قدرت ہر بات ہیں ہو صنعت
معشوق بے دہن کو کیا خوش بیاں بنایا — سحرؔ

قولِ فیصل: فصحا اس محل پر "سبحان اللہ" کہتے ہیں۔

سُبحانَ رَبّنا ۔ ہمارا رب ہر برائی سے پاک و بری ہے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شع سبحان ربنا کی صدا تھی علی العموم — انیسؔ

سُبحانَ رَبّیَ الاَعلیٰ ۔ پاک و پاکیزہ ہے میرا پروردگار جو بلند و برتر ہے۔ عربی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کھلا تھا گلشنِ سبحان ربی الاعلیٰ
فدا الریاض تشہد پہ تھا بہشت علا — انیسؔ

قولِ فیصل: نماز میں سجدے کے محل پر یہ فقرہ زبانوں پر آتا ہے۔

نماز ہو گئی محراب تیغ میں بھی ادا
مقام سجدہ ہوئی سبحان ربی الاعلیٰ — عشقؔ

یہ "سبحان ربی الاعلیٰ و بحمدہ" کا مخفف ہے۔

سُبحانی ۔ (مرکبات میں) خدائے تعالیٰ سے منسوب جیسے ظلِ سُبحانی۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُبحہ ۔ (سُبحَت) تسبیح۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فصلِ گل میں اس قدر ہو بیکشوں کا دور دورہ
سبحۂ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی — ناسخؔ

قولِ فیصل: امیرؔ اور جلالؔ نے مذکر کہا ہے۔

ذکر کرتا ہوں کسی کی نرگسِ مخمور کا
سبحہ میرے ہاتھ میں ہے دانۂ انگور کا — امیرؔ

زنار سے شاید کوئی رشتہ نہیں اس کا
کھائے تو قسم سبحۂ صد دانہ کسی کا — جلالؔ

صاحب معین الشعراء نے اس کو بفتح اول و سیوم لکھا ہے لیکن بالضم ہی صحیح ہے اور ترجیح بھی مذکر ہی کو ہے۔

سَبَد ۔ ٹوکرا، ٹوکری۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثلِ مصرعہ: دامنِ دشت و جبال اس سال سبدِ گلچیں ہو گیا۔ پھولوں سے بھرا ہے۔
(انشائے سرور)

پھولوں سے سبز سبز شجر سرخ پوش تھے
تھالے بھی نخل کے سبدِ گل فروش تھے — انیسؔ

قولِ فیصل: مسجد کی وہ ٹوکری جس میں سجدہ گاہ اور تسبیح وغیرہ رکھی جاتی ہے اس کو بھی سبد کہتے ہیں۔

سب ڈرجے پورے ہو گئے ۔ بڑی ذلت اور رسوائی ہوئی۔ اُردو، مقولہ، عورتوں کی زبان۔

سب دن چنگے تہوار کے دن ننگے
جب کوئی شخص ہمیشہ ٹھاٹ باٹ سے رہے اور غیر معمولی زندگی بسر کرے لیکن کسی خاص موقع پر سادگی سے کام لے تو کہتی ہیں۔ اُردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

مثلِ مصرعہ: میں نے تو ہمیشہ یہی دیکھا کہ تم پہلا تو اچھے سے اچھا لباس پہنتی ہو لیکن آج جب شادی میں جا رہی ہو تو کپڑے ہی ٹھیک ہیں نہ زیور۔ وہی مثل ہوئی کہ سب دن چنگے الخ۔

قولِ فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے "سب دن چنگے تہوار کے دن ننگے" لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سب دن خدا کے ہیں ۔ جب عبادت و نحوست کو کسی خاص دن سے مخصوص کرتے ہیں تو اس محل پر کہتے ہیں۔ اُردو، مقولہ، رائج۔

نیک و بد سب دن خدا کے ہیں لکھی جس دن کی ہو
کچھ کرو لیکن فرانسش کیا تقاضا وہ دن کرے — ذوقؔ

سب دھان بائیس پسیری ۔ سب سے یکساں برتاؤ ہونا، جہاں بُرے بھلے اچھے بُرے کی تمیز نہ کی جائے اس محل پر کہتے ہیں۔ اُردو، مثل، عوام کی زبان۔

سب رجسٹرار ۔ رجسٹرار کا نائب۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

سَبز ۔ ہرا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

شع الٰہی سبز رکھیو باغِ خوبی کے نہالوں کو — میرؔ
سبز پتوں پہ حسن اور کلی پر زہرا
سرخ پتوں پہ حسین ابن علی تھا ہو

سبز باغ دکھلانا (دیا) دکھانا ۔ (کنایۃً) فریب دینا، لالچ دینا، جھوٹی تسلی دینا۔ اُردو، مصدر

فصیح، رائج۔

واعظوں پہ دیے ہیں داغ تو نے
(دکھلانا) دکھلائے ہیں سبز باغ تو نے (گلزار نسیم)

(دکھانا) کیا ہم کو سبز باغ دکھاتا ہے آسماں
مشتاق ہے بولا میں نہیں خالی پسند زاغ

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس میں اس نقلی باغ سے مراد ہے جو بازیگر ایک آن واحد میں پردے کے نیچے سے تیز موسم میں سبز پیڑ اگا کر دکھا دیتے ہیں چونکہ اس کی کچھ اصل نہیں ہوتی اس لیے وعدہ باطل و دروغ پر استعمال ہونے لگا۔

سبز باغ نظر آنا:- فکر مند ہونا۔ اردو، مصدر، متروک۔

آپ میں اس کو ہم نہیں پاتے
سبز باغ اس کو ہیں نظر آتے — عالم

سبز بخت:- (کنایۃً) خوش نصیب، نیک بخت۔ فارسی، صفت۔

وہ سبزہ رنگ ہم سے گر دل کا تخت ہووے
اپنی بھی دعا ہے وہ سبز بخت ہووے — محبت
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب [illegible] ہندوستان نے طنزاً منحوس کے معنی میں لکھا ہے یہ بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سبز بختی:- خوش اقبالی۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

جب تک تھا دور اپنا ساغر کے لب بلب تھے
جب تک تھی سبز بختی رہتے تھے ہم چمن میں — بحر

سبز پری۱:- اندر سبھا کی پریوں میں سے ایک پری کا نام۔ جس کا لباس سبز تھا۔ اردو، مؤنث، رائج۔

سبز پری۲:- (کنایۃً) شراب۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں شراب کے معنی میں "لال پری" مستعمل ہے۔

سبز پوش:- سبز لباس والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- فارسی میں زاہد اور ماتمی کے معنی میں بھی ہیں جو بالعموم مستعمل نہیں۔

سبز پھوڑ:- ایک قسم کا کبوتر جس کے سبز پروں کے بیچ میں سفید پر ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سبز پیرا:- منحوس، بدبخت۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

مثل مصرعہ:- جب سے یہ سبز پیرا جنجلا داماد گھر میں آیا ہے گھر میں تباہی پڑ گئی۔

قول فیصل:- تانیث کے لیے "سبز پیری" ہے۔ خصوصاً جس مرغی کے پیر سبز ہوتے ہیں اس کو انتہائی منحوس خیال کرتی ہیں۔

سبز شیرازی:- ایک قسم کا شیرازی کبوتر، جس کے اوپر کا حصہ سبز اور نیچے کا سفید ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:- سبز خرد دُمبہ، سبز بوٹی، سبز چپ، سبز پٹّا، سبز جوگیا اور سبز لکھی وغیرہ بھی کبوتروں کی قسمیں ہیں۔

سبز فام:- سبز رنگ، (کنایۃً) معشوق۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال

(سبز رنگ) سبز فام ان دنوں آتا ہے نظر ہر گرو
خواہ ہو شیخ پسر خواہ ہو فرزند مغل — مسیر

خزاں میں بھی نہیں اٹھتا جو مرغ حسن بہار
(معشوق) اسیر دام خط سبز فام ہوتا ہے — ملک

سبز قدم:- بدبخت، منحوس، وہ شخص جس کا کہیں آنا جانا منحوس ہو۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثل مصرعہ:- وکیل نے جوگن سے کہا کہ آج آپ ایسی سبز قدم آئیں کہ آج کوئی آدمی ہی نظر نہیں آتا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- چونکہ اہل فارس سبزہ بمعنی سیاہ اکثر استعمال کرتے ہیں اس وجہ سے یہ معنی ہو گئے اسی عمل پر عورتیں سبز پیرا اور سبز پیری بھی بولتی ہیں۔

سبز قدمی:- نحوست، بدبختی، آنے کی نحوست۔ اردو، صفت، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

جہاں بستے ہیں شیخ ان پر ہماری سبز قدمی سے
بہار آنے نہیں پاتی کہ وہ گلشن اجڑتے ہیں — نساخ لکھنوی

قول فیصل:- فارسی میں سبز قدمی اقدمی بروزن عربی آیا ہے۔

سبز قدمی:- بڑی منحوس عورت، شدت غم میں عورت زیادہ تر اپنے لیے کہتی ہے۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

مثل مصرعہ:- جھنجھلا کر کے آواز دی حضور کیوں لونڈی کو بچانے کو آتے ہیں! میں سبز قدمی اپنے وارث کو کھا گئی۔ میرا منہ دیکھنے کے لائق نہیں ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

سبز دُم:- مرغی کی قسم جس کے سر پر چوٹی اور دُم سبز ہوتے ہیں۔ اردو، مؤنث، رائج۔

سبزہ:- روئیدگی، نباتات، بناسپتی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع لگا تار جو ہزاروں برچھیاں سبزہ گلستاں کا — اثیر

سبزہ: ۶ نیل کنٹھ۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سبزہ: ۷ ہریاول، شادابی، تر و تازگی، طراوت۔ فارسی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سبزہ: ۸ ایک قسم کا سبز رنگ کا جواہر، زمرد، پنا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

سبزہ: ۹ بھنگ، بنگ، سبزی۔ اُردو، مذکر۔

بہتر تری شراب نہیں میری بھنگ سے
اپنا ہی سبزہ تیز ہے تیرے سرنگ سے — لااعلم

(فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سبزہ: ۱۰ ایک قسم کا آم، ایک قسم کا خربزہ۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سبزہ: ۱۱ کان کا ایک سبز رنگ کا زیور، سبز بندہ۔ اُردو، مذکر، متروک۔

پھر کسی کان کے سبزے سے لڑی آنکھ اپنی
پھر ہرا ہو گیا زخمِ جگر اچھا ہو کر — بحر

سبزہ: ۱۲ وہ گھوڑا جس کی سفیدی مائل بسیاہی ہو۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔
ع سبزہ ترس سمٹ کے بنا چاندنی کا پھول — مہذب
قولِ فیصل:۔ جلالؔ نے اس کا املا الف سے لکھا ہے جو اصولاً صحیح ہے۔ لیکن رسم الخط ہا کے ساتھ ہے۔

سبزہ: ۱۳ وہ سبزی جو داڑھی مونچھوں کے نئے بال نکلنے سے چہرے پر نمایاں ہوتی ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
ع سبزہ ہو غرق سیبِ زنخداں کی چاہ میں — مہذب

سبزہ آغاز: نوخیز، نوجوان۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اٹھتی کونپل ہو جوانی کا نیا ہے انداز
ہونٹ پتلے ہیں مسیں بھیگتی سبزہ آغاز — جانِ صاحب

سبزہ آغاز ہونا: رخسار پر سبزۂ خط نمودار ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

لب خلق پہ وہ حسن میں ممتاز ہوا تھا
سبزہ بھی ابھی خوب آغاز ہوا تھا — انیسؔ

سبزہ آنا: سبزہ آغاز ہونا، رخسار پر خط نکلنا۔ اُردو، مصدر، متروک۔

کس کے گلبرگِ لبِ شیریں پہ سبزہ آگیا
چیونٹیوں نے پر نکالے ہیں لسانِ عندلیب — بحر

سبزہ برسنگِ نروید چہ گنہ باراں را: نااہل قدرت کی فیاضیوں سے بہرہ مند نہیں ہوتا۔ فارسی، مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سبزۂ بیگانہ: خودرو سبزہ، وہ سبزہ جس کے اُگنے میں انسانی کوشش شریک نہ ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کاٹتے ہیں اپنے دیواں سے مضامینِ فحش کو
دور کرتے ہیں چمن سے سبزۂ بیگانہ ہم — اسیرؔ

سبزہ چمکانا: گھوڑے کو تیز دوڑانا۔

چرخ پر بجلی کی چال چلتے نظر آتا ہو
سبزہ چمکاتے ہلاتا ہوا برچھا بادل — محسن کاکوروی

(نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ تیز دوڑانے کے معنی میں چمکانا نہیں بولتے۔ گھوڑے کا چمکنا اس کی صفت نہیں بلکہ عیب ہے۔

سبزۂ خط: رخساروں پر بالوں کے اُگنے سے جو سبزی نمودار ہوتی ہے اس کو سبزۂ خط کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سبزۂ خط سے ہوا ہونے لگی سرخیِ لب
چمنِ حسن سے لال اُڑ گئے بن کر بلبل — محسن کاکوروی

سبزۂ خط نکلنا: رخساروں پر خط نکلنے کا آغاز ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مانندِ دانہ خال پہ ہم خاک میں ملے
نکلا نہ اس کا سبزۂ خط کھیت اب لیے — ناسخ

سبزۂ خوابیدہ: وہ سبزہ جو کسی قدر نکل کر خمیدہ ہو جائے، زمین پر گرا ہوا سبزہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دم گلگشت قیامت ہو صدائے خلخال
باغ میں سبزۂ خوابیدہ کو بیدار نہ کر — شعور

سبزہ رنگ: (معشوق کے لیے) سانولا سلونا، گندم گوں، گندمی رنگ۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔
قولِ فیصل:۔ کنایۃً معشوق کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

توتا چشمی سبزہ رنگوں پر ہے ختم
بے مروّت بے وفا یہ ذات ہے — امیرؔ

سبزہ رنگوں کی ہو یہ خاکِ مقرِ ناسخ
سبزہ رنگ اس لیے آتا ہے نظر گالوں کا — ناسخ

وہ سبزہ رنگ ہم سے گو دل کا سخت ہو وے
اپنی یہی دعا ہے وہ سبز بخت ہو وے — مروّت

سبزہ رَوندنا: ۱ سبز گھاس کو پامال کرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

روندتا ہوں سبزۂ رہ کی طرح وہ بوٹیاں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں جن کو کیمیا گر سیکڑوں — آتشؔ

سبزہ رَوندنا: ۲ باغ کی سیر کرنا، باغ میں گھومنا۔ اُردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

آخری چار شنبہ کو سب لوگ
روضہ کو سبزہ عید کرتے ہیں — مرزا صابر دہلوی

سبزہ زار، اِ مذ۔ وہ جگہ جہاں سبزہ کثرت سے ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہنستا تھا کوئی گل نہ لہکتا تھا سبزہ زار
کانٹا ہوئی تھی سوکھ کے ہر شاخ باردار — انیس

سبزۂ شمشیر، اِ مذ۔ وہ رنگت جو اصیل تلوار کے جوہر میں ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خنجر کو بھی ہو تمنا گل جراحت کی
جو اس کے سبزۂ شمشیر کی لہک دیکھیں — جگر

سبزہ لہکنا، ف ل۔ سبزہ کا سرسبز و شاداب ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سدا رنگ جینا چمکتا رہا
ہمیشہ یہ سبزہ لہکتا رہا — شاد

سبزہ لہلہانا، ف ل۔ نباتات یا سبز درختوں کا لہرانا۔ سبزہ کا سرسبز ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سبزہ اک جا پہ لہلہاتا ہے
پیچ سنبل کہیں پہ کھاتا ہے — شوق

سبزۂ نوخیز، اِ مذ۔ تازہ اگا ہوا سبزہ، وہ سبزہ جو نیا اگا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

چرخ اوّل ہو ستاروں سے زمیں گلشن
ہو زمیں سبزۂ نوخیز سے چرخ اوّل — قدر بلگرامی

سبز ہونا، ف ل (لازم) ہرا ہونا، سرسبز ہونا، پھولنا پھلنا، شاداب ہونا، ترو تازہ ہونا، رونق پکڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو کہ ظالم ہو وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہو کبھی شمشیر کا — ناسخ

سبز ہونا، ف ل۔ کرسی نشین ہونا، مقبول و مستجاب ہونا، مرتبہ اعلیٰ پانا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

عشق میں ہونے نہیں پاتے کسی عنوان سے
عزت و عار و حیا و شرم و نام و ننگ سبز — زکی دہلوی

سبزی، اِ مث۔ ہرا رنگ، ہراپن، سبز رنگت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف۔ تم نے بڑے دروازوں پر سفید رنگ تو پھیر دیا، لیکن جو سبزی جھلک رہی ہو اس کو کیا کروگے۔

سبزی، اِ مث۔ گھاس وغیرہ کی ہریالی، ہریاول۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سبزی، اِ مث۔ بقولات، بناسپتی، نباتات، ساگ پات۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

مستعملۂ مصنف۔ حکیم صاحب نے گوشت کو منع کر دیا ہے صرف سبزی کھانے کو بتایا ہے۔

سبزی، اِ مث۔ بھنگ، ایک نشے دار پتی کا نام، جس میں نشہ ہوتا ہے۔ اردو، مؤنث، نشے بازوں کی اصطلاح۔

مست تیرے پی کے سبزی سیر کو نکلے اگر
کیوں نہ پھر آئے نظر بازار کا بازار سبز — امیر مینائی

قول فیصل۔ اڑنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جیسے "اور کیا چانڈو پئیں، سبزی اڑائیں، افیون گھولیں، تاڑی چڑھائیں" (فسانۂ آزاد)

سبزی، اِ مث۔ وہ رنگت جو اصیل تلوار کے جوہر میں ہوتی ہے۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کمر باندھے ہوں مرنے پر تمنائے شہادت ہو
حسام یار کی سبزی سے گل پھولے تو جنت ہو — جگر

سبزی چھاننا، ف م (متعدی) بھنگ کا پینے کے واسطے چھاننا۔ اردو مصدر، نشے بازوں کی اصطلاح۔

قاضی سے جا کے دار قضا میں کوئی کہے
سبزی قلندروں کی ذرا چھان جائیے — امیر

سبزی چھننا، ف ل (کنایۃً) بھنگ پینا، بھنگ کا پینے کے واسطے چھانا جانا۔ اردو مصدر، نشے بازوں کی اصطلاح۔

جو ہو سبز رنگ ساقی کریں مدح اس کے خط کی
چھنے قدر آج سبزی یہ ہمیں چڑھی ہوئی ہو — قدر بلگرامی

سبزی فروش، اِ مذ۔ کنجڑا، ترکاری بیچنے والا، ساگ پات بیچنے والا۔ اردو مصدر، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بھنگ بیچنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

سبزی کا گھوڑا، اِ مذ۔ بھنگ کا پیالہ۔ اردو، دہلی کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

جو ہاتھ اپنے سبزی کا گھوڑا لگا
تو سلفے کا اور اس کو کوڑا لگا — انشا

سبزی گھٹوانا، ف م (متعدی) بھنگ پسوانا، پینے کے واسطے بھنگ تیار کرانا، بھنگ گھٹوانا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

زہر کھا جاؤں گا بازار سے لے کر ناچار
سبزی گھٹوا کے نہ اب ہاتھ سے دو چار پلا — نصیر دہلوی

قول فیصل۔ لکھنؤ میں بھنگ گھٹوانا بولتے ہیں۔

سبزی گھوٹنا، ف م (متعدی) بھنگ گھوٹنا، بھنگ پیسنا، بھنگ حل کرنا، نیز بھنگ پینا۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بھنگ گھوٹنا بولتے ہیں۔

سبزی منڈی، اِ مث۔ وہ جگہ جہاں سبز ترکاریاں بکتی ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

روز طراوت آنکھوں میں ہو دل میں چھائی ٹھنڈی ہے
یاد میں سبزہ رنگوں کے دل کیا ہو سبزی منڈی ہو — مروت

سبک کمیت، (تابع فعل) اسپ کے ساتھ، کُل طاک، ہمراہی میں، شمولیت میں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- دلی کی زبان ہے۔ اہلِ لکھنؤ زبر کے ساتھ بولتے ہیں۔

سِبْط :- نبیرہ، نواسا، بیٹی کی اولاد۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :- عربی میں پوتے، بیٹے کی اولاد اور قوم و قبیلہ کے معنی میں بھی ہے، جو بالعموم زبانوں پر نہیں۔ عام طور سے نواسے کے معنی میں اور خصوصیت سے حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہم السلام کے لئے سبطِ رسول، سبطِ نبی اور سبطِ پیمبر وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

ع سج گئے کوہ میں گھوڑے سے یہاں سبطِ پیمبر — تعشق
ع بیٹھے جو دھوپ میں فرمانے لگا سبطِ رسول — عشق

امام حسنؑ کو سبطِ اکبر اور امام حسینؑ کو سبطِ اصغر بھی کہتے ہیں۔

سب طرح سے :- ہر طرح سے حاضر، لڑنے پر تیار، ہر قسم کی لڑائی کے لئے تیار۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

گر قصدِ فساد وہ کریں گے
موجود ہوں سب طرح سے میں بھی — اختر (شاہ اودھ)

قولِ فیصل :- اس طرح کا ایک مفہوم یہ بھی ہے "جان و مال سے مدد کو تیار، ہر طریقے سے خدمت کو موجود، ہر حیثیت سے حاضر۔"

جب تم نے نہ کی ہماری خاطر
پھر بھی ہیں ہوں سب طرح سے حاضر — اختر (شاہ اودھ)

سِبْطَین :- (سبط کا تثنیہ) حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ سے مراد ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جس انجمن میں رہتے ہیں سبطینؑ جلوہ گر
رہتے ہیں بہ ادب کھڑے واں جھکائے سر — اوج لکھنوی

سَبْع :- سات (صفت)۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میزانِ قدر میں مرے مضمون تُل گئے
اب سبعہ معلقہ کعبہ سے کھل گئے — دبیر

قولِ فیصل :- سبعہ معلقہ سے مراد وہ سات قصیدے ہیں جو خانہ کعبہ میں سورۂ کوثر کے نزول سے قبل ٹنگے ہوئے تھے۔

سبع المثانی :- سورۂ الحمد۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :- اس کو سبع مثانی بھی کہتے ہیں۔ اس سورے میں مع بسم اللہ سات آیتیں ہیں چونکہ اس کو دو رکعتی نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے اس لیے سبع مثانی کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ چونکہ یہ سورہ دو مرتبہ نازل ہوا، ایک مرتبہ مکے میں اور دوسری مرتبہ مدینے میں اس لیے سبع مثانی کہلاتا ہے۔

سبع سیارہ :- عقدِ ثریا، پروین، سات ستاروں کا جھمکا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک سے ایک چڑھتی مہ پارہ
چرخِ خوبی کی سبع سیارہ — (بہشت گلزار)

سَبَق :- (۱) کتاب کا وہ حصہ جو ہر روز آگے پڑھا جائے، درس، تعلیم۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دی جان جب کہ عشق میں اُستاد ہو گیا
پختہ ہی سبق جو مجھے یاد ہو گیا — برق

قولِ فیصل :- عربی میں گھوڑ دوڑ اور تیراندازی میں شرط بدنا، سبقت، آگے بڑھنا، اور پیش روی کے معنی میں ہے جو بالعموم مستعمل نہیں۔ اس کی جمع اسباق کہنا غلط ہے کیونکہ درس کے معنی میں عربی نہیں ہے۔

سبق :- (۲) عبرت، سزا، تنبیہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- جیسا وہ سرکش تھا خدا نے ویسی ہی سزا بھی دی۔ اس کی خانہ بربادی دنیا کے لئے سبق ہے۔

قولِ فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے نصیحت، وعظ کے معنی میں لکھا ہے جو بالعموم مستعمل نہیں۔

سبق ازبر ہونا :- سبق زبانی یاد ہونا، سبق اچھی طرح یاد ہونا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- وہ لڑکا بڑا محنتی ہے اپنی کتاب کا ہر سبق اس کو ازبر ہے۔

سبق بر زبان ہونا :- سبق زبانی یاد ہونا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- اس کا حافظہ غضب کا ہے۔ کتاب کا ہر سبق بر زبان ہے۔

سبق بھول جانا :- سبق فراموش ہو جانا، یاد کیے ہوئے سبق کا ذہن سے محو ہو جانا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

تو اگر تمیز کا استاد ہے وحشت میں شعور
بھول جائیں سبق، لا تو اک بار بستا — شعور

سبق پڑھانا :- (۱) تنبیہ کرنا، سزا دینا، عبرت دینا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

سبق پڑھانا :- (۲) تعلیم دینا، درس دینا، سکھانا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

دل سے سب کچھ بھلا دیا تم نے
سبق ایسا پڑھا دیا تم نے — داغ

سبق پڑھانا :- (۳) (کنایۃً) پٹی پڑھانا، بہکانا، فریب دینا، رستہ بتانا، احمق بنانا۔ اردو صفت

فصیح، رائج۔

اپنی اُستادیاں دُنیا نے دکھانے کے لئے
یوں سبق ہم کو پڑھائے ہیں کہ جی جانتا ہے — لا اعلم

سبق پڑھنا، (کنایۃً) کسی سے کچھ سیکھنا، درس لینا، کتاب کا کوئی حصّہ پڑھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلمِ شبیر رسولِ خدا ہے
کہیں ایسا سبق کب خوب پڑھا ہو — عشق

سبق پڑھے نہ ہونا، بالکل ناواقف ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مجز بیاں بھی ہو تو نہ گردن ہلائیں وہ
تحسین و آفریں کا سبق وہ پڑھے نہیں — شعور

سبقت، ع۔ پیش روی، آگے بڑھنا، پیش قدمی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پہ روئے وصل میں منھ رکھ کے روئے یار پہ ہم
کر لے گئے سبقت ابرِ نوبہار پہ ہم — امیر

قولِ فیصل۔ فارسی والوں نے بسکون بائے موحدہ استعمال کیا۔ اہلِ ہند نے بھی اس کی تقلید کی ہے جو صحیح اور رائج و فصیح ہے۔

ہو گئے خشک اہلِ نار ایسی حرارت لے گئے
دل جلے تیرے جہنم پر بھی سبقت لے گئے — نوشتی

سَبقت، ع۔ پہل، ابتدا، شروعات۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جلدی و خا میں شیوۂ آلِ نبی نہیں
سبقت کبھی ہمارے بزرگوں نے کی نہیں — مونس

قولِ فیصل۔ برتری، فوقیت، بڑائی، شرف اور ترجیح کے معنی میں بھی رائج و فصیح ہے جیسے: چونکہ مولانا نے مصر و عراق سے سندِ اجتہاد حاصل کی ہے اس لیے تمام معاصرین پر اُن کو سبقت حاصل ہے۔

سبقت کرنا، ل۔ (متعدی) پہل کرنا، ابتدا کرنا، شروع کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بھلا دیکھیں تو گو بازی میں سبقت کون کرتا ہے
اِدھر ہم بھی ہیں توسن پر اُدھر وہ بھی ہیں توسن پر — آتش

سبقت کرنا، ل۔ آگے بڑھنا، پیش قدمی کرنا، آگے جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سبقت جو زندگی میں سکندر سے کی تو کیا
اے خضر تو پیچھے مرگ کی منزل میں رہ گیا — آتش

سبقت لے جانا، آگے بڑھ جانا، شرف حاصل کرنا، بڑھ جانا، فوقیت لے جانا، غالب آجانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ پڑتے ہی قرار و صبر و طاقت لے گئے
خالِ مشکیں دلبری میں گورے سبقت لے گئے — آتش

سبق حفظ کرنا، سبق زبانی یاد کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مکتب میں غم کے حفظ کیا آہ کیا سبق
رہتا ہر یاں زبان پہ مطلب کتاب کا — خواجہ وزیر

سبق دیکھنا، سبق کا مطالعہ کرنا، اپنے طور پر سبق کو گہری نظر سے پڑھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف۔ جو سبق پڑھنا ہوا کرے اسے پہلے دیکھ لیا کرو۔

سبق دینا، ل۔ (متعدی) درس دینا، تعلیم دینا، سکھانا، کتاب میں آگے پڑھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف۔ کل مولوی صاحب نے جو سبق دیا تھا اس کو خوب اچھی طرح یاد کرو۔

سبق دینا، ل۔ (کنایۃً) تنبیہ کرنا، متنبہ کرنا، سزا دینا، عبرت دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف۔ ہٹلر کی موت نے دُنیا کو سبق دیا کہ طاقت پر گھمنڈ کبھی نہیں کرنا چاہیے۔

سبق دینا، ل۔ (کنایۃً) دھوکا دینا، فریب دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تمھاری بے وفائی ہم نہ بھولے ہیں نہ بھولیں گے
دیا ہے وہ سبق تم نے کہ اب تک یاد کرتے ہیں — جلیل

سبق رواں ہونا، سبق دہرایا دہرانا کہ بے تکلف سنا دیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اس بحرِ حسن نے جو کیا آج امتحان
اطفالِ اشک کو سبق اپنا رواں تھا — منیر

سبق سمجھنا، کتاب میں لکھی ہوئی عبارت کا مفہوم سمجھنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

کتابِ عشق کے الٹے ورق اوّل سے آخر تک
مگر سمجھے نہ ہم اس کا سبق اوّل سے آخر تک — داغ

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر مطلب سمجھنا بولتے ہیں۔

سبق لینا، ل۔ سبق پڑھنا، درس لینا، سیکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

لیتا ہوں مکتبِ غم دل میں سبق ہنوز
لیکن یہی کہ رفت گیا اور بود تھا — غالب

سبق لینا، ل۔ کچھ سیکھنا، عبرت حاصل کرنا، سبق حاصل کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف۔ آپ کو اس کارروائی سے سبق لینا چاہیے۔

سبق ملنا، ل۔ نصیحت حاصل ہونا، عبرت ہونا، عبرت حاصل ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اب بھی ہیں ایسے لوگ کہ ان سے سبق ملے
دل مردہ ہو تو زندہ مثالوں کو دیکھیے — عزیز

سبق ملنا :۔ سزا ملنا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔
مثال مصرف :۔ مجرم کو خواہ اس نے وہ جرم پہلی ہی مرتبہ کیا ہو کچھ نہ کچھ سبق تو ملنا ہی چاہئے ورنہ وہ دلیر ہو جائے گا۔

سبق ہونا :۔ سبق کا پڑھایا جانا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

میں سادہ دل آزردگی یار سے خوش ہوں
یعنی سبق شوق مکرر نہ ہوا تھا — غالب

سبق ہونا :۔ عبرت ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اس محل پر "سبق لینا" ہی مستعمل ہے۔

سُبُک :۔ (بفتح اول و ضم دوم) ہلکا، خفیف، گراں اور سنگین کی ضد۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
مثال مصرف :۔ ڈاکٹر ٹامسن جو علم کسٹری میں یدطولی رکھتے تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہوا پانی سے ۱۶ھ حصے اور پلے سے ۰۰۰ا حصے سبک ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل :۔ اہل ہند بضم اول و دوم بولتے ہیں۔

سُبُک :۔ تیز، چست، چالاک، جیسے، سبک دست۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اس معنی میں تنہا مستعمل نہیں۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کے بولا جاتا ہے۔ جیسے سبک گام (تیز گام) وغیرہ۔

سُبُک :۔ (کنایۃً) بے حرمت، بے وقعت، حقیر، ذلیل، رسوا، بے وقار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہیں بے اعتدالیوں سے سبک سب میں ہم ہوئے — غالب

سُبُک :۔ بے تعلق، آزاد۔ فارسی، صفت (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اردو میں یہ معنی مستعمل نہیں۔

سبک پشت :۔ مجرد۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سُبُک :۔ نازک، لطیف۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سب کا بھلا کرے :۔ فقیروں کا دعائیہ فقرہ۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شکر ہے داغ کامیاب ہوا
حق تعالیٰ بھلا کرے سب کا — داغ

سب کا سب :۔ (تابع فعل) کل، تمام، سراپا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ہے دوست دشمن سب کے سب ہیں رفیق مثل نسیم — ناسخ

سبک بار :۔ وہ شخص جس کے سر پر کوئی بوجھ نہ ہو، جس کے بوجھ ڈالا (کنایۃً) فارغ البال، مجرد، اکیلا، ہلکا پھلکا۔ فارسی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

قاتل نے میرے سر کو اتارا ہزار شکر
بار گراں سے خوب سبک بار ہو گیا — مجید

سبک بال :۔ سبک بار۔ فارسی، صفت۔

اس تیزی سے آئے وہ سبک بال
براق کی نسبت
پیچھے رہیں کاتبان اعمال
محسن کاکوروی (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اس محل پر اردو میں سبک بار ہی مستعمل ہے۔

سبکتگین :۔ سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام جو غزنی کا بادشاہ تھا۔ فارسی، مذکر۔

سب گئے کاشی گئے تو ہنڈیا کس نے چاٹی :۔ یہ مثل اس وقت بولی جاتی ہے جب سارا جتھا دیانت داری کا دعویٰ کرے اور نقصان ہو جائے۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

سبک جان :۔ سبک بار۔ فارسی، صفت، دہلی کی زبان۔

تو فراغت ہو گئی کیسا سبک جاں ہو گیا
چاک دامن ہو گیا ٹکڑے گریباں ہو گیا — نسیم دہلوی

سب کچھ :۔ سب چیز، ہر ایک، سب۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

اس وہم کی انتہا نہیں ہے
سب کچھ ہے مگر خدا نہیں ہے — عزیز لکھنوی

سبک خیز :۔ چست و چالاک، تیز رفتار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
قول فیصل :۔ چستی و چالاکی اور تیز رفتاری کے معنی میں سبک خیزی بھی فارسی، مونث، رائج، فصیح ہے کیونکہ بیاں ہو اس کی سبک خیزیوں کا حال

ضرب تیز قدم سے عارض گل ہو کہیں دلال — دبیر

سبک دست :۔ ہاتھ کے کاموں میں جلدی کرنے والا، جلدی کام کرنے والا، تیز دست، پھرتیلا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل :۔ اس محل پر "تیز دست" زیادہ بولتے ہیں۔ ہاتھ کی پھرتی، چابک دستی اور تیزدستی کے معنی میں "سبک دستی" بھی کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔ اس کی اردو جمع "سبک دستیاں" ہے۔

جنوں کی سبک دستیوں کی قسم ہے
نہ چھوڑوں گا گردن پہ تار گریباں — ممنون

ان معنی میں بھی "تیز دستی" زیادہ مستعمل ہے۔

سبک دوش :۔ سبک بار، جس کے پاس کوئی بوجھ نہ ہو، ہلکا پھلکا، آزاد، مجرد، بے تعلق، فارغ، بری الذمہ، فرصت پانے والا، فرصت پایا ہوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
قول فیصل :۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا مصرف ہے جیسے :۔ "خیر خدا نے ان سے تو

سبک دوش کیا۔ (توبۃ النصوح)

بار احباب پہ لاشہ نہ ہوا شکر خدا
ہم بھی رخصت کیے جیتے وہ بھی سبک دوش ہوئے — جلالؔ

کاندھا ابھی جنازے کو دینا ہے جان من
کیا کاٹ کر سر آپ سبک دوش ہو گئے — امیرؔ

آزادی اور بے تعلقی کے معنی میں، 'سبک دوشی' بھی رائج و فصیح ہے۔

سبک رَو، سبک رفتار۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

باغ عالم میں سبک رو ہوں جو شمل بوئے گل
ہیں پرِ پارہ جہاں کے ترے رفتاروں پہ بن کھونگی — شادؔ

سبک رُوحی، طبیعت کی لطافت۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

سبک روحی یاروں کو دکھلاؤں میں
گرہ ہو کے غنچے سے اُڑ جاؤں میں — محسن کاکوروی

سبک رَوی، برق رفتاری، رفتار کی تیزی۔ فارسی، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع ایسی سبک روی ہو کہ آواز پا نہیں — ادیبؔ

قولِ فیصل، انھیں معنی میں سبک سیر اور سبک عنان بھی مستعمل ہے۔ جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
یہ تمام الفاظ زیادہ تر گھوڑے کی صفت میں بولے جاتے ہیں۔

سبک سار، سبک سر، بے وقار، کم قیمت۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل، صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ کلمہ سار ترکیباً ان معنوں میں مستعمل ہے۔ کثرت جیسے کوہسار، چشمہ سار۔ پُر (بھرا ہوا) شرمسار، مثل مانند خاکسار، شاخسار۔ ظرف جیسے نمک سار (نمک کی جگہ) زائد جیسے رخسار، سر کا معروف بمعنی سنگ سار کرنے کے سر والا، نگوں سار یعنی نگوں سر۔

سبک سار ہو جانا، بے وقعت ہو جانا، بے وقار ہو جانا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مصدرِ مصرف، دستِ جنوں سے گریباں دری کی نمائش کی گئی، گٹھری بغچے کے کھولنے باندھنے سے سبک سار ہو گئے۔ (انشائے سرور)

سبک ساری، ہلکا پن، چھچھورا پن، خفت، ذلت۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سبک سر، کمینہ، اوچھا، کم حوصلہ، احمق۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو — غالبؔ

قولِ فیصل، کمینہ پن اور حماقت کے معنی میں سبک سری بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

سبک عنان، تیز جانے والا گھوڑا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سبک کرنا، ہلکا کرنا، شرمندہ کرنا، خفیف کرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اٹھا کے بزم میں اپنی سبک نہ کر اتنا
نہ لے اڑیں کہیں ظالم مرے حواس مجھے — داغؔ

رگ رگ سے لی نبض رواں گل کے بدن کو
لالے نے کیا لعل کے سبک، لعل یمن کو — دبیرؔ

سبک گام، تیز رفتار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

لی باگ تو اشہب سبک گام
تھا صبح بہار کشور شام — محسن کاکوروی

قولِ فیصل، زیادہ تر گھوڑے کی صفت میں ہی مستعمل ہے۔

سبک گزرنا، عمر کا آرام کے ساتھ گزرنا۔

کیا سبک عالم میں گزری جب تلک زندہ رہا
سچ جو پوچھو تو یہیں تک ہو تھی میں تھا گراں — قدیمؔ (نوراللغات)

قولِ فیصل، اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سبک مغز، کم عقل۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مصدرِ مصرف، معصیت تو تب ہی ہوتی ہے کہ جب تیز طبع جوان عورت کی کسی افسردہ دل اور سبک مغز مرد کے ساتھ شادی ہو اسے بے طوطی دا باز غ قفس کرد۔ (فسانۂ آزاد)

سُبَکنا، سسکی بھرنا۔ اُردو، دلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل، صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا تلفظ بفتح دوم کیا ہے اور اس کے معنی بچوں کا روتے وقت سبکیاں بھرنا اور سبکیاں لینا لکھے ہیں۔ اور اس لفظ کو ہندی نیز اہل ہنود کی زبان قرار دیا ہے۔
بہرحال اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سب کو ایک آنکھ دیکھنا، سب کو ایک نظر دیکھنا، سب کو یکساں سمجھنا، کسی کے ساتھ خصوصیت یا طرف داری نہ کرنا۔

خورشید وار دیکھتے ہیں سب کو ایک آنکھ
روشن ضمیر ملتے ہیں ہر اک نیک و بد سے ہیں — ذوقؔ (نوراللغات)

قولِ فیصل، اہل لکھنؤ 'سب کو ایک نظر سے دیکھنا' بولتے ہیں۔

سب کو ایک لاٹھی ہانکنا، ہر ایک سے یکساں برتاؤ کرنا۔ بغیر تمیز درجے اور مرتبے اور رتبے کے یا حیثیت کے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل، عوام لکھنؤ 'سب کو ایک لاٹھی سے ہانکنا' بولتے ہیں۔

سبک وضع، بد وضع، اوچھا۔ فارسی،

صفت، متروک۔

ع بار خاطر ہو سبک مضموں سے رسم اختلاط — رشک

سبک کوئی: ہر شخص، ہر ایک۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

میر تھے زندگی میں سب کوئی
قبر پر کیوں نہ آئے اب کوئی — میر (نور اللغات)

قول فیصل: عورات لکھنؤ میں اب بھی رائج ہے۔

سب کہنے کی باتیں ہیں: فضول باتیں ہیں، بناوٹ کی باتیں ہیں، اصلیت کچھ نہیں ہے۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

گلا کرتے ہیں معشوقوں پہ آنا حضرت دل کا
نہ آتے ہیں نہ جاتے ہیں یہ سب کہنے کی باتیں ہیں — جلیل

سبک ہونا: ہلکا ہونا، موزوں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: جیسے یہ کان کے بُندے بہت پسند ہیں۔ نہایت سبک اور خوش نما ہیں۔

سبک ہونا: فارغ ہونا، بری الذمہ ہونا، آزاد ہونا۔ اردو مصدر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس محل پر سبک دوش ہونا بولتے ہیں۔

سُبک ہونا: بے وقعت ہونا، ناقص ہونا، ہلکا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

موزونی کلام میں ہیں لاکھ حسن و قبح
مضموں سبک ہو بندش لفظ ثقیل ہے — شعور

سبک ہونا: خفیف ہونا، حقیر ہونا، بے وقار ہونا، نظروں سے گرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہائے سبک ہونا یہ میرا ذوق شوق سے محفل میں
وہ تو نہیں سنتا، دل دے کر میں ہی باتیں کرتا ہوں — میر

قول فیصل: تکمیل فعل کے لیے ہو جانا کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

کی شکست اس دل نے یاں تک بزم خوباں میں کہ آہ
ہو گیا آخر سبک سب کی نظر میں بیٹھے بیٹھے — جرأت

سب کہیں: ہر جگہ۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: سب کہیں یہی طریقہ ہے کہ پہلے اچھا ہوتا ہے پھر سانچق۔ اس میں نئی بات کون سی ہے۔

سَبُکی: ہلکا پن، گرانی کی ضد۔ فارسی، مؤنث۔

قول فیصل: اردو میں بضم اول و سکون دوم (سُبکی) مستعمل ہے جو فصیح ہے۔

ع سبکی سے آسماں پہ گیا یہ ہلال — اوج

سُبکی: خفت، ذلت، رسوائی، شرم کی بات، بے عزتی، ناقدری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: پھر پچھتائے گی بھی نہ بنے گی سب میں سبکی ہوگی۔ (کاظمی از سرشار)

قول فیصل: فارسی میں سَبُکی ہے۔

سُبکی: صفائی، مشاقی، نزاکت، نازکی، جیسے اس کاریگر کے ہاتھ میں بڑی سبکی ہے۔ اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس محل پر کہتے ہیں، اس کا ہاتھ بڑا سبک ہے۔

سِسکی: ہچکی، سسکی، روتے وقت اوپر کی سانس جھٹکے کے ساتھ لینے کی ہیئت۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

سبکیاں بھرنا، سبکیاں لینا: ہچکیاں لینا، سسکیاں بھرنا، رونے کے بعد یا رونے میں ہچکیاں لینا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں: "لکھنؤ میں دونوں لفظ مستعمل ہیں۔ مگر محل استعمال میں فرق ہے۔ سبکیاں شیر خوار بچوں کی ہچکیوں تک محدود ہے، رونے کے بعد آئیں یا اور کسی سبب سے آئیں، ہچکیاں تو عالم نزع میں بھی آتی ہیں۔ ماں وہم مانتی ہے اور تا کہ اس کا شائبہ بھی نہ آنے پائے، بچے کی ہچکی کو سبکیاں کہتی ہیں۔ دودھ پینے کے بعد بچے کو جو ہچکیاں آتی ہیں ان کو 'بھٹیاں' (بجبر اول) کہتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ سبکیوں کا استعمال شیر خوار بچے تک محدود ہے اس کے علاوہ ہچکیاں یا سسکیاں کہتے ہیں۔"

مؤلف مہذب اللغات کو مؤلف فرہنگ اثر سے اختلاف ہے۔ عورات لکھنؤ 'سبکیاں' بالکل ہی نہیں بولتیں۔ شیر خوار بچوں کو دودھ پینے کے بعد جو ہچکیاں آتی ہیں صرف انھیں 'بھٹیاں' کہتی ہیں۔

سُبکی ہونا: (لازم) خفت ہونا، ذلت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سبکی ہوئی نصیب بڑے بول بول کے
یاں آپ مستعد ہوئے تلوار تول کے — وحید

قول فیصل: تکمیل فعل کے لیے 'سبکی ہو جانا' بھی مستعمل ہے۔

سب کے داتا رام: خدا سب کا رزاق ہے۔ ہندی، مثل، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: زیادہ تر یہ دوہا پڑھتے سنا ہے

اجگر کرے نہ چاکری پنچھی کرے نہ کام
داس ملوکا یوں کہے سب کے داتا رام

سب گنوں پورا: لائق، ہوشیار۔ (فقرہ) لڑکا اللہ رکھے سب گنوں پورا ہے۔

اگر بیزی ناری سب پڑھا ہوا ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سب گنوں پوری کوئی نہ کھو لنڈوری۔ چالاک اور عیار عورت کی نسبت بولتے ہیں۔ مثل۔ (فقرہ) اچھی اور منہ ہی منہ بڑبڑاتی ہوئی سب جھی ہوئی۔ سب گنوں پوری کوئی نہ کھو لنڈوری۔ اتنا کچھا نے دیا تھا مگر کچی کہاں جاتی وہ تو جل ہما میں تھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ فسانۂ آزاد میں یہ مثل یوں ہے۔ اللہ آپ تو خواہ بہ چڑھ گئے؟ انھوں کا منہ کمیت سب گنوں پوری تھیں کون کہے لنڈوری۔

اب لکھنؤ کی عورتیں بالعموم اس شخص کے لیے جو ہر طرح کی برائی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے مرد کے لیے۔ سب گن پورے کوئی نہ کہے لنڈورے۔ اور عورتوں کے لیے۔ سب گن پوری کوئی نہ کہے لنڈوری۔ کہتی ہیں۔

سَبَل ۔ (بفتحتین) آنکھوں کی ایک بیماری جس میں آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں، پلکوں میں اندر کی طرف بال پیدا ہو جاتے ہیں جن کے گڑنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ آنکھ کی رگیں سرخ اور موٹی ہو جاتی ہیں۔ اور آنکھ سے کیچڑ اور پانی بہا کرتا ہے۔ آشوب چشم۔ عربی۔ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خنجر سے لڑتا ہے مجھے روگ سبل کا
اے چشم تو اک پل نہ تھے اشک کا ڈھلکا شاد لکھنوی

سُبُل ۔ سبیل کی جمع، روشن راہیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُنبل ۔ ۔ زلف زنی۔ ہندی، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ سابر اور کسی کے ساتھ سابر بھی کہتے ہیں۔

سب ملیں پر لنگوٹیا نہ ملے ۔ پرانے دوست سے جو سب جانتا ہے ڈرنا چاہیے۔ (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قول فیصل۔ اب بالعموم مستعمل نہیں۔

سُبُو ۔ (بضم اول و نیز بفتح اول) گھڑا، مٹکا، ٹھلیا، صراحی، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے
پختہ ہوا سبو جو مرا خام ہو گیا ذوق

سبو چہ ۔ چھوٹا گھڑا، فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

جلدی سے اک مٹکا سبو چہ خام
پانی لگتے ہی گھل ہو جائے تمام (رشتۂ گلزار)

سبو دان ۔ ایک قسم کا ظرف جس پر گھڑا اور صراحی رکھتے ہیں جو زیادہ تر تانبے کا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سَبُوس ۔ بھوسی، بجوکر، فارسی، مؤنث، اطبا کی اصطلاح

سَبّ و شَتم ۔ (سب، گالی، شتم، گالی) گالی دینا، برا بھلا کہنا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ "کرنا" کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

سَبھا ۔ مجلس، جلسہ، جماعت، محفل، بزم، انجمن۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

جب کیا رقص کا اس نے آہنگ
راجا اندر کی سبھا ٹوٹ گئی ناظم

آبرو بخشی سبھا میں اس نے اُجیالا کیا
قطرۂ زر دا پنا دے گلگیر کو نذرانۂ شمع جگر

سبھا اُجاڑ ۔ وہ شخص جس کے پہونچتے ہی لوگ محفل سے اُٹھا اُٹھ کے چلے جائیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مثل صرف۔ کم بخت نے آتے ہی ایک ایسی بات کہہ دی کہ براتیوں میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ سارے مہمان اٹھا اٹھ کے چلے گئے اور خود سبھا اُجاڑ بیٹھا رہا۔

قول فیصل۔ اسی محل پر سبھا بگاڑ بھی بولتی ہیں۔

سب ہاتھ لیے بیٹھے ہیں ۔ تمہارے بغیر کسی نے کھانے میں ہاتھ نہیں ڈالا، سب انتظار کر رہے ہیں۔ اردو، عورات دہلی کی زبان۔

سُبھاؤ ۔ عادت، خو۔ ہندی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

پنیکوں کا دیکھا ہے ہم نے سبھاؤ
کہ کہتے ہے دونا جوانی کا بناؤ میر حسن

شُبھ گھڑی ۔ ساعت سعید، مبارک گھڑی۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

مثل صرف۔ سنا ہے کہ حسن آرا کے ساتھ تمہارا نکاح ہونے والا ہے اللہ مبارک کرے شبھ گھڑی بیاہ ہو۔ (فسانۂ آزاد)

سبھوں ۔ سب کی جمع۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثل صرف۔ غرض ان سبھوں نے آ کر لقا کو سجدہ کیا اور عرض کی کہ ہم سب جانبازی و جاں نثاری کو حاضر ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

سبھی ۔ "سب ہی" کا مخفف، ہر ایک، ہر شخص۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

کہوں حال دل تو کہیں اس سے حاصل
سبھی کو خبر ہے سبھی جانتے ہیں داغ

ہے ہم سبھی بھائی تھے اک تو ہی صاحب خانہ تھا درد

سبھی کچھ ۔ سب کچھ، کل، تمام۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

تجھ سے مانگوں میں تجھی کو کہ سبھی کچھ مل جائے
سو سوالوں سے یہی ایک سوال اچھا ہے　　　امیر

سُبیتا ۱ مذ۔ بندوبست، انتظام۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ میں ابھی شادی نہیں کر سکتی، اس لیے کہ ابھی کچھ سبیتا نہیں ہے۔

قولِ فیصل۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

جس کو چوٹ پڑا سبیتا
(کرنا) اپنا اپنا کیا سبیتا　　　عاشق

ابھی ہم تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔
(ہونا) جب سبیتا ہو جائے گا اطلاع کرا دیں گے۔

سُبیتا ۲ مذ۔ فرصت، چھٹی، وقت، مہلت۔ ۲۔ اطمینان، خاطر جمع، تسلی، تسکین۔ ۳۔ افاقہ، فائدہ، کمی۔ ۴۔ امن، چین، راحت، آرام، سکھ، آسائش، آسودگی۔ ۵۔ فراغت، انفراغ۔ ۶۔ خلوت، تنہائی، علیحدگی۔

نہیں ملتی ہے فرصت غیر سے گھر سے ہی رہتے ہیں
کہوں کچھ حال دل بس ہو جو ذرا اتنا سبیتا ہو
جرأت　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اُردو سے ان معنی کا کوئی تعلق نہیں صرف دیہاتیوں اور اہل ہنود جہلا کی زبان کو۔

سَبِیل ۱ مؤ۔ راہ، سڑک، راستہ، راہ، روش۔ عربی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے خضر کوئی سبیل عشق نا ہموار ہے
ایک گنبد دل کی ہے جس میں راہبر ملتی نہیں　　　ارشد

سَبِیل ۲ مؤ۔ بندوبست، صورت، طریقہ، شکل، فریقہ، وسیلہ، مطلب، تدبیر۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ کرنا اور نکلنا کے ساتھ صرف ہے۔

واں کے جانے کی کوئی سبیل کوئی
کر لے پیدا ارے دلیل کوئی　　　(وحشت گلزار)
(۲) کچھ نکال اپنے لیے ذوق نکلنے کی سبیل　　　ذوق

سَبِیل ۳ مؤ۔ وہ پانی، دودھ یا شربت جو عام طور سے بہ نظرِ ثواب پلایا جائے۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رونا ہمارا دیکھ کے کہتے ہیں اہل دل
کیا تعزیت پہنچتی ہے اس کی سبیل سے　　　جگر

سَبِیل ۴ مؤ۔ وہ جگہ جہاں پانی، دودھ یا شربت عام طور سے پلایا جاتا ہو۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

(۲) پیاسا ہوا، ہر سبیل شہیدوں کے نام کی　　　(رلا اعلم)

سبیل پکارنا۔ سبیل رکھنے والے صدا دیتے ہیں کہ سبیل پی لو۔ سبیل کا اعلان کرنا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سبیل پلانا۔ بلا قیمت و بلا معاوضہ پانی یا شربت پلانا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال

بھر کے مشکیں آنسوؤں کی اب پلا دیجیے سبیل
مر گئے ہیں پیاس سے کانٹے زبان خار میں　　　ناسخ

سبیل رکھنا۔ کسی جگہ پر پانی اور آبخورے وغیرہ رکھنا کہ راہ گیر پانی پئیں۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کیفیتیں ہیں فیض جناب امیرؑ کی
رکھی سبیل بادۂ خمِ غدیر کی　　　منیر لکھنوی

قولِ فیصل۔ زیادہ تر حضرت امام حسین علیہ السلام کے نام پر ایامِ عزا میں سبیل رکھی جاتی ہے تاکہ پیاسے سیراب ہو سکیں۔

سبیل کھلنا۔ سبیل کا رکھا جانا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تیز گرمی پڑتے ہی پہلی مئی سے سبیل کھل گئی۔ اب یہ اداخر جون تک رہے گی۔

قولِ فیصل۔ جب پانی پلانے کا سلسلہ ختم ہوتا ہے تو اسے سبیل بند ہونا کہتے ہیں۔

سبیل لگانا ۱ مص۔ سبیل رکھنا۔ اُردو، مصدر، متروک

میدان حشر میں پلے زردان تشنہ کام
پیر مغاں سبیل لگا دے شراب کی　　　محسن کاکوروی

سبیل لگانا ۲ مص۔ وقف کر دینا، اپنی کر کے نذر کرنا۔ بازاری زبان۔　　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سبیل لگی ہونا۔ سبیل رکھی ہونا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

کیا بھرے کد سے گے ہر دو پر لگی ہوئی
پیاسو سبیل ہے کہ سر کوثر لگی ہوئی　　　داغ دہلوی

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ سبیل رکھی ہونا ہی زیادہ بولتے ہیں۔

سبیل ہونا۔ صورت پیدا ہونا، راہ نکلنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس طرح کی طبیعت علیل ہوئی، قرض تمام ہوا مگر صحت کی سبیل ہوئی۔　　　(انشائے مسعود)

سِپّا ۱ مذ۔ ڈھب، ڈھنگ۔ جیسے: تم نے ان کے ہاں اچھا سپا لگایا۔ ۲۔ نشانہ، ہدف۔ جیسے: کیا سپّا بیٹھا ہے۔ ۳۔ ٹپّہ، ڈر، مار۔ ۴۔ فاصلہ، مسافت، دوری، بُعد۔ ۵۔ سُراغ، کھوج، پتہ۔ ہندی، مذکر۔　　　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں: لکھنؤ میں بجائے سین کے شین سے شپّا (دوما) بولتے ہیں۔ پنجاب میں سپّا اور شپّا دونوں رائج ہیں۔ سپّا لکھنؤ کی زبان کبھی نہیں رہی۔ ہاں شپّا (ارا)

عوام لکھنؤ کی زبان تھی، وہ بھی اب بہت کم ہے۔

سَپاٹ :- چورس، مسطح، برابر، ہموار، وہ چیز جو گھس کر یکساں ہو جائے۔ اردو، صفت، غیر فصیح، لغت۔

تختۂ آب چمن رکوں نہ نوائے سپاٹ
یاد آئے مجھے جس دم وہ تگ پوڈ کا گھاٹ مصحفی

سَپاٹا :- دوڑ، جھپٹ۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

ع گیا اک سپاٹے میں کوسوں نکل دولت راے شوق

سَپاٹا :- ۲ سیر تماشا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- صرف سیر کے ساتھ ملا کے "سیر سپاٹا" بولتے ہیں، جو عوام کی زبان ہے۔

سپاٹا بھرنا :- چھلانگ مارنا، اڑ جانا، جلد جلد بڑھنا، تیز رفتاری سے جانا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مثل صرف :- "باز وہ جنگلوں میدانوں کا سپاٹا بھرتا، دریاؤں کی سیر کرتا، ایک پہاڑی کے دامن میں جا ٹھہرا"۔ (مجموعۂ تکمیل میرٹھی)

قولِ فیصل :- عوام انھیں معنوں میں سپاٹا لگانا اور سپاٹا مارنا بھی کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

سَپار :- مذکر، خشفہ، قضیب کی ٹوپی۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ عوام لکھنؤ اس محل پر "سپاری" بولتے ہیں۔

سپارہ :- سیپارہ کا مخفف، قرآن کا پارہ۔ فارسی، مذکر، فصیح و رائج۔

مثل صرف :- یہ ایک عام قاعدہ ہے بچے کو بغدادی قاعدے کے بعد سپارۂ عم ہی پڑھاتے ہیں۔

قولِ فیصل :- صاحب قاموس الاغلاط نے لکھا ہے کہ "اردو میں ہر ایک حصے کو سپارہ کہنے لگے جو غیر فصیح ہے، آیہ صحیح نہیں ہے۔ عام طور سے قرآن کے ہر حصے کو پارہ ہی کہتے ہیں۔ سیپارہ صرف سیپارۂ عم کہلاتا ہے"۔

سُپاری :- ڈلی، چھالیا۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

اپنے صاحب کے کف دست کو دل کیجیے زمیں
اور اس گنجی سپاری کو سویدا کیجیے غالب

قولِ فیصل :- کمی کے ساتھ دیہاتیوں کی زبانوں پر ہے۔ وہ بھی کبھی کبھی سپاری بھی بول دیتے ہیں۔ فارسی میں بکسر سین بپاری ہے۔

سُپاری، سپیاری :- مذکر، اسی معنی میں لکھنؤ میں سپارا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- صاحب فرہنگ آخر لکھتے ہیں کہ "خدا رحم کرے لکھنؤ کی زبان پر، یہاں بھی سپاری کہتے ہیں۔ گو جلال نے سپیاری لکھا ہے۔ پلیٹس میں 'سپارا' بھی علاوہ سپاری کے لکھا ہے مگر لکھنؤ اس کا حقدار کیونکر ہو گیا۔ فیلن میں بھی سپاری اور سپارہ (بجائے سپارا) دونوں درج ہیں۔ اور ایک شعر بھی جس میں لفظ سپاری کو بطور ریختا پیش کیا ہے۔

تنبولن کی لڑکی سے کیجے نہ یاری
دکھا کر سر و تا کتر لے سپاری"

بہر حال 'سپارا' یا 'سپیاری' لکھنؤ کی زبان نہیں۔ عوام لکھنؤ سپاری ہی بولتے ہیں۔ توپیا بھی کہہ دیتے ہیں۔

سپاس :- شکر، ستائش، اظہارِ احسان مندی، تعریف، شکر گزاری۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتوں کی زبان۔

کیجیے بیاں سرورِ تپ غم کہاں تلک
ہر مو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہو غالب

سپاس نامہ :- ایڈریس، تحریری شکریہ جو کسی معزز عہدے دار کے رخصت یا تبدیل ہوتے وقت اس کی کارگزاری کے منت پذیر ہونے میں دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سپا لڑانا :- دشمنی اٹھ جانا، ڈھنگ ڈالنا، ڈھب لگانا، پیری جمانا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- بہت کمی کے ساتھ عوام لکھنؤ کبھی کبھی سپا لڑانا بول دیتے ہیں، صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا لازم سپا لڑنا لکھا ہے، یہ بھی لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سپا لگانا، سپا مارنا :- ۱ پھندا لگانا، جال ڈالنا، پھانسنا، جال میں پھنسانا۔ ۲ نشانہ لگانا، نشانے پر مارنا۔ ۳ آنکھ لگانا، آشنائی کرنا۔ ۴ گتھ جانا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں قطعی مستعمل نہیں۔

سپاہ :- فوج، لشکر۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آئیں دہیں نہ چرخ سے کھا کر شکست بھی
بھاگی ہوئی سپاہ غضب لوٹ کر لڑی جلال

سپاہ پڑنا :- فوج کا کسی جگہ پر پڑاؤ ہونا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

پڑتے ہیں کشتے تری تیغ آبدار کے گرد
کنارے نہر کے جیسے سپاہ پڑتی ہے امیر

قولِ فیصل :- اس محل پر بالعموم "فوج پڑی ہوئی" زبان پر آتا ہے۔

سپاہ گری :- سپاہی کا کام یا پیشہ۔ فارسی،

مؤنث، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف۔ سب کا سردار ایک بہادر ہے کہ نام اس کا لالان لال تھا ہے فن سپاہ گری میں یکتا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل۔ اس معنی میں "سپہ گری" بھی رائج و فصیح ہے۔

سپاہی۔ جنگی آدمی، لشکری، فوجی آدمی۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سبزے کا اُڑا رنگ ہوا ہو گئی کاہی
دریا میں گرے پڑتے ہیں گھبرا کے سپاہی (تعشق)

قول فیصل۔ پولیس کے محکمے میں تھانے کے افسر اعلیٰ کو تھانیدار یا داروغہ جی اس کے ماتحت کو حوالدار اور حوالدار کے ماتحت کو سپاہی یا کانسٹبل کہتے ہیں، جو فصیح بھی ہے جیسے: "آج ایک حوالدار نے بہت سے سپاہیوں کے ساتھ ایک سود کی خانے پر چھاپہ مار کر آدھ سیر افیم برآمد کی۔"

قدیم زمانے میں سپاہی کو برق انداز کہتے تھے جو اب قریب بہ متروک ہے۔ قدیم زمانے میں ڈیوڑھیوں کی حفاظت کے لیے جو ملازم رکھے جاتے تھے، ان کو بھی سپاہی کہتے تھے اور زمیندار کا وہ ملازم جو گاؤں کی دیکھ بھال کرتا اور اسامیوں کو بلا کے لاتا تھا وہ بھی سپاہی کہلاتا تھا۔

سپاہیانہ۔ سپاہیوں کی طرح، دلیرانہ، بہادرانہ۔ اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کو فارسی لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

سپاہی کے پوت بارہ برس کے بعد اپنا بدلہ لیتے ہیں۔ جب کوئی شخص طویل مدت گزرنے کے بعد بھی دل میں دشمنی رکھے اور انتقام لے تو اس محل پر کہتے ہیں۔ اُردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔

مستعمل صرف۔ دلاور خاں: "دیکھا بھائی پیر بخش! سپاہی کے پوت بارہ برس کے بعد اپنا بدلہ لیتے ہیں اب کیا ...... تلملاتا پھر رہا ہوگا۔"
پیر بخش: "بھئی تم نے بیشک اس مثل کو اصل کر دکھایا۔ بارہ برس تو ہوئے ہوں گے تمھیں قید ہوئے۔" (امراؤ جان ادا)

سپر۔ (۱) ڈھال، پھری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سپر کی طرح ہم بھی رو بروئے خوف رہتے ہیں
بھویں تانے اگر چلتے ہو تم تلوار کی صورت (رشک)

سپر۔ (۲) (مجاز) آڑ، پناہ، حفاظت، روک۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع تو یہ بڑی سپر ہے گنہگار کے لیے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ بننا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

ع ہجرت کی شب نبی کی سپر جن کے سوئے ہیں (انور)

قتل بھی ہونے نہ دیں گے رشک سے اغیار کو
تیغ جب کھینچو گے ان پر ہم سپر ہو جائیں گے (امانت)

سپر انداختہ۔ (کنایۃً) عاجز، شکست خوردہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع گردوں سپر انداختہ تھا سامنے اس کے (انیس)

سپر اندازی۔ ہتھیار ڈالنا۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اُردو میں اس محل پر ہتھیار ڈالنا ہی رائج و فصیح ہے۔

سپر چیرنا۔ مقابل نہ ہونے کی بنا پر جنگجوئی یا سلحشوری سے باز رہنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

سپُرد۔ (بضم اوّل و نیز بکسر اوّل و ضم دوم و سکون سوم) کسی کے قبضے میں دیا ہوا، سونپا، تفویض، تحویل، حوالہ، امانت۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

سپَرْدا، سپَرْدائی۔ ناچنے والی کے ساتھ جو طبلہ سارنگی بجاتے ہیں۔ لکھنؤ میں رائج ہندی سے بولتے ہیں بسازندے۔ ڈوم۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ: "صاحب نور اللغات بھی معذور ہیں جب جلال سپردائی لکھیں حالانکہ میں نے خواص کو (عوام سے قطع نظر) سپردائی کے سوا سپرڈائی بولتے نہیں سنا۔ لطف یہ ہے کہ سپرڈائی جو لکھنؤ کے سر تھوپا جا رہا ہے دہلی کی زبان ہے۔ یہ امر انشا کی "دریائے لطافت" سے بخوبی ثابت ہے۔ محاورات و مصطلحات دہلی کے تحت اس نے سپرڈا (رائج ہندی) لکھا ہے۔ پلیٹس نے سپردائی کے سوا سپرڈائی لکھا ہی نہیں۔ فیلن میں مجھے نہ یہ ملا نہ وہ ملا۔ سپردا سنسکرت سپرادانگ سے نکلا ہے۔ اس میں (ڑ) کا گزر کہاں۔ سپردائی رائے مہلا کی تاشیر میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس کی دوسری صورت جو رائج ہے وہ سفردائی ہے۔"

بہرحال سپرڈائی لکھنؤ کی زبان کبھی نہیں رہی۔ اب سپردائی بھی بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

سپرد کرنا۔ سونپنا، حفاظت میں دینا، ضمانت میں دینا، کسی بزرگ ہستی کی ضمانت میں دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مستعمل صرف۔ جاؤ! خدا کے سپرد کیا۔ ع سلامت

ردی دیا زادی۔
قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے۔ کسی کے پاس امانتاً رکھوانا، قبضے میں دینا، حوالے کرنا۔
جیسے:۔ "تمام سامان تمھارے سپرد کر کے جا رہا ہوں اب ذمہ داری تمھاری ہے۔"

سپرد کرنا:۔ حراست میں دینا۔
(فقرہ) مجرم کو پولیس کے سپرد کر دیا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اس محل پر 'پولیس کے حوالے کرنا' یا 'پولیس میں دے دینا' زیادہ بولتے ہیں۔

سپردگی:۔ تفویض، سونپنا، حوالے کرنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔
مثلِ صرف:۔ اب تک میں نے حفاظت کی لیکن اب تو قوی جواب دے چکے ہیں۔ ساری جائداد آپ کی سپردگی میں ہے۔

سپردگی میں دینا:۔ کسی چیز کی حفاظت کا کسی کو ذمہ دار گردانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔
مثلِ صرف:۔ سرکاری پیادوں نے غریب کا سارا مال قُرق کر کے دوسرے کی سپردگی میں دے دیا۔

سپردم بتو مایۂ خویش را۔ تو دانی حساب کم و بیش را:۔ جب اپنی محبوب ترین شے کسی کے سپرد کرتے ہیں تو یہ شعر پڑھتے ہیں۔
فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سپرد ہونا:۔ حوالے ہونا، قبضے میں دیا جانا، سونپا جانا، حفاظت میں دیا جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
مثلِ صرف:۔ بھائی صاحب میں تو حج کو جا رہا ہوں۔ سارا کاروبار آپ کے سپرد ہے۔ خیال رکھیے گا۔

سپرد رکھنا:۔ حفاظت کے خیال سے اَڑ کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
رنگ بو کی سپر حضور کرامت ظہور پر — انیق

سپرنٹنڈنٹ:۔ ناظر، نگراں، مہتمم، محکمہ کا اعلا افسر۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
قولِ فیصل:۔ عوام 'سپرڈنٹ' بولتے ہیں۔

سپروائزر:۔ داروغہ، مہتمم، نگراں۔ انگریزی، صفت۔

سپریم کورٹ:۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت جو دلی میں ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

سپڑ سپڑ:۔ بدتمیزی سے کھانے کی آواز، کتّے کے کھانے کی آواز، جوتیاں چٹخاتے ہوئے چلنے کی آواز۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں آدمی کے بدتمیزی سے کھانے کی آواز 'سپڑ سپڑ'، کتّے کی 'چپڑ چپڑ' اور جوتیوں کی آواز کو 'شپڑ شپڑ' کہتے ہیں۔

سپڑ سپڑ کر کے کھانا:۔ اس طرح بدتمیزی سے کھانا کہ منھ سے سپڑ سپڑ کی آواز پیدا ہو۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

سپستان:۔ (بفتح اول و نیز بکسر اول کسرِ دوم و سکون سوم) لسوڑا۔ مزاجاً معتدل ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل:۔ اصل میں 'سگ پستان' تھا کیونکہ کُتیا کے تھنوں سے مشابہ ہوتا ہے۔

سپش:۔ (بضم اول و دوم) جوئیں جو سر میں پڑ جاتی ہے۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سپش سر سے ترے چُن کر کروں دور
تری خدمت مجھے نورٌ علیٰ نور — سودا

سپن:۔ خواب۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

سپن اپنا بیاں کروں کس سے
راز داں کون ہے بجز اس کے — انجم
(قران السعدین)

قولِ فیصل:۔ حضرات اہلِ ہنود 'سپنا' زیادہ بولتے ہیں۔

اے برہمن ہمارا تیرا ہے ایک عالم
ہم خواب دیکھتے ہیں تو دیکھتا ہو سپنا — اکبر

سپند:۔ اسپند کا مخفف۔ کالا دانہ جو نظر بد کے لیے جلاتے ہیں۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جہاں کسی کا دُکھا دل میں درد مند ہوا
جلا میں آگ میں نالاں اگر سپند ہوا — امیر

سپوت:۔ لائق بیٹا، سعادت مند بیٹا، فرزند رشید، اچھا لڑکا۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

کسی خوش قوم کے سپوت ہو تم
برہمن یا کورا جپوت ہو تم — عروج

سپوتوں کے کپوت اور کپوتوں کے سپوت:۔ بڑوں کی نیک اور نیکوں کی بد اولاد ہوتی ہے۔ مثل۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سپولا، سپولیا:۔ سانپ کا تازہ نکلا ہوا بچہ۔

نہیں مددرنگی کا گل میں دخل کالوں کا
سپولیا ہے ہر ایک بال کوڑیالوں کا — شاد لکھنوی

دہلی میں سپولیا اور لکھنؤ میں سپولا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں سپولا نہیں سپولیا مستعمل ہے۔ شاد کا شعر اس بات کی دلیل ہے۔ صاحب فرہنگ

کہتے ہیں کو۔
نیلن میں سپولا اور سپولیا دونوں درج ہیں۔ سپولیا دہلی کو عطا ہوا اور سپولا لکھنؤ کو بخش دیا گیا۔ حالانکہ غریب لکھنؤ والے سنپولیا کی طرح سپولا سے واقف بھی نہیں۔

سپچہ:۔ سپاہ کا مخفف۔ فوج، لشکر۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دولت حسن کی جو لوٹ پڑی
سپہ آرزو بھی ٹوٹ پڑی — قلق

سپہ دار:۔ لشکر کا سردار۔ فارسی، مذکر، متروک۔

دہنے توپ پیادہ بائیں اسوار
آگے وہ سجے ہوئے سپہ دار — اختر (شاہ اودھ)

سپہر (بکسرتین) آسمان۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سپہر مستعد مرے درپے گزند ہوا
غضب ہوا کہ زمانے کا کاربند ہوا — داغ

سپہر بریں:۔ (کنایۃً) نواں آسمان جو سب آسمانوں کے اوپر ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ چرخ بریں اور عرش بریں کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

سپہری:۔ (بکسر اول و فتح دوم) سہ پہر کا وقت۔ اردو، مؤنث، متروک۔

نہیں دیکھا ہے کل سے دل مرا بے چین ہو گو
بلاؤ جان صاحب کو ہوئی اب تو سپہری ہو — جان صاحب

سپہ سالار:۔ فوج کا سب سے بڑا افسر، مقدمۃ الجیش، کمانڈر انچیف۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سپہ سالاری:۔ فوج کی سرداری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ امیر حمزہ نے اپنے بیٹے کو بادشاہ لشکر کیا ہے اور آپ سپہ سالاری لشکر کی کرتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

سپہ گری:۔ سپاہ گری، سپاہی کا کام یا پیشہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سپید:۔ (فارسی میں بکسر اول و دوم یائے مجہول، اردو میں بفتح اول و کسر دوم زبانوں پر ہے، لکھنؤ میں بجائے سفید مستعمل ہے) گورا، سفید۔ صفت۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ سپید اب کوئی نہیں بولتا۔ اہل لکھنؤ سُفید (بضم اول فتح دوم) اور سَفید (بفتحتین) نیز سَفید (بفتح اول کسر دوم و یائے مجہول) بولتے ہیں۔ فارسی میں سِفید (بکسر اول و دوم و یائے مجہول) ہے۔

سپید پلکا:۔ وہ کبوتر جس کا رنگ سفید پر کالا، دم اور بازو کچھ کالے اور کچھ سفید ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ سپید تو بولتے ہی نہیں۔ "سفید پلکا" صرف اس کبوتر کو کہتے ہیں۔ جس کی پلکیں سفید ہوتی ہیں۔

سپید و سیاہ:۔ اچھائی برائی، نشیب و فراز، ترقی و تنزلی۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کہاں نجات سپید و سیاہ عالم سے
نہ چین دے گی یہ شام و پگاہ کی گردش — ہجر

بنا کے گیسو و رخ گھر سے وہ نکلتے ہیں
نہیں جہاں کے سپید و سیاہ سے واقف — اسیر

قول فیصل:۔ اب اس محل پر "سفید و سیاہ" رائج و فصیح ہے۔

سپید و سیاہ کا اختیار:۔ کامل اختیار، بنانے بگاڑنے کا اختیار۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حاصل ہے اختیار سپید و سیاہ کا
کیا دل نے چشم یار کو مختار کر دیا — شعور

قول فیصل:۔ سپید کے بجائے سفید رائج و فصیح ہے۔

سپید و سیاہ کرنا:۔ (متعدی) سیاہ و سفید کرنا، مختار کل ہونے کی جگہ برا خواہ اچھا کام کرنا۔

میں اپنے کشوروں کا تمہیں کیا مختار
تم اب سپید کرو گے یا سیاہ کر دو — معروف

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل:۔ سپید کی جگہ سفید رائج و فصیح ہے۔

سپیدہ:۔ صبح صادق کی روشنی۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مصور ہوں میں عاشق قامت رعنائے دلبر کا
مرے نقشہ کو لازم ہے سپیدہ صبح محشر کا — اسیر

قول فیصل:۔ اب سفیدہ رائج و فصیح ہے۔

سپیدۂ سحری، سپیدۂ صبح:۔ (کنایۃً) وہ سفیدی جو قبل طلوع آفتاب نمودار ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ع سپیدۂ سحری چرخ کا عمود بنا — نفیس

قول فیصل:۔ بالعموم "سفیدۂ سحری" اور "سفیدۂ صبح" زبانوں پر ہے، جو فصیح ہے۔

سپیدی آنا:۔ بال سفید ہونا، بڑھاپا آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آئی سپیدی عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کہ آئے صبح قیامت ہو گئی کس نیند سوتا ہے — عنبر

قول فیصل:۔ اب "سفیدی آنا" رائج و فصیح ہے۔

سپیرا:۔ سانپ پکڑنے والا، سانپ کا تماشا کرنے والا، سانپ پالنے والا، سانپ کھلانے والا۔ اردو، مذکر، رائج۔
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اسی کو "مداری" بھی کہتے ہیں

ست (ہ) زور، طاقت، ہمت۔ اُردو، مذکر، متروک۔

ہم عشق میں کیا کیا ہوئے اب آخرا خو رہے ہیں
بے ست بیٹھے ہیں بیچ بے خود بے ست ہو کر — میر

سُت (ہ) جوہر، روح۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حکیم صاحب نے گلو کا ست نسخے میں لکھ دیا ہے۔ عجب اتفاق ہے کہ کہیں نہیں ملا

قولِ فیصل:۔ حالانکہ یہ اُردو ہے، لیکن قدیم زمانے سے ہلکا اور اطباء میں کو ترکیب کے ساتھ مثلاً ست گلو، ست اجوائن وغیرہ لکھتے آئے ہیں جو اصولاً درست نہیں۔ اس کا صَرف نکالنا اور نکلنا کے ساتھ ہے۔

ست (ہ) ایمان، سچ، راستی۔ جیسے:۔

رام نام ست ہے، ست بولو گت ہے۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بالعموم حضراتِ اہلِ ہنود مردے کو لے جانے کے ساتھ ان فقروں کا استعمال کرتے ہیں۔

ستّا (ہ) جیتنے یا ہارنے کا وہ پتا جس پر سات نقطے یا علامتیں ہوں۔ اُردو، مذکر، قمار بازوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے دو معنی اور لکھے ہیں جو لکھنؤ میں عام طور سے زبانوں پر نہیں۔ (۱) پچیسی کی سات کوڑیاں جو چت گریں (۲) پانسے کے سات نقطے۔

ستاپ (ہ) کوسنا، عذاب۔

محلِ صرف:۔ واللہ عجب ذات شریف ہیں۔ آتی جانوں کا ستاپ انھوں نے لیا ہے۔ (اودھ پنچ)
(فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ اُردو زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سَتّار (ع) خدائے تعالیٰ کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رحیم و غافر و ستار نام تیرا ہے
گناہگار کو بخشے یہ کام تیرا ہے — میر عشق

قولِ فیصل:۔ یہ مبالغے کا صیغہ ہے، اس کے لغوی معنی ہیں پردہ پوش، بہت بڑا عیب کا چھپانے والا۔

سِتار (ہ) (ستارہ کا مخفف) طنبورے کی قسم کے ایک ساز کا نام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دور بجاتا تھا للعف سیر و شکار
شب کو بجتی تھی یہیں دن کو ستار — نوق؟

قولِ فیصل:۔ اصل میں سہ تارہ تھا کیونکہ پہلے اس میں صرف تین تار ہوتے تھے۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے لکھا ہے کہ حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس ساز میں بہت کچھ ایجاد کیا۔

ستار اُتارنا ستار کو کھینچ کر کم کرنا۔ اُردو، مصدر، ستار نوازوں کی اصطلاح۔

ستار باز (ہ) ستار بجانے والا۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ حاجی صاحب بیراگوں سے بھی ملتے جلتے رہتے تھے۔ ستار بازوں، قوالوں سے بھی ملاقات تھی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے فارسی لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ ستار بجانے کو ستار بازی بھی کسی کے ساتھ کہہ دیتے ہیں۔ اب اس محل پر "ستار نواز" اور "ستار نوازی" رائج و فصیح ہے۔

سِتارہ (ف) (بر وزن اشارہ) تارا، نجم۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پوری گردش آسماں نے تمام سے کی تا عمر رشید
آج میں نے گن لیے سارے ستارے رات کو گھڑی

قولِ فیصل:۔ فارسی میں بفتح اوّل بر وزن شرارہ کو۔

سِتارہ (ف) طالع، نصیب، تقدیر، اقبال۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

آسماں کی کسی کے خاک ہوا
آسماں کا بھی کیا ستارہ تھا — میر

سِتارہ (ف) سفید نشان جو گھوڑوں کی پیشانی پر ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر، سلوتریوں کی اصطلاح۔

سِتارہ (ف) ایک قسم کی آتش بازی۔ اُردو، مذکر، آتش بازوں کی اصطلاح۔

اُڑتے ہر تارہ میں شرارے ہیں
چھوٹے تیغ کے ستارے ہیں — ذکو

سِتارہ (ف) بندوق کی ٹوپی کا وہ حصہ جو گول اور سفید ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر، متروک۔

ستارہ (ف) وہ گول گول سنہرے روپہلے ٹکڑے جو ٹوپیوں، جوتیوں اور چوڑیوں وغیرہ پر چمک کے واسطے لگاتے ہیں۔ ان ستاروں کے بیچ میں سوراخ ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ ترقی پر ہے ہر دم حسن اس محبوب کا
ماہِ کامل زیر پائی کا ستارہ ہو گیا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ جھڑنا اور گرنا کے ساتھ اس کا صَرف ہے۔ افشاں اور گلے کی زنجیر میں جو گول گول چمکدار ٹکڑے ہوتے ہیں وہ بھی ستارے کہلاتے ہیں۔

گرتے افشاں سے تمھارے جو ستارے دیکھے
چاندنی رات میں جھڑتے ہوئے تارے دیکھے — امیر

سچ کہا مہرباں نے یہ روشن ہے تارہ اس کے سوا
ہر ستارہ چاندنی خانم مری زنجیر کا — جانِ صاحب

ستارہ ابھرنا :- ستارے کا نمودار ہونا۔
یہ اپنے داغ ہیں دن رات جن کا ایک عالم ہے
ستارے ڈوبتے ہیں اُن کو راتوں کو ابھرتے ہیں
امیر (نور اللغات)
قولِ فیصل :- بالعموم ستارہ نکلنا زبانوں پر ہے۔

ستارہ اچھا ہونا :- مقدر اچھا ہونا، خوش نصیبی کا زمانہ۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔
مثال صرف :- آج کل اُن کا ستارہ اچھا ہے وہ مٹی بھی چھوتے ہیں تو سونا بن جاتی ہے۔

ستارہ اوج پر ہونا :- اقبال مند ہونا، بلند طالع ہونا، نصیب یاور ہونا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔
گوہر کو عقدِ گردنِ خوباں میں دیکھنا
کیا اوج پر ستارۂ گوہر فروش ہے — غالب

ستارہ اولا ہونا :- (کنایۃً) عروج ہونا، اقبال کا زمانہ ہونا۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔
... جبینوں میں گزرتی ہے جلیل
آج کل اپنے ستارے اور ہیں — جلیل

ستارہ برگشتہ ہونا :- طالع کا خلاف ہونا، بد اقبالی کا زمانہ ہونا۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔
چھپ کے چھپ کر لا وہ ماہ پارہ کھل گیا
میری قسمت کا ہے برگشتہ ستارہ کھل گیا — شاد
قولِ فیصل :- اس محل پر طالع برگشتہ ہونا رائج و فصیح ہے۔

ستارہ بلند ہونا :- ستارے کا اونچا ہونا، طالع کا یاور ہونا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔
خال سیہ بنا ہے رخسار پر وہ ماہ
کیا ان دنوں زحل کا ستارہ بلند ہے — آتش

ستارہ بھاری ہونا :- علم نجوم کی رو سے کسی ستارے کا کسی کے لئے منحوس ہونا۔ اُردو، صفت، نجومیوں کی اصطلاح۔
خیر پر بھاری ستارے ہیں کئی
تم اُتارا دو کٹورا پھول کا — داغ

ستارہ پیشانی :- وہ گھوڑا جس کی پیشانی پر اتنی سفیدی ہو جو سر انگشت سے چھپ جائے۔ ایسا گھوڑا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ فارسی، صفت، سلوتریوں کی اصطلاح۔
قولِ فیصل :- اسی معنی میں ستارہ جبیں بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔
رخشِ فلک ستارہ جبیں اور یہ مہ جبیں
وہ کوزہ پشت اور یہ جواں بخت نازنیں — اوج

ستارہ ٹوٹنا :- ستارے کا اپنی جگہ سے تیزی کے ساتھ دوسری طرف جانا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔
جوانی کی گئی شب صبح پیری ہو حسینوں کی
ستارے ٹوٹتے ہیں یا دنداں اکھڑتے ہیں — شاد لکھنوی
قولِ فیصل :- ٹوٹے ہوئے ستارے کو شہابِ ثاقب کہتے ہیں۔

ستارہ جھلملانا :- صبح صادق کے وقت ستاروں کی روشنی میں کمی بیشی محسوس ہونا اور ان میں ہلکی سی جنبش نظر آنا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔
جوانی کی شب آخر ہو گئی دنداں میں جنبش ہو
رسیدہ صبح پیری ہے ستارے جھلملاتے ہیں — شاد

ستارہ چمکا ہونا :- خوش نصیبی کا زمانہ ہونا۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔
شب مہتاب میں منہ کھول کر وہ شوخ سوتا ہے
ستارہ آج کل چمکا ہوا ہے ماہ تاباں کا — آتش
قولِ فیصل :- اب اس محل پر تقدیر یا قسمت کا ستارہ چمکا ہونا رائج و فصیح ہے۔

ستارہ چمکنا :- (۱) ستارے کا روشن اور درخشاں ہونا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔
مثال صرف :- (اصلی) میں آج اپنے تڑکے اٹھا تو صبح کا ستارہ پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔
سرِ مژگاں مرے آنسو کا ستارہ چمکا
دار پر اب اثرِ جذبۂ منصور نہیں — عزیز
(مجازی)

ستارہ چمکنا :- (۲) اقبال یاور ہونا، نصیب جاگنا۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔
ستارہ آج کل چمکا ہوا ہے اپنا اے آتش
موافق ہے فلک اس ماہ رو کی مہربانی سے — آتش
قولِ فیصل :- اب اس محل پر تقدیر یا قسمت کا ستارہ چمکنا رائج و فصیح ہے۔
آج اے فخر تری قسمت کا ستارہ چمکا — تعشق

ستارۂ دنبالہ دار :- دُمدار ستارہ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
چمک سے عروج قبضۂ تیغ آشکار تھا
دن کو عیاں ستارۂ دنبالہ دار تھا — عشق

ستارہ ڈوبنا :- ستارے کا غروب ہونا، نظر سے اوجھل ہونا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔
ادھر دل اُدھر ڈوبتے تھے ستارے
شب وصل آخر تھی میں رو رہا تھا — تعشق

ستارہ سازگار ہونا :- اقبال کا یاور ہونا۔ اُردو، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ستارہ ہمارا ہو گر سازگار
وہ بے پردہ چھپ کر پیاری ابھی — شاد عظیم آبادی

ستارہ سنبلے میں ہونا :- (کنایۃً) بدقسمتی کا زمانہ ہونا۔ اُردو، صفت، نجومیوں کی اصطلاح۔

منہ چھپایا ہے اس نے زلفوں میں
سنبلہ میں مرا ستارہ ہے — ہنر

ستارہ شناس۔ نجومی، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ستارۂ صبح۔ زہرہ، فارسی، (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ عام طور سے ستارۂ صبح بول کے زہرہ نہیں مراد لیتے۔

ستارہ گردش میں آنا۔ (کنایۃً) بُرے دن آنا، قسمت خراب ہوجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
مثلِ صرف۔ آج کل ہمارا ستارہ گردش میں آیا ہوا ہے، سونا بھی چھوتے ہیں تو مٹی ہوجاتا ہے۔

ستارہ گردش میں ہونا۔ طالع کا برگشتہ ہونا، بدبختی اور گردشِ ایام ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس مہ کا جی بھرا ہے جو دریا کی سیر سے
گردش میں ان دنوں ہے ستارہ حباب کا — وزیر

ستارہ ملنا۔ راس ملنا، مزاج اور طبیعت موافق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جاتا ہے آسمان پہ کس اشتیاق سے
اس کا ملا ہوا ہے ستارہ براق سے — تعشق

ستارہ نکلنا۔ ستارے کا نمودار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع ستارہ نکلا ہے پیچھے ہلال کے گیا — ذوق

ستارہ نیک ہونا۔ طالع کا اچھا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خوش وقت یہ ہو کہ ماہ پارہ
طالع کا نیک ہے ستارہ — اختر (شاہِ اودھ)

ستارۂ ہند۔ سرکاری عزت کا خطاب جو اس زمانے میں شروع ہوا ہے۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

سُتاری، سُتالی۔ (ستار دھاگا، آری سو جا) چماروں کا ایک اوزار جس سے چمڑے میں چھید کرتے ہیں، مہتری، مونث۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اس معنی میں عام طور سے کُٹنی کہتے ہیں۔

ستاری۔ چھوٹا ستارہ، چھوٹا طنبورہ۔ اردو، مونث، قریب بہ متروک۔

اس طرح بول نکلتے منہ سے تھے ہم نے
صاف کرتی ہے صنم تیری ستاری باتیں — ناسخ

قولِ فیصل۔ ستاری کے بجنے کو ستاری بولنا کہتے تھے۔

جی کھوئے الغو جواری دوگانا
نہ کیوں بولے ابھی ستاری دوگانا — جان صاحب

ستارے چھٹکے ہونا۔ ستاروں کا آسمان پر چاروں طرف پھیلا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چھٹکے ستارے چاند کے گرد آئے واں نظر
جھومر کے ساتھ ٹیکا جو زیبِ جبیں ہوا — رکی

ستارے کی گردش۔ قسمت کا ادبار، بداقبالی، نصیب کی برائی، پھیر۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خیالِ خالِ چشمِ یار جو دل سے نہیں جاتا
تو شاید اور ہے چند ے ابھی گردش ستارے کی — مروت

ستارے نکلنا۔ ستاروں کا نمودار ہونا، آسمان پر ستاروں کا نظر آنے لگنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غل ہوا جنگ کو اللہ کے پیارے نکلے
اے فلک دیکھ زمیں پر بھی ستارے نکلے — انیس

ستاسی۔ (بفتح اول و تائے مشدد) ۸۷، ساٹھ ستائیس اور سات کا مجموعی عدد۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل۔ صاحبِ نور اللغات نے تخفیف دوم بھی لکھا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ستان۔ لاحقہ، بروزن نشان، مرکبات میں مستعمل ہے۔ لینے والا، جیسے جاں ستاں۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ستان۔ ۲۔ وہ جگہ جہاں کسی چیز کا مرکز و ظرف ہو۔ جیسے گلستان۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سُتانا۔ تکلیف دینا، رنج دینا، اذیت دینا، تنگ کرنا، عاجز کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

آج تک لوگ ستاتے ہیں مجھے
چھپتا ہوں تو چھپاتے ہیں مجھے — رسوا

ستانوے۔ (بفتح اول و تائے مشدد و سکون چہارم) ۹۷، نوے اور سات کا مجموعی عدد۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سُتاو۔ مانجھے کا سوتنا۔ اردو، مذکر، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

ستاور۔ بوزیدان، ایک دوا کا نام، جو اول درجے میں خشک اور دوسرے درجے میں گرم ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ستاون۔ (بفتح اول و تشدید دوم) ۵۷، پچاس اور سات کا مجموعی عدد۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سُتائی۔ مانجھا سوتنے کا کام، مانجھا سوتنے کی اجرت۔ اردو، مونث، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔
مثلِ صرف۔ گرانی کے سبب آج کل تین پھرکیوں کی ستائی چھ روپے ہے۔

سَتّائیس ۔ (بفتح اوّل و تشدید دوم) ۲۷، معدود۔ بیس اور سات کا مجموعی عدد۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سَتائش ۔ (ستودن کا حاصل مصدر) سراہنا، تعریف کرنا، حمد و ثنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔
ع کس حسن سے لب پر ہو ستائش اب ہلال کی (انیس)

ستائش کرنا ۔ تعریف کرنا، سراہنا، حمد و ثنا کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثال صرف: جب میں جیتا تھا تو میرا رنگ چمپئی تھا اور دیدہ ور لوگ اس کی ستائش کیا کرتے تھے۔ (غالب کا حلیہ، خواجہ حسن نظامی)

ست بیجھڑا ۔ ملا جلا، دوغلا، مخلوط النسل، باؤلی ہانڈی۔ وہ سالن جس میں مختلف ترکاریاں پڑی ہوں۔ سات اناج۔ ہندی، مذکر، صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: صاحب فرہنگ اثر کہتے ہیں کہ: "نیلن اور پلیٹس میں مفرد بیجھڑا (بکسر اوّل و یائے مجہول) کے دو معنی ہیں (۱) ملا ہوا اناج، عموماً جو اور چنا۔ (۲) مخلوط النسل، دوغلا۔ ست (سات کا مخفف) کو نیلن یا پلیٹس نے بیجھڑا بمعنی مخلوط النسل کے ساتھ ترکیب دے کر شامل نہیں کیا ہے۔ دونوں میں 'ست بیجھڑا' علاحدہ درج نہیں۔ ست بجا کے ساتھ ضمناً آ گیا ہے۔ "ست گی یا ست بیجھڑی زبان" لہٰذا خالی بیجھڑا کو مخلوط النسل (انسان) کہہ لیجیے لیکن جہاں ست کا اضافہ کر کے ست بیجھڑا کہا مخلوط النسل کے اطلاق کا خاتمہ ہوا اور معنی صرف ملا جلا اناج رہ گئے۔ بیجھڑا بمعنی مخلوط النسل کے ساتھ ست کا اطلاق مہمل و بے معنی ہے۔

اب نور اللغات میں ست بجا کا اندراج لیجیے۔ ست بجا۔ (ھ) فارسی ست رنج۔ دہلی میں ستر نج ہے۔ سات قسم کا بھنا ہوا غلہ، سات قسم کا ملا ہوا اناج، وہ شلہ جو سات اناج ملا کر پکایا جائے۔ ۲۔ صفت (مجازاً) ملا جلا، گڈمڈ، دوغلا، مخلوط النسل۔

ست بجا معنی مندرجہ نیلن اور پلیٹس یہ ہیں۔ (انگریزی عبارت کا ترجمہ) (ست بجا لفظی معنی سات قسم کے ملے ہوئے اناج۔ مخلوط، مختلف اجزا سے ترتیب دیا ہوا۔ غیر منقسم۔ متفرق مختلف العناصر) یہاں نیلن یا پلیٹس نے الفاظ مختلف النسل یا دوغلا استعمال نہیں کیے لہٰذا ست بجا پر ان کا اطلاق درست نہیں۔ نور اللغات میں ست بیجھڑا کے ایک معنی لکھے ہیں وہ سالن جس میں مختلف ترکاریاں پڑی ہوں لکھنؤ میں اسے دوانی ہانڈی کہتے ہیں۔ مختلف اناج اور گوشت ملا کر جو کھانا پکایا جائے وہ کھچڑا ہے۔ ست بیجھڑا کو لکھنؤ میں ست نجا کہتے ہیں۔

(نوٹ) دیکھنے کا موقع نہیں ملا مگر ایک دوست سے معلوم ہوا کہ نور اللغات میں ست بیجھڑا اور ست بجا کے متعلق جو اندراج ہے وہ فرہنگ آصفیہ سے مستعار ہے۔ اس صورت میں میرے معروضات کو لکھنؤ تک محدود سمجھنا چاہیے۔ مجھے دہلی کی زبان میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ اگر صاحب نور اللغات اپنے بیان میں دہلی کی تخصیص کر دیتے تو مجھے خامہ فرسائی کی ضرورت نہ ہوتی۔"

بہرحال اہل لکھنؤ بیجھڑا یا ست بیجھڑا کسی بھی معنی میں نہیں بولتے۔

سَتَّر ۔ (بفتحتین و تائے دوم مشدد) ۷۰، معدود۔ ستر اور سات کا مجموعی عدد۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سُت جانا ۔ (منہ یا چہرے کے ساتھ) دبلا ہو جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

مثال صرف: خدا جانے کیسا بخار آیا کہ دو ہی دن میں بیچارے بچے کا چہرہ ست گیا۔

سَت خصمی ۔ ملا گالی، وہ عورت جو یکے بعد دیگرے سات خصم کر چکی ہو، وہ عورت جو بہت سے خصم کر چکی ہو۔ (کنایتاً) وہ جائداد جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور اس پر ہر شخص کو اختیار ہو۔ مؤنث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے نہیں بولتیں۔

سَتر ۔ (بالفتح) چھپانا، ڈھانپنا۔ عربی، مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَتَّر ۔ (بفتح اوّل و دوم مشدد) ۷۰، معدود، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سَتّرا بَہتّرا ۔ بلا عقل، فرتوت، پیرانہ سال، وہ شخص جس کی بڑھاپے کے باعث عقل جاتی رہی ہو۔ ستر یا بہتر برس کا پیر نابالغ۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: عورات لکھنؤ ستّرا بہتّرا، اور عورت کے لیے سٹھری بہتری بولتی ہیں۔

ستّر چوہے کھا کے بلی حج کو چلی ۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس نے عمر بھر گناہ کیے ہوں مگر خود کو نیک چلن ظاہر کرے۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

مثال صرف: صبح کے وقت شہر میں داخل ہوئے تو ثریا بیگم نے دوپٹے سے اپنا منہ چھپا لیا، کس پر

ایک برق انداز نے کہا ، جو بڑھا ستر چوہے کھا کے
بی حج کو چلی (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب ستر سو چوہے کھا کے بی حج کو
چلی ، بولتے ہیں .

سترنّانا ، بکثرت برا بھلا کہنا ، کثرت سے
گالیاں دینا . اُردو ، مصدر ، ترکیب ، متروک .

گن گن کے ان کے سیتے بزرگوں کو بھانوں گی جب
مجھ کو کہیں گے ایک تو ستر سناؤں گی جان صاحب

قول فیصل :- اس محل پر عورات لکھنؤ دس اور ہزار
سنانا بولتی ہیں .

سترِ عورت :- (مرد یا عورت کی شرمگاہ)
اس حصّے کا چھپانا جس کا دکھانا شرم کا باعث
ہے . مقام مخصوص . عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان .

حکم شرعی سے گرے حلب وہ سب جذبۂ شوق
مرد مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت ذوق

قول فیصل :- عموماً 'سترِ عورتین' زبانوں پر ہے
جس کے معنی ہیں آگے اور پیچھے کی شرمگاہ
کو چھپانا .

ستّرواں :- ستر حصّوں کا ایک حصّہ ، ۱/۷۰ ، ستر
سے نسبت رکھنے والا . اُردو ، صفت ، فصیح ، رائج .

سُتْرَہ :- وہ لکڑی یا کوئی اور چیز کم سے کم
ایک انگلی کے برابر موٹی ایک گز یا اس سے زیادہ
اونچی جو بعض صورتوں میں نماز پڑھنے والا اپنے
سامنے رکھ لیتا ہے . مسجد میں اور ایسی جگہ جہاں
لوگوں کا نماز کے سامنے سے گزر نہ ہوتا ہو ، سترہ کی
ضرورت نہیں . عربی ، مذکر ، حضرات اہل سنّت
کی اصطلاح .

سَتَّرَہ :- (بفتح و تائے مشدّد) ۱۰ ، ۷ ، صفت ،

دس اور سات کا مجموعی عدد . اُردو ، صفت ،
فصیح ، رائج .

قول فیصل :- دہلی میں سترہ بلا تشدید ہے .

سترہ پارچے :- ایک قسم کا خلعت . اُردو ،
مذکر ، متروک .

مناسب ہے وہ خلعت بے بہا اختر
اے سترہ پارچے ہوں عطا (شاہ اودھ)

سترہزارہ :- کثرت ظاہر کرنے کے لئے . اُردو ،
صفت ، ترکیب ، متروک .

مشتاق کی کمی نہیں معشوق چاہئے
ہو دل کا قدر دان تو ستر ہزار دل امیر

قول فیصل :- اب اس محل پر صرف 'ہزار' یا 'لاکھ'
بولتے ہیں .

سترھواں :- سترہ سے نسبت رکھنے والا .
۱/۱۷ ، سترہ حصّوں میں سے ایک حصّہ . اُردو ،
صفت ، فصیح ، رائج .

سترھویں :- ہر مہینے کی ۱۷ تاریخ . اُردو ،
مؤنث ، فصیح ، رائج .

قول فیصل :- تاریخ بتانے کے لئے عدد میں
'ویں' لگانا ضروری ہے . صرف ۱۷ تاریخ یا
۱۷ تاریخ کہنا اصولاً صحیح نہیں ہے .

ست سیتا :- پارسا ، صاحبِ عصمت ،
ستونتی . ہندی ، صفت .

بات ملنے کی زناخی سے کوئی ٹھیک نہیں
ہر وہ ست سیتا کوئی اس جیسی ستونتی نہیں رنگین
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں .

ست کھنڈا :- سات منزل کا مکان . اُردو ،
صفت ، مذکر ، قلیل الاستعمال .

آپی جیسے کئے اس نے قصر تن سفلی شاد
خاک کا خاک میں یوں ہی ست کھنڈا ملا دیا عظیم آبادی

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس محل پر ست منزلا
کہتے ہیں . حسین آباد مبارک کے نزدیک دور شاہی
میں ست کھنڈا کے نام سے ایک عمارت کی تعمیر ہونا
شروع ہوئی تھی جو تین چار منزلوں کے بعد ناتمام
رہ گئی . لیکن اس کو اب بھی ست کھنڈا ہی کہتے ہیں .

ست لڑا :- گلے کے ایک زیور کا نام جس میں
سات لڑیاں ہوتی ہیں . ایک قسم کا ہار . اُردو ،
مذکر ، قلیل الاستعمال .

ست لڑے میں ہر ایک دُرِ یتیم قلق
جن کی قیمت خراجِ ہفت اقلیم

ستّلی :- ناریل اور سن کی بٹی ڈوری .
اُردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج .

سِتَم (بروزن شکم) آزار ، جور ، جفا ،
بیداد ، تشدّد ، ظلم . فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج .

ماہرو چرخ سے کچھ کم نہیں جلاّدی میں
کون کہتا ہے کہ ہے ان میں ستم تھوڑا سا امیر

ستم (۲) غضب ، قیامت ، افسوس ، ہائے ، ...
مذکر ، فصیح ، رائج .

جوانی کا عالم اور اس پر یہ غم
ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم میر حسن

غضب وہ دیکھنا نیچی نظر سے نظام شاہ
ستم وہ مسکرانا منہ پھرا کر رامپوری

ستم (۳) (کلمۂ تعریف) نہایت خوبصورت ،
چالاک ، ظالم یا دانا کے لیے بولتے ہیں . اُردو ،
مذکر ، قلیل الاستعمال .

بتاں کی تیرِ ستم وہ نگاہ ہے جس نے
خدا کے واسطے بھی خلق کا وبال لیا امیر

ستم اُٹھانا ۔ ظلم سہنا، تکلیف برداشت کرنا، مصیبت اُٹھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیوں مرے بعد اُٹھایا ستمِ عشق رقیب
کیا مرے داغ سے ظالم یہ گراں بار نہ تھا — داغ

قولِ فیصل ۔ اس کا لازم "ستم اُٹھنا" بھی رائج و فصیح ہے۔

کھینچے اسے خط میں کہ ستم اُٹھ نہیں سکتا
پر ضعف سے ہاتھوں میں قلم اُٹھ نہیں سکتا — ذوق

ستم اطوار ۔ ستم ڈھانے والا، ظالم، بے انصاف۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لیکن نہ سیاہی دلِ مکّار کی چھوٹی
الفت نہ بتِ تیرہ ستم اطوار کی چھوٹی — دبیر

ستم ایجاد ۔ موجدِ ستم، ایسا ظالم جو نئے نئے طریقے ظلم ڈھانے کے اختیار کرتا ہو، بڑا ظالم۔ (کنایۃً) معشوق۔ فارسی عربی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

حاکمِ شہرِ حسن کے ظالم کیونکر ستم ایجاد نہیں
خون کسو کا کوئی کرے واں داد نہیں فریاد نہیں — میر

قولِ فیصل ۔ "نئے نئے طریقے ظلم اختیار کرنا" کے معنی میں "ستم ایجادی" بھی ہے جو مؤنث اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

روز عشاق پہ ہوتی ہیں جفائیں تازہ
آپ کے نام پہ روشن ہے ستم ایجادی کا — جلال

ستمبر ۔ (سپٹمبر) انگریزی سال کا نواں مہینہ جو ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ اس مہینے کی ۲۳ تاریخ سے موسمِ سرما کی ابتدا ہوتی ہے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل ۔ اس ماہ میں خراسانی اجوائن، گاجر، مولی، شلغم، بند گوبھی، بالوں اجوائن، پیاز، کاہو، سیم اور مٹر وغیرہ ترکاریاں اور جڑ کی قسم کے پھول جیسے نرگس اور ڈیلیا وغیرہ بوتے ہیں۔

ستم برپا کرنا ۔ فساد مچانا، آفت مچانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ستم پرور ۔ ظالم، بے انصاف۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

ستم پیشہ ۔ جس کی زندگی ستم کرنے میں گزر رہے، ستم شعار، ظلم ڈھانے کا عادی۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ستم توڑنا ۔ (متعدی) ظلم ڈھانا، نہایت سختی کرنا، ستانا، حشر برپا کرنا، قیامت ڈھانا، آزار پہونچانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ستم کیا کیا غضب اے دل میں تو نے مجھ پہ توڑا ہے
خدا کی تیری اے دل تجھ پہ جو کچھ ہو سو تھوڑا ہو — زکی

ستم ٹوٹنا ۔ (لازم) آفت آنا، کمالِ مصیبت پڑنا، جبر و تشدد ہونا، حشر برپا ہونا، قیامت بپا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جب اکبرِ مغموم کا دم ٹوٹتا ہے
سب کہتے تھے سرور پہ ستم ٹوٹتا ہو — سحر

ستم ٹوٹے ۔ (دعائے بد) آفت آئے، مصیبت میں گرفتار ہو۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جھوٹے کی جان پر ستم ٹوٹے
شاہِ عباسؑ کا علم ٹوٹے — شوق

ستم جُوتنا ۔ ستم برپا کرنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

ان خواصوں کے دادھگڑوں نے پھر جوتا ستم
پھر اسی صورت سے ڈھیلے رات بھر آنے لگے — جان صاحب

قولِ فیصل ۔ اب قیامت جوتنا ہے جو عورتوں کی زبان ہے۔

ستم جھیلنا ۔ ظلم برداشت کرنا، مصیبت اُٹھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع مری بیقرار کی چھاتی تھی ستم میں نے جو یہ جھیلا — جان صاحب

ستم ڈھانا ۔ ظلم کرنا، تشدد کرنا، سختی کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع اب ظلم و ستم ڈھانے لگے رانڈوں پہ ستم گر — لا اعلم

قولِ فیصل ۔ مجازی معنوں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

ادا اس کی کیا ستم ڈھا گئی
قضا کے گلے مجھ کو ملوا گئی! — امیر مینائی

ستم رسیدہ ۔ ستایا ہوا، مظلوم، جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثالِ نثر ۔ ہم ستم رسیدہ مطلوب سے جدا ہیں۔ خدا جانے کس رنج میں مبتلا ہیں۔ رحم کا مقام ہے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل ۔ انھیں معنی میں ستم دیدہ اور ستم کش بھی ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

تیری بنیاد جب نہ تھی اے چرخ
ہم ستم کش تھے وہ ستم گر تھا — جلیل

ستم زدہ ۔ ستم رسیدہ، مظلوم۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع دلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا — میر

ستم شعار ۔ وہ شخص جس کو ظلم کرنے کی عادت پڑ گئی ہو، وہ شخص جس نے ستم کا جامہ پہن رکھا ہو، ظالم، ستم گار۔ فارسی عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

ستم شعار: (ضمۂ ثُ اور اشارے کے ساتھ) معشوق۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

کیوں اے ستم شعار وہ کہنا بھی یاد ہے
تجھ سے دغا کرے تو خدا سے دغا کرے — داغ

ستم ظریف: ظرافت کے پردے میں ظلم کرنے والا، وہ ظریف جس کی ظرافت کے ساتھ شوخی اور شرارت ملی ہو، ہنسی ہنسی میں قیامت ڈھانے والا۔ فارسی عربی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

میں نے کہا کہ بزم ناز چاہیے غیر سے تہی
سن کے ستم ظریف نے مجھ کو اٹھا دیا کہ یوں — غالب

ستم ظریفی: ہر وہ ظرافت جس میں ستم گری ہو۔ فارسی عربی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہنس کر کبھو بلایا تو برسوں تلک رلایا
اس کی ستم ظریفی کس کے تئیں دکھاؤں — میر

ستم کرنا: (متعدی) ظلم کرنا، غضب ڈھانا، برا کرنا، افسوس کے قابل کوئی کام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ زمانے پہ ستم کرتے ہیں
زیست جو وقف الم کرتے ہیں — (لااعلم)

ستم کرنا: کوئی نئی بات کرنا، تعجب میں ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس ترک سے ہوں ترک جفا کا متوقع
واللہ ستم کرتی ہے امید وفا بھی — جلال

ستم گار، ستم گر: ستم ڈھانے والا، ظالم، ظلم کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

(ستم گار) ع یاں رشتۂ بیعت کو ستم گاروں نے توڑا — دبیر
(ستم گر) ع اب ظلم و ستم ڈھائیں گے رانڈوں پہ ستم گر — لااعلم

قول فیصل: مجازی معنی میں بھی مستعمل ہے۔

(ستم گار) بیتانہ بچے ایک بھی جا نبر نہ ہو کوئی
دو چار ستم گار ہوں تیرے سے اگر اور — (زور رنگ، آصفیہ)

(ستم گر) رہے گی یاد یہ شوخی بھی اس ستم گر کی
ہمیشہ جھوٹ پہ کھائی قسم مرے سر کی — (نواب بتن صاحب) بلیغ

چرخ کی صفت میں بھی مستعمل ہے۔

کہ ابھی نہ تھی آگے مرے یار کی رفتار
(ستم گار) سیکھا ہو گو چرخ ستم گار کی رفتار — ناسخ

گلبدن خاک میں کیا کیا ہی ملائے تو نے
(ستم گر) عقل پر میری پڑیں چرخ ستم گر پتھر — انیس

ستم گاری، ستم گری: ظلم کرنا، ستم کرنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ان کا انصاف ستم گاری ہے
ان کا اخلاق ریا کاری ہے — مرزا رسوا

ع تیری ستم گری کے ستائے ہوئے ہیں سب — (لااعلم)

ست منزلہ: (عمارت، کوٹھی اور مکان وغیرہ کی صفت) سات منزلوں کا، سات منزلوں والا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: لکھنؤ میں ست منزلہ عمارتیں بہت کم ہیں۔

ستم ہونا: ظلم ہونا، قہر ہونا، بیداد ہونا، سختی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کوئی ہمیشہ گرفتار غم نہیں ہوتا
ستم تو ہوتے ہیں پر یہ ستم نہیں ہوتا — مصحفی

جب نہ ہو یہ تو الم ہوتا ہے
دل نازک پہ ستم ہوتا ہے — مرزا رسوا

ستم ہونا: آفت نازل ہونا، مصیبت آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا کہوں کیا ستم غفلت سے مجھ پر ہو گیا
قافلہ جاتا رہا میں صبح ہوتے سو گیا — میر

ستم ہونا: غضب ہونا، اندھیر ہونا، قیامت ہونا، برا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نالاں تھا یوں ہی ایک جہاں جس کا ہاتھ
باندھی جفا پہ اس نے کمر اب ستم ہوا — قائم

ستم ہونا: انوکھا، انوکھی ہونا، کوئی نئی یا بھلی خواہ بری ایسی بات پیش آئے روزگار ہونا۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ستم ہے: غم ہے، افسوس، دکھ ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے ستم جس سے کہ دل اپنا ملا
کبھی کمبخت ملاتا ہی نہیں — جرأت

ستنا: نیچے کا کھٹنا، پاجامہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: میاں صاحبزادے! ازار بند کس کے باندھیے آپ کا ستنا گرا پڑ رہا ہے۔

ست نجا: سات قسم کا بھنا ہوا اناج۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ فارسی میں "شش ترنج" کہتے ہیں اور دہلی کی زبان بھی شست درنج ہے۔ بہر حال لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ موصوف نے ست نجا کے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں: "وہ غلہ جو سات اناج ملا کر پکایا جائے" مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
شیعہ عورتیں عاشور کے دن جن چیزوں

پرندروے کے ناقہ کشی کرتی ہیں ان میں ست کجا بھی ہوتا ہے۔ عورات لکھنؤ طنزاً چند نی جلی چیزوں کو بھی ست کجا کہہ دیتی ہیں۔

سَتّو: بھنے ہوئے گیہوں یا جو چنا، یا مٹر جَے کا آٹا۔ اُردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل: کالی گاجر کو خشک کر کے پیسواتے ہیں اور قلب کے مریض کو استعمال کراتے ہیں۔ یہ بھی ستو کہلاتا ہے۔ اس کا صرف گھولنا کے ساتھ ہے۔

سَتوانْسا: وہ بچہ جو ساتویں مہینے پیدا ہوا ہو۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

سَتوانسا پڑھنا: حمل کی ایک رسم کا نام جو اکثر پہلے جھٹے میں برتی جاتی ہے اور اس میں زچہ کے میکے سے زچہ کے واسطے جوڑا، مسی، عطر، تیل، پھلیل، کنگھی، چوٹی، پھولوں کا گہنا، مہندی، چاندی کی ہنرلی، کٹوری، کچھ نقدی وغیرہ آتی ہے۔ اس رسم میں زچہ کے میکے والے اس کے مہندی لگاتے ہیں اور دلہن بنا کر اس کی گود میں سات قسم کی ترکاریاں، ناریل، میوہ اور کچھ نقدی وغیرہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ "گود بھرنا" بھی اسی سے مراد ہوتی ہے۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ کی عورتیں اس رسم کو ستوانسی گود بھرنا کہتی ہیں۔

سَتّو باندھ کے پیچھے پڑنا: سیر ہو جانا، کسی کام کے درپے ہو جانا۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

مثلِ مصرفہ: حضرت جیسے کھانے کو روٹیاں نہ ہوں وہ ستو باندھ کے نوکری کے پیچھے پڑے۔ (فسانۂ آزاد)

سِتُودَہ خِصال: نیک سیرت، خوش اطوار، پاکیزہ صفت، نیک خصلت، نیک۔ فارسی عربی (الفاظ) صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثلِ مصرفہ: ہر چند میں ان کو جانتا پہچانتا نہیں مگر جب ستودہ خصال شخص باکمال ہیں کہ اجنبی کے حال پر اتنی عنایت فرمائی۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل: ستودہ صفات بھی مستعمل ہے، جیسے: "قدردانی امیر کو چاہیئے، جانفشانی غربا کو، علی الخصوص ذات ستودہ صفات کہ امیدگاہ سرگشتگان کوئے ناکامی اور نام نامی ہر شخص کا مددگار اور حامی ہے" (انشائے سرور)

حضرت اوج نے ستودہ کار بھی نظم کیا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

بتلایا سب نے نام مسیب کا ایک بار
یعنی یہ ہے امیر ہمارا ستودہ کار — اوج

سَتّو مَن بھتّو جب گھولیں تب کھائیں: جب کسی کام کے انجام دینے میں کئی دشوار منزلوں سے گزرنا پڑتا ہو تب کہتے ہیں۔ اُردو، مثل، عوام کی زبان۔

سُتُون: (بضمتین و واؤ معروف) کھمبا، عماد، پایہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ضرب اس کی وہ تھی جس سے جگر دیو کا خوں تھا
وہ گرز نہ تھا خانۂ بدعت کا ستوں تھا — تقی

قولِ فیصل: بالعموم زبانوں پر نون بالاعلان ہو۔

سُتھرا: پاک صاف، اُجلا، نفیس، لطیف، پاکیزہ۔ ہندی، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: تنہا مستعمل نہیں، صاف کے ساتھ ملا کے "صاف ستھرا" زبانوں پر ہے جو اُردو اور رائج غیر فصیح ہے۔

جھاڑ کر اپنے بال سے سنبل
کرتی ہو صاف ستھرا بستر گل — عروج

سُتھرانا: (متعدی) بکھیرنا، پھیلانا، بچھانا، فرش کرنا۔ ہندی، پورب کی زبان (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ قطعاً نہیں بولتے۔

سَتھراؤ: (بالفتح) کشتوں کا انبار، قتلِ عام۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

وہ میلے میں گزریں اس انداز سے
کہ ستھراؤ تھا خنجر ناز سے — آخر شاہ اودھ

قولِ فیصل: کسی چیز کے بالکل تباہ و برباد ہو جانے کے محل پر بھی عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے: "کم بخت نے سارے باغ کا ستھراؤ کر دیا ایک پیڑ بھی نہ چھوڑا" (زلزلے نے سارے شہر کا ستھراؤ کر دیا)۔

سَتھراؤ پڑنا: مُردوں کا بچھونا بچھ جانا، کھیت پڑنا۔

اندازسے جدھر وہ قدم باڑ پڑ گیا
کوسوں اُدھر دلوں ہی کا ستھراؤ پڑ گیا — ظفر
(نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سَتھراؤ کرنا: کشتوں کا انبار لگا دینا، قتلِ عام کر دینا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

حملوں نے فوجِ شام کا ستھراؤ کر دیا
دم میں زمیں پہ خون کا چھڑکاؤ کر دیا — مونس

قولِ فیصل: اس کا صرف "ہونا" کے ساتھ بھی ہے۔

خون کے سیلاب میں ڈوبے ہوؤں کا کیا شمار
ننگ ہے وہ جدھر دل شمشیر تو ستھراؤ ہو — تیر

سُتھرائی: صفائی، اُجلاپن، خوش نمائی،

پاکیزگی۔ ہندی، مؤنث۔

مست جاروب کشی کرتے ہیں یاں پلکوں سے
کبھو کب پونچھے ہے نیت خانے کی ستھرائی کو انشا
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ عورتیں جاروب اور جھاڑو کو ستھرائی کہتی ہیں۔ دینا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ یہ لکھنؤ اور دلی میں مشترک ہے۔

ستھرائی دی نسیم نے میکے مزار پر
باران رحمت ان کے پانی چھڑک گیا ذکر لکھنوی

تلاک کرتا ہے سنگستان پر جبہ فرسائی نکہت
ملک ہار خطوط سے کو دیتا ہے ستھرائی دہلوی

ستھرائی پھیرنا۔ جھاڑو پھیر دینا، تباہ و برباد کرنا، غارت کرنا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

اے دوگانا تو مجھے لوٹنے کو آئی پھیر
پھر سنک جائے گی گھر بھرکے ستھرائی پھیر رنگین دہلوی

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں ان معنی میں جھاڑو پھیرنا (پھیر دینا) بولتی ہیں۔

ستھنا۔ پائجامہ۔ ہندی، مذکر، اہل جنوب کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بچے کے پائجامے کو ستھنا کہتے ہیں۔

ستی ہی ست پرجان ہونا۔ کمال کمزور ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عورات لکھنؤ زیادہ تر اس صرف کو غصہ، خورشہ اور جھلکے کے مقام پر بولتی ہیں جیسے صاحبزادے شہر بھر میں بدمعاشی کرتے پھرتے ہیں۔ ستی ہی ست پرجان ہے۔ خدا معلوم کب گرفتار ہو جائیں۔

ستی۔ دیکھو سے۔ اردو، متروک۔

خدا نے تو پھر دست قدرت ستی
محمدؐ کی صورت کی تخلیق کی (الوندر شاہ)

ستی۔ وہ ہندو عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ زندہ چتا میں جل جائے۔ ہندی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ہو گیا میں کے جل کے خاکستر
ستی کی طرح جلی شب ہجر قلق

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ مثلاً ستی اس کو کیا دل کی لگی نے شاد

یہ ہندوستان کی ایک قدیم رسم تھی جس کو انگریزی وائسرائے لارڈ ولیم بنٹنک نے ممنوع قرار دے دیا تھا۔

ستیاناس۔ (ستیا، واقعی، سچ۔ ناس، تباہی) تباہی، بربادی، واقعی تباہی، بالکل بربادی۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

دھیان اک اک سے بڑھ گیا ہی کا
ستیاناس ہو جوانی کا شوق

ستیاناس جائے۔ (بددعا) نام و نشان نہ باقی رہے، تباہ ہو، برباد ہو جائے، بٹ جائے۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ستیاناس جائے ان سب کا
جن کی ذلت سے اشتلایہ اٹھا قلق

قول فیصل۔ اسی محل پر ستیاناس ہو، بھی ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

دے دیا رنج اک خدائی کا
ستیاناس ہو جدائی کا داغ

ستیاناس کر دینا۔ (متعدی) تباہ و برباد کر دینا، مٹا ڈالنا، خراب کر دینا، بگاڑ دینا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔ مثل مصرف۔ کم بخت نے گھٹنے کی کٹھیا اگٹ کے میری ساری شلوار ستیاناس کر دی۔

قول فیصل۔ اس کا لازم ستیاناس ہو جانا، بھی بولتی ہیں۔ جیسے۔ بنو بیگم میری کشمیری شال دو دن کے لیے رنگ کے لے گئی تھیں ایک مہینے بعد واپس کی اور اتنے پھوہڑپن سے استعمال کی کہ ستیاناس ہو گئی۔

ستیاناس گئی۔ (اسم مرکب) خانہ خراب۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اسی معنی میں مرد کے لیے ستیاناس گیا، لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ اثر نے "ستیاناس گئے" تحریر کیا ہے اور معنی لکھے ہیں۔ تباہ حال، خانماں برباد۔ عورتیں مرد کے متعلق جھنجھلا کے کہتی ہیں۔ بہرحال لکھنؤ کی عورتیں مندرجہ بالا تینوں صورتوں میں سے کسی طرح بھی نہیں بولتیں۔

ستیاناسی۔ (صفت) اجاڑ کرنے والا، برباد کرنے والا، اجاڑو، خانہ کن، منحوس، بدچلن، آوارہ۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف تباہی و بربادی کے معنی میں بولتے ہیں جس کا صرف کرنا، ہونا کے ساتھ ہے۔

ستیز / ستیزہ۔ (بکسر تین ہر دو لفظ مجہول) لڑائی جھگڑا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ستی ہو جانا۔ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے تھک کے چور چور ہو جانا، خستہ حال ہو جانا۔

اُردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ آج میں دن بھر پھرکی کی طرح ناچی ناچی پھری ستی ہو گئی۔

سِتی ہونا:۔ جلنا۔ اُردو صفت، متروک۔
محلِ صرف:۔ پتھر کے کوئلوں کی چراغ ہو بھٹی اور بجلی کا عالم عیاں ہو ہر گز نوبت میں تفضل کا شتے ہوں اور پرے پتھر ستاتے ہوں گھاٹوں پر مُردے ستی ہوتے ہوں۔ (انشائے سُرور)

سَٹ:۔ جلدی سے، فوراً۔ اُردو میں "سے" کے ساتھ مستعمل ہے۔
(فقرہ) "تلوار الوار چھوڑ دو، بندوق لے جاؤ آڑ میں بیٹھ کر سٹ سے مار دو۔" (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نظر بچا کے کوئی کام کرنے کے محل پر "سٹ سے" بولتی ہیں جیسے "میاں سامنے بیٹھے تھے بیوی آنکھ بچا کے سٹ سے نکل گئیں" اور دیدہ دلیری کے ساتھ تیزی سے کوئی کام کرنے کے محل پر "دسٹ سے" (بفتح اوّل) بولتی ہیں جیسے: "باپ منع کرتا رہا لیکن لڑکا کپڑے پہن کے دسٹ سے چلا گیا کسی کی ایک نہ سنی۔"

سِٹ:۔ (بکسر اوّل) ایک ہی قسم کی چند چیزوں کا مجموعہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
محلِ صرف:۔ جہاں جہیز میں چائے کا سٹ دے رہے ہو وہاں ایک ٹیبل سٹ بھی دے دو، یہ بھی ضروری ہے۔

سٹّا:۔ کمپنیوں کے حصے کی خرید و فروخت۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔ ایک قسم کے جوئے کو بھی کہتے ہیں جس کا رواج بمبئی کلکتہ وغیرہ میں کثرت سے ہے۔ کھیلنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

سٹا پٹا:۔ نحو، فریب، دغا۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
قولِ فیصل:۔ بصورت جمع "سٹے پٹے" زبانوں پر ہے اور لڑانا کے ساتھ صرف ہے، جیسے: "آپ سب سے تو دھوکا دھڑی کی باتیں کیا ہی کرتے تھے مجھ سے بھی سٹے پٹے لڑانے لگے۔"

سٹا سٹ:۔ لگاتار کوڑے یا قمچی مارنے کی آواز۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

گلے میں پہنتا وہ ہلس ہلس کے ہار
سٹا سٹ وہ پھولوں کی چھڑیوں کی مار (میر حسن)

سٹاک:۔ کوڑے اور چھڑی سے مارنے کی آواز، سڑاک۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

جو نسیم صبح لپٹ گئی کسی گل کے دامنِ پاک سے
تو شعاع جھلک اٹھی چھڑی اٹھا کے سٹاک سے (انشاء)

قولِ فیصل:۔ لچک دار چھڑی سے مارنے کو "سٹاکا" کہتے ہیں۔

سٹانا:۔ (متعدی) ملانا، بھڑوانا، جوڑنا، چپکا کرنا۔ اُردو، جاہل عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔
قولِ فیصل:۔ اس کا لازم "سٹنا" بھی ہے۔

سٹ پٹاتے پھرنا:۔ (لازم) حیران و پریشان پھرنا، مارا مارا پھرنا، گھبرایا ہوا پھرنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ لڑکی کی شادی سر پر ہے اور پیسے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ بے چاری سٹ پٹاتی پھر رہی ہیں۔

سٹ پٹا جانا، سٹ پٹانا:۔ حواس باختہ ہونا، حیران ہونا، کسی امر میں گھبرانا، بوکھلانا، مضطرب ہونا، چھکے چھوٹنا، اوسان جاتے رہنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

(سٹ پٹا جانا) دیکھتے ہی عشق کو عقل گئی سٹ پٹا
دل کو مرے آ رہا یہ جو ٹوٹکا سو ٹونا (ظفر)
(سٹ پٹانا) اب اور بھی ساتھ والے آ گئے
دن چڑھنے لگا تو سٹ پٹائے عاشق

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر "سٹ پٹا کر رہ جانا" بھی ہے جیسے: "اتنے میں کہار ہوا سے باتیں کرتے زن سے نکل گئے یہ بے چارے سٹ پٹا کر رہ گئے۔" (فسانۂ آزاد)

سٹر پٹر:۔ چھوٹا موٹا کام، متفرق کام۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ سارا دن سٹر پٹر میں گزر گیا اور لحاف میں ڈورے ڈالنا جو ضروری کام تھا وہ نہ کر سکی۔

سٹ سٹ:۔ سٹا سٹ، جلد جلد۔ اُردو، مؤنث، عوام کی زبان۔
محلِ صرف:۔ ایک میاں صاحب پھٹے حالوں جوتی کو سٹ سٹ کرتے ہوئے سبزی منڈی سے نکلے تو دیکھا کہ ایک نوخیز کنجڑن نکھر کر دوکان پر بڑے ٹھسے سے بنی ٹھنی ہوئی بیٹھی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

سٹکٹ:۔ بڑا پتلی لچک دار چھڑی، جو ایک سرے پر موٹی دوسری طرف پتلی ہوتی ہے۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سٹک بڑ:۔ پیچوان، ایک قسم کا لمبی نگالی کا حقہ۔ جس کی نگالی نے کے بجائے تاروں کی بنی ہوتی ہے۔

اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

اے مغنی لطف سے خالی نہیں تلیاں کسنی
تیرے ہونٹوں تلک پہنچے گی شٹک ہو جائے گی رنگ

سٹکانا:۔ کسی لوچ دار چیز سے (۱)۔ اُردو، مصدر، عوام کی زبان۔

مثال صرف:۔ سبق یاد نہ کرنے پر مولوی صاحب نے اپنی قمچیاں سٹکائیں کہ جسم بھر پر برتیں پڑ گئیں۔

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے چھپا کر غائب کر دینا کے معنی بھی لکھے ہیں جو عام طور سے عوام نہیں بولتے۔ کسی شخص کو جو بارِ خاطر ہو چلتا کرنے کے معنی میں بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

سٹک جانا، سٹکنا:۔ کھسک جانا، بھاگ جانا، لاپتہ ہو جانا، چپکے سے چلا جانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

مثال صرف:۔ وہ اس خبر کی سن گن پاتے ہی اندھیرے میں چپکے سے سٹک گئے۔ (نور اللغات)

(ایضاً) ایک ایک گھنٹوں میں بیس بیس خانہ جنگیوں کی خبر آتی تھی۔ دوکان دار جوتیاں چھوڑ کر سٹک جاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

سٹکنی، چٹکنی:۔ دروازے کی بلی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ بجز سین و لام سٹکنی بولتے ہیں۔ چٹکنی لکھنؤ کی زبان نہیں۔ لکھنؤ میں دروازے کی بلی کو سٹکنی نہیں کہتے۔ سٹکنی لوہے کی ہوتی ہے اور بلی لکڑی کی۔

سٹورا:۔ ایک قسم کا حلوہ جو زچہ کو بچہ پیدا ہونے کے تیسرے دن سے کھلایا جاتا ہے تاکہ قوت بحال ہو۔ اُردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل:۔ عام طور سے رواج، شکر، گھی، سونٹھ، مکھانا، گوند، کشمش، چھوارا، کھوپرا، چرونجی، بادام اور پستے کا بناتے ہیں جو نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ صاحب نور اللغات نے سٹھورا اور فرہنگ آصفیہ نے سٹھورا بہ اضافۂ ہائے مخلوطی لکھا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سٹھانی:۔ سیٹھ کی بیوی۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

سٹھنی:۔ بازار، آدمیوں کا مجمع۔

جہاں بڑھتی ہوں مردوں کی سٹھنی سی لگ چلتی
یہ قبہ بڑھیا کا کاٹا ہے جوانوں کا تماشا ہے
جان صاحب (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "سٹھنی کوئی لفظ نہیں۔ جان صاحب کے شعر کا پہلا مصرع اس طرح ہے ؎

جہاں بڑھتی ہوں مردوں کی سٹھنی سی ہو لگ جاتی

جہاں مردوں کا ٹھٹ لگ جانا، مجمع ہو جانا بولتے ہیں۔ عورتیں ٹھٹھی لگ جانا کہتی ہیں۔ میرے نسخہ میں مصرع اسی طرح درج ہے اور فرہنگ میں درج ہے سٹھنی لگ جانا، ہجوم ہو جانا۔ صاحب نور اللغات نے سو کو شامل کر کے سٹھنی بنا لیا یہ ان کی بلا جانے کہ سٹھنی کوئی لفظ بھی ہے کہ نہیں۔"

اب عورات لکھنؤ ٹھٹھی لگ جانا بھی نہیں بولتیں۔

سٹھنی:۔ وہ گالیاں جو بیاہ میں سمدھنوں کو دی جاتی ہیں۔

سٹھنی کے عوض تو نے جو تیار کی گالی
گالی ہے وہ کچھ اور ہی اسرار کی گالی
انشاءؔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں: "وہ گالیاں جو سمدھنیں ایک دوسرے کو باہم دیتی ہیں اور نیز وہ فحش بنائے ہوئے گیت جو بیاہ میں ددھیال سمدھنوں کی طرف سے ایک دوسرے کی نسبت گاتی ہیں۔ دراصل میں یہ لفظ پنجابی ہے۔ اس کی اصل سیٹھا بمعنی کسیلا ہے چونکہ گالی کڑوی کسیلی بات کو کہتے ہیں اور اس سے غرض، مزاح کے طور پر دوسرے کو چڑانا ہوتا ہے۔ پس اس لحاظ سے اس گالی کو جو ایک سریلی آواز کے ساتھ گا کر سمدھن کو دی جائے سٹھنی کہنے لگے۔" لکھنؤ میں سمدھنوں کو گالی دینے کی رسم عوام میں تو اب بھی کمی کے ساتھ ہے لیکن سٹھنی کوئی نہیں بولتا۔

سٹھی:۔ ساٹھی، وہ نہایت موٹے اور لال رنگ کے چاول جو ساٹھ روز کے عرصے میں بوئے بوتے جاتے اور تیار ہو جاتے ہیں، ایک قسم کے موٹے چاول۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اسے ساٹھی کے چاول کہتے ہیں جو اُردو ہے۔

سٹھیا جانا، سٹھیانا:۔ پیرانہ سالی کے باعث حواس خمسہ کا صحیح کام نہ کرنا، کہن سالی کے باعث خلافِ عقل باتیں کرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف:۔ آہستہ سے کہا کہ وہ امتحان لینے کو کہتی ہیں۔ امتحان چہ معنی دارد، سٹھیا گیا ہے بڈھے۔ (فسانۂ آزاد)

سٹھی:۔ (بکسر دوم و تشدید) حماقت، اوسان، ہوش، عقل، سمجھ۔ ہندی، مؤنث۔ (یہ لفظ اصل میں سنسکرت کے لفظ شاٹھ शाठ یعنی عقل سے ماخوذ ہے۔) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ بھولنا اور گم ہو جانا کے ساتھ صرف ہے۔

سٹے بٹے:۔ مکر و فریب کی باتیں، دھوکے دھڑی کی باتیں۔ اُردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثال صرف :۔ میں ناشن عاشق ہوں تو سٹی جو ناچ نہ نچاؤں کیا نکلے جاتے ہیں اقرار کرکے مکر جانا کیا خالہ جی کا گھر ہے۔ دیکھو یہ سٹے بٹے سب بھول جاؤ گے۔ (فسانۂ آزاد)

سٹی بھولنا، سٹی گم ہونا :۔ (لازم) اوسان جاتے رہنا، سٹ پٹا جانا، حواس باختہ ہونا، گھبرا جانا، بوکھلا جانا، عقل ٹھکانے نہ رہنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع آئی جو شش الحانیاں کس غنچہ دہن کی
سٹی ہے جو بھولی ہوئی مرغانِ چمن کی ! رند

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ: "سٹی پٹی بھولنا بھی ہے جیسے :۔ مارے مروت کے بولا نہ جاتا ہوں ورنہ میاں کی سٹی پٹی بھول جاتی۔ (فسانۂ آزاد)"۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

سٹی بھلا دینا اور سٹی گم کر دینا بھی بولتی ہیں جب ایک وقت میں بہت سے کام بتا دیے جائیں۔

سَجَع :۔ شرکتی (آواز) ہیئت۔ اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

ع لاکھوں میں یہ اس سجع کا جوان ہم نہیں ہو انیس

قولِ فیصل :۔ زیب و زینت کے معنی میں بھی بولتے تھے جو اب متروک ہے۔

ع کیا دیکھتا ہو ہر گھڑی اپنی ہی سجع کو شوخ میر

سَجّاد :۔ عـ بہت زیادہ سجدے کرنے والا۔ عربی، مذکر، صیغۂ مبالغہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَجّاد :۔ پـ امام چہارمؑ، حضرت علیؑ ابن الحسینؑ کا لقب مبارک۔ عربی، رائج۔

ع سجاد بیڑیوں کو سنبھالے کھڑے رہے تعشق

قولِ فیصل :۔ چونکہ حضرتؑ بہت طولانی سجدے فرمایا کرتے تھے اس لیے یہ لقب ہوا۔ آپ کو سیدِ سجادؑ اور سیدالساجدینؑ بھی کہتے ہیں۔

ع پہونچی جو گوشِ سیدِ سجادؑ میں صدا مودب

سَجّادَہ :۔ عـ جانماز، مصلّٰی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع اور زریفتگ تھا سا سجادہ بچھاؤ دبیر

سَجّادَہ :۔ فـ درویشوں یا بزرگانِ دین کی مسند۔ فارسی، مذکر۔

وال کلمۂ کفر کا یہاں شکر اس غفور کا
واہ جانماز کا یہاں سجادہ نور کا دبیر

قولِ فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے صرف "سجادہ نشین" کی ترکیب میں مستعمل ہے۔

سَجّادَہ نَشین :۔ کسی بزرگ کی گدّی پر بیٹھنے والا، کسی بزرگ کا خلیفہ۔ فارسی، صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

گر تصوف سے ہو تو صوفی سجادہ نشیں
بے مقدور نہ کرامت ہو نہ خرقِ عادت ذوق

قولِ فیصل :۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

آگے سجادہ نشیں قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دشت میں خالی مری جا میرے بعد (فرہنگ آصفیہ)

سجا سجایا۔ سجی سجائی :۔ آراستہ، مہیا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

سجے سجائے ہیں حاضر مکان دیدہ و دل
جہاں مزاج میں آئے رہیں وہ گھر کی طرح جلال

سجی سجائی ہوئی اور بنی بنائی ہوئی
خدا کی بھیجی ہوئی مصطفٰے سے پائی ہوئی عارف

سِجاف :۔ سنجاف، چوڑی گوٹ، حاشیہ۔ عربی، مؤنث۔

قولِ فیصل :۔ صاحب تحقیق اللغات لکھتے ہیں کہ :۔ "سَنجاف بالفتح و نون جیسا کہ مشہور ہے غلط ہے۔ سِجاف بالکسر و بغیر نون صحیح ہے"۔ اُردو میں سَنجاف (بالفتح و نون) ہی بولتے ہیں جو صحیح اور فصیح ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سجاف کو ہندی لکھا ہے جو صحیح نہیں۔

سُجانا :۔ (متعدی) پھلانا، آماس پیدا کرنا، متورم کر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف :۔ میں تمھیں بھائی پر رونے سے منع نہیں کرتا مگر پھر بھی صبر کرو۔ آنکھیں سجانے سے کیا فائدہ۔

سَجانا :۔ (متعدی) ترتیب سے لگانا، موقع یا سلیقہ سے رکھنا، آراستہ کرنا، زیبائش کرنا، سنوارنا۔ دلی کی زبان، لکھنؤ میں سجنا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ :۔ "لکھنؤ میں صرف سجنا ہی نہیں سجانا اور سجوانا بھی ہیں خود حضرت مؤلف نے سجنا کے تحت تعشق لکھنوی کا یہ مصرع نقل کیا ہے۔

ع قصر یاقوت ترے واسطے سجوائے ہیں

(سجوانا، سجنا کا متعدی المتعدی ہے۔ اس کے ہوتے متعدی سجانا کا وجود لازمی ہے۔

(نقرہ) اب کی امام باڑہ تم نے خوب سجایا ہے"۔ سجوانا کہتے تو سجنے کا فعل کسی دوسرے شخص سے متعلق ہو جاتا۔ سجایا سجانا کا ماضی نہیں ہے تو کیا ہے۔ سجوانے کی مثال میں حضرت واجد علی شاہ اختر کے ایک خط کا یہ جملہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ "جھاڑ کنول تمھارے لیے بارہ دری سکندر باغ میں سجوائے ہیں"۔ روزمرہ "سجا سجایا" بھی ہے۔ یعنی آراستہ۔

مؤلف مہذب اللغات اس کی تائید میں ہے۔

سجاوٹ :- آرائش، بناؤ سنگار، زیب و زینت، آراستگی، زیبائش۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

بناؤ ختم ہے کم پڑھائے سر کی قسم
دلہن کو بھی یہ سلیقہ نہیں سجاوٹ کا — بحر

سجاؤ :- زینت، آراستگی۔ ہندی، مذکر،

بے ہنر ہے سجاؤ عورت کا — بشر
ہے عبث ظاہری بناؤ سنگار (قرآن السعدین)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس محل پر صرف سجاوٹ بولتے ہیں۔

سَجدہ :- (بالفتح و فتح سوم) زمین پر سر رکھنا، خدا کے سامنے سر جھکانا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سجدے میں ذبح ہوتے ہو خنجر کی دھار سے
جو مانگنا ہو مانگ لو پروردگار سے — عشق

قول فیصل :- سجدہ بالفتح و بالکسر دونوں طرح مختلف فارسی لغات میں آیا ہے چنانچہ صاحب غیاث اللغات لکھتے ہیں کہ "در بہار عجم و کشف بالفتح و بالکسر و در مزیل الاغلاط فقط بالفتح و در منتخب و صراح بالکسر نوشتہ و گفتہ کہ نام سورۂ قرآن مجید سجدہ بالفتح است"

سج دھج :- زیب و زینت، بناؤ سنگار، آراستگی۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

جامہ زیبی وہ نمائش بعد مردن کیا ہوئی
پیرہن میں تھی جو سج دھج وہ کفن میں کیوں نہیں — امیر

سجدۂ سہو :- نماز کے بعض واجبات کی کمی یا زیادتی سے بعد نماز دو سجدے کیے جاتے ہیں جس سے نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

سجدۂ شکر :- پروردگار عالم کا شکریہ ادا کرنے کے لئے سجدے میں شکر اللہ کہنا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- ادا کرنا اور بجا لانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ رشک نے سجدۂ شکرانہ بھی اسی محل پر کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سر جو کاٹا تو گرا ہے زمیں پر پھینکو
سجدۂ واجب شکرانہ قضا ہوتا ہے — رشک

سجدہ گاہ :- سجدہ کرنے کی جگہ۔ عربی فارسی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہے بعد مرگ مشق خط سبز اے اسیر
خاک اپنی سجدہ گاہ ہے مردم گیاہ کی — اسیر

قول فیصل :- خاک شفا کی مختلف وضع کی بنی ہوئی یا ٹکڑی کی وہ شے جس پر حضرات شیعہ نماز میں سجدہ کرتے ہیں، سجدہ گاہ کہلاتی ہے۔ وزیر نے سجدہ گہ نظم کیا ہے لیکن بالعموم سجدہ گاہ ہی زبانوں پر ہے۔

نہیں اٹھتا ہے سر سجدہ سے میرا
مگر ہے سجدہ گہ اس خاک پا کی — وزیر

سجدے میں سر مارنا :- متواتر سجدے پر سجدے کرتے رہنا۔ اردو، مصرف، دہلی کی زبان۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا
ذوق دہلوی

سجع :- وہ عبارت جس کے فقروں کے آخری کلمات قافیہ رکھتے ہوں یا بصورت قافیہ واقع ہوں، کلام موزون و مقفّٰی، وہ لفظ جو نثر کے فقرے کے اخیر میں آئے اور اسی کے موافق دوسرے فقرے کے اخیر میں بھی واقع ہو۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم بدیع۔

سجیع :- (بروزن شجیع) بالارادہ کسی ایسے فقرہ، نثر یا نظم کی تصنیف کرنا جو اپنے حقیقی معنی و مفہوم کے ساتھ ساتھ کسی انسان کا نام بھی ظاہر کر دے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سجع خدا ناصر است و محمد نصیر (لا اعلم)

قول فیصل :- یہ مصرع مولانا سید محمد نصیر صاحب اعلی اللہ مقامہ کے نام کا سجع ہے جو اپنے معنی کے اعتبار سے بھی مکمل ہے اور خود موصوف اور ان کے والد بزرگوار مولانا ناصر حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ کا نام نامی بھی ظاہر کرتا ہے۔

اصطلاح علم بدیع میں کلام موزون و مقفّٰی یا اس لفظ یا عبارت کو جس کے آخر میں آئے ہوئے الفاظ بصورت قافیہ واقع ہوں، سجع کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ سجع متوازنہ جس میں دو لفظوں کے وزن اور اعداد حروف میں موافقت ہو مگر روی میں مخالفت ہو جیسے مراتب و مراسم، اخلاق و احوال وغیرہ مگر یہ سجع اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ ۲۔ سجع متوازی، جس میں دو لفظوں کے حروف روی و وزن اور عدد حروف میں موافقت ہو جیسے گل و مل، خار و دار، زرینہ و شبینہ وغیرہ۔ یہ سجع کی اچھی قسم ہے۔ ۳۔ سجع مطرف، جس میں دو لفظوں کے حروف روی میں موافقت ہو مگر وزن اور اعداد میں اختلاف ہو جیسے اطوار و وقار، حال و خیال وغیرہ۔

سجع کہنے والے کو سجع گو کہتے ہیں۔

سجل :- (سنسکرت، سَجّت، اچھا۔ ہندی میں بکسر اول و فتح دوم ہے۔ فصحا کی زبانوں پر اردو میں بکسر دوم ہے) عمدہ، نفیس، درست، ٹھیک، خالص، کھرا، معقول،

آراستہ، پیراستہ۔

نکلی جو روح خانۂ تن ہو گیا خراب
ممکن نہیں مکان سجل بے مکیں رہے　(نور اللغات)　سیّاح

قولِ فیصل:۔ فصحا تو اس لفظ کو بولتے ہی نہیں یہ عوام کی زبان ہے اور وہ بکسرِ اوّل و فتحِ دوم ہی بولتے ہیں۔

سِجِل:۔ (ث) وہ دستاویز، حکم نامہ، سند یا کاغذ جو مہر شدہ ہو۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تمھارے جھوٹے وعدوں کو ہمارا دل یہ ناسخ کا
سجل قاضی نہیں لکھتا کبھی جھوٹی گواہی پر　اسیر

قولِ فیصل:۔ عربی میں بکسرِ تین و تشدیدِ جیم ہے۔ اب اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر 'سِجِل' کہتا ہے۔

سجنا:۔ (ث) (لازم) زیب دینا، موزوں ہونا، پھبنا، مرتب ہونا۔　(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

سجنا:۔ (ث) سجانا، آرائش کرنا، آراستہ و پیراستہ کرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مثل:۔ بوستاک بہن نے سجے جنگ کے ہتھیار (امیتا)

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف بالخصوص امام باڑے اور بارگاہ کے ساتھ ہے۔

سَجَنجَل:۔ (بروزن سفرجل) آئینہ۔ رومی، مذکر، متروک۔

سامنے سے نہیں ہٹتا ہے سجنجل ان کا
ان کو اس چاہنے والے سے ہو الفت کیسی　رنگین

سُجُود:۔ (بضمتین) عاجزی کرنا، سجدہ کرنا، سجدہ۔ عربی، مصدر، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا شوق دل سے وہ پیارا سجود
کرتھا ورد سبحان ربی ذو دو دو　محسن کاکوروی

قولِ فیصل:۔ بہارِ عجم میں بکسرِ اوّل و بفتحِ اوّل دونوں طرح لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ بعض ایرانی بضمِ اوّل بولتے ہیں۔

سُجھانا:۔ (متعدی) آگاہ کرنا، بتانا، سکھانا، ظاہر کرنا، اونچ نیچ سمجھانا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

خاکساری نے یہ ترکیب سجھائی ہے مجھے
چوم لے نقشِ قدم اس کے کفِ پا ہو کر　رند

سجھائی دینا:۔ (متعدی) نظر آنا، معلوم ہونا، ثابت ہونا، خیال گزرنا۔ اُردو، مصرف، قریب بہ متروک۔

روشن اشک گرا دیں گی نظر کے اک دن
ہے ان آنکھوں سے ہی مجھ کو سجھائی دیتا　ذوق

سجّی:۔ ایک قسم کے کھار کا نام، جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

نہیں بہتر یہ گریباں بھیگی
دخل کیا ہے جو اس میں ہو سجّی　(گلشنِ عشق)

قولِ فیصل:۔ یہ اسی نام کے ایک پودے کی راکھ سے بنائی جاتی ہے۔ پینے کی تمباکو میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ فارسی میں اسے 'شخار'، عربی میں 'قلی' اور ہندی میں وراج بھنگ کہتے ہیں۔

سجیلا:۔ سجا سجایا، بنا ٹھنا، خوبصورت، خوش رو، بانکا۔ اُردو، صفت، مذکر، قریب بہ متروک۔

تری بانکی چتوں نے چن چن کے مارے
نکیلے سجیلے جواں کیسے کیسے　اسیر

قولِ فیصل:۔ مؤنث کے لیے 'سجیلی' تھا۔

سچ:۔ (ث) ٹھیک، راست، درست، صحیح، مطابق واقع۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ جو کچھ تم نے سنا ہے وہ سچ ہے۔

سچ:۔ (ث) راستی، صدق، حقیقت۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جو ہو مشہور جھوٹے میں انجم
اس کے سچ کا بھی اعتبار نہیں　(قران السعدین)

سچ:۔ (ث) (تابعِ فعل) بجا، درست، البتہ، واقعی، فی الحقیقت، حقیقتاً، بے شک، بلاشبہ، لاریب۔　(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سَچّا:۔ (ث) راست گو، صادق، صحیح بات کہنے والا۔ اُردو، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ قول مشہور ہے کہ جھوٹے کے آگے سچا رو مرے۔

سچا:۔ (ث) وفادار، پُرخلوص۔ اُردو، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ وہ خوش قسمت انسان ہے جسے سچا دوست مل جائے اور وہ خوش نصیب محبوب ہے جسے سچا عاشق ملے۔

سچا:۔ (ث) اچھوتا، غیر مستعمل، تازہ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ یہ پیالہ جھوٹا ہے مگر وہ سچا ہے اس میں سالن نکالو۔

سچا:۔ (ث) بے میل، کھرا۔ جیسے سچا گوٹا۔ اُردو، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

سچا:۔ (ث) خالص سونے یا چاندی کا۔ اُردو، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف:۔ حسین آباد کے امام باڑے کے پنکھوں پر پرانی وضع کا بہترین سچا کام بنا ہوا ہے۔

سچا : ہر معدنی جوہر کو جو اصلی ہو سچا کہتے ہیں۔ جیسے سچا موتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ معدنی جواہر کے لئے سچا نہیں بولتے صرف موتی کے لئے سچا کہتے ہیں جو معدنی نہیں ہوتا جیسے، "کل ہم نے چڑیا کے انڈے کے برابر سچے موتیوں کی ایک جوڑی دیکھی جس کی قیمت پچاس ہزار روپے تھی۔

سچا : نہایت مضبوط جو خراب نہ ہو جائے، درست، ٹھیک۔ جیسے سچا پیچ سچا قفل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سچا جوڑ چلنا : چال چلنا، اثر چال چلنا اُردو مصدر، متروک۔

خون لاکھوں کا کیا کرتی ہیں ہر جھنکار سے
خوب سچا جوڑ چلتی ہیں تمھاری چوڑیاں — منیر

سچا گانا : اصول موسیقی کے مطابق گانا گانا۔ اُردو مصدر، متروک۔

لے کا خیال سُر کا نہ ہے تال کا اُسے
میں سچا گا رہی ہوں یہ ترتا ہے سُر غلط — جان صاحب

سچا نشانہ : صحیح نشانہ۔ وہ نشانہ جو کبھی خطا نہ کرے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ٹھیک دل پہ ہر ایک تیر پڑا
کتنا سچا ترا نشانہ ہے — (اعلم)

سچائی : راستی، صداقت، دیانت، حقیقت۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کی سچائی اور راست بازی کا سارے زمانے میں شہرہ ہے۔

سچ پوچھو۔ سچ پوچھئے : واقعی بات یہ ہے، حقیقت تو یہ ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سچ پوچھئے تو لفظ انا الحق تو کبریٰ سے
منصوب ہے وہی جو سر دار چپ رہے — رشک

سچ تو یہ ہے : حقیقت یہی ہے، واقعاً، فی الحقیقت۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دوست ہیں میرے کیا کہوں ان کو
سچ تو یہ ہے کہ ہے جنوں ان کو — (جنون انتظار)

سچ کا زمانہ نہیں : صداقت کی قدر نہیں سچ کا کوئی اعتبار نہیں۔ اُردو، مقولہ، فصیح، رائج۔

کہئے جو جھوٹ تو ہم ہوتے ہیں کہہ کے رسوا
سچ کہئے تو زمانہ یارو نہیں ہے سچ کا — مصحفی

سچکنا : متردد ہونا، ہچکچانا۔ اُردو مصدر، متروک۔

وہ جب گھر سے نکلے ہچکتے ہچکتے
قدم بھی اُٹھائے جھجکتے جھجکتے — نظیر

سچ مچ : ہُو بہو، بعینہٖ، بالکل، حقیقت میں۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

کہے وہ شعر لیکن فارسی میں
کہ سچ مچ حسن کی وہ آرسی ہیں — انشاء

قول فیصل۔ انشاء، میر حسن اور ناسخ وغیرہ کے کلام میں اس لفظ کا استعمال ملنے سے پتہ چلتا ہے کہ مرد بھی بولتے تھے لیکن اب مختص عورتوں کی زبان ہے۔

سچ مچ : فی الحقیقت، واقعی، بے شک، یقیناً۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اب کی آپ ناک میں بیٹھے رہیے۔ بس آتے ہی گرفتار کر لیجئے۔ مگر بے بڑھ شریر، سچ مچ ناک میں دم کر دیا۔ (فسانۂ آزاد)

سچ ہے : بجا ہے، درست ہے، بے شک۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر۔ سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہو — ذوق

قول فیصل۔ "یہ" کے اضافے کے ساتھ "یہ سچ ہو" بھی رائج و فصیح ہے۔

یہ سچ ہے کوئی بڑے وقت کا شریک نہیں
اٹھا رہا ہوں میں خود لاش قلب مضطر کی — نخو صاحب شفیق لکھنوی

سچی : سچ بات کہنے والی، راست باز، صادقہ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم زمانے بھر کے جھوٹے ہو تمھاری ماں جو کچھ کہہ رہی ہے ٹھیک ہے وہ بڑی سچی عورت ہے۔

قول فیصل۔ عورتیں اور ننھے جب اپنی صداقت ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں سچی۔ (یعنی ہم سچ کہہ رہے ہیں۔)

سچی : راست، ٹھیک، واقعی، بجا، درست۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سچی بات ہمیشہ کڑوی معلوم ہوتی ہے آپ بھی اگر برا مان گئے تو کیا فرق پڑا۔

سچی بات : حق بات، ایمان کی بات، وہ بات جو واقعے کے خلاف نہ ہو۔ اُردو، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا غرض ہے جو میں کسی سے ڈروں
بات سچی ہے کیوں نہ کہہ گزروں — مرزا رسوا (امراؤ جان ادا)

سچی قاب : سچی چینی کی رکابی جو زہریلی چیز رکھنے سے شق ہو جاتی ہے۔

زہر شربت میں کسی نے کھانے میں ملایا دیکھ لو — جان صاحب
چینیا خانے سے منگا کے آج کچی قاب اب — (انوار الآفاق)

سچی محبت : پاک محبت، خالص محبت، بے لوث محبت۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چونکہ آزاد پاشا کو محبت روم کی سچی

تھی اس لیے چلتے چلتے کئی بار جیا اگر پھر باریابی دربار سلطان المعظم سے شرف اندوز ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

سچے مرگئے جھوٹوں کو تپ بھی نہیں آئی: بہت جھوٹ بولنے والے کی نسبت کہتے ہیں، جھوٹے کو کبھی کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: مصنف فسانۂ آزاد نے اس مثل کو دو طرح سے استعمال کیا ہو، سچے مرجاتے ہیں جھوٹوں کو بخار بھی نہیں آتا جیسے: "جب جھنجھان فروہوا تو دیکھا کر قبر پر ہمایوں فر اور سپہر آرا میں میٹھی میٹھی باتیں ہو رہی ہیں۔ واہ رے برکج۔ سچے مرجاتے ہیں ... الخ" "سچے مرجاتے ہیں جھوٹوں کو ذرا بخار تک نہیں آتا۔" جیسے: "آپ انکسار کرتے ہیں مگر کی ٹیک کر کم سے کم دو کوس کی تو آپ خبر لاتے ہوں گے۔ سچے مرجاتے ہیں ... تم کیا اندھیر ہے۔" اب اہل لکھنؤ اس مثل پر "جھوٹے مرگئے اولاد (اولادیں) چھوڑ گئے" بولتے ہیں۔ مندرجۂ بالا کوئی طریقہ مستعمل نہیں۔

سچی بانگ بولنا: بے موقع محل سچی بات کہنا۔ اردو مصدر، متروک۔

وہ رہائی چاہیے اپنی وہ ہیں یا گفتار ہو
بنتے ہیں طوطی قفس میں بانگ سچی بول کے — شاد

سحاب: ابر، بادل۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صدائے رعد سنے تھا سکندر برق انداز سی
تنکار کھیلنے طاؤس کا سحاب آیا — آتش

سحبان: عرب کا مشہور فصیح و بلیغ شاعر جس کے باپ کا نام وائل تھا۔ اس کو سحبان وائل بھی کہتے ہیں۔ عربی، اس نے دو الفاظ ومعانی کو ملا لغت (رسالۂ عطیۃ الکاظمین)

پھتا ہر کیے خلق جو سحبان کا لے پیر

سحر: (بالکسر) جادو، طلسم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مثالِ صرف: عمر نے حکم دیا کہ تا بدولت کے لیے ایک اژدہ تم اپنے سحر سے بنا لاؤ۔ (طلسم ہوش ربا)

سحر: (بفتحتین) وہ وقت جب چھٹا حصہ رات کا باقی ہو، طلوعِ فجر سے پہلے کا وقت، آخرِ شب کا وقت، صبح سے پہلے کا وقت۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

پچھلے پہر جو ملنے گیا شوق سے کبھی
گھر چھوڑ کر وہ پہلے سحر کے نکل گیا — تسلیم

سحر: سحر گہی، دن نکلنے سے پہلے کا وقت، صبح، فجر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع وہ سحر اور وہ گلزار حسینی کی شمیم — تعشق

سحر آزمائی: سحر کرنا، جادو کرنا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثالِ صرف: شہنشاہ ساحراں نہایت زور آور ہو گیا، سحر آزمائی سے سامری عہد اور جمشید روزگار کان پکڑتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

سحر آنا: صبح کا نمودار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جاتے ہیں پھر وہ سحر آئی
تو بھی جانے لگی پھر آگر آئی — داغ

سحر بیانی: خوش بیانی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل: اس محل پر "جادو بیانی" رائج و فصیح ہو۔

سحر پکڑنا: صبح کرنا یا صبح تک صبح و سالم زندہ رہنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

سحر چلنا: جادو چلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گھبرا کے پکارا عمر سعد ستم گر
کیا سحر حسین ابن علی چل گیا مجھ پر — انیس

سحر خندہ: صبح کی طرح ہنستا ہوا، خوش۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سحر خوانی: جادو کرنا، جادو کے منتروں کا پڑھنا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نقطے ہوں سپند خوش بیانی
جدول ہوں عصائے سحر خوانی — (گلزار نسیم)

سحر خیز: صبح سویرے سو کر اٹھنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پروانہ ہے جا بجا سحر خیز
ہر ذرہ خاک شمس تبریز — محسن

سحر خیز یا جُرر: اچکا جو صبح کی پڑی پڑائی چیزیں اٹھا کر لے جائے۔ اردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سحر دم: علی الصباح۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

شب وصلت جو وہ زلفوں میں افشاں چن کے آتے ہیں
سحر دم منھ اندھیرے چھاؤں میں تاروں کی جاتے ہیں — شاد

سحر ساز: جادوگر۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سحر سازی: جادو کرنا، سحر آزمائی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہلال آسمان سحر سازی
فلک تمکیں پئے نیرنگ بازی — (طلسم ہوش ربا)

سحر سامری: وہ جادو جو سامری کو معلوم تھا اور جس کے وسیلے سے اس نے سونے چاندی کا گوسالہ بنایا تھا جو بولتا تھا۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، رائج۔

ہر گردو چار چشم فسوں ساز ہے تری
گر سحر سامری ہو تو جادے وہیں اتر — رند

سحر کرنا: جادو کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

باتوں باتوں میں اس نے سحر کیا
ہاتھ میں ہاتھ دے کے قول لیا — نالۂ رسا

سحر گہی: سحری۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

سحر گہی میں بھی جو دکھلائی پر وہ تو
صیام میں کا بھی نہ یہ روزہ بے شراب رہا — سحر

قولِ فیصل: عوام اور عورتیں "سرگہی" بولتی ہیں۔

سحر ہو جانا:۔ (کنایۃً) خاتمہ ہو جانا۔ اردو، متروک۔

مقابل اس رخ روشن کے شمع گر ہو جائے
صبا وہ دھول لگائے کہ پھر سحر ہو جائے — ذوق

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس محل پر صبح ہو جانا بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ دلی میں تڑکا ہو جانا مستعمل ہو۔

سحر ہونا:۔ صبح ہونا، صبح کا نمودار ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

آنکھیں ہی میری ہو گئیں دیدۂ سوز سے سفید
اے فلک یوں ہی شب غم کی سحر ہوتی ہو — جلال

سحری:۔ وہ کھانا جو روزہ دار آخر شب کھاتے ہیں۔ سحرگہی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

اٹھتے ہی پچھلے پہر رات کو کھا کر سحری
شوق سے رکھیو تو کل میں ترے ۱۶ اری روزہ — رنگین

قول فیصل:۔ عوام بالفتح وسکون حائے حطی بولتے ہیں جو اردو ہو۔

سخا۔ سخاوت:۔ سخی ہونا، فیاضی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ہم تو اس شاہ کے مداح ہیں اختر جس میں ہے
شان جمشید کی ہو اور سخا حاتم کی — اختر

وہ دریا بذل کا ہو جوش زن آگوش سہرا میں
کہ سائل جس کے در پر خود سخاوت ہونے والی ہو — فریاد لکھنوی

قول فیصل:۔ سخا تنہا مستعمل نہیں۔ جود و سخا کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

سخاوت میں عیب کیمیا ہے:۔ سخاوت عیب کے تانبے کے لیے کیمیا ہو۔ یعنی جس طرح کیمیا سے تانبا سونا بن جاتا ہو اسی طرح آدمی کے عیبوں کو سخاوت ہنر بنا دیتی ہو۔ یعنی سخی کے عیب بھی ہنر معلوم ہوتے ہیں۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

سخت:۔ (۱) کرا، کرخت، ناملائم، ٹھوس، نرم کا نقیض۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کل جو امرود تم لائے تھے بہت سخت تھے مجھ سے نہیں کھائے گئے آج نرم اور گھلے ہوئے لانا۔

قول فیصل:۔ عوام بفتحتین سَخَت بھی بولتے ہیں۔

سخت:۔ (۲) مشکل، کٹھن، تنگ، دشوار، صعب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

دل میں تیرے جو کوئی گھر کر گیا
سخت مہم تھی کہ جو سر کر گیا — سودا

سخت:۔ (۳) بہت بڑا، اکّر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سخت کافر تھا جس نے پہلے میر
مذہب عشق اختیار کیا — میر

سخت:۔ (۴) جو روپیہ کسی پر نثار رکھے وہ الا بخیل، کنجوس۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم ان سے بیکار مانگتے ہو دنیا جانتی ہو کہ وہ پیسہ دیتے میں بہت سخت ہیں۔

سخت:۔ (۵) بہت، بسیار، نہایت، از حد۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب آزاد کہہ چکے تو دس بارہ آدمیوں نے بھونے ہوئے جانوروں کو اٹھا کے پھینک دیا اور سخت خفیف ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

ع تھی سخت دشمنی انھیں آل رسولؐ سے (لااعلم)

سخت:۔ (۶) تیزی، تیز، کڑی، شدید۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دھوپ بھی نہایت سخت تھی۔ (توبۃ النصوح)

سخت بات:۔ کڑی بات، ناگوار بات۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

سخت باتوں کا تری کیا دیں جواب
بحث ہونی، دو بدو اچھی نہیں — صبا

سخت جان:۔ جس کی جان مشکل سے نکلے۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

دنیا میں مجھ سا کوئی نہ ہوئے گا سخت جاں
مجھ کو اجل بھی بھول گئی یا شہ زماں — انیس

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں بے حیائی سے زندہ رہنے والا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھے ہیں سخت بے حیا، بے غیرت، اہل لکھنؤ کسی ایسی معنی میں نہیں بولتے۔ فارسی میں اس کے معنی سنگدل اور بے رحم ہیں۔

سخت جانی:۔ (فارسی) بے مہری، سنگدلی، جفاکشی، زحمت کشی، برداشت مصیبت۔

دوسرا پورا پڑا قاتل کا ہاتھ
سخت جانی کا مزہ جاتا رہا — داغ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "فارسی نیز اردو میں سخت جانی کا مفہوم ہو یعنی زندگی جو باوجود شدت مصائب و آلام ختم نہ ہو۔ داغ کے شعر میں بھی یہی مفہوم ہو۔ مر مر کے جئے جانے میں جو لذت تھی ختم ہو گئی۔ بہار عجم میں محمد رضا تکلیبی کا شعر ہو۔

شبہائے ہجر را گزرانیدیم و زندہ ایم
ما را بہ سخت جانی خود ایں گماں نبود"

مؤلف مہذب اللغات اس کی تائید میں ہو۔ ایک مثال اور ملاحظہ ہو۔ "سخت جانی کا برا ہو یہ مصیبتیں دیکھنا دیکھو نہ آپ آتے ہیں نہ جان جاتی ہو۔" (انشائے سرور)

سخت دل:۔ بے مہر، سنگدل، بے رحم۔ فارسی،

صفت، فصیح، رائج۔

سخت دل جو ہیں انہیں محروم رکھتا ہو فلک
بیضۂ فولاد سے بچہ کماں پیدا ہوا — ناسخ

قول فیصل:۔ بے رحمی، سنگ دلی کے معنی میں سخت دلی بھی رائج و فصیح ہو۔

سخت زمین:۔ غزل یا قصیدے وغیرہ کی وہ طرح جس کی بحر یا ردیف مشکل ہو یا قوافی کم ہوں اور شعرا کو شعر کہنے میں دقت محسوس ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سخت سست کہنا:۔ (متعدی) برا بھلا کہنا، دل آزاری کی گفتگو کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل میں مجھ کو جا کے آگے نہ کر ذلیل
کیوں سخت سست کہتا ہو او بد زباں مجھے — صفدر

سخت کلامی:۔ بد زبانی، گستاخی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں تو نہیں چاہتا تھا کہ سخت کلامی کی نوبت آئے مگر انھیں نے خود ہی ٹیڑھے لہجے سے بات کی۔

سخت گھڑی:۔ منحوس وقت، مشکل کا وقت۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

اس پہ جب سخت گھڑی ہوگی تو کام آئیں گے
لاش کیا قبر میں مہمان کی ہم جائیں گے — انیس

سخت گیر:۔ ظالم۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سخت گیری:۔ سختی کرنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سخت گیری خود ہماری عادت نہیں ہو۔ (توبۃ النصوح)

سخت لگام:۔ (کنایۃً) سرکش گھوڑا۔ اردو، صفت، سواریوں کی اصطلاح۔

سخت مشکل:۔ نہایت دشوار، بہت زیادہ دشوار، ناممکن۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

نکل جانا بدن سے جان کا آسان ہو مجھ کو
نکلنا کوچۂ قاتل سے لیکن سخت مشکل ہو — ناسخ

سختی:۔ ۱۔ نرمی کی ضد، درشتی، کرا پن، کرختگی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ایک تو سردی و گرمی کا حس
دوسرے سختی و نرمی کا حس — مرزا رسوا

سختی:۔ ۲۔ بے رحمی، بدمزاجی، زیادتی، تنبیہ، ڈانٹ، سخت گیری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر تم سختی نہ کرتے تو بہت ممکن تھا کہ وہ سب کچھ سچ سچ بتا دیتا۔

سختی اٹھانا:۔ ظلم برداشت کرنا، مصیبت جھیلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نزع میں سنگیں دلی کا حال شیریں پر کھلا
موت کی سختی اٹھائی کوہکن یاد آگیا — امیر

سختیاں کھینچنا:۔ سختی برداشت کرنا، سختیاں جھیلنا۔ اردو صرف، متروک۔

سختیاں کچھ روز مرنے کی ہوس میں کھینچ لیں
اور آہیں آمد و رفت نفس میں کھینچ لیں — صبا

سختیاں جھیلنا:۔ مصیبتیں اٹھانا، تکلیفیں برداشت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بڑی سختیاں جھیلیں ہیں، ظلم سہے ہیں جب اس منزل تک پہنچے ہیں۔

سختی سے پیش آنا:۔ (لازم) درشتی سے پیش آنا، بے رحمی کا برتاؤ کرنا، سخت گیری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم اپنے ملازموں کے ساتھ بڑی سختی سے پیش آتے ہو یہ بات اچھی نہیں ہو۔

سختی سے دن گزرنا:۔ تکلیف سے بسر ہونا، عسرت و تنگدستی سے گزر بسر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ پہ سختی سے دن گزرتے ہیں
اور وہ لوگ چین کرتے ہیں — قدر بلگرامی

سختی کرنا:۔ (متعدی) درشتی کرنا، زیادتی کرنا، تنبیہ کرنا، ستانا، ظلم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر بالغ ہونے کے بعد لڑکا نماز نہیں پڑھتا تو والدین کا فرض ہو کہ اس پر سختی کریں۔

سختی کی گرہ آنا:۔ مصیبت کا زمانہ آنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

میری قسمت کی طرح رہتی ہو بل کھائی ہوئی
زلف پر بھی کیا ہو سختی کی گرہ آئی ہوئی — داغ

سخن:۔ (بضم اول و فتح ثانی) کلام، بات، گفتار، نطق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آشنا گوش سے اس گل کے سخن ہو کس کا
کچھ زباں سے کہے کوئی یہ دہن ہو کس کا — آتش

قول فیصل:۔ فارسی میں بضمتین و بفتح اول و ضم دوم بھی آیا ہو۔ اردو میں بھی استعمال ہوا ہو جو اب قلیل الاستعمال ہو۔

نافہم سے کب داد سخن لیتا ہوں
دشمن ہو کہ دوست سب کی سن لیتا ہوں — انیس

سخن:۔ شعر، نظم، کلام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب کہ ہو مضمون نازک میں تو کمال اے نسیم
شہرۂ آفاق تیرا بھی سخن ہو جائے گا — نسیم

ع ہیں اہل سخن داد سخن کے محتاج — عشق

سخن ایجاد:۔ بہت اچھا شاعر، نئے مضمون اور نئی بات پیدا کرنے والا شاعر۔ فارسی، ترکیب،

فصیح، رائج۔

کہتا ہو تو یہ جب سخن ایجاد کے حق میں
اس کے سخن و شعر کا آفاق ہو تسخیر (رسالہ عبرۃ الغافلین)

سخن آرا:۔ (کنایۃً) اچھا اور خوشگو شاعر۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

یہ شعور سخن آرا تو نہیں طالب زر
نہ کرو ایسے مصاحب کو جدا رہنے دو (شعور)

سخن آفریں:۔ (کنایۃً) شاعر کامل۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

شعور کیوں نہ کریں آفریں سخن تحسیں
کر اس زمین میں یہ غزل لیں انتخاب کہیں (شعور)

سخن بنانا:۔ باتیں بنانا۔ اردو مصدر، متروک۔

کیا کاغذ بنا اپنے کفن کو
بنا ہم سے نہ تو اپنے سخن کو (قصہ عجیبہ شاہ)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر بات (باتیں) بنانا بولتے ہیں۔

سخن پرستی:۔ اپنی بات پر اَڑے رہنا، بات کی پروش کرنا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ختم اس پہ ہوئی سخن پرستی
کرتا ہو زبان کی پیش دستی (گلزار نسیم)

سخن پرور:۔ عمدہ گفتگو کرنے والا، اپنی بات کی پچ کرنے والا، ہٹیلا، ضدی، ہٹ دھرم۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سخن پروری:۔ بات کی پچ، اپنے کلام کی طرفداری، ہٹ، ضد، ہٹ دھرمی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اُسے دیکھ کر دل میں قائل ہونا صحیح
مگر بات کیا ہو سخن پروری ہو (داغ)

سخن تکیہ:۔ مذکر، لکھنؤ، تکیہ کلام۔ (کسی لفظ کا اس طرح زبان پر چڑھ جانا کہ موقع بے موقع ہر بات کے بیچ میں وہ لفظ لایا جائے)۔ فارسی، مذکر۔

ہر سخن کے ساتھ لب پر نالہ جانکاہ ہو ناسخ
تیری فرقت میں سخن تکیہ ہمارا آہ ہو (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "اس عبارت سے یہی گمان ہوگا کہ سخن تکیہ وہی چیز ہو جسے لکھنؤ میں تکیہ کلام کہتے ہیں تاہم سخن تکیہ کی مثال میں شعر لکھنؤی ناسخ کا پیش کیا جاتا ہو۔ یہ نکات کون سمجھ سکتا ہو۔ حقیقت یہ ہو کہ لکھنؤ میں سخن تکیہ اور تکیہ کلام دونوں بولے جاتے ہیں۔ ناسخ کے شعر میں سخن تکیہ ہو۔ میں نے ایک شعر میں تکیہ کلام نظم کیا ہو۔

تکیہ کلام ہے یہی رشک سے مر رہا ہوں میں
کیوں کہو بات بات پر دیکھیو بھلا سا نام ہو"

ناسخ کے علاوہ رند اور سحر نے بھی سخن تکیہ کہا ہو۔

وابستہ ترے ذکر سے ہو لطف جہاں کا
ہو جائے ترا نام سخن تکیہ زباں کا (رند لکھنؤی)

یہ تو اس غیرت یوسف کا سخن تکیہ ہو
تم سلامت رہو بندے کے خریدار بہت (سحر لکھنؤی)

لیکن صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اہل دہلی نے اس کو نہیں مانا۔ غالب نے اعتراض کیا ہو۔

رو اور کھو نہ رکھو ہو جو لفظ تکیہ کلام
اب اس کو کہتے ہیں اہل سخن سخن تکیہ

مؤلف مہذب اللغات کو صاحب فرہنگ اثر سے اتفاق ہو۔ اب بھی لکھنؤ کی بوڑھی عورتیں اور مرد سخن تکیہ بول دیتے ہیں لیکن تکیہ کلام زبانوں پر زیادہ ہو۔

سخن تلخ:۔ سخت گفتگو، کڑوی بات، ناگوار کلام۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سخن تلخ لگا کہنے برادر کا غلام
آ گیا باپ کے آگے پسر نیک انجام (تعشق)

سخن چیں:۔ اِدھر اُدھر کی کہنے والا، لُترا، چغل خور۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ اس کے ایک معنی عیب نکالنے والا بھی ہیں۔ عیب جوئی، چغلی، غمازی اور نکتہ چینی کے معنی میں سخن چینی بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہو۔

اے درد کہوں کس سے بتا راز محبت
عالم میں سخن چینی ہو یا طعنہ زنی ہو (درد)

سخن دان، سخن سنج، سخن ور:۔ اہل زبان، کلام کو سمجھنے اور پرکھنے والا، شاعر فصیح۔ فارسی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخن ور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہو انداز بیاں اور (غالب)

سخن دانی، سخن سرائی، سخن سنجی، سخنوری:۔ شاعری، خوش گفتاری، شیریں کلامی، خوش بیانی، زباں دانی، فصاحت۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں کی فکر سخن سنجی کا عالم اور ہو
ذہن کا رہبر ہو کوئی اور ہجوم اور ہو (محشر لکھنؤی)

سخن دینا:۔ (متعدی) قول دینا، اقرار کرنا، وعدہ کرنا، زبان دینا۔ اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر قول دینا ہی بولتے ہیں۔

سخن راست تلخ میباشد:۔ سچی بات کڑوی لگتی ہو۔ فارسی، مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ عربی کے اس محاورے سے بھی اپنے مطلب کو ادا کرتا ہو۔ "الحق مُرٌّ"

سخن رس، سخن فہم:۔ بات کو پہنچنے اور سمجھنے والا، مغز سخن اور بات کی تہ کو پانے والا، ہوشیار، عقلمند۔

زیرک، تیز فہم، کنایتہً شاعر۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ سخن فہم کا ایک مفہوم شعر سمجھنے والا بھی ہو۔

ع ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں (لا اعلم)

شعر سمجھنا کے معنی میں سخن فہمی بھی ہو۔

سخن زن:۔ شاعر، صاحب فہم۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

تیرے شرابخوار وہ موزوں کلام ہیں
ہر دختر عنب کو سخن زن بنا گئے — رشک

سخن ساز:۔ چرب زبان، باتیں بنانے والا، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ جوادی کی صفت نیر تاباں سے زیادہ درخشاں ہوتی ہو مثل غرب و شرق تجلیتی لیکن بکر حاسد بخت کی آنکھ جھپکتی ہو خیر تقریر کو بھی طول الحمد سخن سازوں میں شمول ہوا۔ (انشائے سرور)

سخن ساز، سخن سرا، سخن طراز، سخن گستر، سخن گو، سخن گویا:۔ شاعر فصیح، خوش گو، خوش بیان۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر چند سُنا گیا ہو اُس کو
اردو کی زبان میں سخن گو — (گلزار نسیم)

قول فیصل:۔ شاعری، سخن گوئی، خوش کلامی، خوش بیانی کے معنی میں سخن سازی، سخن سرائی، سخن طرازی، سخن گستری اور سخن گوئی بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔ جیسے "کیفیت اس کی بعد ملازمت جناب کے ظاہر ہوگی، فقیر کی تحریر سے سخن سازی معلوم ہوگی۔" (انشائے سرور)

لیا ہو گور غریباں نے درس حیرت کا
(سخن طرازی) سکوت موت کی تعلیم سخن طرازی ہے — ؟؟

اگر دیکھتا یہ سخن گستری
(سخن گستری) نہ سنہ کھولتا ترجمے انوری — تسلیم لکھنوی

سخن سازی:۔ ۱ چرب زبانی، جوڑ توڑ، باتوں کی چالاکی، کارستانی، زمانہ سازی، دنیا سازی، فریب سازی، لسانی۔ فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔

ع سخن سازی کی چالوں میں تو خامہ ان کا شاطر ہو — اکبر

سخن شناس:۔ بات کو پرکھنے والا، بات کی تہ کو پہنچنے والا، قدر دان سخن، نقاد سخن۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سخن شناس کو دکھلا ہنر کو خود بیچ زر
اگر کھلے ہو تو صرات کی نظر چڑھ کر — سودا

سخن شنو:۔ نصیحت ماننے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سخن شنو ہیں مرے کان اثر پذیر ہو دل
ہزار شکر ممیز ہوں خود پسند نہیں — بحر

سخن شنیدن تیغ دولت:۔ بات سننا دولت کی جڑ ہو، فریاد کو سننا شاہوں کا وطیرہ ہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ملکہ حیرت افراسیاب کے دامن سے لپٹ گئی، کہا اے شہنشاہ سخن شنیدن تیغ دولت میرے کہنے کا خیال کیجئے، بیوہ ہونے سے مجھ کو بچائیے۔ (طلسم ہوش ربا)

سخن کا پورا:۔ ۱ بات کا پکا، قول کا سچا، راسخ القول ۲ ثابت قدم ۳ مستقل مزاج۔ اردو، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس محل پہ بات کا پکا اور بات کا پورا بولتے ہیں۔ "سخن کا پورا" بمعنی ۲ ہمیں نہیں سنا گیا۔

سخن کوتاہ:۔ القصہ، قصہ کوتاہ۔ فارسی، صرف، قلیل الاستعمال۔

سخن کوتاہ دار العلم پہ ہو قوم کے نازاں
جو آکر اس کا اک اک در تکنوں میں جھکے — حالی

سخن گرم:۔ رنگین بات۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

لکھتا ہوں اسد سوزش دل سے سخن گرم
تا رکھ نہ سکے کوئی مرے حرف پہ انگشت — غالب

سخن مختصر:۔ المختصر، سخن کوتاہ، القصہ۔ فارسی، صرف، قلیل الاستعمال۔

سخن مختصر کھینچ کر رنج راہ
مع الخیر پہنچے سوئے خوابگاہ — اختر (شاہ اودھ)

سخن مرداں جان دارد:۔ مردوں کا قول پکا ہوتا ہو۔ فارسی مقولہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر "قول مرداں جان دارد" ہو۔ صاحب محاورات ہند نے یہ مقولہ یوں لکھا ہو "سخن مرداں جانے دارد" اس طرح کوئی بھی نہیں بولتا۔

سخن ہارنا:۔ قول ہارنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

بات سے اپنی پھر یا قول یہ مردوں کا نہیں
ہو سو ہو اب تو ہم اس بت سے سخن ہار چکے — زند

قول فیصل:۔ اب اس محل پر قول ہارنا ہی بولا جاتا ہو۔

سخن ہو:۔ شک ہو، تامل ہو، کلام ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔ اس محل پر زیادہ تر کلام ہو بولتے ہیں۔

سخی:۔ (بفتح اول وکسر سوم) فیاض، کریم، لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے والا، دریا دل، سخاوت کرنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

گوائے حسن کو اللہ اک بوسہ چھپا کر دو
سخی کو اجر ہوتا ہو زیادہ خیر پنہاں میں — زند

قول فیصل:۔ عربی میں بتشدید یا ہو لیکن فارسی اور

اردو میں بغیر تشدید مستعمل ہے۔

سخی داتا :- بڑا فیاض۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

زاہدوں کو چھپکے دے کے ہوئے پیر مغاں
اور ہی کچھ اب ہمارا ہے سخی داتا، ہو رنگ — امیر

سخی دیوے شرمائے :- سخی خیرات دے کر مغرور نہیں ہوتا بلکہ شرماتا ہے کہ اور کیوں نہیں دیا۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل :- صاحب محاورات ہندوستان نے پوری مثل اس طرح لکھی ہے "سخی دیوے شرمائے بادل برسے اور گرماوے" یعنی سخی کی بخشش بلا احسان اور منت ہوتی ہے۔

صاحب لغات النساء نے اس مثل کو اس طرح لکھا ہے "سخی دیوے اور شرمائے بادل نہ برسے اور گرمائے"۔ اب زبانوں پر کسی طرح بھی نہیں ہے۔

سخی سوم سال بھر میں برابر ہو جاتے ہیں :- سخی اور سوم کا حساب کتاب سال بھر میں یکساں ہو جاتا ہے یعنی سخی کا مال جائے صرف ہوتا ہے اور سوم کا بیچا۔ اردو، مثل، عوام کی زبان۔

سخی سے اٹا نہیں لدھ کے کیوں توڑیئے :- اگر زیادہ فائدہ نہیں تو تھوڑا ہی سہی۔ بڑے سے ملاقات نہ کی چھوٹے ہی سے کر لی۔ (محاورات ہندوستان)

سخی سے سوم بھلا جو ترنت دے جواب :- انتظار میں رکھنے سے انکار بہتر ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- ترنت کی جگہ جلدی بولتے ہیں۔

سخیف :- بیہودہ۔ عربی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- خواہ مخواہ سخیف تاویلیں کرتے ہو۔
(نور اللغات)

سخی کا بیڑا پار ہے :- کریم پر کوئی کام دشوار نہیں، سخی کی مشکل آسان ہے۔ اردو، مثل (نور اللغات)

قول فیصل :- زیادہ تر جوگی اور فقیر بولتے ہیں۔

سخی کے مال پر پڑے اور سوم کی جان پر :- یعنی سخی کی بلا مال سے ٹل جاتی ہے اور سوم کی بلا جان پر بنا دیتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب محاورات ہندوستان نے اس مثل کو یوں لکھا ہے "سخی کے مال پر پڑے بخیل کی جان پر پڑے"۔

اب عام طور سے کسی طرح بھی زبانوں پر نہیں ہے۔

سَدّ :- (بالفتح و تشدید دوم) روکنا، بند کرنا۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ عہد دولت ساقی میں سدِّ باب رہا
کہ محتسب بھی یہاں بر سر حساب رہا — برق

قول فیصل :- بالعموم سدّ باب اور سدِّ راہ کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

سد :- ۲ دیوار، روک، دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز۔ عربی، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میرے قصوں سے فقط قصر فریدوں نہ گرا
سدِّ اسکندر اور نگ نشیں بیٹھ گئی — ناظم

قول فیصل :- بسند صاحب فرہنگ آصفیہ دہلی میں "سدّ کر" ہے۔

سدا :- ہمیشہ، مدام۔ اردو، فصیح، رائج۔

زاہدو! دو دن سے چرچا حق پرستی کا ہوا ورنہ میکدے میں سدا ذکر صنم ہوتا رہا — (امراؤ جان ادا)

قول فیصل :- یہ در اصل سنسکرت ہے لیکن کثرت استعمال سے اب اردو ہو گیا ہے۔ صاحب نور اللغات نے اس کو "عورتوں کی زبان" لکھا ہے جو غلط ہے مرد بھی بولتے ہیں۔

صاحب سرمایۂ زبان اردو لکھتے ہیں کہ اس زمانے کے فصحا اس لفظ کو نہیں بولتے اب متروک الاستعمال سمجھا ہے۔ ممکن ہے کہ دور جلال میں فصحا نے اس کا استعمال ترک کر دیا ہو لیکن موجودہ زمانے میں فصحا بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔

کب سدا رہتے ہیں باقی دن غم و آلام کے
تذکرے رہ جاتے ہیں عزم دل ناکام کے — لاہم

سدا بہار :- ۱ ہمیشہ سرسبز رہنے والا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ایسی سدا بہار حسینوں کی ہے بہار
کس باغ کے نہال ہیں کس چمن کے پھول — داغ

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے دو معنی "دو برس سے زیادہ عرصہ تک تازہ رہنے والا" اور "بارہ ماسیا" بھی لکھے ہیں۔ اہل لکھنؤ صرف بارہ ماسیا کے معنی میں بولتے ہیں یعنی نمبر ا میں مستعمل نہیں۔

سدا بہار :- ۲ ایک گھاس کا نام جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ایک نبات کا نام ہے جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہے اور اُسے "گل ہمیشہ بہار" بھی کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔ اہل لکھنؤ اس درخت یا پھول کو سدا بہار کہتے ہیں جو ہمیشہ ہر فصل میں پھلتے پھولتے رہیں کسی خاص فصل سے مخصوص نہ ہوں۔

سدا رہے نام اللہ کا :- اس عالم کی سب چیزیں فانی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- "رہے نام اللہ کا" اور "ہمیشہ رہے نام اللہ کا" زبانوں پر زیادہ ہے۔

سدا سہاگ :- ۱ ایک قسم کے فقیر جو شوہر دار

عورتوں کی طرح رنگین لباس اور چوڑیاں پہنتے ہیں اور مستی ملتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر سدا سہاگن ہو۔

سَدا سہاگ:۔ (۲) ایک قسم کا پھول۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انہیں معنی میں سدا سہاگن بھی لکھا ہو لیکن یہ دونوں لفظ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہیں۔

سَدا سُہاگن:۔ صوفی درویشوں کا ایک فرقہ جو زنانہ رنگین لباس اور چوڑیاں پہنتے ہیں اور عورتوں کی طرح کنگھی چوٹی کیے رہتے ہیں۔ اردو، مؤنث، رائج۔

قول فیصل:۔ مشہور ہو کہ یہ لوگ اپنے کو خدا کی زوجہ سمجھتے ہیں۔ اور اپنے اس عمل کو ذریعہ نجات خیال کرتے ہیں۔

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے دو معنی اور لکھے ہیں "ایک قسم کی چڑیا کا نام اور (کنایۃً) کسبی، محبوبہ" جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سدا کسی کی نہیں رہی:۔ ہمیشہ کسی کا زمانہ موافق نہیں رہا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ گنجینۂ اقوال و امثال میں "رہی" کے بجائے "رہتی" ہو لکھا ہو۔ لیکن زبانوں پر بالعموم کسی صورت سے بھی نہیں ہو۔

سدا کے دکھی اور سجتا ورنام:۔ شیخی خورا۔ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔

سدا گلاب:۔ ایک قسم کا سرخ گلاب جو بارہ مہینے پھولا کرتا ہو۔ اردو، مذکر، رائج۔

بہار حسن خداداد کو زوال نہیں
سدا گلاب ہو وہ پھول ہیں یہ گال نہیں — بحر

قول فیصل:۔ مشہور ہو کہ یہ گلاب چین سے آیا تھا۔ اس میں خوشبو کم ہوتی ہو۔

سدا میاں گھوڑے ہی تو خریدا کئے ہیں:۔ جب کوئی شخص اپنی بساط سے باہر قدم رکھتا ہو اور تعلی کی لیتا ہے تو از راہ طنز کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہو۔

سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں:۔ فریب ہمیشہ نہیں چلتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بہتی نہیں کی جگہ چلتی نہیں بولتے ہیں

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں (مولوی محمد اسمٰعیل میرٹھی)

سدّباب:۔ کسی بات کی قطعی روک۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہاں جو قصد دعا وقت اضطراب ہوا
در قبول پکارا کہ سدّباب ہوا — جلال

سَدِّ راہ۔ سَدِّرہ:۔ راستہ روکنے والا، حارج، مخل، مزاحم۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

سدّراہ اتنا ہوا ضعف کہ ہم آخر کار
آنے جانے سے بھی اس کوچے کے معذور ہوئے — مصحفی

گریہ ہمارا سدّرہ یار ہو گیا
صبح شب فراق کی دیوار ہو گیا — ناسخ

قول فیصل:۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

سَدِّرَمق:۔ (کنایۃً) تھوڑی سی چیز، تھوڑی، ذراسی۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نزع میں آؤ تو اس کو بھی تصدق کر دیں
جان اک سدرمق ہم نے بچا رکھی ہو — داغ

سِدرَہ:۔ (سِدرۃ) بیر کا درخت۔ فلک ہفتم پر ایک بیر کا درخت ہو جو جناب جبرئیل علیہ السلام کا مسکن ہو۔ عربی، مذکر، رائج۔

بستان سرائے فیض و کرم میں بجائے سرو
سدرہ ہو نور کا کہیں طوبیٰ ہو نور کا — منیر

قول فیصل:۔ اس کو سدرۃ المنتہیٰ بھی کہتے ہیں۔ اس سے اوپر سوائے رسول خدا کے کوئی نہیں گیا۔ جبرئیل امین کو بلبل سدرہ بھی کہتے ہیں۔

سَدِّ سکندر:۔ وہ دیوار جو سکندر نے شمالی وحشیوں کے روکنے کے واسطے بنائی تھی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آئینہ سامنے سے تمہارے ہٹا دیا
وہ ہالہ صاف سدّ سکندر سرک گئی — منیر

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہو حائل، مزاحم۔

وصل کی شب بھی دیدار میسر نہ ہوا
آئینہ بیچ میں کب سدّ سکندر نہ ہوا — غفور

سد سکندر کو سدّ سکندری بھی کہا ہو۔

ع ہیبت سے پانی ہو گئی سدّ سکندری — دبیر

صاحب فرہنگ آصفیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح سکندر ذوالقرنین اکبر اور سکندر رومی میں اختلاف ہو اسی طرح سدّ سکندر میں بھی محققوں اور مورخوں کا اختلاف ہو۔ مگر حال کی تازہ تحقیقات سے تحقیق ہو کہ سدّ سکندر کا بانی سکندر رومی ہو۔ گو تشخیص مقام میں اب بھی اختلاف ہو کیونکہ بعض لوگ تو اس ہیکل آہنی کو سدّ سکندر کہتے ہیں جو آبنائے جبل الطارق کے دو پہاڑوں پر ایک پہلوان کی شکل میں بنا کر اس طرح کھڑی کر دی ہو کہ اس پہلوان کی ایک ٹانگ اس پہاڑ پر ہو اور دوسری اس پر۔ گویا کوئی شخص ٹانگیں چیرے کھڑا ہو جس کے پیروں کے نیچے سے بڑے بڑے جہاز بآسانی آجا سکتے ہیں۔ یہ شکل جزیرہ رودس

کی طرف سے جانے والے جہازوں کو روکنے اور متنبہ کرنے کے لیے بنائی گئی تھی چونکہ اس زمانہ میں فنِ جہازرانی کمال کو نہیں پہونچا تھا اور اس ہیکل آہنی کے دوسری طرف کا سمندر بے انتہا خوفناک تھا اور جہاں سے کوئی جہاز شاذ و نادر ہی صحیح و سلامت واپس ہوتا تھا۔ لہٰذا ان جہازوں کو تباہی سے بچانے کے واسطے سکندر رومی کے حکم سے یہ ہیکل بنائی گئی تھی جو آج تک موجود ہے اور بعض کے نزدیک سدِ سکندر کہلاتی ہے۔ لیکن یہ بات شک شبہہ سے خالی نہیں کیونکہ ہیکل اور سد دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

بعض مورخوں کا یہ قول ہے کہ جب سکندر رومی ملک خوارزم کو فتح کر چکا اور وہاں سے ماچین کی طرف گیا تو اس کا مقابلہ ایک طرف تو "اہلِ سائبیریا" سے جس کو انگریزی میں اسکو تھو (   ) یعنی یاجوج کہتے ہیں اور دوسری طرف "اہلِ مغلستان یا منگولین" سے جنھیں "ماجوج" کہتے ہیں، پیش آیا۔

اہلِ سائبیریا کوتاہ قامت اور بعض ان کے بہ نسبت دراز قد ہوتے ہیں۔ یہ دونوں قومیں سکندر کے زمانے میں نہایت خونخوار مردم آزار بلکہ مردم خوار اور نہایت کثرت و افراط سے تھیں۔ جب سکندر ان کو شکست دے کر خوارزم کی طرف واپس ہوا تو ان لوگوں نے پھر اس کا تعاقب کیا اور اس تعاقب کی وجہ سے اہلِ خوارزم کو بہت نقصان پہونچا چنانچہ وہ تنگ آکر سکندر سے اس نقصان کی تلافی کے خواستگار ہوئے اور آئندہ کے ظلم و ستم سے بچانے کی التجا کی۔ اس لیے سکندر نے یاجوج ماجوج کے خروج سے اہلِ خوارزم کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لیے اس درہ کوہ میں جو کوہ یورال اور کوہ التائی کے درمیان ہے واقع ہے اور جو اس قوم کے آنے جانے کا راستہ تھا ایک مستحکم دیوار کھنچوا دی تھی جس کا اب کوئی محسوس آثار نمایاں نہیں۔ لہٰذا درحقیقت یہی سدِ سکندر ہے اور قرینِ قیاس بھی یہی ہے۔

لیکن ایشیائی مورخوں کا بیان ہے کہ وہ دیوار تانبے اور لوہے کو گلا کر عقلاً و حکماً کے مشورہ سے ان دو پہاڑوں کے درمیان جن کے دوسری طرف یہ قومیں آباد تھیں نہایت اونچی لمبی اور چوڑی دیوار بنوا دی گئی تھی جس کے سبب سے وہ قوم پھر آبادیِ انسان میں نہ آسکے۔

عقیدۂ لوگوں میں یہ مشہور ہے اور بعض کتابوں میں بھی ملتا ہے کہ یہ قوم اس دیوار کو توڑنے میں تمام دن مصروف و مشغول رہتی ہے مگر جب رات کو تھک کر اپنے گھر جاتی ہے تو شب بھر میں دیوار خدا کی قدرت سے پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے بعض لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ لوگ دن بھر اس کو چاٹا کرتے ہیں جب شام کو کاغذ کے برابر رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ باقی صبح کو آکر چاٹ لیں گے مگر رات بھر میں وہ پھر ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ قیامت کے قریب وہ لوگ اسے بالکل چاٹ لیں گے۔

لیکن معتقدانِ تحقیقاتِ جدید کے نزدیک یہ بات قابلِ التفات نہیں۔ مگر بپابندیِ مذہب یہ رائے ہو سکتی ہے کہ ایشیائی تاریخوں کے طبقات میں سے اہلِ اسلام کے ہر طبقے کی تاریخ زیادہ تر مسلسل پائی جاتی ہے۔ لہٰذا شیوعِ اسلام کے بعد جو واقعہ عالم میں ہوا ہے اس کو کچھ مسلسل شہادتِ تاریخ سے اور کچھ فہم و فراست سے مکمل معلوم کیا جاسکتا ہے اور اس سے پیشتر کے واقعات کافی سامانِ شہادت بہم نہ پہونچنے کے سبب کچھ مجہول اور غیر معلوم اور کچھ بطور افسانہ یادگار رہ گئے تھے۔ مورخانِ اسلام نے بھی جس طرح ان واقعات کو مختلف طریقوں سے لکھا پایا اپنی تصنیفات میں نقل کر دیا جو پر یقینی درجہ سے رائے قائم ہونا مشکل ہے۔ اسی طرح اگر از روئے تحقیقاتِ جدید اسدِ سکندری وغیرہ ایک افسانہ سا معلوم ہوتی ہے لیکن اہلِ اسلام کے نزدیک جدید تحقیقات ظنی ہے اور قرآن مجید کا بیان واجب التسلیم اور واجب العقیدہ ہے اور چونکہ قرآن میں سکندر کا دیوار آہنی بنانا پایا جاتا ہے اس لیے سب لیلوں سے قطعِ نظر کر کے اس کو تسلیم اور مفوض بعلمِ الٰہی کرتے ہیں۔" اسی کو سدِ ذوالقرنین اور سدِ یاجوج بھی کہتے ہیں۔

سُدّہ:۔ (سُدَّۃ) گانٹھ، گٹھلی، وہ فضلہ جو سخت پڑ کر آنتوں میں پھنس جاتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کے خارج ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

جو سدّے دلی رنج و رودوں کے بیچ
ہوئی دفع کھلتے ہی سدوں کے بیچ — سودا

سُدھ:۔ خبر، آگاہی، ہوش، فکر، خیال۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

تھا تری نرگس سیگوں کا زمانہ بدمست
سدھ کسی رند کو کب جامۂ خمّار کی تھی — ناسخ

سُدھارنا:۔ (بضم اول، متعدی) درست کرنا، بنانا، صحیح کرنا، ٹھیک کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ نئے داروغہ صاحب نے ریاست کے تمام بگڑے ہوئے کام سدھار دیے۔

قولِ فیصل:۔ صاحبِ نور اللغات نے اس کے معنی اور

لگے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ ٹھیک بنانا، سزا دینا، کس بل نکالنا۔ ۳ آراستہ بنانا، سنوارنا، ترتیب سے لگانا۔

سِدھارنا:۔ (بجبر اوّل۔ لازم) ۱ رخصت ہونا، وداع ہونا، جانا، روانہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہائے برسات کی رُت میں وہ سدھارے گھر کو
پھونک دے پھونک دے اے برق ہمارے گھر کو — امیر مینائی

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ یہ عورتوں کی زبان ہے ممکن ہے دہلی میں صرف عورتیں ہی بولتی ہوں لیکن لکھنؤ میں مرد بھی بولتے ہیں۔

سِدھارنا:۔ (کنایۃً) دنیا سے رخصت ہونا، مرجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پھوپھی اماں! ہمیں رونے دو، ہمارا ماں جایا بھائی جنّت کو سدھارا ہے۔ ہائے پھوپھی میاں یہ کیا ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

سَدھا، سَدھایا:۔ سدھا ہوا، پالو، وہ جانور جو انسان کا تابع ہو۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

شب وصال مؤذن ہوا جو مرغ سحر
سدھے سدھائے ہیں یہ جانور اذان کے لئے — راسخ عظیم آبادی

سَدھانا:۔ (متعدی) ۱ (جانوروں کے لئے) جانور کو کسی رستہ پر ڈالنا، مانوس کرنا، ہلانا، گھوڑے کو قدمباز بنانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مُدت میں اب اس بچے کو ہم نے ہے سدھایا
اڑنے کے سوا ناچ بھی ہے اس کو سکھایا — نظیر

سُدھ بُدھ:۔ عقل و شعور، تمیز، ہوش، ہوش حواس، مؤنث۔

ہم دونوں کو کچھ اس بن سدھ بدھ نہیں ہے جرأت
دل ہم سے بے خبر ہے ہم دل سے بے خبر ہیں — جرأت

رہی کچھ نہ تن من کی سُدھ بُدھ اسے
نہ کچھ اپنے تن کی رہی سُدھ اسے — میر حسن

(نور اللغات و لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سُدھ بُدھ بھولنا:۔ بدحواس ہوجانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔ صاحب نور اللغات نے خیال رکھنا، نگرانی رکھنا، خبر گیری کرنا، محافظت کرنا کے معنی میں سدھ بدھ رکھنا اور سدھ بدھ لینا بھی لکھا ہے یہ بھی لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سدھ بسرنا:۔ ہوش و حواس نہ رہنا، خبر نہ رہنا، حواس باختہ ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

گردش میں جو وے آنکھ نشے کی بھری دیکھیں
ہشیار سروں کے تئیں سدھ اپنی بسر جائے — میر

سُدھرنا:۔ (لازم) درست ہونا، ٹھیک ہونا، راستی پر آنا، سیدھا ہونا، صحیح ہونا، اصلاح پانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ وہ تو کہیے کہ خدا کا بڑا کرم ہوا کہ تمہارا لڑکا سدھر گیا۔

سدھ سنبھالنا:۔ ہوش سنبھالنا، آنکھیں کھولنا۔ اردو مصدر، متروک۔

کیونکے ترک مے کریں کچھ آج کے مےکش نہیں
ہم نے میخانے میں آکے سدھ سنبھالی محتسب — سودا

سُدھ لینا:۔ (متعدی) خبر لینا، خبر گیری رکھنا، خیال رکھنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

کیا غم جو میری سدھ بت نازک کمر نہ لے
غفلت یہ ہے کہ ناک کی اپنی خبر نہ لے — شعور

سَدھنا:۔ سادھنا کا لازم، جانور کا مانوس ہونا، پالو ہوجانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کوئی بھی جانور ہو اگر اس کو بچپنے سے نہ پالا جائے تو اس کے سدھنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے۔

سُدھ نہ رہنا:۔ خبر نہ رہنا، ہوش نہ رہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

دل وارفتہ کی کچھ سدھ نہ رہی وصل کی شب
میں بھی بے ہوش رہا آپ بھی مدہوش رہے — جلال

سُدھ نہ ہونا:۔ ہوش نہ ہونا، دھیان نہ ہونا، خبر نہ ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کیا ماجرائے وصل کہوں جب یہ سُدھ نہ ہو
کب تک رہا میں ہوش میں بے ہوش کب ہوا — جلال

سَدھوری:۔ ۱ (ہندی میں سدھورا اور سادھو اس معنی میں ہے) وہ سات طرح کا پکوان جو ستوانسے میں دلھن کے میکے سے میوے اور چند قسم کی ترکاریوں کے ساتھ آتا ہے دلھن کی گود ترکاریوں وغیرہ سے بھری جاتی ہے۔ ۲ حمل کے ساتویں مہینے میکے سے سسرال آنا۔ لکھنؤ میں اس معنی میں بیگمات کی زبانوں پر سدھوڑا۔ دہلی میں سدھوڑ، سدھوڑا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "جہاں تک لکھنؤ کا تعلق ہے بیگمات کی زبان کیسی ان کے کان بھی ایسے کڈھب لفظ سے آشنا نہیں۔ وہ ستوانسے کی گود بھرنا کہتی ہیں۔"

مؤلف مہذب اللغات کو اس سے اتفاق ہے۔ عورات لکھنؤ سدھوری یا سدھوڑا کسی بھی معنی میں نہیں بولتیں۔

سِدھیاں:۔ عزم، ارادہ، تیاری۔ اردو مؤنث، عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ اب کہیے کہاں کی سدھیاں ہیں۔ نجف اشرف، کربلا، کاظمین، میر باقر کے امام باڑہ جہاں چلو داخل حسنات ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے سدھیاں باندھنا

بعنی سفر کا عزم کرنا، تیاری کرنا اور سدھیاں ہونا
یعنی مختلف مقامات کی سیر کرنا اور تجربہ حاصل کرنا
لکھا ہے جو اب قریب بہ متروک ہے۔ عوام کسی دور کی جگہ
کے لیے سیدھے اور تیز چلنے کے محل پر بصورت و جمع
سدھی کھینچنا، سدھی تاننا کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

سَنْدْسے :۔ تعزیے کا علم۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

سَنْدُیا :۔ (بالفتح) لال کی مادہ۔ اردو، مؤنث،
رائج۔

سُدیشی :۔ ملک کا، وطن کا۔ ہندی، صفت، رائج
محل صرف :۔ غیر ملکی منڈیوں میں سدیشی مال کی کھپت
دھیرے دھیرے بڑھ رہی ہو۔

سِڈَول :۔ (بکسر اول وفتح دوم) خوش وضع
متناسب، خوبصورت، موزوں، خوش قطع، تیرشا،
اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ قد و قامت پر نظر ڈالیے تو یوں اینچ کر
سمجھتے ہیں کہ ہم گرانڈیل جوان ہیں۔۔۔ کوئی عضو بدن
عنایت ایزدی سے سڈول نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ دہلی میں سڈھال ہو۔

نورتن زرد ڈھلکا کی آفت
حد غضب اینٹھیاں سڈھال پڑا — رنگین دہلوی

سڈھور یا سڈھورا :۔ وہ سات طرح کا
پکوان جو ستوالسے میں دلھن کے میکے کی طرف سے دیا
جاتا ہو یا میکے سے میوے اور سات قسم کی ترکاریوں
سمیت آتا ہو اسے سب مل کر کھاتے ہیں اور دلھن کی
گود ترکاریوں وغیرہ سے بھری جاتی ہو۔ ہندی،
مذکر، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

سَر :۔ (بالفتح) خطاب کرنے کا کلمہ، حضور، جناب کی
جگہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ ایک معزز انگریزی خطاب کو بھی کہتے ہیں جو
معتمد اور ذی عزت ہستیوں کو انگریزی دور حکومت میں دیا جاتا تھا۔
جیسے سر سلطان احمد اور سر محمد اقبال وغیرہ۔

سَر :۔ (بالفتح) کھوپڑی، گردن کے اوپر کا حصہ
فرق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تن لوٹ رہا ہو وہ امام ازلی کا
یہ سر لیے جاتا ہو حسین ابن علی کا — مونس

قول فیصل :۔ سر بالکسر اردو ہے جو عوام اور عورتوں
کی زبان ہے لیکن فصحا ضرورت شعری کی بنا پر نظم
بھی کر دیتے ہیں۔

بالائے زمیں تیغ سے کٹ کٹ کے گرے سر
اک چشم زدن میں صف اوّل ہوئی آخر — انیس

سَر :۔ (بالفتح) کسی چیز کا بالائی حصہ۔ چوٹی، نوک
فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جلتے ہیں اور دیکھنے والا کوئی نہیں
شمع سر مزار غریباں ہمیں تو ہیں — تسلیم لکھنوی

سَر :۔ (بالفتح) عنوان، پیشانی۔ فارسی، مذکر،
قلیل الاستعمال۔

سر فرمان خدا کا خط طغرا کہیے
کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے — محسن

سِر :۔ (بالکسر) ذمہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

فلک کے سر کبھی الزام تھا خون شہیداں کا
تمھاری جان سے دور اب تمھارا نام لیتے ہیں — جلیل

سَر :۔ (بالفتح) تاش یا گنجفہ کا پتا جو اس غرض
سے کھیلا جاتا ہو کہ اپنا دوسرا پتا کھیل سکیں۔
اردو، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

گنجفہ میں عشق کے مجھ سا نہیں ہے جلد باز
اس نے واں شمشیر کھینچی میں کہا سر لیجیے — (لا اعلم)

سَر :۔ (بالفتح) آمد، تیغ میں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

گرم خرام ناز جو تم ہو تو دیکھ لو
کس کا پڑا ہوا ہو سر رہگزار دل — امیر

سَر :۔ (بالفتح) کسی چیز کا کنارہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا — غالب

سَر :۔ (بالفتح) خیال، دھن، عشق۔ اردو، فارسی،
مذکر، قلیل الاستعمال۔

جھپکتی آنکھ شب جوں حلقۂ زنجیر کیا میری
طلسم خواب بندی تھا سر زلف الم میرا — ذوق

زاہد کو سر زلف سیہ فام نہیں ہے
مومن کی توجہ طرف شام نہیں ہے — صبا

سَر :۔ (بالفتح) لکڑی کی وہ ضرب جو سر پر لگائی
جائے۔ اردو، مذکر، پھکیتوں کی اصطلاح۔

یہ ہاتھ اس پھکیت کو حاشق پہ صاف ہیں
پالٹ، طمانچہ، چاکی، سرکٹ، مونڈھا، سر، کمر — صبا

قول فیصل :۔ تلوریوں کی اصطلاح میں تلوار کی اس
چوٹ کو بھی کہتے ہیں جو حریف کے سر پر لگائی جاتی ہے۔

سَر :۔ (بالفتح) صاحب بستہ، وہ شخص جو سوز خوانوں
کا سردار ہو۔ اردو، مذکر، سوز خوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ ارے بھئی مجلس کیسے شروع ہو بازو
تو سب آ گئے لیکن سر ابھی تک غائب ہیں۔

سَر :۔ (بالفتح نیز بالکسر) دماغ۔ اردو، مذکر،
فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایسے خیالات اور خیر خواہی دو چیزیں
ایک سر میں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں۔ (ابن الوقت)

سَر :۔ (بالفتح) اوپر، پر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سر مژگاں مرے آنسو کا ستارہ چمکا
دار پر اب اثر جذبۂ منصور نہیں — عزیز لکھنوی

بِسّر:۔ (بالکسر و تشدید را) راز، بھید۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی پیشِ نظر انجیل و زبور و توریت
کبھی مصحف میں تفکر میری سر بسر آیت — ذوق

قول فیصل:۔ فارسی اور اردو میں بغیر تشدید زبانوں پر زیادہ ہے۔

سُر:۱ (بالضم) آواز، تال، موسیقی دانوں نے آواز کی بلندی و پستی کے سات درجے مقرر کیے ہیں ہر ایک کو سُر کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

بلند و پست سب ہموار ہیں یاں اپنی نظروں میں
برابر ساز میں ہوتا ہے جوں سُر زیر اور بم کا — درد

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ان سُروں کی آوازوں کی تفصیل اس طرح لکھی ہے پہلے سُر کی آواز مور کے مانند ہے جو ناف سے نکلتی ہے دوسرے کی پپیہے کے مانند ہے جس کا مخرج شکم ہے۔ تیسرے کی بھیڑ کے مانند جو سینے سے نکلتی ہے چوتھے کی مرغ کے مانند جو معدے سے نکلتی ہے یا پانچویں کی کوئل کی مانند جو قلب سے نکلتی ہے چھٹے کی مینڈک کی مانند جو گلے سے نکلتی ہے۔ ساتویں کی ہاتھی کے مانند جس کا مخرج دماغ ہے۔

سُر:۲ (بالضم) گنجفہ بازی کی اصطلاح میں بازی کے آغاز کو سُر کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

سَرا:۱ (بالفتح اول، مرکبات میں) خانہ، گھر۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع مہمان سرائے دہر میں کیا بات چاہیے — میر تقی

سَرا:۲ (بالفتح اول) مسافر خانہ، جہاں مسافر وقتی قیام کرتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آمد قافلۂ درد و الم ہے صد شکر
آج ہوتی ہے سرائے دلِ ویراں آباد — تعشق

قول فیصل:۔ عوام سرائے بولتے ہیں جو اردو ہے۔

سِرا:۱ (بکسر اول) کنارہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سر پہ آنچل پڑا ہے ساری کا
داہنے ہاتھ میں ہے جس کا سرا — جوش ملیح آبادی

سِرا:۲ (بکسر اول) ابتدا، آغاز، شروع کا حصہ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل:۔ 'انتہا' اور 'آخر' کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے "میں سمجھتا تھا کہ وہ تو کم از کم سچ بولیں گے لیکن انھوں نے جو کچھ بیان کیا وہ اس سرے سے اُس سرے تک سب غلط تھا۔"

سَراب:۔ (بروزن شراب) وہ بالو جو تیز دھوپ یا چاندنی میں دور سے پانی کا دھوکا دے، نمائش آب۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مطلب ہو خاک حاصل اس چشم واژگوں سے
سمجھے ہوئے تھے دریا جس کو سراب نکلا — امیر

قول فیصل:۔ بالضم پڑھنا غلط ہے صاحب معین الشعرا لکھتے ہیں کہ "سراب کو حضرت جلیل نے مؤنث لکھا ہے" صاحب نور اللغات نے بھی لکھا ہے کہ "تذکیر و تانیث مختلف فیہ ہے تانیث کو ترجیح ہے"۔ لیکن مؤنث کی مثال کسی نے نہیں پیش کی۔

مطلق 'دھوکا' کے معنی میں بھی مستعمل و فصیح ہے۔

دھوکا ہے سارے خشک و تر روزگار میں
دریا اگر حباب ہے صحرا سراب ہے — منیر

سَرابُستان:۔ گھر کا چھوٹا باغ، خانہ باغ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

میں نے دیکھا ہے وہ سرابستان
دلکشی میں ہے رشکِ باغِ جناں — (قران السعدین)

سَراپ:۔ لعنت، بد دعا، دیوی، دیوتا یا کسی اہل کمال یا اوتار کی بد دعا۔ سنسکرت، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

محل صرف:۔ شاہ۔ بچہ بچہ سادھو لوگ ہر کا نام لینے والے ہمارے سے جو کوئی لڑے ہم سراپ دیدیں۔ برہمن آدمی ہیں کہ باتیں۔ (فسانۂ آزاد)

سراپا:۱ وہ نظم جس میں ممدوح کے سر سے پاؤں تک کے اعضا کی تعریف ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کدھر بہک کے تو محو خرام ہوتا ہے
قلم کو روک سراپا تمام ہوتا ہے — اوج لکھنوی

قول فیصل:۔ یہ اجزائے مرثیہ میں سے ایک خاص جزو ہے، لیکن اگر نثر میں بھی کسی کے سر سے پاؤں تک کے اعضا کا بیان کریں تو اس کو بھی سراپا کہتے ہیں۔

سراپا:۲ از سر تا پا، تمام، سب، بالکل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ربط باطن کیا، سنو تفصیل اس اجمال کی
ہم سراپا درد ہوں اور تم سراپا دل بنو — عزیز لکھنوی

سراپا:۳ پورا خلعت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

سراپردہ:۔ گھر کا پردہ، وہ پردہ جو خیمے یا محل کے دروازے کے آگے بطور دیوار لگا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

گردباد اُٹھ کے سراپردۂ محمل کس کا ہو
لے جنوں خانہ بدوشی میں یہ گھر کس کا ہو — امیر

قول فیصل:۔ بارگاہ شاہی، شاہی خیمہ، وہ خیمے کے

معنی میں بھی ہو جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔ جیسے "حوض کے متصل سراپردہ خاص نصب ہوئے گرد لشکر نصرت اثر اترا۔" (فسانۂ عجائب)
صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اصل میں یا شاید مقلوب اس طرح ہو گیا ہو ورنہ پردہ سرا تھا۔

سر اتارنا:۔ (متعدی) سر کاٹنا، قتل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ دعا مانگو کہ سر ان کے اتارے جائیں
مرے بھائی کی بلا لے کے وہ مارے جائیں — انیس

قول فیصل:۔ اس کا متعدی المتعدی سر اتروانا بھی ہو۔

بام پر چڑھ کر نہ ہر اک سے لڑاؤ آنکھیں
تم سے ہیں منظور کیا اب سر اتروانے کسی — جرأت

سر اٹھا کر چلنا:۔ (متعدی) متکبرانہ قدم رکھنا، مغرورانہ رفتار سے چلنا۔ (کنایۃً) غرور کرنا، اترانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر اٹھا کر جو چلا اس دشت وحشت خیز میں
پاؤں تلوؤں سے وہیں خار مغیلاں ہو گیا — ناسخ

سر اٹھانا:۔۱ (متعدی) ظاہر ہونا، وقوع پذیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اک بار وہ دل کسی پہ آنا
وہ رنج و الم کا سر اٹھانا — عاشق

سر اٹھانا:۔۲ گردن سیدھی کرنے یا اوپر کی کوئی شے دیکھنے کی غرض سے سر اوپر کرنا، سر اونچا کرنا، سر ابھارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرقد میں آ کے مجھ سے کہا شور حشر نے
تکیے سے اب تو بہر خدا سر اٹھائیے — امیر

سر اٹھانا:۔۳ دھوم مچانا، شور و غل کرنا۔ (فقرہ) آج لڑکوں نے ایسا سر اٹھایا ہو کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس طرح اور ان معنی میں اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔ اس محل پر کہیں گے کہ "آج لڑکے چیخ چیخ کے گھر سر پہ اٹھائے ہوئے ہیں کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔"

سر اٹھانا:۔۴ گری ہوئی سر کا، کسی جگہ یا کسی چیز پر ٹکے ہوئے سر کو ہٹانا یا اٹھانا، ہوش میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر اٹھانا تجھے بالیں سے جو دشوار ہوا
کیوں بلا بیٹھے بٹھائے یہ ہوا کیا تجھ کو — جرأت

قول فیصل:۔ اگر پیشانی کسی چیز پر ٹکی ہوئی یا جھکی ہوئی ہو تو سر کو جنبش دینے یا بلند کرنے کے محل پر بھی سر اٹھانا یا (اٹھنا) رائج و فصیح ہے۔

(اٹھانا) دیکھنا دامن صحرا میں جو وحشت اپنی
سر اٹھاتا نہ گریباں سے مجنوں اپنا — جرأت

(اٹھنا) زانوے فکر سے کبھی سر نہیں اٹھتا
غش ہو گئی کیا عاشق دلگیر کی گردن — شعور

سر اٹھانا:۔۵ (کنایۃً) فتنہ برپا کرنا، شور و شر کرنا، سرکشی کرنا، بغاوت کرنا، فساد پر کمر باندھنا، مخالفت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر اٹھایا جو جنوں نے عشق زلف یار میں
پاؤں میں درکار ہو زنجیر بھاری ان دنوں — امانت

کبھی جو سر اٹھایا ہو تو جوں خشک سر مژگاں
زمیں کو جائے گا سر جھک کے اپنا شرمساری سے — ذوق

سر اٹھانا:۔۶ اترانا، غرور کرنا، تکبر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سحر کو شام کو بھی یاد رکھیں
نہ آتا سر اٹھائیں چاند سورج — امیر مینائی

ع سر اٹھانے کی سزا تھی ستم ایجاد جھکا (مؤلف)

سر اٹھانا:۔۷ مقابل ہونا، سامنے آنا، منہ دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زخم جس سے تری تلوار کا کھایا نہ گیا
سر کبھی اس سے شہیدوں میں اٹھایا نہ گیا — امیر

سر اٹھانے کی فرصت نہ ہونا (یا نہ ملنا):۔ (لازم) ذرا بھی فرصت نہ ہونا، دم لینے تک کی فرصت نہ ہونا، سر اونچا کرنے کی مہلت نہ ملنا، عدیم الفرصت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر اٹھانے کی نہیں ہے ہم کو فرصت عشق میں
ہر دم اک تیغ جفا ہے تازہ یاں گردن پہ ہے — حبیب

سراج:۔ (بکسر اول) چراغ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع پروانہ مجھے سراج امامت کے نور پر — انیس

قول فیصل:۔ عربی میں آفتاب کے معنی میں بھی ہو۔

سراج:۔ لکھنؤ کے مشہور خوش فکر اور خوش گو شاعر کا تخلص۔ نام سراج الحسن تھا۔ سنہ ۱۹۱۰ء سے شاعری شروع کی۔ سنہ ۱۹۱۵ء میں لکھنؤ کے مشہور و معروف مرثیہ گو شاعر جناب پیارے صاحب رشید کے شاگرد ہوئے۔ کچھ عرصے تک اصلاح لیتے رہے پھر رشید صاحب نے آپ کو اپنے چھوٹے بھائی جناب باقر صاحب حمید کے حوالے کر دیا۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں جناب رشید نے اور سنہ ۱۹۲۷ء میں جناب حمید نے انتقال فرمایا۔ اس کے بعد کسی سے اصلاح نہیں لی۔ آپ کی غزلوں کے دو مجموعے جن میں ایک کا نام شعلۂ آواز ہے شائع ہوئے۔ ۷۵ سال کی عمر میں ۳ جنوری سنہ ۱۹۶۵ء کو لکھنؤ میں انتقال فرمایا۔ عیش باغ چمن میں دفن ہوئے۔

سَراج:۔ گھوڑے کا زین بنانے اور بیچنے والا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ع ابو الفضل آیا مجھے سراج کہنے — حالی

سراچہ:۔ چھوٹا مکان، چھوٹا خیمہ۔ فارسی، مذکر۔

قلیل الاستعمال۔

ع خیمے کیے استادہ سراپے بھی لگائے — انیس

ع تکیے ہیں سوئے نہر سراپوں کے تلے سے — انیس

سراپے کا بانس:۔ لمبا آدمی، دراز قد۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر اُڑانا (یا اڑا دینا):۔ (متعدی) سر کاٹ ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سر اڑانا جو ترے پاؤں سے چھو جائے سر
ہاتھ لگ جائے اگر ہاتھ لگانا تجھ کو — برق

سر اُڑ جانا، سر اُڑنا:۔ سر کٹ جانا، سر کا جسم سے جدا ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فرقت ساقی میں موج نشہ خنجر ہو گئی
(اڑ جانا) شیشۂ گردن سے اپنا کاسۂ سر اڑ گیا — بحر

میداں میں ظلم و جور کی کیا ابتری ہوئی
(اُڑنا) وہ سر اڑے کہ جن میں ہوا تھی بھری ہوئی — مونس

سراسر:۔ از سر تا پا، تمام، بالکل۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

لہو سے سراسر انھیں لال دیکھیں
ہم آج ان کی لاشوں کو پامال دیکھیں — عشق

سراسری، سرسری:۔ روا روی، کوئی کام بے توجہی سے کرنا، روا روی میں کوئی کام کرنا لکھنؤ میں سراسری دہلی میں سرسری ہے۔

پڑے وہ پیچ نہ مجھ پر کہ اک بلا میں پھنسوں
تمہاری زلف کا سودا سراسری ہو جائے — امانت

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "اگر امانت لکھنوی نے سراسری کو برق لکھنوی نے سرسری نظم کیا برق کا شعر خود حضرت مولف نے سرسری کے تحت درج کیا ہے۔ ؎

رقم جو وصف رخ یار سرسری ہو جائے
ضیائے مطلع خورشید خاوری ہو جائے

لہٰذا یہ ادعا تو خود بخود غلط ہو گیا کہ دہلی میں سرسری اور لکھنؤ میں سراسری ہے۔

ایک بات یہ بھی ذہن میں آتی ہے کہ سراسری اور سرسری مختلف الوضع الفاظ ہیں۔ سراسری سراسر کی دوسری صورت نہیں ہے یعنی اس بارے اس بار تمام و کمال۔ از ابتدا تا انتہا۔ "کپڑے سے ایک چیٹ سراسری اتار لو" عام فقرہ ہے۔ سرسری سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ رشک کے ایک شعر سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

ہمیں نشانۂ تیر نگاہ کرتا ہے
یہ جانتا ہے شکار سراسری ہو جائے

ایسا شکار جو تڑپ نہ سکے۔ فوراً ٹھنڈا ہو جائے۔ امانت کے شعر میں سراسری سودا سے مراد مکمل سودا ہے جس میں گرفتار بلا ہونے کا احساس بھی نہ رہے۔ مگر اس امر کا اعلان میرا فرض ہے کہ جو لغات فارسی میرے پاس ہیں ان میں بجز سرسری کے سراسری درج نہیں اور پلیٹس نے سراسری اور سرسری کو مترادف قرار دیا ہے۔ کوئی بات وثوق کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی بجز اس کے کہ سرسری کو دہلی سے اور سراسری کو لکھنؤ سے مخصوص کرنے کی کوئی صورت جواز نہیں۔" بہر حال سراسری اب بہر معنی متروک ہے۔ روا روی کے معنی میں اہل لکھنؤ سرسری کو بولتے ہیں۔

سراسری:۔ ایک قسم کا زیور جو عورتیں پیشانی پر پہنتی تھیں۔ اردو، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عورات لکھنؤ موتیوں کی اس لڑی کو سراسری کہتی تھیں جو پیشانی کے اوپر بالوں کی لگائی جاتی تھی اس میں دونوں طرف کیا لگی ہوتی تھی جو بالوں میں اٹکا دی جاتی تھی۔ اب اس کا رواج نہیں رہا۔

سراسیم:۔ اسم دار۔ فارسی، صفت، متروک۔

آگے یہ طور نہ تھا اب جو غضب ہوتا ہے
کثرت ایک ایک سراسیم طلب ہوتا ہے — سحر

سراسیمگی:۔ پریشانی، اضطراب، آشفتگی، حیرانی۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صوت:۔ گزشتہ ماہ بچوں کی بیماری کی وجہ سے انتہائی سراسیمگی میں دن گزرے اب خدا کا فضل ہے۔

سراسیمہ:۔ (مرکب از سر آسیمہ بمعنی پریشان) حیران، پریشان، بے چین، مضطرب الحال، گھبرایا ہوا، حواس باختہ۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جنت نا کی اشتیاق کر دے
سراسیمہ آیا چلا اس جگہ — میر

سُراغ:۔ (بضم اول) پتہ، نشان، تلاش، جستجو۔ ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے میرے تئیں سُراغ دل کا
پھرتا ہوں لیے یہ داغ دل کا — درد

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی پاؤں کا نشان اور نقش قدم بھی لکھے ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں۔

سُراغ پانا:۔ پتہ لگنا، نشان ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عرش اعلیٰ پہ فکر عالی ہے
ہم نے پایا سراغ کس کا ہے — صبا

سُراغ پوچھنا:۔ پتہ معلوم کرنا، نشان دریافت کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

گر گھوں میں رات کو کس جا ملوگے تو کہے
ہر وہ نادان شب کو جو پوچھے سراغ آفتاب — وزیر

قول فیصل:۔ اب اس محل پر پتہ پوچھنا بولتے ہیں۔

سُراغ چلنا:۔ کھوج ملنا، پتا ملنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس محل پر پتہ چلنا بولتے ہیں۔

سُراغ رَساں:۔ پتا لگانے والا، تلاش کرنے والا، جاسوس۔ ترکی فارسی الفاظ، اردو صرف، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اچھے سراغ رساں ہندوستان میں ڈھونڈھے نہیں ملتے۔

قول فیصل:۔ جاسوسی، سُراغ لگانے، پتہ معلوم کرنے کو سراغ رسانی کہتے ہیں۔ جیسے سراغ رسانی کے فن میں امریکہ سب سے آگے ہے۔

سراغ کرنا:۔ پتہ لگانا، تلاش کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

نہ کر اپنے محووں کا ہرگز سراغ
گئے گزرے بس اب خبر کچھ نہیں — میر

سراغ لگانا:۔ (متعدی) پتا لگانا، ٹھکانا دریافت کرنا، تلاش کرنا، جستجو کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سنا ہے کہ مجرم آجکل کان پور میں ہے اب تم ہی جاکے سراغ لگاؤ میں تو پریشان ہوگیا۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم سراغ لگنا بھی رائج و فصیح ہے۔

میر اس بے نشاں کو پایا جان
کچھ ہمارا اگر سراغ لگا — میر

سراغ لینا:۔ (۱) (متعدی) ڈھونڈنا، پتا لگانا، تلاش کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

بجا کے دل کو چلتا ہوا ہوائے ہجوم
سراغ چور کا ہر اک مقام پر لینا — داغ

مصحفی سے کوئی تو گوہر مقصد کا سراغ
کوئے مطلوب کی خاک اس نے بہت چھانی ہے — مصحفی

سراغ لینا:۔ (۲) منشا دریافت کرنا، عندیہ لینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سراغ ملنا:۔ (لازم) پتا ملنا، کھوج لگنا، نشان پانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نصیر اس کی کمر کا کچھ سراغ اب تک نہیں ملتا
خدا جانے کہ قدرت نے کہاں یہ خیال باندھا — نصیر

حواس گم شدہ کو ڈھونڈتے تھے غربت میں
ملا ہے اب ہمیں بارے سراغ گنگا میں — ناسخ

سراغ میں بیٹھنا:۔ فکر میں رہنا، تلاش میں رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اسی گل کے سراغ میں بیٹھا
منتظر اپنے باغ میں بیٹھا — (فریب عشق)

سراغ نکالنا:۔ پتہ نشان معلوم کرنا، ٹھکانا دریافت کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

نکالا مرادوں کا آخر سراغ
لگائی ادھر لو تو پایا چراغ — میر حسن

قول فیصل:۔ اس کا لازم سراغ نکلنا بھی ہے اور یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

اس گلی کی زمیں تفتہ سے
دل جلوں کا سراغ نکلے ہے — میر

سراغ ہاتھ آنا:۔ پتہ چلنا، نشان ملنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ فلک گرداں نے چکر کھایا..... بہت پوچھا نہ پتا ملا نہ سراغ ہاتھ آیا۔ جتنا چھانا کر کرایا۔ (انشائے سرور)

سُراغی:۔ جاسوس، مخبر۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سرافراز:۔ سربلند، عالی مرتبت۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرافراز کو ڈر نہیں عیب جو کا
اسی پہ پڑا جس نے گردوں پہ تھوکا — شاد

قول فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

عین احسان کیا تو تیغ پہ جو ناز کیا
سر جو کاٹے تو یہ سمجھے کہ سرافراز کیا — تعشق

سربلندی کے معنی میں سرافرازی بھی ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ جیسے آپ نے غریب خانے پر زحمت فرما کر مجھ ایسے حقیر کو سرافرازی عطا فرمائی۔

سرافگندہ:۔ سر جھکائے ہوئے۔ (کنایۃً) خجل، شرمندہ، پشیمان۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرا کا کتا:۔ (کنایۃً) بڑا حریص۔ اردو، صفت، قریب بہ متروک۔

لے بھاگیں لقمہ دست امیر و غریب سے
یہ بے ادب حریص ہیں کتے سرا کے ہیں — شعور

سرا کا کتا ہر مسافر کا یار:۔ مطلبی لوگ ہر ایک کے ساتھ گٹھ جاتے ہیں۔ اردو، مثل، قریب بہ متروک۔

سر اکسانا:۔ سر اٹھانا، سرکشی کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ زمانہ جس کی حکومت سے کوئی سر نہیں اکسا سکتا، اس کا تان بالکل اس کے برخلاف ہے۔ (آب حیات)

سُراگائے:۔ ہندی میں سُرہی گئو، ایک قسم کی نہایت خوبصورت اور ملائم بالوں کی گائے جو یونانی پہاڑوں بشیر تبت تاتار کوہ ہمالیہ میں پائی جاتی ہے۔ اس کی دم کے چنور بنائے جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ

"فیلن صاحب اس کی اصل سُر بھی گنو قرار دیتے ہیں۔
کیونکہ سُر بھی بمعنی عمدہ آئے ہیں مگر یہ محض غلط ہے۔
کیونکہ اول تو سُربھی سے سُرا ہو جانا نہ تو قریب القیاس
ہے اور نہ اس قسم کی کوئی اور مثال ہے۔ نظر سے گزری
درحقیقت اس کی اصل سُر بمعنی دیوتا ہے کیونکہ دیوتا
پر اس کی دم کا چنور ہوا کرتا تھا اور سُر سے سُرا
ہو جانا قریب القیاس ہے۔" بہرحال عام طور سے
زبانوں پر نہیں ہے۔

سر الگ کر دینا:۔ مار ڈالنا، قتل کر ڈالنا۔
اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ گھر میں گھس تلوار میان سے نکال
چاہتا تھا کہ بیٹے کا سر الگ کر دے۔ (توبۃ النصوح)

سرانا:۔ متبرک چیزوں کو دریا میں بہانا یا دفن کرنا،
تعزیہ، ضریح، قرآن شریف اور نذر نیاز کی چیزوں
کے واسطے مستعمل ہے۔ اس جگہ بھی یہی تلفظ اکثر ہے۔ اہل
لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "دریا میں بہانا تک
غنیمت تھا، دریا میں دفن کرنا عجیب و غریب ہے۔
دفن کرنا تو مٹی کھود کر دبانا ہے۔ خیر یہ تو ایک جملۂ
معترضہ تھا۔ حضرت مؤلف کی عبارت سرمایۂ زبان
اردو سے ماخوذ ہے۔ "سرانا ضریح اور تعزیہ اور
قرآن شریف کے اوراق کا اور نذر کے اسباب یعنی
پھولوں اور مہندی وغیرہ کا دریا میں ڈال دینا
یا زمین میں دفن کر دینا۔" پہلی بات تو یہ کہ سرانا
پانی میں تیرانا یا بہانا ہے۔ اس کا مفہوم دفن کرنا
نہیں لیا جا سکتا۔ لکھنؤ میں عورتیں سِرانا کے بدلے
سَہرانا (بالفتح) بولتی ہیں۔" مؤلف صاحب فرہنگ اثر
کی تائید کرتا ہے۔

سر انجام:۔ انجام کار، تکمیل، انتظام، بندوبست،
فارسی، فصیح، رائج۔

وہ دشت نورد کہ دہ غم و صدمۂ آلام
منزل پہ بھی ممکن نہیں راحت کا سر انجام — انیس

قول فیصل:۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

کیا گیا سر انجام اسباب سُور
کہ صرف چراغاں ہوئی چشم حُور — مومن

سب تک شہ مظلوم مرا نام نہ ہوگا
اُمت کی شفاعت کا سر انجام نہ ہوگا — انیس

سر انداز:۔ ناز سے اور اٹھلا کے چلنے والا، سر
جھکا کے چلنے والا، معشوقانہ انداز سے چلنے والا۔
فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کب طور برق تیغ سر انداز میں نہیں
کیونکر یہ بے نیاز ہر اک ناز میں نہیں — تعشق

سر اندیپ:۔ جزیرہ لنکا یا سیلون جو بحر ہند میں
ہندوستان سے ۲۵ کوس کے فاصلے پر جنوب میں واقع
ہے۔ اس میں ایک پہاڑ کوہ آدم نامی مشہور ہے جس کی
نسبت اہل اسلام کا اعتقاد ہے کہ آدم صفی اللہ
بہشت سے اسی جگہ پھینکے گئے اور یہیں آکر ٹھہرے۔
چنانچہ وہاں جو ایک گڑھا سا بنا ہوا ہے اسے آدم کے
قدم مبارک کا نشان بیان کرتے ہیں۔
اس پہاڑ پر عمود دار ہونے کے سبب زنجیریں
لگا رکھی ہیں جن کو پکڑ کر آدمی چڑھتے ہیں یہی وجہ ہے
کہ اس کا پرانا نام سنگل دیپ یعنی زنجیروں والا
جزیرہ یا نشان قدم کے باعث چرن دیپا جس کا معرب
سرن دیپ ہو گیا مشہور ہے۔
اگرچہ وہاں کے مجاور تنگ بہت کرتے ہیں مگر
سیرگاہ اچھی اور قابل دید ہے۔ یہ پہاڑ کچھ بہت
بلند نہیں ڈیڑھ یا دو گھنٹے میں آدمی پہنچ جاتا ہے۔
بعض لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی قبر بھی اسی جگہ
خیال کرتے ہیں۔
ہندوؤں کی تاریخ میں یہ جزیرہ راجہ رام چندر جی
اور وہاں کے راجہ راون کی لڑائی کے سبب مشہور ہے۔
لنکا اس کے قطعے کا نام تھا جس کے کھنڈر اب
بھی دوسری ہیئت میں موجود ہیں۔
یہاں کے باشندے مسافروں کو جواہرات میں
بڑے دھوکے دیتے ہیں اور جھوٹے جواہرات ان کے
ہاتھ تعریف کرکے فروخت کر دیتے ہیں۔ ان کی انگریزی
گفتگو قابل مضحکہ ہے۔ ہندی۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

سر انصاف:۔ برسر انصاف۔ دہلی کی زبان۔

ہٹ ہو چکی بس اب سر انصاف آئیے — تسلیم دہلوی
انکار پھر رہے گا مری جان تمام رات — (نور اللغات)

سر انگشت:۔ (بغیر اضافت) انگلی کے اوپر کا حصہ
فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ملتے ہیں جیسیں اور بھی مہندی مگر اے شوخ
جو بن یہ سر انگشت حنائی نہیں دیتا — جلال

قول فیصل:۔ باضافت سر انگشت بھی ہے۔

سراوَن:۔ وہ لکڑی کا چوڑا اور لمبا پٹرا
جس سے کھیت کی مٹی ہموار کرتے ہیں۔ اردو مؤنث
کاشتکاروں کی اصطلاح۔

سر اونچا کرنا:۔ کسی کو عزت بخشنا، کسی کو سربلند
و ممتاز کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

درد کو کیونکر نہ جانے پایۂ معراج وہ
لاکھ میں اونچا کیا اس نے سر منصور کو — غافل

سر اونچا گوندھنا:۔ اونچی چوٹی گوندھنا،
بناؤ سنگار کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کہ بلبل نے سر اونچا گوندھا ہو آج
فلک پر ہو ہر گلستاں کا مزاج — اختر

سراہنا:۔ تعریف کرنا، تحسین و آفریں کرنا، ستائش

کرنا، قدردانی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جگر کو مرے تم سراہو عزیزو
کہ مژگاں کے اس کے مقابل ہو آیا — مصحفی

سراپچہ:۔ پردہ، حاجب۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ بادشاہ جم جاہ سعود بن قباد تخت شاہی پر جلوہ فرماتے سراپچے بارگاہ کے اٹھا دیے تھے کیفیت صحرا کی ملاحظہ فرماتے تھے۔ (طلسم ہوشربا)

سرائے:۔ مسافر خانہ، سرا۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

دنیا میں ہو بسیرا یا رو سرائے کا سا
یہ مہروالی ہستی عازم ہیں سب سفر کے — میر

سرایت:۔ (بکسر اول و چہارم) اثر کرنا، نفوذ کرنا، داخل ہونا، کسی چیز کا کسی میں اصل ہو کے اثر کرنا۔ عربی مصدر۔ (فرہنگ آصفیہ)

اب رحم پہ ہی اس کے موقوف ہو کریاں تو
نے اشک میں سرایت نے آہ میں اثر ہو — میر

قول فیصل:۔ جس صورت سے میر نے کہا ہے یہ متروک ہو اب کرنا کے ساتھ سرایت کرنا رائج و فصیح ہے۔

گیا آسماں پر جو نالہ تو کیا ہو
نہیں یار کے دل میں کرتا سرایت — میر

اس کی تکمیلی صورت سرایت کر جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

سرایت کچھ جو خوں کو کر جائے پتھر میں
نکالے لعل ہی پتھر کی جا کہسار دامن سے — ذوق

سر آتے پاؤں جاتے:۔ بہت زیادہ ہوتے، کافی ہوتے، خرچ سے زیادہ ہونے کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ بال نہ بچہ، اکیلا دم، اگر ڈھنگ سے چلتی تو چالیس روپے سر آتے پاؤں جاتے۔ ([illegible])

سر آمد:۔ سردار، سرگروہ، کامل، خاتم، برگزیدہ، بہتر، ممتاز۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پیدا ہوا کعبے میں وہ شاہوں کا سر آمد
اعجاز نما قوت دیں جان محمدؐ — وحید

سر آنکھوں پر:۔ بسر و چشم، منظور، دل و جان سے تسلیم، بطیب خاطر قبول۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہلے اسے دیکھ آئے یہ اپنا مرا مانے
پھر میرے سر آنکھوں کی قسم لے گا جو آئے! — امیر مینائی

سر آنکھوں پر بٹھانا:۔ (متعدی) نہایت تعظیم و تکریم اور اعزاز کرنا، کمال قدردانی کرنا، نہایت خاطر و مدارات سے پیش آنا، بہت عزت اور آؤ بھگت کے ساتھ بٹھانا۔

کوئی نہ سر پہ بٹھاتا ہو اب نہ آنکھوں پر
ہمارے اٹھ گئے دنیا سے قدرداں کیا کیا — ہجر

قول فیصل:۔ سر آنکھوں پر بٹھانا، ملا کے نہیں بولتے علیحدہ علیحدہ سر پر بٹھانا اور آنکھوں پر بٹھانا بولتے ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا شعر سے بھی ظاہر ہو۔

سر آنکھوں سے:۔ بسر و چشم، تہ دل سے، خلوص نیت سے، برضا و رغبت، بڑی خوشی کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ پہلے میرا داخلہ کالج میں کرا دیجیے پھر آپ جو بھی فرمائیں گے میں سر آنکھوں سے بجا لاؤں گا۔

سرباز:۔ جان پر کھیلنے والا، بہادر۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پلکوں کے رخ ہیں ابروئے خمدار کی طرف
سرباز جس طرح سے ہو سالار کی طرف — تعشق

سر بازار:۔ (کنایۃً) علانیہ، علی الاعلان، شاہ راہ عام پر، عین بازار میں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دیکھ آؤ کہ بیمار تمہارا تو نہیں ہو
رکھا ہو جنازہ سر بازار کسی کا — تعشق

سربازی:۔ بے خوف ہو کر بہادری کا کام کرنا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ع سربازیاں شباب کی پیری میں ہو چکیں — داغ

سربالیں:۔ بالیں پر، سرہانے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع بجھ گئی شمع سربالیں اندھیرا ہو گیا — اکمال

سربام:۔ کوٹھے پر، لب بام۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہیں نہ مانوں کا سربام نہیں ہے کوئی بندے کا ظلم
جب میں روتا ہوں تو ہنسنے کی صدا آتی ہے — جاوید

سر باندھنا:۔ گھوڑے کی باگ اس طرح ہاتھ میں لینا کہ گھوڑے کا سر چلتے وقت سیدھا رہے، دائیں بائیں مائل نہ ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

سربراہ:۔ منتظم، مہتمم۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سربراہ کار:۔ منتظم، مہتمم، کسی جلوس کا انتظام کرنے والا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ تعزیے اٹھنے کے دن کم رہ گئے ہیں اور سربراہ کار صاحب کا ابھی تک پتہ نہیں، جھنڈیوں والے باد بہاری اور روشن چوکی کے مزدوروں کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔

قول فیصل:۔ فارسی میں ان معنی میں سربراہ ہے۔ موجودہ زمانے میں محکمہ میونسپلٹی میں بھی شہر کے ہر حلقے کے لیے ایک عہدے دار ہوتا ہے جو سربراہ کار کہلاتا ہے اور اس کے ذمے مکانات کے نقشوں وغیرہ کی جانچ پڑتال ہوتی ہے۔

سربرآوردہ:۔ بلند شخصیت، نمایاں ہستی، صاحب عزت و مرتبت، بڑے پائے کا آدمی۔ فارسی، صفت،

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ حیرت کی بات ہے سربرآوردہ انسان ہونے کے بعد بھی ہر کس و ناکس سے جھک کے ملتے ہیں۔

سر بہ زمین:۔ سر جھکائے ہوئے، تعظیم و تکریم کے محل پر۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع وصف پیشانی میں ہوتا ہے قلم سر بزمیں — محسن

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر سرنگوں بھی بولتے ہیں۔

سر برہنہ:۔ ننگے سر۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صبر کا اجر قیامت میں بھی پاؤں گی
سر برہنہ سر دربار چلی جاؤں گی — مولف

سر بر ہونا:۔ غالب ہونا، کامیاب ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

متعدد ہے فوج اس کے پاس
سر بر اس سے ہوں یہ خلاف قیاس — قلق

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "سر بر" سر بار بمعنی بار سر کا مخفف ہے" جو غلط ہے اور سر بار کی ترکیب کا تو کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ صاحب فرہنگ اثر نے "سر بر ہونا" کے معنی "عہدہ برآ ہونا" لکھے ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں۔

سر بڑا سردار کا، پیر بڑا گنوار کا:۔ والی ملک بادشاہ یا سردار کا سر بڑا ہوتا ہے اور جاہل یا گنوار کا پیر۔ اردو مقولہ، غیر فصیح، رائج۔

سر بزانو:۔ پیٹھ جھکا کر بیٹھنا۔ (کنایۃً) غم یا فکر کی حالت میں سر جھکا کر بیٹھنا، گھٹنے پر سر رکھ کے بیٹھنا۔ (کنایۃً) نادم، فکرمند۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو پری پیکر کو خود بینی سے نفرت آجکل
سر بزانو کیوں نہ ہو تصویر پشت آئینہ — (لااعلم)

قولِ فیصل:۔ فارسی میں سر بزانو نشستن ہے۔

سربستہ:۔ ۱ مخفی، پوشیدہ، چھپا ہوا۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صرف رازِ سربستہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

سربستہ:۔ ۲ (سخن، مضمون، معنی، نکتہ کے لیے) مغلق، دشوار۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ مضمون سربستہ، معنی سربستہ وغیرہ کی تراکیب کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ کمی کے ساتھ بولتا ہے۔

سربستہ:۔ ۳ (خم، کوزہ، شیشہ خانہ کے لیے) ناکشادہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ شیشہ سربستہ، خم سربستہ وغیرہ ترکیبوں کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ بولتا ہے۔

سر بسر:۔ تمام و کمال، بالکل، تمام، اول سے آخر تک، سراپا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

وہ جیسے پیرا بدن اس کا نازک
سر بسر ناز، سراپا نازک — مرزا رسوا

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی برابر، مساوی بھی لکھے ہیں، اردو میں مستعمل نہیں۔

سر بصحرا:۔ دیوانہ وار۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بس اب سر بصحرا نکلتی ہوں میں
اسے ڈھونڈ لانے کو چلتی ہوں میں — میر حسن

سر بفلک:۔ بہت اونچا، بہت بلند، آسمان کو چھونے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کلکتے اور بمبئی کی سر بفلک عمارتیں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر تعلیم یافتہ طبقہ سر بفلک کشیدہ بھی بولتا تھا۔ جیسے "یہ قلعے گو وسعت میں چھوٹے تھے مگر سر بفلک کشیدہ، اور بس مضبوط۔" (فسانۂ آزاد)

سر بکف:۔ جان دینے پر تیار، ہتھیلی پر سر لیے ہوئے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ملک پر جو ہو خدا قوم پہ جو ہو قربان
سر بکف ہو جو اولی الامر کے قربان کے لیے — ظفر علی خاں

سر بگریباں:۔ نادم، شرمندہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

آئینہ جو اس رخ کے حضور آن کے حیراں
پر تو سے گل سینے کے وہ ہو سر بگریباں — دبیر

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی فکر اور اندیشے میں مبتلا بھی لکھے ہیں جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سربلند:۔ معزز، ممتاز، عالی مرتبہ، اعلیٰ، اونچا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع جب رن میں سربلند علی کا نشان ہوا — انیس

سربلندی:۔ امتیاز، عزت، فخر۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

شاید کہ سربلندی ہووے نصیب تیرے
جوں گرد راہ سب کے پاؤں سے تو لگا رہ — میر

سر بمہر:۔ مہر لگا ہوا، بند، سربستہ، سربند۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کھلے گا یار کا جوڑا نہ لے گی منس جنوں
نہ سر بمہر رہے گا خزانۂ زنجیر — ہجر

سر بند:۔ پٹی جو عورتیں سر پر باندھتی ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سربند:۔ سر بمہر۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ بزرگ کا تورا الیاس صاحب کا دیا ہوا سربند رکھا ہوا تھا۔ (ابن الوقت)

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر سر بمہر رائج و فصیح ہے۔

اہلِ لکھنؤ خاص طور سے مخصوص اور سپٹیٹ دواؤں
کی سربمہر شیشیوں اور بوتلوں کے لیے سربند کہتے ہیں
جیسے "دو چار دن آپ یہ مکسچر پی لیجیے پھر میں آپ کو
ایک سربند شیشی لکھ دوں گا اسے آپ استعمال کرتے
رہیے گا۔"

سر بوجھیے :۔ سر پر بوجھ اٹھانے والا، مزدور،
حمال۔ اردو، مذکر، متروک۔

محلِ صرف :۔ ہمارے پاس کوئی سر بوجھیے یا مزدور
تو تھے نہیں ہم جانتے ہیں لونڈا اپنے ساتھ اونٹ
لے کر آیا تھا جب ہی لے گیا۔ (فسانۂ آزاد)

سر بھاری ہونا :۔ (لازم) نزلے اور زکام
کی بنا پر یا نزلہ بند ہو جانے کی وجہ سے سر کا بوجھ
معلوم ہونا، خفیف درد سر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آج صبح نہانے کے بعد سے سر بھاری
ہو رہا ہے حکیم صاحب سے نسخہ بندھوا لاؤ۔

سر بھنانا :۔ تیز چکر آجانا، آنکھوں کے نیچے
اندھیرا سا ہو جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ دہائی ہو نواب صاحب کی، ہم پر ایک
چمار کھینچ مارا سر بھنا گیا۔ (فسانۂ آزاد)

سر بھنگی :۔ ہندو فقیروں کا ایک فرقہ جو حلال و
حرام میں اور ذات پات میں تمیز نہیں کرتا۔ ہندی،
مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
"یہ لوگ مردار اور نجاست تک کھانے سے بھی پرہیز
نہیں کرتے۔ بلکہ اسی وسیلے سے مانگتے ہیں۔ جو نہیں دیتا
اس کے سامنے موت پیتے اور نجاست کھانے لگتے
ہیں جس سے وہ گھن کھا کے کچھ نہ کچھ دے دیتا ہے۔"
اہلِ لکھنؤ ان لوگوں کو اگھوری کہتے ہیں مولف نور
نے اسی لفظ سے پہلے سربھنگ لکھا ہے اور دونوں
کو ہم معنی بتایا ہے اور سربھنگ کی اصل سربہ انگ اور سر
بھنگی کا سربہ انگی لکھی ہے لغوی معنی ہر شے بلا تمیز کھانے والا لکھے ہیں۔

سر بیچنا :۔ (متعدی) جان خطرے میں ڈالنا،
جان پر کھیل جانا، جان سے دینا۔ اردو محاورہ،
فصیح، رائج۔

خوشی سے اجل کی مصیبت کو جھیلو
مجھے آج سر بیچ کے مول لے لو — میر عشق

قولِ فیصل :۔ اسی محل پر سر بیچے پھرنا بھی کہا ہے

بے طرفہ تماشا سر بازار محبت
سر بیچتے پھرتے ہیں خریدار محبت — داغ

سر بیچنا :۔ (کنایۃً) فوج کی نوکری کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر بیورا ملانا :۔ سرِ تمام کرنا، مجازاً کسی
کام میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اس کی اونچ نیچ
سمجھ لینا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سر پاؤں نہ ہونا :۔ ابتدا و انتہا یا آغاز و
انجام کا پتہ نہ ہونا، مہمل ہونا، ٹھور ٹھکانا نہ ہونا۔
اردو صرف، دہلی کی زبان۔

آج بھی اس کی ملاقات کا سر پاؤں نہیں
ابتک اپنی کسی بات کا سر پاؤں نہیں — معروف

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس محل پر سر پیر نہ ہونا ہے
جو زیادہ تر عورتوں کی زبان ہے۔

سرپت :۔ ایک قسم کی پتاور نرکل کے پتے۔ اردو،
مونث، متروک۔

محلِ صرف :۔ چو طرفہ کھائی کھدی ہوئی آٹھ آٹھ
گز گہری سرپت ادھر ادھر بوئی ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اب ان معنی میں پتاور اور سینٹھا
بولتے ہیں۔

سرپٹ :۔ گھوڑے کی تیز رفتاری۔ اردو،
صفت، غیر فصیح، رائج۔

توسن عمر ہے رواں سرپٹ
یہ فرس پویٹیا نہیں جاتا — داغ

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف جھکانا، دوڑانا کے
ساتھ ہے۔ یہ لفظ گھوڑے کی تیز رفتاری کے لیے
مخصوص ہے لیکن کبھی کبھی بطور مزاح بہت تیز کے
معنی میں انسان کے لیے بھی بول دیتے ہیں، جیسے
"سرپٹ جائیے اور دیکھیے کہ میاں آزاد ہیں کہ
نہیں" (فسانۂ آزاد) صاحب نور اللغات نے
اس کے ایک معنی تیز پڑھنا اور تیز لکھنا بھی لکھے ہیں
جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر ٹیک جانا :۔ زبردستی حوالے کر دینا، ڈال
کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قاصد تلاش کر کے گھر اس کا جو تھک گیا
آخر وہ میرے سر کو مرے سر ٹیک گیا — امیر

قولِ فیصل :۔ میرے ہمارے وغیرہ ضمیر کے ساتھ بولتے
ہیں جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

سر ٹیک دینا :۔ (مجازاً) خجل ہونا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

جب خاک پہ جنگل میں قدم رکھتا تھا تق کے
سر اپنا ٹیک دیتے تھے طاؤس چمن کے — انیس

سر ٹیک کے مر جانا :۔ نہایت کوشش کرتے کرتے
تھک جانا، سعی و جستجو سے عاجز آجانا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بیچارہ سر ٹیک کے مر گیا مگر مقدمے میں
کامیاب نہ ہو سکی۔

سر ٹیک کے مرنا :۔ سر ٹکرا کے جان دینا، سر پھوڑ کے
مر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- تکرار کے ساتھ سر ٹپک ٹپک کے مرنا بھی رائج و فصیح ہے۔

میں سر ٹپک ٹپک کے مروں یعنی اس جگہ
دکھلا دیا قضا نے ترا سنگ در مجھے — ناسخ

سر پٹکنا :- ۱ سر کو کسی چیز پر دے مارنا، سر پھوڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

الجھتا رہے زلف خم دار سے
پٹکتا رہے سر کو دیوار سے — تسلیم لکھنوی

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ دہلی میں سر پٹخنا ہے جو صحیح نہیں۔ دہلی میں سر پٹکنا بھی ہے اور عوام لکھنؤ سر پٹخنا بھی بولتے ہیں۔

چمن کو آج مارا ہے خزاں تک رشک گل رو نے
کہ بلبل سر پٹکتی ہے نہیں منھ کھولتیں کلیاں — میر

سر پٹکنا :- ۲ (مجازاً) بے سود کوشش کرنا، سعی لاحاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عدم کی خاک اڑاؤ کہاں کہاں بھٹکا
بندھا کر کا نہ مضموں ہزار سر پٹکا — امیر

سر پٹکنا :- ۳ (مجازاً) منت سماجت کرنا، خوشامد، درآمد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیسی شب وصال کہ پٹکا ہزار سر
رکھنے دیا نہ پاؤں بھی اس نے پلنگ پر — امیر

سر پٹکنا :- ۴ جھنجھلانا، خفا ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف :- سن نے آکر دیکھا تو بہتیرا سر پٹکا مگر کیا ہوتا تھا۔ (توبۃ النصوح)

سر پر اٹھانا، سر پر اٹھا لینا :- انتہائی شور و غل کرنا کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دے، غیر معمولی چیخ پکار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روئی چلائی غل مچایا
سر پر سارا چمن اٹھایا — شوق قدوائی

ہمسائے کہتے ہیں یوں گھبرا کے غل سے میرے
سارا محلہ اس نے سر پر اٹھا لیا ہے — جرأت

قول فیصل :- بیاباں، جہاں، زمین اور گھر وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ع نالے نے مرے سر پہ بیابان اٹھایا — نیاز
ع شب فرقت کے نالوں نے جہاں سر پر اٹھایا ہے — امانت

لیتے جو ہم تو اس نے شب سر زمین اٹھا
(زمین) دھوم سے غل سے چیخ سے شور سے تو بہ جاگئے — انشا

جب مچلتے ہیں طفل اشک تو پھر
(گھر) سر پہ رو رو کے گھر اٹھاتے ہیں — (لا اعلم)

سر پر اجل آنا :- موت کا وقت آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنی آنکھوں میں سماتے نہیں یہ فوج کے دل
آ کے میداں سے بڑھو سر پہ گر آئی ہو اجل — نفیس

سر پر اجل (قضا، موت) کھیلنا :- موت سر پر سوار ہونا، موت کا وقت قریب آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گئے جب اس کے گھر تو چاہیے کیا قتل ہونے کو
(اجل) اجل یاں کھیلتی ہے سر پہ واں تیغ آزمائی ہے — جرأت

آج کل ہوتا ہے سوز عشق سے جل جل کے خاک
(قضا) کھیلتی ہے شمع ساں سر پر ترے اے دل قضا — آتش

سخت جانی کی حقیقت کیا تہ تیغ رواں
(موت) کھیلتی گر موت سر پر ہو تو کیا تھا کچھ نہ تھا — شاد

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی کمبختی اور نحوست و بد اقبالی کا سامنے آنا لکھے ہیں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر پر اجل ہونا :- موت کا وقت قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر چند ہوں پیر اور سر پہ ہے اجل
لیکن پر نہیں پیٹ کے سوا فکر عمل — ناسخ

سر پر احسان دھر جانا :- کسی کو احسان مند بنانا، کسی پر احسان کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، ارائج۔

شب وعدہ آجاؤ ورنہ قضا
مرے سر پہ احسان دھر جائے گی — داغ

سر پر احسان رہ جانا :- احسان کا بدلا نہ ہو سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حسرت پابوس قاتل دل سے نکلی وقت قتل
تیغ کا ناسخ مرے سر پر یہ احسان رہ گیا — ناسخ

سر پر احسان کرنا :- (متعدی) کسی کو احسان مند بنانا، مرہون منت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رو ٹھا ہوا بیٹھا تھا کب مجھ سے وہ ملتا تھا
احسان کیا سر پر بجلی کے چمکنے نے — نظار

سر پر احسان نہ لینا :- مرہون منت نہ ہونا، کسی کا احسان مند نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے سر تر سوز بار میں آؤں یہ ہے ارمان
دنیا سے کفن کا بھی نہ لوں سر پہ احسان — دبیر

سر پر احسان ہونا :- کسی کا احسان مند ہونا، مرہون منت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لطف فرمایا قدم رنجہ کیا شاد کیا
مہرباں آپ کا احسان ہمارے سر پہ — رند

سر پر اللہ کا کلام لینا :- قرآن کی قسم کھانا۔

بات تم نے نہیں کی غیر سے کل
سر پہ اللہ کا کلام تو لو — رند (نور اللغات)

قول فیصل :- اب اس طرح نہیں بولتے۔ اس محل پر قرآن اٹھانا مستعمل ہے۔

سر پر آ پڑنا :- ذمے ہو جانا، سر ہو جانا۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔

منظور کس کو ہو جو اٹھائے بلائے عشق
جب سر پہ آ پڑے تو کہو کوئی کیا کرے — داغ

سر پہ آ پہنچنا:- نہایت قریب آجانا، نزدیک آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب تلک گرم بغل کرنے کی کچھ فکر نہ کی
اور آ پہنچی قلق فصل زمستاں سر پہ — قلق

سر پہ آجانا یا آنا:- بہت قریب آجانا، نہایت نزدیک آجانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- امتحان سر پہ آگیا ہے اور تم اب بھی کسی وقت کتاب اٹھا کے نہیں دیکھتے۔

سو چکا چین سے اب چونک کہ آفت ہوئی شام
دن گیا وصل کا آئی شب ہجراں سر پہ — امانت

سر پہ آ چڑھنا:- پیچھے پڑ جانا، مقابلہ کرنے کو کھڑا ہو جانا، خم ٹھونک کر سامنے آجانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

شامت ہو کس کی منہ جو ترے ناصحا چڑھے
جو شخص یوں بلا کی طرح سر پہ آ چڑھے — عارف دہلوی

سر پہ آرا یا آرے چلنا:- ۱۔ (لازم) ذہنی و روحانی تکلیف ہونا، غیر معمولی تکلیف پہنچنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے — غالب

سر پہ آرا یا آرے چلنا:- ۲۔ ہلاکت میں پڑنا، جان پر بننا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اک ذرا گیسو میں پھنسا کر شانہ
آرا سر پر تو کسی عاشق شیدا کے چلے — اسیر

سر پہ آسمان ٹوٹنا:- ناگہانی بلا نازل ہونا، شدید مصیبت میں گرفتار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- جوانی میں سر پہ آسمان ٹوٹا، رانڈ ہو گئیں۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل:- اسی محل پر سر پہ آسمان ٹوٹ پڑنا بھی رائج و فصیح ہے۔

سر پہ آنا:- بہت قریب آنا، نازل ہونا، چھا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی ساعت میں گزر جائے گا بالشوں پانی
سر پہ آئی ہے یہ برسات کہ رقت آئی ہے — شعور

سر پہ آگ رکھنا:- قسم کھانے کا ایک طریقہ۔ اردو صرف، متروک۔

بدگمانی جو ہوئی شمع سے پروانے کو
شمع نے آگ رکھی سر پہ قسم کھانے کو — شاد

سر پہ آنکھیں نہ ہونا:- (کنایۃً) بے عقل ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف:- سچ پوچھو تو بیچاری ماما کا کیا قصور، سر پہ آنکھیں ہی نہیں ہیں تو کیا کرے۔

سر پہ بار لینا:- ذمہ داری لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرشتے جس سے دب جائیں فلک ہو پشت خم جس سے
وہ بار عشق سر پہ حضرت انسان لیتے ہیں — راسخ

سر پہ بال ہونا:- (کنایۃً) مجال ہونا، سہنے کی طاقت ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- کس کے سر پہ اتنے بال ہیں کہ الف سے بے کرتا۔

سر پہ بٹھانا:- (متعدی) عزت و احترام کے ساتھ پاس بٹھانا، کمال تعظیم کے محل پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع مریدان شیخ صاحب آپ کو سر پہ بٹھائیں گے — داغ

کہہ رہا ہو شب غم میں یہ خیال گیسو
جو بلا آئے اسے سر پہ بٹھاتے جاؤ — قرار

سر پہ بلا آنا:- سر پہ مصیبت آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آندھی سی اٹھی ہوا سی آئی
سر پہ اس کے بلا سی آئی — شوق قدوائی

قول فیصل:- اسی محل پہ سر پہ بلا نازل ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔ سر پہ بلا کھیلنا بھی کہا جو متروک ہے۔

ع سر پہ ہمارے کھیل رہی ہو بلائے رنج — بحر

بولا فلک کا مہر جو زلف اس کی وا ہوئی
نازل ہمارے سر پہ یہ کالی بلا ہوئی — امیر

سر پہ بننا:- (لازم) مصیبت میں پھنسنا۔

جاناں خط پشت لب شیریں کو ترے دیکھ [illegible]
کیا بن گئی طوطی شکر خوار کے سر پر — (نور اللغات)

قول فیصل:- اس محل پر اہل لکھنؤ سر پہ آ پڑنا کہتے ہیں۔

اک آفت ہے تو مر کے ہوا اتنا جینا
آ پڑی سر پہ یہ کیسی مرے اللہ نئی — (لا اعلم)

سر پہ بوجھ لینا:- ذمہ داری لینا۔ بار لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کون دنیا میں بٹاتا ہے کسی کا درد دکھ
کون سر پہ بوجھ لیتا ہے کسی مزدور کا — بحر

قول فیصل:- اسی محل پر سر پہ بار لینا فصیح ہے۔

سر پہ بولنا:- منتر کے زور سے سانپ کے کاٹے ہوئے کا باتیں کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پوچھتا تھا کشتۂ گیسو کا حال اک عالم
ڈس گئے تھے اس کو جو کالے وہ سر پہ بولے — بحر

سر پہ بھوت سوار ہونا:- (کنایۃً) کمال غصہ

ہونا، پاگل ہونا، بدحواس ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

نہ لینا نہ دینا فقط چل لیکار
سڑی ہو کہ ہو بھوت سر پر سوار — شوق قدوائی

سر پہ پانا:۔ کسی چیز کو اپنے سے بہت نزدیک پانا، دوچار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر پہ پایا بلا کو اس نے
تسلیم کیا قضا کو اس نے — (گلزار نسیم)

سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنا:۔ انتہائی تیزی اور بدحواسی سے بھاگنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دھوپ میں جلتے جنوں جب جوں زمیں پر پاؤں تھے
جوں بگولا بھاگتے ہم سر پہ رکھ کر پاؤں تھے — ظفر

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے اسی محل پہ سر پہ پاؤں رکھ کر اڑ جانا بھی لکھا ہے اور مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

بے خودی میں نہ بات کا سر پاؤں
اڑ گئے ہوش رکھ کے سر پہ پاؤں — محسن

اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

سر پہ پاؤں رکھنا:۔ (کنایۃً) بہت تیز بھاگ جانا، ہوا ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

قول فیصل:۔ اب سر پہ پاؤں رکھ کے بھاگنا بولتے ہیں۔

سر پہ پاؤں کا جوتا ٹوٹنا:۔ بہت زیادہ مار پڑنا، بری طرح پٹیا جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کھا گئی بوٹ جو اکڑ تو یہاں تک مارا
سر پہ باندی کے مرے پاؤں کا جوتا ٹوٹا — جان صاحب

سر پہ پتھر ڈھونا:۔ (کنایۃً) زحمت و مشقت برداشت کرنا، بڑی تکلیف سے زندگی بسر کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سر کی پگڑی کو سمجھتے تھے جو بار سنگیں
ہم نے دیکھا انھیں ڈھوتے ہوئے سر پہ پتھر — مجروح

سر پہ پڑنا:۔ ۱ (لازم) ذمے ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ان معنی میں سر پڑنا ہے۔

سر پہ پڑنا:۔ ۲ گزرنا، بیتنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

(فقرہ) جس کے سر پہ پڑتی ہے وہ ہی جانتا ہے۔

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بحذف سر اس طرح بولتے ہیں "جس پہ پڑتی وہ ہی جانتا ہے"

سر پہ پڑنا:۔ ۳ مصیبت آنا، بلا نازل ہونا، آفت پڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر پہ پہاڑ دھرنا:۔ تکلیف و مصیبت میں مبتلا کرنا، آفت ڈھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ستم یہ ہوا کہ مرزا حسین بیگ صاحب مر گئے، فرقت کا پہاڑ سر پہ دھر گئے۔ اس دن سے آج تک زیر باری ہے۔ (انشائے سرور)

سر پہ پہاڑ گرانا:۔ دفعۃً مصیبت ڈالنا، بڑی سے بڑی مصیبت میں مبتلا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر پہ پہاڑ ان کے نہ لے آسماں گرا
جو برگ گل کو سمجھے کہ سنگ گراں گرا — ناسخ

قول فیصل:۔ اس کا لازم سر پہ پہاڑ گرنا بھی رائج و فصیح ہے۔

ع سر پہ گرا پہاڑ تو فریاد کیا کریں (لاعلم)

سر پہ پیچ پڑنا:۔ سر پہ مصیبت آنا۔ اردو صرف، متروک۔

بڑے عشق گیسو میں سر پہ پیچ
کہ بل کھانے میں سلسلا ہو گیا — برق

سر پہ تھالی پھرنا:۔ (کنایۃً) بڑا مجمع ہونا، بھیڑ بھاڑ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ذرا دیکھو تو مشتاقوں کا مجمع روزن در سے
ہوئی ہے بھیڑ بھاڑ ایسی کہ پھرتی سر پہ تھالی ہے — داغ

قول فیصل:۔ اب اس محل پہ سروں پر تھالی پھرنا رائج و فصیح ہے۔

سر پہ ٹیکا ہونا:۔ (لازم) کسی قسم کی ناموری کا تاج ہونا، سہرا ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ٹینی کے سر پہ آج ٹیکا ہے
اس کے آگے کنول پھیکا ہے — میر

سر پہ جن چڑھنا:۔ ۱ (کنایۃً) سر پہ غصہ سوار ہونا، غصہ میں بھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ چڑھنا کی جگہ سوار ہونا بولتے ہیں۔

سر پہ جن چڑھنا:۔ ۲ (کنایۃً) خبط ہونا۔

موسم گل ہے جنوں ہے شور و شر پر اندنوں — آتش
جن چڑھا رہتا ہے دیوانوں کے سر پر اندنوں — (نور اللغات)

قول فیصل:۔ چڑھنا کی جگہ سوار ہونا زبانوں پر زیادہ ہے جو غیر فصیح ہے۔ جیسے "مبتلا کے سر پر اندنوں ایسا جن سوار تھا کہ اس کی عقل ہی ٹھکانے نہ تھی" (محصنات)

سر پہ جن کھیلنا:۔ آسیب کا سر پہ کھیلنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوتا ہے اس پری کو گمان شہید ناز
جن کھیلتا ہے سر پہ اگر حاضرات میں — شعور

سر پہ جنون چڑھنا:۔ سر پہ جنون سوار ہونا۔

(کنایۃً) مجنوں ہونا، دیوانہ ہونا۔

پیادہ، پا ہوں پری کی تلاش میں پھرتا — آتش
جنوں کو رکھتی ہے سر پر مرے سوار بہار

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لغت قائم کیا ہے "چڑھنا" کے ساتھ اور مثال دی ہے سوار ہونا کی۔ بہر حال "سر پر جنون سوار ہونا" ہی زبانوں پر زیادہ ہے۔

سر پر چڑھا رہنا:۔ مسلط رہنا، غالب رہنا۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

ہر سر کے بیچ دین کے آگے بڑھی رہے — انیس
مرکب کی طرح کفر کے سر پر چڑھی رہے

سر پر چڑھانا:۔ سر پر اٹھانا، سر پر عزت کے ساتھ رکھنا، کمال عزت کرنا۔ اُردو صفت، قلیل الاستعمال۔

مانندِ زلف کیوں نہ پریشاں رہا کروں — تنویر بلگرامی
سر پر چڑھا کے تو نے گرایا جو ازجبیں

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "سر پر چڑھا لینا" بھی اب قلیل الاستعمال ہے۔

گیسوں:۔ بھولے دل صد چاک ہمارا یارو! — نصیر
گل کہو کر وہ اسے سر پہ چڑھا لیتا ہو — بلوتی

سر پر چڑھانا:۔ منہ چڑھانا، گستاخ بنالینا، بے ادب بنانا۔ اُردو صفت، قلیل الاستعمال۔

کمینے کو سر پر چڑھایا ہے تم نے
اتر جائے گی ساری عزت تمہاری — جگر

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر "سر پر چڑھا رکھنا" کبھی تھا، اب قلیل الاستعمال ہے۔

دیکھنا شمع کو انجام جو ہوگا اے شمع — امیر مینائی
تو نے سر پر جو پتنگوں کو چڑھا رکھا ہو

اب پر کو حذف کر کے "سر چڑھا رکھنا"، "سر چڑھا لینا"، اور "سر چڑھانا" زبانوں پر ہے، جو غیر فصیح ہے۔

پاؤں کی جوتی ہو اسے بٹھاؤ اس کو سر چڑھا — داغ

سر پر بھوت چڑھا ہونا:۔ کسی بات کی دھن ہونا، کسی خیال کا جم جانا۔ اُردو صفت، متروک۔

مطلع صفت:۔ دائرہ الالفت میں خوباں عالم کو
لڑنے کی ہوس سر پر چڑھی ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)

سر پر چڑھنا:۔ (لازم) (۱) گستاخ ہونا، نہایت بے ادب ہونا، منہ چڑھنا۔ اُردو صفت، قلیل الاستعمال۔

نہ منہ لگائیں گے وہ خط کی طرح دشمن کو
شال زلف چڑھا سر پہ رو اِلہ عجب — صابر

قولِ فیصل:۔ اب "پر" کو حذف کر کے "سر چڑھ جانا" اور "سر چڑھنا" مستعمل، غیر فصیح ہے۔

سر پر چڑھنا:۔ (۲) نشہ ہونا۔ اُردو صفت، متروک۔

بیت کے سر پر کبھی چڑھ سی ہوا نہیں — ریاض خیرآبادی
میں نے کچھ کھڑے کی پی ہی نہیں

سر پر چڑھنا:۔ (۳) سوار ہونا، اوپر چڑھنا، مسلط ہونا۔ اُردو صفت۔

شیشے میں اس پری کو اتار اور پری کے پاؤں
سر پر چڑھا رقیب کے شیطان لیجئے — امانت

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب زبانوں پر چڑھنا کی جگہ سوار ہونا ہے جو غیر فصیح ہے۔

سر پر چکیاں چلنا:۔ سرہانے کرخت آواز کا شور بلند ہونا۔ اُردو صفت، متروک۔

صبح ہونے آئی وہ دم بھر تمام رات — آتش
تو چکیاں چلیں مرے سر پر تمام رات

سر پر چلانا:۔ پاس آکر شور کرنا، بہت نزدیک آکے چیخنا چلانا۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

سر پر باندی جو حسرت آگئے تو چھاگئی ہے — دیوانِ ...
میں نے جانا ری چنریا تری کھیلاتی ہے

سر پر چھپر رکھنا:۔ (متعدی) (کنایۃً) بار گراں سر پر رکھنا، کسی قسم کا بوجھ ڈالنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

عکس مژگاں کا پڑا میری تو وہ نازک بدن — مومن
ہنس کے بولا آپ نے تو سر پہ چھپر رکھ دیا

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے تین معنی اور لکھے ہیں جو دہلی کی زبان میں، (۱) مرہون منت بنانا، (۲) فتنے کرنا، (۳) کسی کے ذمے بہت سا قرض ڈالنا۔

سر پر چھپر رکھنا:۔ کسی کے سر الزام لگانا، برائی سر ڈالنا۔ اُردو صفت، متروک۔

دم نہ مارا تیروں کی بوچھار میں ہم نے مگر — منیر
بیکسی پر اس نے بے صبری کا چھپر رکھ دیا

سر پر خاک ڈالنا:۔ (کنایۃً) ماتم کرنا، نوحہ کرنا، رونا پیٹنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی سر پر ڈالے ہو اس غم سے خاک
کس کا نے کیا ہے گریباں کو چاک — امیر

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر سر پر خاک اڑانا بھی بولتے ہیں۔

سر پہ خاک اپنے اُڑاتی ہو صبا میرے بعد — معروف

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ خاک کی جگہ مٹی بھی مستعمل ہے، جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر پر خون سوار ہونا:۔ (لازم) آمادۂ قتل ہونا، قتل کرنے کی دھن بندھنا، جان لینے پر کمر بستہ ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دستار سرخ کیوں سر صیاد پر نہ ہو — اسیر
بلبل کا خون سر پہ اس کے سوار ہے

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر سوار ہونا کی جگہ چڑھنا بھی ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

نتھنوں سے سرخ لہو بچا یہ فرق دلبر پر
چڑھا ہے خون کسی بے گناہ کا سر پر — عارف لکھنوی

سر پر خون لینا:۔ قتل کرنا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

خون مرا سر پہ نہ لے او بت خونخوار نہ چھیڑ
اپنے بیمار کو اے دیدۂ بیمار نہ چھیڑ — جعفر

سر پر خون ہونا:۔ (لازم) گناہ قتل کا بار سر پر ہونا، قاتل ہونا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

خون لاکھوں بے گناہوں کے ترے سر پر ہوئے
اے بت سفاک تو بچھڑ کر نہیں مر دو دے — ناسخ

سر پر دست شفقت رکھنا:۔ (کنایۃً) ہمدردی کرنا، مہربانی کرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

نعمت برباد ہوا جاہ کے مشتر قوں کو
دست شفقت نہ کسی نے مرے سر پر رکھا — شرت

سر پر دھمال ہونا:۔ (لازم) سر پر شور و غل ہونا، ہنگامہ ہونا، کسی پر بہت بوجھ پڑنا، سر پر بہت زیادہ بار ہونا۔ اُردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

انقلاب دہر سے از بسکہ جاں پامال ہے
گردش گردوں سے سر پر روز و شب دھمال ہے — نکہت

سر پر ڈھول بجانا:۔ (کنایۃً) شور و غل کرنا۔ اُردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اب ممدوح کے سر پر ڈھول بجاؤ کچھ نہیں۔ (توبۃ النصوح)

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر دہلی میں ڈھول کی جگہ نقارہ کے ساتھ بھی بصورت لازم مستعمل ہے۔

کچھ نہیں اس کو خبر گو سر پہ نقارے بجیں — شرت

سر پر رکھنا:۔ سر پر جگہ دینا (کنایۃً) بہت عزت کرنا، تعظیماً کوئی چیز اٹھا کر سر پر رکھنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سر پہ رکھا میں اسے پھول سے بہتر رکھا
گر کسی دوست نے اک خار وطن مجھ کو دیا — آرزو

سر پر رکھنا:۔ باقی رکھنا، قائم رکھنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

عباسؑ پکارے شہ کونینؑ میں آیا
اللہ مرے سر پہ رکھے آپ کا سایا — انیس

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم سر پر رہنا بھی رائج و فصیح ہے۔

سایہ نہ تھا جس کے تن اطہر کے لئے
میرے سر پر رہے اسی کا سایا — محسن

سر پر روز سیاہ لانا:۔ مصیبتیں لانا، شامت بلانا، آفت لانا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

چارپائی جو وہاں بچھاتا ہوں
سر پہ روز سیاہ لاتا ہوں — میر

سر پر رہنا:۔ بہت قریب رہنا، بہت نزدیک رہنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مرے سر پہ رہتی ہے تیغ اجل بھی
پھل کر کہیں تیغ قاتل پھیل کر — راسخ

سر پرست:۔ مربی، حافظ، حامی، مددگار، نگہبان، خبر گیر۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

اٹھ گیا دنیا سے سرپرست ہمارا گزر گیا — تعشق

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ:۔
"اس لفظ کو ان معنی میں فارسی خیال کرنا غلطی ہے فارسی میں صرف خادم اور میزبان کے معنی میں آیا ہے۔ اس کی مثال فرہنگ جہانگیری والے نے فردوسی کے کلام سے اور صاحب تنقیح نے نظامی گنجوی کے اشعار سے مع ثبوت دی ہے معلوم نہیں صاحب بہار عجم نے مندرجہ بالا معنی میں بھی اس کو فارسی کیوں لکھا ہے۔"

صاحب فرہنگ آصفیہ کو یہاں پر سہو ہوا ہے کیونکہ بہار عجم میں بھی مندرجہ بالا معنی میں درج نہیں، بہرصورت ان معنی میں یہ لفظ اُردو ہی کا ہے۔

سرپرستی:۔ تربیت، ولایت، نگرانی، حمایت، مددگاری، حفاظت۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کی سرپرستی میں ہمارا ادارہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔

قولِ فیصل:۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

گلہ کرے نہ زمان صحرا سرپرستی — تسلیم لکھنوی

سر پر سفیدی آجانا:۔ بڑھاپے سے بالوں کا سفید ہو جانا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

سر پر سفیدی آگئی ساقی معاف رکھ
اس صبح کی بہار نہ کھوٹ امیں سے — بجر

قولِ فیصل:۔ اس محل پر "بالوں میں سفیدی آگئی" یا "سر سفید ہو گیا" زیادہ بولتے ہیں۔

سر پر سوار رہنا:۔ مسلط رہنا، ساتھ نہ چھوڑنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

جس روز سے کہ خاک پہ بیٹھے ہیں ہم فقیر
رہتے ہیں آسمان کے سر پر سوار روز — صبا

سر پر سوار کرنا:۔ مسلط کرنا، ساتھ کر دینا۔ اُردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

زبان یار سے نکلی صدائے بسم اللہ
جنوں کو جب سر شوریدہ پر سوار کیا — داغ

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس کی تکمیلی صورت سر پر سوار کر دینا زبانوں پر زیادہ ہے جو غیر فصیح

ہے۔ اس کا لازم «سر پر سوار ہونا» ہو جانا بھی رائج و غیر فصیح ہے۔

سر پر سوار ہونا: بڑ سایہ ہونا کسی آسیب کا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب نور اللغات نے «جنون کا غلبہ ہونا» کے معنی میں بھی لکھا ہے۔ لکھنؤ میں اس محل پر «سر پر جنون سوار ہونا» رائج و غیر فصیح ہے۔

سر پر سوار ہونا: بڑ کسی بات کی دھن لگی ہونا، کسی بات کا خیال ہونا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

سودائے زلف میں یہ جو کچھ حال کیا کہوں
رہتا ہے رات دن مرے سر پر سوار اب　آتش

قول فیصل۔ سوار ہونا کی جگہ چڑھنا بھی تھا۔

دیوانی ہو گئی پری خانم ہے آج کل
سر پر چڑھا ہے ذکی کے سودا شراب کا　جان صاحب

سر پر سے: ء سرہانے سے، بہت قریب۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

محفل میں بٹھایا انھیں پھر کھینچ کے دامن
وہ چھپ کے چلے بیٹھے مرے سر پر سے نکل کے　داغ

سر پر سے صدقے اتارنا: کسی چیز کا کسی کے سر کے گرد پھرا کر تصدق کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع صدقے ترے سر پر سے اتارے مجھے کوئی　امیر

قول فیصل۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ «اب اس جگہ سر سے صدقہ اتارنا، سر سے وارنا بیشتر مستعمل ہے»۔ اہل لکھنؤ کسی طرح نہیں بولتے۔ اس محل پر صرف «صدقے اتارنا» رائج و فصیح ہے۔

ع صدقے مجھے تم پر سے اتارے کوئی　(لا اعلم)

سر پر شیطان سوار ہونا: شیطان کا مسلط ہونا، خلاف انسانیت باتیں کرنا، فتنہ و فساد یا سرکشی یا شرارت پر آمادہ ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جو چلتا نہیں وہ تو کیا اختیار
کہ شیطان ہے اس کے سر پر سوار　شوق قدوائی

قول فیصل۔ سوار ہونا کی جگہ چڑھنا بھی تھا جو قلیل الاستعمال ہے۔

نشۂ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے اک اور بھی شیطان چڑھا　ذوق

صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی «غصہ چڑھنا اور ضد ہونا» لکھے ہیں اور مثال میں ذوق کا مندرجہ بالا شعر پیش کیا ہے۔ اسی شعر سے ظاہر ہے کہ ان کے تحریر کردہ معنی صحیح نہیں۔

سر پر عذاب آنا: ء مصیبت آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھیں صبح کہاں ہوتی ہے، خواب آتا ہے
رات کیا آتی ہے اک سر پہ عذاب آتا ہے　مصحفی

سر پر قدم لینا: ء (کنایۃً) نہایت تعظیم کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ چلے ناز سے محشر میں لیے سر پہ قدم
پاؤں پڑنے کو سر راہ قیامت آئی　داغ

سر پر قرآن اٹھانا: قرآن کی قسم کھانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مصحف رخ کا جو بوسہ لے کے میں منکر ہوا
مجھ سے کہتا ہے کہ اب قرآن تو سر پہ اٹھا　راسخ

قول فیصل:۔ اب اس محل پر صرف «قرآن اٹھانا» زبانوں پر زیادہ ہے۔

سر پر قرآن رکھنا: قرآن کی قسم دینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بوسے نہیں سوتے میں ترے رخ کا لیا ہے
قرآن نہ رکھ عاشق دلگیر کے سر پر　نصیر

سر پر قیامت آنا: ء آفت میں گرفتار ہونا، مصیبت آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جو اس سرو قد سے جدائی ہوئی ہے
قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی ہے　اکبر الہ آبادی

قول فیصل:۔ اسی محل پر «قیامت ٹوٹنا» بھی بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

بیٹھے بٹھلائے ہوئی الفت قامت کیسی
سر پہ ٹوٹی مرے اللہ قیامت کیسی　تمنا بلگرامی

سر پر قیامت برپا کرنا: ء آفت ڈھانا، حشر برپا کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر چلا مقتل عشاق کو قاتل اے ذوق
سر پہ برپا کہیں کشتوں کے قیامت نہ کرے　ذوق

سر پر قیامت ہونا: ء ہنگامہ ہونا، حشر برپا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اس فتنہ جو کے ڈر سے اب اٹھتے نہیں اسد
اس میں ہمارے سر پہ قیامت ہی کیوں نہ ہو　غالب

سر پر کفن باندھنا: ء (متعدی) (کنایۃً) ہر وقت مرنے پر مستعد رہنا، ہر وقت جان دینے کو تیار رہنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

مشتاق مرگ کون ہے مجھ سا جہان میں
باندھے ہوئے میں سر پہ ہمیشہ کفن رہا　تعشق

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں «سر سے کفن باندھنا» مستعمل ہے۔

کفن کو باندھے ہوئے سر سے آئے ہیں ورنہ
ہم اور آپ سے اس طرح گفتگو کرتے　عزیز لکھنوی

سر پر کوئی نہ ہونا ۔ کوئی پرسان حال نہ ہونا ، کسی بزرگ یا مربی کا زندہ نہ ہونا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

ان میں سے ہر اک گلشن جنت کا مکیں ہو
بطلوم ہوں اب سر پہ مرے کوئی نہیں ہو — انیس

سر پر کھڑا ہونا ۔ (لازم) سامنے موجود ہونا ، نہایت قریب آجانا ، نہایت پاس ہونا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے — (فسانۂ آزاد)

سر پر کھیلنا ۔ جان پر کھیلنا ۔ اُردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

محبت میں لئے دل نہ ڈر سر پہ کھیل
یہ بازی نہیں ہے کہ سر جائے گی — داغ

قولِ فیصل ۔ اس محل پر لکھنؤ میں جان پر کھیلنا ہی مستعمل و فصیح ہے ۔

سر پر کھیلنا ۔ بصورت ، پری ، جن وغیرہ کا سر پر آنے یا ہیں کرنا ۔ اُردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

دیکھ لیں صورت اگر اس طفل بازی گوش کی
جان کسی اپنے سر پر کھیلیں پریاں تو کبھی — نسیم

سر پر لگانا ۔ (کنایۃً) سر پر ٹیپ یا دھول مارنا ۔ اُردو صرف ، عوام کی زبان ۔

واعظ کے سر پہ ایک لگائی تڑاق سے
پھر ہاتھ مل رہے ہیں کہ کبھی پڑی نہیں — ریاض

سر پر لا کھڑا کر دینا ۔ لا کر سامنے کھڑا کر دینا ، بہت قریب لے آنا ۔ اُردو صرف ، غیر فصیح ، رائج ۔

مستعمل صرف ۔ جان نثار نے سب کو توپل صاحب کے سر پہ لے جا کر کھڑا کر دیا ۔ (ابن الوقت)

سر پر لینا ۔ (متعدی) اپنے ذمے لینا ، قبول کرنا ، برداشت کرنا ۔ اُردو صرف ، دہلی کی زبان ۔

کیا کیا نہ تعشق تھا یاد نہ تھا اے کمبخت
ایسی آفت بھی کوئی سر پہ بشر لیتا ہو — جرأت

سر پر نہ رہنا ۔ (کنایۃً) کسی مربی یا بزرگ کا زندہ نہ رہنا ، کسی مددگار کا نہ رہنا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کُھلتی ہے جبھی ٹھوکریں کھانے کی حقیقت
سر پر جو کوئی چاہنے والا نہیں رہتا — جان صاحب

سر پر نہ رہنا ۔ سامنے موجود نہ رہنا ۔ (فقرہ) جب تک سر پر نہ رہو گیا مقدور جو راج مزدور کام کرے ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "سر پر سوار نہ رہنا" بولتے ہیں ۔

سر پر وارنا ، سر پر سے وارنا ۔ (متعدی) نچھاور کرنا ، سر پر نثار یا صدقے کرنا ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

سر پر ہاتھ پھیرنا ۔ (متعدی) (کنایۃً) دست شفقت پھیرنا ، بزرگانہ شفقت و محبت سے پیش آنا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مجنوں کے نہ کیوں چاٹتا تلوے سگِ لیلیٰ
پھیرے تھا سدا ہاتھ وہ پیار کے سر پر — نصیر

سر پر ہاتھ پھیرنا ۔ (کنایۃً) لوٹنا ، صفایا کرنا ۔

(فقرہ) اس ظالم نے اس کے سر پر خوب ہی ہاتھ پھیرا ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

سر پر ہاتھ رکھ کے رونا ۔ نہایت ترددگی اور افسوس کے ساتھ رونا ، انتہائی تاسف ہونا اور پچھتانا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

مستعمل صرف ۔ اگر در بندہائے طلسم ہوش ربا سخت و صعب نہ ہوتے تو شہنشاہ سر پہ ہاتھ رکھ کے روتے ۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل ۔ عورتوں کی زبانوں پر "دھر کے" کی جگہ "دھر کے" بھی ہے ۔

تم جو نہیں سلام لیتے
روئیں گے وہ سر پہ ہاتھ دھر کے — شاد

اسی محل پر "سر پکڑ کے رونا" بھی ہے ، جو زیادہ تر عورتیں اور کبھی کبھی مرد بولتے ہیں ۔

پڑے ہیں ٹھوکروں میں کاسۂ سر بادشاہوں کے
الٰہی روئے کس کا سر پکڑ کے تاج سلطانی — منیر

سر پر ہاتھ رکھنا ۔ سرپرست بننا ، اپنی تربیت و حمایت میں لینا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

درماندہ ہوں خستہ حال ہوں بیکس ہوں
سر پر مرے ہاتھ رکھ مجھے بر پا کر — محسن

سر پر ہاتھ رکھنا ۔ کسی کے سر کی قسم کھانا ۔ اُردو صرف ، قلیل الاستعمال ۔

کل نہ تھا شکوہ تمہارا بخت کے شاکی تھے ہم
اب تو یاد آنے کا لو ہاتھ سر پر رکھ دیا — آزاد

قولِ فیصل ۔ قسم کھانے کے محل پر قسم کے ساتھ سر پر ہاتھ رکھنا رائج و فصیح ہے ۔

نام اس کا ہے نزاکت کہ قسم کھانے کو
ہاتھ سر پر جو رکھا پاؤں نہ ان کا اٹھا — برق

سر پر ہونا ۔ (احسان کے ساتھ) ذمے ہونا ، سر ہونا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

میں نے نہیں کیا اس کا عوض کچھ کے دامن
سر جلاد پہ احسان نہ ہوا تھا سو ہوا — آتش

سر پر کر ہونا ۔ کسی سرپرست یا حامی و مددگار

کا موجود ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

؎ مشکل کُشا جب سر پر ہو رہتی ہے پھر مشکل کہاں
منون

سر پر ہونا ۔ ٣ بہت قریب ہونا، موجود ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سارے عالم میں پھرے پر نہ ملی اس کی جا
پہونچے جس شہر میں دیکھا کہ قضا سر پر ہے
اکبر

سر پڑنا ۔ ل (لازم)۔ سر ہونا، ذمے ہونا، حصے میں آنا، گلے لگنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ رو ٹھیں غیر سے تو ہم منائیں
بلا اُن کی آفت اپنے سر پڑی ہو
داغ

سر پڑنا ۔ ٣ پیچھے پڑنا۔ اُردو صرف، متروک۔ حلِ صرف۔ ہم جیسے لوگ جن کا گھر بھی نہیں آتی بڑے عہدوں پر ہیں تو ایسے سر پڑ کر نوکری دی کیا ضرور۔ (رویائے صادقہ)

سر پڑے کا سودا ۔ مجبوری کا سودا۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

اُن کی دید و دانستہ لے شوق اپنے سر کس نے
ہے سودا سر پڑے کا یہ محبت زلفِ پیچاں کی
شوق

سر پستان ۔ چھاتی کی گھنڈی، پستان کا منھ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سر پکڑ کر بیٹھنا ۔ (لازم) مغموم اور سوگوار بن کے بیٹھنا، صدمے اور افسوس کے محل پر۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹھے رہیں خمار میں سر پکڑے کب تلک
ساقی ہمارے ہاتھ میں دستِ سبو نہیں
ناسخ

قولِ فیصل۔ جب کوئی غیر معمولی تکلیف یا صدمہ ہو پہنچتا ہے تو یہ کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جیسے۔ جب اس نے مہربان اور مشفق چچا کے مرنے کی خبر سنی تو سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔

سر پکڑ کے رونا ۔ سر پر ہاتھ رکھ کے رونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پڑے ہیں ٹھوکروں میں کاسۂ سر بادشاہوں کے
الٰہی روئیے کس کا سر پکڑ کے تاجِ سلطانی
سحر

سر پکڑ کے رہ جانا ۔ انتہائی رنج و افسوس کے محل پر تاسف افسوس کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دونوں ہاتھوں سے مصوّر سر پکڑ کر رہ گیا
جب شبیہ یار میں کھینچے سے عاجز رہ گیا
قرار

سر پکڑنا ۔ ل (متعدی) تسلی دینا، مدد کرنا، دستگیری کرنا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

سر پکڑنا ۔ ٣ سر کو بوجھل بنانا، سر کو جکڑ لینا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) دوا نے حلق سے اترتے ہی سر پکڑ لیا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

سر پٹ گہن ۔ (صحیح سربٹ) سورج یا چاند کا پورا گہن۔ اُردو، صفت، عوام کی زبان۔

سر پنچ ۔ گاؤں کی پنچایت کا منصف۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

سر پوش ۔ ل ڈھکنا، ڈھکن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کاسہ کو دستِ یار میں اتنا ہوا عروج
سرپوش بن گیا قدحِ آفتاب کا
منیر

سر پوش ۔ ٣ وہ کپڑا جو خوان پر ڈالتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کپڑے کو خوان پوش کہتے ہیں۔ سرپوش کسی دھات یا مٹی کے ہوتے ہیں اور پیالے، پتیلیوں اور پتیلیوں پر ڈھانکے جاتے ہیں۔

عوام اسی کو خوان پوش بھی کہہ دیتے ہیں۔

سر پوش کھل جانا ۔ رازِ پنہاں ظاہر ہو جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

؎ کر دیا جو دل کا یہ سرپوش کھل گیا
کیفیت بوی

سر پھٹا پڑنا، سر پھٹا جانا ۔ نزلہ بند ہو جانے یا کسی اور سبب سے سر اور آنکھوں میں انتہائی درد اور تکلیف ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔ مثالِ صرف۔ (پڑنا) درد کے مارے سر پھٹا پڑتا ہے۔ (جانا) نزلے کا اتنا شدید حملہ ہوا ہے کہ سر پھٹا جا رہا ہے۔

سر پھٹ جانا (پھٹنا) کسی ضرب کی وجہ سے سر کا زخمی ہو کے خون جاری ہو جانا، سر کھل جانا یا شق ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔ مثالِ صرف۔ تم نے اتنے زور سے لاٹھی ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا۔

سر پھٹول ۔ ل ایسی لڑائی جس میں سر پھٹنے تک کی نوبت آ جائے۔ اُردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

اپنی مکر کا بکھر کر گوہ کس سے ہم ضرور
سر پھٹول کرتے ہیں ہوتی جہاں منہ بھیڑ ہے
شاد

قولِ فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صَرف ہے جیسے۔ آج ان دونوں میں سر پھٹول ہو گئی۔

سر پھٹول ۔ ٣ صاحب سلامت کی جگہ مستعمل ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

سر پھرانا ۔ ل بکبک کر کے سر میں درد پیدا

کر دینا، اتنی فضول باتیں کرنا کہ سننے والوں کے سر میں درد ہونے لگے۔ اُردو صرف، متروک۔

وہ اٹھی جو گھٹا وہ برق چمکی وہ بہار آئی
اٹھو رندو چلو داعظ کو یوں سر پھرا بیٹھے ہیں چنائی — امیر

سر پھرانا ہ۔ کسی کو بہت زیادہ سمجھانے بجھانے کی بے فائدہ کوشش کر کے اپنے سر میں درد پیدا کر لینا۔ اُردو صرف، متروک۔

پھرا مت جیو سر اپنا گراں گوشوں کی مجلس میں
نے کوئی تو کچھ بیٹھے بھی اپنے کہنے کا حاصل — میر

سر پھرا ہے ہ۔ کیا دماغ خراب ہے، کیا پاگل ہے، کیا شامت آئی ہے۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

کون سی بات ہو جس بات پہ جانے گا کوئی
سر پھرا ہے کہ ترے پاس پھر آئے گا کوئی — مومن

سر پھر جانا (پھرنا) ہ۔ سر گھومنے لگنا، سر میں درد ہونے لگنا، دماغ پریشان ہو جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ستم اے گردوں مفصل نہ پوچھو
کہ سر پھر گیا داستاں کہتے کہتے — مومن

ع گردش چرخ سے سر کیوں نہ مرا گھوم کے پھرے — نصیر

توضیح:۔ اپنے محل پر "سر پھرنے لگنا" بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ع سر مرا پھرنے لگا ہو تا الٰہی کیوں ہے — خواجہ وزیر

سر پھرنا ہ۔ جنون ہونا، پاگل ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بگولے سے ہماری خاک کے ہوتا ہے یہ مبہم
مگر کچھ سر پھرا ہو ان دنوں گردوں گرداں کا — مصحفی

سر پھرے ہ۔ دیوانے، ثابت قدم، مستقل مزاج، بات کے دھنی۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

دشمن کے پیچھے آگ کا دریا پڑے تو جھیل جائیں
آپ کو بھی سر پھروں پر ناز ہونا چاہیے — اثر

سر پھوٹنا ہ۔ کسی چیز کی چوٹ سے سر کا زخمی ہو جانا، سر پھٹنا۔ اُردو صرف، متروک۔

سر پھوڑیں تری راہ میں یا توڑیں ہاتھ پاؤں
رکھتے نہیں یہ خیال سر و پا و دست مست — رشک

سر پھوٹنا ہ۔ سخت درد سر ہونا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

سر پھوڑ کر لینا، سر چیر کر لینا ہ۔ (متعدی) زبردستی لینا، ڈرا دھمکا کر لینا، ظلم و تعدی سے کچھ مال لینا۔ (از فرہنگ آصفیہ)

توضیح:۔ اس محل پر عوام لکھنؤ کی زبان "سر توڑ کے لینا" ہے۔

جمشید کا میں توڑ کے سر یوں گی دیکھنا
غائب جہاں نما یہ مرا جام ہو گیا — جان صاحب

سر پھوڑنا ہ۔ سر دے مارنا، کسی چیز سے سر ٹکرا کے زخمی کرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو — غالب

سر پھوڑنا ہ۔ (کنایۃً) فریاد کرنا، داد چاہنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

وہ تو سنتا ہی نہیں میں داد خواہی کیا کروں
کس کے آگے جا کے سر پھوڑوں الٰہی کیا کروں — اکبر

سر پیٹ کے رونا ہ۔ سر پر ہاتھ مار کے رونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع منتیں بیچ رو دیں گے سر پیٹ کے خانوں میں — نظم

سر پیٹنا، سر پیٹ لینا ہ۔ (غصے کے محل پر) ایک یا دونوں ہاتھ سر پر مارنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جی ہی جی میں آتا ہے سر پیٹ لوں
یہ غصہ دلاتی ہے دائی کی بات — رنگین

مثال صریحہ:۔ اس خط کو پڑھ کے میاں خواجہ نے اپنا سر پیٹ لیا.... اور بہت ہی جھلائے۔ (فسانۂ آزاد)

توضیح:۔ انتہائی غم، افسوس اور شرمندگی کے محل پر بھی کہتے ہیں

ہزاروں حسرتیں سر پیٹتی ہیں خانۂ دل میں
الٰہی دیکھئے اس گھر سے کب ماتم نکلتا ہے — داغ

پایا ہے زیر تیغ عجب لطف زندگی
سر پیٹ ہے جو کچھ دنوں یہ قاتل کے ساتھ — جلیل

سر پیچ تُوا ہ۔ (یائے مجہول) لڑکوں کے لٹو نچانے کا ایک طریقہ جس میں لٹو پر پیچ دار وہ مخصوص بٹی ہوئی ڈوری جس سے لٹو نچاتے ہیں) لپیٹ کے سامنے پھینکتے اور لپی گھسیٹ لیتے ہیں۔ اُردو صرف، لٹو نچانے والے بچوں کی اصطلاح۔

سر پیچ ہ۔ پگڑی، ایک قسم کا پگڑی کا زیور۔ اُردو، مذکر، متروک۔

ع سروں پر وہ سر پیچ موتی کے — میر حسن

سر پیدا کرنا ہ۔ ہمت اور عزم و حوصلہ پیدا کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع سر زدشتی کی تمنا ہے تو سر پیدا کر — امیر

سر پیر کا ہوش نہ ہونا ہ۔ بہت پریشان ہونا، تن بدن کا ہوش نہ رہنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثال صریحہ:۔ مگر بدحواسی کے سبب یہ حال تھا سر پیر کا ہوش نہ تھا۔ (فسانۂ آزاد)

سر پیر نہ ہونا ہ۔ مہمل ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع کچھ اصل نہ جس کی ہو نہ سر پیر — عاشق

توضیح:۔ اس کا صرف بات کے ساتھ زیادہ ہے۔

جمشید کا میں توڑ کے سر یوں گی دیکھنا
عالَم جہاں نما پہ مرا جام ہو گیا — جانؔ صاحب

سر توڑنا: کسی ضرب سے سر کو زخمی کر ڈالنا، سر کچلنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

دیکھ کر چوٹی کو ایڑی تک جو بل کھانے لگا
سنگ پائے یار سے سر میں نے توڑا سانپ کا — ناسخ

سر تو نہیں پھرا: شامت تو نہیں آئی۔ عورتیں ناز یا غصے سے کہہ دیتی ہیں۔ یعنی پاگل تو نہیں ہو، آپے سے باہر ہوئے جاتے ہو، بہت چل نکلے ہو۔ (فرہنگ آصفیہ و فرہنگ اثر)

قول فیصل: اب عام طور سے "ہے" کے ساتھ (سر تو نہیں پھرا ہے) بولتی ہیں۔ کبھی کبھی اوّل میں "تمھارا" کا اضافہ بھی کر دیتی ہیں۔ مجبوراً اپنے لیے اس طرح بولتی ہیں: "میرا سر تو پھرا نہیں ہے" یا "کوئی میرا سر تو نہیں پھرا ہے"۔

سر تو نہیں کھجاتا: شامت آئی ہے، مار کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: اسی محل پر "چندیا تو نہیں کھجاتی" زیادہ ہے۔

سر تھام کے بیٹھ جانا: سر پکڑ کے بیٹھ جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ابرو تک اتر کر جو اٹھی ظلم کی شمشیر
سر تھام کے بس بیٹھ گئے خاک پہ شبیرؑ — انیسؔ

سر تھام لینا: انتہائی بے چینی اور اضطراب کی حالت میں سر پکڑ لینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کبھی دل کبھی تو جگر تھام لے
کبھی دونوں ہاتھوں سے سر تھام لے — شوق قدوائی

سر تھپ جانا: کسی کے ذمّے الزام آ جانا۔ کسی کے ذمّے پڑنا۔ اُردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثل صرف: میں پہلے ہی کہتی تھی کہ جتنا نقصان ہوا ہے وہ میرے ہی سر تھپ جائے گا۔ وہی ہوا۔

قول فیصل: اس کا متعدی "سر تھوپنا" بھی عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔ جیسے: "جتنے الزامات تھے سب میرے سر تھوپ دیے گئے"۔

سُرتی: (ہندی) تمباکو کا برادہ، تمباکو۔ اُردو، مؤنث، پورب کی زبان۔

قول فیصل: اہل لکھنؤ تمباکو ہی بولتے ہیں۔

سُرتی: (ہندی) سرگم کے ہر بول کا الگ الگ تلفظ۔ اُردو، مؤنث، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

مثل صرف: سُرتیاں الگ الگ کر کے بتاؤ۔ (امراؤ جان ادا)

سر تیز: (بروزن پرہیز، ہر دو کا ادغام کے لیے) تند، تیز۔ (کنایتہً) معشوق کی مژگاں۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع ابرو ہیں کج، مژہ سر تیز، سرو بچا کا ہے بالا — انیسؔ

سر ٹکرانا: (ہندی) کسی چیز پر سر کو دے دے مارنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سر کو ٹکرا کے نہ مر جائیں اسیرانِ قفس
شور اتنا نہیں اچھا کہ خزاں لازم ہے — تعشق

مثل صرف: سر کو ٹکرا ٹکرا کر مریں گھروں میں پاپیا ڈالنے والا نہیں جھانکتا ہے اور غم کے کھائے ہیں دیکھنے بھالنے والا نہیں۔ (انشائے سرور)

سر ٹکرانا: (ہندی) سجدے کرنا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

مسجد و بُت خانہ میں ٹکرایا سر پر بے مزہ
تیرے سنگ در پہ آیا جبہ سائی کا مزہ — ظفرؔ

قول فیصل: لکھنؤ میں اس محل پر "ٹکریں مارنا" ہے جو عوام کی زبان ہے۔

سر ٹکرانا: (ہندی) جانفشانی کرنا، محنت و مشقت کرنا، انتہائی کوشش کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل صرف: یہ شخص ہمارا خواہش مند ہے۔ اس کا سہارا اتنا غم خوار ہمارا تھا، اب سر ٹکراتے ہیں نہیں پاتے ہیں۔ (انشائے سرور)

راحت نصیب ہم کو ہوئی نے رحمت اے کریم
ٹکرا کے سر بہشت میں داخل ہوئے تو کیا — بحرؔ

سر ٹوٹنا: سر کا زخمی ہونا، سر پھٹنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

آرزو ہے کبھی آتش کی خدا سے لے دوست
تیری پابوس سے اک دن سرِ دشمن ٹوٹے — آتشؔ

سرٹیفکیٹ: (با لفتح و کسر نجم و ششم و یائے معروف) سند، سند خوشنودی، سند کامیابی، سند بیماری، کارگزاری کا پروانہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ع کونسل سے پاسپورٹ کا سرٹیفکیٹ لیا — ظریف

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر "سارٹیفکیٹ" ہے جو اُردو ہے۔

سر ٹیک: (ہندی) مطیع، فرمانبردار۔ اُردو، صفت، متروک۔

الٰہی کر مری اولاد کو نیک
رہیں دل سے مرے مطیع سر ٹیک — (قصۂ عجم شاہ)

سر ٹیکا ہونا: کسی کام کا کسی پر انحصار ہونا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

مثل صرف: کچھ آخر تم بھی گھر کا کام کیا کرو، کیا میرے ہی سر ٹیکا ہے۔ (رسالہ معروف)

قول فیصل: نفی کے ساتھ بھی بولتی ہیں جیسے،

کسی لڑکی سے کھودہ سی دے گی۔ کوئی بھو صاحب کے سر ٹیکا نہیں ہے۔

سَرَج۔ ایک قسم کا اونی کپڑا۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

سر جانا، ۱۔ سر کٹنا۔ اُردو صرف و دہلی کی زبان۔

مرا سر گیا ایک ہی وار میں
ہوس قتل کی جنگجو رہ گئی — داغ

سر جانا، ۲۔ (سر بالفتح) گنجفے کی بازی میں سر کرنا۔ اُردو صرف، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

سر جانا، ۳۔ کسی کے ذمے پڑنا، الزام آنا، ذمہ دار ٹھہرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کی نظریں بے خطا ثابت ہوئیں
آہ کا الزام میرے سر گیا — اختر لکھنوی

سر جائے بات میں فرق نہ آئے، ۔ قول پورا کرنا چاہیے اگرچہ جان پر بن جائے۔

جیتے جی نہ تم پہ آنچ آئے — اختر (رشاد اودھ)
سر جائے مگر نہ بات جائے — (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اختر لکھتے ہیں کہ شعر سے ظاہر ہے کہ شکل اس طرح ہے "سر جائے مگر بات نہ جائے" نہ کہ "سر جائے بات میں فرق نہ آئے"، چنانچہ میری رباعی ہے:

زنہار قدم نہ ڈگمگانے پائے
پیچون پہ ذرا بل نہ آنے پائے
ہر حال رہے نفس کی عزت کا لحاظ
سر جائے مگر بات نہ جانے پائے

مؤلف مہذب اللغات کو صاحب فرہنگ اختر سے اتفاق ہے۔

سَرجَری، ۔ جراحی۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

سَرجَن، ۔ جراحی کرنے والا ڈاکٹر، جراح۔ انگریزی، صفت، رائج۔

سر جوڑ کے بیٹھنا، ۔ اکٹھا ہو کے بیٹھنا، مل کے بیٹھنا، کسی بات پر غور و فکر یا اصلاح مشورے کے لیے دو یا چند آدمیوں کا مل کے بیٹھنا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل۔ میر نے ڈکے کو حذف کر کے کہا ہو اس صورت سے اب نہیں بولتے۔

شع۔ رقیبوں سے سر جوڑ بیٹھے ہو کیوں کر — میر

جوڑ کی تکرار کے ساتھ بھی کہا گیا ہے۔ یہ صورت بھی اب رائج نہیں۔

شع۔ سر جوڑ جوڑ جیسے مل بیٹھے ہیں احباب — نسیم

سر جوڑنا، ۔ (کنایۃً) اتفاق ہونا، ایکا ہونا، باہم متفق الرائے ہونا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

دو چار کے دس پانچ کے بس کا نہیں یہ کام
سر جوڑ کے اس کام میں سب زور لگا دو — حالی

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے سازش کرنا، جمع ہونا، فراہم ہونا اور مجلس جمع کرنا کے معنی میں بھی لکھا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سَرجوش، ۔ (مجازاً) منتخب، اعلیٰ، نفیس، عمدہ۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تھی بکھر شراب عشق سر جوش — اختر
یہ کہتے ہی ہو گئی وہ بیہوش — (رشاد اودھ)

قولِ فیصل۔ مے سر جوش اور بادہ سر جوش کے تراکیب تکلم یا نثر طبقے کی زبان پر نسبتاً زیادہ ہیں۔

سر جھاڑ منھ پہاڑ، ۔ (تاریخ عمل) پریشان صورت، بد قطع، بھیانک صورت۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مثل مصرف۔ ایک بڑھیا بیٹھا ہوا سر جھاڑ منھ پہاڑ، موٹا بھدّا، بھونڈا، سر تا پا نہایت ہی چنا دھاری۔ (طلسم ہوش ربا)

سر جھاڑنا، ۔ (کنایۃً) کنگھی کرنا۔ اُردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں قطعی مستعمل نہیں۔

سر جھکانا، ۱۔ سر خم کرنا، سر کو نیچا کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پائے قاتل کا بوسہ لے نہ سکے
ہم نے سر کو جھکا کے کیا پایا — ممنون

سر جھکانا، ۲۔ انکساری ظاہر کرنا، عاجزی کے ساتھ سر خم کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جتنا برج چاہے روشن آسمان کی دیکھیے
عروج والے کو لازم ہے سر جھکا کے چلے — آہ

قولِ فیصل۔ شرمندگی یا حیرت سے گردن نیچی کرنے کے محل پر بھی کہتے ہیں۔

سر جھکائے رہا ہے اگر دوں
کیا کیا تھا جو شرمسار رہا — خواجہ وزیر

سر جھکانا، ۳۔ سجدہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

شع۔ سر جھکا آتا ہی نہیں داغ خدا کے سامنے — داغ

بندہ پرور میں وہ بندہ ہوں کہ بہر بندگی
جس کے آگے سر جھکا دوں گا خدا ہو جائے گا
(گلستان ہزار رنگ)

سر جھکنا، ۔ (شرمندگی یا عجز کے محل پر) سر خم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جھکے کیوں کر نہ خجلت سے مرا سر اہل محشر میں
مرا اعمال یہ ہے پلہ میزان سبک ہے — (شرمندگی) اسیر

عاشق کی سعادت ہے جو سر اس کا جھکا ہے
(معجزا) قاتل تری تلوار نہیں بال ہما ہے — ناسخ

سر چپکنا، ہ۔ سر بندھنا، ٹوٹے ڈالنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔ متروک۔

مستعمل صرف:۔ اگر بغیر زبردستی کوئی بات ہمارے سر چپکتا تو ہم نے اس کی گردن اُڑا دی ہوتی۔ (اجتہاد)

سر چپٹ کر دینا، ہ۔ فنا کر دینا، مار ڈالنا، صفایا کر دینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان، متروک۔

اے عشق ادھر آ او مہاراجوں کے راجہ
دولت ہوں تم کو
کر دیتے ہو تم لاکھوں کروڑوں ہی کو سر چپٹ — آغا
اک آن میں جھٹ پٹ

سر چرانا، ہ۔ سر کا وار خالی دینا۔ اردو صرف، بنوٹ کی اصطلاح۔

مستعمل صرف:۔ مصاحب نے تیغہ مارا، عباس نے سر چرایا تیغہ اس کا خالی گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

سر چڑھا، ہ۔ منہ لگا، گستاخ، مغرور۔ مؤنث کے لیے سر چڑھی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سر چڑھانا، ہ۔ سر پر عزت کے ساتھ رکھنا، عزت دینا، مرتبہ بلند کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خدا کرے کہ ہمیشہ یہ رو سیاہ رہیں
چڑھا کے سر ہمیں زلفوں نے خاک پر پٹکا — جگر

سر چڑھانا، ہ۔ گستاخ بنانا، منہ لگانا، بے باک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنا قصور ہے کہ چڑھایا ہے تجھ کو سر
تقصیر تیری چرخ ستمگار کچھ نہیں — اسیر

سر چڑھانا، ہ۔ سر قربان کرنا، سر نذر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کرے گا کیا تو مسیح آ کر دیں سے میٹھا اُٹھا اُٹھا کر
گلی میں اس کی یہ سر چڑھا کر ابھی تو مفت بڑھا چکے ہیں
(مؤلف فرہنگ آصفیہ)

سر چڑھ کے، ہ۔ زبردستی، مسر ہو کے، سر پر نازل ہو کے، خود سے، نڈر ہو کے، بھیڑ خانی کر کے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مستعمل صرف:۔ جناب! خدا کی قسم میں نے پہل نہیں کی وہ سر چڑھ کر مجھ سے لڑا۔ (توبۃ النصوح)

سر چڑھ کے بولنا، ہ۔ خود بخود ظاہر ہو جانا، چھپائے نہ چھپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھلے گی زلف سے خود دل کی چوری
وہ جادو کیا جو سر چڑھ کے بولے — جلیل

سر چڑھ کے مرنا، ہ۔ خود جان دے کے دوسرے کو قاتل ٹھہرانا۔ اردو صرف، متروک۔

سرخ اپنے لہو سے تری دستار کریں گے
آخر کو ہم اک دن ترے سر چڑھ کے مریں گے — طپش

سر چڑھنا، ہ۔ منہ لگنا، گستاخ ہونا، بیباک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈر نہیں مجھ کو کسی قاتل کسی خونخوار کا
سر چڑھے مجھ کم بخت جان کے منہ پر تلوار کا — اسیر

سر چڑھنا، ہ۔ غرور کرنا، سرکشی کرنا، تمرد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ مت جوں آب فوارہ ترانے پر اُچھل
جو کہ پر بڑھتا ہو گرتا ہو وہ منہ کے بل — نکہت

سرچشمہ، ہ۔ (بدون اضافت) وہ مقام جہاں سے چشمہ نکلا ہو، پانی نکلنے کی جگہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سینے کو نکھوں سٹلوٹ آب دُرِ غلطاں
ہے نور سے لبریز یہ سرچشمۂ ایماں — دبیر

سر چکٹ جانا، ہ۔ تیل کی خرابی سے بالوں میں ایک طرح کی چپچپاہٹ اور سختی آ جانا۔ اردو صرف، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کا متعدی سر چکٹانا بھی ہے۔

ع مجھے سودا ہے گیا جو تیل مل کے سر کو چکٹاؤں — جان صاحب

سر چکرانا، ہ۔ سر کا گھومنا، دوران سر ہونے لگنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ناصحا خاموش بس بک بک نہ کر
سر مرا چکرا گیا بھنا گیا — داغ

سر چلا جانا، ہ۔ (لازم) درد کے مارے سر کا گرا پڑنا، سر کا بوجھل اور گراں ہونا، سر قابو میں نہ رہنا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سر چلنا، ہ۔ تاش یا گنجفہ کا پتا پھینکنا، داؤں چلنا، بازی شروع ہونا۔ اردو صرف، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

سر چنگٹ، ہ۔ ہاتھ کی ضرب جو قوت کے ساتھ کسی کے سر پر ماری جائے، چانٹا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سلطنت کی ڈھلمج چرخ زبردست سے رکھے
کوئی سر چنگ نہ جڑ دے کہیں افسر کے عوض — ناسخ

سر چنگٹ اجل کھانا، ہ۔ (کنایۃً) موت کا صدمہ اٹھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رُخ کرے ہستی فانی کی طرف پھر کیونکر
ایک بار اک جو سر چنگ اجل کھائے وہ رخ — شعور

سر چوٹ، ہ۔ خلاف مرضی، موجب غضب اور غصہ

نہایت بار خاطر ہونا، زہر لگنا، برا لگنا۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

ہو شب وصل میں گھڑیال کا بجنا سرچوٹ
صبح ہو جائے تو کیا مری نوبت ہو گی — صبا لکھنوی

اس نزاکت پر کسی کی کفش بگڑے دل لوٹ ہو
سر رکھوں پاؤں پر کہتا ہے یہ سرچوٹ ہو — نکہت

سَرچوٹ: پٹ چوٹ، الاگ۔ اردو، صفت، لکھنؤ کی زبان، متروک۔

ادھر بھی آ کوئی شیشے کی اے ستم گر چوٹ
ہمیں بھی کاوش فرہاد کی ہے اک سرچوٹ — رشاد لکھنوی

رنگ جال رہتی ہے خشاق اسی نشتر کی
شیشۂ دل کو ہے سرچوٹ اسی پتھر کی — ناظم

سرچیرنا: سر پھوڑنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

ع کوہکن سر چیرنے سے کام بننے کا نہیں — صابر

قولِ فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے زبردستی کرنا، لڑنا جھگڑنا اور ضد کرنا کے معنی بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سَرحد: حد فاصل، کنارہ، انتہا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

عبث ہے کہا بھی جو تربت
سرحد ہے یہ ملک آرزو کی — امیر

سَرحددار: کسی سلطنت و مملکت کی سرحد کا محافظ و نگہبان۔ فارسی ترکیب، قریب بہ متروک۔

مثل صرف: ایسا نہ ہو کہ کوئی سرحددار یکایک قلعہ ہوش ربا پر چڑھ آئے۔ (طلسم ہوش ربا)

سَرحشر: قیامت کے دن، محشر میں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع سر حشر چھپتے پھرو گے کہاں — راسخ

سُرخ: (۱) لال، لال رنگ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ترے شہیدوں کے آگے نہ رنگ جھڑے گا
ہزار رنگ سے ہو لالۂ گلستاں سرخ — آتش

قولِ فیصل: عوام بفتح راے مہملہ "سَرَخ" بھی بولتے ہیں۔

سُرخ: (۲) گھنگچی، رتی، ماشے کا آٹھواں حصہ، رتی بھر۔ اردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

سُرخ: (۳) تیز، گراں، مہنگا۔

(فقرہ) آج کل تیل کا بھاؤ سرخ ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سُرخ: (۴) گنجفے کی آٹھ بازیوں میں سے ایک بازی کا نام۔ فارسی، مؤنث، گنجفے بازوں کی اصطلاح۔

جو کھیل میں لب و دنداں دکھائے گنجفے کے
سفید و سرخ کی بازی کو بھی غلام کرے — رشک

سُرخا: (۱) ایک قسم کا گھوڑے کا رنگ۔ (۲) ایک قسم کا کبوتر۔ (۳) شراب۔ عوام کی زبان جیسے آج تو سرخے پر سوار ہو۔ (۴) ایک قسم کا آم جس کا چھلکا سرخ ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہائے ہوز سے سرخہ لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "اگرچہ کتابوں سے سرخہ رنگ بھی معلوم ہوتا ہے۔ مگر عوام الناس میں وہ سفید گھوڑا جس کے ایال و دم و خواہ جسم کے بال سرخ یا سیاہی مائل ہوں لیکن یہ بات صحیح نہیں معلوم ہوتی کیونکہ کتب لغات میں وہ سیاہ گھوڑا جس میں سفیدی غالب ہو یا بھورے رنگ کا ہو، سرخہ لکھا ہے۔

سبزہ کسی کا سائے کے نیچے نہال تھا
سرخہ کسی کا دھوپ کی شدت سے لال تھا — [illegible]

لکھنؤ میں عام طور سے صرف اس آم کو جو بالکل لال ہو "سرخا" کہتے ہیں۔ باقی کسی معنی میں کوئی نہیں بولتا۔ سرخ رنگ کے گھوڑے کو البتہ اہل لکھنؤ سرنگ کہتے ہیں۔

سُرخاب: (بالضم) ایک سرخ آبی پرند کا نام جو رات بھر اپنے جوڑے سے جدا رہتا ہے۔ چکوا چکوی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ان کا مطلب رات کو مجھ سے جدا ہے کا جان
کبھی لے خورشید وہ لائے جو ہیں سرخاب — صاحب

قولِ فیصل: دن میں تو یہ ساتھ ساتھ رہتے ہیں لیکن رات ہوتے ہی الگ ہو کے دریا کے دونوں کناروں پر چلے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے رات بھر پکارتے اور بے قرار رہتے ہیں۔ ان کی محبت کا یہ عالم ہے کہ جب ان میں سے کوئی ایک بچھڑتا یا مر جاتا ہے تو پھر جوڑا نہیں لگتا۔ اگر ایک آگ میں جلتا ہے تو دوسرا بھی جا پڑتا ہے۔ صاحب غیاث اللغات و برہان قاطع نے لکھا ہے کہ عورتوں کی طرح اس کی مادہ کو بھی حیض آتا ہے صاحب غیاث اللغات نے اسی سبب کو وجہ تسمیہ بھی قرار دیا ہے۔

نواح کابل میں ایک چشمہ ہے جس کا پانی سرخ ہے۔ اس کا نام بھی سرخاب ہے۔ ایران کے شہر تبریز میں ایک سرخ رنگ کی مٹی کا پہاڑ ہے اس کو بھی سرخاب کہتے ہیں۔

سُرخاب کا پر لگا ہے: کسی شخص میں کوئی انوکھی بات یا انوکھی بات ہونے کے متعلق کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "سرخاب کا پر لگنا (نکلنا)" لغت قائم کیا ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ "کوئی" کے ساتھ نفی یا سوال کے طور پر صرف ان صورتوں سے بولتے ہیں: "کوئی سرخاب کا پر لگا ہے؟" یا: "کوئی سرخاب کا پر تو لگا نہیں ہے۔" جمع کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔ جیسے: "ان میں کوئی سرخاب کے پر لگے ہیں کہ شاعرے کی صدارت بس انھیں کے سپرد کی جائے۔" انھیں صورتوں سے فصیح بھی ہے۔

سُرخاب کا پر ہونا:۔ انوکھی بات ہونا، خاص جوہر ہونا، فوقیت ہونا، ترجیح ہونا۔ بیشتر سلب کے ساتھ یا سوال کے طور پر استعمال میں ہے۔

کوئی شاخ آہوؤں کی جلوہ گری میں تو نہیں
کوئی سرخاب کا پر رنگ دری میں تو نہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں صرف "لگنا" کے ساتھ مستعمل و فصیح ہے۔

سُرخا سُرخ:۔ بہت سُرخ، لال بھبھوکا۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

مصرعہ:۔ لال پری کلہ جھکتی ہے اور سُرخا سُرخ پوشاک دمکتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ عوام اور عورتیں "سرخا سُرخ" بفتح رائے مہملہ بولتی ہیں۔

سُرخالی کرنا:۔ بک بک کے یا شور و غل سے دماغ خالی کرنا۔

تنگ کر رکھا ہے خود خوق گلو نے لہو کو
تا نو مسلسلہ پا نہ کرے سرخالی شمیم

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر "کھا" کے ساتھ دماغ خالی کرنا، اور عام طور سے "بھیجا خالی کرنا" ہے جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

سرخالی کرنا:۔ بہت سمجھانا، سر مغزنی کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر "سر مغزنی کرنا" رائج و فصیح ہے۔

سُرخ بادہ:۔ (فارسی میں سُرخ باد) ایک مرض کا نام، علّت سرخ، ایک قسم کے ورم کا نام جو اکثر جوشش خون سے بچوں کو ہو جاتا ہے، صفراوی ورم، وہ لال لال چٹے جو کانوں کے قریب یا جسم پر ہو جاتے ہیں۔ اُردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

سُرخ بتی باندھنا:۔ سپاہیوں اور بانکوں کا سُرخ رنگ کی باریک دستار باندھنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

سیل آرائش چراغ حسن کو دے گا فروغ
سُرخ بتی باندھے گا وہ دلستاں بالائے سر آتش

سُرخ پوشاک (جوڑا) پہننا:۔ سر سے پاؤں تک سُرخ لباس پہننا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثال: سُرخ پہنے ہوئے پوشاک ٹہلتی ہو پری
یا: پہن کر سُرخ جوڑا گت بھاتے ہیں شہانے کی (امانت)

سُرخرو:۔ سُرخ چہرے والا (کنایۃً) کامیاب، خوش و خرم، صاحب عزت و آبرو، شرمندہ کی ضد۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثال: دنیا سے جو شہید اٹھے سرخرو اٹھے (انیس)

سُرخرو رہنا:۔ (لازم) شرمندگی سے محفوظ رہنا، ذلت نہ ہونا، عزت میں فرق نہ آنا، بات بنی رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

خون ہو ہو کے بہا دل تو بلا سے لیکن
سرخرو تجھ سے تو اے دیدۂ خونبار رہے (سپہر)

سُرخرو رہنا:۔ خوش و خرم رہنا، شاد رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سرخرو سیکڑوں خوں کر کے یہ جلّاد رہیں
کوئی مر جائے انھیں غم نہیں یہ شاد رہیں (لاعلم)

سُرخرو کرنا:۔ عزت دینا، شرمندہ کرنے کی ضد۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سرخرو ہم نے کیا حشر میں بھی قاتل کو
خوں بھرا جا کے خدا کو نہ کفن دکھلایا (شرف)

سُرخرو ہونا:۔ (۱) عزت پانا، شرمندہ ہونے کی ضد۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

غم نہیں گر روسیاہی ہو خدا کے سامنے
سرخرو ہوں اس بُت ناآشنا کے سامنے (ناسخ)

سُرخرو ہونا:۔ (۲) کامیاب ہونا، مقصد پورا ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل کو تڑپا کے کیا خون بڑا کام کیا
سُرخرو ہو گئے تیرے تیر کا پیکاں نکلا (کمال)

سُرخروئی:۔ شرمندگی کی ضد، کامیابی، عزت آبرو، حُرمت، اعتبار، سرفرازی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ "ہونا" کے ساتھ صرف ہے۔

مجنوں دشت کو ہو نہ سرخروئی
ہر خار کو ہے زیارت پا (لاعلم)

سَرخط:۔ مکان، دوکان اور قطعات زمین غیر مزروعہ کو کرائے پر دیے جانے کی تحریر جو با عموم کرائے پر لینے والے کی طرف سے لکھی جاتی ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل میں آؤ یہ گھر تمہارا ہے
دقت کیا، نہ چاہیے سرخط (امیر)

قولِ فیصل :۔ عوام اسی کو کراہیہ نامہ بھی کہتے ہیں فارسی میں وہ کاغذ بھی سرخط کہلاتا ہے جس پر نوکری کی تاریخ یادداشت لکھتے ہیں۔ اُردو میں یہ معنی مستعمل نہیں۔

سُرخ کر دینا :۔ لال رنگ میں رنگ دینا۔ ۲۔ خوش خوراکی کے باعث سُرخی آ جانا۔ ۳۔ غصے میں لال کر دینا، انگارا بنا دینا۔

تیرے آگے دعوتِ گل کرنے سے آ جاتا ہو خشم
سُرخ کر دیتا ہے ہم کو سبزِ باغ عندلیب (للالعلم)

۲۔ آگ میں لال کر دینا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں صرف معنی اول میں مستعمل ہے۔

سُرخ و سفید :۔ (کنایۃً) سونا چاندی۔

لوٹ ہو دیکھ کر یہ سُرخ و سفید — تیر بنگا ہی
ارے بچوں کا یہ گھر دو بنا ہو (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ تنہا سُرخ و سفید بول کے سونا چاندی نہیں مُراد لیتے۔

سُرخ و سفید :۔ وہ چہرے کی رنگت جس میں سفیدی کے ساتھ سُرخی ملی ہو، گورا چٹا۔ فارسی ترکیب، اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سُرخ و سفید رنگ سے ہو تمہیں آشکار — آتش
وہ جسمِ ناز میں ہے عبیر اور گلال کا

سرخوش :۔ سرمست، بے پریشانی و تنگدستی سے بے نیاز، خوش حال۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہت جلوہ افروز شاہی رہے
بہت سرخوش کج کلاہی رہے (صبحِ خنداں)

سُرخ ہونا :۔ لال ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو گئے مارے حسد کے سینکڑوں دشمن سفید
گر لہو سے ہو گیا میرا تن انگار سُرخ — ناسخ

سُرخ ہونا :۔ غصے میں لال ہونا، انگارا ہو جانا۔

سُرخ ہوتے تو ہو سکتی ہے آپکی رخ پہ
سینکتا ہو نہ کوئی طالبِ دیدار آنکھیں — مصحفی
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سُرخی :۔ لال رنگت، لالی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نشے کا گمان کرنے لگا وہ بدگماں
دیکھ کر سُرخی ہمارے دیدۂ خونبار کی — ناسخ

قولِ فیصل :۔ صاحبِ نور اللغات نے سُرخ روشنائی اور صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے سرخ بادہ کے معنی میں بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سُرخی :۔ پکی ہوئی اینٹیں، نیم پختہ اینٹ کی راکھ، بجری۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ کُٹنا، کُٹنا اور کُوٹنا کے ساتھ صحت ہے۔

سُرخی کُٹا کے خونِ شہیدانِ عشق کی
(کُٹنا) لے آسماں زمین کی مٹی خراب کی — محسن

سُرخی روشوں پہ وہ کُٹی تھی
(کُٹنا) گویا جدول کھنچی ہوئی تھی — اختر (شاہ اودھ)

سُرخی :۔ قلمی کتابوں کی وہ عبارت جو جلی قلم یا سُرخ روشنائی سے ہر باب یا فصل پر لکھ دی جائے۔ (کنایۃً) افسانے، داستان، مضمون وغیرہ کا عنوان جو نفسِ مضمون کا آئینہ بردار ہو۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع سُرخی بھی فسانۂ اسلام کی جلی — مؤلف

قولِ فیصل :۔ سُرخی ہمیشہ جلی لکھی جاتی ہے۔

سُرخی پھوٹنا :۔ سُرخی کا نمودار ہونا، لالی کا ظاہر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سُرخی کے پھوٹنے سے پونا گ لالہ گوں ہو
قرباں کروں گلوں کو کیا رنگ ہے بھبھو کا — ناد

سُرخی قائم کرنا :۔ عنوان قائم کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سَرخیل :۔ (بالفتح و فتح ثالث کے) سرگروہ، سردار، امیر۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بکری لڑ بھڑ کے سرکھا بیل ہوئی
تا زیست تونگروں کی سرخیل ہوئی — منشیر

سُرخی مائل :۔ لالی لیے ہوئے، سُرخی لیے ہوئے۔ فارسی، عربی الفاظ، اُردو صفت، فصیح، رائج۔

سَرد :۔ خنک، گرم کی ضد، ٹھنڈا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع سائے میں آبِ سرد کے رکھے ہوئے تھے جام — تعشق

قولِ فیصل :۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے ڈھیلا، نامرد کے معنی بھی لکھے ہیں جو اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سَرد :۔ (بازار کے لیے) بے رونق، کساد بازاری، خرید و فروخت اور چہل پہل نہ ہونا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

سرد ہے بازارِ خوباں گرم بازاری نہیں
کتنے یوسف دیکھتا ہوں کچھ خریداری نہیں — واقف

سَرد :۔ (کلام کے لیے) پھیکا، بے لطف، بے مزہ۔ اُردو، صفت، متروک۔

غزل کا ہر شعر گرم تر ہو کلام رنگیں آتش و سرد ہو
یہ صحبت مہر کا اثر ہے کہ سرد اس کا سخن نہ دیکھا — رنگین

سَردا :۔ طرف داری (کرنا کے ساتھ) لکھنؤ کی عورتوں

کی زبان۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ:۔ "میں نہیں یا واقف نہ تحقیق ہو سکی۔ بہر حال یہ ممکن ہے کہ کسی زمانے میں عورتیں بولتی ہوں لیکن اب بالکل نہیں بولتیں۔"

سرداب، سرداپہ ۱؎ سرداوہ (اس کا معرب صرداب بالکسر ہے) ۱؎ سرد خانہ۔ فارسی، مذکر، ۲؎ قبر جو پیشتر سے کھود کر خالی پاٹ دیتے ہیں۔ اردو، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں:۔ "صحیح سرداب ہے جو فارسی ہے اور سرداوہ اردو ہے۔ اصل میں یہ لفظ تہ خانے کے لیے موضوع ہے جو زمین کھود کر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ چونکہ اس خالی قبر سے جو مردے کے رکھنے کے واسطے چند روز پہلے سے کھود کر پاٹ دیتے ہیں کہ وقت ضرورت قبر کھودنی اور بنانی نہ پڑے، سرداب کو پوری تشبیہ ہے۔ اس وجہ سے اس خالی قبر کو بھی سرداب یا سرداوہ کہنے لگے۔"

بہر حال لکھنؤ میں کوئی لفظ کسی بھی معنی میں مستعمل نہیں۔

سردار ۱؎ سرغنہ، افسر، سرخیل، سرگروہ، امیر، سپہ سالار، حاکم۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع علی دین و دنیا کا سردار ہے — میر حسن

حیرت سے ہوئی طوعہ کو یہ بولی وہ حق آگاہ
شمشیر ترے کون ہیں لے بندۂ اللہ — دبیر
رو کر کہا سردار ہیں آقا ہیں شہنشاہ

سردار ۲؎ سیرا۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سردار ۳؎ سکھوں کے نام سے پہلے عام طور پر لکھتے ہیں۔ جیسے:۔ سردار سوہن سنگھ، سردار علم سنگھ وغیرہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

سردار جی ۱؎ سکھ۔ عام طور سے ہر سکھ کو سردار جی کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

سرداری ۱؎ افسری، حکومت، امیری، بزرگی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سَرْوانا ۱؎ ٹھنڈا پڑنا، نامرد ہو جانا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

سرد بازاری ۱؎ کساد بازاری، بازار سرد ہونا، کسی چیز کی مانگ نہ رہنا۔ گرم بازاری کی ضد۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع بنایا جنتی کو دم کے دم میں نام جس نے ناری
دعائے بے اثر کی جنس کی کچھ سرد بازاری — ناسخ

سرد چینی ۱؎ کباب چینی، مزاجاً گرم و خشک اگرچہ ہندوستان میں جزیرہ جاوا سے لاتے ہیں مگر چین کی عمدہ ہوتی ہے۔ صوبۂ بہار میں اس کے درخت بے جاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر کباب چینی ہی ہے۔

سرد درختی ۱؎ ایک قسم کا گھن، جو درختوں پر لگا جاتا ہے۔ مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر در گریباں ۱؎ نادم، پشیمان، خجل۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حلقۂ گیسو میں دیکھی کس کے رخسارے کی تاب
خوب ہالہ نشیں سر در گریباں ہی رہا — ذوقی

قول فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

(کرنا) سر پہ تیغ رکھ کر ہجوم غم میں تاج بے کسی
قلم کے آئین کو سر در گریباں کر دیا — آنندی

(ہونا) ع یہاں انسانیت سر در گریباں ہو جہاں میں ہو (لا اعلم)

سر دست ۱؎ اسی وقت، ابھی، فی الحال، فوراً۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کسی کے سامنے کب ہاتھ بڑھنے دیتا ہوں
کبھی سے میں تو سر دست مانگ لیتا ہوں — عشق

سر دفتر ۱؎ (بلا اضافت) میر منشی، دفتر کا افسر۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

سر دفتر دیں حاکم دنیا ہیں محمدؐ — وحید

سرد کرنا ۱؎ (متعدی) ۱؎ ٹھنڈا کرنا، خنک کرنا ۲؎ غصہ فرو کرنا ۳؎ ڈرا دینا، دم بخود کر دینا ۴؎ بے رونق کر دینا، قدر دانی یا خریداری کم کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ صرف معنی ۱؎ میں رائج و فصیح ہے، باقی کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سَرْدَم ۱؎ چرس کی چلم کا پہلا کش یا دم، جس میں چلم سے لو اٹھنے لگتی ہے۔ اردو، مذکر، چرسیوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ لگانا، مارنا کے ساتھ بولتے تھے جیسے:۔ "لیجیے ایک جانب بیٹھے ہیں، پینے والے نے جب حقہ بڑھایا ان کا ہاتھ پڑا۔ صدہا دم لگائے نشہ نہیں ہوتا۔ آپس میں چرچا ہے کہ سردم مارتے تو نشہ ہوتا۔ بھکا بھک لڑکے چلم بھر لائے، آپ کی تو بھائی سردم لگائیں۔" (طلسم ہوش ربا)

سرد مزاج ۱؎ وہ شخص جس کا مزاج بارد ہو، بارد ۲؎ افسردہ دل، افسردہ خاطر ۳؎ بے مہر، سرد مہر، بے مروت ۴؎ سست، کاہل، ناکارہ۔ فارسی،

عربی الفاظ، صفت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ صرف معنی نمبر ۲ میں رائج و فصیح ہے باقی کسی بھی معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سرد مہر: بے رحم، بے مروت، سنگ دل، ظالم۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

صبح اس سرد مہر کے آگے
قرص خورشید ہو گیا کافور — میر

سرد مہری: بے رحمی، بے مروتی، سنگ دلی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہوئی ہے اثر سرد مہری بتوں کی
ٹھٹھرتے ہوئے حضرتِ داغ جل کر — داغ

سرد و تر: وہ دوا یا چیز جو مزاجاً بارد اور مرطوب ہو۔ کسی چیز کی ٹھنڈک اور مرطوب خاصیت۔ فارسی ترکیب، صفت، اطبا کی اصطلاح۔

سرد و خشک: وہ چیز جو مزاجاً بارد اور یابس ہو۔ کسی چیز کی ٹھنڈک اور خشک خاصیت۔ فارسی ترکیب، صفت، اطبا کی اصطلاح۔

سرد و گرم: نشیب و فراز، اونچ نیچ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ جھیلنا اور دیکھنا کے ساتھ اس کا صَرف ہے۔

سرد و گرم زمانہ جھیل کے ہم
طالع ماہ و آفتاب ہوئے — (لااعلم)

دیکھنا کے ساتھ یعنی سرد و گرم زمانہ دیکھنا بھی رائج ہے۔ جیسے ابھی تمہارا سن ہی کیا ہے کل کے بچے ہو، تم نے سرد و گرم زمانہ دیکھے ہی نہیں (گرم، سرد زمانہ بھی گی کے ساتھ بول دیتے ہیں) زمانہ کی جگہ جہاں بھی بولتے ہیں۔

سَرْدا: ایک قسم کا نہایت شیریں سبز رنگ کا خربوزہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ فرہنگِ آصفیہ کے اندراج کے مطابق ایران اور کابل میں بکثرت ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا تخم ہندوستان میں بھی لایا گیا مگر وہ بات نہیں ہوئی۔

سَر دَھرنا: کسی کے سر تھوپنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

صفتِ الزام ہیں سب سر دھرنا
بے خطا بے تقصیر رکھے مرنا — داغ

سَر دَھڑ کی بازی لگانا (لگا دینا): جان پر کھیل جانا، جان کی پروا نہ کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

مستعمل صرف:۔ محاذِ جنگ کے ہر جوان نے ارضِ وطن کی حفاظت کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔

سَر دُھننا: کسی تکلیف یا صدمے کے باعث سر کو کسی چیز پر دے دے مارنا۔ اردو مصدر، متروک۔

سر کو دُھننے نہ دیا ہاتھوں کو ملنے نہ دیا
ضعف نے ایک بھی ارمان نکلنے نہ دیا — انجم

سَر دُھننا: قہر و غضب یا حسرت و افسوس سے سر ہلانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مستعمل صرف:۔ افراسیاب نے نامہ پڑھ کے سر دُھننا اور فکر کرنے لگا۔ (طلسم ہوش ربا)

سَر دُھننا: بہت افسوس کرنا، پچھتانا، ماتم کرنا، نوحہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ رو دل کے ارماں آیا مجھ کو میں وہ بیکس ہوں
کہ ساتھوں پہر رہ کر سر دُھنتے ہیں میری پائمالی پر — انجم

سَر دُھننا: کسی عمدہ بات، شعر یا راگ کو سن کے مزا لینا، وجد کرنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

سَر دھوپ میں سفید کرنا: عمر ہونے کے باوجود نا تجربہ کار ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

کیا کیا ہو دھوپ میں بلندی نے سراپا سفید
آج تک آیا نہ شیریں کو بچانا کھیر کا — جان صاحب

قولِ فیصل:۔ اب وہی محل پر بال دھوپ میں سفید کرنا بولتے ہیں اور زیادہ تر نفی کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ جیسے: "میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اسے مان لو۔ میں نے اپنے بال دھوپ میں نہیں سفید کیے ہیں"۔

سَر دھونا: نہانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان، متروک۔

مستعمل صرف:۔ اب بھی اتنا تھا کہ جس دن سر دھویا رو چار وقت کی نماز ضرور پڑھ لیا کرتی تھی۔ (توبۃ النصوح)

پوشاک نہ بدلوں گی نہ سر دھوؤں گی بابا
چہلے میں بھی جہلم کی طرح روؤں گی بابا — انیس

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر نہانا ہی بولتی ہیں اور سر دھونے سے صرف بالوں کا دھونا مراد لیتی ہیں۔

سَرد ہونا (یا) ہو جانا: ٹھنڈا ہو جانا، گرمی ختم ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سَرد ہونا (یا) ہو جانا: بے رونق ہو جانا، ٹھنڈا پڑ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شعلے گرمی سے میری ابر کا ہنگامہ سرد ہو — میر

قولِ فیصل:۔ عام طور سے بازار کے لیے اس کا صرف مخصوص ہے۔

سَرد ہونا (یا) ہو جانا: مر جانا، جان باقی

ڈر رہنا۔ اُردو صرف، متروک

؎ جب یار ہو اگرم تڑپ کر میں ہوا سرد — ناسخ

سرد ہونا رہنا، ہوجانا: ہ‌ل: ڈر جانا، دم بخود ہوجانا، متحیر ہوجانا، دھک سے رہ جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

مثال صرف۔ محمد کامل کی ماں بیٹے کی جدائی کا حال سن کر سرد ہو گئی۔ (مراۃ العروس)

؎ بے حیثیت کو ہماری اک زمانہ جانتا
سرد ہوجاتے تھے سب جس وقت گرماتے تھے ہم — حالی

سردئی: ہ: سردے خربوزے کا سا ہلکا سا زردی مائل سبز رنگ۔ اُردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

؎ سبزہ زار حسن کی کیونکر نہ ہو دگنی بہار
جب شالہ سردئی اوڑھے وہ یار سبز رنگ — بحر

سَردی: ف: گرمی کی ضد، ٹھنڈک۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

؎ ایک تو سردی و گرمی کا حس
دوسرے سختی و نرمی کا حس — مرزا رسوا

سَردی: ف: جاڑے کا موسم۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عوام لکھنؤ جمع کے ساتھ 'سردیاں' اور 'سردیوں' بولتے ہیں۔

سردی: ہ‌ث: سردی کی تپ، وہ تپ جو لرزے کے ساتھ ہو۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عورات لکھنؤ 'جوڑی کا بخار' کہتی ہیں۔

سردیانا: ہ‌ل: سردی کھا جانا۔ اُردو، لکھنؤ کی زبان۔

(فقرہ) بڑا ہے سردیا گئے۔

۲۔ (کنایۃً) سست پڑنا، مضمحل ہوجانا۔

(فقرہ) اب عالم سردیا گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ قطعی نہیں بولتے۔ اس محل پر لکھنؤ میں 'پڑا تیرا آتشبازی سیل گئی' اور 'تماما لہ ٹھنڈا پڑ گیا' مستعمل ہے۔

سردی پڑنا: ہ‌ل: جاڑا پڑنا، سردی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف: سنہ میں جیسی سردی پڑی تھی ویسی پھر لکھنؤ میں آج تک نہیں پڑی۔

سردی پہونچنا: سردی کا اثر ہونا۔

؎ سردی حنا پہونچی ہے عاشق کے جگر تک
معشوق کا گر ہاتھ میں ہو دست حنائی — ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل: زیادہ تر اس محل پر 'ٹھنڈک پہونچنا' بولتے ہیں۔

سردی چڑھنا: ہ‌ل: جوڑی چڑھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر 'جوڑی چڑھنا' بھی بولتی ہیں۔

سر دے دے مارنا، سر دے مارنا: سر پٹکنا، سر ٹکرانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

؎ شدت یہ تپش کی، تو بیتاب ہوگئے ہر دم
گھڑی یہ شیخ صاحب سر دے دے مارتے ہیں — چرکین

سردی دینا: ہ‌ل: ٹھنڈک پہونچانا۔ اُردو صرف، متروک۔

؎ دھوتا ہے دل کے داغ چمن لالہ زار کا
سردی جگر کو دیتا تھا سبزہ کچھار کا — انیس

قول فیصل: اب اس محل پر 'ٹھنڈک پہونچانا' مستعمل و فصیح ہے۔

سردی کھانا: جاڑے کا اثر ہونا، جاڑے کی تکلیف برداشت کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ جب تم جانتے تھے کہ رات بھر کا سفر ہے تو کمبل لے کے کیوں نہیں آئے۔ اب سردی کھاؤ کسی کا کیا جاتا ہے۔

سردی کی چاندنی الھیوں چلی بیوی کی جوانی: دونوں بے فیض اور بے کار ہوتی ہیں۔ اُردو، مقولہ، متروک۔

مثال صرف۔ امی جان، تمہاری بھی انوکھی باتیں ہیں۔ سردی کی چاندنی الھیوں چلی بیوی کی جوانی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: اب یہ مقولہ اس طرح زبانوں پر ہے "جاڑے کی چاندنی مفلس (خواجہ سرا) کی جوانی"۔

سردی مان جانا: سردی سے متاثر ہونا، سردی کا احساس کرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مثال صرف۔ سیلاب کی رسائی تمام عالم میں ہو چکی تھی، بوٹے گل بھی جنگل میں سمٹ کر غنچہ میں گٹھری ہو کر رہ گئی تھی۔ بادصبا بھی دم سرد بھرتی تھی سردی مان گئی تھی۔ (طلسم ہوش ربا)

سَر دینا: ہ‌ل: جان دینا، سر کٹوانا، سر نثار کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

؎ سر دینے کو جاتا ہوں گنہگاروں کی خاطر — دبیر

سر دینا: ہ‌ل: سر اندر رکھنا، سر گھسیڑنا۔

(فقرہ) اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں کا کیا ڈر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ فقرے کو جو ایک کہاوت ہے یوں لکھا ہے۔ "سر دیا اوکھلی میں تو دھمکوں سے کیا ڈر"۔ سر دینا کے یہ معنی صرف اسی مثل تک محدود ہیں جسے اہل لکھنؤ اس طرح بولتے ہیں۔ "اوکھلی میں سر دیا تو دھمکیوں کا کیا ڈر"۔

سَر دینا: گنجفے کی بازی میں پتّا چلنا۔ اردو مصدر، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

سَر ڈالنا: ذبح کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثل صرف: دکان کا انتظام دو مردوں کے سر ڈال کر تماشا دیکھا کیا۔ (نور اللغات)

سَر ڈالنا: سر کا ضعف کی وجہ سے نیوڑھا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تڑپی کبھی صنم کبھی سر ضعف سے ڈالا
بے تاب تھے بجلی سے زیادہ شہ والا — مشتاق

سَر ڈوب: سر سے پاؤں تک ڈوبا ہوا، شرابور۔ اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

دریا سے بھی بڑھی رہے طبع رواں مری
سرڈوب جو ہر دل سے ہو تیغ زباں مری — وحید

سَر ڈھانکنا: مستی کرنا، ازالۂ بکر کرنا، باکرہ رنڈی کو تصرّف میں لانا۔ اردو مصدر، عوام، کسبیوں یا پیشہ ور عورتوں کی زبان۔

چھپاؤں وا غلو کیا ہو بڑی ہر میری گھتی میں
وہ بد عوار اوّل ہوں دختِ رز کا جس نے سر ڈھانکا — شاد

قولِ فیصل: اس کا لازم سر ڈھکنا اور متعدّی المتعدّی سر ڈھکوانا بھی ہو سکتی ہیں۔

سیّداں مرے بدن کا لہو واں نکل گیا
سر کیا ڈھکا کہ زور ہی جینیاں نکل گیا — جان صاحب

ان کے وارث نہ ان کا سر ڈھکوائیں
جس سے راضی ہوں وہ نکاح میں لائیں — عروج

سَرِ راہ: راہ میں، راستے میں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سر قاصد کو خفے یہ کی عرض کیا شاہ
آنکھیں راہ میں بچھائے ہوئے دیں وار سر راہ — دبیر

سَر رِشتہ: (۱) دفتر، محکمہ، کچہری، عدالت۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل: فارسی میں مقصود و مدعا کے معنی میں بھی ہے جو اردو میں مستعمل نہیں۔ عام طور سے زبانوں پر اس لفظ کا تلفظ سر رشتہ ہے جیسے "بارہ سے سر رشتہ، کچہری میں یہ سر رشتہ بہم ہو گیا۔" (انشائے سرور)

صاحب فرہنگ آصفیہ نے دستور، رسم و رواج، میل ملاپ اور عملہ، اہل کار، نوکر چاکر وغیرہ کے معنی بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سَر رِشتہ: (۲) رسّی، ڈورا، علاقہ، تعلق، رشتہ، سلسلہ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرنی تھی امیر
صفت سر رشتۂ آواز عنادل توڑا — امیر

کس طرح کاٹیں نہ تاسف سے ہر دم پشت دست
ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں سر رشتۂ تدبیر ہم — رند

سَر رِشتہ دار: سر دفتر، میر منشی، دفتر کا افسر، سپرنٹنڈنٹ، مسل خواں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مثل صرف: رائے بریلی کو توالی کی تنخواہ کیا ہے اور میر علی حسین صاحب سر رشتہ دار تم سے کس طرح پیش آئے۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل: سر دفتر کے عہدے اور سر دفتر کے کام کے معنی میں سر رشتہ داری بھی قلیل الاستعمال ہے عام طور سے زبانوں پر سر رشتہ دار اور سر رشتہ داری چڑھا ہے...... جو اردو ہے۔

کم نہیں ہے طلائے زردی رخ
مانگے رشوت سر رشتہ دار اگر — منیر

سَر زَدہ: ایک رگ کا نام جس کی فصد لینے سے سر اور چہرے کا خون نکلتا ہے۔ اردو، مذکر، اطبا اور جراحوں کی اصطلاح۔

خود مرض کرتا رہا اس بے سروپا کا علاج
آپ سودا رگ زن فصد سر زدہ ہو گیا — رنگ

قولِ فیصل: فارسی میں سراروئے بروزن شنا گوئے ہے۔

سَر زَد رہنا: ذمّے رہنا، ذات سے مخصوص ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل صرف: خون اس کافر کا ان کا زدل ان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا بن کر چڑھا۔ انھیں کے اتھے گئی۔ شہزادے کا کیا بگڑا سارا مظلمہ انھیں کے سر رہا۔ (طلسم ہوش ربا)

سَر زَد ہونا: (خطا یا گناہ وغیرہ کے لیے) واقع ہونا، ظہور میں آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثل صرف: خدا جانے کون سی خطا ہم سے سرزد ہوئی جو فلک سفلہ خو مفارقت جو کو ہماری خرابی کی کمر ہوئی۔ (انشائے سرور)

سَر زَمین: زمین، مقام، جگہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہم بھی دیکھے تڑپتے خاک پر صدہا شہید
سر زمین کوئے قاتل کربلا کس دن نہ تھی — تسلیم

قولِ فیصل: فارسی میں ملک کے معنی میں بھی ہے۔

سَر زِندگانی: زندگی کی ہوس۔ فارسی ترکیب، متروک۔

وفائے جوانی عبث ہے عبث
سر زندگانی عبث ہے عبث — راسخ عظیم آبادی

سَرزَنِش : ملامت، بُرا بھلا کہنا، تنبیہہ، ہلکی سزا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شامت قدم کے خنجر بُرّاں گلے لگا
بھاگے ہوئے نے سرزنش تیر دیکھ لی ناظم

قول فیصل : کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

ع گنجاں ساتھ تاروں نے کیا سرزنش کی انشا

سَرزوری : سرکشی، سینہ زوری۔ فارسی، مؤنث، متروک۔

محل صرف : شہر میں روز تازہ فساد ہوتا ہے۔ دھڑ ادھڑ لٹتا ہے، برباد ہوتا ہے کہیں چوری، کہیں سرزوری حرام خوری ہے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل : اب اس معنی میں 'سینہ زوری' رائج و فصیح ہے۔

سِرِس ، سِرسا : ایک درخت کا نام۔ ہندی، مذکر۔

ہے ہوائی اس شجر کے واسطے تازہ خزاں
پتے تج کر رہ گئیں خالی سرس کی تیلیاں ذوقی

(نور اللغات)

قول فیصل : صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اس درخت میں لمبی لمبی چپٹی پھلیاں ہوتی ہیں اور اس کے پھولوں میں بڑے بڑے زردی لیے ہوئے سبز رو ئیں ہوتے ہیں۔ ان کی خوشبو نہایت بھینی بھینی ہوتی ہے۔"

بہرحال اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سَرسام : (مرکب از سر۔ سام بمعنی ورم بزبان یونانی)۔ ایک مرض کا نام جس میں بخار کی انتہائی شدت کی وجہ سے دماغ میں ورم ہو جاتا ہے اور مریض ہذیان بکنے لگتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہذیان تپ فراق سے بکنے لگا رقیب
نکلا مرا بخار اسے سرسام ہو گیا نذیر

قول فیصل : سرسام ہو جانے کی حالت کو سرسامی کیفیت اور سرسامی حالت بھی بولتے ہیں۔

سَرسائی : (بفتح اول) خوبی، صفائی، برتری۔ اُردو، صفت، متروک۔

ہو گئیں دست و بازو کی سرسائیاں
اڑ انگلیں ہاتھ میں گھائیاں سرحسن

سَرسَبز : لہلہاتا ہوا، ہرا بھرا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بہار آئی ہر سائل ساغرے کا ہو ساقی سے
چمن سرسبز ہے آتش کرم ہو ابر باراں کا آتش

سرسبز : کامیاب۔ فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

محل صرف : چیف کورٹ سے آپ کا مقدمہ سرسبز ہوا۔ (نور اللغات)

سَرسَبز : خوش و خرم، بھرا پُرا، آباد۔ فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

دولت سرسبز رہیں آپ کے دشمن پامال
ذکر بھولے سے نہ ہو رنج و غم و محنت کا تیر

سرسبز کرنا : کامیاب کرنا، فتح مند کرنا۔ اُردو مصدر، قریب بہ متروک۔

وہ بار اٹھا لیا کہ جو آئے نہ دھیان میں
سرسبز انھیں خدا نے کیا امتحان میں تعشق

سَرسَبز ہونا : خوش حال ہونا، خوش و خرم ہونا، پھلنا پھولنا۔ اُردو مصدر، قریب بہ متروک۔

بو جہل پھر گئے آپ سے سرسبز کب ہوا
طوبیٰ سے سرکشی نہ چلی کچھ ببول کی امیر

سَرسَبز ہونا : رونق پانا، زینت حاصل کرنا۔ اُردو مصدر، قریب بہ متروک۔

ہوا سرسبز آگے یار کے سرو گلستاں کب
کہ نسبت دور کی طوطی کو اس نخل قیامت ہو تجیر

حضور پھول کے برگ و شجر ہوں کیا سرسبز
بھلا ہو سنگ کی کیا قدر رو بروئے شراب ناسخ

سرسبز ہونا : مقبول خلائق و قابل پذیرائی ہونا، شہرت پانا، پھیلنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

تہمت بوسہ خط اس نے لگائی ہے ہمیں
یا الٰہی نہ ہو سرسبز سخن بدگو کا ناقل

سَرسَبزی : تازگی، طراوت، تر و تازگی، شادابی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سرسبزی : کامیابی، ترقی، عروج، اقبال مندی۔ فارسی، مؤنث، قریب بہ متروک۔

سرکشی دشمن سرسبزی کا ہے
سرو تن تن کے بگڑ جاتا ہے رشک

قول فیصل : فارغ البالی اور خوش حالی کے معنی میں بھی بولتے تھے۔

سر سجدے میں گانڑ دغا بازی میں : ظاہر کچھ، باطن کچھ۔ اُردو مثل، بازاری زبان۔

شیخ صاحب جو ہیں کچھ ان کو ہمیں جانتے ہیں
سر تو سجدے میں ہے اور گانڑ دغا بازی میں (لا اعلم)

سُرسُر : تیز چلتی ہوئی چیز کے واسطے مستعمل ہے۔

(فقرہ) دیکھتی کیا ہوں کہ سرسر زمین پاؤں کے نیچے سے نکلی جاتی ہے۔ (زنبات النعش)

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سُرسُر ہٹ: سانپ یا ہوا چلنے کی آواز، بھنڈی، مؤنث،
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں بعض سانپ کے لیے رائج و فصیح ہے۔

سُرسُرانا ۔ لڑجوں یا اس کے مثل کسی کیڑے کا جسم یا بالوں میں رینگنا، سانپ یا کسی کیڑے کا رینگنا یا چلنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سُرسُرانا ۲ ۔ ہوا کا لہرانا، ہوا کا سائیں سائیں کرنا، ہلکی ہلکی ہوا آنا۔
(فقرہ) رات کو حبس رہا، ہوا بند رہی۔ صبح ہوتے کچھ سرسرائی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ قطعی نہیں بولتے۔

سُرسُرانا ۳ ۔ سردی سے کانپنا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ: لکھنؤ میں سُنسُنانا کہتے ہیں۔ سُرسُرانا تو جسم پر کیڑے کا رینگنا ہے۔ سُرسُری نام ہی ایک رینگنے والے کیڑے کا ہے۔ کیڑے کے رینگنے کو اب لکھنؤ میں بالفتح سَرسَرانا ہی کہتے ہیں۔

سُرسُراہٹ ۱ ۔ سانپ کے چلنے یا کسی کیڑے کے رینگنے کی آواز۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل ۔۔ صاحب فرہنگ آصفیہ و نور اللغات نے مندرجہ ذیل معنوں میں بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ ۱۔ رسی کے گھسٹنے کی آواز ۲۔ چیزوں کے رگڑ کھانے کی آواز ۳۔ جنبش، خیزش، لغزش ۴۔ پکنے میں پانی کے بولنے کی آواز۔ ۵۔ ہوا کی سنسناہٹ ۶۔ رونق، تازگی۔

سُرسُراہٹ ۲ ۔ کھجلی، ہلکی خارش جو بالعموم دانوں اور زیادہ تر چیچک کے دانوں میں ہوتی ہے، دانوں میں کوئی چیز رینگتی ہوئی معلوم ہوتا۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف ۔ چیچک کے دانوں میں جس وقت سرسراہٹ ہوتی ہے تو بچے اس قدر کھجاتے ہیں کہ دانوں سے خون بہنے لگتا ہے۔

سُرسُراہٹ ۳ ۔ ایک طرح کی خراش جو نزلے میں رطوبت کی وجہ سے گلے میں محسوس ہوتی ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف ۔ آج صبح سے پھر گلے میں سرسراہٹ ہو رہی ہے۔ پرانا نزلہ اچھا ہونے نہیں پایا تھا کہ پھر نیا نزلہ شروع ہو گیا۔

سُرسُراہٹ ۴ ۔ کھچڑی یا چاول وغیرہ پکنے میں دم کھانے کے قریب تھوڑے سے بچے ہوئے پانی کی آواز۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

سَرسَری ۱ ۔ مجمل طور پر، غور و فکر کیے بغیر، رواروی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

رقم جو وصفِ رخِ یار سرسری ہو جائے
ضیائے مطلعِ خورشید خاوری ہو جائے ۔۔۔ برق

سَرسَری ۲ ۔ معمولی، بے حقیقت۔ فارسی، صفت، قریب بہ متروک۔

بڑھیں رتبے یہ جنس سرسری کے
اٹھاؤں ناز تجھ مشتری کے ۔۔۔ (رشام غریباں)

سُرسُری ۱ ۔ (بضم اول و سوم) ایک کیڑا جس کے کاٹنے سے جلن ہوتی ہے۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

سُرسُری ۲ ۔ معمولی خنکی، خفیف خنوط، ہلکی تندی۔ اُردو، صفت، عوام کی زبان۔

سُرسُری ۳ ۔ بہت ٹھنڈی اور تیز جاڑے کی ہوا۔ اُردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مثلِ صرف ۔ معلوم ہوتا ہے پھر کہیں برف باری ہوئی ہے۔ کل رات سے سرسری چل رہی ہے۔

سَرسَری بات ۔ آسان کام۔ اُردو، صفت، دہلی کی زبان۔

مثلِ صرف ۔ میرا آنا اور چلا جانا ایک سرسری بات ہے۔
(توبۃ النصوح)

سَرسَری طور سے ۔ رواروی میں، معمولی طریقے سے۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

مثلِ صرف ۔ یہ مضمون حاضرِ خدمت ہے اگر سرسری طور سے اسے ملاحظہ فرما لیجیے گا تو باعثِ عزت ہوگا۔

سَرسَری نظر کرنا ۔ کسی چیز کو بِلا دیکھنا، رواروی میں نظر ڈالنا، بغور دیکھنا کی ضد۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

حیف جو وہ نسخۂ دل کے اوپر
سرسری سی ایک نظر کر گیا ۔۔۔ میر

قولِ فیصل ۔۔ اس کا لازم 'سرسری نظر ہونا' بھی رائج و فصیح ہے۔

ہو سرسری نہ گورِ غریباں پہ اک نظر
ان کے دماغ ان کے خیالوں کو دیکھیے ۔۔۔ عزیز لکھنوی

سر سفید ہونا ۔ (لازم) سر کے بالوں کا پک جانا، بوڑھا ہو جانا، بالوں کا سفید ہو جانا۔ اُردو، صرف، متروک۔

سفید ہو گیا سر جیسا روئی کا گالا
کہیں خضاب کا کوئی نشان نہیں ملتا ۔۔۔ جان صاحب

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر "بال سفید ہونا" رائج و صحیح ہے۔

سر سلطان احمد:۔ آپ ۱۸۸۰ء میں منی گڑیا ضلع گیا میں پیدا ہوئے۔ سلسلۂ نسب امام موسیٰ کاظمؑ تک پہونچتا ہے۔ ۱۹۰۵ء میں کلکتہ ہائی کورٹ میں بیرسٹری شروع کی۔ بعد میں آپ پٹنہ تشریف لائے۔ ۱۹۱۶ء میں پٹنہ ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ ۱۹۲۳ء میں پٹنہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر مقرر ہوئے۔ حکومت برطانیہ نے آپ کو "سر" اور کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے خطابات سے سرفراز کیا۔ اعزازی طور پر ڈاکٹر کا خطاب بھی حاصل کیا۔ جج اور بیرسٹری کے بار شرف ہوئے۔ ۲۰ فروری ۱۹۶۳ء کی رات کو دنیائے فانی سے کوچ کیا۔

سر سنگار:۔ (بالضم) ایک باجے کا نام۔ اُردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

ہر ایک گھر میں ہے بزمِ نشاط و محفلِ عیش
کہیں رباب کہیں سرسنگار اور ارگن — منیر

سرِ سوزن:۔ سوئی کی نوک۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گھسے سب ناخنِ تدبیر اور ٹوٹی سرِ سوزن
مگر تھا دل میں جو کانٹا نہ ہرگز وہ کبھو نکلا — ذوق
(ردیف نکلا)

سرسوں:۔ (بالفتح و ضم سوم و واو مجہول و نون غنہ) رائی کی طرح کے ایک بیج کا نام۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

اداسی جبیں پر ہے چہرہ ملول
ہے رنگ زرد جیسے ہو سرسوں کا پھول — شوق

قولِ فیصل:۔ یہ سرخ اور زرد دو طرح کی ہوتی ہے۔ اس کا تیل نکالا جاتا ہے جو فارسی میں روغنِ تلخ اور اردو میں کڑوا تیل کہلاتا ہے۔

سرسوں پھولنا:۔ سرسوں کے زرد پھول کھلنا (کنایۃً) زردی کا عالم نظر آنا، زرد ہی زرد نظر آنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

زردی چھائی ہوئی رخساروں پر
سرسوں پھولی ہوئی انگاروں پر — محسن

سر سہرا رہنا (یا) ہونا:۔ کسی غیر معمولی یا اہم کام کا کسی کے ہاتھوں سرانجام پانا۔ دوسروں کے مقابل میں کسی کو کسی بڑے کام کے سرانجام دینے کا شرف حاصل ہونا۔ فصیح، رائج۔

؎ جنوں تیرے ہی سر سہرا رہا تارِ گریباں کا — داغ

تھے کبھی دنیا میں مشتاقِ عروسانِ بہشت
ان کے سر سہرا رہا جو فکرِ ساماں میں نہ تھا — منیر

سر سہلا کے بھیجا کھانے:۔ دوستی کے پردے میں نقصان پہونچانا۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔

گلے مل مل کے ہے اک کے عدو کی دشمنِ جانی
کہ سر سہلائے بھیجا کھائے وہ تیغِ صفاہانی — قدر

قولِ فیصل:۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ اور مؤلف سرمایۂ زبان اُردو نے "سر سہلانا بھیجا کھانا" لغت قائم کیا ہے اور مثال میں مندرجہ ذیل شعر پیش کیے ہیں:

وہ گرچہ ڈھنگ عاشقوں کا ہے کلیجا
پہ سر سہلا ہی کے کھاتا ہے بھیجا — مصحفی

غیر کا بھاتا جو سر بھیجا نہ ہو تو سرنگوں
ایک آفت ہوں کہ سر سہلا دوں بھیجا کھاؤں میں — معروف

اب صرف "سر سہلائے بھیجا کھائے" ہی بولتے ہیں۔

سر سے:۔ (کنایۃً) نہایت تعظیم سے، سر کے بل۔ اُردو مصرف، قریب بہ متروک۔

؎ پابوسی کو سر سے آئیں — (گلزارِ نسیم)

؎ سر سے تیرے روضۂ شبیرؑ تک گیا — تیر

سر سے اُتارنا:۔ صدقہ اتارنا، تصدق کرنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

پھر بلائیں تمہاری یار لیں ہم
آؤ پھر سر سے اتار لیں ہم — شوق (مثنوی زہرِ عشق)

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی المتعدی "سر سے اتروانا" بھی اب عورتوں کی زبان ہے۔

؎ پریاں کبھی میں نے سر سے اتروائیں بارہا — (لا اعلم)

سر سے آسیب اُترنا:۔ (کنایۃً) خوف دور ہونا، وہم دور ہونا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سر سے آسیب ان کے اترا خوف روزِ حشر کا
نقشِ پائے یار جو چالاک دھو کر پی گئے — منیر

سر سے بلا ٹالنا:۔ جواں مردی کے ساتھ کسی مصیبت یا آفت کو دور کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ عشقِ کامل کے ہیں بول پر کہ صورتِ کوہکن ہم اے شاد
ٹلے نہ ٹالے جو دیو کے بھی بلا وہ ہم سر سے ٹالتے ہیں — شاد

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے: چار ناچار یا مجبوری سے کوئی کام کرنا۔

سر سے بلا ٹلنا:۔ مصیبت دور ہونا، کسی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جانا، اُلجھن اور پریشانی سے نجات ملنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

؎ چلائی فوجِ شام کہ سر سے بلا ٹلی — (لا اعلم)

سر سے بوجھ اُتارنا:۔ دفع الوقتی کرنا، بے دلی اور بے توجہی سے کسی کام کا انجام دینا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

لایا رنگین کو ساتھ اپنے کر آیا پیغام
سر سے اک بوجھ سا یہ تونے اتارا ہوگا — رنگین

سر سے بوجھ اترنا : کسی بار یا ذمے داری سے سبک دوش ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
قولِ فیصل : بوجھ کی جگہ وبال بھی ہے۔

کرم سے سبیل ایسی کوئی نکال
کہ یہ مشکل ہو سر سے اترے وبال — امیر

سر سے بیگار ٹالنا : (کنایۃً) بے دلی سے کام کرنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔
مثلِ صرف : ہم نے کہا تھا کہ ہر محراب پر کوئی بیل بنا دینا تم نے سادی ہی چھوڑ دیں۔ کام کیا ہے کہ سر سے بیگار ٹالا ہے۔

سر سے پانی گزر جانا : پانی کا سر سے اونچا ہو جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ڈوڈو ہی کے مر جاؤں گا میں دیدۂ تر سے
اک روز گزر جائے گا پانی مرے سر سے — عارف

قولِ فیصل : پانی کی جگہ طوفان بھی ہے۔

حشر میں سر سے گزر جائے گا طوفاں جس کا
وہ ہماری ہی خجالت کا پسینا ہوگا — راسخ

سر سے پاؤں تک : ابتدا سے انتہا تک، بالکل، تمام۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

غم نے ترے بچوڑ لیا سر سے پاؤں تک
رگ رگ پکارتی ہے کہ نشتر سے کیا کہیں — امیر

سر سے پاؤں تک آگ لگنا، سر سے پاؤں تک لگنا : (لازم) ہمہ تن غصے سے بھر جانا، نہایت جل جانا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل : عورات لکھنؤ اس محل پر صرف تن بدن میں آگ لگ جانا بولتی ہیں۔

سر سے پاؤں تک دیکھنا : بہت غور سے دیکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

لاغر ہوں اس قدر مجھے پہچانتی نہیں
رہ رہ کے دیکھتی ہے اجل سر سے پاؤں تک — امیر مینائی

سر سے پٹک جانا : زبردستی کسی کے ذمے ڈالنا، واپس کر دینا۔ اُردو صرف، متروک۔

دل میرا لے کے پھر مجھے سر سے پٹک گیا
کیا کہہ دیا رقیب نے کیا جی میں تھک گیا — بحر

سر سے پہاڑ ٹالنا : (کنایۃً) سر سے مصیبت ٹالنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

اے ترک ہوں کبھی غمِ فرقت سے سخت تنگ
اللہ یہ پہاڑ مرے سر سے ٹالیے — امیر

سر سے تنکا اتارنا : (کنایۃً) خفیف احسان کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

با احسان سے سبک دوش ہوئے ہوں گے ہم
سر سے تنکا بھی کسی نے جو اتارا ہوگا — محمود

اتارا تونے جو سر تن سے اس آفت کے مارے کا
اے احسان مانوں سر سے میں تنکا اتارنے کا — ذوق

سر سے جن اتارنا : (کنایۃً) وحشت دور کرنا، جنون دور کرنا، کسی چیز کی دھن ختم کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم اپنے سر سے یہ وحشت کا جن اتاریں گے
کسی کے سر کا اگر ہاتھ آگیا تعویذ — بحر

قولِ فیصل : اس کا لازم «سر سے جن اترنا» بھی رائج و فصیح ہے۔

اچھا ہوا شباب کا عالم گزر گیا
اک جن چڑھا ہوا مرے سر سے اتر گیا — شاد

سر سید : ہندوستانی مسلمانوں کے ایک بہت بڑے مصلح اور ریفارمر سید احمد خاں۔ سر کا خطاب سرکار انگلشیہ سے ملا تھا۔ ۱۸۱۷ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ختم تعلیم کے بعد منصف کے عہدے پر مامور ہوئے۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ مسلمان انگریزی تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے اس مقصد کے لیے انھوں نے ۱۸۷۵ء میں علی گڑھ میں "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج" کی بنیاد ڈالی جو "مسلم یونیورسٹی علی گڑھ" کے نام سے اب بھی موجود ہے۔ انیسویں صدی کے مسلمانانِ ہند کی تہذیبی زندگی سرسید احمد کی مرہونِ منت ہے۔ انھوں نے "تہذیب الاخلاق" نام کے ایک رسالے کا اجرا کر کے جدید اُردو ادب کو مالا مال کر دیا۔ ان کے رفقائے کار میں حالی، شبلی، نذیر احمد، ذکاء اللہ اور محسن الملک وغیرہ کی سی بلند علمی اور ادبی شخصیتیں شامل ہیں۔ ۱۸۹۸ء میں آپ کا انتقال ہوا اور ایم اے او کالج موجودہ مسلم یونیورسٹی کے احاطے میں دفن ہوئے۔

سر سے سایہ اترنا : جن و پری اور بھوت کا اثر دور ہونا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل : اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سر سے سایہ اٹھنا : کسی بزرگ یا مربی کا مر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سایہ اٹھے نہ سر سے حسینِ غریب کا
معبود واسطہ تجھے اپنے حبیب کا — تعشق

سر سے صدقے اتارنا : دیکھو سر پر سے (نور اللغات)

بعد کشتن نعش راسخ کی اگر پامال ہو
سر سے صدقے اے بتِ عیار کی اتارے ہاتھ پاؤں — راسخ

سر سے کفن باندھنا : (متعدی) مرنے کو آمادہ اور مستعد ہونا، جان پر کھیلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سرے باندھا ہے کفن عشق میں تیرے یعنی
جمع ہم نے بھی کیا ہے سروساماں یکجا — میرؔ

سرے کنارہ کرنا : جان دینا۔ اُردو صفت، متروک۔

عشق ابرو میں کیا سرے کنارہ ہم نے
تیغ کے گھاٹ اُتارا نہ ہوا تھا سو ہوا — شادؔ

سرے کنواں کھودنا : نہایت مشقت سے کام کرنا، ناممکن کام کرنا۔ اُردو، عورات دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل : صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ کی عورتوں میں یہ محاورہ عام ہے"۔ مؤلف اس کی تائید میں ہے۔ نیز عورات لکھنؤ سرکشی، شرارت کرنے کے معنی میں اس طرح بھی بولتی ہیں جیسے: "تمہارے لڑکے کی شرارتوں سے سارا محلہ عاجز آگیا ہے۔ اس نے سرے کنواں کھود رکھا ہے"۔

سرے کھیل جانا : مرنے پر کمربستہ ہو جانا، اُردو صفت، متروک۔

میں اس کے ہار کا کل کو بتاں کے کب لگاتا ہوں
نہ جب تک ہم روں میں اپنے سرے کھیل جاتا ہوں — شوکتؔ

قولِ فیصل : اب اس محل پر "جان پر کھیل جانا"، رائج و فصیح ہے۔

سرے کھیلنا : کسی آسیب کے اثر سے سر کا جنبش کرنا۔ اُردو صفت، عوام کی زبان۔

ڈسا ہو کالے نے جس کو کافر تو وہ فسوں کے اثر سے بولے
وہاں دو گیسو کا تیرے مارا نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے — ذوقؔ دہلوی

سرے گزرنا : (لازم) جان سے ہاتھ دھونا، ہلاک ہو جانا۔ اُردو صفت، دہلی کی زبان۔

شمع کے زیرِ قدم ہے منزلِ اقلیمِ عشق
سرے جو گزرے اسے کیا ہو سفر یہ دور کا — نصیرؔ دہلوی

سرے لگانا : تعظیم اور محبت سے پیار کرنا۔

(فقرہ) میں نے تو کہا تو چاہیے کہ ان خالو سب کاموں کو چھوڑ کر سرے لگاتیں، آنکھوں پر رکھتیں تو یہ پروا بھی نہ کی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل : لکھنؤ میں اس محل پر "سر پر رکھنا"، رائج و فصیح ہے۔

سرے لگنا؛ سرے لگی ہونا : کمال برافروختگی ہونا، بے حد ناگوار گزرنا۔ اُردو صفت، متروک۔

سرے ایسی لگی ہے اب کہ جلے جاتے ہیں
متصل شمع سے روتے ہیں گلے جاتے ہیں — میرؔ

سرے مارنا : ناخوش ہو کر کوئی چیز کسی کو واپس کرنا، کسی ناپسند یدہ چیز کو واپس کر دینا۔ اُردو صفت، دہلی کی زبان۔

بی بی صلاتی جو سی لائی تھیں آئی نہ پسند
بیگما جی نے وہ سر ان کے سے ماری انگیا — انشاؔ

سرے مارنا : سر پر مارنا۔ اُردو صفت، متروک۔

میں گنیفہ ماروں گا ابھی غیر کے سرے
پھر فرد ادھر پھینکی اگر آنکھ بچا کر — معروفؔ

سرے مارنا : کراہت کے ساتھ سپرد کرنا، بے دلی سے کوئی چیز دینا۔ اُردو صفت، متروک۔

پریشاں تھا جو رکھنا پیچ سے منظور دنیا میں
تری زلفوں کو صانع نے ہمارے سرے مارا — امانتؔ

سرے مارنا : سرے لگانا، سرے ٹکرانا۔ اُردو صفت، متروک۔

کہاں تک اُسے سرکے مارا کروں میں
نہ ہو کام اپنا ان کی گت تک — میرؔ

سر سینگ ہونا : کوئی خصوصیت ہونا، کوئی خاص علامت ہونا۔ اُردو صفت، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل : استفہام انکاری کی صورت سے بولتی ہیں جیسے "کیا بے وقوف کے سر سینگ ہوتے ہیں؟" دہلی میں "سر میں سینگ ہونا" ہے جیسے: "تمہارے سر میں کیا سینگ ہوتے ہیں"۔ (رنجات النقش)

سرے وارنا : سر پر سے نثار کرنا۔ اُردو صفت، متروک۔

تجھے تشنگانِ زخم اُتار اچھری سے سر
پانی ہمارے سر سے ہمیں وار کر دیا — رشکؔ

سرے ہوش جانا : عقل باقی رہنا۔ اُردو صفت، متروک۔

ہوئی غفلت مے رشک سے پیٹے ناسخ
کرکے سر ہوش گئے عقل میں فتور آیا — راسخؔ

سرشار : مخمور، بدمست، نشے میں چور، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

بچپنے ہی میں گنہگار ہوا
بادۂ عشق کا سرشار ہوا — (رسوا)

قولِ فیصل : صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اس معنی میں بعض اہلِ لغات اتفاق نہیں کرتے کہ نادری ہے۔ مگر شعرائے عجم کے کلام میں پایا جاتا ہے"۔

مخمور را نگاہ تو سرشار می کند
بدمست را عتاب تو ہشیار می کند — صائبؔ

سبزہ بخط لب یار بہار است بہار
اے جنون من سرشار بہار است بہار — سعدیؔ

عقل را آوردہ بُردوں زخمار
وام لفظش یعنی سرشار (ظہوری)

فارسی میں لبریز اور لبالب کے معنی میں بھی ہے جو بالعموم مستعمل نہیں۔

سرشار: پنڈت رتن ناتھ سرشار، مشہور طویل اردو ناول "فسانۂ آزاد" کے مصنف ۱۸۴۶ء میں لکھنؤ کے مشہور محلے "کشمیری محلّے" کے ایک ممتاز کشمیری برہمن خاندان میں پیدا ہوئے۔ عربی و فارسی تعلیم کے بعد کیننگ کالج (موجودہ لکھنؤ یونیورسٹی) میں انگریزی تعلیم حاصل کی۔ کشمیری پنڈتوں کے ایک ماہانہ رسالے "مراسلۂ کشمیری" اور پھر مشہور زمانہ مزاحیہ اخبار "اودھ پنچ" کے اڈیٹر ہوئے۔ اسی اخبار میں قسط وار کہانیوں کا ایک سلسلہ شروع کیا جو بعد میں "فسانۂ آزاد" کے نام سے چار ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی۔ شراب نوشی کی منحوس عادت کا شکار ہو کے ۱۹۰۲ء میں اس دارِ فانی کو چھوڑ دیا۔

فسانۂ آزاد کے علاوہ "جامِ سرشار"، "سیرِ کہسار"، "بچھڑی دُلہن"، "طوفانِ بے تمیزی" وغیرہ ناولیں اور دو ترجمے "ترجمۂ خطوطِ لارڈ ڈفرن" اور "ترجمۂ تاریخِ روس" ان کی مشہور تصنیفات ہیں۔

فسانۂ آزاد ان کا وہ شاہکار ہے جس میں ان کے وقت کا لکھنؤ اپنی تمام تر بوالعجبیوں، رنگینیوں اور تہذیب و تمدن کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ ان کا اسلوبِ تحریر نہایت شگفتہ اور زبان نہایت سلیس اور بامحاورہ ہے۔ کردار نگاری اور ظرافت کے ساتھ منظر نگاری میں ان کا جواب نہیں۔

سرِشام: شام ہوتے ہی، وقتِ مغرب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

مصرعِ صرف: یہاں اکثر جہاں سرِشام آ بیٹھتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

قولِ فیصل: 'سے' کے اضافے کے ساتھ 'سرِشام سے' عورتیں کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

ع کہتے ہیں سرِشام سے اب رات نہیں کر (منیر)

سرِشت: خلقت، فطرت، طینت، خمیرہ، مزاج۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

میری طینت وہی حق جو رحم میری سرشت
میری طینت فاضل تخمیر زین العابدینؑ (قاسم لکھنوی)

سرشک: بکسر اول و دوم و نیز بفتح اول، قطرہ، آنسو، اشک۔ فارسی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع سرشکِ غم کو دل سے دیدۂ تر تک پہونچنا ہے (کمال لکھنوی)

سر صدقے: بلا سے، کچھ پروا نہیں کی جگہ خوشامد سے کہتی ہیں۔ عورتوں کی زبان۔

جو غم ہوا ہے مرا تم سے دل تو سر صدقے
نہ کیجیے ذکر سے آپ اس کے بار بار خفیف (معروف)
(نور اللغات)

قولِ فیصل: عورات لکھنؤ زیادہ تر 'سر صدقے گیا' بولتی ہیں۔

سَرَطان: (بالفتح) آبی کیڑے کا نام جو مینڈک سے چھوٹا، مکڑی یا بچھو سے مشابہ ہوتا ہے۔ کیکڑا۔ یہ کیڑا اکثر سمندر، دریا، نہر اور تالاب وغیرہ میں رہتا ہے اور ہمیشہ آڑا ترچھا چلتا ہے۔ معرب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: عربی میں 'بروزن خفقان' ہے۔

سرطان: آسمان کے چوتھے برج کا نام۔ فارسی، مذکر، نجومیوں کی اصطلاح۔

اُڑ جائے نہ سطحِ ارض اُٹھ کر
سرطان پہ گرے نہ چوٹ آ جائے (محسن)

قولِ فیصل: اس کی شکل کیکڑے سے مشابہ ہے اس لیے اس نام سے موسوم ہوا۔

سرطان: ایک ورم سوداوی یا پھوڑے کا نام جو نہایت سخت ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: یہ روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں سرخ اور سبز رگیں کیکڑے کے مانند نظر آتی ہیں اس لیے یہ نام پڑا۔ یہ زیادہ تر پیٹھ پر ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ اس میں لوہا نہیں لگنا چاہیے۔ ورنہ کھا لیکن اب آپریشن ہوتا ہے جو کامیاب بھی ہوتا ہے۔

سُرعت: جلدی، تیزی، پھرتی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سُرعت تو اس سمند کی ہے جا بجا بندھی
یاں تازہ رنگ سے صفت پا نہ یا بندھی (مومن)

قولِ فیصل: سرعت اور عجلت کا فرق۔ سرعت: کسی کام کا جلد کرنا تھوڑے وقت میں، جو مستحسن ہے۔ عجلت: کسی کام کا جلد کرنا قبل از وقت جو مذموم ہے۔

سُرعتِ انزال: ایک مرض کا نام، امساک کی ضد، جلدی کھل جانا، جماع سے قبل از وقت فراغت ہو جانا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، رائج۔

سرعتِ انزال کی جب سے شکایت ہو گئی
ان کو جب دیکھا نہانے کی ضرورت ہو گئی (لاعلم)

قولِ فیصل :۔ انھیں معنوں میں تنہا "شرعت" بھی کہتے ہیں۔ یہ حکایت رقت سنی (معنی کے پتلے ہو جانے) کے سبب ہو جاتا ہے۔

سَرِ عَدَالَت :۔ عدالت میں، عدالت کے سامنے، جج یا مجسٹریٹ کے سامنے جب وہ عدالت کی کرسی پر ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سرِ عدالتِ محشر جواب کیا دو گے
جو داد خواہوں نے تم پر کوئی جواب دیا — داغؔ

سَرِ غَزَل :۔ (بڑ) غزل کا مطلع، (۲) وہ غزل جو دیوان میں عمدہ اور اعلیٰ ہو۔ فارسی، مذکر، (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ قطعی نہیں بولتے۔

سَرِ غَنَہ :۔ (بڑ) عظیم، بزرگ، سرگروہ، سردار۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ بالعموم بُرائی کے محل پر بولتے ہیں جیسے ڈاکوؤں یا بدمعاشوں کا سرغنہ۔

سر فدا کرنا :۔ کسی کی حمایت میں سر کٹا دینا، سر قربان کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا رحیمی ہے کہ غصہ نہیں آتا ہے ذرا
کیا کریمی ہے کہ سر کرتے ہیں امت پہ فدا — دبیرؔ

سَرفَراز :۔ (بڑ) (با فتح و فتح سوم) سربلند، ممتاز، معزز، ترقی یافتہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وہ کون سی تھی جماعت جو سرفراز نہ تھی
نمازیوں کی وہ معراج تھی نماز نہ تھی — نفیسؔ

سَرفَراز :۔ (بڑ) ازالۂ بکر شدہ، وہ نوچی جس کا سر ڈھکا جا چکا ہو۔ اردو، صفت، کسبیوں کی اصطلاح، متروک۔

سَرفَراز کرنا، سَرفَراز فرمانا :۔ (بڑ) عزت دینا، درجہ بڑھانا، ترقی دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

انسانیت ہے طُرّۂ انساں کا امتیاز
جس کو کیا ہے علم و تعقل نے سرفراز — آلِ رضا

سرفراز کرنا، سرفراز فرمانا :۔ کسی کے مکان پر کسی معزز کا جانا، تشریف لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فرشِ گل کو بھی قدم سے اپنے کیجے سرفراز
گل بھی سبزے کی طرح پامال ہو رفتار سے — آتشؔ

سرفرازنا :۔ عزت دینا، رونق دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

کریں گے دفعتہً تصویر خانہ اپنی رحمت کا
وہ جب دم سرفرازیں گے گنہگاروں کی محفل کو — شرتؔ

سرفراز نامہ :۔ (تعظیماً) خط۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ میں ایک ہفتے سے انتظار کر رہا تھا آج سرکار کا سرفراز نامہ موصول ہوا، حالات سے آگاہی ہوئی۔

سرفرازی :۔ (بڑ) سربلندی، عزت، ناموری، مرتبہ کی بلندی، امتیاز، منزلت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

راہِ معبود میں سب سہل ہے یہ رنج و محن
سرفرازی ہے جو خنجر سے کٹے گی گردن — انیسؔ

سرفرازی :۔ (بڑ) بستی، سر ڈھکنا، ازالۂ بکر۔ اردو، مؤنث، کسبیوں کی اصطلاح، متروک۔

خاک کی اپنی جوانی کیا نہیں میں جانتی
ہائے رے چاہی سرفرازی کے لیے بیتاب ہو — جانِ صاحب

سَرفروش :۔ جاں باز، جاں نثار، سر فدا کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

جرأت نثار ہوتی ہے اس سرفروش پر
شمشیر چڑھتا ہے سبز کاہے کا دوش پر — انیسؔ

قولِ فیصل :۔ اس کی اردو جمع "وں" کے ساتھ "سرفروشوں" اور فارسی جمع "ان" کے ساتھ "سرفروشان" ہے۔

سَرفروشی :۔ (بڑ) جاں نثاری، جاں بازی، دلیری، شجاعت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تیر کھانے کی ہوس ہے تو جگر پیدا کر
سرفروشی کی تمنا ہے تو سر پیدا کر — امیرؔ

سَرقُفلی :۔ وہ رقم جو کرایہ دار سے علاوہ کرایہ کے لیتے ہیں۔ اور وہ گویا قفل کھولنے کی اجرت ہوتی ہے، داخل کرایہ نہیں۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ایک مکان خالی تھا ایک روپیہ ماہوار کرایہ پر اسے ٹھہرا لیا بلکہ سرقفلی دے کر سرخط لکھ دیا۔ (مرأۃ العروس)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے اس محل پر "پگڑی" زبانوں پر ہے۔

سَرقلم کرنا :۔ سر کاٹنا، سر جدا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دکھلائے شادؔ کچھ دشمنِ جاں کی تواضع پر
قلم کرنے کو سر شمشیر و خنجر جھک کے ملتے ہیں — شادؔ

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "سر قلم ہونا" بھی رائج و فصیح ہے۔

جرمِ مستی میں ہوا سر جو قلم تاریخ کا
دیر میں صورتِ مینا تن بے سر آیا — ناسخؔ

سَرقلیاں :۔ چلم۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سَرقہ :۔ (بڑ) (بفتح اول و کسر را) چوری۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ اردو میں با فتح و سکون را مستعمل ہے۔

قضا بول اُٹھی مناسب سزا ہے
چھپائی ہو جان اس نے سرقہ کیا ہو — **عشق**

سَرِقَت (بالفتح) دوسرے کے تخیل، شعر یا مضمون کو ادا دستاً اپنا کر لینا۔ اُردو، مذکر، شعراء کی اصطلاح۔

سر کا بوجھ اُتارنا (کنایۃً) بری الذمہ ہونا، کسی کام کا بے دلی اور بے پروائی سے کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

گڑھے میں گور کے پھینک آئے اتر با مجھ کو
سلوک خاک کیا سر کا بوجھ اُتار آئے — **امیر**

سر کا بوجھ اترنا (کنایۃً) کسی فرض یا ذمہ داری سے سبکدوش ہونا، وعدہ ایفا کر کے سبکبار ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہم تو حاضر ہوئے لیکن نہ کیا تو نے قتل
تن سے اُترا جو نہ سر بوجھ تو سر کا اُترا — **برق**

سر کا بوجھ ٹالنا (ڈالنا) بے دلی سے کوئی کام کرنا۔ اُردو مصرف، متروک۔

شیخ کی تو ہمت از پرست جا
بوجھ سر کا سا ڈال آتا ہے — **سیر**

سر کا پسینا پاؤں پر آنا انتہائی محنت مشقت کا کوئی کام کرنا۔ اُردو مصرف، متروک۔

وہ مجرم ہوں جو مثل شمع شرم آتی ہو، وہ کر
مرے سر کا پسینا پاؤں پر آتا ہے بہہ بہہ کر — **شاد**

قول فیصل: اسی محل پر "سر کا پسینا پاؤں کو آنا" اور "پیر کو آنا" بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔
بنے جو شمع بھی وہ منفعل ہیں
کہ پاؤں کو پسینا سر کا آیا — **شاد**

"شہزادہ اس منزل پر مخافت کو طے فرماتا مجھ کا پیاسا چلا جاتا تھا۔ سر کا پسینا پیر کو آتا تھا۔" (طلسم ہوش رُبا)

اب اس محل پر "سر کا پسینا پاؤں تک یا ایڑی تک آنا" زیادہ مستعمل ہے۔

سر کا تیل سر میں لگانے کا تیل، وہ تیل جو عام طور سے سر میں ڈالا جاتا ہے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سر کاٹنا سر قلم کرنا، سر کو جسم سے جُدا کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

غم کیا شہادت تھی کہ منہ پھیر کے سر کاٹ دیا — **رشید**

سر کا چھندا اُتارنا دیکھو "چھندا اُتارنا"۔
مصرع: تھا قبول وہ بھی اپنے سر کا چھندا اُتار نے کے لئے۔ (ابن الوقت۔ نور اللغات)

قول فیصل: عورات لکھنؤ مصرف "چھندا اُتارنا" ہی بولتی ہیں۔

سر کا دینا منتقل کر دینا۔ اُردو صفت، قلیل الاستعمال۔

ڈھالوں میں بھر کے لائیو لعل و زر و گہر
ایسا نہ ہو کہ رات کو سر کا دیں مال و زر — **انیس**

سر کار (۱) بارگاہ، ڈیوڑھی، دربار شاہی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

خوش رہو تم کو اگر قدر گداؤں کی نہیں
ڈھونڈ لیں گے ابھی ہم بھی کوئی سرکار نئی — **ناسخ**

سر کار (۲) حکومت، سلطنت، گورنمنٹ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سر کار (۳) (تعظیم کے محل پر) حضور، جناب۔ (کنایۃً) معشوق۔ اُردو، فصیح، رائج۔

کچھ ہم کو سروکار نہ تھا عشق و جنوں سے
رسوائے زمانہ ہوئے سرکار کے باعث — **امیر**

سر کار جگمگانا محل، ڈیوڑھی یا دربار کا پُر رونق ہونا۔ اُردو مصرف، قریب بہ متروک۔

چکی ہوئی ہے آج وہ سرکار تمہاری
پریوں نے کیا ترک سلیمان کا دربار — **مجسٹر**

سر کار دکھانا عدالت دکھانا، (کنایۃً) نالش کرنا۔ اُردو صفت، متروک۔

کس دن کے لئے رکھتی ہو بس دل کی نکالو
پھندے پہ چڑھاؤ مجھے سرکار دکھاؤ — **خان صاحب**

سر کار لُٹ جانا کسی بادشاہ یا رئیس کی ڈیوڑھی یا محل وغیرہ کا تباہ و برباد ہو جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

بالو سے چھین لے گئے مسند امام کی
سرکار لٹ گئی شہ عالی مقام کی — **دبیر**

سرکاری گورنمنٹی، شاہی، حکومت کا، سرکار سے منسوب۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

معلومات صرف: سرکاری ملازمت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ نوکری کی مدت ختم ہونے کے بعد حیاتی پنشن بھی ملتی ہے۔

سر کانا (۱) ہٹانا، ایک طرف کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

حرم در سے زینت کو سرکا رہے تھے
نبی کی نواسی کو غش آ رہے تھے — **عشق**

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ "رکھی ہوئی چیز کو دوسری طرف کر دینا یا کھسکانا"۔

سر کانا (۲) غائب کر دینا، چھپا دینا۔ (فقرہ) پولیس کی آمد سُن کر مال سرکا دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عوام اس محل پر "کھسکا دینا" بولتے ہیں۔

سر کانہ پاؤں کا بے سر و پا۔ صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس محل پر فصحا ’بے سروپا‘ ہی بولتے ہیں۔ عورتیں ’بات‘ کے لیے عام طور سے یوں بولتی ہیں : ”تم نے ایسی بات کہی جس کا نہ سر ہے نہ پیر“۔ اسی محل پر ’بے سر پیر کا‘ بھی بول دیتی ہیں۔

سَرْ کا وَبال :۔ (کنایۃً) وُہ بوجھ۔

کیا جانتا تھا تاروں زرِ بخل کی بدولت
سر کا وبال ہوگا جی کا عذاب ہوگا رشک

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب اس محل پر عورتیں زیادہ تر ’جان کا وبال‘ اور ’وبالِ جان‘ (با علانِ نون) بولتی ہیں۔ فصحا باخفائے نون ’وبالِ جاں‘ بولتے ہیں۔

سَرکَٹ :۔ دفتر جہاں ملازموں کے چہرے لکھے جاتے تھے اور جہاں ان کی داد فریاد سنی جاتی تھی۔

میرا بھی کاٹ سر نہیں سرکٹ میں جاؤں گی
زیادہ قتل غیر مرے سر کے ساتھ ہے (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب متروک ہے۔

سَر کَٹانا :۔ گلا کٹوانا، سر جدا کروانا۔ اُردو حرف غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ اس محل پر ’سر کٹوانا‘ رائج و فصیح ہے۔

ع کٹواتی ہو سر شمع جو ثابت قدمی سے آتش

سَر کَٹنا :۔ سر قلم ہونا، سر جدا ہونا۔ اُردو حرف فصیح، رائج۔

اپنے یوسف کو کہے یوسف سے تو نسبت نہ دے
اے زلیخا اس پہ سر کٹتے ہیں اس پر انگلیاں ذوقِ جرم

سَر کَٹ جانا :۔ ہٹ جانا۔ اُردو حرف فصیح، رائج۔

الگ جا کے بچوں کو بہلاؤ لوگو
اُترتا ہے صدقہ سرک جاؤ لوگو میر عشق

سَر کُچَلنا :۔ (کنایۃً) اصلی قوت کو ختم کر دینا۔ اُردو حرف فصیح، رائج۔

ع باطل کا سر کچل دیا واللہ آپ نے (اللاعلم)

سَر گُرْدَگی :۔ رہبری، سرداری۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ گاندھی جی کی سرکردگی میں ہندوستان نے غلامی سے نجات پائی۔

سَر گُرْدَہ :۔ سرگروہ، افسر، منتخب، سرغنہ۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ملازم جو تھے اندرونِ محل
یہ ان کا تھا سر کردۂ بے بدل اخترؔ

سَر کَرنا :۔ (۱) فتح کرنا۔

سر کرے گی سپہ شوق اگر ملکِ وصال
مزے لوٹے گی زبانوں کی لڑائی کیا کیا ہجر

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس طرح اب قلیل الاستعمال ہے۔ زیادہ تر جنگ، معرکہ یا میدان کے ساتھ ہی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

سر کیا مرکز عشق کو تنہا ہو کر (؟)

سَر کَرنا :۔ (۲) شروع کرنا۔ اُردو حرف، متروک۔

جبکہ میں کرتا ہوں اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ
سر کرے ہے وہ حدیثِ زلفِ عنبر بار دوست غالب

سَر کَرنا :۔ (۳) چھوڑنا، چلانا، فیر کرنا۔ جیسے : بندوق یا توپ سر کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

سَر کَرنا :۔ (۴) کھولنا، وا کرنا۔ (جیسے قلعہ سر کرنا)

مرزا غالب نے بھی سر ہونے میں یہ معنی لیے ہیں۔) (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

سَر کَرنا :۔ (۵) زبردست یا زیردست کو گنجفہ کا ورق پھونکنا کہ بازی کا سلسلہ قائم رہے کیونکہ جب تک ایک دوسرے کو سر نہیں کرتا گنجفہ نہیں کھیلا جاتا۔ تینوں کھلاڑیوں میں سے ایک کا پہلے پتا ڈالنا جس پر دوسرا پھر تیسرا پتا ڈالتا ہے۔

ہاں گیا جو قتل کا ایما ترے بے پیر کا
سر کیا جو گنجفے میں بازیٔ شمشیر کا نکہت (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ گنجفہ بازوں کی اصطلاح ہے۔

سَرکَس :۔ (انگریزی۔ اکھاڑا، دائرہ) وہ تماشا جس میں زور آزمائی کے مختلف طریقے دکھائے جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

سُرَک سُرَک :۔ چھپاک چھپاک، جلدی جلدی، سانپ کی سی چال، پھرتی سے۔ جیسے ”ابھی سُرک سُرک انگنائی میں نکل گئی کبھی پھُرک پھُرک کوٹھے پر چڑھ گئی“۔ اُردو، تابع فعل، عورات دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

سَرکَش :۔ باغی، نافرمان، متمرد، کسی سے نہ دبنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

خود علاقے کا بندوبست کرو
جو کہ سرکش ہیں ان کو پست کرو (مالک رسوا)

قولِ فیصل :۔ اس کی اُردو جمع ’وں‘ کے ساتھ ’سرکشوں‘ اور فارسی جمع ’ان‘ کے ساتھ ’سرکشان‘ ہے۔ جیسے ”تلواروں نے بہادروں کی دریائے خون بہا دیا، سرکشوں کو خوابِ عدم میں سُلا دیا“۔ (طلسم ہوش رُبا)

”شہنشاہ ساحراں نہایت زور آور ہے کہ ہیبت

شمشیر سے اس کے سرکشاں دہر کاٹتے اور ٹھہراتے ہیں۔
(طلسم ہوش رُبا)

سرکشی۔ بغاوت، تمرّدی، نافرمانی، حکم عدولی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ ہو پامال عمر کی سرکشی سے
اٹھائے ناز دشمن بھی خوشی سے (شاعر فرہاں)

سرکشی پر کمر باندھنا۔ بغاوت اور نافرمانی پر کمربستہ ہو جانا۔ یہ طے کر لینا کہ اب حکم عدولی ہی کریں گے۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع باندھے ہے سرکشی پہ کمر گراں انیس

سرکشی جتانا۔ نافرمانی اور بغاوت کرنا۔ اُردو مصرف، متروک۔

معلی مصرعہ۔ کبھی کہتا تھا اے ہر پشیمے سر جھکائے رہو، اس سے سرکشی نہ جتاؤ۔ (طلسم ہوش رُبا)

سرکشی کرنا۔ نافرمانی کرنا، بغاوت کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

سرکشی کرتے ہیں مجھ سے جو کر میں پامال خلق
شیر قالیں بھی مجھے شیر نیستاں ہو گیا ناسخ

سرکنا۔ سرک جانا۔ پیچھے ہٹنا، ایک طرف سر ہو جانا، ہٹنا، ہٹ جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع سرکے سرک گئے سب راہ ہو گئی پیدا عشق

قولِ فیصل۔ اس کا متعدی (المتعدی) "سرکوانا" بھی مستعمل ہے۔

ہم ایسے باثروت ہیں نہ اس کو بھی سرکوائیں
کوئی دشمن بھی رکھوائے جو نشتر پاؤں کے نیچے ثروت

سرکنا۔ روانہ ہونا، جانا، چلتا بننا۔ اُردو مصرف، دہلی کی زبان۔

جواب لکھ کے مرے خط کا نامہ بر سے کہا
خطر کی جا ہے چلو یاں سے لے کے سر کو خط ظفر

سرکنڈا۔ سینٹھا، نرکل۔ ہندی، مذکر۔

دیاسلائی جو پہلی تھیں یا کر سرکنڈا ہوئے ہیں صاحب لکھنو بنا کے اک جھنڈا جرأت

معلی مصرعہ۔ ہر ایک سائیں لیو تھاپ کے کنڈے تھاپتا ہے ...... اور علیٰ جان ایسا پلید ہے کہ سرکنڈے جلا کے دن کاٹتا ہے۔
(انشائے سرور)

قولِ فیصل۔ اب اہلِ لکھنؤ زیادہ تر سینٹھا اور نرکل ہی بولتے ہیں البتہ بچوں کی زبانوں پر یہ فقرے آتے ہیں: "سرکنڈے کی گاڑی، ڈو مینڈھک جوتے جائیں۔ راجہ مارے پڑی، ہم راجہ مارے جائیں"۔

سرکنگبین۔ (سرکہ انگبین، شہد) سرکے کا شربت، فارسی، مؤنث۔

میری دوا تو شربت دیدار یار ہے
نسخے میں کیوں طبیب نے سرکنگبیں لکھی ظفر
(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "چونکہ اس کی ایجاد سرکہ اور شہد ملانے سے ہوئی تھی اس لیے یہی نام پڑ گیا"۔

اس کا معرب "سکنجبین" (بکسر اول و فتح دوم و سکون میم و یائے معروف) ہے اور یہی عام طور سے زبانوں پر ہے جیسے: "عرق گلاب اور عرق بادیان کے ساتھ دو تولے سکنجبین نعنائی کا بھی اضافہ کر لینا۔ پیٹ کی تکلیف سے بہت جلد آرام مل جائے گا"۔

سرکوب۔ افسر، انتظام کرنے والا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ہے مری خانہ نشینی سے یہ گھر گھر کو کوہ
خیل عشاق کا سرکوب کہیں بیٹھ رہا جرأت

سرکو بتانا۔ سر کی طرف اشارہ کرنا۔ اُردو مصرف، پھکیتوں اور گتکہ بازوں کی اصطلاح۔

پر کا صفت رخش کو کاوے پہ لگا کر
اک وار سر شانہ کیا سر کو بتا کر اوج

سرکو پھیرنا۔ (متعدی) سر کے بالوں کا پھیرنا۔ اُردو مصرف: دہلی کی زبان۔

ع عشق نے خوار و ذلیل کیا ہم سر کو پھیرتے پھرتے ہیں میر

سرکوبی۔ سرزنش، سرکچلنا، تنبیہ، تادیب، سزا۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ فارسی میں ان معنی میں "سرکوب" ہے جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

سرکہ۔ انگور، جامن، گڑ یا گنّے کا شیرہ جسے سڑا کے ایک قسم کا خمیر اٹھا لیتے ہیں، سرکہ کہلاتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل محتسب نے گھر کی تلاشی تو کیا ہوا
نکلا سبوئے کہنہ میں سرکہ بھرا ہوا ناظم

سرکھانا۔ (کنایتہً) غل مچانا، ستانا، بک بک کے پریشان کرنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

مے تو جائز نہیں یہ جائز ہے
اور کھاتا ہے مرا سر واعظ جلیل

وہ بھی ہوتا تو میرا سر کھاتا
کیا زبردستی مجھ کو بھلاتا شوق

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر عورتیں زیادہ تر "بھیجا کھانا" بولتی ہیں۔

سرکھپ۔ (کنایتہً) جاں نثار، جاں باز، ہمہ تن کسی کام میں مصروف۔ اُردو، صفت، متروک۔

ہم سے بھی ہو سکتا جو کچھ نہ کیا ہوتا
مجنوں سے جفا کش نے فرہاد سے سر کھپے — انشا

سر کھپانا ۔۔ (متعدی) کسی کام میں بہت فکر کرنا ، سر مارنا ، نہایت کوشش کرنا ، کسی سخت کام میں اپنے کو مصروف کرنا ۔ اُردو مصدر ، دہلی کی زبان ۔

فکر دنیا میں سر کھپاتا ہوں ،
میں کہاں اور یہ وبال کہاں — غالب

محلِ صرف ۔۔ آتنا اصرار کر رہی ہوں اور اتنی دیر سے تمہارے پیچھے سر کھپا رہی ہوں ۔ (آرمیۃ الفصیح)

قولِ فیصل ۔۔ اہلِ لکھنؤ اس محل پر جان کھپانا بولتے ہیں ۔

سر کھپی ۔۔ نہایت فکر و کوشش ۔ اُردو ، مؤنث ، متروک ۔

محلِ صرف ۔۔ بابا جی نے جو کوئی پانچ چھ ہزار کی رقم پایا " دفعتاً " اہلِ پولیس نے بڑی سر کھپی کی مگر نہ ملے نہ ملے ۔ (فسانۂ آزاد)

سر کھ پیشانی ، سر کھ بغل ۔۔ (کنایۃً) بے دماغ ، ترش رو ، تیوری چڑھائے ہوئے ، بد خلق ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال ۔

تمہاری سر کھ پیشانی سے دانت اپنے ہوئے کھٹے
نہ جرأت پائی کچھ کہنے کی جب چین جبیں دیکھی — شعور

محلِ صرف ۔۔ شوہر ملے تو سر کھ جبیں اور کھوٹ ۔ (فسانۂ آزاد)

سر کھجانا (کھجلانا) ۔۔ (کنایۃً) شامت آنا ، مار کھانے کو جی چاہنا ۔ اُردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

سر کھجاتا ہے جہاں زخمِ سر اچھا ہو جائے
لذتِ سنگ باندازۂ تقریر نہیں — غالب

محلِ صرف ۔۔ کیوں بچہ ! تم اپنی شرارت سے باز نہیں آتے ایک کشتی نکال چکا ہوں اب آج پھر سر کھجلایا ۔ (فسانۂ آزاد)

سر کھلا ۔۔ برہنہ سر ، ننگے سر ۔ اُردو ، صفت فصیح ، رائج ۔

صبح آیا جانبِ مشرق نظر
اک نگارِ آتشیں رخ سر کھلا — غالب

قولِ فیصل ۔۔ اسی محل پر سر کھلے ، اور کھلے سر بھی رائج و فصیح ہے ۔

ع سر کھلے شام کے دربار میں آئیں زینب تو آفت

سر کھلنا ۔۔ (بالکسر) راز فاش ہونا ، بھید کھلنا ۔ اُردو مصدر ، قلیل الاستعمال ۔

محلِ صرف ۔۔ گو ان کے درد کا آپ حال پوچھتے ہیں ۔ اس کا سر کھلتا نہیں کیا ہے عجب گلو گیر عارضہ ہو گیا ہے ۔ (انشائے سرور)

قولِ فیصل ۔۔ بالعموم زبانوں پر راز کھلنا ، یا بھید کھلنا ہی ہے ۔

سر کھلنا (کھل جانا) ۔۔ (بالفتح) سر کا زخمی ہو جانا ، سر پھٹ جانا ۔ اُردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

ع سر کھل گیا جو وار کیا بد خصال نے (لاڈلے)

سر کھولنا ۔۔ (متعدی) سر پر دوپٹے یا چادر کا نہ رکھنا ، کھلے سر ہو جانا ۔ اُردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ع سر کھول کے کرتی تھیں دعائیں یہ زینب (لاعلم)

سر کھولنا ۔۔ سر پھاڑنا ، سر زخمی کرنا ۔ اُردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

سر کھینچنا ۔۔ اثر کرنا ، اثر انداز ہونا ۔ اُردو مصدر ، متروک ۔

محبت نے تمہارے دل میں بھی اتنا تو سر کھینچا
قسم کھانے لگے تب ہاتھ میرے سر پہ دھر بیٹھے — درد

سر کھینچنا ۔۔ طول پکڑنا ، طول کھینچنا ، طوالت ہونا ۔ اُردو مصدر ، متروک ۔

شعور نے نام خدا ان کے بلا سر کھینچا
میر سا ہے کوئی عالم میں علم کا ہے کو — میر

سر کھینچنا ۔۔ بلند ہونا ، پھر کنا ۔ اُردو مصدر ، متروک ۔

شب آہ شرر افشاں ہو کھوں کے پھر کی میرے
سر کھینچتا شعلہ تو تجھ کو جلا جاتا — میر

سر کی ۔۔ ایک قسم کی گھاس کے ڈنٹھل جس سے شوپ ، چک اور پال وغیرہ بناتے ہیں ۔ اُردو ، مؤنث ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ اس صحرا میں ایک منڈھی سر کی کی پڑی ہوئی وہ نہ سر کی نہ پیر کی ۔ (طلسم ہوشربا)

سر کی آفت ٹلنا ۔۔ اپنی مصیبت دور ہونا ۔

ٹل گئی غیر کے سر پہ مرے سر کی آفت
میکشِ آئے بجا میری وفا میں آئیں (زور الکلام) — بحر

قولِ فیصل ۔۔ تمہارے ، میرے اور ہمارے وغیرہ ضمائر کے ساتھ ہی اس کا صرف ہے اور آفت کی خصوصیت بھی نہیں ہے ۔ بلا اور مصیبت وغیرہ کے ساتھ بھی بولتے ہیں ۔

سر کے بال کھولنا ۔۔ بال بکھرانا ، سوگ و ماتم کی علامت ۔ اُردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

لگے پیٹنے سر وہ اے وہ ڈھول
دیے سر کے بال اپنے علوی نے کھول (طلسم فصاحت)

سر کے بل چلنا ۔۔ نہایت تعظیم اور ادب سے چلنا ۔ اُردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

ع چلوں گا سر کے بل شوقِ شہادت دستگیری کر (فسانۂ آزاد)

سر کی ٹلی: مصیبت جو دور ہو گئی ہو وہ آفت یا بلا جو ٹل گئی ہو۔ اُردو، صرف، غیر فصیح بھی۔

مجھ پر بخار نکلا جیسے غیر پر وہ گرم
آئی کسی کے سر کی ٹلی میری جان پر ؎ جعفر

سر کی کھانا: سر کی مار کھانا۔ اُردو، صرف، بھٹیاریوں اور تلوریوں کی اصطلاح۔

غم نہیں خسرو کی صورت جان پر کھیلے ہیں ہم
کوہکن نے لی جو تیشے کی تو سر کی کھائے گا ؎ شاد

سر کے ساتھ ہے: دم سے وابستہ ہے، زندگی کے ساتھ ہے، جان سے لگا ہوا ہے۔ اُردو، صرف، دہلی کی زبان۔

یکہ سر کے ساتھ ہے یہ درد سر جب تک ہے سر
سر جو کوئی کاٹ ڈالے تب یہ درد سر سے ؎ سوت

قول فیصل: لکھنؤ میں اس محل پر جان کے ساتھ ہے، مستعمل ہے۔

سرگاڑنا: عزم و استقلال کے ساتھ کوئی کام کرنا۔ اُردو، صرف، متروک۔

وحشت میں جس طرف کو مجھے لہر آ گئی
سرگاڑ کے شتل بیل ادھر ہی دھڑک گیا ؎ رند

سرگالا منہ بالا: (سر سفید ہو گیا مگر منہ پر جوانی برس رہی ہے) بڑھاپے میں جوانوں کی سی حرص کرنے والے کے واسطے بولتے ہیں۔ اُردو، مثل، (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں بہت کمی کے ساتھ کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔ صاحب لغات النساء نے اس کے ایک معنی "خوش خوراکی بوڑھے کو نوعمر بنا دیتی ہے" بھی لکھے ہیں جو عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

سرگراں: خفا، ناراض، غصہ ور۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر ہو کے کیوں پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو ؎ غالب

قول فیصل: فارسی میں مغرور و متکبر اور مست و بے خود کے معنی میں بھی ہے جو اُردو میں بالعموم مستعمل نہیں۔

سرگرانا: سر تن سے جُدا کرنا۔ اُردو، صرف، متروک۔

چمک کے نابوں سے راہ عدم دکھاتی تھی
اعدا کے قہر کا طوفان سرگراتی تھی ؎ اوج

سرگرانی: بلا خمار کسی وجہ سے سر کا بھاری ہونا، خفیف درد سر۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بار اُلفت کا سنبھالا نہیں جاتا مجھ سے
سرگرانی ہے مری شورش پا سے پیدا ؎ صبا

سرگرانی: برگشتگی، خفگی، رنجیدگی، بے رُخی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بار ہا دیکھی ہیں ان کی رنجشیں
پر کچھ اب کے سرگرانی اور ہے ؎ غالب

سرگرداں: مضطرب، سرگشتہ، سراسیمہ، حیران، پریشان۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وحشت پُر خار میں تا چند ہوں سرگرداں
بس زیادہ نہ اب لے دوری منزل دوڑا ؎ آتش

سرگرداں ہونا: حیران و پریشان ہونا، آوارہ و سرگشتہ ہونا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

؎ حسینوں کے ستم سے چرخ ظالم تک ہے سرگرداں ؎ آسی

سرگردانی: پریشانی، حیرانی، تشویش۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستعمل صرف: جس دن سے اس مرحوم و مغفور نے دنیا سے کوچ کیا ہے سرگردانی رہی اور آج تک چلی جاتی ہے۔ (انشائے سرور)

سرگرم: مستعد، محنتی، کسی کام میں دل سے مصروف، منہمک۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستعمل صرف: ہر شخص اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں سرگرم تھا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل: اسی محل پر سرگرم کار بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے جیسے: تمام لشکر شب بھر جانبین کا اسی طرح سرگرم کار رہا۔ دم سحر موت کا گرم بازار تھا۔ (طلسم ہوش رُبا)

سرگرم ہونا: مستعد و آمادہ ہونا، کسی کام میں دل سے مصروف ہونا۔ اُردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرگرم نالہ ان دنوں میں بھی ہوں عندلیب
مت آشیاں چمن میں مرے متصل بنا ؎ سودا

سرگرمی: مستعدی، گرم جوشی، انتہائی انہماک، کوشش بلیغ۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مستعمل صرف: میں تو ہمت ہار چکا تھا یہ آپ کی سرگرمی کا نتیجہ ہے کہ مشاعرہ کامیاب رہا۔

سرگڑنا: سر کا زمین کی طرف جھکنا۔ اُردو، صرف، دہلی کی زبان۔

پہلے کیوں نے داغ اتنی پی گئے زاہد
سر بچھ کر اب جو ہے زیادہ میرا سرگڑا ؎ داغ

سرگروہ: سرغنہ، سردار، رئیس جماعت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

؎ محمدؐ سرگروہ انبیا ہیں (نامعلم)

سر گریبان میں ڈالنا۔ (کنایتہً) متفکر ہونا، شرمندہ ہونا، تفکر یا شرمندگی کے باعث سر نیچا کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

جو بن کشادہ قبیلوں میں جب آئی کچھ تو شرم
بیٹھے ہیں آج سر وہ گریباں میں ڈال کے — ریاض

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر 'گریبان میں منھ ڈالنا' رائج و فصیح ہے۔

سر گریبان میں ہونا۔ (کنایتہً) متفکر ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

فکر سے میں نہیں خالی غمِ جاناں میں کبھی
کبھی زانو پہ مرا سر ہے گریباں میں کبھی — ناسخ

سر گزار۔ جانباز۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جو سر گزار ہو میداں میں سر بکف آئے
سنبھل کے خیمۂ شبیر کی طرف آئے — اوج

سر گزشت۔ گزرا ہوا حال، واقعہ، حکایت، داستان۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سنتے ہو تم جو خلق میں افسانہ قیس کا
کچھ کچھ وہ سر گزشت مری ابتدا کی ہے — جلیل

سر گشتگی:۔ حیرانی، پریشانی، تردد، بے قراری۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سر گشتگی میں میرا کیا ساتھ دے سکے گا
اے آسماں ٹھہر جا، ناحق خراب ہوگا — صبا

سر گشتہ۔ حیران و پریشان، آوارہ و سرگرداں۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گرد میں جو پابند بلا ہو گئے مسلم
سر گشتۂ صحرائے جفا ہو گئے مسلم — دبیر

سر گم:۔ راگ کے ساتوں سُروں کا مجموعہ۔ اُردو، مؤنث، علم موسیقی کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف ابھرنا کے ساتھ ہے۔

سر گنجا کرنا۔ (متعدی) اس قدر مارنا کہ سر پر بال نہ رہیں، بے انتہا مارنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

مصلحِ صرف:۔ آج سالے کا مارے جوتوں کے سر گنجا کر دیا۔

سر گندھنا۔ (نونِ اوّل غنہ) چوٹی گندھنا۔ اُردو صرف، متروک۔

سر گندھا اس کا زبس کفر میں لاثانی ہے
مانگ جو اس پہ ہے زنار سلیمانی ہے — مصحفی

قولِ فیصل:۔ اب 'سر' کی جگہ 'چوٹی' مستعمل ہے۔

سر گوشی:۔ کاناپھوسی، کان میں آہستہ آہستہ بات کہنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مرے پہلو میں بیٹھے دل سے کیا کرتے ہو سرگوشی
ذرا میں بھی تو سن لوں مشورہ کیسا یہ باہم ہے — جلال

قولِ فیصل:۔ اس کی اُردو جمع 'سرگوشیاں' بھی مستعمل ہے۔

راز داں اب ہو گئے دونوں تمھارے ظلم کے
کل جگر سے تیر نے سرگوشیاں کیں دل سے آج
— تجے صاحب مشتاق

سر گوشی:۔ (کنایتہً) غیبت، چغلی، بدی۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

عاشق سے بے دماغی اس گل کا ہو وطیرہ
سرگوشی صبا پھر ہونے لگی ہے میرا — مصحفی

سر گوشیاں کرنا:۔ کاناپھوسی کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کس و ناکس سے کیوں سرگوشیاں کرتے ہو محفل میں
خبر بھی ہے کہ لوگ اپنے دلوں میں کیا سمجھتے ہیں؟
— اکبر الٰہ آبادی

سر گھڑی کا گھٹکا بنا ہوا ہے۔ بوڑھی عورتوں کے سر ہلنے کی پھبتی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اب شاید ہی کوئی بولتا ہو۔

سر گہی:۔ سحری۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام اور جاہل عورتیں 'سرگہی' بولتی ہیں۔

سر گڑنا:۔ سر سے سر ٹکرا جانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محیطِ نوج میں ڈوبے کبھی اُبھر کے لڑے
صفیں اُلٹ گئیں باہم سرِ اہلِ شر کے لڑے — اوج

سر لگانا:۔ کسی کے ذمے کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

مجھ سے لگاوٹ آپ کی غمزہ گر گی ہے
مرتا ہوں اس پہ اس کو مرے سر لگائیے — شرف

سر لگانا:۔ سر قریب لے جانا، سرمس کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

برسوں سے بے قرار ہے تسکین کے لیے
جھکیے ذرا جگر سے مرے سر لگائیے — شرف

سر لوح:۔ کتاب کے پہلے صفحے پر بسم اللہ کی جگہ جو نقش و نگار ہوتے ہیں ان کو سرلوح کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سرما:۔ جاڑا، سردی کا موسم۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سر مارنا:۔ سر مغزنی کرنا، بہت کھپانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

ساتھ اس شامت کے مارے کے سر اپنا تو نہ مار
اے ظفر دل تو اسیرِ زلف کا کل ہو گیا — ظفر

سر مارنا ۵: سر دے دے مارنا، سر ٹکرانا۔
اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف: سخت جانی کا بُرا ہو یہ مصیبتیں
دکھاتی ہے نہ آپ آتے ہیں نہ جان جاتی ہے
حضرت کی تصویر سے باتیں کرتے کرتے بیاختہ
پکارنے لگے۔ جواب نہ ملا تو در و دیوار سے سر
مارنے لگے۔ (انشائے سرور)

سر مارنا ۶: بگڑ کے کوئی چیز واپس کرنا۔
اردو مصرف، متروک۔

کوئے قاتل میں اگر جاتا نہیں
بھیجتے قاصد سے سر مار خط — امیر

سر مارنا ۷: انتہائی کوشش کرنا، جان
لڑانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

چارہ گر نے ہزار سر مارا
درد دل میں کمی نہ ہوئی — قرار

سر مارنا ۸: ذمے کرنا، حوالے کرنا۔ اردو
مصرف، متروک۔

کس کے سر ماریے یہ بارِ سفر
راہزن کوئی رہگزر میں نہیں — امیر

سرمایہ: زرِ اصل، راس المال، پونجی۔ فارسی
مذکر، فصیح، رائج۔

عشق کا سرمایہ جو کچھ حسن کی دنیا میں تھا
شکر کرتا ہوں مجھے میری وفا سے مل گیا — محشر لکھنوی

سرمایہ دار: بہت زیادہ دولت رکھنے والا،
دولت مند۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سر مڑھنا: زبردستی کسی کے ذمے لگا دینا۔
(فقرہ) انھوں نے یہ خراب دوشالہ میرے سر
مڑھا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل: یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔ لکھنؤ
میں زبردستی کسی کو کوئی چیز لینے پر مجبور کرنا کے معنی
میں "سر منڈھنا" رائج و غیر فصیح ہے جیسے
"اتنی مہنگی گھڑی میں نہیں لوں گا یہ کسی اور
کے سر منڈھیے"۔

سرمد: (بفتح اول و سوم) ہمیشہ، دائم
جس کی ابتدا اور انتہا نہ ہو، پروردگار عالم
کی صفت۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے
کی زبان۔

سرمد ۲: دہلی کے ایک مشہور صوفی مجذوب
جن کو اورنگ زیب نے مروا ڈالا تھا۔

سرمدی: ابدی، دائمی۔ عربی، مؤنث،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک صورت سرمدی ہو جس کا اتنا جوش ہو
ورنہ ہر ذرہ ازل سے تا ابد خاموش ہو — اکبر

سرمست: بدمست، مدہوش، نشے میں
چُور۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف: تحفۂ درود اہل الست پیالۂ الست
کی ہر جرعہ نوش جام خرد کو درکار ہے کہ جس نے
سرمستانِ خمخانۂ کفر و ضلالت کی ایک ساغر ظہور
خمار شکنی زبانی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

سرمستی: نشے میں چور ہونا۔ فارسی، مؤنث
فصیح، رائج۔

اب وہ سرمستی بہار نہیں
نشہ کیسا مجھے خمار نہیں — نوح ناروی

قولِ فیصل: اس کی اردو جمع "سرمستیاں"
اور اپنے محل پر "سرمستیوں" ہے۔

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں
اٹھیے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی — غالب

سرمشق: (بغیر اضافت) استاد کا لکھا ہوا
قطعہ، عبارت یا حرف جس کو دیکھ کے مشق کرتے
ہیں۔ فارسی، مذکر، خوش نویسوں کی اصطلاح۔

سر مغزن: بے فائدہ بک بک، فضول کی باتیں۔
اردو مصرف، متروک۔
محلِ صرف: اس قدر دل و دماغ کہاں کہ تمھاری
سر مغزن کروں۔ (فسانۂ آزاد)

سر مغزنی: کسی کام میں انتہائی محنت اور
کوشش کرنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف: تم نے بہت سر مغزنی کر کے یہ
ناول لکھا ہے، یہ میں جانتا ہوں لیکن تم کو اس
سے ملا کیا؟

سرمکھ: سامنے، روبرو۔ اردو، لکھنؤ کی
زبان، قلیل الاستعمال۔

سرمکھ نہ گرم کرنی تھی حاکم سے گفتگو
کہ آئی مصیبت آگے اگر آنکھیں ٹیکیں گی — جان صاحب

قولِ فیصل: دہلی میں "سنمکھ" تھا۔
ع: کہ جب سنمکھ ہو تم آنکھیں لڑاؤ گے تو کیا ہوگا — جرأت

سُر ملانا: (موسیقی) آواز ملانا، ساز کا سُر
کے موافق کرنا، ہم آہنگ کرنا۔ اردو مصدر،
موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

بیٹھا کوئی ستار ملا رہا تھا
بیٹھا کوئی گا رہا تھا (طلسم ہوش ربا)

سر منڈا: (نون غنہ) وہ شخص جس کے سر کے
بال منڈے ہوئے ہوں، قلندر۔ اردو، مذکر،
عوام کی زبان۔

سر منڈاتے ہی اولے پڑے: جب کسی
کام کے آغاز ہی میں خرابی واقع ہو جاتی ہو
تو کہتے ہیں۔ اردو، مثل، غیر فصیح، رائج۔

سُناتے ہی بڑے اُونچے سُر کے
بھلا ہوگا بخیر انجام کیونکر (الف لیلیٰ منظوم)

سَر مُنڈانا: (متعدی) (با خفائے نون اوّل) اُسترے سے سر کے بال منڈوانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

پائے خورشید فلک پر ہو گیا حاصل
سرمنڈا کر ترے کوچے میں قلندر نہ ہوا ۔ اسیر

سُرّ مَن رَأیٰ: (بالفتح و رائے مشدد مفتوح) جس نے دیکھا وہ خوش ہوا۔ عربی فقرہ۔

قولِ فیصل: عراق کے ایک مشہور شہر کا نام جو دارالسلطنت حکومت عراق، نہایت خوشنما، جنت نظیر اور گویا عراق کا پیرس تھا۔ اس لیے اس کو سُرّ من رأیٰ کہنے لگے۔ کچھ عرصے بعد بضم سین مہملہ سُرّ من رأیٰ مستعمل ہوگیا۔ شہر متوکل میں پایۂ تخت بغداد قرار پایا گیا اور اس شہر کی رونق ختم ہوگئی بلکہ ایک طرح سے شہر ویران ہوگیا۔ اس وقت سے اہلِ عراق و عرب اسے ساءَ مَن رأیٰ (جس نے دیکھا اسے بُرا لگا) کہنے لگے۔ بعد میں یہی کثرتِ استعمال کے سبب سامرّہ ہوگیا۔ عوام اہلِ ہند اسی کو سُرّ مَن رائے (بضم اول و کسرِ دوم مشدد) اور خواص سامرّہ (بالفتح و کسرِ سوم و فتح چہارم) کہتے ہیں۔

سَرِ مو: بال کی نوک کے برابر، بہت ذرا سا، بہت خفیف۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

سرِ مو بھی جس پر وہ ظاہر کیا
علوم دو عالم سے ماہر کیا (مسیح خنداں)

سَرِ مُو فرق نہ ہونا: ذرہ برابر فرق نہ ہونا، بالکل فرق نہ ہونا، ایک طرح کا ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: میں نے جیسا نمونہ دیا ہے ویسا ہی بنے، سرِ مو فرق نہ ہونا چاہیے۔

سر مُونڈنا: سر پر اُسترا پھیرنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

سر مونڈنا: (کنایۃً) ٹھگنا، لوٹنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: بے وقوف بنا بنا کے یار دوستوں نے خوب ہی سر مونڈا۔ پیسے پیسے کو محتاج کر دیا۔

سُرمہ: (اسم مذکر) اُنجن، ایک قسم کے سیاہ چمکتے ہوئے پتھر کا سفوف جو سیسہ آمیز ہوتا ہے۔ ایشیائی لوگ اسے تقویتِ بصر کے واسطے آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بے نباتی چمن حیرت نرگس سے کھلی
مل گیا گورِ سے سُرمہ ہمیں بینائی کا ۔ امیر

قولِ فیصل: اس کو کھا لینے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ ہندوستان میں بریلی کا سرمہ بہت زیادہ مشہور ہے۔

سُرمہ ہوکر: بہت باریک، مہین پسا ہوا۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

کیا دل کو سرمہ کرتی ہے گردش اس آنکھ کی (کرنا)
اور دل ہے اس پہ لوٹ کہ منظور ہوں میں ۔ جلیل

(ہونا): "تم نے ایسا مسالہ پیسا کہ سرمہ ہوگیا"۔

سُرمہ آلود: سرمہ لگی ہوئی، وہ آنکھیں جن میں سرمہ لگا ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُرمۂ آواز: (جو سرمہ کھانے سے آواز بیٹھ جاتی ہے) (کنایۃً) آواز بند کر دینے والا۔

مہرِ خاموشی ہے لب پر بند ہیں آنکھیں مری
کس بلا کا جل کا تصورِ سرمۂ آواز ہے ۔ خورشید (نور اللغات)

سُرمہ بنانا: سرمہ تیار کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

فکر ہے بے تابیٔ عاشق کی چشمِ دوست کو
بہر ہوئی برق نے سرمہ بنایا طور کا ۔ ناسخ

سُرمہ پھیلنا: لگائے ہوئے سرمے کا کسی وجہ سے اپنے حدود سے بڑھ جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مضمون ہے بنا تری زلفوں کا اے پری
پھیلا ہوا ہے گالوں پہ سرمہ شباب کا ۔ ناسخ

سُرمۂ چشم: (کنایۃً) پیارا، عزیز۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرمۂ چشمِ عزیزاں نہ بنا میں لے چرخ
کیا بنا خاک غبارِ دلِ احباب اپنا ۔ ذوق

سُرمہ در گلو: گنگ، خاموش، چپ، سکتے کا عالم۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہوں روبروئے چشم تو میں سرمہ در گلو
پھر گیسوئے زلف سے نہ پریشان کر مجھے ۔ درد

سُرمۂ دُنبالہ دار: سُرمے کی وہ لکیر جو آنکھ کے کوئے سے کنپٹی کی طرف کھنچی ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: عورتیں عام طور سے اسے "دُم" کہتی ہیں۔ جیسے "بن بیاہی لڑکیوں کو سرمہ لگانے میں دُم نہ کھینچنا چاہیے"۔

سُرمہ دینا: آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ اُردو مصدر، متروک۔

باریک ہوگیا ہے نظر میں جہاں وزیر
آنکھوں میں اس کی خاک سرمہ دیا نہ ہو ۔ وزیر

سُرمہ دینا: سرمہ کھلانا تاکہ آواز بیٹھ جائے۔

اُردو، عرف، متروک۔

کیا کھوں خوبیٔ خط دیکھ ہوئی بند آواز
سرمہ گویا کہ دیا اُن نے گلے یار کے بیچ — میر

سُرمہ چرانا: بہت صفائی اور استادی کے ساتھ چوری کرنا یا دھوکا دینا۔ اُردو، عرف، قلیل الاستعمال۔

معلِ صرف: شوقین آنکھ میں سے لے جاتے ہیں۔ دکان غضب ڈھاتے ہیں۔ منھ تو آنکھ بلی نہیں سرمہ چراتے ہیں۔ (موج سلطانی)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اس محل پر "آنکھوں سے (کا) کاجل چرانا" مستعمل ہے۔

سُرمہ سا: (سا مخفف آسا یعنی مانند): سُرمے کی مانند (کنایۃً) وہ آنکھ جس میں سرمہ لگا ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

وہ چشم سرمہ سا کی آپ ہی تعریف کرتے ہیں
خرام فتنہ زا کی آپ ہی تعریف کرتے ہیں — راسخ

سُرمۂ سلیمانی، سُرمۂ سلیمان: وہ سرمہ جسے آنکھوں میں ڈالنے سے دُنیا کی مخفی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

سُرمہ کھانا: (کنایۃً) خاموشی اختیار کرنا، چپ سادھنا۔ اُردو، عرف، متروک۔

دیکھ کر آنکھوں کو اس کی مصحفیؔ
ان دنوں اک سرمہ سا کھا بیٹھے ہیں ہم — مصحفی

قولِ فیصل: اس کا متعدی "سرمہ کھلانا" بھی اب متروک ہے۔

سرمہ سا گرد گمنام بھی کھلا دے اس کو
صورت شور قیامت کا مجار کھا ہے — امیر

سُرمہ کھلانا: آنکھوں میں سرمہ لگانا۔ اُردو، عرف، متروک۔

اس پری رو نے کھلایا ہو جو سرمہ ان میں
بجلیاں آنکھوں کی بنلا ہوئی ہیں جادو کا — عشق

سُرمہ گیں: سرمہ آلود، سرمہ لگی ہوئی۔ فارسی، صفت، متروک۔

قولِ فیصل: اُردو میں اس کا املا "سرمگیں" ہے اور یہی رائج و فصیح ہے۔

سرمگیں آنکھ دکھا کر وہ جلا دیتے ہیں
سحر کے پردے میں اعجاز مسیحائی ہے — امیر

سُرمہ لگانا: آنکھوں کو سرمگیں کرنا، آنکھوں میں سرمے کا خط کھینچنا۔ اُردو، عرف، فصیح، رائج۔

عجب اندھیر کر رکھا ہے آج ان کی نگاہوں نے
جو کل کہتے تھے سرمہ آنکھ میں کیونکر لگاتے ہیں — تعشق

سُرمئی: سُرمے کے رنگ کا، سُرخی مائل نیلا، وہ کپڑا جو نیل، شہاب اور کتھائی سے رنگا جائے۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

معلِ صرف: عباسی عمداً اور قصداً خوب بن ٹھن کے دروازے کے پاس کھڑی تھی۔ سُرمئی گزنٹ کا لہنگا پڑاتے کی اتھ بھر چوڑی گوٹ۔ (فسانۂ آزاد)

سُرمے دانی: سرمہ رکھنے کے لیے ایک خاص وضع کا شیشی نما چھوٹا سا خوبصورت کسی دھات کا ظرف۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل: فارسی میں "سُرمہ دان" ہے جو اُردو میں اب متروک ہے۔

بھری رہتی ہے تیری خاک رہ سے
ہماری چشم گویا سرمہ داں ہے — عارف

سُرمے کا قلم: پنسل، وہ قلم جس کے اندر سُرمے کی سلاخ لگی ہوتی ہے۔ اُردو، مذکر۔

اس نے جو خط قلم سرمہ سے لکھا ہم کو
لکھا ایا ئے توشی ہے گویا اسم کو — ذوق

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: اب کوئی نہیں بولتا۔

سُرمے کی تحریر: سُرمے کی لکیر جو آنکھ کے اندر کھینچتے ہیں، خطِ سرمہ۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

تیرہ بختوں کا خط لعت پہ تھینچ
آنکھوں میں سرمے کی تحریر نہ کھینچ — داغ

سر میلا ہونا: حیض سے ہونا۔ اُردو، عرف، عورات دہلی کی زبان۔

پاؤں تم دوسے اس بات پر بہت پھیلا
مرا خدا کی قسم ان دنوں ہے سر میلا — رنگین

قولِ فیصل: لکھنؤ میں "سر میلا ہونا"، صرف اپنے اصلی معنی میں یعنی ان بالوں کے لیے جو گرد آلود ہو گئے ہوں، یا چکٹ گئے ہوں، بولتے ہیں۔

سر میں آگ لگی تلوؤں میں بجھی: کمال طیش آیا، کی جگہ

سر میں آگ اپنے لگی جا کے بجھی تلوؤں میں
جسم وجاں شمع صفت تا بہ سحر کچھ بھی نہیں
قدر بلگرامی (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ اس مثل کو یوں بولتے ہیں "تلوؤں سے لگی دماغ میں بجھی"، جیسے: "بڑی بدتمیز ہے اس نے ایک ایسی بات کہہ دی کہ تلوؤں سے لگی ...... تک"

سر میں خنّاس سمانا: مغرور و متکبر ہو جانا۔ اُردو، عرف، قلیل الاستعمال۔

معلِ صرف: بعض کے سر میں ایسا خنّاس

سمایا کہ خدائی کا دعویٰ کرنے لگے۔ (اجتہاد)

سر میں دھمک ہونا: سر میں خفیف درد ہونا، سر میں ایک قسم کا بھاری پن محسوس ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اس نزاکت پہ سے کیا وہ بھاری زیاد
غنچہ چٹکے تو کہے سر میں دھمک ہوتی ہے — داغ

سر میں سفیدی آنا: (کنایۃً) بال سفید ہو جانا۔

صبح صادق کے ہے گو سر میں سفیدی آگئی
لیکن اس پیری میں بھی صادق ہو ایسی اشتہا — ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں "بالوں میں سفیدی آنا" رائج و فصیح ہے۔

سر میں سودا ہونا: کسی بات کی جنون کی حد تک دُھن ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر خانہ داری جنون کمال جہاں کا رنگ دیکھ لے دل
چمن میں نکلے چہ چنیں عنادل جو سر میں سودا ہوا خیال کا — قدر بلگرامی

سر میں کھانا: (ہندی) پٹنا، مار کھانا، سر پہ مار کھانا۔ اُردو صرف، متروک۔

قدم بوسی تک مختار ہیں غیر
زیادہ آگے چلیں تو سر میں کھائیں — میر

سر میں ہوا بھرنا: دُھن سمانا، عشق ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

شریعت کا تاج فدائے رسولؐ
بھری سر میں اس کے ہوائے رسولؐ — امیر

سرنامہ: سرخی، عنوان، مکتوب الیہ کا نام اور پتہ جو خط کے شروع میں یا لفافے پر لکھا جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع پڑھ کے سرنامے کو بولے کہ ہمارا خط ہے — تعشق

سرنامۂ کلام: عنوان کلام، ابتدائے کلام۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: میرا مقصد تو سرنامۂ کلام ہی سے واضح تھا۔ ایسی کون سی بات میں نے کہی جو آپ کچھ نہ سمجھے۔

سر نکالنا: (کنایۃً) نمودار ہونا، ظاہر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: صحن گلزار میں سبزی سے سرو نے سر نکالا ہے۔ (انشائے سرور)

سُرنگ: زمین کے اندر بنایا ہوا راستہ، زمین دوز راستہ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہیں ہو غم جو مرے ہاتھ گور تنگ لگی
کہ باغ خلد کی اس جا سے ہو سُرنگ لگی — امیر

سُرنگ: سُرخ رنگ کا گھوڑا۔ اُردو، مذکر، سلوتریوں کی اصطلاح۔

مضموں جو سوچنے لگے اڑنے لگا قلم
میدان پا کے اور چلا سرنگ شوخ — امیر

قول فیصل: فارسی میں ان معنی میں "گرنگ" ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اکبر بادشاہ نے گرنگ کی جگہ سرنگ نام رکھا۔ کیونکہ ہندی میں "گ" بدی کی علامت ہے اور "س" اچھائی کی۔"

سُرنگ اڑانا: کسی سوراخ یا کسی زمین دوز راستے میں بارود بھر کر اڑانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سُرنگ کھودنا: زمین دوز راستہ بنانا، سرنگ تیار کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سُرنگ لگانا: نکال (معدن) کھودنا، نقب لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سرنگ لگانا: بے خبر لگانا، اندر ہی اندر کھوج لگانا، پتہ لگانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں عام اس محل پر کھوج لگانا اور خواص "سُراغ لگانا" بولتے ہیں۔

سُرنگ لگانا: (کنایۃً) جڑ کھودنا، بنیاد کھوکھلی کرنا، بیخ کنی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں قطعی مستعمل نہیں۔

سُرنگ لگی ہونا: زمین دوز راستے کا بنا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: الٰہ آباد میں خسرو باغ سے دہلی کے لال قلعے تک سرنگ لگی ہوئی ہے۔

سرنگوں ہونا: (بالفتح و کسر سوم و ضم چہارم و واؤ معروف) جھکنا، ختم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع جب لشکر خدا کا علم سرنگوں ہوا — انیس

قول فیصل: زیادہ تر اس کا صرف علم یا نشان کے ساتھ ہے۔

سر ننگے: برہنہ سر، کھلے سر۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سر ننگے بے سبب نہیں وحشت جنوں میں ہم
باندھی ہو پھاڑ پھاڑ کے دستار پاؤں میں — ناسخ

سر نو: نئے سرے سے۔ فارسی ترکیب، متروک۔

سر نو یار نے گھر غیر کی آنکھوں میں کیا
منظر چشم بنایا ہے پڑا اتنا تعجب!
کہ کعبہ جان کے مجھ کو جناب اقدس نے
بنایا ہے سر نو ے آسمان طلا — سودا

قولِ فیصل :۔ اب اس محل پر "وا" صرف گو مستعمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

سر نوانا :۔ (ہندی) سر جھکانا، عاجزی کرنا، سرِ تسلیم خم کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ اثر کہتے ہیں، "نوانا کے ساتھ لفظ سیس بھی سر کے معنی میں ہوتا ہے اور ہندی میں ہی مستعمل ہے۔ کبھی سنا تھا، سیس نوا کے موہن یاں میں تو خوار بھی، خوار بھی (؟) بھی" سر نوانا کا کوئی مستقل نہیں رہا۔ "سیس نوانا" تو خالص ہندی ہے۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سر نوشت :۔ خطِ پیشانی، تقدیر، حکمِ ازلی، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہتے ہو کیا لکھا ہے مری سرنوشت میں
گویا جبیں پہ سجدۂ بت کا نشاں نہیں غالب

دھوتی کیوں اشک کے طوفاں کو رح محفوظ
سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی ناسخ

سرنوشت میں لکھا ہونا :۔ نوشتۂ تقدیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر تا نہ کس طرح سے محبت میں در بدر
یہ ٹھوکریں لکھی تھیں مری سرنوشت میں رند

سرنا اٹھانا :۔ (شرم یا حجاب کے سبب) سر کو بلند نہ کرنا، سر نہ اونچا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محبت سے سر اٹھا نہیں سکتی ہر گاہ
بھاری ہمارا طوق گلو گیر دیکھ کر انیس
ع سر اٹھاتا نہیں تو شرمِ جفا سے ظالم داغ

قولِ فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کسی تکلیف یا علالت کے سبب اتنا کمزور ہو جانا کہ تکیے سے سر نہ بلند ہو سکے۔

سر نہ اٹھ سکنا :۔ (۱) احسان سے جھک رہنا (۲) شرم سے دم بخود رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اتنا ہوں تیری تیغ کا منت پذیرِ احساں
سر پہ مرا تیرے سر کی قسم اٹھ نہیں سکتی ذوق

قولِ فیصل :۔ اس کی منفی کی صورت "سر نہ اٹھ سکنا" ابھی رائج و فصیح ہے جیسے "میں تو آپ کے اتنے احسانات ہیں کہ میں سر نہیں اٹھا سکتا"۔

سر نہوڑانا :۔ (۱) خجلت یا شرمندگی سے سر خم کرنا (۲) سر جھکا لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سر قدم پر ہمارا ادب سے نہوڑا یا
اس نے سینے سے اپنے لپٹا یا تعلق

ع اور شرم سے نہوڑائے تھے سر جابہ حکوم ابھی

سر نیچا کرنا :۔ سر جھکانا، سر خم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ جو سر نیچا کیے بیٹھے ہیں
جان کتنوں کی لیے بیٹھے ہیں جلیل

قولِ فیصل :۔ مصرعِ ثانی کا زور دو ہو سکتا ہے اگر مصرع اس طرح بدل دیا جائے
ع کتنوں کی جان لیے بیٹھے ہیں

سر نیچے ٹانگیں اوپر :۔ کوئی کام ہو بلیلگی سے کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

سرو :۔ (بفتحِ اول و سکونِ دوم و سوم)۔ ایک مشہور سیدھے قد والے خوبصورت درخت کا نام، صنوبر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل میں اتنا تو سمایا ہے کہ جل جاتا ہوں
سرو نوخیز جو انگشت نما ہوتا ہے مومن

قولِ فیصل :۔ اکثر و بیشتر شعرا قامتِ معشوق کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔

تصور قامتِ محبوب کا ہے ورد دائرہ اکبر
قریِ مشق میں کیا سرو لب جو ان کو کہتے ہیں۔ البتہ بعض شعرا کا خیال ہے کہ قمری سرو کی عاشق ہے۔

عشق قمری کو ہوا ہے سرو گلستاں کیونکر آتش
اب بیپا نہیں طاؤس پر جولاں کیونکر شیدائی

واو، نون کے ساتھ آتش نے اس کی جمع "سرووں" استعمال کی ہے جو ان کے علاوہ اور کسی نے نظم نہیں کی۔

قمریاں کرتی ہیں آج وہ سرووں کا کیا کرتے جاتے
کل کی یہ بات ہے کہ جو سرووں کا گھیرا آتش

سروا :۔ (۱) بانس سے ہوتے اور بانس کی پٹیوں کو کہتے ہیں جو پتنگ میں لگی ہیں۔ اردو، مذکر، مستعمل رک۔

مطلع صرف :۔ پتنگ کی پٹیاں نیلم کا اور کچھ راج کا سروا ہے اور ریک کے پانسے ہیں۔ (طلسمِ ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ اب اس محل پر "سروا" (بکسرِ اول و یائے مجہول) مستعمل ہے۔

سروا :۔ (بت واری، (وکرنا کے ساتھ)۔ اردو، لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

سروالا :۔ (رفتے کے محل پر) سر۔ اردو، مذکر، عوراتِ لکھنؤ کی زبان۔

مطلع صرف :۔ چلیا ہو بن تو نہیں تمہارا سروالا رکھا ہے۔

سروِ آزاد :۔ ایک شاخ کا سیدھا سرو۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سروِ آزاد سے ہیں شرمندہ
سر نگوں ہیں جو بار دار درخت ناسخ

قولِ فیصل :۔ چونکہ یہ درخت خزاں کے اثرات

سے محفوظ رہتا ہے اس لیے بھی آزاد کہلاتا ہے۔

سرو بالا: سروقامت (کنایۃً) محبوب۔ فارسی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صفات اس سرو بالا کے بہت بڑھ کر بیاں کیجیے
بلند ایسے بنا جیسے مضموں زمیں کو آسماں کیجیے — میر

سرو بال دوش ہونا: سروبیۓ بر آمادہ ہونا، سر کا جسم پر بار محسوس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وبال دوش ہے اس ناتواں کو سر لیکن
لگا رکھا ہے ترے خنجر و سناں کے لیے — ذوق

سَرَوتا: (بفتح اول و دوم) ڈلی یا کتھے کی گٹھری یا کاٹنے کا اوزار۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل: اس کا مؤنث "سروتی" ہے جو بہت چھوٹی ہوتی ہے۔

سروتن کی خبر ہونا: خبردار ہونا۔

سر بار تن زار ہے تن عار سرا ہے رشک
البتہ مجھے اتنی خبر ہے سروتن کی! — رشک

(نور اللغات)

قول فیصل: نفی کے ساتھ "سروتن کی خبر نہ ہونا" زیادہ بولتے ہیں۔

سرو چراغاں: سرو کی شکل کا ایک قسم کا جھاڑ (چراغ)۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کیا بیاں عالم زوال حسن خوباں کا کروں
روشنی جاتی رہی سرو چراغاں رہ گیا — آتش

قول فیصل: ایک قسم کی آتش بازی کو بھی سرو چراغاں کہتے تھے جو شکل جھاڑ کے جیسی ہوتی تھی۔

ہر استخوان جسم کو سوزاں بنا گئی
شانی کے قد کو سرو چراغاں بنا گئی — عشق

سرو چشم پہ ہر: کمال فرماں برداری سے منظور ہے کی جگہ۔

(فقرہ) حضور کا عتاب غلاموں کے سرو چشم پر۔
(توبۃ النصوح) (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں "بسر و چشم" مستعمل ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

سرو چمن، سرو خراماں، سرو رواں، سرو سمن اندام، سرو گل اندام: (کنایۃً) محبوب، معشوق، معشوق سروقد۔

صبح دم گلگشت کو آیا ہے وہ سرو رواں
سبزۂ خوابیدہ ہو بیدار قیصر باغ میں — صبا

(نور اللغات)

قول فیصل: صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

سُرُود: (بضمتین و واؤ مجہول) نغمہ، راگ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرود غم نکلتا ہے مرے ساز خموشی سے،
کسی برگشتہ قسمت کی لحد پر نوحہ خواں ہیں

رام پرشاد (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: فارسی میں بواؤ معروف بھی ہے۔

سَرُود: (بفتح اول و ضم دوم و واؤ مجہول) ایک قسم کا باجا۔ فارسی، مذکر، موسیقی داں کی اصطلاح۔

کہاں تار آہن کہاں تار رود
سرودی سے کہہ آکے چھیڑے سرود — اختر (شاہ اودھ)

قول فیصل: اس کے بجانے والے کو سرودی کہتے ہیں جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے لیکن یہ قلیل الاستعمال ہے۔ "سرود نواز" زبانوں پر زیادہ ہے۔

سرود خانہ ہمسایۂ حسن رہگذری: پڑوسی کے گھر کا گانا اور راہگیر کا حسن ان دونوں چیزوں سے لذت اٹھانا جائز ہے۔ مطلب یہ کہ جو لوگ گانے بجانے کی محفلوں میں شرکت کرنا اور عورتوں کی طرف نگاہ کرنا معیوب سمجھتے ہیں وہ بھی پڑوسیوں کے گھر کا گانا سننا اور راہ چلتی عورتوں کے حسن سے لطف اٹھانا جائز سمجھتے ہیں کیونکہ ان کاموں میں ان کے ارادے کو دخل نہیں۔ اور ان سے بچنا ممکن نہیں۔

(فرہنگ امثال)

قول فیصل: تعلیم یافتہ طبقے کی زبانوں پر بہت کمی کے ساتھ کبھی کبھی آجاتا ہے۔

سُرُوَر: سردار، افسر، بادشاہ، امیر۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

ع آفاق میں سردار نہ سرور ہوا ایسا — وحید

قول فیصل: اب سرور سے مراد حضرت سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام سے ہوتی ہے۔

کھڑے ہیں بت سے تھے بلندی پہ اس طرح سرو ناز — عشق

سُرُور: (بضمتین و واؤ معروف) انبساط، خوشی، فرحت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذرا ہو گر کی صحبت تو خاک کردے چرخ
مرا سرور ہے گل خندہ شرر کا سا — مومن

سُرُور: ہلکا سا نشہ، کیف۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نشہ زر میں یہ کم ظرف جہاں میں مدہوش
ایک بوتل کا سرور آٹھ پہر رہتا ہے — شاد

سُرور افزا: خوشی بڑھانے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مصحفی صرف: ہوائے چمن دنیا آج کل سرور افزا ہے۔ ساکنان افلاک کو مسرت

ہے (داغ نے سُرور)

سُرور آنا:- نشہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سرو کو دیکھ کے آنکھوں میں اپنی خون اترا
وہ سمجھے بادۂ گلرنگ کا سرور آیا — داغ

سُرور گٹھنا:- سرور پیدا ہونا، نشہ ہونا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

مکالمہ صرف:- آج تو چاہیے دختر ابھی خوب
گبرُو دے اس جس میں خوب سُرور گٹھے۔
(فسانۂ آزاد)

سَر ورق:- کتاب کا پہلا ورق، ٹائٹل پیج۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سُرور ہونا:- کیف نشہ ہونا، سرور پیدا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھایا لطف دورنگی نے مجبوری نے
خمار دور ہوا آنکھوں میں سرور ہوا — تسلیم

سَروری:- سرداری۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

سوائے ان تخنولا کے جو تاج زرّیں کو
خیال اپنے میں سر دھر کے سروری جانے
یہ فخر تاج تو یوں نزد فہم ہے جس طرح
خرو کہا آپ کو شدیان عادری جانے — سودا

سَروس:- ملازمت، نوکری۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

سرو سامان:- (ہر دو مترادف) ضروری اسباب، سامان۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یاس نے ساری امیدوں کو مٹا یا دل کی
ورنہ اس گھر میں بہت کچھ سرو ساماں ہوتا — جلال

سرو سہی:- (سہی، بمعنی اول ودوم سیدھا) وہ سرو جس کی دونوں شاخیں سیدھی اوپر کو چلی گئی ہوں۔ (مجازاً) محبوب۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَروش:- (۱) حضرت جبریل علیہ السلام کا نام ولقب۔ (۲) فرشتۂ غیب کی آواز، الہام (۳) فرشتہ۔ (۴) صرف پیام لانے والا فرشتہ (۵) پیام خیر لانے والا فرشتہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:- تعلیم یافتہ طبقہ ان معنی سے واقف تو ہے۔ لیکن نثر اُردو نظماً استعمال بہت کم ہے۔

سَروشِ غیب:- ہاتفِ غیب، آسمانی آواز۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

سرو قامت، سرو قد:- (محبوب کی صفت) خوبصورت اور خوش قامت، سیدھے قد کا۔ (کنایۃً) معشوق۔ فارسی، عربی الفاظ، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سرو قد کوئی اور کوئی گل چہر
غیرتِ ماہ کوئی رشکِ مہر — (مثنوی بہشت گلزار)

جو اُس سرو قد سے جُدائی ہوئی ہے
قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی ہے — اکبر الٰہ آبادی

قولِ فیصل:- سرو قد کی اُردو جمع سرو قدوں بھی استعمال ہوئی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

سرو قدوں سے اگر پالا پڑے
خوب سیدھا باغ میں شمشاد ہو — صبا لکھنوی

سرو قد:- سیدھا کھڑا ہونا۔ فارسی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مرد فیصل سے دیوار کی حاجت نہ رہی
سرو قد سایہ کھڑا ہونے لگا اپنے بغل میں — [illegible]

قولِ فیصل:- عام طور سے لفظ تعظیم کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے:- گورنر صاحب کے تشریف لانے پر ہال کے سب لوگ سرو قد تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے۔

سرو قد اٹھنا:- تعظیم کے لیے کھڑا ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بید مجنوں دور سے خم ہو گیا تسلیم کو
سرو گویا سرو قد اٹھا مری تعظیم کو — آتش

سرو قد تعظیم دینا:- سیدھے کھڑے ہو کے تعظیم دینا۔ اُردو صرف، متروک۔

ہر پری قید روح منزلت دیوانے کی ہے پری
سرو قد تعظیم دیتا ہے سلیماں دیکھ کر — [illegible]

قولِ فیصل:- اب اس محل پر سرو قد تعظیم کرنا رائج و فصیح ہے جیسے: نواب صاحب نے میری بڑی عزت افزائی فرمائی جب میں وہاں پہونچا تو سرو قد تعظیم کی۔

سروکار:- تعلق، لگاؤ، مطلب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رواں آنکھوں سے سب کے اشک گلنار
ہوا ہر اک کو رونے سے سروکار — (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:- بصورت استفہام و نفی زیادہ مستعمل ہے۔

مجھے اور کس سے سروکار ہے
مرا کون حامی مددگار ہے — (صبح خنداں)

مع سر رہے یا نہ رہے اب سے سروکار نہیں — معروف

سروکار اٹھ جانا (اٹھنا):- تعلق ختم ہو جانا، مطلب نہ رہنا۔ اُردو صرف، متروک۔

مع موت ہوئی بتوں سے سروکار اٹھ گیا — سودا

سروکار رکھنا:- واسطہ رکھنا، مطلب رکھنا، تعلق رکھنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:- نفی کے ساتھ رائج و فصیح ہے۔

ع رکھیں نہ بعد مرگ سروکار آشنا — مشعور

سروکار رہنا۔ واسطہ رہنا، تعلق رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

داغ دل بن کے غم سینۂ ابرار رہا
زندگی بھر مجھے ملنے سے سروکار رہا — جلیل

سروکار نہ ہونا۔ مطلب یا غرض نہ ہونا، واسطہ نہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

تجربے سے نہیں ان کو سروکار
نظریات سے بالکل انکار — مرزا زار ہوا

سروکار ہونا۔ غرض یا مطلب ہونا، واسطہ ہونا، تعلق ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سرو مینا۔ شیشۂ شراب سے سرو کا استعارہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

مے کدے کو شان عالی سایہ قدسے ملی
سرو مینا آج بڑھتے بڑھتے طوبیٰ ہو گیا — منیر

سروں پر تھالی پھرنا۔ (کنایۃً) بڑا مجمع ہونا، بھیڑ ہونا۔ زیادہ سے زیادہ مجمع کے اظہار کے لئے۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پیا بانا ہے سایہ ہر یہ مجمع کوئے قاتل میں
سروں پر پھرتی ہے تھالی کھوے لوگوں کے چھلتے ہیں — شاد

قول فیصل:۔ اگر ایسے موقع پر جب مجمع بہت زیادہ ہو اور سر ہی سر نظر آتے ہیں، کوئی تھالی پھینکے تو وہ سروں ہی پر گھٹ جائے گی اور زمین پر نہیں گرے گی عام زبان میں "تھالی پھینکے تو سر ہی سر جائے گی"

سروہی۔ تیغ ہندی، تلوار، ایک قسم کی دو دھاری سیدھی تلوار۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

ابرو دکھا کے جانے سے بار ہو وہ لوٹ ہوا
جس طرح خوش خلافت سروہی انگلی پڑے — شاد عظیم آبادی

قول فیصل:۔ ایک مشہور قصبہ کا نام بھی ہے جو مارواڑ میں کوہ آبو سے تقریباً ۲۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں کی سیدھی تلوار مشہور ہے۔

سرھانا۔ (بکسر اوّل و فتح دوم) سر کی طرف کا حصہ جدھر تکیہ ہوتا ہے، بالیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نزع کا وقت ہے بیٹھا ہے سرھانے کوئی
وقت اب وہ ہے کہ مرنا ہمیں منظور نہیں — عزیز لکھنوی

قول فیصل:۔ عوام اس کو سرھیانا (بروزن مفعولن) کہتے ہیں اور بکسر اوّل و سکون دوم و فتح سوم سرہانے بھی کہا گیا ہے جو متروک ہے۔

پھر تڑپ کر دم نکل جائے گا بیمار
مسیحا تو جو سرہانے سے سرکا — رضا

سر ہتھیلی پر دھرنا۔ قتل ہونے پر آمادہ ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

قتل ہونے پر مرے بیٹھے ہیں
سر ہتھیلی پہ دھرے بیٹھے ہیں — شاد

قول فیصل:۔ اسی محل پر: سر ہاتھ پر رکھنا بھی تھا، جو اب متروک ہے۔

سر فروشوں نے جو نعرہ سے شاد وہی
ہاتھ پر رکھے ہوئے میں سر گیا — شاد

سر ہتھیلی پر رہنا۔ جان دینے پر آمادہ رہنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

معشوق کہتے ہیں مجھے خیال یہ ہو سر فروش
لازم ہے تجھ کو بھی کہ ہتھیلی پہ سر رہے — شوق

سر ہتھیلی پر لیے بیٹھنا، سر ہتھیلی پہ لیے پھرنا۔ جان دینے پر آمادہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اس تو تیغ جو کو لیں وہ تلوار
سر ہتھیلی پہ لیے بیٹھے ہیں — جلیل

ہائے قاتل نہیں ملتا کہیں شمشیر بکف
سر ہتھیلی پہ لیے پھرتے ہیں مرنے والے — اکبر

قول فیصل:۔ ہتھیلی پر سر لیے پھرنا، زبانوں پر نسبتاً زیادہ ہے۔ اسی محل پر: ہتھیلی پر سر لینا بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

ع دوست بھی ہوں تو ہتھیلی پہ لیے ہوں سر کو — شاد

سر ہتھیلی پر ہونا۔ جان دینے پر تیار ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سر بازاں شباب ہمہ پیری کی چوکیں یں
تھا جو کبھی ہتھیلی پہ وہ سر بغل میں ہے — راسخ

سر ہلانا۔ سر کو جنبش دینا، انکار یا اقرار کے لیے سر کو حرکت دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کی سر بلا بلا کے نظر سوئے آسماں
مانند ابر آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے — معشوق

سر ہلنا۔ سر کا جنبش کرنا، انکار، اقرار، ضعف پیری یا رعشہ کی وجہ سے سر کا قابو میں نہ رہنا، اور حرکت کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کرتے ہیں حسن یاد جوانی کو جب
سر ہل کے یہ کہتا ہے اب آنے کی نہیں — محبوب

سرہنگ۔ (مرکب از سر، سردار + ہنگ، فوج) فوج کا سردار، افسر سپاہ۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

آئے پھر سرہنگ کر کے دار و گیر
لے گئے درویش کو کر کے اسیر — شوق

قول فیصل:۔ عوام اور عورتیں سرکش اور نافرمان کے معنی میں بولتی ہیں۔ جیسے:۔ تم

نگرانی نہیں کرتیں تمھارا لڑکا بہت سر ہو گیا ہے۔ سارا محلہ اس سے عاجز ہے۔"
ان معنی میں اُردو ہے۔

سر ہو پڑنا: دیکھیے پڑ جانا۔ اُردو مصدر، متروک۔

اگر تو نے پھیر لیا تو میں رو پڑی
بلا بن گئی تیرے سر ہو پڑی — [illegible]

سر ہو جانا: گرویدہ ہو جانا، درپے ہونا، پیچھے پڑنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

تیرے گیسوئے پریشاں نہ کریں سودائی
سر نہ ہو جائیں کسی کے یہ بکھرنے والے — داغ

سر ہونا (۱): دینے پڑنا، چپکنا، گلے پڑنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مثالِ مصرف: برات کے انتظام سے حالانکہ میرا تعلق نہ تھا لیکن شامتِ اعمال کہ بد نصیبی کا سارا الزام میرے سر ہوا۔

سر ہونا (۲): (بالفتح) کھلنا، بل کھلنا، وا ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک — غالب
(نور اللغات)

قولِ فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "سر ہونے کے معنی کھلنا، بل کھلنا تھے جو اب متروک ہو گئے۔" حضرت مؤلف نے مصرعے مقدم مؤخر کر دیے ہیں، پہلے مصرعِ ثانی لکھنا چاہیے تھا۔ سر ہونا کے معنی کھلنا، عبور ہونا، فتح ہونا، فتح حاصل کرنا ہے اور یہی مفہوم غالب کے مطلع میں ہے۔ زلفِ معشوق کا پیچ و خم اور طول شاعری میں ضرب المثل ہے۔ اسی طرح آہ کی رسائی کی انتہا نہیں۔
میر کا شعر ہے:

رسائی آہ کی آگے خدا جانے کہاں تک ہو
زمیں سے آسماں تک آسماں سے لامکاں تک ہو

ایسی آہ بھی ایک عمر بسر کرنے کے باوصف زلفِ محبوب کی مسافت طے نہیں کر سکتی اس پر عبور نہیں حاصل کر سکتی اس کے پیچ و خم میں الجھ کے رہ جاتی ہے مبالغہ کی حد ہو گئی۔

نظم طباطبائی کی شرح یہ ہے:
"آہ کو اثر پیدا کرنے کے لئے ایک مدت دراز درکار ہے جب تک آہ میں اثر پیدا ہو گا اور تیری زلف ہمارے حالِ زار سے باخبر ہو گی اس وقت تک ہمارا خاتمہ ہو چکا ہو گا۔"
مؤلف اس کی تائید کرتے ہیں۔

سر ہونا (۳): (بالفتح) شروع ہونا۔ جیسے نالہ سر ہونا، گریہ سر ہونا۔ اب اس معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اب متروک ہے۔

سر ہونا (۴): (بالفتح) بندوق، توپ، گولے وغیرہ کا چھوٹنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مبارک مبارک لبِ خلق پر
تفنگیں ہوئیں تو ہیں سلامی کی سر — اختر شاہ اودھ

سر ہونا (۵): (بالفتح) گنجفے یا تاش کے پتے کا غالب آ جانا۔ اُردو مصدر، گنجفے بازوں کی اصطلاح۔

مثالِ مصرف: وہ تو کہیے کہ بھول کا دہلا سر ہو گیا۔ ورنہ ستّے ہاتھ جانا مشکل ہو جاتے۔

سری: (بفتح اول و کسرِ دوم) تیر کی سلاخ جو پیکانِ تیر کے آہنی خول میں دستے کی طرح پیوست ہوتی ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

اُن کا انداز مرے سینے سے تیر نکال
دل میں جو ڈوب گئی ہو وہ سری رہنے دے — [illegible]

سری (۲): (بضم اول) ذبح شدہ چوپائے کا سر۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سری (۳): (بکسر اول) انداز، مزاج، طبیعت۔ اُردو صفت، دہلی کی زبان۔

مثالِ مصرف: ..... اور سری کا یہ حال تو ملک میں گھوڑوں کا بل پھروا کر بھی نہیں ذکر کرتا۔ (ابن الوقت)

سرے: پیچھے کی طرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
(نقرہ) آدمی سرے دور چاہیے دو ..... (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

سریا: لوہے یا کسی بھی دھات کی لمبی سلاخ، وہ سرکنڈے کا ٹکڑا جس پر گوٹے کے تار یعنی بادلہ لپیٹتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، رائج۔

سری پائے: ذبیحے کا سر اور چاروں کھُر۔ اُردو، مذکر، رائج۔

مثالِ مصرف: "آج میرا ارادہ ہے کہ اس کو گھر لے جا کر ذبح کر دوں۔ گوشت الگ، سری پائے الگ۔" (طلسم ہوش ربا)

سری ٹیک: (مرکب از سری = سر + ٹیک: ٹیکنا، جھکانا) عجز و انکسار، خوشامد۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل: کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

شیخ بھی شبلی، برہمن کے سری ٹیک کو ہے
بت وہ جس کو [illegible] — ذوق

اسی محل پر "سر ٹیک" بھی تھا۔ جو اب متروک ہے۔ جیسے: "جب انھوں نے گھڑوں بار سر ٹیک کی تب میاں نے قبول کی۔" (فسانۂ آزاد)

سَرِیر: (بروزن حریر) تخت شاہی، مسند۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پایہ ہوا سریر خلافت کا پائدار
پھر باغبان دین و شریعت ہوئی بہار
(آغا حج لکھنوی)

سریر آرا: تخت آراستہ کرنے والا، تخت نشیں۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مقام عدل پہ جب دم سریر آرا ہو
ہر ایک خرد و کلاں میں برابری جانچے
(سودا)

سِریش، سِریشم: ایک قسم کی چیکنے والی چیز جو اونٹ، گائے، بھینس وغیرہ کے چمڑے یا مچھلی کے پوٹے کو پکا کر بناتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ ۲۔ نہایت چپاں ہونے یا چپک جانے والا، لیس دار، چیپ دار۔ فارسی صفت، رائج۔ (فرہنگ صفیہ)

قول فیصل: اُردو میں بفتح اوّل زبانوں پر ہے۔

سِرے سے: اوّل سے۔ اُردو، تابع فعل۔ غیر فصیح، رائج۔

مستعمل صورت: بچے سے نہیں سرے سے آموختہ سناؤ۔

سِرے سے دُھرے تک: اوّل سے آخر تک، ابتدا سے انتہا تک، بالکل، تمام۔ اُردو، صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

مستعمل صورت: تم نے ہامی تو بھر لی لیکن اُن کا کام سرے سے دُھرے تک ہو جانا چاہیئے۔

سَرِیع: ۱۔ (بروزن امیر) جلدی کرنے والا، تیز۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گردشوں کے لئے میدان وسیع
اُس کا تناسب ہے بطی اور سریع
(مرزا رسوا)

سَرِیع: ۲۔ عروض کی ایک بحر کا نام، اسباب خفیفہ زیادہ سے متقدم آنے کے سبب وزن اور ترنم میں سُرعت آ جاتی ہے اس لئے بحر کا یہ نام رکھا گیا۔ اس کا وزن مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے۔ عربی، مؤنث، اصطلاح علم عروض۔

سَرِیع الاَثر، سَرِیع التّاثِیر: جلد اثر کرنے والا، تیز، تند۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَرِیع الزَّوال: جلدی زوال پذیر ہونے والا، جلد ڈوبنے والا، جلد زائل ہونے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ آفتاب سریع الزوال ہے زعفر
اکیلے ہو گئے ہم جی نڈھال ہے زعفر
(عشق)

سَرِیع السَّیر: تیز چلنے والا، تیز رفتار۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

مری منزل میں ہے ماہ سریع السیر وہ بہوش
خرامش اس کا ہے گھر میں دشمنوں کے قطب تارے کا
(ذوق)

سِری کِشن، سِری کِرِشن: کنھیا جی کا لقب۔ ہندی، مذکر، رائج۔

دیکھئے ہوگا سری کشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل
(محسن کاکوروی)

سُرِیلا: (یائے معروف) خوش گلو، خوش آواز، خلقۃً لے والا۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

سُرِیلا گلا: وہ گلا جو خلقۃً سُر سے مناسبت رکھتا ہو، اور جس سے سُر ٹھیک ٹھیک ادا ہوتے ہوں۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

سُرِیلی: سُر میں ڈوبی ہوئی، تال سُر کے موافق۔ اُردو، مؤنث، گانے والوں کی اصطلاح۔

سُریلی صدائیں ہیں اس شوخ کی سی
ابھی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے
(داغ)

سُرِیلی آواز: وہ آواز جس میں سب سُر ٹھیک ٹھیک پورے پورے ادا ہوں۔ اُردو، مؤنث، گانے والوں کی اصطلاح۔

چھیڑ کر رقاصوں نے ادھر سے ساز
سنیں وہ دُھنیں سُریلی آواز
(طلسم ہوش رُبا)

سُرِین: چوتڑ، پُٹھا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یاں دل پہ تھے داغ واں سُرین پر
یاں عام پہ حسرت واں نگیں پر
(گلزار نسیم)

بِرش: (بکسر اوّل) جنون، دیوانگی، باؤلاپن، مالیخولیا۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اُردو میں تنہا برش کا استعمال نہیں ہے بلکہ بڑ برش، بڑ بڑاپن کی ترکیب زبانوں پر ہے جیسے ہم سمجھتے تھے کہ تمہارا لڑکا بہت عقلمند ہے آج باتوں سے پتا چلا کہ بڑ برلا ہے۔

سڑا :- خبطی، دیوانہ، پاگل۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

آشفتہ مو، حواس پریشان، خراب حال
دیکھو مجھے تو خبطی، دیوانا، سڑا کہو — میر

سڑا :- متعفن، بگڑا ہوا، سڑاہندہ والا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم نے بھی غضب کیا کہ سڑا سالن باہر دستر خوان پر بھیج دیا۔ مہمان اعتراض کر رہے تھے۔

قول فیصل :- پھلوں وغیرہ کے لئے بھی جو خراب ہوگئے ہوں بولتے ہیں جیسے منڈی سے تم سڑے ہوئے آم اٹھا لائے اسے تو جانور بھی نہیں پوچھیں گے۔

سڑاسڑ :- (تابع فعل) لگاتار کوڑے یا چھڑی کے برابر مارنے کی آواز، کسی لچکدار چیز کے مارنے کی آواز۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- انھوں نے نہ دیکھا آؤ نہ دیکھا تاؤ لڑکے کو تین چار قمچیاں سڑاسڑ مار دیں۔

قول فیصل :- اسی محل پر سڑسڑ بھی بولتے ہیں۔

سڑاک :- قمچی یا چابک یا کوڑا مارنے کی آواز۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ نہ پوچھا کہ گھر سے تم نے چرائی ہو؟ نکلتے ہی سڑاک، سڑاک، تین چار کوڑے ملازم کو مار دیے۔

سڑاکا :- دوڑنے میں تیزی کرنا کی جگہ مستعمل ہے۔ ہندی، مذکر، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سڑاک سے :- (تابع فعل) جلدی سے تیزی سے زور کا۔ (آواز کے ساتھ) اردو، حرف، غیر فصیح، رائج۔

سڑا گلا :- بوسیدہ، سڑنے سے اترا ہوا (کنایۃً) خراب جس میں بو پیدا ہوگئی ہو۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اتنے سڑے گلے پھل بھی سستے دیکھ کے خرید لیے۔ یہ نہ خیال کیا کہ کھانے کے قابل نہیں ہیں۔

قول فیصل :- مؤنث کے لیے سڑی گلی مستعمل ہے۔

سڑا منھ سوندھا کرنا :- اپنے عیبوں کو ہنر بنا کر پیش کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔

سڑانا :- (متعدی) خمیر اٹھانا، بدبو پیدا کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- بیجے خربوزوں کی لینڈیوں کو جب سڑا لیتے ہیں تو بیج آسانی سے الگ ہو جاتے ہیں۔

سڑانا :- گلانا، بوسیدہ کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- آج مہینے بھر سے میلے کپڑے پڑے سڑ رہے ہیں یہ نہیں ہوتا کہ کمپنی بھیج دو۔

سڑاندہ :- بدبو، سڑاہندہ، تعفن۔ اردو صفت، دہلی کی زبان۔

قول فیصل :- دہلی میں سڑی ہوئی چیز نیز خراب اور نکمی چیز کے لیے سڑاندا بولتے ہیں۔

اے صبا کہہ دے عروسان چمن کے روبرو
ہو سڑاندا غنچۂ دل اس دلہن کے روبرو — بیخود دہلوی

صاحب فرہنگ آصفیہ نے، سڑاندا اٹھنا، سڑاندا آنا اور سڑاندا مارنا بھی لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

اہل لکھنؤ اس محل پر سڑاہند یا سڑاہندا بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

ہوگئی اس میں سڑاہند ایسی
سامنے رکھتے نہیں چاہتا جی — نشتر

سڑبلا :- (بکسر اول وسوم وتشدید لام) بھولا، بے وقوف، سودائی۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- تم اپنی لڑکی کی شادی جس کے ساتھ کر رہی ہو وہ بڑا سڑبلا ہے۔ میں نے جو پیام دیا ہے وہ ہر طرح ٹھیک ہے۔

قول فیصل :- تانیث کے محل پر سڑبلی بولتی ہیں۔

سڑپا :- (بفتح اول و دوم وتشدید سوم) ایک ہی دفعہ میں پی جانے کی آواز، چسکی، چسکا۔ (لگانا، مارنا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں سڑپا لگانا کہتے ہیں۔ (از روئے لغت دونوں طرح صحیح ہے) (فرہنگ اثر)

اہل لکھنؤ سڑپا ہی بولتے ہیں۔

سڑپن، سڑپنا :- دیوانگی، پاگل پن، سودا۔ ہندی، مذکر۔

آج سڑپن تمہیں زیادہ ہے — منیر
دیکھو دیکھو یہ کیا ارادہ ہے (سرور سخن)

(نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ سڑپن اور سڑپنا بولتے ہیں۔

سڑپے مارنا :- (بفتح اول و دوم تشدید سوم) شوربہ دار طعام یا رقیق غذا کا کھانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :- بدعنوانی سے یا غیر مہذب طریقے سے کھانے کو سڑپے مارنا کہتے ہیں۔

سڑسڑ، سڑسڑ، سڑسڑ :- حقہ پینے کی آواز، حقہ کی آواز۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عوام لکھنؤ کی زبان ہے۔

سڑسے :- جلدی سے۔

اگر کوئی چیز مانع نہ ہو تو کمانی سڑ سے دم کی دم میں ڈھیلی پڑ جائے۔ (محصنات) (نور اللغات)

قول فیصل :- کسی چیز کی تیز رفتاری کے محل پر اہل لکھنؤ بولتے ہیں۔ جیسے۔ میں چاہتی تھی کہ ان سے بات کروں مگر وہ اس دروازے سے آئے اور

اسی دروازے سے سڑے نکل گئے۔

سُڑک :۔ (بضم اول) جلدی، شتابی، فوراً۔ جیسے سُڑک سے آکر چلے گئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سَڑک :۔ (بفتحتین) چوڑا راستہ، اردو، شاہراہ۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

وہ سعدنا سڑک وہ ان کا جھاڑ
آپ گوہر کا جاد جو پچھاڑ — تخلیق

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ پہلے تو لوگ اس کی نسبت خیال کرتے رہے کہ یہ لفظ انگریزی ہوگا مگر جب انگریزوں نے ہندوستانی ڈکشنریاں بنائیں تو انھوں نے ہندی قرار دیا چنانچہ فیلن صاحب نے جن کی ڈکشنری سب سے اخیر میں بنی اس کا مادہ یا ماخذ سنسکرت سرک قرار دیا۔ لیکن یہ ساری گفتگو ہے کیونکہ ہم نے سنسکرت کی بڑی بڑی مستند ڈکشنریاں جو انگریزوں نے بنائی تھیں یا وہ کوش جو پنڈتوں نے لکھے تھے دیکھ ڈالے کہیں لفظ سرک اس معنی پر نہیں نکلا ہاں اس کا پتہ چلا تو عربی سے صاف صاف چلا اور اس میں کچھ ہیر پھیر بھی نہیں کرنا پڑا کیونکہ عربی میں شَرَک (بفتحتین) راہ آشکارا و بزرگ یعنی شارع عام کو کہتے ہیں چونکہ فن عمارات اور نقاشی یعنی انجینیری میں عربی زبان کے بہت سے لفظ ہندی میں اسلامی سلطنت ہونے کے باعث مستعمل ہوگئے ہیں پس یہ بھی مثل قول، خانہ وغیرہ کی طرح زبان زد خلائق ہوگیا۔ شین معجمہ کے بجائے سین مہملہ اور رائے مہملہ کی جگہ رائے ثقیلہ جس کا ہندی زبان کے موافق بولنا سہل تھا استعمال کرنے لگے۔

سَڑکا :۔ تحقیق، سخت نرمی، استغنا، بالیدہ بیٹھ کر چنگیس

اردو، بازاری زبان۔

محل صرف :۔ تمہارے لڑکے کی آنکھیں بتاتی ہیں کہ سڑکا لگتا ہو بہت دبلا ہوگیا ہو اس کی جانچ کرو۔

قول فیصل :۔ عوام اس کو زلیخ اور اکسٹھ باکھ کرنا بھی کہتے ہیں۔

سڑک بند ہونا :۔ کسی چیز سے سڑک بند ہونا، اردو، مذکر۔

تا رگ رخصت گلگشت اسے دے شاید
برگ گل سے جو سڑک باغ میں ہو اور بند — شعور

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

سڑک جاتا :۔ کسی طرف کو سیدھا راستہ جانا، اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ٹھاکر گنج سے سیدھی سڑک کاکوری کو ہو جاتا چاہو تو دو تین گھنٹے میں پہونچ جاؤ گے۔

سڑک کاٹنا :۔ (متعدی) [1] سڑک نکالنا، نئی سڑک یا راستہ جاری کرنا [2] جیل خانہ کی سزا پانا، قید باشقت بھگتنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سُڑکنا :۔ [1] (بضم اول و فتح دوم) ناک کی بہتی ہوئی رطوبت کو دماغ کی طرف کھینچنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

سُڑکنا :۔ [2] استنشاق، ناک کے ذریعہ پانی یا دوا یا ناس دماغ تک پہنچانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس دوا کو پانی میں بھگو کے باریک نتھنے میں سُڑک لینا بہت جلدی سر کا درد چلا جائے گا۔

سُڑکنا :۔ [3] تلوار میان سے سُونتنا۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سڑک نکالنا :۔ نئی سڑک نکالنا، راستہ جاری کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میونسپلٹی کی اسکیم ہو کہ وہ کشمیری محلے سے خاص تک ایک سڑک نکالے گی۔

قول فیصل :۔ اس کا لازم سڑک نکلنا بھی مستعمل ہے۔

سُڑکی :۔ انگرکھے کی ڈوری کا دھجہ، چھوڑ کر ڈھیلی دینا، پھیلا دینا۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس جگہ بڑھا دینا بولتے ہیں۔

سڑکے پانس ہونا :۔ کھانے کی قسم میں سے کسی چیز کا بہت زیادہ بدبودار ہو جانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ اتنی تیز گرمی میں تم نے سالن پتیلی میں بند کر دیا رات بھر میں سڑکے پانس ہو گیا۔ ناک نہیں دی جاتی۔

سَڑَن :۔ بوسیدگی۔ ہندی، مؤنث۔

آ گئی ہو کس قدر اس میں سڑن
اب نہیں کام آنے کی ایسی رسن — (قربان الشمعی) لاحلم

قول فیصل :۔ اس لفظ کا لکھنؤ کی زبان سے کوئی تعلق نہیں معلوم نہیں کہاں کی زبان ہے۔

سِڑن :۔ [1] دیوانی، پگلی، خبطن۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سمجھی وہ ہنسی کہا سڑن ہو
نادان ہو کیا کہوں اہن ہو — (گلزار نسیم)

قول فیصل :۔ احمق اور بے وقوف کو بھی مجازاً کہہ دیتے ہیں جیسے اری سڑن تیری سمجھ میں نہ آیا کہ پتیلی باہر چھوڑ دینے سے بھی سالن کھالے گی۔

سڑنا :۔ [1] (لازم) بدبودار ہونا، گل جانا، خمیر اٹھنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

بڑے کا پاؤں سڑ سڑ کر ورم میں
برابر لے گیا ملک عدم میں — تجیر

قول فیصل:۔ کھانے کی چیز کے لیے اور زخم کے لیے زیادہ بولتے ہیں۔

سڑنا:۲۔ (کنایۃً) کسی جگہ ایک مدت تک کسی چیز کا رہنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

ع سڑ جاؤ گے جیل میں سالوں پڑے پڑے — لااعلم

سڑنا:۔ بگڑنا، خراب ہونا، کام کا نہ رہنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ سڑنا معنوں نمبر ۲ کے لیے مستعمل ہے۔ جیسے تم کل جو آم لائے تھے وہ میں رکھ کے بھول گئی رات بھر میں سب آم سڑ گئے۔

سڑنا:۴۔ چوسر بازوں کی اصطلاح، جانبین میں سے کسی کا بازی نہ جیتنا۔ (نور اللغات)

سڑنا گلنا:۔ خراب ہونا، بوسیدہ ہو جانا، کام کا نہ رہنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

الحاصل کچھ کپڑے تو گرمی کی دوا دوش میں جلے کچھ برسات کی جھڑاکوں میں بھیگ کے سڑنے لگے۔
(انشائے سرور)

سڑنیا:۔ (بکسر اول و فتح دوم و بسکون سوم) بیگی، دیوانی، خبطن۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہزار مرتبہ کہا کہ چکنے برتنوں کو گرم پانی سے بھگا کرو مگر وہ سڑنیا کہاں ماننے والی ہے۔

سڑی:۱۔ پاگل، مجنوں، دیوانہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ یہ لفظ مرد و عورت دونوں کے لیے مستعمل ہے مگر اہل لکھنؤ مرد کے لیے سڑی اور عورت کے لیے سڑن بولتے ہیں۔

بول اس جا سوار آئے کہاں
کچھ سڑی ہیں یہ مجھ کو لائے کہاں — شوق

سڑی لسانڈی باتیں:۔ نکمی باتیں، ناگوار باتیں اور بری باتیں، بھسپنڈی باتیں۔ (لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

سڑی پن:۔ پاگل پن، احمق پن، جنونی طریقہ۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ اسی جگہ سڑی پنا بھی بولتے ہیں جیسے تم کوئی کام عقل کے مطابق نہیں کرتے ہر ایک سے جھگڑا کرتے ہو تمہارا سڑی پنا نہیں جاتا۔

سڑی سلطان:۔ دیوانہ، مجنون۔ اردو، مقولہ، مذکر، قلیل الاستعمال۔

زرد جوڑا تم جو پہنو گی بنے گی زعفران
دم کرے گی ناک میں سڑی سلطان وہ — جان صاحب

سڑی سودائی:۔ دیوانہ، مجنون، پاگل۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ کہاں رضی دینے کی فکر میں تھیں کہاں اس سڑی سودائی سے بال و پر ملانے کی فکر ہوئی۔ (فسانۂ آزاد)

سڑی صاحبنی:۔ برائے نام امیری۔

سڑی تو صاحبنی اس پہ چھوترا گنج کا۔ اتنا بڑا تو نام اور یہ ذلیل کام۔
(اودھ پنچ) (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

سڑی گرمی:۔ گھمس گرمی، بہت تیز گرمی جب ہوا بالکل بند ہو۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ برسات کے زمانے میں جب ہوا رک جاتی ہو تو ایسی سڑی گرمی پڑتی ہے جو ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

سڑی گلی:۔ خراب، بوسیدہ۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عجیب آن بان سے جانے رہانے کی طرح لچے لکڑیوں کی ادھیڑ بن وہ جو ایک آدھ سڑی گلی عقولی کنڈے نصف کم سرکی سے البتہ دو فی تھی۔
(انشائے سرور)

قول فیصل:۔ زیادہ تر لکڑی وغیرہ کے لیے اس کا صرف ہے۔

سڑیل:۱۔ غلیظ، گندا، متعفن ۲۔ ناکارہ، بوسیدہ ۳۔ خراب ۴۔ کنایۃً عیب دار جیسے سڑیل عورت، سڑیل چیز۔ ہندی، صفت۔ فرہنگ آصفیہ۔

قول فیصل:۔ معنی ۱ کے علاوہ اور تمام معنوں میں سڑیل کی جگہ نرتیل بولتے ہیں۔

سزا:۱۔ (مرکبات میں مستعمل ہے) لائق، سزاوار، موافق۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ سزاوار اور ناسزا وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

سزا:۲۔ پاداش، برائی کا عوض، عذاب، عقوبت، جرمانہ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

میان قبر سزائے گناہ میں ہوگا
ہجوم عقرب و مار سیاہ میں ہوگا — عشق

قول فیصل:۔ عربی میں سزا اور جزا دونوں کے لیے لفظ "جزا" استعمال ہوتا ہے۔ اردو اور فارسی میں لفظ سزا صرف برائی کے بدلے کے لیے مستعمل ہے اور جزا اچھائی کے عوض کے لیے۔

سزا بھگتنا:۔ برائی کا نتیجہ ملنا۔ گناہ یا جرم کا عوض ملنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ منع کرتے تھے کہ چوری نہ کرو مگر کہنا نہ مانا اب لکھنؤ سنٹرل جیل میں سزا بھگت رہے ہیں۔

قول فیصل:۔ کبھی کبھی مرد بھی بول دیتے ہیں۔

سزا پانا:۔ بدی کا عوض پانا، برائی کا نتیجہ ملنا،

کئے کی پاداش ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے ادب ہو کے جو لپٹا تو سزا بھی پائی
شمع بے وجہ جلاتی نہیں پروانے کو — لااعلم

سزا دینا:۔ (لازم) کسی خطا یا قصور کا عوض دینا، مارنا پیٹنا، گوشمال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہر دفعہ ہم تمہارے لڑکے کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن اس کی بدتمیزیاں اب حد سے بڑھتی جا رہی ہیں کسی دن ایسی سزا دیں گے کہ یاد ہی کرے گا۔

قول فیصل:۔ اس کا متعدی سزا دلوانا بھی رائج و فصیح ہے جیسے تم بہت اکڑ رہے ہو ہم تمہارے باپ سے شکایت کر کے آج ہی سزا دلواتے ہیں۔

سزا کاٹنا:۔ قید کے دن پورے کرنا، سزا کی مدت گزارنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ابھی چند دن کا عرصہ ہوا کہ غلام گرہ کٹ تین سال کی سزا کاٹ کے آیا ہے۔

قول فیصل:۔ اپنے کئے کا خمیازہ بھگتنا کے معنوں میں سزا جھیلنا بھی بولتے ہیں۔

سزا کرانا:۔ (متعدی) قید کرانا، عدالت سے جرم کی سزا دلوانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہت کوشش کی لیکن پولیس نے جھوٹے گواہ گزار کے غریب کو ایک سال کی سزا کرا دی۔

سزا کرنا:۔ سزا دینا، خطا، قصور یا چوری وغیرہ کی پاداش دینا۔ اردو، متروک۔

لیے ہیں بوسے جو ہم نے تمہاری زلفوں کے
سزا جو چاہو کرو ہو گئی ہے ہم سے خطا — (سخن)

سزا کو پہنچنا:۔ بدلہ پانا، پاداش ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ظالم تجھے دل دیا خطا کی
بس بس میں پہنچ گیا سزا کو — امیر مینائی

سزا ملنا:۔ (لازم) پاداش ملنا اپنے کیے کو پہنچنا، سزا پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم دل جلے گئے تو جہنم پکار اٹھا
یارب سزا ملی یہ مجھے کس گناہ کی — امیر

سزا نکالنا:۔ نئی سزا تجویز کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

نئی آفت فلک نے ڈالی تھی
کیا سزا عشق کی نکالی تھی — قلق

سزاوار:۔ لائق، مناسب، مستوجب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بوسے عشاق کو دے سنبوذ کرشمۂ فیض
کہ سزاوار نہیں چاہ ذقن پتھر کے — میر کلو عرش (فرزند میر)

سزاوار ہونا:۔ (لازم) راس آنا، موافق ہونا، مبارک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جس طرح کہ مجھ کو نہ بھلا چاہ کا کرنا
ہو دل کا لگانا نہ سزاوار تجھے بھی — معروف

سزاوار ہونا:۔ ۲ مراد کو پہنچنا، کامیاب ہونا۔ جیسے ہمیں ستا کر کوئی کیا سزاوار ہو گا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی یہ زبان نہیں ہے۔

سزاول:۔ (بفتح اول و دوم و بضم چہارم) سرکاری روپیہ وصول کرنے والا، تحصیل دار، ترکی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں اب کوئی نہیں بولتا، پہلے فعل کو سزاول کہتے تھے۔

سزاول باندھنا:۔ تحصیل دار مقرر کرنا۔ محصل مقرر کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ذکر جس بیت میں جاگیر محبت کا ہوا ہے
آہ کو ہم نے علاقہ کا سزاول باندھا — فائز دہلوی

سزاول رہنا:۔ مسلط رہنا، ہر وقت کسی بات کا تقاضا کرنا۔ اردو، متروک۔

کیا ہو نقد جاں لینے کو مامور اس غزہ کو
سزاول روز رہتا ہو تلنگا خاص پلٹن کا — امیر

سزاول ہونا:۔ آ دھمکنا، نازل ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر سزاول (بفتح اول و چہارم) بولتی ہیں۔ جیسے صبح سے وہ میری جان پر سزاول ہیں کہ بڑے بھائی نے جو روپے منگائے ہیں وہ دیدو۔

سزایاب:۔ جس کو سزا ہو گئی ہو، سزا پانے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈاکے والے مقدمہ میں آٹھ ملزم تھے جن میں سے چار سزایاب ہو گئے، اور چار جرم ثابت نہ ہونے کی وجہ سے بری ہو گئے۔

سزا یافتہ:۔ وہ شخص جو کسی جرم میں سزا کاٹ چکا ہو، سزا پایا ہوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہاں تو سزا یافتہ ہیں حضور یہ کہیے۔ (فسانۂ آزاد)

سزائے سنگین:۔ سخت سزا، ایسی سزا جو ملزم کے لیے زیادہ تکلیف دہ ہو۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ عام طور سے سنگین سزا اور سزائے سخت زبانوں پر ہے۔

سزائے قتل (یا موت):۔ پھانسی کی سزا، وہ سزا جس میں جان لی جائے۔ فارسی، عربی الفاظ،

مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے سزائے موت بولتے ہیں۔

سِسانڈ، سِسیا ہنڈ:۔ مچھلی کی سی بدبو۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں سسایند کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

یہ عورتوں کی زبان ہے۔

سسپنڈ:۔ معطل، برخاستگی۔ انگریزی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ کرنا ہونا کے ساتھ صرف ہوتا ہے جیسے کاکوری کے ڈاکے کا کیس چھوٹ جانے سے اور پکڑے جانے کے جرم میں داروغہ جی سسپنڈ کر دیے گئے۔

سُست:۱۔ کاہل، کام میں دیر کرنے والا، آہستہ کام کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہوئی ناامیدی اس ملک سے چستی و چالاکی
کہ بانکا نوجوان بڈھوں سے بڑھ کر سست نکلا (فسانۂ آزاد)

سُست:۲۔ اداس، مضمحل جو چالاک نہ ہو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ طبیعت وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف مخصوص ہے۔

سُست:۳۔ (چست کی ضد) ڈھیلا، وہ نظم کہ جس میں کوئی خاص بات نہ ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہے کلام سست کی رونق جو اخواہوں کا نقل
خواب گو اچھا نہ ہو تعبیر اچھی چاہیے — عشق

سَستا:۔ (مہنگا کی ضد) ارزاں، کم قیمت۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ واہ کیا پوچھنا۔ اول تو ارزانی۔ بہت خرچ نہیں ہوتا، دوسرے کوٹھیاں اور بنگلے سستے کرایہ پر ملتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

سستا بکنا:۔ کم قیمت پر بکے ہونا۔

ماشاء اللہ قسمت تمھاری بڑی زبردست ہو کر آج بالکل سستا بک گیا۔ (محصنات) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سستا چھوٹنا:۔ کم قیمت پر بکنا۔

دل نہ بازار میں مہنگا ہی نہ سستا چھوٹے
ایسا کھو ہی جائے کہیں کمبخت کہ جھگڑا چھوٹے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ نیلام وغیرہ کے ساتھ چھوٹنے کا صرف ہے، سودا وغیرہ بکنے کے لیے چھوٹنا نہیں بولتے۔

سستا روئے بار بار، مہنگا روئے ایک بار:۔ سستی چیز اکثر و بیشتر ناقص ہوتی اور مہنگی چیز زیادہ تر پائیدار اور مضبوط ہوتی ہے۔ اردو، مثل، رائج۔

قول فیصل:۔ چونکہ سستی خریدی ہوئی چیز میں پائیداری اور مضبوطی نہیں ہوتی لہذا خریدار کو روزانہ دشواری اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ گراں چیز میں صرف ایک مرتبہ گراں خریدنے کا تو صدمہ ضرور ہوتا ہے لیکن اس کی مضبوطی و سودگی کی وجہ سے بار بار کے صدمے اور افسوس سے نجات مل جاتی ہے۔ اس لیے جب کوئی شخص سستی چیز اٹھا لاتا ہے اور اس کی خرابی کی شکایت کرتا ہے تو دوسرا یہ مثل کہہ دیتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مہنگا خرید لاتا ہے اور دوسرے یہ کہتے ہیں کہ گراں خریدی تو خریدنے والا کہتا ہے کہ سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار۔

سستا سما (سماں):۔ ارزانی کا وقت۔ ارزانی کے دن۔

دل ایک بوسے پر بھی گراں ہو تو پھیر دو
کچھ ایسی شے نہیں سستا سماں نہیں — داغ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ "وہ زمانہ جس میں غلہ بکثرت پیدا ہو" لیکن اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سست اعتقاد:۔ ضعیف الاعتقاد، کم اعتقاد، کمزور عقیدے کا، کم عقیدہ۔ فارسی عربی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج کل جو ستارۂ دنبالہ دار برآمد ہوا تو دل چل بچ گئی، سست اعتقاد آدمی کانپنے لگے کہ خدا ہی خیر کرے۔ (فسانۂ آزاد)

سست اعتقادی:۔ عقیدے کی کمزوری، کمزور عقیدہ ہونے کی صورت حال۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ستاکر:۔ (تابع فعل) سکون سے اطمینان سے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہر وقت کھیل میں دھیان ہے، ہتا ہے گھڑی گھڑی بچائے جاتے ہو ایک ہی مرتبہ ستا کے کیوں نہیں پھر لیتے۔

سستا لگا دینا:۔ کم قیمت پر فروخت کرنا، سستا بیچنا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ آئیے میاں آج خرید لیجیے آم بہت سستے لگا دیئے ہیں ایک روپیہ ڈھیری سفیدہ کہیں نہیں ملے گا۔

سستا مدا:۔ بہت زیادہ ارزاں، بہت کم قیمت پر مل جانے والا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ شہد پور کے خربوزے اور آٹھ آنے کے پانچ سیر اس سے زیادہ سستے مدے پوری فصل

میں نہیں ملیں گے۔

سَستانا، سَستا لینا :۔ آرام لینا، دم لینا، تھکن دور کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہم تو کہتے تھے دم آخر ذرا ستانا جا
لے چلے ہم جان سے مختار ہو اب جا نہ جا (جرأت)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں بالضم بولتے ہیں اور از روئے بلیغی دونوں طرح صحیح ہو"۔ مگر اہل لکھنؤ کی زبان پر بالفتح ہی ہو۔

سُست بنیاد :۔ کمینہ، بداصل۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

اللہ جانے یہ چاروں سست بنیاد
دا مٹی ہوئے ہیں غلام آزاد (گلزار نسیم)

سُست پیماں :۔ عہد شکن، عہد پر قائم نہ رہنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وہ بد عہد ہوں سست پیماں ہوں میں
کہ تو ہے اپنی پشیماں ہوں میں

سست رفتار :۔ آہستہ چلنے والا، رسان رسان چلنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اگر کوئی کام بہت تاخیر سے انجام پا رہا ہو تو کہتے ہیں کہ رفتار بہت سست ہو۔ اور اس فعل کو سست رفتاری بھی کہتے ہیں۔

سست رَو ہونا :۔ آہستہ آہستہ چلنا، رسان رسان چلنا (تیز رفتاری کی ضد) اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

عشق کی راہ میں ہو چرخ مکوکب کی وہ چال
سست رو جیسے کوئی آبلہ پا ہوتا ہو (غالب)

سُست زمین :۔ ردیف، قافیہ اور وزن وغیرہ کا شگفتہ نہ ہونا۔ طرح اچھی نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس مرتبہ جو طرح نکالی گئی ہو بہت سست زمین ہو اچھے شعر نکلنا مشکل ہیں۔

سُست قدم :۔ آہستہ چلنے والا، سست قدم۔ فارسی، عربی الفاظ، صفت، قلیل الاستعمال۔

سَست مُولا :۔ کم قیمت پر بیچنے والا۔ مونث کے لیے سست مُولی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ سستا بیچنے والے کو سست مُولا نہیں کہتے ہیں بلکہ جو مہنگا بیچے اس کو لکھنؤ کی عورتیں مہنگ مُولا کہتی ہیں۔

سُست ہونا :۔ ۱ (لازم) کاہل ہونا، مجہول ہونا۔ دیر میں کام کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عماد الدین معمار کو بلالو وہ بہت تیز کام کرتا ہو۔ عبداللہ خاں کو نہ بلانا وہ بہت سست ہو۔

سُست ہونا :۔ ۲ اداس ہونا، غمگین ہونا۔ ملول ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہہ کے یہ سست ہو کے لیٹ رہی
پنڈلیاں دابنے لگی مہری (انجم)

سُست ہونا :۔ ۳ آہستہ چلنا، کم رفتار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آٹھ بجے ہیں تمہاری گھڑی سست ہو اس میں ساڑھے سات ہی بجے ہیں۔

سُستی :۔ ۱ (بالضم اول) کاہلی، ڈھیلاپن، کسل۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

خرابی دین و دنیا کی ہو اس کمبخت سستی سے
یہاں محتاج ہو کاہل وہاں دوزخ میں داخل ہو (فسانۂ آزاد)

سُستی :۔ ۲ (بالضم اول) نامردی، ڈھیلاپن، اردو، صفت، اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ یہ طے ہو کہ سستی و نامردی کا جیسا علاج حکیم کرسکتا ہو ویسا ڈاکٹر نہیں کرسکتا۔

سَستی :۔ (بفتح اول) (سستا کی تانیث)، ارزانی، کم قیمت، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عراق میں گھڑیاں بہ نسبت دوسرے ملکوں کے اچھی اور سستی مل جاتی ہیں۔

سُستی اُتارنا :۔ (بالضم اول) (کنایۃً) کسی پر ہاتھ رکھ کے انگڑائی لینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم بھی عجیب آدمی ہو میرے شانے پر ہاتھ رکھ کے انگڑائی لے کے سستی اتار رہے ہو۔

قول فیصل :۔ سستی ڈالنا بھی استعمال ہوا ہو جو اب متروک ہو۔

کوئی انگڑائی لے کر تانتی تھی
کوئی سستی کسی پر ڈالتی تھی (لا اعلم)

سستی بھیڑ کی دم اٹھا اٹھا کر دیکھتے ہیں :۔ مقررہ قیمت سے کم پر ملنے والی شے کی ناقص ہونے کے خوف سے دیکھ بھال زیادہ کرتے ہیں۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ غریب سستے داموں اپنا سامان بیچ رہا ہو تم ہزاروں جھگڑے اور عیب نکال رہے ہو وہی مثل ہو کہ سستی بھیڑ کی دم الخ

سَستے چھوٹے :۔ (بالفتح) بڑے نقصان سے بچ گئے، ٹلا، بڑے خطرے سے نجات ملی۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

چلو بڑے فضلے سے جان بچی سستے چھوٹے (فسانۂ آزاد)

دل ہار کے چند اٹھے محفل سے
پھر بھی یہ کہیں گے کہ سستے چھوٹے (سحر)

قول فیصل :۔ آسانی سے نجات پانا، کہ خرچ کم میں

کام چل جانا، تھوڑے مواخذے یا خفیف نقصان میں رہائی پا جانا کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

سُستی کرنا:۔ (بالضم) دیر کرنا، کاہلی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہاری بچپنے ہی سے عادت ہو کر ہر کام میں سُستی کرتے ہو۔ اس کا نتیجہ بُرا ہوگا۔

سَستی کرنا:۔ (بالفتح) ارزانی کرنا۔ اشیا کی قیمتیں گھٹا دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ لاکھ کوشش کرو گرانی کم نہیں ہو سکتی اب خدا ہی سستی کرے گا تو ہوگی۔

قولِ فیصل:۔ ہونا کے ساتھ بھی صرف ہو جیسے گیہوں کٹے پر ہو سکتا ہو سستی ہو جائے۔

سَستے میں:۔ ارزانی کے موسم میں۔

یاد آئے عیش وصل سے ابتدائے روزِ ہجر
سستے میں جھوٹتا ہو گرانی کا سال کب (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب بیاء معروف زبانوں پر ہو البتہ کم قیمت پر مل جانے والی شے کے لیے بھی عوام بولتے ہیں۔ جیسے بازار کر قلم تم نے پانچ روپے میں خرید لیا بہت سستے میں مل گیا۔

سُسر:۔ شوہر یا بیوی کا باپ۔ ۲۔ ایک گالی۔ اردو، دیہاتیوں کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ سُسر بضم اول و فتح دوم بھی زبانوں پر ہو۔

سُسرا:۔ (بضم اول و سکون دوم) شوہر یا زوجہ کا باپ۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

سُسرا وہ کہ جس شیر کے قبضے میں خدائی
کہ جس نے رسولوں کی سد اعقدہ کشائی انیس

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر سُسرے ہو۔ ہوا اصغر کا غم کو میرے سسر کی قسم جب تمہارے سسرے آئیں اور یہ سب معاملہ مفصل معلوم ہو مجھ کو ضرور بلوا لینا۔ (مراۃ العروس)

فصحائے لکھنؤ اس محل پر خُسر (بضم اول و سکون سین) بولتے ہیں۔ دیہاتی اسے گالی کے محل پر استعمال کرتے ہیں جیسے وہ سسرا میرا کیا بگاڑ سکتا ہو دو لاٹھیوں میں ٹھیک کر دوں گا۔

سُسرال:۔ ساس سسرے کا گھر، شوہر یا زوجہ کی طرف کا کنبہ۔ سمدھیانہ۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

ماں باپ بہن بھائی سب ان کے ہیں مرے یا
اب گھر مرا سسرال ہے سسرال نہ دارد (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام طنزاً میکے کو بھی سسرال کہتے ہیں۔

سُسرال کا کُتّا:۔ (کنایۃً) وہ داماد جو سسرال کی روٹیوں پر پڑا رہے۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بری خانم ہوں گی کرخالی نہ کر اپنا دماغ
بے ادب لڑکا تھا کتا بن گیا سسرال کا　جان صاحب

سُسرالی:۔ سسرال کا۔ سسرال والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ شریف لڑکیاں شادی کے بعد اپنے قریبی رشتہ داروں کا اتنا لحاظ نہیں کرتیں جتنا سسرالی عزیزوں کا۔

سُسری:۔ (بالضم) ۱۔ ساس ۲۔ ایک قسم کی گالی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام سَسری (بالفتح) بھی بول دیتے ہیں۔

سُسکارنا:۔ بچے کو منھ کی آواز سے پیشاب کرانا۔ بچے کو پیشاب کرانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں شُسکارنا رائج ہے۔ کتے کو کسی پر دوڑانے کے لیے بھی شُسکارنا بولتے ہیں۔

سسکانا:۔ (بکسر اول) (کنایۃً) تھوڑی تھوڑی چیز دینے کے واسطے مستعمل ہو۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تمہاری عادت ہو کر تم ہمیشہ بچوں کو سسکا سسکا کے چیز دیتی ہو بچے للیا کرتے ہیں۔

سِسکتی بھِنکتی:۔ کنجوس عورت، تنگ دل عورت، خسیس عورت۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

سسکتی گئی بلکتی آئی:۔ جیسی بد شگونی سے روتی ہوئی گئی تھی ویسی ہی واپس آئی۔ ہر طرف سے مایوسی ہوئی۔ (فرہنگ آصفیہ و فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ اب بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔

سسکتے نے دیا بلکتے نے کھایا نہ جیبھ جلی نہ سواد پایا:۔ کسی کی برائے نام حاجت روائی کرنا۔ جو اُلش سرکاری ملا ہو وہ نہ امیروں کا اگال ہو نہ غریبوں کے پیٹ کا ادھار۔ وہی مثل ہو سسکتے نے دیا بلکتے نے کھایا نہ جیبھ جلی نہ سواد پایا۔ (اودھ پنچ)　(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہو۔

سسک سسک کر دم نکلنا:۔ بڑی ایذا کے ساتھ دم نکلنا، دیر میں دم نکلنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

کیوں نہ نکلے سسک سسک کر دم
بسملِ خنجرِ ادا ہیں ہم　غافل

قولِ فیصل:۔ اسی جگہ "سسک سسک کر مرنا" بھی بولتے ہیں۔

سِسکنا :۔ بہت دشواری سے دیر میں دم نکلنا
مرنے کے قریب ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

یاد ابرو میں سسکتا ہوں میں بسمل کی طرح
کھنچ رہا ہو دم رگوں سے تیغِ قاتل کی طرح　　　　جلالؔ

قول فیصل :۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

سِسکی :۔ آہِ سرد۔ درد یا تکلیف یا گریہ کی
حالت میں ہلکی ہلکی سانس، اردو، غیر فصیح، رائج۔

سسکیاں بھرنا :۔ گریہ اور درد اور تکلیف
کی حالت میں بے ترتیب ہلکی ہلکی سانس لینا۔
اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دینشیا نے بڑی جرأت کر کے رو
رو کے کچھ کہا جو پیر مرد اور اسپیلتن کی سمجھ میں خاک
نہ آیا وجہ یہ کہ ہچکیاں لیتی اور سسکیاں بھرتی
جاتی تھی۔ پوری بات منھ سے نہ نکلتی تھی۔
(فسانۂ آزاد)

سسکی بھرنا :۔ گریہ اور درد و تکلیف اور
رنج کی حالت میں بے ترتیب ہلکی ہلکی سانس لینا۔
اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

یہ کس نے بھری آنکھ چھپکے سے سسکی
بدلنے لگا کروٹیں مرنے والا　　　　آرزو لکھنوی

قول فیصل :۔ ضبطِ گریہ کے وقت یا کثرتِ گریہ کے
بعد یہ کیفیت پیدا ہوتی ہو۔ نیز انتہائی مستی میں
دانت یا زبان بھینچ کر ہلکی سانس کھینچ کے لینا"
کے معنوں میں بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

پا کے تنہا جو کل دوگانا کو
میں نے چھاتی مل لپٹ کے بزور
چونکتے ہی وہ بولی سسکی بھر
اوہی میں مر گئی ہوئی در گور　　　　رنگینؔ دہلوی

سسکی لینا بھی زبانوں پر ہو اور یہ بھی غیر فصیح ہو۔

سسکی لیکر کبھی اچھلتی تھی
اور کبھی ٹھنڈی سانس بھرتی تھی　　　　شوقؔ لکھنوی

بصورت جمع سسکیاں لینا دم توڑنے کے محل پر بولتے
ہیں جیسے رات سے ان کے بچے کی حالت خراب ہو
سسکیاں لے رہا ہو بچنے کی کوئی امید نہیں ہو۔

سِیشن :۔ (انگریزی میں سیشن) نشست،
اجلاس، انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سیشن :۔ عدالت فوجداری۔ (نور اللغات)

سیشن جج :۔ (انگریزی میں سیشن جج) وہ جج
جو اسیسر یا جوری کے ذریعے سنگین مقدمات
فوجداری کا فیصلہ کرتا ہو۔ اردو، مذکر،
رائج۔

سیشن سپرد کرنا :۔ ماتحت عدالت کا جرم
ثابت ہونے پر ملزمین کے مقدمہ کو عدالت بالا میں
بھیجنا۔ اردو مصدر، رائج۔

محلِ صرف :۔ ملیح آباد کی ڈکیتی کے تمام ملزمین
کو عدالت ماتحت نے چونکہ جرم ثابت تھا لہذا
سب کو سیشن سپرد کیا۔

سطح :۔ (بفتح اول و سکون دوم و سوم) ہر چیز
کا بالائی حصہ۔ اوپر کا ہموار حصہ۔ عربی، مذکر،
فصیح، رائج۔

یہ روؤں میں فلک سے ملے سطح آب کا
پہنچا وہاں آسماں پہ ستارہ حباب کا　　　　وزیرؔ

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہو کہ
اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔ درانحالیکہ میر تقی میرؔ نے
نے مذکر نظم کیا ہو۔

گریہ کو مرے دیکھ ٹک اک شہر کے باہر
اک سطح ہو پانی کا جہاں تک کہ نظر جائے

محسنؔ کاکوروی نے مؤنث بھی نظم کیا ہو۔

سطح افلاک نظر آتی ہو گنگا جمنی
روپ بجلی کا سنہرا ہو رو پہلا بادل

صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "بالعموم مذکر ہی بولتے
ہیں"۔ مؤلف کو اس سے اتفاق ہو۔

سطح :۔ وہ چیز جس میں عرض و طول ہو مگر عمق
مطلقاً نہ ہو۔ (اصطلاح علم ہندسہ) (نور اللغات)

سطح آب :۔ پانی کا بالائی حصہ، پانی کی چادر۔
عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ظروف گلی جو پانی سے ہلکے ہیں ہمیشہ سطح آب پر
تیرا کرتے ہیں۔　　　　(فسانۂ آزاد)

سطح زمین :۔ روئے زمین، تختۂ زمین، میدان
عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

سر پہ ہو یہ فلک مینا رنگ
زیر پا سطح زمیں زنگار رنگ　　　　(مرزا سوداؔ)

سطح مستوی :۔ ہموار سطح، چورس جگہ، عربی،
مؤنث۔ (علم ہندسہ کی اصطلاح) (نور اللغات)

سطحہ :۔ سطح، طبقہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اگر ترک تعلق ہو سکے آساں ہو ہر مشکل
نہیں کشتی سے کم مرنے کو سطحہ آب جیحوں کا　　　　امیرؔ

سطحۂ آب :۔ پانی کی چادر، پانی کا بالائی حصہ۔
عربی فارسی الفاظ۔ فصیح، رائج۔

سینے کو کھوں سطحۂ آب دُرِ غلطاں
ہو نور سے لبریز یہ سرچشمۂ ایماں　　　　دبیرؔ

سَطر :۔ (بفتح اول سکون دوم) وہ تحریر جو
صفحہ پر عرضاً ایک صف میں لکھی جائے۔ کتاب
کی سطر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جو صف ہو وہ اک سطر ہو قرآن مبیں کی
دیوار ہو قبلہ کی طرف کعبۂ دیں کی　　　　انیسؔ

قول فیصل :۔ اس کی جمع سطور ہو۔ اردو میں اس کی

میں سطریں اور سطروں طرح ہو۔
سطرہا کے راست آید چوں کجی در سطر است:۔
انسان کا خبث نفس ظاہر ہو کے رہتا ہے۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بولتا ہے۔

سطریں کی سطریں:۔ بہت سی سطریں، اردو صرف، فصیح، رائج۔

واہ اے رشک ندامت تو نے کیا احساں کیا
مٹ گئیں سطریں کی سطریں نامۂ اعمال میں — امیر

سَطوت:۔ (بالفتح و سکون ثانی) دبدبہ، جلالت، قہر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دیکھ کر حیدرؑ کی سطوت کیسی تھی ہیبت لشکر
کیا لب پر پیدا ہوا اخیر زباں پیدا ہوا — ناسخ

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر سِطوت بکسر اول

سَعادت:۔ نحوست کی ضد، خوش قسمتی، اقبالمندی، نیکی۔ عربی، مصدر، مؤنث، فصیح، رائج۔

اگر میرے یہ خانے میں آ جائے
سعادت ساری اڑ جائے ہما کی — امیر

سعادت مند:۔ نیک بخت، مطیع، فرماں بردار۔ عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے سعادت مند کی جگہ سعادت ور بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ نیک بختی و فرمانبرداری کے معنوں میں سعادت مندی بھی بولتے ہیں۔

سُعال:۔ کھانسی۔ عربی، مؤنث، اطباء کی اصطلاح۔

سَعد:۔ نیک، مبارک، نحس کی ضد۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

سعد اکبر:۔ ستارہ مشتری۔ عربی، مذکر، (منجمین کی اصطلاح)

سعدی:۔ شیخ مشرف الدین مصلح الدین عبداللہ نام سعدی تخلص ۵۸۹ھ میں شیراز میں پیدا ہوا ایران کے آسمان ادب کا وہ ستارہ جس کی بدیع نظم و نثر نے فارسی زبان کو فصاحت کے درجۂ کمال تک پہونچا دیا۔ سعدی نے ۶۵۵ھ میں بوستان نظم کی اور اس کے ایک سال بعد گلستاں۔ اس عظیم شاعر کی وفات ۶۹۱ھ سے ۶۹۴ھ کے درمیانی سالوں میں شیراز میں ہوئی۔

سَعدَین:۔ (سعد کا تثنیہ) زہرہ و مشتری۔ عربی، مذکر۔ (منجمین کی اصطلاح)

کعبہ سے چلا ایلچی شاہِ حیدر
ہمراہ ہوئے اس کے دو فرزند خوش اختر
سعدین سے ثابت تھا قران مہ انور — دبیر

سَعی:۔ (بفتح اول و سکون دوم) صفا مروہ پہاڑوں کے درمیان دوڑنا۔ ارکان حج میں سے ایک رکن کا نام۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا سعی صفا سے رنگ فق ہو
سر سے پا تک عرق عرق ہو — چراغ کعبہ

قول فیصل:۔ کرنا کے ساتھ صرف ہو۔

سَعی:۔ کوشش، جد و جہد، کسی کام میں سرگرمی۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دوست غمخواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جائیں گے کیا — غالب

قول فیصل:۔ کرنا اور فرمانا کے ساتھ صرف ہو۔

سِعی (بفتح اول و کسر دوم) سفارش۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کوتوال صاحب کسی کی اشرافت نہیں جانتے، ذلت دیتے ہیں سعی نہیں مانتے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل:۔ اب تنہا نہیں بولتے ان معنی میں سعی سفارش لا کے بولتے ہیں۔

سعی اٹھانا، سعی اٹھوانا:۔ کسی کی سفارش لانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

خون شہید ناز کی اٹھوا رہے ہیں سعی
شاید ہوئے ہیں تنگ حنا سے نگور پاؤں — منیر

سعی بلیغ:۔ انتہائی کوشش، کسی کام میں بہت زیادہ سرگرمی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اس میں تو شک نہیں کہ روسی اب غالب ہوتے جاتے ہیں لیکن اپنی طرف سے ہم کو سعی بلیغ کرنا چاہیے۔ آئندہ یا قسمت یا نصیب یا بخت۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ کرنا کے ساتھ صرف ہو۔

سعی حاصل:۔ کامیاب کوشش۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ زیادہ تر نفی کے ساتھ سعی لاحاصل بولتے ہیں۔

سَعِید:۔ خوش نصیب، نیک بخت، نیک، مبارک۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

سعید الملۃ:۔ مولانا سید محمد سعید صاحب کا لقب ہے جن کی ولادت ۱۱ نومبر ۱۹۱۳ء کو لکھنؤ میں ہوئی۔ ہندوستان میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد ۲۰ سال کی عمر میں عراق روانہ ہوئے اور ۱۹۳۶ء میں سند اجتہاد لیکر واپس ہوئے۔ علاوہ عبقات کے الحاق کے، اہم تالیف مسانید الائمہ (مسند جعفر صادقؑ) ہے جو ۳ ضخیم جلدوں میں ہے۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء کو عالم مسافرت میں مولانا کا انتقال ہوا اور عزا دار شہید ثالثؒ آگرہ میں دفن ہوئے۔

سعی سفارش:۔ جد و جہد، کوشش بلیغ، کہنا سننا۔ عربی، فارسی الفاظ، مؤنث، عورتوں کی زبان (اردو میں ایک دوسرے کا مترادف خیال کرکے بولتی ہیں) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- عوام، لکھنؤ اس محل پر سعی سفارش بولتے ہیں جو اردو ہو۔

سعی کرنا :- ۱ سفارش کرنا۔ اردو صرف متروک۔

ایک نے آکے مری سعی نہ کی قاتل سے
کیا کوئی دوست مرا گبرو مسلماں میں نہ تھا
مصحفی

سعی کرنا :- ۲ کوشش کرنا، جد و جہد کرنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع سعی تو کی وصل کی ہم نے بہت — امیر

سعیِ لاحاصل :- بے نتیجہ کوشش، بے فائدہ کوشش۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :- صاحب نور اللغات نے اسی محل پر سعیِ نامشکور بھی لکھا ہے جو کوئی معنی نہیں رکھتا۔

سعیِ مشکور :- قابلِ شکریہ کوشش۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چھٹا باپ ہے مجسمہ نور
ہے سعی جراد سعیِ مشکور
صفی

سِفارت :- ایلچی گری، رسالت، پیغامبری۔ عربی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سِفارت خانہ :- دفتر سفارت۔ وہ جگہ جہاں سفیر مستقل قیام کرتا ہو۔ عربی، فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

سِفارت نامہ :- وہ سند یا تحریر جو بادشاہ یا صدرِ مملکت اپنے سفیر کو دے کے دوسرے ملک میں بھیجتا ہو۔ عربی، فارسی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- آج نئے سفیر ایران نے صدرِ جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین کی خدمت میں اپنا سفارت نامہ پیش کیا۔

سُفارش :- (بضم اول و کسر چہارم) کسی کے لیے کسی سے اچھے کلمات کہنا، کسی سے کسی کے کام کے لیے یا کسی بات کے لیے اچھائی کے ساتھ کہنا۔ فارسی، مؤنث۔

قولِ فیصل :- عام طور سے زبانوں پر بکسر اول سفارش ہے جو فصیح ہے جیسے "میں آپ کا ممنونِ احسان ہوں کہ آپ نے ڈپٹی کمشنر سے میری سفارش کر کے میرا کام بنوا دیا"۔

سِفارش اُٹھانا :- (لازم) سفارش کرانا۔ اردو صرف، متروک۔

وساطت دی ہو جام بادہ کو چشم مروّت میں
نگاوٹ نے سفارش خنجر زن کی اٹھائی ہو
منیر

قولِ فیصل :- اس کا متعدی "سفارش اٹھوانا" کسی کے ساتھ مستعمل ہو جو عوام اور عورتوں کی زبان ہو۔

سفارش ہو فلک کی اٹھواؤ تم
چلو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاؤ تم
شوق

سِفارش کرنا :- کسی کا کام بنوا دینے کے لیے کسی سے کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ناصحوں نے اسے دیکھا تو نصیحت کیسی
الٹی کرنے لگے اب اس سے سفارش میری
امیر

قولِ فیصل :- اس کا تعدی المتعدی "سفارش کروانا" بھی رائج و فصیح ہو۔

سِفارش نامہ :- سفارشی خط۔ وہ خط جس میں حامل کی تعریف اور اس کے واسطے کسی امر کی سفارش یا سعی ہو۔ فارسی، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- عام طور سے ان معنی میں سفارشی خط ہی زبانوں پر ہو۔

سفارشی ٹٹو :- وہ شخص جو لیاقت و اہلیت نہ رکھتا ہو مگر سعی سفارش سے نوکر ہو جائے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

سفارشی خط :- وہ خط جو کسی کی سفارش کے لیے لکھا جائے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سَفّاک :- خون بہانے والا، خون کرنے والا، بے رحم۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

بخش دے اس بت سفاک کو اے داورِ حشر
خون ہی مجھ میں نہ تھا خون کا دعوی کیسا
داغ

سَفّاکی :- خونریزی، بے دردی، بے رحمی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سِفال :- (بکسر اول) مٹی کا برتن۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
جام جم سے یہ مرا جام سفال اچھا ہو
غالب

قولِ فیصل :- عربی میں بضم اول بھی ہو۔

سفالی، سفالیں :- مٹی کا، گلی۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قتل فرقت میں میں رندِ لاابالی ہو گیا
منھ سرو ہی کا لب جام سفالی ہو گیا
صبا

سِفت :- دبیز، موٹا، مضبوط کپڑا۔ فارسی، صفت، عورتوں کی زبان۔

سِفت بھی ہو مفت بھی ہو بڑے پیٹے کا بھی ہو :- مال مفت کی نسبت بولتے ہیں۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

سَفَر :- (بفتحتین) شہر یا وطن سے کسی دوسری جگہ جانا، مسافرت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زاہد دریا سے حاصل کر شغل سے کشتی کا
خشکی سے سہل ہوگا تجھ کو سفر تری کا — امیر

سفر اندر وطن:- وہ حالت جب انسان صفات خدا میں محو ہو کر صفات بشری سے علیحدہ ہو جائے۔ فارسی، مذکر، اصطلاح تصوف۔

کر ملی ہو آپ سے باہر مجھے اُس کی تلاش
یہ سفر اپنا سفر اندر وطن ہو جائے گا — جلیل

سفر آخرت:- دنیائے عقبیٰ کی طرف جانا، موت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

شعور کچھ سفر آخرت میں کام نہ آئے
دعائے خیر جو ممکن ہو یار لیتا جا — شعور

سفر اور سقر میں ایک نقطہ کا فرق ہے:- سفر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اردو فقرہ ہے۔

قول فیصل:- اس محل پر سفر خود سقر، نسبتۃً زیادہ مستعمل ہے۔

سفر خرچ:- زاد راہ، مسافرت کے مصارف۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سفر کرنا:- ۱. شہر سے دوسرے شہر جانا، مسافرت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آخر چمن سے نکہت گل کر گئی سفر
خانہ بدوش کو نہیں الفت وطن کے ساتھ — ذوق

سفر کرنا:- ۲. مرنا، رحلت کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

کیا جانوں بزم عیش کہ ساقی کی چشم دیکھ
میں صحبت شراب سے آگے سفر کیا — میر

محل صرف:- جب انھوں نے قصد فتح پور کا کیا وہ دفعۃً سفر کر گئے دنیا سے گزر گئے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل:- اب اس محل پر سفر آخرت اختیار کرنا، دنیا سے کوچ کر جانا اور گزر جانا رائج و فصیح ہے۔

سَفَر مینا:- (انگریزی سیپرس اینڈ مائنرس کا بگڑا ہوا) سیپرس- سرنگ لگانے والے انجینئر اور مائنرس- سرنگ کھودنے والے، سرنگ لگانے اور کھودنے کا کام کرنے والی پلٹن کا نام۔ اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اب کوئی نہیں بولتا۔

سَفَر نامہ:- کسی سفر کے حالات جو تحریر کیے گئے ہوں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سفر نمونۂ سقر:- سفر میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، قلیل الاستعمال۔

سفر وسیلۂ ظفر:- سفر کرنے سے کامیابی ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے لیکن یہ سفر مجھ کو وسیلہ ہو ظفر کا — انیس

سُفرہ:- (بالضم) مقعد، سرین۔ فارسی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

لام عیار کے گل و سنبل ور
گل کے سُفرہ پر اور نگہ سے بجز — (دہشت گلزار)

قول فیصل:- عربی میں بمعنی دسترخوان ہے۔ چونکہ فارسی میں بالضم بمعنی مقعد ہے لہٰذا ایرانی دسترخوان کے معنوں میں بالفتح بولنے لگے۔

سفرہ بندی:- (بالفتح) تقریب غم کا حصہ۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:- کسی رئیس کی مجلس چہلم کا حصہ جو قبل مجلس گھروں پر بھیجا جاتا تھا جس میں ایک بکرا، میوے کی تھیلیاں وغیرہ ہوتی تھیں۔

سَفَری:- مسافر۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

روشن اعمال سیہ راہ عدم میں ہوں گے
سفری سا رو شب تار لئے جاتا ہے — بحر

سَفَری:- سفر کی چیز، سفر سے متعلق، سفر سے منسوب۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں فارسی لکھا ہے۔

سُفل:- (بالضم و بالکسر) ۱. پستی، ۲. چوک۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- معنی نمبر ۱ میں کوئی نہیں بولتا۔ نمبر ۲ میں تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

سِفلا:- بھوکرا، بے لیاقت اور ناتجربہ کار۔ دریائے لطافت میں موجود ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:- کوئی بھی نہیں بولتا۔

سُفلدان:- وہ ظرف جو امیروں کے دسترخوان پر اس غرض سے رکھا جاتا ہے کہ کھاتے وقت ہڈیاں یا کسی چیز کا پھوک اس میں ڈالتے جائیں۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے بالضم اول و سکون دوم لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں بکسر اول اور دوم سفلدان بولتے ہیں۔ پلیٹس نے بھی بکسر اول لکھا ہے مگر سفلدان کے بجائے سفلہ دان۔

سفلدان پر ایک لطیفہ یاد آیا جو میں نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں سنا تھا لکھنؤ کے ایک سربرآوردہ رئیس نواب محمد علی خاں تھے۔ مراد آباد کے ایک متمول سوداگر حاجی امام الدین کو کنکوے بازی کا شوق جنون کی حد تک تھا اور اکثر اس غرض سے لکھنؤ آیا کرتے تھے۔ میں نے بھی انہیں دیکھا تھا بڑے خوش خلق خوش مزاج ظریف اور بذلہ سنج تھے۔ لکھنؤ کے لوگ انہیں ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے اور ان کے احباب کی ایک خاص جماعت

تھی۔ نواب صاحب کو ان کی ظرافت سن کر ملنے کا
اشتیاق ہوا اور اس لئے کھانے پر مدعو کیا۔
دستر خوان چُنا گیا۔ حاجی صاحب یہ دیکھ کر
حیران ہوئے کہ ہر شخص کے پہلو میں ایک ایک سفلدان
رکھا ہے اور دعوتوں میں ان کی تعداد تین چار سے
زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ ان کا مصرف سمجھنے کے لئے
نواب صاحب کے بسم اللہ کہنے کے بعد حاجی صاحب
نے ذرا تاخیر سے نوالہ اُٹھایا اور لوگوں کی طرف
کنکھیوں سے تکتے رہے۔ انھوں نے دیکھا کہ نواب صاحب
اور ان کے مصاحبین نے نوالہ چبانے اور نگلنے کے
بجائے اس کا رس چوس کر پھوک سفلدان میں
ڈال دیا۔ حاجی صاحب کو مذاق سوجھا۔ انھوں
نے نوالہ خالی سونگھ کر سفلدان میں ڈال دیا۔
نواب صاحب نے دیکھ لیا اور فرمایا کہ ہم لوگوں
کے معدے اتنے ضعیف ہوگئے ہیں کہ غذا [illegible]
کرتی ہے لہٰذا محض اس پر قناعت کرتے ہیں۔
حاجی صاحب نے عرض کی کہ اے حضور میرے
معدے کو تو اتنی بھی برداشت نہیں۔ خالی سونگھ
لیتا ہوں۔ نواب صاحب پہلے تو بہت برجبیں ہوئے
پھر مسکرائے حاجی صاحب کے لطیفہ طنز و مزاح
کی داد دی اور تحسین دے دے کر لذیذ کھانے
کھلائے۔"

اب چونکہ باقاعدہ دستر خوان پر کھانا کھانے
کی رسم بھی ختم ہوتی جا رہی ہے اور پرانے رئیس
بھی باقی نہیں لہٰذا سفل دان رکھے ہی نہیں
جاتے اس لئے اب یہ صرف بھی متروک ہے۔

سِفلگی :- (بالکسر و فتح سوم) سفلہ پن،
چھچھوراپن، کمینہ پن۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سفلگی اور بڑھی رتبۂ عالی پاکر
اصل پر اپنی مگر پھیر فلک جاتا ہے　　ذوقؔ

سِفلہ :- کمینہ، رذیل، پاجی، نالائق۔ عربی،
صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف :- زمانۂ ناہنجار گردوں سفلہ شعار
کبھی پریوں کے جھنڈ دکھاتا ہے گاہ سوکھے ڈنڈ
دکھاتا ہے۔　　(انشائے سرور)

سفلوں کی ہو نشست سر تخت سیم و زر
انقلاب روزگار کہ بیٹھے ہوں خاک پر　　جوشؔ

سِفلہ پرور :- کمینوں سے میل رکھنے والا،
کمینوں اور رذیلوں کی پرورش کرنے والا۔ فارسی،
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قولِ فیصل :- چرخ اور فلک کی صفت میں بھی
مستعمل ہے۔

کبھی راحت نہ پائی دورِ چرخ سفلہ پرور میں
نکل کر شیر کے منہ سے گرا میں کام اژدر میں　　اسیرؔ

جیسے "اس قناعت پر اگر فلک سفلہ پرور ستائے
تو اس ظالم کے جور سے کس طور سے کہاں نکل جائے۔"
(انشائے سرور)

سِفلہ پن :- کمینہ پن۔ اردو، صفت، مذکر،
غیر فصیح، رائج۔

سِفلہ خو :- کمینی عادتیں رکھنے والا، ذلیل
طبیعت، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قولِ فیصل :- فلک کی صفت میں بھی مستعمل ہے۔
جیسے "خدا جانے کون سی خطا ہم سے سرزد ہوئی
جو فلک سفلہ خو مفارقت جو کو ہماری خرابی کی
کد ہوئی۔"　　(انشائے سرور)

سِفلہ نوازی :- کمینے پر مہربانی کرنا۔ فارسی،
مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ملی ہے آتش حسرت دل زن سفلہ نوازی پر
تمھیں اے سوز و طرب خس و خاشاک اٹھا　　منیرؔ

سِفلی :- ادنیٰ، کم درجہ کی، ذلیل، پست طبقے کی
عورت۔ اردو، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کس قدر تم بھی شیخی خوری ہو
کتنی سفلی ہو کیا چھچھوری ہو　　قلقؔ

سِفلی :- وہ منتر یا جادو جس میں شیاطین یا
روحانیات ارضی سے مدد لی جائے، شیطانی عمل۔
اردو، مذکر، عاملوں کی اصطلاح۔

کتنے سفلی کے آٹے کامل بھی
کتنے علوی کے آٹے عامل بھی　　قلقؔ

قولِ فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ
چونکہ استعانت باللہ کے علاوہ دو قسم کی استعانت
اور ہے ایک استعانت اجرام، روحانیات فلکی
اس کو سحر علوی کہتے ہیں وہ بہ نسبت سفلی سحر کے
زیادہ موثر اور پائدار ہے اور اسی کو سحر بابلی
بھی کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم کی استعانت شیاطین
اور روحانیات ارضی کی ہے اور سحر سفلی یا عمل
سفلی کہتے ہیں۔ یہ قسم کم اثر اور کم پائدار ہے۔
اور ہر قسم کے سحر ضرر کی طرف خاصۃً موثر ہوتے ہیں۔
پس بجز استعانت اسماء و صفات الٰہی کے سوا جو
وہ خواہ سفلی ہو یا علوی مذہب اسلام میں حرام
اور کفر ہے۔ مگر جاہل عامل جو قواعد شریعت سے
واقف نہیں سحر علوی اور سحر سفلی کو نہ سمجھ کر
(اجب یا اسرافیل، اقتل یا مریخ) قبول کر
میری دعا کو اے اسرافیل اور قتل کر دشمن کو
میرے لئے مریخ۔ کہا کرتے ہیں اور عوام کو سکھاتے
ہیں اور اس سحر علوی کو سحر ناجائز نہیں سمجھتے بلکہ
جائز اور استعانت باللہ کے اقسام میں جانتے ہیں۔

خود تباہ ہوتے ہیں اور عوام کو برباد کرتے ہیں۔ اور تین مذکورہ استعانتوں کو دو استعانتیں سمجھ کر ایک کو موسوم بہ علوی کرتے ہیں اور دوسرے کو موسوم بہ سفلی۔ یہ سراسر ان کی غلطی ہے۔ حالانکہ تین نام سے موسوم ہونا چاہیے۔ اول کلام الٰہی عمل ۲ دوم سحر یا عمل علوی ۳ سوم عمل یا سحر سفلی۔

سِفنا :۔ مچھلی یا نہنگ کی کھال پر جو سخت سخت گول گول ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک کو سفنا کہتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے صرف مچھلی کے چھلکوں کے لیے مستعمل ہے۔ عربی میں اس کو دَنَس (بالفتح) کہتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبانوں پر کمی کے ساتھ ہے۔

سَفُوف :۔ بہت باریک پسی ہوئی کٹی ہوئی یا چھنی ہوئی اسیرے کی سی چیز یا دوا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ عربی میں بفتح اول بھی ہے۔

سُفَید :۔ ۱ (بر وزن قدید) سیاہ کا نقیض، ابیض۔ فارسی لفظ صفت، فصیح، رائج۔

زاہد ہو خاک بادہ پرستوں میں رہ سفید
ہو مثل ابر اس کے بدن میں لہو سفید — امیر

قول فیصل :۔ فارسی میں سپید (بکسر اول و یائے مجہول) ہے۔ لیکن اردو میں یہ تلفظ مستعمل نہیں۔ بضم اول و فتح دوم سُفَید اور بفتح اول و دوم سَفَید بھی زبانوں پر ہے جو اردو اور غیر فصیح ہے۔

سَفَید :۔ ۲ خائف، ترساں، خوف زدہ۔ اردو۔ صفت۔

رستم پہ زوال کا ہو گماں سب جہان کو
ایسا ہو تیرے رعب سے لے جنگ جو سفید — امیر

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

سفید :۔ ۳ گنجفے کی آٹھ بازیوں میں سے ایک کا نام۔ فارسی، مؤنث، گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

جو کھیں میں لب و دنداں کھائے گنجفہ کے
سفید و سرخ کی بازی کو بھی غلام کرے — رشک

سفید پڑ جانا :۔ (لازم) منہ فق ہو جانا، چہرے کا رنگ اڑ جانا، خوف یا غم یا بیماری سے، خون خشک ہو جانا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

محل صرف :۔ دو دن کے بخار میں چہرہ سفید پڑ گیا۔

سفید پلکا :۔ وہ کبوتر جس کا رنگ سفید، پوٹا کالا دم اور بازو کچھ کالے اور کچھ سفید ہوں۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں صرف اس کبوتر کو سفید پلکا کہتے ہیں جس کی پلکیں سفید ہوں۔

سفید پوش :۔ سفید کپڑے پہننے والا، شریف آدمی، صاف ستھرا لباس پہننے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دیکھا کہ لالٹین لئے ایک آدمی سامنے سے آتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک سفید پوش بھی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

سفید چشم :۔ وہ جس کی آنکھ میں جالا پڑ گیا ہو اور دکھائی نہ دیتا ہو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دو دور گریہ سے ہوا اب سفید چشم — قمر
سیاہ پوش ہوا ہوں الم سے چرخ کبود (فسانۂ آزاد)

پایا جو سفید چشم صفا
یوں میں قلم نے سرمہ کھینچا — (گلزار نسیم)

سفید داغ :۔ برص کی بیماری۔ وہ سفید سفید دھبے جو خون کی خرابی سے انسان کے جسم پر پڑ جاتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سفید فام :۔ سیاہ فام کا نقیض، گورے چہرے والا (مجازاً) انگریز۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سفید کرنا :۔ اُجلا کرنا، تانبے کو کیمیا کی دوا سے جوڑا بنانے کے واسطے چاندی کی رنگت میں لانا، جوڑا بنانا۔ اردو صرف کیمیاگروں کی اصطلاح۔

سفید مٹی :۔ کھریا مٹی۔ اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر کھریا مٹی ہی ہے۔

سفید و سیاہ :۔ ۱ نیکی بدی، برائی بھلائی، اچھائی برائی، نیرنگی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نہ ہو جہاں کے سفید و سیاہ سے غافل
کبھی سیاہ کبھی ہو سفید یار کا رنگ — امیر

قول فیصل :۔ جہاں، دہر، عالم وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کہاں نجات سفید و سیاہ عالم سے
نہ چین دے گی یہ شام و پگاہ کی گردش — جگر

سفید و سیاہ :۔ ۲ کارہائے دنیا، معاملات زمانہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یاں کے سفید و سیاہ میں ہم کو دخل ہے سو اتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جوں توں شام کیا — میر

سفید و سیاہ کا اختیار ہونا :۔ (کنایۃً) مختار کل

ہونا، ہر قسم کے اختیارات حاصل ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

حاصل ہو اختیار سفید و سیاہ کا
کیا دل نے چشم یار کو مختار کر دیا — شعور

سفید و سیاہ کرنا:۔ مختار کل ہونا کی جگہ۔

میں اپنے کشورِ دل کا تمھیں کیا مختار — معروف
تم اب سفید کرو آگے یا سیاہ کرو — (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے الگ الگ اسی طرح سے بولتے ہیں "سفید کرو یا سیاہ" جیسا کہ شعر سے بھی ظاہر ہے۔

سفیدہ:۔ ۱ ایک قسم کا آم۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ ملیح آباد کا سفیدہ مشہور ہے جس میں خفیف خفیف چتیاں ہوتی ہیں، پک جانے پر بھی رنگ سبز ہی رہتا ہے اور زیادہ بڑا بھی نہیں ہوتا۔ کچھ عرصے سے لکھنؤ کا سفیدہ بھی فصل پر بازار میں کثرت سے بکنے لگا ہے جو زرد رنگ کا اور چھوٹا ہوتا ہے۔ ایک اچھی قسم کا خربوزہ بھی سفیدہ کہلاتا ہے۔

سفیدہ:۔ ۲ ایک دوا کا نام، پھنکے ہوئے جست کا پھول جو اکثر آنکھوں کی دوا میں پڑتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کاشغر کا نہ منگائیے یہ سفیدہ جراح
زخمی زلف کو اب مشک ختن یاد آیا — اختر

سفیدہ:۔ ۳ وہ سفیدی جو قریب صبح ظاہر ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

وصل کا خطرات اٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہوتا ہے سفیدہ آنکھ ملا صبح کا — راسخ

قول فیصل:۔ سفیدہ سحری یا صبح کا سفیدہ ہی رائج و فصیح ہے۔

سفیدہ:۔ ۴ ایک قسم کے میٹھے چاول جن میں زرد رنگ نہیں پڑتا، زردہ کی ضد۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل صرف:۔ پلاؤ اچھا تھا لیکن سفیدہ پھیکا تھا۔

سفید ہونا:۔ ۱ شرمندہ ہو جانا، خجل ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

ہنس کے بولا وہ گل تر ایں گل دیگر شگفت
گل جو اس کے آگے خجلت سے ہوا سا سفید — قدیر

سفید ہونا:۔ ۲ بالوں کا سفید ہونا، بڑھاپا آجانا۔ اردو، صرف، متروک۔

سفید ہو کے نہ پیری میں بے خبر ہوتے
کہاں کی نیند مجھے پھٹ پڑی سحر ہوتے — (الہام)

سفیدی:۔ ۱ صباحت و شفافت، سیاہی کی ضد۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ پختہ مکانوں کے دیوار و در
سفیدی پہ جن کی نہ ٹھہرے نظر — میر حسن

سفیدی:۔ ۲ قلعی، دیواروں پر پھیرنے کا نہایت سفید چونا، پتھر یا سنگ مرمر کا پکا ہوا چونا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شب جو اٹھی اس نے روئے حیرت افزا سے نقاب
چاندنی بن کر سفیدی رہ گئی دیوار پر — ناسخ

سفیدی:۔ ۳ انڈے کے اندر کی سفیدی جو پروں کا مادہ ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سفیدی آنا:۔ (لازم) بال سفید ہونا، بڑھاپا آنا، پیر ہونا، بوڑھا ہونا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

اے میر آئی سفیدہ عمر کیوں غفلت میں کھوتا ہے
کرو تم صبح قیامت ہو گئی کس نیند سوتا ہے — میر

سفیدی پھرنا:۔ (لازم) مکان پر قلعی پھرنا، چونا پھرنا، صفائی ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نہ چھوڑی حضرت یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی
سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر — غالب

سفیدی پھیرنا یا کرنا:۔ (متعدی) دیوار یا مکان پر سفید چونا پھیرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں سفیدی کرنا مستعمل نہیں، سفیدی پھیرنا قلیل الاستعمال ہے۔

سفیدی کرانا:۔ چونا کاری کرانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس محل پر چونا پھروانا رائج و فصیح ہے۔

سفیدی ہونا:۔ چونا کاری ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

سفیر:۔ ۱ قاصد، ایلچی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شتاب ایسا ہمارا سفیر جاتا ہے
کڑی کمان کا جس طرح تیر جاتا ہے — امیر

سفیر:۔ ۲ کسی حکومت کا نمائندہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ ہر حکومت اپنا ایک ایک نمائندہ دنیا کے تمام ممالک میں اس لیے بھیجتی ہے کہ وہ وہاں مستقل قیام کر کے اپنے ملک کی بقا و حفاظت کا خیال رکھے اور وہاں کی خبریں بھیجتا رہے۔ یہی نمائندہ اپنے ملک کا سفیر کہلاتا ہے۔

سفینہ:۔ ۱ کشتی، ناؤ، جہاز۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیدۂ تر سے جو دامن میں گرا دل ٹھہرا
بہتے بہتے یہ سفینہ لب ساحل ٹھہرا — امیر

سفینہ:۔ ۲ انگریزی "سنبد چنا" (حکم الطب)

کاغذ، اجرا سرکاری اطلاع کا کاغذ جو مدعا علیہ یا گواہوں کے پاس جاتا ہو، اطلاع نامہ، اردو، مذکر۔

(فقرہ) میرے نام اب تک کوئی سمن سفینہ نہیں آیا۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب قریب بہ متروک ہو۔

سفینہ:۔۳ کوئی کتاب سادہ شعروں کی بیاض، دیوان۔ عربی، مذکر، متروک۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہو
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے — غالب

سفینہ بیٹھنا، بیٹھ جانا:۔ کشتی، ناؤ یا جہاز کا ڈوب جانا، تہ میں بیٹھ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل پہ ہو بحر محبت میں ہجوم غم و یاس
خوف ہو ڈوب نہ جائے یہ سفینہ بھر کر — امیر

سفینہ ڈوب جانا:۔ ناؤ کا غرق ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اپنے محل پر سفینہ ڈوبا جاتا بھی بولتے ہیں۔

تو بھی حامی نہ ہوا خنجر قاتل میرا
ڈوبا جاتا ہے سفینہ لب ساحل میرا — جلیل

سَفِینَہ:۔ کم عقل، بیوقوف۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَقّا:۔ (عربی۔ سقّاء، فارسیوں نے بغیر ہمزہ استعمال کیا) پانی پلانے کا پیشہ کرنے والا، بہشتی، پانی لانے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ حضرت علی علیہ السلام کے فرزند حضرت عباس علیہ السلام جو کربلا میں لشکر حسینی کے علمدار تھے ان کے القاب میں سقّا اور سقائے سکینہ بھی ہو۔

سب شام کا لشکر مرے سقّے سے پھرا ہو
سقّا مرا نرغے میں لعینوں کے گھرا ہو — دبیر

ع جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سکینہ۔ دبیر

سقّائی:۔ پانی پلانے یا لانے کا پیشہ یا کام۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ پیاس کا اندوہ ہو اولاد نبی کو
سقّائی گوارا ہوئی عباس علی کو — دبیر

قول فیصل:۔ کرنا کے ساتھ مستعمل ہو۔

گوہر پر کرن تھا پانی کا بھرنے والا
ابر رحمت نے مری خاک پہ سقائی کی — ذوق

سَقَر:۔ جہنم، دوزخ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تھا یہ اُس تشنگی کی حیات کا حال تھا
بے دم ہوئے سقر میں سمانا محال تھا — عشق

سُقراط:۔ یونان کے ایک مشہور حکیم کا نام۔ عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کی پیدائش ۴۶۹ قبل مسیح یونان میں ہوئی۔ صاحب نور اللغات نے اس کا املا تائے قرشت سے کیا ہو اور لفظ کو یونانی لکھا ہو۔ سقراط (بطائے حطی) کو اس کا معرب بتایا ہو۔

سَقَرلاط:۔ ایک قسم کا بالوں کا کپڑا، بانات۔ ترکی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قریب بہ متروک۔

وہ فرش سقرلاط کی تازہ تر
جو البتہ ہو حسن پیرائے نظر — اختر شاہ اودھ

سقطی نامہ:۔ وہ سرکاری فہرست یا رجسٹر جس میں رسالے کے مرے ہوئے گھوڑے درج کیے جاتے ہیں۔ عربی، فارسی الفاظ، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب کوئی بھی نہیں برتتا۔

سَقف:۔ کوٹھا، مکان کی چھت۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں جو سقف منقش و رنگیں
اب ابابیلوں کے آشیانہ گزیں — میر تقی میر (مثنوی [illegible])

سَقفِ کج مدار:۔ (کنایتہً) آسمان، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اس سقف کج مدار کا کیا اعتبار ہو
یارب نکل کے جائیں کہاں آسمان کے ہم — صبا

قول فیصل:۔ سقف لاجورد اور سقف مینا بھی کہتے ہیں۔

سُقم:۔ (بالفتح نیز بضم اول و دوم) عیب، نقص، برائی، خرابی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ رہے شائبہ صاحب کا
نہ رہے سقم سہو کاتب کا — ناسخ

قول فیصل:۔ پیدا ہونا، جاتا رہنا، دور ہونا اور نکالنا کے ساتھ اس کا صرف ہو جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

سَقمونیا:۔ (بفتح اول) ایک نہایت تلخ مسہل صفرا، ایک قسم کا گوند جو مائل بہ سبزی و زردی ہوتا ہو۔ سوداوی امراض اور پیٹ کے کیڑوں کے واسطے نہایت مفید ہو۔ مزاجاً تیسرے درجے میں حار، دوسرے میں یابس، اور بعضوں کے نزدیک صرف یابس بدرجۂ سوم۔ یونانی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ لفظ عربی نہیں ہو۔ فارسی میں محمودہ کہتے ہیں۔ زیادہ تر بالضم سُقمونیا مستعمل ہو جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

سَقّن، سَقّنی:۔ پانی بھرنے والی عورت، پنہاری۔ اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بھشتین مستعمل ہے۔

سَقَنقُور:۔ (بفتحتین و واوِ معروف) سوسمار (گوہ) سے مشابہ ایک قسم کی بالو میں رہنے والی مچھلی، ریگ ماہی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یار کے دست حنائی کی ہے مچھلی کیا کم
ہم کو ماہی سقنقور سے کچھ کام نہیں — ناسخ

قولِ فیصل:۔ اس کا گوشت قوتِ باہ کے لیے اکسیر ہے۔ زبانوں پر ماہی سقنقور زیادہ ہے۔

سقیفہ بندی:۔ (سقیفہ ایک پوشیدہ مکان تھا جس میں عرب کے لوگ بیہودہ مشوروں کے لیے جمع ہوتے تھے۔ کنایۃً۔ بیہودہ بات، مکمی بات۔ فارسی میں سقیفہ بستن بمعنے بہتان باندھنا ہے) بیہودہ مشورہ، بہتان، مؤنث۔

حکم خدا سے حق ہے ادھر ہو جدھر علیؑ
کیا غم سقیفہ بندی جمِ غفیر کا — رشک (نور اللغات)

سقّے کی بادشاہی:۔ دولتِ چندروزہ، تھوڑے دن کی حکومت۔ اردو، مؤنث۔
(یہ محاورہ نظام سقّے سے لیا گیا ہے جس نے ہمایوں بادشاہ کو ڈوبتے دیکھ کر نکالا اور جس کے صلے میں ڈھائی دن کی بادشاہی لے کر چام کے دام چلائے تھے) (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سَقیم:۔ ناقص، عیب دار، خراب۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کی تشخیص ہے از بسکہ سقیم
مار ہی ڈالیں گے یہ نیم حکیم — (مرزا رسوا)

قولِ فیصل:۔ عربی میں بیمار اور مریض کے معنی میں بھی ہے جو اردو میں رائج نہیں۔

سَقیمُ الحال:۔ ناتواں، کمزور، مریض۔ عربی، صفت۔

محلِ صرف:۔ رعیت کو بھی ایسا سقیم الحال کر دیا کہ اب ان کے پنپنے کی امید نہیں۔ (توبۃ النصوح۔ نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر حالت سقیم ہونا مستعمل ہے۔ جیسے "ان کی حالت سقیم ہے خدا ہی خیر کرے بچنے کی صورت نظر نہیں آتی۔"

سُکّان:۔ ساکن کی جمع۔ باشندے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُکّانِ سماوات:۔ فرشتے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَکَت:۔ طاقت، قوت، دم۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ان کے تڑپانے کی طاقت جو نہیں ہم میں نہ ہو
کاش اپنے ہی تڑپنے کی سکت ہم میں رہے — امیر

سکت جاتی رہنا:۔ طاقت نہ رہ جانا، قوت ختم ہو جانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

شوق نے اشارہ الفت میں دوڑایا مجھے
تھک گیا سایہ سکت جاتی رہی ہمزاد کی — امیر

سِکتَر:۔ (انگریزی سکریٹری کا بگاڑا ہوا) میر منشی جس کو کوئی کام سپرد کیا جائے، دیوانِ حضور نویس، پیشکار۔ اردو، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ خاص بیپاریوں کی زبان تھی جو اب قریب بہ متروک ہے۔

سکت نہ رہنا:۔ توانائی نہ ہونا، طاقت نہ ہونا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

تری شبیہ میں کی صرف اس قدر طاقت
سکت نہ پھر قلم صورت آفریں میں رہی — امیر

سَکتہ:۔ ۱ ایک بیماری جس میں آدمی کی حس و حرکت زائل ہو جاتی ہے اور وہ مردہ معلوم ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

لاؤ اس آئینہ رو کو مت دکھاؤ آئینہ
اور کچھ حالت ہے جرأت کی اسے سکتہ نہیں — جرأت

سکتہ:۔ ۲ وزن کا پورا نہ ہونا، شعر کا ناموزوں ہونا۔ عربی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

شک نہیں اس میں کہ ہو مصرع کو موزوں قیاس
پر کہ جو بیچ سے غائب ہو یہ سکتہ کیسا — امیر

سکتہ پڑنا:۔ شعر کے وزن میں فرق آنا، شعر کی روانی میں خلل پڑنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

سکتہ ڈالنا:۔ (متعدی) شعر کو ناموزوں کر دینا۔ اردو، صرف، متروک۔

چڑھا کے تیوریاں سکتہ نہ ڈالیے صاحب
کہ لاجواب ہے مطلع تمہارے ابرو کا — راسخ

سکتہ ہونا۔ (ہو جانا):۔ ۱ ایسی بے ہوشی طاری ہو جانا جس پر موت کا یقین ہو جائے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سکتہ ہونا۔ (ہو جانا):۔ ۲ حیرت ہونا، متحیر ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سب کو خاموشی ہوئی محفل کو سکتہ سا ہوا (ہونا)
بزم میں جب بحث اثبات دہاں ہونے لگی — تجمل

دیکھتے ہی ان کو سکتہ ہو گیا (ہو جانا)
آج تو پردہ سر بازار ہو — جلیل

سکتے کا عالم:۔ حیرت، حیرت کا مقام، خاموشی کا عالم۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نصوح اس ساز و سامان کو تھوڑی دیر ایک سکتے کے عالم میں دیکھتا رہا۔ (توبۃ النصوح)

سکتے میں رہنا:- (انتہائی رنج و غم اور فکر کے محل پر) خاموش رہنا، چپ لگ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ حال ہو سکتے میں رہا کرتے ہیں پہروں
باتیں دل مضطر سے کیا کرتے ہیں پہروں — تسلیم

سُکَّٹا:- خشک، سکڑا ہوا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ کی عورتیں بہت دبلے اور نحیف لاغر کے لئے بولتی ہیں جیسے "اس سکٹے کو دیکھو پھونک مارے اڑے ہر ایک سے لڑنے کو تیار رہتا ہو۔ اس محل پر عورت کے لئے سکٹی بولتی ہیں۔"

سُکْر:- شراب کا نشہ، مستی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع سکر دولت کا چڑھا جب بھی خود میں ہوئے — عاشق

سَکَرات:- (بالفتح) نزع اور جانکنی کی تکلیف، روح نکلنے کے وقت کی کشمکش۔ اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:- عربی میں سَکْرَۃ (بالفتح و فتح سوم بمعنی نزع کی سختی) کی جمع "سَکَرات" (بفتحتین) ہو۔ جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

دیکھ لی مر کے سختی سکرات
صدمۂ ہجر سے شدید نہیں — ہجر

سکرات کا عالم:- نزع کی کشمکش، جان نکلنے کی تکلیف۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

سکریٹری:- میر منشی۔ انگریزی، رائج۔

سکڑ دادا:- دادا کے دادا، پردادا کے باپ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:- مؤنث کے لئے سکڑ دادی ہو۔

سُکَڑنا:- سمٹنا، تنگ ہونا، ٹھٹھرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

پڑا سکڑے ہوئے کنارہ نہ بوس
زانو آغوش میں ہیں جلئے عروس — سودا

محل صرف:- سکنڈ ریب خرید و دو گرہ زیادہ کیونکہ دھلنے کے بعد سکڑنا ضرور ہو۔

سُکَڑْنا:- ۱۔ شکن پڑنا، جھینپ پڑنا، تشنج ہونا، ۲۔ کنجوسی کرنا، ۳۔ بچنا، کنارہ کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سکڑ نانا:- نانا کے دادا، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:- مؤنث کے لیے سکڑ نانی (نانی کی نانی) ہو۔

سَکْسینَہ:- کایستھوں کا ایک طبقہ، ہندی مذکر، رائج۔

سِکْ مَان:- (انگریزی سِک مین، بیمار) روگی، بیمار۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ والوں نے اسے سیک مان بنا دیا۔ سیک جھاڑو کا تنکا ہو یائے معروف کے اضافے نے بیماری کے ساتھ لاغری کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔" عام طور سے اب لکھنؤ کی عورتیں بہت نحیف لاغر کے معنی میں سیک مان (بیائے معروف) بولتی ہیں۔ "سیک سلائی" بھی اسی معنی میں ہو۔

سَکْنا:- (بالفتح) توانستن کا ترجمہ، ناقص مرکبات میں، لائق ہونا، ممکن ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حسینؑ ابن علیؑ نے کر دیا روشن چراغ ایسا
قیامت تک جہاں میں اب اندھیرا ہو نہیں سکتا — (موجد)

سِکْنا:- (بالکسر) روٹی کا ہلکی آنچ پر کرارا ہونا، سوئی دوہری روٹی کا کچا پن دور ہونا، توس کا دھیمی آنچ پر سرخ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سَکَنات:- (سکنۃ بالفتح و فتح سوم بمعنے سکون و استقامت کی جمع) سکون، ٹھہرنا۔

(فقرہ) آپ کے حرکات و سکنات سے سب حال ظاہر ہو گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- تنہا مستعمل نہیں، حرکات و سکنات کی ترکیب سے ہی زبانوں پر ہو جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

سِکَنْجَبین:- (بکسر اول و فتح دوم و کسر جیم و بائے موحدہ و یائے معروف) سرکے یا نیبو کے عرق کا خاص طریقے سے بنا ہوا شربت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- بی مہترانی ذری ہم کو پنساری کی دوکان سے تولہ بھر سکنجبین تو لا دو لینا۔ فسانۂ آزاد

قول فیصل:- اس کی اصل "سرکنگبین" ہو جس کا معرب سکنجبین ہے جو زبانوں پر ہے۔

سِکَنْدَر:- یونان کے ایک عظیم فاتح بادشاہ کا نام جو ۳۲۳ سال قبل مسیح فوت ہوا۔ فارسی، مذکر، رائج۔

نہ گور سکندر نہ ہو قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے — امیر

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "سکندر، اسکندر کا مخفف ہو۔ اور سکندر رومی زبان میں اسی کو اور یونانی زبان میں محافظ کو کہتے ہیں۔ چنانچہ لفظ سکندر کی وجہ تسمیہ میں اول معنی کے موافق صاحب برہان قاطع اس طرح لکھتے ہیں کہ سکندر در حقیقت فیلقوس کا نواسا اور دارا کا بیٹا تھا، اس کی ماں کا نام ناہید تھا۔

جب دارا نے اپنی بیوی فیلقوس کی بیٹی کو اس کی
گندہ دہنی کے سبب متنفر ہو کر فیلقوس کے پاس
واپس بھیج دیا تو وہ اس زمانے میں حاملہ تھی مگر
اس نے اس امر کو چھپا رکھا تھا۔ فیلقوس نے
حکما کی صلاح سے اس کے منہ کا علاج سکندروس
یعنی اسپن کے ذریعے کرایا چنانچہ اس بو دار
چیز نے اس کے منہ کی بدبو کو مبدل بہ خوشبو کر دیا
یہاں تک کہ اس کے پیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا
اس کی خوشبو نے ایک عالم کو مہکا دیا لہٰذا
"اسکندروس" کی لفظی رعایت سے اس کا
نام سکندر قرار پایا اور وہی فیلقوس کا بیٹا
کہلایا۔

کتب تواریخ سے اس نام اور اس صفات
کے دو مشہور اور اولوالعزم بادشاہ جن کے
زمانہ میں باہم بہت سا تفاوت ہے، پائے جاتے
ہیں چنانچہ اس کی مفصل کیفیت تاریخ التواریخ
وغیرہ میں موجود ہے۔

اول کو ذوالقرنین اکبر کہتے ہیں اور اس
کے وقت میں حضرت خضرؑ کا ہونا ثابت کرتے
ہیں۔ بلکہ بعض نے اس کو پیغمبر بھی مانا ہے۔
ذوالقرنین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی
پیشانی یعنی ماتھے کے دونوں گوشے نہایت
اُبھرے ہوئے تھے لیکن جو لوگ اس میں رائے
لگاتے ہیں ان میں سے کسی نے تو لفظی معنی کی
رعایت سے یہ بیان کیا کہ اس کے دو گیسو تھے
چونکہ قرن گیسو کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے یہ نام
رکھا گیا۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ وہ مغرب سے
مشرق تک گیا ہے دنیا کی دو محاذی سمتیں یا اس
سبب سے یہ لقب پڑا یا یوں کہو کہ نور و ظلمت میں داخل
ہونے کے باعث اس خطاب سے مخاطب ہوا۔

قرآن شریف میں اسی ذوالقرنین کی طرف اشارہ
ہے۔ تاریخ جہان والے سدِ یاجوج اسی کی
بنائی ہوئی لکھی ہے۔

بعض مورخوں کا بیان ہے کہ جسے فریدون
کہتے ہیں اسی کا نام سکندر ہے۔ لیکن گو وہ عظیم الشان
بادشاہ تھا مگر مغرب سے مشرق تک فتحیاب ہونا
ثابت نہیں ہوتا۔

دوسرے کا نام سکندر رومی یا سکندر اعظم ہے
جو مقدونیہ کا بادشاہ فیلقوس کا بیٹا ارسطو حکیم
کا شاگرد اور مغرب سے مشرق تک فاتح ہوا
ہے اور شاید اسی وجہ سے اس کو ذوالقرنین
کہنے لگے۔

یونانی لغات میں اسکندر کے معنی چونکہ محافظ
کے لکھے ہیں اور بادشاہ محافظ ملک و رعایا ہوتا
ہے اس سبب سے عجب نہیں کہ یہی معنی دونوں
بادشاہوں کی وجہ تسمیہ کے واسطے ٹھیک اور
قرین قیاس ہوں۔

جس طرح سکندر ذوالقرنین اور سکندر رومی
میں اختلاف ہے اسی طرح سدِ سکندر میں بھی
محققوں اور مورخوں کا اختلاف ہے مگر حال کی
تازہ تحقیقات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سدِ سکندر
کا بانی سکندر رومی ہے گو اس کی تشخیص مقام میں اب
بھی اختلاف ہے کیونکہ بعض لوگ اس ہیکل آہنی
کو سدِ سکندری کہتے ہیں جو آبنائے جبل الطارق
کے دونوں پہاڑوں پر ایک پہلوان کی شکل میں
بنا کر اس طرح کھڑی کر دی ہے کہ اس کا ایک پیر
ایک کنارے پر اور دوسرا پیر دوسرے کنارے پر ہے
... لیکن یہ بات تامل سے خالی نہیں کیونکہ سد تو کوئی
چیز ہے اور ہیکل دوسری چیز۔

سکندر رومی نے یاجوج و ماجوج (اہل
سائبیریا اور اہل منگولیا یعنی منگولین) کے
خروج سے اہل خوارزم کو بچانے اور محفوظ
رکھنے کے واسطے اس درہ کوہ میں جو کوہ یورال
اور کوہ الطائی کے درمیان واقع ہے اور جو ان
قوموں کے آنے جانے کا راستہ تھا، ایک مستحکم دیوار
کھنچوا دی تھی جس کا اب کوئی محسوس آثار نمایاں
نہیں۔ پس در حقیقت یہی سدِ سکندر اور قرین قیاس
ہے۔

الحاصل چونکہ اس نام کے دونوں بادشاہ
صاحبِ اقبال اور اولوالعزم ہوئے ہیں اسی
وجہ سے لوگ طالع یاور کو لفظ سکندر سے تشبیہ
دینے لگے چنانچہ دعا کے موقع پر کہتے ہیں کہ خدائے
تعالیٰ اس کا نصیبا سکندر کرے۔ لیکن ان کا
مفہوم اسی قدر کے سکندر سے ہی ادا ہوتا ہے کیونکہ
عوام نے دونوں سکندروں کو ایک ہی خیال کر لیا ہے۔

سکندر ۲: (کنایۃً) خوش نصیب۔ اردو عوام
اور عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: تنہا سکندر اول کے یہ معنی مراد
نہیں لیتے بلکہ تقدیر، قسمت اور نصیبا کے ساتھ ملا کر
بولتے ہیں جو لازمِ گنج و فضیحہ ہے۔ جیسے "وہ اگر مٹی
کو ہاتھ لگا دے تو سونا ہو جائے وہ تقدیر کا
سکندر ہے یا اس کا نصیبا سکندر ہے۔"

سکندر ۳: سگنل کا بگڑا ہوا۔ اردو
(عوام کالانعام نے سگنل کو بھی سکندر کہنا شروع
کر دیا ہے کیونکہ سگنل انگریزی لفظ ہے جس کے
معنی اشارہ کرنے اور علامت بتانے کے ہیں۔ چونکہ
یہ ریل کو آتے جاتے وقت ہاتھ گرانے اور برابر

س

کر لینے سے سِکّہ یعنی لائق خاقانی اور بیرونی ہونے کی خبر دیتا ہو۔ اس وجہ سے عوام نے سکندر کے اس نشان سے جس کا حال ہم سکندر رعد کے ساتویں پیرا گراف میں لکھ آئے ہیں، اسی کے مناسب خیال کر کے سکّی کو سکندر کر لیا۔ یا یوں کہا جائے کہ زبان سے صاف ادا نہ ہونے کے باعث اس سکّی کو سکندر بولنے لگے۔ جیسے "ہو کرو بیر" کو "مکروہ" بنا لیا۔) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سِکَنْدَری (۱) منسوب بہ سکندر۔ جیسے "سدِّ سکندری"۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سِکَنْدَری (۲) گھوڑے کا ٹھوکر کھا کے سر کے بل گرنا، گھوڑے کی ٹھوکر۔ فارسی، مصدر، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ کھانا کے ساتھ مصروف ہو۔

> لرزی زمیں ہلنے لگا چرخ چنبری
> کھانا شریر گھوڑے نے کس کی سکندری — (محبوب)

سِکَنْدَرِیہ:۔ مصر کے ایک شہر کا نام جس کو سکندر رومی نے بنوایا تھا۔ فارسی، مؤنث، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کو "اسکندریہ" بھی کہتے ہیں۔

سِکَنْڈ:۔ ثانیہ، لمحہ، منٹ کا ساٹھواں حصہ، پل۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ صحیح انگریزی "سیکنڈ" (انگریزی) ہے۔

سُکُوت:۔ خاموشی، چپ رہنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

> کیا دل جگر ہو چاہنے والوں کو دیکھیے
> میرے سکوت اپنے سوالوں کو دیکھیے — (عزیز لکھنوی)

سُکُوت اختیار کرنا:۔ خاموشی اختیار کرنا، چپ ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رسد کی قلت کے سبب روکے ہوئے ہو رہے تھے، ترکوں نے بھی حسب تقاضائے مصلحت سکوت اختیار کیا۔ (افسانۂ آزاد)

سُکُوت کرنا:۔ خاموش ہو جانا، خاموشی اختیار کرنا، چپ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

> آپ مجھ کو کہا کیے کیا کیا
> میں نے ہر بات پر سکوت کیا — (تسلیم)

سِکُورَہ:۔ (بکسر اول و ضم دوم و واو مجہول) مٹی کا ایک خاص قسم کا ظرف، پیالہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

> وہ تیرہ دل ہوں سکورے نہیں گے گاہل کے
> بنائیں گے مری مٹی سے گر کمہار چراغ — (صبا)

قول فیصل:۔ اس کی تانیث سکوری ہے۔ فارسی میں اسی معنی میں "سُکُرّہ" (بضمتین) ہے۔

سُکُون (۱) (بضمتین و واو معروف) اطمینان، قرار، آسودگی، آرام، قیام، ٹھہراؤ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

> کس چین سے تڑپتے تھے فرقت میں رات دن
> ناحق ہوا وصال کہ دل کو سکون ہوا — (ذوق)

سُکُون (۲) جزم۔ حرف ساکن کی مقررہ علامت (ـْ) عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُکُونَت:۔ (یہ لفظ ہندوستان میں سکون سے بنا لیا ہے) بود و باش، قیام، اقامت، رہائش و بباشت، رہنے کی جگہ، مسکن۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

> مجھ سے دیوانے کا کیا آج پتہ پوچھتے ہیں
> دشت آباد میں ہے خاص سکونت میری — (مجنون آنظامی)

محل صرف:۔ برآں خواجہ کو تسلی دیتی مقام سکونت پر لائی۔ (طلسم ہوش ربا)

(ایضاً) افقا کو ان کلمات سے تسکین ہوئی۔ اور جائے سکونت وہیں مقرر کی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عربی لکھا ہے۔

سُکُونَت پذیر ہونا:۔ (لازم) بود و باش اختیار کرنا، رہنا بسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سُکُونَت ٹھہرانا:۔ بود و باش اختیار کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف:۔ صدور سے برگشتہ طالع جو سامنے سے لشکر نصرت اثر کے فرو بفرار لایا۔ وہ عقیق گلزار سلیمانی میں پہنچا اور وہیں سکونت ٹھہرائی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

سُکُون مِلنا:۔ آرام ملنا، قرار، اطمینان ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

> جہاں میں پیکر خاکی کو کل کہاں بجگل
> سکون ملتے ہی مدفن میں چھوڑ آئے ہیں — (بجگل آلسانی)

سُکُون ہونا:۔ آرام ہونا، اطمینان و قرار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

> خدا رکھے سلامت لے خیال مصطفےٰ تجھ کو
> تجھی سے کچھ سکون خاطر بیمار ہوتا ہے — (جلیل)

سِکھ:۔ پنجابیوں کی وہ قوم جو گرو نانک کو اپنا مذہبی پیشوا مانتی ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ یہ لوگ جسم کے کسی بھی حصے کے بالوں کا منڈوانا مذہباً ناجائز سمجھتے ہیں۔ ہنگوا گو یہ لوگ ہندوستان کی اقلیت میں ہیں لیکن قریب قریب ہر شعبۂ حیات میں ان کا عمل دخل ہے خصوصاً تجارت اور فوج میں بڑی کثرت کے ساتھ ہیں۔ یہ لوگ عموماً با اخلاق ہنس مکھ اور ملنسار ہوتے ہیں۔ پنجابی اور اردو ان کی مادری زبان ہے۔ یہ لوگ سرداری کے

نام سے پکارے جاتے ہیں۔ ان کی نسبت عوام نے حماقت کے بہت سے قصے منسوب کر رکھے ہیں اور عام طور سے یہ مشہور ہو کر ۱۲ بجے دوپہر میں ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں رہتا۔ جو صحیح نہیں۔

سُکھ :۔ راحت، آرام، چین، دکھ کا نقیض۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ہو ہی لطف زندگانی کا
دیکھ سکھ اپنی نوجوانی کا — شوق

سِکّہ :۔ ۱ کسی دھات کا ڈھلا ہوا وہ روپیہ یا پیسہ جس پر حکومت وقت کا نام اور اس کا مخصوص نشان ہو اور خرید و فروخت وغیرہ کے کام آئے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قبضے میں وہ ملک آئے جو محکوم خزاں ہو
سکہ اسی شاہی کا زمانے میں رواں ہو — دبیر

سِکّہ :۔ ۲ (کنایۃً) حکومت، بادشاہی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہمارے داغ کا سکہ ہو ہفت کشور میں
گڑا ہو عرش پہ جھنڈا ہمارے نالوں کا — بجر

سُکھانا :۔ (بضم اول) خشک کرنا، تری دور کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

چمن میں سنبل تر کا مزہ ہوائے گل تر
نہا کے بال سکھانے کو کون کہتا ہو — رشک

قول فیصل :۔ اس محل پر "سُکھلانا" بھی تھا جو اب متروک ہو۔

ع چڑھ گئے کوٹھے پہ تم جو بال سکھلاتے ہوئے — صبا

سِکھانا :۔ (بکسر اول) تعلیم دینا، بتانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اسی محل پر "سِکھلانا" بھی ہو جو غیر فصیح اور قلیل الاستعمال ہو۔

ع جوانی لاکھ سکھلاتی رہی سینہ سپر ہونا — انجم

سِکھانا پڑھانا :۔ ورغلانا، بہکانا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بڑی خالہ نے اسے سکھا پڑھا کے بھیجا تھا ورنہ وہ بھلا مجھ سے کیا زبان لڑاتی۔

سکھائے پوت دربار نہیں جاتے :۔ ایک وزیر ایک روز کسلمندی کا بہانہ کر کے خود دربار نہیں گیا۔ مگر صاحبزادے کو بھیج دیا چلتے وقت امور ذیل بطور ہدایت نامہ پڑھا دیئے۔ ۱ پہلے بادشاہ پھر ولیعہد کو نہایت ادب اور محبت سے سلام کرنا کیونکہ وہ بڑے خواجہ اور یہ چھوٹے خواجہ ہیں۔ ۲۔ تم وزیر کے بیٹے ہو کسی ایسے ویسے مقام پر نہ بیٹھ جانا جب بادشاہ اشارہ کریں تو کسی اونچی جگہ پر بیٹھنا ۳ اگر کوئی بات پوچھیں تو نہایت نرم اور میٹھی باتیں کرنا۔ صاحبزادے جاتے کے ساتھ ہی پکارے۔ بڑے گھنجنیا تو ہو کا (تجھ کو سلام) چھوٹے گھنجنیا تو ہو کا (تجھ کو) سلام (بڑے خواجہ تم کو سلام چھوٹے خواجہ تم کو بھی سلام) بیٹھنے کا اشارہ پاتے ہی آپ لگے بلند مقام ڈھونڈھنے آخر ایک گوشے میں سامان روشنی کے واسطے کوئی چیز ڈیوٹ کی قطع کی رکھی ہوئی تھی آپ اچک کر اس پر بیٹھ گئے۔ بادشاہ نے محض اپنے لائق وزیر کی قدر افزائی کی وجہ سے مزاج پوچھا۔ جواب ملا۔ روئی ریشم یعنی سمور قاقم۔ دریافت کیا کیا مشغلہ رہتا ہو ارشاد ہوا یہی لڈو پیڑا برفی۔ اب تو بادشاہ سے نہ رہا گیا حکم دیا اس مردود مجنوں کو دربار سے نکال دو گھر پہنچ کر والد بزرگوار نے پوچھا کہیے کیسی گزری تو آپ فرماتے ہیں ابھی بیٹھی جائیے ابا آپ نے کس دیوانے کے پاس مجھے بھیجا تھا جو آپ نے سکھایا تھا سب پر کمال احتیاط سے عمل کیا مگر بادشاہ ہیں کہ کسی طرح خوش نہیں ہوتے۔ پہلے تو ہم نے دونوں کو سلام کیا آپ نے خواجہ کہا تھا ہم نے مارے محبت کے گھنجنیا کہا۔ بیٹھنے کی کوئی جگہ اونچی نہ تھی ایک کونے میں ڈیوٹ سب سے بلند رکھی تھی میں اس پر اچک کر بیٹھ گیا۔ مزاج پوچھا میں نے کہا روئی ریشم سمور قاقم ان سے بڑھ کر اور کون چیز نرم ہوگی وہی میں نے بتایا۔ مشغلہ پوچھا لڈو پیڑا برفی کہا اس پر بادشاہ بہت خفا ہوئے۔ آپ ہی فرمایئے اس سے میٹھی کون چیز ہو سکتی ہو۔ وزیر نے سر پیٹ لیا اور کہا واقعی سکھائے پوت اور دوسرے کے بھروسے پر کوئی کام کرنا اعتبار کے لائق نہیں۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ، اثر نے اس مثل میں بجائے دربار کے دکن لکھا ہو اور پھر لکھتے ہیں "خود ہمت نہ ہو تو کسی کے سکھانے سے کچھ نہیں ہوتا" بہر حال اب کسی بھی صورت سے نہیں بولتے۔

سکہ بٹھانا :۔ رعب قائم کرنا، حکومت کا اثر ڈالنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہمیں نے ناز کا سکہ بٹھایا
ہمیں سے ناز اٹھوانا ستم ہو — جلیل

قول فیصل :۔ اسی محل پر "سکہ بٹھلانا" بھی ہو جو غیر فصیح ہو۔

ہم سا نکلا نہ کوئی کوے وفاداری میں
سکے بٹھلا دیئے ہیں نقش کف پا ہو کر — بجر

سُکھ بدن :۔ تندرست و توانا اور سڈول جسم۔ اردو، صفت، متروک۔

عجب سرخ چہرہ تھا گیسو سیاہ
کہ تھی سکہ بند والیوں میں ماہ — اختر

سکہ بنانا:۔ رائج الوقت سکہ ناجائز طور پر تیار کرنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

سکہ بیٹھنا:۔ (لازم) رعب قائم ہونا، حکومت قائم ہونا، نقش جمنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

اس دل کا کوئی نقش وفا ہیں نہیں جو آ
بیٹھا ہوا ہو سکہ ترے زر خرید کا — داغ

سکھپال:۔ ایک قسم کی کہاروں کی اٹھانے والی پالکی جس میں امیروں کی عورتیں سوار ہوتی تھیں۔ اردو، مذکر، متروک۔

فلک کے سکھپال ہو بدی کا اور تارے کہار اس کے
ہو میرا چاند سورج پی زناتی تمہرو پہری ہو — جان صاحب

سکھ پانا:۔ آرام پانا، راحت حاصل کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سکہ پڑنا:۔ رعب قائم ہونا، حکومت قائم ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ تہور دستگاہ سینہ سپر کرکے داد شجاعت دینے لگے۔ جان دے کر نام وری مول لینے لگے۔ تلوار کا سکہ پڑا۔ جوہر تیغ و خنجر کا مثل سکۂ زر چلن ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

سکہ جاری ہونا:۱ سکہ رائج ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

دل جگر داغوں سے دونوں ہیں دکان صرّاف کی
کشور دل میں ہو رائج سکۂ سلطان عشق — آتش

قول فیصل:۔ اس محل پر سکہ رائج ہونا مستعمل، فصیح ہے۔ سکہ جاری ہونا صرف کسی نئے سکے کے نکلنے کے محل پر بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

سکہ جاری ہونا:۲ رعب داب بیٹھنا۔ اردو صرف متروک۔

ہوؤں کو نہ تاؤ کہ کم سن ہو تم
نہ ہو سکۂ تیغ جاری ابھی — راسخ

سکہ چلانا:۔ (متعدی) سکہ جاری کرنا، سکے کا رواج دینا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس محل پر سکہ جاری کرنا فصیح ہے۔

سکہ چلنا:۔ سکہ جاری ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

قلمرو میں محشر کی نام خدا
چلے گا تو سکہ اسی نام کا — محسن

سکۂ حالی:۱ ریاست نظام کا سکہ جو پندرہ آنے کا ہوتا تھا۔ اردو، دکن کی زبان، متروک۔

سکۂ حالی سے ہو لطف دکن
گر نہیں حالی تو خوش حالی نہیں — داغ

قول فیصل:۔ حکومت ہند سے ریاست کے انضمام کے بعد یہ سکہ بند کر دیا گیا۔

سکۂ حالی:۲ سکۂ رائج الوقت، سکۂ موجودہ۔ فارسی ترکیب، متروک۔

وہ اہل قسمت ہوں میں نقش نگیں کی طرح سے
سکۂ حالی بری بیٹی میں خالی ہو گیا — خورشید

سکھ دیکھنا:۔ سکھ اٹھانا، آرام پانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

رہے یہی لطف زندگانی کا
دیکھو سکھ اپنی نوجوانی کا — نواب مرزا شوق

سکۂ رائج الوقت:۔ وہ سکہ جو چل رہا ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سکہ رائج کرنا:۔ سکہ جاری کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

سکۂ اشعار اپنے سب ہوئے رائج بہ شاد
جو ہوا ٹکسال باہر وہ چلن میں ہو گیا — شاد

سکہ رواں ہونا:۔ سکہ چلنا۔ اردو صرف متروک۔

رائج دیار عشق میں تھا حکم چشم مست
سکہ تمہارے ابروؤں کا کب رواں نہ تھا — منیر

سکھ سمپت کا سب کوئی ساتھی:۔ خوش حالی میں سب دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ وقت پڑے پر نکل جاتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اردو سے اس مثل کا کوئی تعلق نہیں۔

سکہ لگنا:۔ چاندی یا سونے یا تانبے کی مقررہ وزن کے قرصوں پر بادشاہ وقت کا نام نقش کیا جانا۔

بے کمال عشق ہو دل پر نہ نقش روئے دوست
سکہ لگنا غیر ممکن ہو طلائے خام کا — آتش (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

سکھ نیند:۔ آرام کی نیند۔ وہ نیند جس میں انسان غافل ہو جائے۔

چین کا گھر کوئی آرام کا کونا نہ ملا
ہائے سکھ نیند ہمیں قبر میں سونا نہ ملا — راسخ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سکھی:۱ سہیلی۔ ہندی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

گھر اکیلا ہو پڑ رہی ہو پھوار
کیسا مور کہہ رہا اے سکھی سنسار — جوش ملیح آبادی

سکھی:۲ ایک قسم کی پہیلی جس میں ایک بات کہہ کر مکر جاتے ہیں۔ کہہ مکرنی۔ مثلاً سگری رین چھتین پر راکھا (تمام رات سینے پر رکھا) رنگ روپ سب وا کا چاکھا (اس کا رنگ روپ لے لیا) بھور بھئی جب دیا اتار۔ اے سکھی ساجن نا سکھی ہار۔ اسکے

موجد امیر خسروؒ ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں سمجھائے ہیں "کہ مکری، مکری ایک قسم کی پہیلیاں جن میں کہہ کر دوسرے مصرعے میں اس کو پلٹ جاتے ہیں۔ دو سخنہ، دو معنی بات جو عورتوں کی زبان سے کہی جاتی ہے۔ اس میں اول تو سارا بیان معشوق پر موزوں ہوتا ہے مگر اخیر کو دوسری بات نکلتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قائل معشوق کی بات کہہ کر مکر گیا چنانچہ یہ اس کی مثال ہے۔

سر بہ سلونا سب گن نیکا
وا بن سب جگ لاگے پھیکا
وا کے سر پہ ہووے کون
سکھی کوئی ساجن نا سکھی لون

(ہندوستان میں اس کے موجد حضرت امیر خسرو دہلوی ہیں عجب نہیں جو فارسی زبان کا دو سخنہ بھی انہیں کی ایجاد پسندیدہ چلبلی اور پُر مذاق طبیعت کا نتیجہ ہو۔" اب قلیل الاستعمال ہے۔

سکے بیٹھنا :۔ گھات میں ہونا۔

کوئی بیٹھا ہے اس طرح سکے
جیسا دزد کو ہو کوئی کوٹھی سے (نور اللغات) (دفتر حیات آتش)

قول فیصل :۔ اب کوئی بھی نہیں بولتا۔

سکے پڑے ہونا :۔ رعب ہونا، حکومت ہونا، اردو مصدر، متروک۔

بازار سرد ہو مہ کنعاں کا اس نے یوں
سکے پڑے ہوئے ہیں مرے آفتاب کے صبا

سکیڑنا :۔ ۱ (منہ اور ناک کے ساتھ) چیست کرنا، بھینچنا، تنگ کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اپنے محل پر سکیڑ لینا بھی بولتے ہیں۔ اس کا صرف "لگ" کے ساتھ بھی ہو جو بازاری زبان ہے۔

سکیڑنا :۔ ۲ سمیٹنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان

یہ سنگنائے دہر نہیں منزل فراغ
غافل نہ پاؤں حرص کے پھیلا سکیڑ تو ذوق دہلوی

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس محل پر سمیٹ لینا مستعمل و فصیح ہے۔

سکے کا چلن :۔ سکہ جاری ہونا، نام چلنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سکہ داغ و خاک فن مرے کام آئیں گے
عشق کے بازار میں ان کا چلن ہو جائے گا آتش

سکینہ :۔ امام حسین علیہ السلام کی ایک صاحبزادی کا نام جن کا انتقال ۱۰ / صفر سنہ ۶۱ھ کو قید خانہ شام میں ہوا۔ عربی۔

ع دانتوں سے قیمتی شک کیا ہائے سکینہ نقش

سگ :۔ کتا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے ہما! منہ نہ لگانا تو مری ہڈی کو
سگ دیوانہ مجھے کاٹ کے مرجاتا ہے آتش

سگا :۔ (بفتح اول) حقیقی، ایک ماں باپ کا۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ لکھتے ہیں "عورتیں غصے میں بطور دشنام بھی استعمال کرتی ہیں" یہ درست نہیں زیادہ تر عورتیں بہت زیادہ غصے میں بچوں کو اس طرح کہہ دیتی ہیں "گور کے سگے! اٹھتے نہیں بیٹھو گے"

سگار :۔ چُرٹ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

سگ باش برادر خورد مباش :۔ کتا ہونا اگر چھوٹا بھائی نہ ہو۔ فارسی، مثل، رائج۔

قول فیصل :۔ اگر بڑا بھائی چھوٹے بھائی سے بہت زیادہ کام لیتا ہو تو یہ فقرہ کہتے ہیں۔

سگ بدریائے ہفتگانہ شوی کہتے کہ
چونکہ تر شد پلید تر باشد ۔ ساتوں سمندر میں دھو ڈالو جب وہ بھیگے گا تو اور زیادہ نجس ہو جائے گا مطلب یہ کہ جو عیب کسی کی ذات میں شامل ہو جاتا ہے وہ کسی طرح دور نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے دور کرنے کی جتنی کوشش کی جاتی ہے وہ اتنا ہی ابھرتا ہے۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

سگ پہتا :۔ پالک یا بتھوے کے ساگ کے ساتھ مونگ یا ماش کی پکی ہوئی دال۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف :۔ تھوڑے عرصے میں شراب و کباب مٹی کے ظروف میں سگ پہتا، پھلواری، جوار کی روٹیاں لاکر موجود کیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر اس کا لفظ سگ پیتا ہے۔ یہ چقندر کے پتوں کے ساتھ بھی پکایا جاتا ہے۔ صاحب نور اللغات نے اسے سگ بھتا لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سگ حضوری بہ از برادر دور :۔ سامنے کا کتا دور کے بھائی سے اچھا ہے۔ جو آدمی اپنے پاس رہتا ہے وہ بھلا برا کیسا بھی کیوں نہ ہو اس سے کچھ نہ کچھ کام نکل ہی جاتا ہے اور جو دور رہتا ہے وہ کتنا ہی ہم سے محبت رکھنے والا کیوں نہ ہو مگر اس کی اچھائی اور محبت ہمارے کام نہیں آسکتی۔ یہ جملہ اکثر طنز کے موقع پر

بولتے ہیں۔ (فرہنگ اسٹال)
قول فیصل: تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
سنگ حق شناس بہ از مردم ناسپاس: حق پہچاننے والا کتا ناشکرے آدمی سے اچھا ہے۔ (فرہنگ اسٹال)
قول فیصل: تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔
سگ دنیا: دنیا کا طالب، لالچی۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جس انسان کو سگِ دنیا نہ پایا
فرشتہ اس کا ہم پایہ نہ پایا — ذوق

سگ دیوانہ: پاگل کتا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے ہما! منھ نہ لگانا تو مری ہڈی کو
سگ دیوانہ مجھے کاٹ کے مرجاتا ہے — آتش

سگ را در مسجد چہ کار: کتے کا مسجد میں کیا کام۔ بڑے آدمی کا اچھوں کی محفل میں کیا کام۔ برا آدمی نیکوں کی صحبت کے لائق نہیں ہوتا۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
سگرٹ: (بالکسر و فتح سوم) بیڑی اور سگار کی قسم کا "کاغذ کا" جو نلکے میں بھری ہوئی تمباکو جس کو پیتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

بند ہوتے ہیں زمیں کے کہیں پٹ
کوئی کتا اٹھائے جو سگرٹ — جاہ

قول فیصل: صحیح تلفظ اس کا سگریٹ (بکسر اول و سوم و یائے مجہول) ہے جو انگریزی ہے۔ جب سگرٹ کا رواج ہندوستان میں ہوا تو فصحائے لکھنؤ عام طور پر مذکر بولتے تھے۔ اب مذکر مونث دونوں طرح بولا جاتا ہے۔
سگ زرد برادر شغال: اس شخص کو کہتے ہیں جو خرابی اور عیب میں دوسروں کے مثل ہو۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
سگنل: (بکسر اول و فتح سوم) وہ نشان جس سے ریل گاڑی آنے کا پتہ چلتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔
قول فیصل: اسٹیشنوں پر کھمبوں پر لگا ہوا تختہ جس کے گرنے سے ریل کے آنے کا پتہ چلتا ہے۔ عام طور سے زبانوں پر سگنل ڈاؤن ہونا ہے۔
سگھڑ: باسلیقہ، کاریگر، ہنرمند، خوش انتظام۔ اردو، مذکر، رائج، عورتوں کی زبان۔
محل صرف: استاد جی ... نے کہا بھائی تم خوب بجاتے ہو یہ بھی فتح خاں کے نصیب تھے کہ تم ایسا سگھڑ بیٹا پیدا ہوا۔ (طلسم ہوشربا)
قول فیصل: زیادہ تر تانیث کے لئے بولتی ہیں اور اسی محل کو سگھڑاپا کہتی ہیں۔

لائی اگیا جو میرے واسطے سمی مغرانی
اپنے سگھڑاپے پہ اترا کے بھنی بغلانی — رنگین

سگھڑاپا: ہنرمندی، حسن سلیقہ، ہوشیاری۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرف: بہنانی کے سگھڑاپے کا نتیجہ ہے کہ باوجود غربت کے لڑکی کو ہزاروں کا جہیز دیا۔
قول فیصل: اسی محل پر سگھڑپنا بھی بولتی ہیں۔
سگھڑ کی جھاڑو پھوہڑ کا لیپا: سلیقہ مند کی صفائی اور بدسلیقہ کی لیپائی چھپی نہیں رہتی۔ یعنی سگھڑ کا سگھڑپن اور پھوہڑ کا پھوہڑپن ظاہر کر دیتی ہے۔ جیسے ہی جھاڑو دیا دونوں میں فرق ہے ایک جھاڑو تو ایسی ہوتی کہ جیسے بلی نے پنجے مار دیئے اور ایک ایسی ہوتی کہ گھر جنید اوہ سا ہو گیا۔ (لغات النساء)

قول فیصل: یہ مثل لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔
سگی ہونا: (عورتوں کے محل پر) قریبی عزیز ہونا، چہیتی ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

گود خضر و زمشق میں یاروں کے کی ہے
زاہد جو برا مانے ہو کیا اس کی سگی ہو — سودا

سِل: ایک مہلک بیماری کا نام جس کے سبب پھیپھڑے میں زخم ہو کر منھ سے خون آنے لگتا ہے انسان گھل گھل کر مر جاتا ہے۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

یہ ہیں تینوں بیماریاں جانگسل
محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئی — رند

قول فیصل: سل کے ساتھ دق کا ہونا لازمی ہے۔
سِل: مصالحہ پیسنے کا طول میں زیادہ عرض میں کم پتھر جس پر دانت رکھے ہوں۔ اردو، مونث، رائج۔
محل صرف: آپ سے ہزار مرتبہ کہا کہ جب مصالحہ پیسا کرو سل اور بٹا دھو لیا کرو۔
قول فیصل: برف کے چوڑے اور لمبے ٹکڑے کو بھی سل کہتے ہیں۔ چونکہ بڑے ٹکڑے کو بھی سل کہتے تھے۔
سلاجیت: (بفتح اول و دوم بکسر چہارم یائے معروف) ایک سیاہ رنگ رقیق مادے کا نام جو پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ اردو، مونث، رائج۔
قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "یہ ایک سیاہ رنگ پیشاب کی بو والا رقیق مادہ ہے جو پہاڑ میں سے از خود ٹپکتا ہے اور چوٹ چپیٹ، قوت باہ، اعصاب میں گرمی پہنچانے کے کام آتا ہے۔ مزاجاً تیسرے درجے میں حار و گرم ہے یا بس۔ محلل ریاح، نافع تقطیر البول، دستک و اوجاع مفاصل وغیرہ۔"
صاحب نور اللغات نے مذکر لکھا ہے حالانکہ زبانوں پر

مونث ہو۔

سلاح:۔ ہتھیار، آلات جنگ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیئے ان کو سلاح بہر شکار
کہ ہو ان کی سلاح بہر شکار — ناسخ

قول فیصل:۔ اس کی جمع اسلحہ (بفتح اول و کسر سوم و فتح چہارم) ہو۔

سلاح بند:۔ مسلح، ہتھیار بجے ہوئے۔ عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اب کمی کے ساتھ بولتے ہیں اس جگہ زیادہ تر مسلح ہی مستعمل ہو۔

سلاح خانہ:۔ وہ جگہ جہاں ہتھیار رکھے جاتے ہیں۔ دار السلاح۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

سلاح سجنا:۔ ہتھیار لگانا، آلات جنگ سے آراستہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سپاہ کیں میں ادھر طبل جنگ بجنے لگے
حسینؑ گھر میں گئے، یہ سلاح سجنے لگے — نفیس

سلاح شور، سلاح دار:۔ بہادر سپاہی، ہتھیار بند، میگزین کا داروغہ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

پھر ایک سلاح شور بڑھا مائل پیکار
بدکیش و جفاکار و ستم پیشہ و مکار — اوج

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "اس کی دوسری صورت سلحشوری ہو۔

سلحشوری پہ مائل ہیں جو قومیں
سبق لیں ان کا ہندوستاں سے" اثر لکھنوی

مگر اب یہ بھی قلیل الاستعمال ہو۔

سلاح کھولنا:۔ ہتھیار جنگ جسم سے علاحدہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھولو سلاح کھاؤ ہوا دل کو ہو سرور
شہ کو کیا سلام ہٹے جلد ذی شعور — عشق

سلاخ:۔ لوہے، سونے، چاندی وغیرہ کا پتلا لمبا گول ٹکڑا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

بھری ہو آہ کی خون دل و جگر میں سلاخ
کرالاں کی ہو کوئی آتش سقر میں سلاخ — ظفر

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں شلاک تھا جس کے معنی سنسکرت میں سلائی، کانٹے، تیر، قلم، نقاش وغیرہ کے ہیں، اردو والوں نے بہ نظر فصاحت دیگر الفاظ کی طرح اس کے کاف تازی کو بھی خائے معجمہ بدل لیا نیز فارسی سلاک سے بھی قریب ہو جس کے معنی ڈھلی ہوئی سلائی کے ہیں۔

سلاخ لگنا:۔ سینے میں جلن ہونا، سینے میں سوزش ہونا، سینے میں آگ سی روشن ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک تو میرا مزاج گرم دوسرے رات کو مرغ جو کھالیا تو رات بھر سینے میں ایک سلاخ سی لگی رہی۔

قول فیصل:۔ ڈالنا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہو۔ جیسے انگریزی دوا کتنی تیز تھی کہ جس کی پہلی ہی خوراک نے سلاخ سی ڈال دی۔

سلاست:۔ کلام میں نرمی اور روانی ہونا، ایسے الفاظ کہ جو آسانی سے پڑھے اور بولے جاسکیں اور جن میں کوئی ثقالت نہ ہو۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کلام انیس کی نمایاں خوبیوں میں سے ایک خوبی کلام کی سلاست بھی ہو۔

قول فیصل:۔ عربی میں نرم، آسان، روانی اور ہموار ہونے کے معنی میں بھی ہو۔

سلاسل:۔ زنجیر، بیڑی، اردو میں مونث، فصیح، رائج۔

بڑھ کے آئی جو ادھر کاکل لیلیٰ شاید
پائے مجنوں میں سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی — امیر

قول فیصل:۔ عربی میں یہ سلسلہ بمعنی زنجیر کی جمع ہو لیکن اردو میں بطور مفرد مستعمل ہو۔

سلاطین:۔ سلطان کی جمع، بہت سے بادشاہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلام:۔ (۱) گردن جھکانا، تسلیم کرنا، تسلیم کورنش بجا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

زمانہ مہدیؑ موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا — مومن

قول فیصل:۔ کرنا، کہنا اور ہونا کے ساتھ صرف ہو

(کرنا) ہاں مہر تو سنیں ہم اس کا نام
جس کو تو جھک کے کر رہا ہو سلام — غالب

(ہونا) ان سے ہوتا ہو سامنا جس دن
دور ہی سے سلام ہوتا ہو — داغ

سلام:۔ (۲) خدائے تعالیٰ کا نام ہے عیب ہو۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلام:۔ (۳) رخصت، خدا حافظ کی جگہ، جائیے تشریف لے جائیے۔ اردو، مذکر۔

اے عشق رخصت لے ہوس و آرزو سلام
اپنا مقام آج سے دار البقا ہوا — (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

سلام:۔ (۴) معاف کیجئے، باز آیا کی جگہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دو دن ہی تیرے میں فقط گنتی گنانے کے لئے
ایسے تو رہے کو سلام آئے ہیں جو مہمان عیش — جان صاحب

سلام :۔۵ نماز ختم نماز کا سلام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

منھ موڑنا بتان حسین سے حرام ہے
سو توت یہ نماز نہیں ہو سلام پر — صبا

سلام :۔۹ (مجازاً) ناامیدی اور مایوسی کے موقع پر بھی آتا ہے۔ اردو، مذکر۔

دربار میں ہو یا نہ ہو غرض کیا — مصحفی
اپنا تو سلام ہو چکا اب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب متروک ہے۔

سلام :۔۱۰ ردیف و قوافی کی پابندی کے ساتھ غزل کے طرز پر واقعات کربلا اور فضائل و مصائب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام سے متعلق اشعار۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کون اٹھ گیا جہاں سے کہ پڑھتے ہیں اہل درد
نوحہ کہیں، سلام کہیں، مرثیا کہیں — امیر

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ سلام اس نظم کو کہتے ہیں جو مرثیہ، رباعی، قطعہ، غزل یا قصیدے کے طرز پر ہو اور اس کے مطلع یا اول شعر میں لفظ مجرا، سلام، مجرائی یا سلامی لایا جائے تو اُسے مجرا یا سلام کہتے ہیں۔

سلام ان پہ جو کشتی تیغ دل پہ ہاتھ دھرے
(سلام) خدا ابھی جلانے مرے ٹوکر جیتے ہیں کہ مرے — آزردہ

مجرا اُسے جو شام سے لے کر سر شبیر
(مجرا) روئے تو اطہرے ملا کر سر شبیر — لاہلم

کہوں جو مجرائی وقت ثنا حسین حسین
(مجرائی) صدا مزار سے نکلے صدا حسین حسین — دبیر

سلامی شہر پہ جو گرے کم کوئی تو پوچھے گا
(سلامی) ہوا سر لے گئے جو سر قلم کوئی تو پوچھے گا — لاہلم

عہد انیس و دبیر تک سلام کہنے کا یہ طریقہ باقی تھا اور بعد ہا لکل ختم ہو گیا۔ سلام صرف غزل کے طرز پر نعت اشعار کی صورت میں کہا جاتا ہے۔ مرثیے، رباعی، قطعے یا قصیدے کی طرز پر نہیں کہتے۔ سلام ہمیشہ مردفہ بھی کہا جاتا ہے۔

سلام :۔۱۱ بانک، پٹے، لکڑی وغیرہ کی مشق کرتے وقت لکڑی یا پھری گدکے سے شروع میں ایک طریقہ کا سلام۔ اردو، مذکر، پٹے بازوں کی اصطلاح۔

سلام لیتا ہے اس ٹھاٹھ سے وہ قاتل خلق
پٹے کا بانک کا جب جب سلام چھوتا ہے — رشک

سلام پہنچنا :۔ سلام کا پیغام پہنچنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

یہ ادائے بے نیازی تجھے بے وفا مبارک
مگر ایسی بے رخی کیا کہ سلام تک نہ پہنچے — شکیل بدایونی

سلام پھیرنا :۔ (لازم) نماز ختم کرنا، نماز کے آخر میں سلام پڑھنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

پڑھیے سلام پھیر کے تسبیح فاطمہ
سجدہ نظر میں عقد ثریا ہو نور کا — تنیر

سلامت :۔۱ محفوظ، صحیح، تندرست، زندہ، آفات و صدمات سے بچا ہوا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

لے گئے ہیں آج تو اے داغ وہ سینے سے دل
سر سلامت آپ پائیں گے نہیں کل دوش پر — داغ

سلامت :۔۲ بخیر و عافیت، تندرستی کے ساتھ (فقرہ) ہم جہاز پر صحیح و سلامت کنارے پہنچے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا مستعمل نہیں، صحیح کے ساتھ ملا کے ہی بولتے ہیں۔

سلامت روی :۔۱ میانہ روی، نیک چلنی، اصول سے چلنا۔ عربی فارسی الفاظ، مونث، فصیح، رائج۔

سلامت رہنا :۔ زندہ رہنا، تندرست رہنا، ہر بلا و مصیبت سے محفوظ رہنا، خوش رہنا، برقرار رہنا، محفوظ رہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار — غالب

نہ ہو گا گرم صحبت میکشوں کی خاکساری سے
سلامت رہ نہیں سکتی ہے جو قم بھر آگ پانی میں — ناسخ

سلامت رہو :۔ دعائیہ فقرہ، ہر بلا سے محفوظ رہو، تندرست و زندہ رہو۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ فقرۂ خوابیدہ کے چونکا دینے والے
عیسیٰ نفس کشتۂ فراق کے جلانے والے گو ہم مرتے ہیں مگر دعا کرتے ہیں تم سلامت رہو۔ (داغ سے مرزا ور)

قول فیصل :۔ چھوٹوں کے جواب سلام میں بھی بزرگ کہہ دیتے ہیں۔

سلامتی :۔۱ (حرف الانفاظ میں ہے کہ سلامتی صحیح نہیں، ہو سلامت خود مصدر ہے۔ اس میں یائے مصدری اضافہ کرنا بے ضرورت ہے۔ بہار عجم اور خیابان میں ہے کہ فارسی والے بعض کلمات میں جامد ہوں یا مشتق عربی ہوں خواہ فارسی یائے زائدہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے خلاص۔ خلاصی، فضول۔ فضولی، سلامت۔ سلامتی) حفاظت، بچاؤ، خیریت، عافیت، صحت، تندرستی۔ فارسی، مونث۔

چہ فراغ یابی آنجا کہ تو سرو سپی زبندش — کلاشانی کلو
چہ سلامتی کہ اکر نشوی سلامش (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ افصح سیم بولتا ہے جو صحیح ہے۔ عوام بسکون میم بھی بولتے ہیں جو اردو ہے۔

سلامتی :۔ زندگی، حیات۔ اردو، مونث،

عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ تمھاری سلامتی میں سب کچھ کہہ لیا
(نور اللغات)

سلامتی پڑھنا:۔ (متعدی) دوام قیام کی دعا دینا۔ وہ کلمات دعا پڑھنا جن میں خدا کے ازل سے ابد تک ہونے کا اقرار ہو۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) اللہ میاں کی سلامتی پڑھ کر نیا ندیدہ۔
(فرہنگ آصفیہ) (لغات النساء)
قولِ فیصل:۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

سلامتی سے:۔ خدا کے فضل سے۔ اردو عورتوں کی زبان۔

تم عقل میں کم نہیں کسی سے جب
ہشیار ہو اب سلامتی سے — انور شاہ اردو

عورتوں کا قاعدہ ہو کہ جب کوئی اچھی بات کہتی ہیں تو پہلے یہ لفظ شگون نیک خیال کر کے زبان پر لاتی ہیں۔ جس طرح اہل فارس بخیر کا لفظ ہر ایک بات کے ساتھ بولتے ہیں۔
(فقرہ) سلامتی سے کہاں گئے تھے۔ اس کے تو سلامتی سے چار بچے ہیں۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اب قلیل الاستعمال ہو۔

سلامتی گانا:۔ کسی کی صحتیابی پر خوش ہونا اور گانا بجانا۔ اردو مصرف، متروک۔
محلِ صرف:۔ سلامتی گاؤں گی اور شہر کی ڈومنیاں بلاؤں گی۔ (طلسم ہوش ربا)

سلام دینا:۔ رخصت کرنا۔ دور کرنا۔ اردو مصرف، متروک۔

ہر روز عید رنجشِ خاطر کو دو سلام
آؤ گلے لگو رہے کیسی نہیں نہیں — آزردہ

سلام شوق:۔ وہ سلام جس میں اشتیاق ملاقات بھی ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف:۔ منشی جان ہو، محمد حسن خان حفیظ اللہ رسالدار سلام شوق کہتے ہیں۔
(انشائے سرور)

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ:۔ سلام ہو تم پر۔ تمہارے لیے سلامتی ہو۔ تم سب زندہ رہو۔ عربی، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل:۔ یہ عربی سلام ہے جو بصورت جمع مستعمل ہے۔ تعظیماً واحد کے لیے بھی بولتے ہیں جس کے جواب میں "علیکم السلام" کہتے ہیں۔ جب اول میں الف لام کا اضافہ کرتے ہیں تو میم بغیر تنوین یعنی "السلامُ علیکم" کہتے ہیں جو صحیح ہو۔ بعض شعرا میم کو بغیر تنوین استعمال کرتے ہیں جو صحیح نہیں ہو۔

اے شہر کربلا سلامٌ علیک — (ولا اعلم)

سلام قبول ہونا:۔ سلام منظور ہونا۔ سلام کا جواب ملنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

مزاج پوچھا جو کرتے تھے صبح و شام مرا
قبول ہوتا نہیں اب وہاں سلام مرا — قدر

سلام کرائی:۔ نقدی یا مختلف چیزیں جو دلہن کی طرف کے رشتہ دار دولہا کو رخصتی کے وقت دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سلام کرنا:۱ آداب بجا لانا، تسلیم کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ اٹھتا نہیں ہو دل سے خمار
ہم انھیں کس طرح سلام کریں — خمار بارہ بنکوی

سلام کرنا:۲ ترک کرنا، چھوڑنا، اجتناب کرنا۔ اردو مصرف، قریب بہ متروک۔

تیرے کوچے کے رہنے والوں نے
یہیں سے کعبے کو سلام کیا — میر

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر دور سے سلام بولتے ہیں۔

سلام کرنا:۳ کسی کی استادی، بزرگی، چالاکی، داناؤ یا ہنرمندی وغیرہ کا قائل ہو جانا۔ اردو مصرف، قریب بہ متروک۔

پردہ اٹھا کے جب وہ دیدار عام کرتے
ایوب صبر کرتے تو ہم سلام کرتے — امیر (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر جھک کے سلام کرنا رائج و فصیح ہو۔

اکیلی جاؤ جو مسجد میں طاق بھرنے کو
درگاہ جان مکتبص جھک کے ہم سلام کریں — جان صاحب

اسی محل پر عورتیں ساتھ سلام کرنا بھی بولتی ہیں۔

سلام کرنا:۴ رخصت ہونا، جانا، سدھارنا، وداع ہونا، چلنا۔ جیسے لیجیے میں تو اب سلام کرتا ہوں آپ بیٹھے سوچتے رہیے۔ (فرہنگ آصفیہ)

صبر ٹھہرائے کب ٹھہرتا ہو
سب سے پہلے سلام کرتا ہو — داغ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

سلام کرنے والا:۔ امیدوار۔

ہم گرچہ بنے سلام کرنے والے
کرتے ہیں درنگ کام کرنے والے — غالب (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سلام کہنا:۔ سلام کا پیام کہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تجھ سے تو کچھ کلام نہیں لیکن اے ندیم
میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے — غالب

سلام لینا:۔ سلام کا جواب دینا، سلام قبول کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

خدا کے گھر میں بھی نفرت ہو مجھ نمازی سے
وہ منھ کو پھیر کے میرا سلام لیتے ہیں — اثیر

سلام لینا:- (کنایۃً) ملاقات ترک کرنا کی جگہ رخصت ہونا کی جگہ۔

وہ بگڑے ملیں تو ہمارا سلام لیں
ایسوں پہ ہوں نثار اب ایسے بھی ہم نہیں — ہجر (نور اللغات)

قول فیصل:- اب متروک ہے۔

سلام نیاز:- انکسار و عاجزی کا سلام۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:- میر محمود صاحب کو سلام منشی مقصود علی صاحب، حکیم احمد علیخاں صاحب اور احمد علیخاں صاحب کمیل کی خدمت میں سلام نیاز۔ (انشائے سرور)

سلام ہو جانا:- رسائی ہو جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

وہ بزم خاص جو دربار عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے — امیر

سلام ہونا:- ۱ (کنایۃً) ملاقات ہونا، مجرا ہونا، درشن ہونا، کسی حاکم کی خدمت میں ملازمت حاصل ہونا، روبرو ہونا، سامنے ہونا جیسے تمہارا سلام ہولے تو دوسرا لایا جائے۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سلام ہونا:- ۲ آداب شاہی بجا لانا، بادشاہ کے سامنے سلام نیاز بجا لانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- الحاصل استقبال کرکے لقا کو داخل شہر کیا اور دار الامارہ شاہی میں پہنچایا۔ یہاں امرا و وزرا و اراکین سلطنت اور مشیران با تمکنت حاضر تھے ان کا مجرا اور سلام ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

سلام ہے:- باز آئے، دست بردار ہوئے، معاف رکھیے۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال

زاہد تجھے ہو وقت عبادت جہاں کی فکر
ایسی نماز کو تو ہمارا سلام ہے — امیر

سلامی:- ۱ روپیہ یا دیگر اشیا جو دولہا کو سلام کرائی کے وقت بطور تحفہ دیتے ہیں۔ فارسی، متروک۔

تو مشرنے کیا جو وقت رخصت مجرا
گلزار بہشت کا سلامی میں ملا — لااعلم

قول فیصل:- اب اس جگہ سلام کرائی، بولتے ہیں جیسے سرتاج دولہا کو جتنا روپیہ سلام کرائی میں ملا اتنا معراج دولہا کو نہیں ملا۔

سلامی:- ۲ سپاہیانہ سلام، ہتھیاروں کو اٹھا کر سلام کرنا۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

سلطان بہاری نے تجمل جو دکھایا
ابر آگئے نقارہ سلامی کا بجایا — دبیر

سلامی:- ۳ بندوقوں کے فیرسے پیشوائی یا تعظیم کرنا، بادشاہوں یا امرا کی تعظیم کے لیے چند بار توپوں کا چھوٹنا۔ اردو مؤنث، رائج۔

سن کر صدائے خندۂ گل باغ نے کہا
بس بس نہ کوئی توپ سلامی کی فیر ہو — منیر

قول فیصل:- اس کا صرف دینا، لینا، ہونا، کے ساتھ ہے۔

سلامی توپ کی اہل فرنگ لیتے ہیں
بہادری و شجاعت کا ہے یہ آوازہ — سحر

سلامی:- ۴ ڈھالواں، ڈھلواں، زمین کی طرف جھکا ہوا۔ اردو، صفت، رائج۔

قول فیصل:- کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے جیسے جہاں تم نے کانسوں کو سلامی کیا ہے چھجوں کو بھی سلامی کر دو تاکہ پانی نہ رکے۔

نشان پرچم کے لیے بھی اس کا استعمال ہے۔

ہیں آپ دوہرا ابھی پہ سلامی ہیں سب نشاں
نیزے ہیں خم جھکے ہوئے ہیں با ادب نشاں — نفیس

سلامی:- ۵ مجرائی، سلام کہنے والا، سلام کرنے والا۔ اردو، متروک۔

اس شاہ انبیا کے درگاہ ہوں میں سلامی
آیا سلام جس کو پہنچا پیام تیرا — داغ

قول فیصل:- اپنے سے خطاب کرکے جو کہتے تھے

عجب وقت ہو اور عجب انجمن ہو
سلامی یہ محفل علی کا چمن ہو — نسیم

سلامی اتارنا:- کسی بادشاہ یا رئیس با اختیار یا حاکم اعلیٰ کی تشریف آوری کا توپوں یا بندوقوں کے ذریعے سے اظہار تعظیم کرنا، سلامی کی توپیں یا بندوقیں وغیرہ سر کرنا توپوں وغیرہ سے سلامی کا اعلان کرنا۔ اردو

(فقرہ) سپاہیوں نے سلامی اتاری امیر امرا جھروکوں کے نیچے آ کھڑے ہوئے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سلامی اترنا:- سلامی جو بگل بجا کر دی جاتی ہے۔ اردو مصدر، متروک۔

سواروں کی جاری یہ بھرتی رہی
ترم کی سلامی اترتی رہی — سحر

سلامی اڑنا:- زور شور سے سلامی ہونا، کثرت سے سلامی ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف:- قلعہ حسن سے توپیں چھوٹنے لگیں فتح طلسم کی خوشی میں شہزادے کی سلامی اڑنے لگی۔ تا دیر آوازیں مہیب آیا کیں۔ (طلسم ہوش ربا)

سلامی دغنا:- توپوں یا بندوقوں کا تعظیماً چھوٹنا یا دغنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف :- آرام دل کے آنے کی سلامی دغی
طبل جنگ کی صدا پر دھوکا ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

سُلانا - سُلا دینا :۱ آرام کرانا، لِٹانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- آج میری طبیعت نہیں ٹھیک ہے بڑے لڑکے کو اپنے پاس سُلالو۔

سُلانا - سُلا دینا :۲ جاگتے بچے کو تھپک کے سُلا دینا۔ بچے کو بہلا کر سُلانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سُلانا - سُلا دینا :۳ زہر یا کسی دوسرے ذریعے سے مار ڈالنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- تلواروں نے بہادروں کے خون کا دریا بہا دیا، سرکشوں کو خواب عدم میں سُلا دیا۔
(طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- ان معنوں میں زیادہ تر سُلا دینا ہی بولتے ہیں۔ عورات دہلی قبر میں رکھنا، دفن کرنے کے معنوں میں بولتی ہیں۔ جیسے: اس کا دل نہ دھڑکے تو کس کا دھڑکے بیچاری کئی بچے تو اسی مرض میں سُلا چکی ہے۔ (نور اللغات)

سِلانا :- (بکسر اول) سینا کا متعدی۔ سلوانا، دوخت کرانا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

نہیں محتاج رفو سینہ فگاری میری
زخم دل چاک قفس تھا جو سلایا نہ گیا — شاد

قول فیصل :- فصحا اس محل پر "سلوانا" ہی بولتے ہیں۔

سِلانا :۲ تعزیہ دفن کرنا یا بنانا۔ پورب کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ) اس معنے میں بیشتر سرانا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کسی طرح نہیں بولتے۔

سِلائی :۱ (بکسر اول) سینے یا سلوانے کی اُجرت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :- فصحا اس محل پر سلوائی بولتے ہیں۔

سِلائی :۲ سینا، سینے کا کام، کار دوخت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سِلائی :۳ ٹانکا، سیون۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سَلائی :۱ (بفتح اول) سرمہ لگانے کی گول پتلی سلاخ، میل سرمہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سَلائی :۲ ایک جراحی آلہ کا نام جس کے ذریعے سے پیشاب لاتے یا کسی زخم میں دوا پہنچاتے ہیں، نلی۔ اردو، مؤنث، رائج۔

سَلائی :۳ میل، سینک، پتلی سلاخ، گوٹا بننے کا کانٹا، لکڑی کے اندر رکھنے کی پتلی سینک جو اکثر لوہے کی ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے مستعمل نہیں۔

سَلائی :۴ سوتا، سُوا، ٹاٹ سینے کا سُوا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں عام طور سے سُوا ہی بولتے ہیں۔ دیہاتی "سوجا" بھی کہہ دیتے ہیں۔ سلائی کوئی نہیں بولتا۔

سَلائی :۵ وہ آلہ جس سے مشاطہ زلف بناتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب قریب بہ متروک ہے۔

سَلائی پھیرنا :۱ (متعدی) (پہلے دستور تھا جب کسی مجرم کو اندھا کرنا منظور ہوتا تو سونے کی سلائی تندور پر خوب رگڑتے جب وہ گرم ہو کر جلنے لگتی فوراً آنکھوں میں پھیر دیتے جس سے بصارت زائل ہو جاتی تھی) گرم سلائی کے ذریعے سے اندھا کرنا۔ نابینا کرنا۔ آنکھیں پھوڑنا۔

کیا نظر اس سے دم چشم نمائی پھیری
شاخ نے دیدۂ نرگس میں سلائی پھیری — بہجت (نور اللغات)

قول فیصل :- آنکھ یا دیدہ کے ساتھ صرف ہے جیسا شعر سے بھی ظاہر ہو تنہا سلائی پھیرنا بول کے یہ معنی نہیں مراد لیتے۔ نیل کی سلائی پھیر کے بھی آنکھوں کی بصارت زائل کی جاتی تھی۔

سَلب :۱ لیجانا، چھین لینا، ہست کو نیست کرنا، معدوم کرنا، نفی۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- بیماری سے اُٹھنے کے بعد ویسے ہی وہ بہت کمزور تھے جوان بیٹے کی موت نے رہی سہی طاقت بھی سلب کر لی۔

(ایضاً) معمولی سی غلطی پر ان کے سارے اختیارات حکومت نے سلب کر لیے۔

قول فیصل :- کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

سِل بٹّا :- مسالہ پیسنے کا پتھر کا بڑا اور چوڑا ٹکڑا سِل اور چھوٹا ٹکڑا بٹّا کہلاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

سِل بٹّے والی :- بھوڑا یا کنجڑا قوم کی وہ عورت جو سِل بٹّے پر دانت رکھنے کا کام کرتی ہے۔ اردو، مؤنث، رائج۔

سَلبی :- سلب سے نسبت رکھنے والا جس میں نفی ہو۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صرف :- یہ شکل صرف سلبی صورت سے بولی جاتی ہے۔

سلیپٹ :- وہ سکہ جس کے نقوش مٹ گئے ہوں۔ اردو، مذکر، متروک۔

دور تھیرے جو سُنے مصحفی و آتش کے
وہ تھی سکہ رائج ہیں ولیکن سلیپٹ — امیر

سُلجھانا :۱ (متعدی) الجھانا کی ضد، کھولنا، واکرنا، جدا کرنا، گتھی کو دور کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں (اکبر الہ آبادی)

سُلجھانا :۲ باریک اور پیچیدہ مسائل یا معاملات کا فیصلہ کرنا، توضیح و تصریح کرنا، دقیق امور کا حل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آپ نے الجھا تو دی ہے داستان زندگی
آپ ہی اتنا بتا دیں جائیں سلجھانے کہاں (لا ادری)

سُلجھنا :۱ (لازم) الجھنا کا نقیض، کھلنا، الجھی ہوئی ڈور، تاگے یا بالوں کا کھل جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خم نہ گئے تیری زلفوں کے
کیا سلجھے گی کاکل دوراں (لا ادری)

سُلجھنا :۲ کسی پیچیدہ مسئلے یا معاملے کا فیصل ہونا، توضیح و تصریح ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سلجھی ہوئی گفتگو :۔ بہت ہی معقول، نستعلیق، اصلاح کن شریفانہ بات چیت، وہ گفتگو جس میں فساد یا دلآزاری کا پہلو نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ گفتگو کی جگہ اپنے محل کے اعتبار سے بات چیت، بیان اور تقریر وغیرہ کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

سلح پوش :۔ ہتھیار بند، مسلح۔ عربی فارسی الفاظ، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ سلاح پوش نسبتاً زیادہ مستعمل ہے۔

سلح خانہ :۔ سلاح خانہ کا مخفف۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ سلاح خانہ زبانوں پر زیادہ ہے

سلح شور :۔ وہ شخص جو ورزش اور ہتھیاروں کا استعمال بہت کرے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہوا ایک سلح شور بڑھا مائل بکار
بہ کینش و جفا کار و ستم پیشہ و مکار (اوج)

سَلخ :۔ چاند رات، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کل جو سلخ جمادی الثانی
بہر مدحت نظر تھی دیوانی (سید ضیاء حسین جاہ)

قول فیصل :۔ لغوی معنی پوست اتارنا، کھال کھینچنا، وہ دن جس کی شام کو چاند نظر آئے۔ قمری مہینے کا آخری دن۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ اس روز چاند زمین اور آفتاب ایک ہی سمت میں اس طرح واقع ہوتے ہیں کہ چاند زمین کے آگے آکر ہمیں اپنے رخ روشن کی جھلک دکھا دیتا ہو گویا پردے سے منہ نکالتا ہو اسی وجہ سے اس تاریخ کا نام سلخ رکھا گیا"

سَلَسُ البَول :۔ (بفتح اول و دوم ضم سوم و فتح ششم) ایک قسم کی مثانہ کی بیماری جس میں پیشاب تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد نکلتا رہتا ہو۔ عربی، مذکر۔ اطباء کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے "بفتح اول و کسر دوم و ضم سوم و سکون پنجم و فتح ششم" لکھا ہے۔ اردو میں عوام بالفتح و سکون دوم و ضم سوم سلس البول بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا املا اور تلفظ "سلسل بول" کیا ہے اور اس کے معنی لکھے ہیں ذیابیطس، دھوپ میا، چھلک متی، ایک مرض کا نام جس میں آدمی پیشاب روکنے پر قادر نہیں رہتا۔ پیشاب بار بار ستاتا ہے اور قطرہ قطرہ آتا ہے۔ بعض لوگ اسے پتھری یا سنگ مثانہ کا مقدمہ خیال کرتے ہیں۔

سَلسَبیل :۔ بہشت کی ایک نہر کا نام۔ عربی، مونث۔ فصیح، رائج۔

عاشق ہوں مجھ کو شربت دیدار چاہیے
پیاسا نہیں ہوں آپ کی میں سلسبیل کا (سخن)

سَلسلا :۔ جب گوشت یا آلو وغیرہ یا کسی اور پکی ہوئی چیز میں پکنے کے بعد پانی رہ جاتا ہے تو اس کو سلسلا کہتے ہیں، مونث کے لیے۔ سلسلی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس محل پر سرسراہٹ بولتے ہیں۔

سلسلانا :۱ (لازم) خفیف کھجلی ہونا، کھجلانا، چل ہونا، جیسے ہتھیلی کا سلسلانا، پھوڑے کا سلسلانا (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس جگہ عام طور سے سرسرانا

سلسلانا :۲ رینگنا، کیڑوں کا پیٹ کے بل چلنا (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ رینگنا ہی بولتے ہیں۔

سلسلانا :۳ (متعدی) نرم کرنا، چوسنا، چبانا۔ اردو صرف۔ متروک۔

وہ ہونٹوں کو زباں سے سلسلانا
وہ ہاتھوں کو سر پستان لانا (طلسم ہوشربا)

سلسلاہٹ :۔ گدگدی۔ اردو۔ متروک۔

وہ سینے کی رگڑ سے سلسلاہٹ
وہ پہلو کے برابر گدگداہٹ (طلسم ہوشربا)

سِلسِلہ :۱ (عربی سلسلۃ) زنجیر، بیڑی۔ عربی

مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پڑا ہو پاؤں میں اب سلسلہ محبت کا
برا ہمارا ہوا، ہو بھلا محبت کا — اختر

قول فیصل:۔ اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔

سلسلہ:۔ ۲۔ قطار، لڑی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کاٹھ گودام سے رانی کھیت تک پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہے۔

سلسلہ:۔ ۳۔ لگاتار ہونا، تسلسل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

حد بھی ہو کوئی آخر اس سلسلۂ غم کی
گر آج نہیں تو کل ہو جاؤں گا دیوانہ — سراج لکھنوی

سلسلہ:۔ ۴۔ خاندان، خانوادہ، نسل۔ فارسی، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ زیادہ تر نسب وغیرہ کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں جیسے ہمارا سلسلۂ نسب شجاع الدولہ بہادر سے ملتا ہے۔

سِلسِلَہ:۔ ۵۔ شجرہ، پیران طریقت کا شجرہ، کرسی نامہ۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ حضرات اہل تصوف کی اصطلاح ہے۔

سلسلہ:۔ ۶۔ ترتیب، درستی، حسب مراتب۔ فارسی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم نے فہرست ترتیب دے دی ہے سب شاعروں کو سلسلے سے پڑھوانا، بے ترتیبی نہ ہونے پائے۔

سِلسِلَہ:۔ ۷۔ مقادیر کی وہ قطار جو کسی خاص قاعدے کے موافق ایک دوسرے پر موقوف ہو۔ اصطلاح جبر و مقابلہ، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سلسلہ:۔ ۸۔ تعلق، واسطہ، ملازمت کا تعلق۔ (ہونا کے ساتھ) اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نوکری کا نہ سلسلہ سمجھو
اس کو اپنا معاملہ سمجھو — (ناؤ آرزو)

سلسلہ برپا کرنا:۔ سلسلہ قائم کرنا۔ اردو، متروک۔

سلسلہ تونے امامت کا کیا پھر برپا
انھیں باتوں سے کٹا تھا ترے بابا کا گلا — دبیر

سلسلہ بڑھانا:۔ راہ و رسم بڑھانا، تعلقات بڑھانا۔ اردو صرف۔

دام و قفس کے سلسلے کیونکر بڑھائیں ہر طرف
جن کے چمن پہ خیر سے برق ابھی گری نہیں — عرش ملسیانی

قول فیصل:۔ یہ بالکل نیا صرف ہے کوئی نہیں بولتا۔

سلسلہ بگڑنا:۔ سلسلہ نہ رہنا، ترتیب باقی نہ رہنا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

سلسلہ بات کا بگڑتا ہو
نامہ بر بات جی سے گڑھتا ہو — داغ

سلسلہ بندھنا:۔ مسلسل ہونا، کسی کام کا جاری رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دونوں جوانوں میں کشتی شروع ہوئی تمام اہالیان دربار تعریفیں کر رہے ہیں بغلیں گتھی ہوئی ہیں دو شیر نر کرا رہے ہیں پیچ توڑ جوڑ بندھ رہے ہیں ایک سلسلہ بندھا ہوا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

سلسلہ بندی:۔ صف بندی، قطار بندی، ترتیب، فارسی ترکیب، غیر فصیح، رائج۔

سلسلہ توڑ دینا:۔ ترک تعلق کر لینا، سلسلہ منقطع کر لینا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

ہم عزیزوں کو چھوڑ دیں کیونکر
سلسلہ ان سے توڑ دیں کیونکر — داغ

سلسلہ ٹوٹنا:۔ جو کام مسلسل ہو رہا ہو اس میں فرق آنا، سلسلہ منقطع ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اشک کے پرزے جو اڑتے تھے گریباں کے بھی
بس تو اب سلسلہ جنبش دامن ٹوٹے — آتش

سلسلہ جاری رہنا:۔ سلسلہ قائم رہنا، کسی کام کا جاری رہنا۔ اردو صرف۔ فصیح، رائج۔

تا حشر تری مریدی و پیری کا
جوں موج رہے گا سلسلہ یہ جاری — (لا اعلم)

سلسلہ جاری کرنا:۔ (متعدی) کوئی کام [illegible] کسی کام کو شروع کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سلسلہ جاری ہونا:۔ (لازم) کسی کام کا لگاتار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ کیونکر اشک مسلسل ہو رہنا دل کا
طریق عشق میں جاری ہو سلسلہ دل کا — نصیر دہلوی

سلسلہ جنباں:۔ تحریک کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہر ضبط کے مارے آنسو کو پھر سلسلہ جنباں کرنا ہے
اس ٹھہرے ہوئے پانی کو بھی کھولا کر طوفاں کرنا ہے — سراج لکھنوی

سلسلہ جُنبانی:۔ تحریک۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

سراج اپنی نظر کی سلسلہ جنبانیاں دیکھیں
بلندی سے تڑپ کر اک شعلہ زیر بام آیا — سراج لکھنوی

سلسلہ چلنا:۔ نسل چلنا۔

اگر نہ ہوتی مسلسل وہ زلف عمر دراز — نسیم لکھنوی
جنوں کے ناموروں کا نہ سلسلہ چلتا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ کسی چیز کی ابتدا مقرر کر کے کہتے ہیں جیسے مرثیہ خوانی کا خاندانی سلسلہ حضرت انیس سے چلا۔

سلسلہ چھوٹنا:۔ تعلق ختم ہونا، قطع تعلق ہونا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

بلاؤں ایک ایک حلقۂ زلف کا جب دل کا خواہاں ہو
پھر اس پہ روسکے کیوں کر سلسلہ چھوٹے گا زنداں کا — جلال

سلسلہ دار:۔ (دال مہملہ) جو شخص کسی سے ملازمت وغیرہ کا تعلق رکھتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سلسلہ درہم برہم ہونا:۔ سلسلہ بے ترتیب ہونا، سلسلہ کا متفرق صورت اختیار کرلینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس پری رو نے کئے منتشر اکہ زلف آزاد کئے
سلسلہ سودا زدوں کا درہم و برہم ہوا — آتش

سلسلہ ملنا:۔ تعلق ظاہر ہونا، واسطہ ظاہر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

توڑ کر تلوار یں بنواتے ہیں وہ زنجیر و طوق
سلسلہ ملتا ہو تیغ موج کا گرداب سے — شعور

سلسلہ ملنا:۔ خاندانی تعلق ہونا، بیعت کا شجرہ ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کی مرے ہاتھوں نے بیعت حلقۂ زنجیر سے
سلسلہ میرا ملا زلف بت بے پیر سے — وزیر

سلسلہ منقطع ہونا:۔ سلسلہ ٹوٹنا، سلسلہ ختم ہونا، سلسلہ باقی نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پادری صاحب کا سلسلۂ سخن منقطع ہو تو کتاب مانگوں۔ (توبۃ النصوح)

سلسلہ نکالنا:۔ تعلق پیدا کرنا کسی سے۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

نکالا ہو زلفوں کو اکھوں نے بھی ترے طرح
پریوں نے بھی ہو سلسلہ انساں سے نکالا — آتش

سلسلہ نکلنا:۔ آغاز ہونا، راہ نکلنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

وہ زلف ہو گئی مری زنجیر اپنے سودے کی
کہاں سے جاکے جنوں کا یہ سلسلہ نکلا — آتش

سلسلہ وار:۔ حسب مراتب، ترتیب وار، مسلسل۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ریاستوں کی مجلسوں میں، کہیں کہیں ذکر سلسلہ وار پڑھتے ہیں اور مجمع اکتاتا نہیں۔

سلسلہ ہونا:۔ تعلق ہونا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

دیوانہ عشق زلف گرہ گیر سے ہوا
دلبستگی کا سلسلہ زنجیر سے ہوا — رند

سُلطان:۔ بادشاہ، فرمانروا، صاحب تخت و تاج۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع سلطان و عالم کی لڑائی کا بیان ہے — مودب لکھنوی

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے شاہزادہ، کنور، ملک زادہ کے معنوں میں بھی لکھا ہے لیکن اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سُلطانہ:۔ ملکہ، شہزادی، عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر ملکہ ہے۔

سُلطانی:۔ (مرکبات) شاہی، سرکاری۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ادھر حکم سلطانی پہنچا ادھر فوج میدان میں آراستہ ہو کر آگئی۔ اور جنگ شروع ہو گئی۔

سلطانی بانات:۔ عمدہ دبیز بادشاہ پسند بانات، ایک قسم کی روئی نہایت عمدہ دبیز بانات۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

سُلطانی بُلبُل:۔ ایک خاص رنگ کی بلبل جس کی چوٹی سیاہ اور پر سرخی مائل ہوتے ہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

سلطنت:۔ حکومت، بادشاہت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شی ہو سلطنت جو سطح کائنات کی
بقا نہ ہو تو خاک ہو لذت حیات کی — انیس

قول فیصل:۔ عربی میں قہر، غلبہ، درازدستی کے معنوں میں بھی ہو لیکن اردو میں ان معنی میں مستعمل نہیں۔ صاحب نور اللغات نے اس کو فارسی لکھا ہو۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اطمینان، طمانیت کے معنوں میں بھی لکھا ہو مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سلطنت بیٹھنا:۔ عملداری ہونا۔

فقرہ:۔ تم لوگ اپنی جانیں لے کر نکل جاؤ جب سلطنت بیٹھے گی دیکھا جائے گا۔ (بنات النعش) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سلطنت جمہوری:۔ عوامی حکومت۔ ایسی حکومت جس میں بادشاہ نہ ہوتا ہو بلکہ ایک مقررہ مدت کے لیے صدر منتخب ہوتا ہو جو اپنی کونسل کے مشورے سے حکومت کے کام انجام دیتا ہو۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

سلطنت ڈوبنا:۔ حکومت ختم ہو جانا۔ بادشاہت نہ رہنا۔ اردو، متروک۔

محل صرف:۔ اگر سوچئے تو آپ کا کیا بگڑا؟ ہماری بنی بنائی سلطنت ڈوبی ہو۔ دو شکر کر دیں۔ (انشائے سرور)

سَلَف:۔ پہلے کا، جو دنیا سے جا چکا ہو، گزرا ہوا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

رنگ آسماں کا سرخ تھا جنبش میں تھی زمیں
روتے تھے انبیائے سلف باد دل حزیں — دبیر

قول فیصل:۔ اس کی جمع اسلاف ہو۔ لکھنؤ کی عورتیں اور عوام مرد جو کام یا جو بات کبھی نہ ہوئی

جو ان حلقوں میں بولتے ہیں۔ جیسے سلف سے اب تک جو نہیں ہوا تھا زمانے کے ہاتھوں دیکھنے میں آرہا ہے۔

سَلَفْ :۔ (عربی میں سلف بالفتح اول و دوم) ایک قسم کی بیع جس میں پیشگی قیمت دیتے ہیں۔ سُلُفْ بالضم و فتح سوم ماشتا) سودا، اسباب۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں یہ لفظ تنہا مستعمل نہیں سودا کے ساتھ ملاکے عوام اور عورتیں سودا سلف بولتے ہیں۔

سُلْفا :۔ بے توے کی ابھری ہوئی چلم، وہ چلم جس میں تھوڑا سا تمباکو رکھ کے اس میں آگ رکھ کے پیتے ہیں۔ اردو مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ واہ یہ تازے کے چلمیں برابر برابر آگے رکھے ہوئے ان میں سلفے کا تمباکو جما ہوا۔

(دستور)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "بھر بھر اکر تمباکو بھرنے کو سلفا کہتے ہیں نیز ایک مقدار تمباکو جیسے ایک سلفا تمباکو" یعنی ایک چلم تمباکو یا ایک دفعہ بھرنے کے قابل تمباکو لیکن اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

بھری ہوئی چلم جب آگ کی زیادتی سے بھڑک جاتی ہے اس محل پر بھی کہتے ہیں کہ سلفا ہو گیا۔

سلفا پلانا :۔ (یعنی) چلم بھر کے پلانا جس میں توا نہ ہو بلکہ تمباکو ہی پر آگ رکھ دی گئی ہو۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

ع پلایا جو سلفا اڑائے دھوئیں — اختر شاہ اودھ

سلفا کر ڈالنا (کر ڈالنا) :۔ فضول خرچی میں اڑا دینا، صرف کر ڈالنا، اڑا دینا۔ اردو مصدر،

عوام کی زبان، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ کوئی نوجوان عشق میں سارق کے دل جلا، مال دولت سلفا کیجے۔ (طلسم ہوش ربا)

سلفا ہو جانا :۔ مارے غصہ کے جل کے خاک ہو جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

سِلَفْچی :۔ ایک قسم کا طشت، ہاتھ دھونے کا ظرف جس کے اندر کلی کرتے اور تھوک، کھا کر ہاتھ منھ دھوتے ہیں۔ اردو مؤنث، قلیل الاستعمال۔

سلف سے خلف تک :۔ ابتدا سے تا حال۔

(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ بہت کسی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

سِلْک :۔ ہار، موتیوں کی لڑی۔ فارسی مؤنث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خجلت دندان جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتہ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا — ناسخ

قول فیصل :۔ بٹیر بازوں کی اصطلاح ہے عام طور سے مادہ بٹیر کی آواز کو سلک کہتے ہیں جیسے "مادیا کی سلک پر چنگ دوڑ کے آ گیا"۔

سلک گوہر :۔ موتیوں کی لڑی۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلک لخت جگر اشک مسلسل میں نہیں
شمسۂ مرجاں میں زیب سلک گوہر رشتہ مرغ — شاد

قول فیصل :۔ اسی کو سلک لآلی اور سلک گہر بھی کہتے ہیں۔

عشق نے در در پھرایا جوہری بازار میں
آبدار ایسی کوئی سلک گہر ملتی نہیں — رند

سِلْکْنا :۔ مادیا (مادہ بٹیر) یا چنگ بٹیر کا مست ہو کے بولنا، ایک قسم کی دھیمی آواز نکالنا۔ اردو مصدر، بٹیربازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "بٹیر کا ایک خاص قسم کی آواز نکالنا جس سے وحشت ٹپکتی ہو" یہ صحیح نہیں۔ بٹیر کی اس آواز سے جو عموماً بٹیر نکالتی ہو مستی ظاہر ہوتی ہے۔

سُلْگانا :۔ ۱ (متعدی) آگ روشن کرنا، جلانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ چار بج چکے ہیں اور تم نے ابھی تک آگ بھی نہیں سلگائی۔

سُلْگانا :۔ ۲ (حقہ کے لیے) اتنا پینا کہ دھواں دینے لگے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم ہمیشہ یونہی حقہ بھر کے رکھ دیا کرتے ہو کتنی مرتبہ کہا کہ سلگا کے دیا کرو۔

سُلْگنا :۔ ۱ (لازم) جلنا، دھواں نکلنا، جلنا شروع ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

سوز فرقت نے شرارت مجھ سے کی
ہجر میں تر کی طرح سلگا کیا — رند

سُلْگنا :۔ ۲ (کنایۃً) رشک، حسد سے جلنا، غم اور غصے میں جلنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ آپ ہمسائی کو لاکھ سمجھائیے گروہ مان نہیں سکتی۔ ہر وقت سوت کا ذکر کر کے سلگا کرتی ہیں۔

سَلْما :۔ چاندی یا سونے کا ایک قسم کا بل دیا ہوا پیچدار تار۔ اردو، مذکر، رائج۔

تھا ستارہ ترا گردش میں بت ماہ لقا
چمکی سلما کی کبھی پاؤں میں جوتا نہ لگا — امانت

سَلَّمْنا :۔ ہم نے تسلیم کیا، ہم نے مان لیا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ہم پیرو عشق رمشق اپنا بادی
جو عشق کہے ذوق کہو سلمنا — ذوق

سلمے ستارے کا کام :- چاندی سونے کے بل کھائے ہوئے چمکدار تاروں کا کام - اردو مونث رائج۔

سِلنا :- (لازم) سیا جانا، دوخت ہونا۔ لکھنؤ میں یہ لفظ متروک ہو اور اس جگہ مشتقات میں بھی سیا جانا اور اس کے مشتقات مستعمل ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "مجھے اتفاق نہیں۔ یہ فقرہ کس طرح بولے گا۔ دہ یہ کرتا کسی اور سے سلوا لو" "سلوا لو" کی جگہ اور کیا کہے گا۔ ابھی میری ٹوپی کا سلنا باقی ہو۔ اور نہ معلوم کتنے مواقع ہیں جہاں سیا جانا سے سلنا فصیح سمجھا جاتا ہو۔ سلوائی (سینے کی اُجرت) سلائی (سینے کا فعل) نہ کہیے گا تو کیا کہے گا؟ خود حضرت مؤلف نے سلوانا کو متعدی اور سلوانے کو سلوانے کی اجرت تحریر کیا ہو ان میں سیا جانا اور اس کے مشتقات سے کون ربط ہو؟" مؤلف کو اتفاق ہو۔

سِلو :- (واو مجہول) سست، معمولی رفتار سے کم چلنے والا - انگریزی، صفت، رائج۔
محل صرف :- گھڑی آج سلو چل رہی ہو۔

سَلّو :- (بفتح اول و تشدید دوم و واو معروف) کٹا ہوا چمڑا جو ڈور کی جگہ جوتی اور موزے میں استعمال کیا جاتا ہو۔ اردو، مذکر، جوتا بنانے والوں کی اصطلاح، قریب بہ متروک۔

سِلوانا :- سلنا کا متعدی، سلائی کا کام لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سِلوائی :- سلوانے کی اُجرت - اردو مونث غیر فصیح، رائج۔

سَلوتَرہ :- سالم، پورے کا پورا۔
(فقرہ) گوشت سے ایک ہی سلوترا اتار لو۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل :- عوام اور عورتوں کی زبان ہو۔ اس طرح بھی بولتے ہیں "مقدمہ سنگین تھا لیکن نصیبے کے سکندر تھے سلوتر بچ گئے"۔

سَلوتَری :- گھوڑوں کا علاج کرنے والا، گھوڑوں کا سدھانے والا۔ اردو، مذکر، رائج۔

سِلوَٹ :- (بالکسر و فتح دوم) شکن، بل، کپڑے کی شکن، جھرّی۔ (بڑے نا کے ساتھ)
ع دل بنیے کی سلوٹوں پہ ہو غش حجر تشاہ دو
(نور اللغات)

قول فیصل :- اب متروک ہو۔

سُلُوک :- ۱ خدائے تعالیٰ کی قربت کی کوشش، تلاش حق۔ عربی، مذکر، اصطلاح تصوف۔

سلوک :- ۲ برتاؤ، رویّہ - فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
کہ جو تم سے کوئی کرتا تمھیں ناگوار ہوتا — اسمٰعیل میرٹھی

قول فیصل :- اچھے برتاؤ کے معنی میں نسبتاً زیادہ مستعمل ہو۔

جیسا ترا سلوک یہ نانا کے ساتھ ہو
امت کی مغفرت مری جاں تیرے ہاتھ ہو — تعشق

عربی میں اس کے لغوی معنی "رستہ چلتے ہوئے آدمی کی پیروی کرنا اور راستہ چلنا" کے ہیں۔

سلوک سے پیش آنا :- محبت، پیار، اخلاص کا برتاؤ کرنا، پرساں حال ہونا۔ اردو، دہلی کی زبان ہو۔ (نور اللغات)

سلوک کرنا :- برتاؤ کرنا، کسی کے ساتھ برا یا اچھا رویّہ اختیار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم نے معشوق بنایا تمھیں محبوب کیا
اس کے بدلے میں سلوک آپ نے کیا خوب کیا — سحر

قول فیصل :- اس کا لازم سلوک ہونا بھی رائج و فصیح ہو۔

کیا دوں جواب شکوۂ دل کا تمھیں کہو
تم سے تو جو سلوک ہوا دل شکن ہوا — امیر

سَلونا :- ۱ (بفتح اول و ضم دوم و واو مجہول) نمکین، میٹھا کی ضد۔ اردو، صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔
نمک۔ چہرے کا کیا ہو کسی کو کچھ ہیں لب شیریں
نہیں آگاہ میٹھے سے نہ ہم واقف سلونے سے — امیر
جگر کے بند ہیں شاید نمک بند
مزہ کچھ آنسوؤں کا ہو سلونا — میر

سَلونا :- ۲ گندمی رنگ، ملیح، سانولا۔ اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

سلوناپن :- کسی چیز میں کھٹا ہو انمک ہونا۔ اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔
محل صرف :- نہ یہ برائی خوب، خوش ذائقہ کی ہو اس میں سلونا پن ہو۔ (فسانۂ آزاد)

سَلونی :- (واو مجہول) دلکش، بھلی معلوم ہونے والی۔ اردو، صفت، مونث۔

نور ظلمت پہ ہو رہا ہو فدا
کیا سلونی ہو جھٹپٹے کی ادا — جوش ملیح آبادی

قول فیصل :- یہ صرف بالکل جدید ہو۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

سَلہج :- سالے کی بیوی، بیوی کی بھاوج۔ اردو

مؤنث، رائج۔

سِلّی :۔ (بکسرِ اول و تشدید لام) پتھر کا وہ چھوٹا اور لمبا ٹکڑا جس پر حجام استرا تیز کرتے ہیں۔ اردو۔ (حجاموں کی اصطلاح)

سلیپر :۱ آرام پائی جوتی۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

سلیپر :۲ (سلا پر) وہ تختہ جو ریل کی سڑک پر لوہے کی پٹری جڑنے کے واسطے یا مکان کی چھتوں پر کڑیوں کے نیچے بچھاتے ہیں۔ اردو، مؤنث۔ رائج۔

قول فیصل :۔ ریل گاڑی کے اس ڈبے کو بھی سلیپر کہتے ہیں جو دور کا سفر کرنے والے مسافروں کے سونے کے لیے رزرو ہوتا ہے۔ یہ معناً انگریزی ہے۔

سلیپر :۳ وہ آہنی حلقہ جو ہاتھ پر چڑھاتے ہیں۔ انگریزی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

سلیٹ :۔ ایک قسم کے سیاہ پتلے پتھر کی فریم کی ہوئی تختی جس پر بچے پتھر یا مسالے کی بتی سے لکھتے ہیں۔ انگریزی۔ مؤنث، رائج۔

قول فیصل :۔ کثرت استعمال سے اب اردو بھی ہے۔

سَلیس :۔ (بروزن انیس) ایسی عبارت و گفتگو جس میں دقیق و غیر مانوس الفاظ استعمال نہ ہوں، عام فہم، آسان۔ عربی۔ صفت۔ فصیح، رائج۔

ہوں تمشق کے سبب لاکھ مضامیں کار ہیں
موشگافی میں ہوں میں میری زباں ہو چکی سلیس — رشید لکھنوی

سلیس :۔ میر انیس کے بیٹے سید محمد صاحب کا تخلص۔ سلیس نے اپنے بعد تین فرزند چھوڑے یعنی جلیس، وحید و قدیم۔ قدیم و جلیس لاولد گزرے لیکن سلیس کے منجھلے بیٹے کے ایک فرزند میر ہاشم حسین عرف [illegible] تھے جن کا [illegible] سال میں انتقال ہو گیا اور ان پر نسل حضرت انیس کا خاتمہ ہو گیا۔

سلیس اُردو :۔ وہ اردو جس میں عام فہم الفاظ ہوں اور بامحاورہ ہو۔ اردو۔ صرف فصیح، رائج۔

سلیس گوئی :۔ ایسے شعر کہنا جن میں مشکل الفاظ نہ ہوں۔ فارسی، مؤنث۔

مجھے پسند ہے شوکت کی وضع گرچہ شعور
سلیس گوئی میں واقف ہے کم نہیں واقف (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

سَلیقہ :۱ تمیز، شعور، ہر چیز کو اس کے محل پر رکھنے کا شعور، سلیقہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہم ایسے خاکساروں کو کیا برباد دنیا میں
سلیقہ جور کا تجھ کو نہ اے چرخ بریں آیا — [illegible] فرخ علی

قول فیصل :۔ عورتیں اسی محل پر عورت کے لیے سگھڑ پن اور سگھڑاپا بولتی ہیں۔

سلیقہ بتانا :۔ تمیز سکھانا۔ اردو، مصدر متروک۔

سلیقہ ہم نے بتایا ستمگری کا تمہیں
تمیز ہم نے سکھائی شعور ہم سے ہوا — راسخ

قول فیصل :۔ اب اس محل پر سکھانا کے ساتھ صرف ہے۔

سلیقہ شعار :۔ صاحب سلیقہ، سگھڑ۔ عربی فارسی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اسی محل پر سلیقہ مند بھی رائج و فصیح ہے۔

کتنے سلیقہ مند ہیں ہم طالبان دید
ہر پردۂ نگاہ کو محمل بنا دیا — سراج لکھنوی

سلیقے سے :۔ خوش اسلوبی سے، مناسب طریقے سے۔ اردو، صرف فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس میں شک نہیں کہ منشی صاحب نے آج جلسے کے لیے بڑے سلیقے سے انتظام کیا تھا۔ (ڈراما [illegible])

سَلیم :۱ (بروزن کریم) ٹھیک، صحیح، درست، مکمل۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلیم :۲ حلیم، بردبار، سنجیدہ، صلح دوست۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلیم الطبع :۔ نرم دل، حلیم المزاج، بردبار، متین، سنجیدہ۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُلیمان :۔ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کے بیٹے جو خود بھی نبی خدا اور قوم بنی اسرائیل کے بادشاہ تھے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع داؤد کے پسر کو سلیمان بنا دیا — تعشق

قول فیصل :۔ آپ نے خدا سے دعا کی تھی کہ مجھ کو ایسی حکومت عنایت فرما جو نہ مجھ سے پہلے کسی کو دی ہو اور نہ میرے بعد کسی کو سزاوار ہو چنانچہ بارگاہ خداوندی میں دعا مقبول ہوئی۔ آپ کے تابع جن و انس و وحوش و طیور اور دیو پری وغیرہ تھے۔ آپ کا تخت مشہور ہے جس کو جن اٹھا کے ہوا میں اڑتے تھے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کی تحقیق ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ سے دس سو پندرہ برس پیشتر تخت نشین ہوئے تھے۔ ان کا عہد بہت مشہور ہے اکثر بڑے بڑے آدمی ان کا کلام سننے کے واسطے یروشلم جاتے تھے انھوں نے ایک معبد بنوایا تھا جس کا نام بیت المقدس ہے۔ ان کے مذہبی مسائل کل ایک ہزار پانچ ہیں۔ ان کے عہد میں بنی اسرائیلوں کی بادشاہت کو بڑا عروج ہوا مگر زوال بھی ان کے بعد ہی سے شروع ہو گیا۔ حضرت عیسیٰ سے ۱۰۳۳ برس قبل پیدا ہوئے اور ۹۷۵ برس پیشتر وفات پائی۔ اکثر لوگوں کا قول ہے کہ تمام جن و انس ان کے تابع تھے اور آپ تمام حیوانات سے خدمت لیتے تھے۔

روایت ہو کہ کسی چیونٹی نے ان کی اور ان کے تمام لشکر کی ضیافت کی اور اس بات سے بحکم خدا دکھا دیا کہ جو قدرت اور سخاوت تم میں ہو وہ خدائے تعالیٰ نے ادنیٰ کیڑے میں بھی دی ہو۔

سلیماں باہمہ حشمت نظری داشت بامورے:۔ حضرت سلیمانؑ اپنی تمام شان و شوکت کے ہوتے ہوئے ایک چیونٹی کا بھی خیال رکھتے تھے۔ جب کوئی معمولی حیثیت کا آدمی کسی بڑے درجے والے آدمی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہو تو یہ مصرع نقل کرتا ہو۔ (فرہنگ امثال)

قول فیصل:۔ کبھی کبھی تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہو۔

سلیماں فر:۔ سلیماں شکوہ، سلیمانؑ کا ایسا جاہ و جلال رکھنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اے بلقیس گر بنا یا تھا
میں بھی زیبیدہ تھا سلیماں فر — مومن

سلیمانی:۱ حضرت سلیمان کی طرف منسوب۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ملے گر یہ وہ حضر شہزادہ سلیمان کی دربانی
تو مڑ کر بھی نہ دیکھوں جانب ملکِ سلیمانی — جمیل لکھنوی

قول فیصل:۔ ایک قسم کا مشہور چوہا ہی جسکو سلیمانی اور سلیمانی نمک کہلاتا ہو۔

سلیمانی:۲ حکومت، حضرت سلیمانؑ کی سی بادشاہی۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ع سلیمانی ہو زیبا اُس پری کو ملک خوبی میں — ناسخ

سلیمانی:۳ ایک قسم کے دو رنگے (سیاہ و سفید رنگ کے) پتھر کا نام، فارسی، مذکر، رائج۔

ع نہ ٹوٹی شیخ سے زنّار تسبیح سلیمانی — سودا

سَم:۱ (بالفتح) آواز، تال، ضرب۔ موسیقی میں ضرب ہائے معینہ پر آواز کے موزوں ہونے کو تال اور آخر ضرب کے وزن کے ساتھ برابر ہونے کو سم کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

لے کا خیال، سُر کا، ہونے تان کا اے
میں پچا کار ہا ہوں یہ دیتا ہو سم غلط — بیان

سُم:۲ (بالضم) گھوڑے یا چوپایے کا کھُر، گھوڑے کی ٹاپ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع نقشِ سم فرس سے ہزاروں ہلال ہیں — انیس

قول فیصل:۔ عام طور سے گھوڑے ہی کے لیے بولتے ہیں۔

سَم:۳ (بالفتح) زہر، زہر قاتل۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ لذت آشنائے تلخیٔ تکفین دوراں ہوں
کہ سمجھا قند سے بہتر مرے لب تک جو سم آیا — تسلیم

سَما:۔ (سماوات جمع) آسمان۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ ارض و سما کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہو۔ عربی میں ہمزہ کے ساتھ سماء ہو۔

سماج:۱ انجمن، سوسائٹی، ماحول۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہندو سماج اس بات کی اجازت قطعی نہیں دیتا کہ ایک بیوہ عورت دوسری شادی کر سکے۔

سما جانا:۔ کُھب جانا، بیٹھ جانا، اتر جانا، داخل ہو جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ع سامنے ہوتے ہی بس دل میں سما جاتے ہو تم — ہجر

سَماجَت:۔ منت کا مترادف، خوشامد، چاپلوسی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

سماجت سے کہتی ہوں آساں نہ سمجھو
میں لونڈی ہوں، صدقے گئی مان سمجھو — میر عشق

قول فیصل:۔ منت کے ساتھ ملا کے منت سماجت زبانوں پر زیادہ ہو۔ عربی میں بمعنی زشتی، عیب، آیا ہو۔

سماجی:۱ سماج کا، سماج کی طرف منسوب۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہماری سماجی سرگرمیاں آجکل شباب پر ہیں۔

سَماع:۱ سننا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

متناسب جو ہوں لحن و ایقاع
اس سے حاصل ہو تجھے ذوقِ سماع — (مرزا رسوا)

سماع:۲ (مجازاً) راگ سننا، وجد، حال، رقص و سرود، ناچ، گانا، گیت۔ عربی، مذکر، اصطلاح صوفیائے کرام و حضرات اہل سنت۔

قول فیصل:۔ محفل سماع کی ترکیب بالعموم زبانوں پر ہو۔ اس محفل میں قوال کا ہونا ضروری ہو۔

سماعت:۱ سننا، سننے کی قوت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر اسّی سال کی عمر میں سماعت میں فرق آ گیا ہو تو اس میں تعجب کی کیا بات۔

سماعت:۲ شنوائی، سنوائی۔ عربی، مونث۔ جیسے وہاں کسی کی سماعت نہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ فصحائے لکھنؤ اس محل پر شنوائی اور عوام و عورات لکھنؤ سنوائی ہی بولتی ہیں۔

سماعت کرنا:۔ (متعدی) سننا، توجہ کرنا، التفات کرنا، کان لگانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کسی جگہ بھی نہ بیرحم نے سماعت کی
کہاں کہاں مری فریاد اسے پکار آئی — شرف

قول فیصل:۔ عورتیں جلدی میں اس طرح بولتی ہیں کہ

میں کی آواز حذف ہو جاتی ہو جیسے "وہ لڑکا بڑا بے کہا ہو گیا ہو کسی کی سمات ہی نہیں کرتا"۔

سماعت کرنا:۔ (۲) عدالت کا مدعی مدعا علیہ کے عذرات و بیانات کا سننا۔ اردو مصدر، اہل کاران عدالت کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ عدالت نے شمیم رحمانی کے مقدمے کی بڑی دلچسپی سے سماعت کی۔

سماعت میں فرق آنا، سماعت میں فرق ہونا:۔ کم سنائی دینے لگنا، قوت سماعت میں کمی ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بیکار نالے صورت بلبل کئے تو کیا
کس سے کہیں گلوں کی سماعت میں فرق ہے — سحر

سماعت ہونا:۔ کسی مقدمے یا کسی خاص اہلکار کا کسی حاکم یا عدالت کا سننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مری فریاد ہے خود داد رسی کا ساماں
اڑ گئی نیند تری اب تو سماعت ہو گی — اسیر

سماعی:۔ وہ لفظ یا صیغہ جو اہل زبان سے جس طرح سنا گیا ہو اسی طرح بولنے لگے ہوں اور قیاس کا اس میں دخل نہ ہو۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُماق:۔ (بضم اوّل) ایک قسم کا سفید اور سخت پتھر۔ عربی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب غیاث اللغات نے مدارہ منتخب و صراح و سروری کے حوالے سے بفتح اول لکھا ہے اور معنی لکھے ہیں ایک قسم کا سفید اور نرم پتھر۔ درآنحالیکہ عام طور سے اس پتھر کو کہتے ہیں جو بہت زیادہ سخت و سفید ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کی کھرل بنائی جاتی ہے کہ جس وقت کسی دوا کو کھرل کریں تو پتھر کی سختی کی وجہ سے پتھر کے اجزا دوا میں شامل ہو پائیں۔ یہ پتھر انتہائی کم یاب و بیش قیمت ہوتا ہے۔ زبانوں پر بفتح اول و نیز بضم اول دونوں طرح ہے۔

سَمُّ الفار:۔ (سَم بمعنی زہر اور فار بمعنی بہت سے چوہے، فارہ بمعنی چوہا کی جمع) سنکھیا، ایک قسم کا سفید رنگ کا زہر جس کے کھانے سے چوہا فوراً مر جاتا ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَماں:۔ (بفتح اوّل) کیفیت، عالم، حالت، بہار، رونق، لطف۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

منظر میں دلکشی ہے سماں لاجواب ہے
مغرب میں ڈوبنے کے قریب آفتاب ہے — مؤلف

قول فیصل:۔ عالم خوشی اور عالم غم دونوں محل پر اس کا استعمال ہوتا ہے۔

(خوشی) عجب وقت ہے اور عجب ہے سماں
کرے دو گھڑی آ کے مجرا یہاں — میرحسن

(غم) نہ میرے باعث اب شور و فغاں ہے
ابھی کیا جانیے یاں کیا سماں ہے — میر

صاحب معین الشعرا نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں سماں اور دہلی میں سما بولتے ہیں مثال میں یہ شعر پیش کیا ہے۔

اشارہ کرے ہے سما جو گیے کا
کہ ملیے بھبوت آج روئے سحر پے — انشا دہلوی

یہ صحیح نہیں ہے جیسا کہ میر اور میرحسن کی مندرجہ بالا شعروں سے ظاہر ہے دہلی میں بھی سماں بولتے ہیں۔

سمانا:۔ (۱) گنجیدن کا ترجمہ کسی چیز کا کسی چیز میں پوری طرح داخل ہو جانا، گھر کرنا، بسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہیں تو ہو جو کہ خواب میں ہو تمہیں تو ہو جو خیال میں ہو
کہاں بچے آنکھوں میں سما کر کہ دل کو جاتے ہو دل میں جا کر — داغ

قول فیصل:۔ خیال پیدا ہونے کے معنی میں (۲) [illegible] بھی مستعمل ہے جو عورتوں کی زبان ہے "تم تو کبھی اِدھر کا رُخ بھی نہیں کرتے تھے یہ آج دل میں کیا سمائی جو آ نکلے"۔

سمانا:۔ (۲) رچنا، بسنا، معطر ہونا جیسے بو سمانا، نکہت گل ہو نا گوار و ماغ — داغ
کیا سمائی ہوئی ہے بو مجھ کو — (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

سمانا:۔ (۳) (نظر، نگاہ، آنکھ کے ساتھ) پسند آنا، بھانا، نظر چڑھنا، وقعت پانا، بھانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ بصیغہ جمع نظروں میں سمانا زیادہ مستعمل ہے۔

شام خوبی کی نہ خوبی رہی کچھ پیش نگاہ
ایسی کافر تری نظروں میں سمائی مستی — جرأت

سماں باندھنا:۔ کیفیت پیدا کرنا، رنگ جمانا، لطف پیدا کرنا، نقشہ کھینچ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لب جو کس نے لے رشک پری ایسا سماں باندھا
کہ تو نے دو ترانے گائے اور آب رواں باندھا — (دلاور)

قول فیصل:۔ اس کا استعمال گانے کے لیے زیادہ ہے۔ لازم سماں بندھنا بھی رائج و فصیح ہے۔

غزل سراؤں کا طرفہ کہیں بندھا ہے سماں
عجیب جد میں قوال گا رہے ہیں کہیں — جلال

سماں بدل جانا:۔ کیفیت بدل جانا۔

کیا عجب ہے سماں بدل جائے
تجھ سے میں مجھ سے تو بہل جائے — زار یخ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے۔

سماں پھرنا:۔ کسی منظر کا پیش نظر ہو جانا،

کسی دیکھی ہوئی شے کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جانا، لطف کا پیش نظر ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سماں آنکھوں میں پھر جاتا ہے جب فصل بہاری کا
گلوں کو یاد کر کے خوب روتا ہوں گلستاں میں — اکبر

قول فیصل:۔ یہ صرف آنکھوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

سماں چھانا:۔ کسی کیفیت کا طاری ہونا، رنگ جمنا، مزے میں محو ہونا، کسی لطف کا طاری ہونا۔ اردو مصرف، متروک۔

سماں شب کا آنکھوں میں چھایا ہوا
مزہ دل میں سارا سمایا ہوا — میر حسن

سماں دیکھنا:۔ عالم، کیفیت، منظر نظر آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع اٹھا سیر گردوں تو دیکھا نیا سماں — میر عشق

ع رہ گیا ست سماں دیکھ کے مرغلہ کا — عقیل

قول فیصل:۔ اس کا متعدی سماں دکھانا بھی رائج و فصیح ہے۔

نہا کے یار نے بالوں کو جب نچوڑا ہے
دکھا دیا ہے سماں موتیوں کے جھالوں کا — بحر

سماوَر:۔ چائے کے لیے پانی کھولانے اور چائے بن جانے کے بعد اس کو گرم رکھنے کا ایک مخصوص وضع کا پیتل یا کسی دوسری دھات کا بنا ہوا گول ظرف جس میں ڈھکنا، چمنی اور ٹونٹی لگی ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے اسی کو سماور بھی لکھا ہے جو کوئی بھی نہیں بولتا۔

سَماوِی:۔ آسمان کی طرف منسوب، آسمانی اوپر کی، غیبی۔ عربی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ تم نے میری بہت خدمت کی، خدا تمھیں جملہ آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے۔

سمائی:۔ ۱ گنجائش، وسعت۔ اردو، مؤنث۔

تنگی سے سمائی نہیں جو حرف و سخن کی
چپ سے ہیں تعریف لب کام دہن کی — رشک (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب صرف عورتیں ہی بولتی ہیں۔

سمائی:۔ ۲ برداشت، تحمل، ظرف۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

کیا غیر چھپائے گا ترا راز محبت
اس کو خدا اتنی سمائی نہیں دیتا — داغ

سمائی:۔ ۳ حوصلہ، طاقت۔ جیسے "اپنی اپنی سمائی ہو جتنا چاہو لو"۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ صرف عورتوں کی زبان ہے۔

سمائی:۔ ۴ کھپت۔ اردو، مؤنث، متروک۔

ع دونوں عالم میں کہیں میری سمائی نہ ہوئی — برق

سمائی:۔ ۵ رسائی، پہنچ، دخل، شرکت۔

سید اکمل کھڑے ہیں ہوا کائنات میں
لیکن سمائی سب کی ہے شیخوں کی ذات میں — جاں نثار

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

سمایا ہونا:۔ دہشت کے ساتھ بھرا ہونا، کسی چیز کا کسی چیز میں داخل ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ فساد کو فرو ہوئے سترہ اٹھارہ روز ہو گئے مگر دلوں میں ایسی دہشت سمائی ہوئی ہے کہ لوگ اپنے گھروں سے بہت کم نکلتے ہیں۔

قول فیصل:۔ پورا محاورہ ہے دل میں دہشت سمائی ہونا۔ خوف جیسے اور ڈر کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے مگر نسبتاً کم۔ حسرت کے ساتھ بھی کہا ہے جو اب متروک سمجھو۔

ع عجب دل میں حسرت سمائی ہوئی — اختر

سَمبت:۔ ۱ ہندی سال، راجہ بکرماجیت کا جاری کیا ہوا سال جو سن عیسوی سے ستاون سال پیشتر قائم ہوا تھا۔ یہ سال چیت سے شروع ہو کر پھاگن میں ختم ہوتا ہے۔ ۱۹۶۹ء میں ۲۰۲۶ بکرمی سمبت ہے۔ ہندی، مذکر، حضرات اہل ہنود کی زبان۔

سمت:۔ (بالفتح) طرف، جانب۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سمت کا شی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل — محسن کاکوروی

قول فیصل:۔ سمت اردو میں بالکسر جو بولتے ہیں غلط ہے۔

سمٹ آنا:۔ اکٹھا ہو جانا، متفرق اشیا کا یکجا ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نصیبے کی سکندر ہو۔ خاندان بھر کی دولت تمھارے ہی گھر میں سمٹ آئی، زندگی بھر عیش کرو۔

سمٹنا:۔ ۱ سکڑنا، گٹھری بن جانا، ہاتھ پاؤں اور جسم کو سمیٹ لینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

شرم سے تم کو سمٹنا ہے تو ہم کو حسن سے
دل میں بن جاؤ سویدا آنچلوں میں تل بنو — عزیز لکھنوی

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت سمٹ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

ع دامن جو چھوا سمٹ گئی وہ — شوق قدوائی

سمٹنا:۔ ۲ کام کا پورا ہو جانا، ترتیب میں آ جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شادی کے کاموں کا بڑا پھیلاؤ تھا خدا خدا کر کے آج سمٹا۔

سمٹنا:۔ ۳ اکٹھا ہو جانا، جمع ہونا، بکھرنا کی ضد۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- فوج نے سمٹ کر دوسری طرف سے حملہ کر دیا۔ (نور اللغات)

سمٹنا :- ۲ (مجازاً) دست کش ہونا۔

ع سگے بھیل جب پھر سمٹتے نہیں وہ — حالی

(یعنی جب وہ کسی کام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں پھر اس میں کمی نہیں کرتے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

سمٹی :- ایک قسم کا کپڑا جس کی بناوٹ کھیس کی سی ہوتی ہے۔ چوں کہ یہ بناوٹ سمٹی ہوئی معلوم ہوتی ہو اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔ اردو، مؤنث۔

جہاں وہ جاتے ہیں پوشاک بیچ تولنے کو
حیا لیے ہوئے سمٹی کے تھان جاتی ہے — رشک

(نور اللغات)

قول فیصل :- اب اس کپڑے کا رواج ختم ہو گیا ہے لہٰذا لفظ بھی متروک ہے۔

سمجھ :- ۱ سمجھنا۔ اردو، مؤنث، متروک۔

سمجھ اس کی ہر اک کو دشوار تھی
کہ ہندی زبان یاں تو درکار تھی — نو طرز مرصع (۱)

سمجھ :- ۲ عقل، فہم، دانش، ذہن کی رسائی، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو میرے ساتھ چلنے میں تأمل کیوں ہے۔

سمجھا بجھا کے :- فہمائش کرکے، اچھے طریقے سے سمجھا کے، راضی کرکے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس کو بلا بھیجو کہ وہ سمجھا بجھا کر لے آئے گی۔ (توبۃ النصوح)

سمجھا جائے گا :- آنے والے زمانے میں بدلہ لیں گے، آئندہ جواب دیں گے اور خبر لیں گے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خیر ابھی تو کچھ نہیں کہتے آپ ہم
سمجھ لینا کہ سمجھا جائے گا — سحر

سمجھ اُڑ جانا :- عقل جاتی رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سمجھ اڑ گئی میری مت کھو گئی
میں اس گھر میں آکر سڑن ہو گئی — شوق قدوائی

سمجھا سمجھو کر (کے) :- سمجھا بجھا کے، خوب اچھی طرح سمجھا کے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- زینب کی ماں نے سمجھا سمجھو کے اپنی راہ لی۔ (کامنی از سرشار)

سمجھ اُلٹی ہونا :- کچھ کا کچھ سمجھنا، عقل کا ناقص ہونا، اچھی بات کو برا سمجھنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یا خدا کیسی بتوں کی یہ سمجھ الٹی ہو
شکر کرتا ہوں تو کہتے ہیں گلہ کرتے ہو — سحر

سمجھانا :- ۱ (متعدی) ذہن نشین کرنا، واضح کرنا، بتانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سمجھا کے صاف صاف فرائض بتا دیے
حسن عمل کے کتنے مرقعے دکھا دیے — آل رضا

سمجھانا :- ۲ بری طرح خبر لینا، سخت تنبیہ کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

نہ سمجھایا کریں رندوں کو ناصح
ملیں موقع سے تو سمجھائے جائیں — ریاض

سمجھانا بجھانا :- (متعدی) اچھی طرح سمجھانا، فہمائش کرنا، اونچ نیچ دکھانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خوب سمجھا سمجھا کے آخر کار
لے اڑیں اس کو دونوں وہ طرار — عالم

قول فیصل :- عورتیں نسبتاً زیادہ بولتی ہیں۔

سمجھ آنا :- سن شعور کو پہنچنا، عقل و تمیز پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

الٰہی شکر ہے اتنی سمجھ تو آ چلی ان میں
کہ اب آنکھیں جھکا لیتے ہیں وہ نام محبت پر — جلیل

سمجھ بوجھ :- فہم و فراست، عقل و ہوش، جان بوجھ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ بصورت اسم نہیں بولتے۔

سمجھ بوجھ کر :- جان بوجھ کر، دیدہ و دانستہ۔ جیسے سمجھ بوجھ کر چھوڑ دیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ایسے محل پر کہیں گے "جان بوجھ کر"۔

سمجھ بوجھ کر (کے) :- سوچ سمجھ کے۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس (بات) کا جواب سمجھ بوجھ کر اور زمانے کا رنگ دیکھ کر لکھ بھیجو۔ (انشائے سرور)

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے تمیز اور احترام کے ساتھ۔

آداب امامت نہ نگر ہاتھ سے دینا
بھائی کا مرے نام سمجھ بوجھ کے لینا — دبیر

سمجھ بوجھ لینا :- کام سے پہلے انجام پر غور کر لینا، سوچ سمجھ لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ معاملہ بہت اہم ہے، پہلے سمجھ بوجھ لو اس کے بعد کوئی قدم اٹھانا۔

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے آپس میں حساب کتاب کر لینا جیسے "عظمت نے نیچی نگاہیں کرکے کہا میرے پاس بیٹی کا دیا ہوا ہے، میں یہ ورگل بنا اپنا سمجھ بوجھ لیں"۔ (مرآۃ العروس)

سمجھ پر پتھر پڑنا :- عقل خبط ہو جانا، جب کوئی بیوقوفی کا کام کرتا یا نا سمجھی کی بات کہتا یا مطلب نہیں سمجھتا ہو اس سے یا اس کی نسبت کہتے ہیں۔ اس کی سمجھ پر پتھر پڑے ہیں، تمھاری سمجھ پر پتھر پڑیں، اس کی سمجھ پر پتھر پڑیں۔

سمجھے اے سنگدل آرام جان مبتلا مجھے — ذوق
پھر یا پتھر سمجھ پر ایسا ہم سمجھے تو کیا سمجھے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر عقل پر پتھر پڑنا بولتی ہیں۔

سمجھدار:۔ عقلمند، تجربہ کار، ذی فہم، دانا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

مجبور نہ مانے اسے فرمائے جو مختار
تم آپ سمجھ دار ہو اے صاحب آزار — عشق

قول فیصل:۔ عقل مندی کے معنی میں سمجھداری بھی رائج و فصیح ہے۔

سمجھ کا پھیر:۔ ناسمجھی، عقل کی کمی۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ آپ کی سمجھ کا پھیر ہے۔ (بنات النعش)

سمجھ کر، سمجھ کے:۔ ۱۔ وہ بھی سمجھ کے، دیکھ بھال کر، تامل کرکے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیا لعل جڑے ہیں لب نوشیں میں تمہارے
قیمت کہو بوسہ کی مری جان سمجھ کر — نصیر

سمجھ کر، سمجھ کے:۔ ۲۔ ہوشیاری سے، دیکھ بھال کر، سوچ سمجھ کے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اس پری کی راہ میں لے دل سمجھ کر پاؤں رکھ
دیدۂ عفریت پر نقش قدم ہو جائے گا — بحر

سمجھ میں آنا:۔ (لازم) فہم میں آنا، ذہن نشین ہونا، خیال میں آنا، سمجھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ واضح ہو کہ داستان امیر حمزہ کے سات دفتر ہیں اور بغیر ملاحظہ دفتر مذکور کے دشوار ہے امیر اور عمرو اور ذمرد شاہ اور بختیارک اور افراسیاب جادو وغیرہ کے نام سمجھ میں آئیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

محل صرف:۔ یہ مضمون ہی اغلب ہے کہ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ (فسانۂ آزاد)

سمجھنا:۔ ۱۔ (متعدی) خیال کرنا، گمان کرنا، کوئی بات ذہن میں لانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

تم کو میں عشق میں غمخوار دل و جان سمجھا
سنگ کو ماست اور آزار کو درماں سمجھا — داغ

قول فیصل:۔ بعض شعرا نے اس کے بعض مشتقات میں "نے" علامت فاعل کے ساتھ استعمال کیا ہے جو غیر فصیح ہے۔

عشق اس چاہ زنخداں کا ہوا جس دن سے
میں نے سمجھا کہ لحد میں دل بیتاب اترا — آتش

"سمجھا" "نے" فصیح ہے۔

یوں وہ گم گشتہ سمجھ گیا جوں نخل آدمی سے امیر
میں یہ سمجھا باغ میں فرش مشجر ہو گیا — امیر

سمجھنا:۔ ۲۔ (متعدی) دل میں ٹھہرانا، واقف ہونا، قرار دینا، آگاہ ہونا، عقل میں آنا، جاننا، پہچاننا، ماننا، معلوم ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بخشا مجھے خالق نے فرشتوں سے یہ کہکر
جرم اس نے کئے ہیں مجھے غفار سمجھ کر — امیر

نسیم دہلوی ہم موجد باب فصاحت ہیں
کوئی اردو کو کیا سمجھے کہ جیسا ہم سمجھتے ہیں — نسیم دہلوی

سمجھنا:۔ ۳۔ عوض لینا، بدلہ لینا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

سمجھیں گے ہم بھی اس بت نا آشنا سے داغ
گر ایک بار اور خدا نے ملا دیا — داغ دہلوی

بہار گل نہ نکالا ہو بوستاں سے ہمیں
خزاں تو آئے سمجھنا ہے باغباں سے ہمیں — صبا لکھنوی

سمجھنا:۔ ۴۔ (لازم و متعدی) ذہن نشین کرنا، ذہن نشین ہونا، سمجھ میں آ جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مسئلہ نہایت سخت و اہم تھا میں نے سمجھنے کی انتہائی کوشش کی لیکن نہیں سمجھ سکا۔

نازک ہے فن شعر مقصود سخن آرا
کہنے سے سمجھنا مجھے مشکل نظر آیا — مقصود

سمجھنا:۔ ۵۔ (متعدی) مارنا، پیٹنا، سزا دینا، بازپرس کرنا، خبر لینا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

باللہ اکیلا جو ملے مجھ کو تو سمجھوں
پاتا نہیں میں ناصح بد ذات کو تنہا — سودا

خیر تم سے تو کیا میں بولوں گی
یہ کہاری سے جاکے سمجھوں گی — نواب مرزا شوق

سمجھنا:۔ ۶۔ قدر کرنا، خیال کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ بتا کہ تجھ میں کون بات ہے کہ بیاہتا بی بی میں نہیں ہے۔ کمسن، گوری چٹی، خوبصورت کمسن۔ سو دو سو میں ایک۔ اس کا ہو کے نہ رہا تو تجھے کی عورت کو کیا سمجھے گا۔ (کاسنی از سرشار)

سمجھوتا:۔ تصفیہ، آپس میں سمجھ کر کوئی فیصلہ کرنا، باہمی فیصلہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ مقدمہ نہ لڑو سمجھوتا کر لو تم نے نہ مانا لیکن آخر میں سمجھوتا ہو کے رہا۔

سمدھن:۔ (بر وزن مدھن) دولہا اور دلھن کی مائیں آپس میں ایک دوسرے کی سمدھن کہلاتی ہیں۔ اردو، مؤنث، رائج۔

سچ اپنی سمدھن کو تو آداب سے نہ مروا، سمدھن سمدھن — رنگین

قول فیصل:۔ دولہا اور دلھن کے باپ آپس میں ایک دوسرے کے سمدھی کہلاتے ہیں۔

سمدھیانا:۔ دولہا یا دلھن کا گھر، دولہا یا دلھن کی سسرال۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ شہزادہ بہادر کی دونوں تاقم اندام

اور زیبا کلام بیگمیں برات کے ہمراہ میش بہا غلیوں پر سمدھیانے جا رہی تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

سُمِرْن :۱ (بروزن گلشن) ورد، وظیفہ، یاد، یاد کرنا۔ اردو، مونث، متروک۔

گنتی تسبیح اس کی نزع میں کب میرے دل سے
اسی کے نام کی سمرن تھی جب منکا ڈھلکتا تھا — میر

سُمِرْن :۲ مالا، وہ بلور کا نگ وغیرہ کے دانے جو بطور تسبیح ہندو استعمال کرتے ہیں جس میں ۳۳ دانے ہوتے ہیں۔

زمرد کی سمرن کو ہاتھوں میں ڈال
اور اک بین کاندھے پہ اپنے سنبھال — میر حسن (مونث)

جس دم دانا میں نہیں سہرے کی کلیاں ہرگز وہ
تکلیف سے بچتا ہو ترے حسن کا سمرن سہرا — (مذکر)

قول فیصل :- اب اس محل پر لکھنؤ میں عام طور سے کنٹھا مستعمل ہے جو اردو اور فصیح ہے۔ مسلمان بڑے بڑے ۳۳ دانوں کی تسبیح کو بھی کنٹھا کہتے ہیں۔

استخارہ جو انھیں وصل پہ وا جب آیا
مسکرا کے وہیں کنٹھا مرے سجدہ پر مارا — (للاعلم)

سُمِرْن :۳ ایک قسم کا سونے کا زیور۔ اردو، مونث، رائج۔

ع پہنی ہاتھوں میں سمرن گجریاں — میر حسن

محل صرف :- ہاتھوں میں پہنچیاں اور سمرن گجریاں پھنسی کی باندھیں، کانوں میں ایک ایک بالی ڈالی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- باندھنا اور پہننا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

سَمْع :- (بفتح اول و سکون دوم و سوم) کان، سماعت، سننے کی قوت، سننا۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- قوت سماعت کے معنی میں مونث بولتے ہیں اور کان کے معنی میں مذکر مستعمل ہے۔ جیسے "خدا کرے مری فریاد ان کے سمع ہمایوں تک پہنچ جائے۔"

سَمْع خراشی :- دیر تک بلا وجہ کی گفتگو کر کے دوسرے کو پریشان کرنا، بک بک کے دماغ پریشان کرنا، کان کھانا۔ عربی فارسی الفاظ، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں، میں نے حضور کا بہت وقت خراب کیا۔

قول فیصل :- کرنا ہونا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

سَمِّ قاتِل :- (بالفتح و کسر دوم مشدد) زہر ہلاہل، زہر قاتل، وہ زہر جو نہایت تیزی سے اپنا کام کرے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

سَمَک :- (بفتحتین) وہ مچھلی جو زیر زمین ہے (کنایۃً) سب سے نیچا طبقہ۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جہاں میں آگ لگی تھی سمک سے تا بہ سما
جلا ہوا نظر آتا تھا دامن صحرا — اوج

قول فیصل :- عربی میں مطلق مچھلی کے معنی میں ہے، فارسیوں نے بالخصوص اس خیالی مچھلی کے معنی میں استعمال کیا جس کی پشت پہ گائے اور گائے کے سینگوں پہ دنیا ٹکی ہوئی ہے۔

سُم لینا :- گھوڑے کا ٹھوکر لینا، سکندری کھانا۔ اردو صرف، متروک۔

وہ اوگھٹ راہ ہے کہ لے مصحفی دشت محبت کی
کہ سم لیتا ہے مرکب جس زمیں پہ یکہ تازوں کی — مصحفی

سَمَن :- (بروزن چمن) چنبیلی، سفید چنبیلی، گل یاسمن۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَمَّن :- (بالفتح و فتح دوم مشدد) (انگریزی سمنس کا بگڑا ہوا) اطلاع نامہ، طلبی کا پروانہ، بلاوا، طلبی نامہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- سمن تعمیل کرنا (جس کے نام کا سمن ہو اس کو پہنچا دینا) اور سمن تعمیل ہونا (جس کے نام کا سمن ہو اس تک پہنچ جانا) اس کے خاص صرف ہیں۔

سَمَن اندام :- بہت گورے رنگ کا، حسین (کنایۃً) معشوق۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- سو کنیزیں سیاہ و سمن اندام گلدستہ ہاتھوں میں لیے اندر سے باغ کے نکلیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- انھیں معنی میں سمن بر بھی مستعمل ہے۔

ع وہ محل رخان سمن بر کے قہقہے مزہ ہے — (للاعلم)

سَمَنْد :۱ (بروزن گنبد) زردی مائل گھوڑا، وہ بادامی رنگ کا گھوڑا جس کی ایال اور دم اور زانو سیاہ ہوں، زانو اور ہاتھ پاؤں کے بال سیاہ ہوں تو بھی سمند ہی ہوتا ہے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔ (نور اللغات)

سَمَنْد :۲ گھوڑا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

گر کبھی ان کی نہ پاتے تھے لعینوں کے سمند — تعشق

سَمَنْد اُٹھانا :- گھوڑا تیز کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

بیٹھی پہ تو سر ساحل جو اٹھا کے وہ سمند
فا نگہ پوچھتی موجوں سے لب آب اپنا — منیر

سَمَنْد اُڑانا :- گھوڑے کو تیز دوڑانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع سمند عمر کو وہ ترک اڑائے جیتا جاتا ہے — آتش

سَمَنْدَر :۱ (بروزن قلندر) قاموس میں سمندل کو معرب قرار دے کے ایسے حیوان لکھا جس کو آگ میں جلا کم

چوہے کی شکل کا ایک جانور جو آتشکدے میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر آگ سے باہر نکلے فوراً مر جائے۔ فارسی

رزق دونوں کو ہی پہنچاتا ہے وہ روزی رساں
آب میں ہے جو ماہی اور سمندر آگ میں (ذوق)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "ایک آتشی چوہے کا نام ہے جو آگ کے اندر پیدا ہوتا ہے اور امیر لوگ اس کی کھال کی ٹوپیاں بناتے ہیں جب اس کی ٹوپی میلی ہو جاتی ہے تو آگ میں ڈالنے سے اس کا تمام میل کچیل جل کر صاف نکل آتی ہے اور آگ اس میں مطلق اثر نہیں کرتی اس کی صورت گرگٹ سے بہت مشابہ ہے آگ کے باہر نہیں جی سکتا۔ (یہ لفظ سام بمعنی آتش اور اندر کلمۂ ظرف سے مرکب ہے)"

عام طور سے یہ بھی مشہور ہے کہ جب ایک ہزار برس تک مسلسل آگ روشن رہتی ہے تو اس میں گھوڑے کی شکل کا ایک جانور پیدا ہوتا ہے جس کو سمندر کہتے ہیں۔

سمندر :۔ ۲ بحر، دریائے اعظم۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مشک بھرنے کو جو اترے ہیں علمدار حسین
شور برپا ہے کہ دریا میں سمندر آیا (جلیل)

سمندر بلونا :۔ بہت زیادہ تلاش و جستجو اور تگ و دو کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

پایا نہ دل بہایا ہوا سیل اشک سے
میں پنجۂ مژہ سے سمندر بلو چکا (میر)

سمندر پھین (بکسر جیم) یا سمندر کا وہ کف جو کناروں پر جم جم کر خشک ہو جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ بطور دوا مستعمل ہے تیسرے درجے میں گرم اور خشک ہوتا ہے۔

سمندری :۔ بحری، سمندر کا، سمندر سے منسوب۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہوائی سفر اور سمندری سفر دونوں ہی خطرناک ہوتے ہیں۔

سمنک :۔ گیہوں کا اندرونی حصہ جو حلوا سوہن بنانے میں کام آتی ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کے نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پرانے گیہوں کو بھگو دیتے ہیں جب اس میں کوے نکل آتے ہیں تو اس کو سکھا کے مع انکھوا پیس ڈالتے ہیں اسی کو سمنک کہتے ہیں۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ اثر نے اس کو مذکر لکھا ہے حالانکہ یہ مونث ہے۔

سمن کی تعمیل :۔ سمن کا اس شخص کے پاس پہنچ جانا جس کی طلبی ہو، طلبی کا عمل میں لانا، سمن کو بجا لانا۔ اردو، مونث۔

سموچا :۔ پورا، کل کا کل، تمام، سب، سارا۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ افیون کا گولا سموچے کا سموچا نکل کر الگ جا پڑا۔ (مصنف)

(ایضاً) غضب خدا کا اتنا سا لڑکا سموچا ترنج کھا گیا۔

سمور :۔ (بحر الجواہر میں بالفتح و تشدید دوم لکھا ہے) ایک نہایت باریک ریشم والے جانور کا نام جس کی کھال سرخی مائل بسیاہی ہوتی ہے اس کی کھال کو جوڑ کر پوستین بناتے ہیں اور کھال کو بھی سمور کہتے ہیں بیشتر زبانوں پر بے تشدید ہے۔ عربی۔ مذکر۔

ہم کریں گے آپ کو اس روز بس جھک کر سلام (جان صاحب)
آئیں گے محشر میں جب لپٹ کر سمور آپ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر بغیر تشدید بھی آتا ہے۔

سموسا :۔ (بفتح اول ضم دوم و واو مجہول) میدے کا ایک قسم کا مثلث کچوان جو سادہ بھی تلتے ہیں اور قیمہ یا آلو بھر کے بھی تلا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ سادے سموسے عام طور سے چائے میں بھگو کے کھائے جاتے ہیں۔ فارسی میں اسی کو سنبوسہ کہتے ہیں۔

سموم :۔ گرم ہوا جو قاتل ہو، زہریلی ہوا، گرم ہوا، لو۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

جب سن سے فوج کفر پہ وہ جنگجو چلی
گویا سموم قہر خدا چار سو چلی (انیس)

سمونا :۔ ۱ ملانا، ٹھنڈے اور گرم پانی کو ملا کر معتدل کرنا، شامل کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ہیں ساتھ اشک گرم کے کچھ اشک سرد بھی
آنکھوں نے میری خوب یہ پانی سمو دیا (داغ)

سمونا :۔ ۲ دو مختلف مزاج یا مختلف رنگ کی چیزوں کو ملا کر اعتدال پر لانا۔

آیا نہ اعتدال پہ ہرگز مزاج دہر (درد)
میں گرچہ گرم و سرد زمانہ سمو گیا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ زیادہ تر پانی ہی کے لیے زبانوں پر ہے

سم ہو جانا :۔ بت ہو جانا، ساکت و صامت ہو جانا، چپ لگ جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

نکلی پیام بر کی زبان سے نہ کوئی بات
کمبخت اس کے سامنے سم ہو کے رہ گیا (داغ)

قول فیصل:۔ علم موسیقی میں کسی سُر پر کچھ دیر تک قائم ہو جانے کو سم کہتے ہیں اسی مناسبت سے

بے حس و حرکت اور خاموش ہو جانا کے معنی میں عورتیں بولتی ہیں۔ بہت تیز نزلہ ہو جانے پر جب سینہ جکڑ جاتا ہو تو اس محل پر بھی بولتی ہیں جیسے ایسا تیز نزلہ گرا کہ غریب سم ہو کے رہ گیا۔

سَمِّیَت :- (بفتح اول و تشدید دوم و کسر یا) زہریلا پن، زہر کا اثر۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

مرگ اعدا کی خبر یک قضا سے پھیلی
سمیت سبز پھریرے کی ہوا سے پھیلی
رشید

قول فیصل :- بتخفیف یا بھی نظم کیا ہو۔ جو عربی ہو
آب باران کرم تیرا ہو وہ شربت خنجر
برسے گر لالہ پہ افیوں میں نہ ہو سمیت
ذوق

سَمِیت :- (بفتح اول و دوم) ساتھ، ہمراہ، اکٹھا، باہم۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

حرم سمیت سنہ مشرقین پیاسے ہیں
جہاں میں آگ لگی ہو حسین پیاسے ہیں
دولھا صاحب عروج

سَمیٹ :- (یائے مجہول) ایک دوا کا نام جو فرج کی کشادگی کو تنگ کرتی ہو۔ یہ دوا اکثر دائیاں جننے کے بعد اصلی حالت پر لانے کے لیے دیتی ہیں۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- روئی، شہد، منقی اور مکو کی بتی کو کوٹ کے گولی بنا کے فرج میں رکھنے سے اس کی کشادگی ختم ہو جاتی ہو۔ صرف مازو کو بھی کوٹ کے روئی پر چھڑک لیتے ہیں اور اس کی بتی بنا کے فرج میں رکھ دیتے ہیں اس سے بھی وہ تنگ ہو جاتی ہو۔

سمیٹا مائی :- کل کا کل ہڑپ کر جانا۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

محل صرف :- نواب گلن خاں صاحب جب سے ادارہ تنظیم المعراج کے سکریٹری ہوئے ہیں خوب سمیٹا مائی کر رہے ہیں۔

سمیٹنا :- ۱ فراہم کرنا، اکٹھا کرنا، جمع کرنا، بٹورنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- انھوں نے اپنی ملازمت کے دوران حلال و حرام کا کبھی خیال نہ کیا خوب ہی غریبوں کا خون چوسا اور دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹی۔

سمیٹنا :- ۲ سنبھالنا، پھیلی ہوئی چیز کو ایک جگہ پر کر لینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بھاگا جو مہر نور کا بستر لپیٹ کے
رستے سے دھوپ ہٹ گئی دامن سمیٹ کے
روپ بہار

سَمِیع :- (بفتح اول و کسر دوم و یائے معروف) بہت سننے والا، خدا کا نام۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سِن :- (بالکسر) عمر، عمر کی مقدار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اٹھ کے کوچے سے تمھارے کون جائے سوئے خلد
آپ کل بارہ برس کے سن زیادہ حور کا
امیر

سَن :- ۱ (بالفتح) ایک پودے کا نام جس کی چھال سے رسی بناتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- منیر نے مونث نظم کیا ہو لیکن عام طور سے زبانوں پر مذکر ہی آتا ہو۔

سبز و شاداب تھا جہاں گلشن
نظر آتی ہو اب وہاں تو سن
منیر

سَن :- ۲ سال۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یک ہزار و دو صد و ہفتاد و ہفت
بود سن ہجرت خیر الوری
مومن

قول فیصل :- عربی میں سنۃ تھا فارسی والوں نے 'سن' استعمال کیا۔ مگر جب کسی سن کو سنہ ہندسے میں ظاہر کرتے ہیں تو رسم الخط سنہ ہی ہوتا ہو جیسے سنہ ۱۹۶۹ع

سَن :- ۳ کسی چیز کے زور سے جانے کی آواز، سناٹا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ع سن سے چلی جو تیغ علی اکبر جوان
تعشق

سُن :- ۱ (بالضم) بے حس و حرکت۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- مشاعرے میں رات بھر ایک طرح سے بیٹھے بیٹھے پاؤں سن ہو گئے۔

سُن :- ۲ خاموش، چپ چاپ، حیران، سکتے میں، بے خبر۔ اردو، صفت، متروک۔

سن پڑے رہتے ہیں یار از بسکہ حیرت میں ہم
ہیں شب گور کے مانند ہماری راتیں
ناسخ

سَنا :- ایک پودے کا نام جس کی پتی جلاب میں استعمال ہوتی ہو۔ عربی، مونث، اصطلاح حکما و اطبا۔

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہو کہ ایک دست آور پودے اور اس کے پتوں کا نام ہو جو اکثر مسہل میں پڑتی ہو۔ ہندی میں اسے مہار لکھا ہو۔ عمدہ سنا وہ ہو جو مکہ معظمہ اور اسکندریہ سے آتی ہو۔ مزاج اس کا دوسرے درجے میں حار اور اول درجے میں یابس ہو امراض سودا و بلغمی و عرق النسا وغیرہ کے لیے مفید ہو۔

سُنا بیٹھنا :- برا بھلا کہہ بیٹھنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

وہ جو چاہتے ہیں سنا بیٹھتے ہیں
یونہیں آئیں گی گالیاں آتے آتے
(لا علم)

سَنّاٹا :- ۱ پرند وغیرہ کے زور سے اڑنے کی آواز۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

جو پر تیر کا سنتا ہو ترے سناٹا
سہم کر جان نکل جاتی ہوا سکے تن سے — نصیر دہلوی

سناٹا:۔۲ باد و باراں کا شور و غل، زور سے ہوا چلنے یا پانی برسنے کی آواز۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات
آنکھ کمبخت نہیں کوئی گھڑی مینھ کی لگی — انشاء دہلوی

سناٹا:۔۳ حیرت، سکتے کا عالم، تحیر۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

سناٹے میں تھے سب اہل گلشن
چپ تھی گونگے کی طرح سے سوسن — شوق قدوائی

سناٹا:۔۴ سنسان، ہو کا عالم، ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

عزیز اب سخت مشکل ہو بہلنا دل سے وحشی کا
وہ جو شہروں کی آبادی کو سناٹا بیاباں کا — عزیز

سناٹا آنا:۔ پاؤں تلے سے زمین نکل جانا، متحیر ہو جانا، غشی طاری ہونا، ڈر جانا، سہم جانا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

سناٹے مجھے آنے ہیں بھٹتا ہو کلیجا
اے قید لیا! اللہ یہ زنداں میں گرا ہو — شرف

سناٹا بھرنا:۔ طائروں کا پر جوڑے ہوئے تیزی سے اڑنا، تیزی سے اڑنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

محل صرف:۔ کندیں چاروں طرف سے پڑنے لگیں عیار جست کر کے سناٹے بھر کر نکلنے لگے — طلسم ہوشربا

سناٹا پڑنا:۔ خاموشی ہونا، سنسان ہونا، ویرانی ہونا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مرگیا کل قید میں جو تھا ہوادار آپ کا
آج سناٹا پڑا ہو خانۂ زنجیر میں — عاشق

سناٹا چھا جانا:۔ ویران ہو جانا، سنسان ہو جانا، خاموشی ہو جانا، شور و غل ختم ہو جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صدر جلسہ کے آتے ہی ساری محفل پر سناٹا چھا گیا۔

سناٹا گزر جانا:۔ گھبرا جانا، ہوش نہ رہنا، بدحواس ہو جانا، حیرت میں ہو جانا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

خوگر رنج و بلا ہوں مجھ کو کچھ پروا نہیں
تم کو سناٹا گزر جائے گا محشر دیکھ کر — داغ دہلوی

سناٹوں میں سناہٹوں میں:۔ (تاریخ فص) خوف و اندیشہ میں، غم و فکر میں۔ اردو، مصدر، متروک۔

بدن میں صبح سے تھی سنسناہٹ
انیس سناہٹوں میں جی چلا تھا — میر

سناٹے کا مینھ:۔ زور و شور کی بارش۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ زناٹے کا بولتے ہیں۔

سناٹے کی ہوا:۔ زناٹے کی ہوا، آندھی جھکڑ۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

ع کیا ہی سناٹے کی ہوا آئی — انشاء دہلوی

سناٹے میں آنا (آجانا):۔ حیرت میں ہو جانا، ڈر جانا، سکتے میں رہ جانا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

شہر خاموشاں میں جو ہو کا مکاں پاتے ہیں ہم
سوچ کر انجام سناٹے میں آجاتے ہیں ہم — شاد عظیم آبادی

سناٹے میں رہ جانا:۔ متحیر ہو جانا، سکتے میں رہ جانا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمیزن کی ماں یہ حال سن کر سناٹے میں رہ گئی۔ (مرآۃ العروس)

سُنا جاتا ہو:۔ کہتے ہیں، لوگوں کو کہتے سنا ہے۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سنا جاتا ہو کہ والیان ریاست کے مصرف خاص کے بند کرنے میں سرمایہ داروں کا سب سے زیادہ ہاتھ ہو۔

سُنا چاہنا:۔ گولیاں کھانے یا برا بھلا سننے کو جی چاہنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

جو کہتا ہوں اس سے کہ سن شعر میرے
تو کہتا ہو کیا کچھ سنا چاہتا ہو — ناسخ

قول فیصل:۔ اب اس محل پر سُنا کی جگہ سننا کے ساتھ مستعمل ہو جو عوام اور عورتوں کی زبان ہو۔

سُنار:۔ (بضم اول) زرگر، سادے کار، وہ ہندو جو سونے چاندی کے زیورات وغیرہ بنانے کا پیشہ کرتا ہو۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کی اصل ہندی سُن بمعنی زیبائش۔ نار بمعنی عورت ہو اور لغوی معنی عورت کو خوبصورت اور مزین کرنے والا کے ہیں۔ سُنار کی عورت کو سنارن اور سنارنی کہتے ہیں۔

سُنار کی کھٹالی اور درزی کے بند:۔ (سنار زیور کی تیاری میں کھٹالی کا عذر کرتا ہو اور درزی یہ عذر کرتا ہو کہ ابھی بند نہیں ٹنکے ہیں) ٹالنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کٹھالی کی جگہ کٹھائی لکھا ہو اور معنی یہ لکھے ہیں کہ سنار کو زیور کے کٹھائی میں ڈالنے کا بہانہ اور درزی کو بند لگانے کا حیلہ مدت تک ٹالنے کے واسطے کافی ہوتا ہو، نہایت جھوٹے اور بار بار ٹال دینے والے

کی نسبت بولتے ہیں۔ مؤلف اس کی تائید میں ہے۔

سُناری:۔ پیشۂ زرگری۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سُنا سُنایا:۔ سماعی، دوسروں سے سُنا ہوا، جس بات کی کوئی خاص تحقیق نہ ہو، ادھر ادھر سے سُنا ہوا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان ہی دو مذہبوں کا حال سُنا سنایا مجھے کسی قدر معلوم ہے۔ (اجتہاد)

سِنان:۔ نیزے اور برچھی کا پھل، نیزے کی انی، نیزے کے اوپر کا حصہ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

فراق یار میں جاؤں اگر سیر گلستاں کو
جگر کے پار ہو جائے سناں ہر ایک کوپل کی — امیر

قول فیصل:۔ حالی نے مذکر کہا ہے۔ بالعموم [illegible] پر مؤنث ہی مستعمل ہے۔

ع ہاں ماکہ اُس کے ہاتھ میں تیر و سنان تھا — حالی

پرانے نیزے اور برچھی کو بھی سنان کہہ دیتے ہیں جو اردو ہے۔ صاحب نور اللغات نے تیر کی نوک کے معنی میں بھی لکھا ہے جو اردو میں مستعمل نہیں۔ نوک تیر کے معنی میں پیکان ہی مستعمل ہے جو فارسی ہے۔

ع مٹھی میں تیری تیر کی پیکان لگے ہیں — تعشق

سُنانا:۔ کہنا، گوش زد کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع سناؤں تمہیں بات اک رات کی — میر حسن

سُنانا:۔ آگاہ کرنا، جتانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کس کا ہے دل جان صاحب یہ آیا
ہم ہی پر ہو دکس کو سناتی ہو رنڈی — جان صاحب

سُنانا:۔ گالیاں دینا، برا بھلا کہنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

ع کتنا ہوں ایک میں تو سناتے ہیں مجھ کو دس — میر

سُنانا:۔ آوازہ کسنا، طعنہ دینا، چھیڑ خانی کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

جاتے ہیں اس الف کو تو گنتی ہو سُنانے
کیا آئے ہو حضرت ہمیں قرآن پڑھانے — نظیر

سَنّانا:۔ (بالفتح و تشدید نون) بے فکر ہو کر سونا، غافل ہو کے گہری نیند سونا۔ اردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ صاحبزادے کو کسی بات کی فکر تھوڑی ہی ہے جوانی کا نشہ ہے جب دیکھو پڑے سنّا رہے ہیں۔

سُنا نہ جانا:۔ سننے کی تاب نہ ہونا، کسی بات کے سننے سے تکلیف پہنچنا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

سُنا جاتا نہیں اے داغ تیرا سوز دل ہم سے
تری آتش بیانی نے تو اے آتش زباں پھونکا — داغ

سُنائی:۔ خبر مرگ، پردیس سے آئی ہوئی موت کی خبر۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

مرگ، افتاد نا گہانی ہو
اُس جواں مرگ کی سنائی ہو — عروج

قول فیصل:۔ آنا اور جانا کے ساتھ صرف ہے۔

ع خط کے بدلے شہ بےکس کی سنائی آئی — مونس

یہ خواہش ہے میری تو مر جائے آ تو
سنائی تری تیرے گھر جائے آ تو — رنگین دہلوی

سَنّا ہٹا:۔ سنّاٹا۔ اردو، مذکر، متروک۔

بارے نسیم ضعف سے کل ہم اسیر بھی
سنا ہٹے میں جی کے گلستاں تلک گئے — میر

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "میرے نزدیک سیلاب کی ڈراؤنی آواز کے بیان کو سناٹے سے بہتر ادا کرتی ہے میر نے سناٹے کے بجائے ہی اسے استعمال کیا ہے۔

سناہٹے میں جان کے ہوش و حواس دم نہ تھا
اسباب سارا لے گیا آیا تھا اک سیلاب سا"

جب لفظ ہی معدوم ہو چکا تو بھلا لگنا بیکار اب یہ لفظ ہر معنی میں متروک ہے۔

سنائی، سنوائی:۔ پہنچ، دخل، شنوائی، فریاد رسی، سماعت، باریابی، رسائی۔ ہندی، مؤنث۔

ع غریبوں کی ہوتی ہے واں کب سنائی (دلاعلم)
ع بزم میں ان کی ہماری بھی تو سنوائی نہیں (دلاعلم)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر صرف سنوائی اور شنوائی ہی مستعمل ہے۔

سُنائی پڑنا:۔ سنائی دینا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

آنکھیں جو دم نزع ہوئیں بند کھلے کان
آواز سنائی پڑی یاران وطن کی — رشک

سنائی دینا:۔ سنا جانا، کسی بات کا گوش زد ہونا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

کس طرح سنوں عذر ستم اس کی زباں سے
کچھ شور قیامت میں سنائی نہیں دیتا — داغ

سِن آنا:۔ بڈھا ہو جانا، معمر ہو جانا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب صاحب کو ایسے وقت میں پھر دولہا بننے کا شوق ہے کہ جب ماشاء اللہ کافی سن آ چکا ہے ہر صلاحیت سے محروم ہو چکے ہیں۔

سُنبل:۔ (بالفتح سُنبُل بر وزن بلبل) ایک خوشبودار

گھاس کا نام۔ بالچھڑ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سبزہ اک جا پہ لہلہاتا ہو
بیچ سنبل کہیں پہ کھاتا ہو (فریب عشق)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "بلی اس پر عاشق ہو، اکثر عطریات اور سلاگری رنگ میں ڈالتے ہیں، خوشۂ گندم کے معنی میں بھی آتا ہو چنانچہ تا سے وحدت بڑھا کر سنبلہ بھی کہتے ہیں۔ لوگوں کا بیان ہو کہ خاص سنبل ایک اور چیز ہو بالچھڑ اس کی ایک قسم ہو۔ خان آرزو نے ایک قسم کے پھول کا نام لکھا ہو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک ایرانی کے پاس یہ پھول دیکھا اس کی گھنڈی نرگس کے مانند تھی اور پھول سیاہی لیے ہوئے تھا اس میں کچھ پیچیدگی اور خوشبو بھی تھی چنانچہ اس امر کی تصدیق جولس ڈکشنری سے بھی ہوتی ہو جو ایک معتبر اور مقبول کتاب ہو۔ بعضوں نے بجنس رات کو بھی لکھا ہو مگر عرب میں یہ معنی نہیں پائے جاتے لیکن زیادہ تر مشہور رائے غالب اس پر ہو کہ بالچھڑ کو سنبل کہتے ہیں۔ دوسرے درجہ میں جار ہو۔"
اسی کو سنبل الطیب (یائے معروف) بھی کہتے ہیں۔ شعرا معشوقوں کے گیسو اور زلف سے تشبیہ دیتے ہیں۔

کیا مرہ آنکھوں کو دھو کا نہ لگا زلف یار کا
یوں نرگس کی طرح سنبل رسا ہوتا نہیں (آتش)

سنبلستان:۔ وہ جگہ جہاں کثرت سے سنبل کے درخت ہوں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تم کھلے بالوں جو نکلے کبھی گلگشت کو
تختۂ نرگس چمن میں سنبلستاں ہو گیا (امیر)

سن بلوغ:۔ لڑکے کا پندرھواں اور لڑکی کا نواں سال، ابتدائے شباب۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سنبل تر:۔ سنبل کی ہری شاخیں۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کبھی باغ میں گل پہ کوئی نظر تھی یار کے سرخ رخ کی قسم
مری نظروں میں جانب شب سنبل تر کبھی حلقۂ زلف سیاہ کی قسم (گویا)

سنبلہ:۔ ۱ (بالفتح، سنبلہ بروزن قلقلہ) گیہوں یا جو کی بالی، خوشہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنبلہ:۔ ۲ آسمان کے چھٹے برج کا نام جو خوشہ کی شکل کا ہو۔ عربی، مؤنث، دانوں کی اصطلاح۔

شانے سے ہو بجا جو الجھتی ہو زلف یار
سرطان ہو سنبلہ کو وبال آسمان پر (امیر)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "آسمان کے چھٹے برج کنیا راس کا نام ہو جو ایک لڑکی کی صورت پر واقع ہو جس کا دامن نیچے کو لٹکا ہوا ہو، سر شمال و مغرب کی طرف اور پاؤں جنوب و مشرق کی جانب ہیں۔ بایاں ہاتھ کولے کی طرف جھکا ہوا اور سیدھا ہاتھ کندھے کی جانب اٹھا ہوا ہو چونکہ اس ہاتھ میں گیہوں کی بالی بھی ہو اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہو۔ ماہ اگست کو اس میں سورج آیا کرتا ہو۔"

سنبہ:۔ توپ میں بارود یا گولہ ڈال کر اوپر سے ٹھونکنے کا چوبی گز۔ اردو، مذکر، متروک۔

سنبھالا:۔ افاقۃ الموت، وہ افاقہ جو اکثر مریض کو موت سے پیشتر ہو جاتا ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کہیں بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے
دھوکے دیتا ہو طبیبوں کو سنبھالا میرا (جلال)

قول فیصل:۔ اس کا صرف "لینا" کے ساتھ ہوتا ہو۔

کیا لیتے سنبھالا نہیں بیمار کو دیکھا
کہتی ہو یہ اُن سے مرے چہرے کی بحالی (جلال)

سنبھال رکھنا:۔ روکے رکھنا، باقی رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شراب اسیر کی طاقت بحال رکھتی ہو
وہ مریض کو برسوں سنبھال رکھتی ہو (اسیر)

سنبھالنا:۔ ۱ روکنا، تھامنا، پکڑنا، گرتی ہوئی چیز کو روک لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع سنبھال دونوں جہان کے سنبھالنے والے (تسلیم)

سنبھالنا:۔ ۲ قابو میں لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل سنبھالو یہ کون موقع ہو
غم کو ٹالو یہ کون موقع ہو (قلق)

سنبھالنا:۔ ۳ (زبان کے ساتھ) باز رکھنا، قابو میں رکھنا، روکنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زباں سنبھالو یہ مخمور دورباں غضب ہو یہ
خدا کی سوں کوئی تم سا بھی بدلگام نہیں (لا اعلم)

سنبھالنا:۔ ۴ اٹھانا، سمیٹنا۔ جیسے دامن سنبھالنا، آنچل سنبھالنا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

سنبھالنا:۔ ۵ انتظام درست رکھنا، باگ ڈور ہاتھ میں لینا، قائم رکھنا، برقرار رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ باپ کے مرنے کے بعد چھوٹے لڑکے نے گھر سنبھال لیا۔

سنبھالنا:۔ ۶ تولنا، وار کرنے کو اٹھانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ پہلے تو چار نے کچھ کھچبی شروع کی جب خانصاحب نے ڈنڈا سنبھالا تو بھولا چھوڑ کے بھاگ کھڑا ہوا۔

سنبھالنا :۔۲ اُٹھانا، ہاتھ میں اُٹھانا۔
(فقرہ) زید لکڑی سنبھال کر چلتا ہوا۔

لاکھ پتوں نے سنبھالیں چھتریاں قدر بلگرامی
پر ہوا رخت نہال باغ تر (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بالکل مستعمل نہیں۔

سنبھالنا :۔۳ گننا، شمار کرنا، اردو مصدر، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ لو یہ روپیہ سنبھالو اب میرے اوپر کچھ نہیں رہا۔

سنبھالو :۔ ایک درخت کا نام جس کے پتے آدمی کے پنجے سے مشابہ ہوتے ہیں۔ اردو مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کے پھول اور پتے دوا کے کام آتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجے میں گرم و خشک۔

سنبھل سنبھل کے :۔ ٹھہر ٹھہر کے، دم لے لے کے، وقفے سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہے کچھ دل بیتاب
الٰہی خیر یہ صدمہ ہے جان پر کیسا داغ

سنبھل کے :۔۱ ہوشیار ہو کے، خبردار ہو کے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنبھل کر ذرا خامۂ تیز دم
ادب سے ٹھہرتے ہوئے ہر قدم (چراغ کعبہ)

سنبھل کے :۔۲ اصلاح قبول کر کے، درست ہو کے، مائل بہ صحت ہو کے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مریض کی حالت سنبھل کے پھر بگڑ گئی۔

سنبھلنا :۔۱ تھمنا، رکنا، گرنے سے بچنا، قائم رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع گرتے گرتے بشر سنبھل جاتا ہے انیس

سنبھلنا :۔۲ مرض میں افاقہ ہونا، آرام ہونا، طبیعت کا روبہ اصلاح ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب سے عیادت دل بیمار تم نے کی
اُٹھ بیٹھتے ہیں آپ سے اتنا سنبھل گئے (فرہنگ آصفیہ)

سنبھلنے دے :۔ دم لینے دے، فرصت لینے دے، مہلت دے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سنبھلنے دے اری او نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے ہم سے لا علم

قول فیصل :۔ سنبھالنے نہ دینا بھی رائج و فصیح ہے۔

سن پاتا :۔ سن لینا، واقف ہو جانا، جان لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سخن و شمنی دوست جو سن پاتا ہے
لڑ کے مر جائیے عاشق کو یہ جوش آتا ہے تعشق

سن پڑتا :۔ سنائی دینا۔ اردو صرف، متروک۔

کو کتے ہیں مور سن پڑتا نہیں
کان اُڑے جاتے ہیں پپیہوں کے مگر قدر بلگرامی

قول فیصل :۔ اب اس محل پر سنائی پڑتا مستعمل و غیر فصیح ہے۔

سنپولیا :۔ سانپ کا بچہ۔ اردو مذکر، عوام کی زبان۔

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ سنپولا بھی بول دیتے ہیں۔

سنت :۔۱ وہ طریقہ جس پر پیغمبر اسلام نے عمل کیا ہو۔ قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

یہ شادی مبارک ہو مسعود ہو
ادا ہو گئی سنت مصطفےٰ داغ

سنت :۔۲ ختنہ، ایک شرعی رسم جس کے موافق لڑکے کی مسلمانی کی زائد کھال کاٹ دی جاتی ہے، بڑی شادی۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

مبارک ہو یہ سنت اور بسم اللہ کی شادی
ہوئی ہے آج بدرالدین رشک ماہ کی شادی داغ

قول فیصل :۔ اسی کو سنت ابراہیمی اور سنت خلیلی بھی کہتے ہیں۔

سنت :۔۳ وہ نماز کی رکعتیں جو فرض نہیں ہیں اور جن کو پیغمبر صاحب نے اکثر پڑھا ہو۔
(فقرہ) فرض تو پڑھ لے سنتیں باقی ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ حضرات اہل سنت کی اصطلاح ہے۔

سنتا :۔ (اصل میں سنتی بمعنی قائم مقام و بجائے و عوض تھا) ایک گیڑی جو گیڑی کھیلنے والے کو سب گیڑیاں ہار جانے کے بعد جیتنے والا دیتا ہے تا کہ پھر کھیل شروع ہو۔ (ہنسنا، اپنانا کے ساتھ)
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ بازاری زبان ہے۔ عوام کی زبان میں سنتا کھانے کو بھی کہتے ہیں جیسے "میں نے قریب آدھ سیر حلوا کھایا ہے تمہارا فرض ہے کہ تھوڑا سنتا بھی دو۔"

سنت جماعت :۔ سنی حضرات اہل سنت۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

عجب طرح کی ساری صحبت تھی یہ
کہ سنت جماعت جماعت تھی یہ اختر

سنترا :۔ ایک قسم کا ترشی لیے ہوئے میٹھا سبزی مائل زرد یا مطلق زرد پھل جو نارنگی کے برابر

ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل:۔ ہندستان میں اس کی پیداوار زیادہ تر ناگپور اور اطراف میں ہوتی تھی مگر کچھ عرصے سے موضع رکسوارہ ضلع الٰہ آباد میں چودھری سید حسین کاظم صاحب و وصی سید ضمیر قاسم صاحب نے سنترے کے باغات تیار کیے ہیں۔ اسی کو سنگترا بھی کہتے ہیں جو پرتگالی زبان کا لفظ ہے محمد شاہ نے خوش رنگ ہونے کی وجہ سے اس کا نام رنگترا رکھ دیا تھا جو رائج نہ ہو سکا۔

سنتری:۔ (انگریزی سینٹری کا بگڑا ہوا) پہرا دینے والا، پہرے دار، چوکیدار۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ زمین قناتوں کا پٹ منزہ پہلے پُر سادے رہی ہو محلِ ماتم ہر ایک سنتری کا ہو۔ (طلسم ہوش رُبا)

سُنّتِ مُؤَکَّدہ:۔ وہ فعل جس کے کرنے کی شریعت سے تاکید ہو اور اس کے کرنے میں بہت ثواب ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنِّ تمیز کو پہنچنا:۔ (بتشدید نون) بالغ ہونا، جوان ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ افسوس سنِ تمیز کو پہنچنے سے پہلے یہ یتیم کیوں نہیں ہو گئے۔ (توبۃ النصوح)

قولِ فیصل:۔ بغیر تشدید نون بھی بولتے ہیں عوام اور عورتیں سن تمیز (بروزن بے نظیر) بھی بولتی تھیں۔

سنٹر:۔ مرکز۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ صحیح انگریزی سینٹر (بالکسر) ہے۔

سَنْٹی:۔ (بالفتح) پتلی شاخ، پتلی کھپچی، قمچی۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مولوی صاحب نے جس دن سے سنٹیاں ماری ہیں اس دن سے سارا سبق یاد رہتا ہے۔

سنجاب:۔ ایک قسم کا بالوں دار نرم بیش قیمت کپڑا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ فرش قاقم و سنجاب نفیس سے نکال تمام بارہ دری میں بچھایا۔ (طلسم ہوش ربا)

جو قاقم و سنجاب پہنتے تھے ہمیشہ
سوتے ہیں تہ خاک گلے میں کفنی ہے (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ یہ ایک چوہے سے ذرا بڑے جانور کی بالوں دار کھال ہوتی ہے امرا جس کی پوستین وغیرہ بنا کے پہنتے ہیں۔ یہ کپڑا زیادہ تر ترکستان میں بنتا ہے۔

سنجاف:۔ ۱ (بالفتح۔ فارسی میں سنجاف بکسر اوّل، حاشیہ، گوٹ جو کپڑوں کے کنارے زیبائش کے لیے لگاتے ہیں) جو تری اور آڑی گوٹ۔ حاشیہ، ایک قسم کا کم عرض کپڑا جس کی گوٹ لگاتے ہیں، جھالر، وہ کنارا یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگائی جائے۔ اردو، مؤنث۔

سبزہ رنگ اس تیر سے خط ار کھنے نے دانی کھلی
پستئی چادر پہ کب سنجاف ہے دھانی کھلی

(نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے اس جگہ سنجافی گوٹ زبانوں پر ہے۔ عربی میں سنجاف (بکسر اوّل) ہے۔

سَنْجُق:۔ (بالفتح وضم جیم) فوج کا نشان، جھنڈا، علم۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ سپاہ اسلام دل کے دل بادل کے بادل انبوہ انبوہ، سنجق سنجق طائفہ طائفہ جانب میدانِ جنگ روانہ ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)

سنجوگ:۔ دوستی، ملاقات، میل ملاپ۔

لوگوں نے بہت چاہا کریں تو نہ ملیں پھر
ہونا تھا یہ میرا ترا سنجوگ نہ تھا تھی (رنگین) (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب ان معنی میں مستعمل نہیں۔

سنجوگ:۔ ۲ قِران السعدین، مختلف اجناس کے ستاروں کا ایک ہونا۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

وہ اگر ہو پانچ تو میں بھی ہوں چھتیس ہوا
کیا بھلا سنجوگ ہو سکتا، کہ مکار سے (جان صاحب)

سنجھ باتی:۔ دونوں وقت ملتے، چراغ جلنے کے وقت، اوّل شام۔ ہندی، متروک۔

کیا شام سے اندھیر ہے بی جانی خانم
سنجھ باتی کے بھی وقت اجالا نہیں رہتا (جان صاحب)

سنجھلا:۔ منجھلے سے چھوٹا، چوتھے بیٹے سے بڑا، تیسرا بیٹا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ مؤنث کے لیے سنجھلی ہے۔

چھوٹی مری کھائے گی ہر سے پان کا بیڑا
سنجھلی کا نہ سنجھلی کا نہ ہو بیاہ بڑی کا (جان صاحب)

سنجیدگی:۔ متانت، بردباری، بھاری بھرکم ہونا، سنجیدہ پن۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہوئی سنجیدگی پر جان قرباں لے کماں ابرو
ترازو ہو گیا تیر نگہ دل کے نشانے میں (صبا)

سنجیدہ:۔ ۱ نپا تلا، موزوں، فہمیدہ، متین، مہذب، بردبار، پُر مغز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہشیار ہو، فہمیدہ ہو، سنجیدہ ہو، پیارے
لے جائیں اگر کہتی ہوں، سنجیدہ ہو پیارے (دبیر)

قولِ فیصل:۔ بات کے لیے بھی مستعمل ہے۔

کیوں کیوں کیوں کر کہوں کس سے کہوں کیا کیا کہوں
آپ کی کیا بات ہر جو بات ہو سنجیدہ ہو — داغ

سنجیدہ :۔ ۲ جانچ کر نشانہ لگانے والا (فاعل) (کرنا ہونا کے ساتھ) اردو، صفت۔

تیر جب بیٹھا مرے دل میں ترازو ہو گیا — داغ
اس سے یہ ظاہر ہوا قاتل بہت سنجیدہ ہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اب کوئی بھی نہیں بولتا۔

سنجائی :۔ (بروزن ربائی) سینچنا، پانی دینے کا کام۔ سینچنے کی اجرت۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

سند :۔ ۱ دستاویز، سارٹیفکٹ، پروانہ، قبالہ۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

دکھلائی سند، دست رسول عربی کی
یہ مہر سلیمانی ہو یہ خاتم ہو نبی کی — انیس
شہ یہ مژدہ نہیں ہو سند ہو بہشت کی — انیس

قول فیصل :۔ کسی امتحان کی کامیابی پر جو سارٹیفکٹ دیا جاتا ہو وہ سند کہلاتا ہو۔ اس کی جمع اسناد بھی مستعمل و فصیح ہو۔

سند :۔ ۲ مثال، ثبوت، نظیر، دلیل۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

بڑی بے مروت ہو یہ قوم بد
نہ ہوتا جو باور تو دوں گی سند — اختر

سند :۔ ۳ وثوق، اعتبار، اعتماد، ساکھ۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ہاں ہاں آؤ چوٹ پر سیسا لے کی سند نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

سند :۔ ۴ تسلیم شدہ، قابل اعتماد، معتمد، معتبر۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سند ہو جو کہ ہم کہہ دیں عارف
زبان ریختہ اپنی زبان ہو — عارف

سن دار :۔ زیادہ سن والا، بڑی عمر کا۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دونوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینا شروع کیں وہ جو کم سن تھی اس کو سن دار نے دوڑ کر پکڑا اور اس نے بھی اس کے بال پکڑ لئے۔ (طلسم ہوش ربا)

سندان :۔ (بروزن زندان) وہ آہنی مربع بنا جس پر ہتھوڑے سے لوہا کوٹتے ہیں۔ نہائی۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تعجب آتا ہوائے بحر حسن پستاں سے
حباب ہیں یہ مگر سخت تر ہیں سنداں سے — امیر

سند پانا :۔ سرٹیفکٹ پانا، پروانہ حاصل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

روز کہوں تو شفاعت کی سند پا نہیں سکتا
وہاں جاتے ہو پیارے کہیں ٹھہر انہیں سکتا — دبیر

سند پکڑنا :۔ دلیل میں پیش کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف :۔ علما نے قرآن کی آیتوں سے حدیثوں و قولوں سے سند پکڑ پکڑ بالاجماع ابن الوقت کے کفر کے فتوے لکھ دیے۔ (ابن الوقت)

سندر :۔ خوبصورت، حسین۔ ہندی، صفت، اہل ہنود کی زبان۔

کہا کس قوم کی یہ عورت ہو
بڑی سندر بقبول صورت ہو — عروج

سندرس :۔ (فارسی سندروس بروزن منفرد تنگ) ایک قسم کا گوند جو زرد ہوتا ہو۔ جسے لکا کر روغن بناتے ہیں۔ اس کی دھونی مفید بواسیر ہو اس میں اور کہربا میں صرف اتنا فرق ہو کہ کہربا کو تو جلانے سے بوئے مصطگی پیدا ہوتی ہو اور اس سے ناگوار بو نکلتی ہو۔ فارسی والوں نے رنگ سرخ کو بھی لکھا ہو۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

سندری :۔ ۱ ستار کا ایک پرزہ جس سے سُر ملاتے اور اُتار چڑھاؤ کرتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ سازندوں کی اصطلاح ہو۔

سندس :۔ (بالضم وضم سوم) ایک قسم کی بیش قیمت دیبا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

سند کارگزاری :۔ کارگزاری کا سرٹیفکٹ، نوکری یا خدمت کا سرٹیفکٹ، ایام ملازمت کی چھٹی۔ اردو، مونث، رائج۔

سند گرداننا :۔ بھروسا کرنا، نظیر میں پیش کرنا، یقین کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ چھوٹے بڑے سب کو سند گردانیں گے۔ (توبۃ النصوح)

سند لانا :۔ مثال لانا، ثبوت میں پیش کرنا، دوسرے کا قول یا فعل تائید میں پیش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سند نہ لاکر کوئی منکر جمال نہیں
خط عذار کو دو رکا مہر خال نہیں — امیر

سن دن :۔ (دیہ کے ساتھ) کم عمری، عنفوان شباب۔ اردو، صفت، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ اپنے علاج سے غفلت نہ کرنا۔ پرہیز کا خیال رہے یہ سن دن اور سانس کا چڑھنا، کھانسی کا بڑھنا، نزلہ کا زور یہ سب فساد اسی کا۔ (انشائے سرور)

سندھ :۔ ہندوستان کے ایک صوبے کا نام جو دریائے سندھ سے سیراب ہوتا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہاں کے باشندے اور زبان دونوں "سندھی" کہلاتے ہیں۔ سندھی زبان کا رسم خط فارسی ہے۔ تقسیم ہند کے بعد سے صوبہ سندھ پاکستان میں شامل ہو گیا ہے۔

سندھ :۔ ۲ بھیروں راگ کی ایک راگنی کا نام جو اخیر دن میں گائی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

سندھ :۔ ۳ ایک دریا کا نام جو صوبۂ سندھ میں ہے۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر دریائے سندھ کی ترکیب سے آتا ہے۔

سندھان بندھان ڈھیلے کر دیے :۔ مارتے مارتے بے حال کر دیا۔ کچومر نکال دیا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ اب کوئی بھی نہیں بولتا۔

سندھلی :۔ ایک قسم کی سیڑھی جس پر چاروں طرف سے چڑھ سکتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس کا اسلا صندلی (بالفتح صاد و سکون دال) ہے جو مستعمل و فصیح ہے۔

سندی :۔ (بفتحتین) اصلی، پایۂ ثبوت کو پہنچا ہوا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں آپ کے لیے عراق سے سندی فیروزہ لایا ہوں۔ انشاءاللہ مبارک ہوگا۔

سند یافتہ :۔ وہ شخص جس کے پاس کسی امر کا سرٹیفکٹ ہو، پاس شدہ اجازہ ہو۔ عربی فارسی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

سندلیا :۔ پیغام، خبر۔ اردو، مذکر، اہل ہنود اور عورتوں کی زبان۔

شن کے وہ حال مرا غیر سے فرماتے ہیں
آئے ہیں آپ محبت کا سندلیا لے کر — داغ

سندلیا لے کے بیٹھنا :۔ غیر متعلق گفتگو کرنا، ادھر ادھر کی باتیں کرنا، کوئی طول طویل بات بلا مطلب کہنا۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بیگم جب بھی آتی ہیں کوئی نہ کوئی سندلیا لے کے بیٹھ جاتی ہیں۔ یہ ان کی پرانی عادت ہے۔

سنڈا :۔ مشٹنڈا، قوی ہیکل۔ اردو، صفت، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ سب بٹے کٹے ہی نظر آتے ہیں جسے دیکھو۔ نہ وہاں سنڈا بنا ہوا پھیلا کوئی خاص عارضہ بھی یہاں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ مؤنث کے لیے سنڈی بولتی ہیں۔

مرد تھا ایک، ایک تھی رنڈی
پر وہ رنڈی تھی مرد سے سنڈی — انشا

سنڈاس :۔ وہ پیخانہ جو کوٹھے پر ہو اور اس کا بول و براز گر کر نیچے گرے اور مہتر مکان کے باہر سے کمالے۔ وہ پیخانہ جس کے صاف کرنے کا رخ گھر کے باہر ہو۔ اردو، مؤنث، رائج۔

اصل کی جانب ہر اک شے کرتی ہے آخر رجوع
گر پڑا سنڈاس میں جو کیں تو اس کا غم نہیں — چرکین

قول فیصل :۔ مذکر و مؤنث دونوں طرح اس کا استعمال ہے لیکن زیادہ تر زبانوں پر تانیث کے ساتھ ہے۔

اس کا صرف کمانا کے ساتھ ہے۔

ع بھاڑ میں جائے یہ سنڈاس کمانا تیرا — رنگین

سنڈاسی :۔ آگ کے اوپر سے گرم ظرف اتارنے کا دستپناہ، گرم لوہا پکڑنے کا آلہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ سنسی کہتے ہیں۔

سنڈا مشنڈا :۔ فربہ، توانا، موٹا تازہ۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ذرا کیا ہوا دھا آ ہے سنڈا مشنڈا چاروں طرف گھوما کرتا ہے لیکن اس کا کیا حشر ہوگا۔

قول فیصل :۔ تانیث کے لیے سنڈی مشنڈی بولتی ہیں۔ زیادہ تر لکھنؤ کی عورتیں سنڈا مسنڈا بھی کہتی ہیں۔ جیسے: آگے آگے جوگی سنڈا مشنڈا پہلوان۔ (سرشار)

سن ڈھل جانا :۔ سن سے اتر جانا، جوانی کی منزلوں سے آگے بڑھ جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بڑے بڑے حسینوں کو دیکھا ہے کہ سن ڈھل جانے کے بعد کوئی ان کی طرف نظر نہیں دیکھتا۔

سن رسیدہ :۔ بوڑھا، ضعیف، زیادہ عمر۔ عربی فارسی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

سن رسیدہ ہیں عورتیں کچھ ساتھ
سینہ و سر پہ مارتی ہیں ہاتھ — شوق

سن رشد :۔ بالغ ہونے کے بعد کامل شعور کا زمانہ، سن تمیز، حد بلوغ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُن رکھنا :۔ خبردار ہو جانا، متنبہ ہو جانا، باخبر ہو جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ہم مر کے بھی اٹھنے کے نہیں اُن کی گلی سے
سن رکھے ذرا تو دو قیامت یہ ابھی سے — جلال

سُن لے ڈھول ہو کے بول :۔ عورت زبان دراز عورت کے متعلق طنز سے کہتی ہے۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔

سنسا :۔ لوہے کی دستپناہ نما چھڑی جو ہندو فقیر اپنے ہاتھ میں رکھتے اور جہاں بیٹھتے ہیں

وہاں گاڑ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ سادھو اور ہندو فقیروں کی اصطلاح ہے۔

سنسار:۔ (بفتح اول) دنیا، جہان، کائنات، عالم۔ ہندی، مذکر۔

گھر اکیلا ہے پڑ رہی ہے پھوار
کیسا مور کہ بولے کھی سنسار — جوش ملیح آبادی

قول فیصل:۔ سنسار بول کے اہل دنیا یعنی سنسار والے بھی مراد لیتے ہیں۔

سُنسان:۔ ویران، اجاڑ، ویرانہ، غیر آباد جگہ۔ اردو، صفت۔ فصیح، رائج۔

وہ سنسان جنگل وہ نور قمر — میر حسن
وہ براق سا ہر طرف دشت و در (سحر البیان)

قول فیصل:۔ متقدمین بفتح اول بھی بولتے تھے مگر اب بضم اول ہی مستعمل ہے۔

ساکت اور خاموش کے معنوں میں بعض بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

منزلوں تک ہیں یہ گنجان درخت
کیا بھیانک ہیں یہ سنسان درخت — مرزا رسوا

سنسان پڑا رہنا:۔ (لازم) اجاڑ اور غیر آباد رہنا، سونا رہنا، اداس رہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دنیا سے اٹھا جب کہ قدم یار ہمارا
سنسان پڑا رہتا ہوے خانہ کس کا — (مولف فرہنگ آصفیہ)

سنسان رہ جانا (ہو جانا):۔ دم بخود ہو جانا، رہ جانا، دم سادھ لینا، چپ سادھ لینا۔ اردو، صرف، متروک۔

یہ سخن سن کے سب ہوئے حیران
سرنگوں ہو کے رہ گئے سنسان — (دہشت گلزار)

سنسان کرنا:۔ (متعدی) اجاڑنا، ویران کرنا، غیر آباد کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اک عاشق نالاں کو نکلوا کے عدو نے
کیا کوچۂ محبوب کو سنسان کیا ہے — جلال لکھنوی

سنسان ہونا:۔ (لازم) ویران ہونا، سونا ہونا، خالی ہونا، اداس ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

سنسان مثل وادی غربت ہے لکھنؤ
شاید کہ ناسخ آج وطن سے نکل گیا — ناسخ لکھنوی

سنسکرت:۔ (بفتح اول و سکون دوم و سوم و کسر چہارم) آریہ لوگوں کی اصلی زبان۔ دیوتاؤں کی زبان۔ اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل:۔ صاحب "ہندی اردو لغت" لکھتے ہیں کہ صحیح بفتح اول و سکون دوم و سوم وضم چہارم یعنی سَنسکُرت ہے۔

سَن سَن:۔ (بفتح اول و سوم) تیز ہوا کی آواز، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

سُن سُنا چکنا:۔ سن چکنا۔

محل صرف:۔ ایک محلے کا واسطہ تھا، میں بہت کچھ پہلے ہی سے سُن سُنا چکی تھی۔ (بنات النعش) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب زیادہ تر سُن چکنا ہی بولتے ہیں۔

سَنسَنانا:۔ (۱) ضعف یا خوف یا سستی کے باعث ایک ایسی کیفیت پیدا ہونا جس سے دل بیٹھتا ہوا سا معلوم ہو اور غش کا سا عالم طاری ہوتا ہوا معلوم ہو، غش میں آ نہ سکے مگر غش آنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے ہیں، بدن کو یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔

سنسنا جاتا ہے جی اپنا دگانہ اس گھڑی
گھر کے جانے کو سنگاتی ہیں گھڑی و لیکن — انشا دہلوی
کبھی سو جاتے ہیں مگر سنسناتے گاہ نظر آتے
ترے کوچے میں پڑے رہروان کیا کیا پسر تے ہیں — آتش لکھنوی

سنسنانا:۔ (۲) خوف زدہ ہونا، سناٹے میں آ جانا۔

سمجھانے جو آئیں سمجھیں مطلب — شوق قدوائی
سن ہو گئیں سنسنا گئیں سب (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

سنسنانا:۔ (۳) کسی چیز کا زناٹے سے جانا، کسی چیز کے زور سے جانے کی آواز۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد کے کان کے پاس سے بھی ایک گولی سنسناتی ہوئی نکل گئی (فسانۂ آزاد)

سنسناہٹ:۔ (۱) وہ آواز جو مٹی کے کورے برتن میں پانی ڈالنے یا گوشت وغیرہ پکنے خواہ پانی کھولنے میں ہوتی ہے۔ اردو، مونث، رائج۔

سنسناہٹ:۔ (۲) ضعف اور سستی کی کیفیت جو ہاتھ پاؤں میں پیدا ہوتی ہے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

بدن میں صبح سے تھی سنسناہٹ
اٹھیں سنا ہٹوں ہی جی چلا تھا — میر

سنسناہٹ:۔ (۳) وہ آواز جو تیز ہوا چلنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

جھونکوں میں غضب کی سنسناہٹ
سناٹوں میں درد بلا کی آہٹ — شوق

سن سن کرنا:۔ (متعدی) سردی سے کپکپانا، ہاتھ تھرتھرانا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

کیونکہ دریا میں نہائے وہ بچارا سرو ناز
جو قدم رکھتے ہوئے کرتا ہو سن سن کی بیم (نصیر دہلوی)

سنسنی :۔ سنسناہٹ، ایک کیفیت جو ہاتھ پاؤں / جسم میں پیدا ہوتی ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

سنسنی چھوٹنا :۔ (لازم) ضعف کی کیفیت طاری ہونا، بدن کا ٹینا، کپکپی چھوٹنا، بدن میں سنسناہٹ ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سنسنی خیز :۔ (اردو) جسم میں سنسناہٹ پیدا کرنے والا۔ اردو فارسی ترکیب، غیر فصیح، رائج۔

سنسنی دوڑنا :۔ جسم میں سنسناہٹ پیدا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سنسنی :۔ لوہے کے ایک اوزار کا نام جس کے ذریعہ سے سنار جلتی ہوئی شے آگ سے نکال کر اور اس سے پکڑ کے چوٹ لگاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، سناروں کی اصطلاح۔

سنسنی :۔ ۲۔ ایک اوزار کا نام جس کے ذریعے جلتا ہوا ظرف چولہے وغیرہ سے اتارتے ہیں۔ اردو، مؤنث، رائج۔

سن سے :۔ تیزی سے تلوار وغیرہ چلنے کی آواز۔ تیزی سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر: سن سے چلی جو تیغ شہنشاہ ارجمند۔ (مونس)

سن سے اتر جانا :۔ شباب ڈھل جانا، پیری کے دور میں داخل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عالم وہی ہو سن سے اتر کر بھی یار کا
جوبن خزاں نے چھین لیا ہو بہار کا (امیر مینائی)

سنسیاں چڑھانا :۔ کسی شے کو سنسیوں سے دبانا۔ اردو صرف، متروک۔

بولنا کیا شب وصلت میں مرغان سحر
چونچ اگر کھولیں چڑھا دوں سنسیاں ان پر (شاد لکھنوی)

سن سے طبیعت ہو جانا :۔ ناگہانی بات / صدمہ پہنچنے کی جگہ۔ عورتوں کی زبان۔

ہوتی ہو سن سے طبیعت جو کہیں بھولتے ہیں
تیر سے کاٹ دے یہ فصل خدا ساداں کی [illegible]

قول فیصل :۔ اس محل پر زیادہ تر "جی سن سے ہو جانا" بولتی ہیں۔

سن سے نکل جانا :۔ (لازم) بہت تیزی سے نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا
جھونکا کوئی ہوا کا جو سن سے نکل گیا (ناسخ)

سن سے ہو جانا :۔ کوئی خاص بات سن کے سنانے میں ہو جانا، دل میں ایک خاص کیفیت پیدا ہونا جس سے جسم میں سنسنی سی پھیل جائے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جیسے ہی یہ خبر سنی کہ عدالت نے میرے خلاف فیصلہ کیا میں سن سے ہو گئی لیکن میں نے اپنے دل کو سنبھالا اور طے کر لیا کہ اپیل ضرور کروں گی۔

سن شعور :۔ سن تمیز، سن بلوغ، وہ سن کہ جس میں عقل کامل ہو جاتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل :۔ اس کا صرف پہنچنا کے ساتھ ہے یعنی سن شعور کو پہنچنا۔ جیسے: تم پریشان نہ ہو تمہارا لڑکا جب سن شعور کو پہنچے گا تو خود ہی سب بری باتوں کو چھوڑ دے گا۔

سَنَک :۔ (بفتحتین) خبط، ہلکی دیوانگی، ایک قسم کا خلل دماغ۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

سنک اس کو ہوئی یہ جب سے ہے
کھاتا پیتا نہیں ہے کوئی شے (کاشف)

سنک :۔ ہوا کا خفیف تیزی کے ساتھ چلنا۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سانس تھی میری سنک باد بہاری کی نہ تھی
تھا مرا لخت جگر لالہ گلستاں میں نہ تھا (شرف)

سِنک :۔ (بکسر اول و فتح دوم) رینٹ، ناک کی غلاظت، ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سنکار دینا، سنکارنا :۔ ۱۔ متعدی، آنکھ مار دینا، اشارہ کر دینا، ابھار دینا۔ اردو، قلیل الاستعمال، عوام کی زبان۔

شاید چمن میں آ پہنچتا ہوا وہ گل
(سنکارنا) سنکارتی ہو غنچوں کو باد بہار کچھ (امانت)

مت آنکھ میں تیکھے کے یوں لڑ دیا کر
(سنکار دینا) غمزے سے بیا بال ان کو نہ سنکار دیا کر (میر)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے کسی چیز کو جھپکا دینے کے معنی میں بھی لکھا ہے مگر اب قریب بہ متروک ہے۔

سنکانا :۔ سنکارنا۔

نرگسوں نے باد کو پھر آنکھ دی
اونے بادل کو سنکایا ادھر (قدر) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سنک آنا :۔ آثار جنون ظاہر ہونا، وحشت کی باتیں کرنے لگنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہم تو کئی مرتبہ سمجھا چکے ہیں کہ ہمارے لڑکے کو نہ چھیڑا کرو اگر کسی دن سنک آ گئی تو مار بیٹھے گا۔

قول فیصل :۔ عوام کبھی کبھی سنک چڑھنا اور سنک سوار ہونا بھی بول دیتے ہیں۔

سنک جانا :۔ سن گن مل جانا۔ ہوشیار ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب ہم تم دونوں آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے تو وہ سنک گئے کہ ہمارے ہی متعلق باتیں ہو رہی ہیں۔

قول فیصل :۔ ہوا کے خفیف تیز ہو جانے کے محل پر بھی کہتے ہیں کہ ہوا سنک گئی۔

سُنگر :۔ پھل کے بیچنے والے، ترمیوں کے بیچنے والے۔ اردو، سنگری

قول فیصل :۔ لفظ سنگر کا استعمال کہیں نظر سے نہیں گزرا البتہ سنگر کی بیوی کو سنگرن اور سنگرنی بھی کہتے تھے اور اس کی جمع سنگرنیاں اور سنگرنیوں ہو۔ جیسے: بازار ہو کر مہک رہا ہو کھاپنجوں کی کھاپنجیاں کھچی کھچی بیری ہوتی ہیں تو عمر سنگرنیں عجب ناز معشوقانہ سے بانک لگا رہی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

(سنگرنی) خریدار اکٹھا تھے آبلہ ہائے دل کو خوشہ انگور سے عاشق لرزاتے خوش خوش آتے اور تر تر شروں سنگرنی کی اٹھاتے شیریں کا ہی مول لے جاتے۔ (طلسم ہوش رُبا)

ع کہیں انار تھے سنگرنیوں کے پستان کے — شاد

سُن کرنا :۔ (بالضم) بے حس و حرکت کر دینا، کسی عضو کو کسی دوا وغیرہ کے ذریعے سے بے حس بنا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ڈاکٹر صاحب نے مسوڑھے سُن کر کے دانت نکالے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی۔

سُن کرنا :۔ (متعدی) مار مار کر جسم بالکل بے حس ہو جائے یا محو کرنا۔ خاموش کرنا جیسے اس کے گانے نے سب کو سُن کر دیا۔ ع چمک مارتا شیشے کو گھس کر اس کی آب مٹا لو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ کسی بھی معنی میں نہیں بولتے۔

سنک لینا :۔ دیوانگی اختیار کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

وہ مجنوں ہوں جو لیتا ہوں سنک صحرا نوردوں کی
قدم لیتا ہو ہر کانٹا پھپھولے پاؤں پڑتے ہیں — شاد عظیم آبادی

سنکنا :۔ (بفتح اول و دوم) ہوا کی رفتار میں خفیف تیزی پیدا ہو جانا معتدل ہوا کا تیزی اختیار کر لینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ع سب کی پتیں لپٹ گئیں سنکیں بندھی ہوئی ہوئی — آرزو

قول فیصل :۔ اس کے ایک معنی چوکنا ہونا، ہوشیار ہو جانا کے بھی ہیں۔

سنکو :۔ (بفتح اول و دوم و تشدید کاف و واو مجہول) عورت جو سن گن لیتی پھرے، چھپ چھپ کے باتیں سنے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ دریائے لطافت میں بھی درج ہو لیکن اب متروک ہو۔

سنکوانا :۔ (بکسر سین و نون غنہ) سینکنا کا متعدی المتعدی کسی ذریعے سے ہلکی گرمی پہنچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

درد دل روئی سے نہ سنکوانا
آگ ہو اس طرف کے پہلو میں — شرف

سنکھ :۔ ناقوس، بڑی کوڑی، ترئی جسے حضرت اہل ہنود اپنے مذہبی رسومات کے موقع پر بجاتے ہیں۔

قول فیصل :۔ بجانا، بجنا اور زیادہ تر پھونکنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

محل صرف :۔ "تعمیر عالمگیری بڑی مسجد ہو اس کی یہ دقعت کھوئی ہو کر اس کے صحن میں سیتا کی رسوئی ہو کہیں سنکھ پھنکتا ہو بم بم کی صدا ہو۔" (انشائے سرور)

سنکھ :۔ سو پدم کی تعداد یا شمار، سولہ کروڑ... (فرہنگ آصفیہ)

سنکھنی :۔ کوک شاستر کے موافق عورتوں کے اقسام میں سے ایک قسم، وہ عورت جس کا قد اور بال لمبے جسم متوسط مزاج چڑچڑا اور شہوت زیادہ ہو۔ ہندی، مؤنث، رائج۔

ڈھکنی سنکھنی نہیں اختر
ٹھیک ہو پدمنی بڑی بیگم — اختر شاہ اودھ

سنکھیا :۔ سم الفار ایک قسم کا معدنی زہر۔ اردو، مؤنث، رائج۔

مرے واسطے بزم دشمن میں ساقی
مئے ناب میں سنکھیا مل رہی ہو — داغ

سنکی :۔ (بالفتح) وہ آدمی جس کے مزاج میں خبط اور وحشت ہو۔ وہ انسان جس کی حرکتوں سے کبھی کبھی آثار جنون ظاہر ہوتے ہوں۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

سنکی ہوئی ہونا :۔ ہوا کی رفتار میں ہلکی تیزی ہونا، ہوا کا تیز ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پیدا ہو کیوں نہ جوش دل بیقرار میں
سنکی ہوئی ہو باد صبا تک بہار میں — قرار

سُن کے پی جانا :۔ کوئی سخت بات سُن کے جواب نہ دینا، خاموش رہ جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تو کیا اب نہ باہر کبھی جاؤں میں
تو کیا جاؤں اور سن کے پی جاؤں میں — شوق قدوائی

سنگ (ف) (بالفتح) حجر، پتھر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کروں جو یاد تو وا آستان یار کا سنگ
تو بعد مرگ بھی ٹکرائے مرے مزار کا سنگ — جرأت

سنگ (ہ) ساتھ، رفاقت، ہمراہی۔ ہندی، دیہات کی زبان

چھوڑ کر جانا یوں ہمیں پیارے
میں بھی چلتی ہوں آج سنگ ترے — بہرام

سنگار :۔ (بروزن نگار) آرائش، زیب و زینت، آراستگی۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

جلدی جلدی دلھن کا کرکے سنگار
اور قاضی کے تئیں بلا یکبار — (بہشت گلزار)

قول فیصل:۔ سنگھار بھی زبانوں پر ہے۔

سنگار اُتارنا:۔ آرائش و زیب و زینت کی چیزوں مثلاً زیورات وغیرہ کا اُتارنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

یہ کہہ کہہ کے رو رو اُتارا سنگار
کیا اپنی پشواز کو تار تار — میر حسن

سنگاردان:۔ وہ چیز جس میں عورتیں سامانِ آرائش رکھتی ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

آتے ہی سنگاردان مانگا
بکھری کیا گیا وہ شوخ زیبا — اختر شاہ اودھ

سنگار کرنا:۔ (متعدی) بننا، سنورنا، آرائش کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

سنگار میز:۔ وہ میز جس میں ایک آئینے کے ساتھ سامانِ آرائش رہتا ہے۔ اردو، مؤنث، رائج۔

سنگاسن:۔ دیکھو سنگھاسن، سنسکرت، مذکر۔

تیرے مسند میں بھی نہ دیا ہو افسوس — سرور
آہ دیوی ترا سوتا ہو پڑا سنگاسن (قران السعدین)

سنگِ اسود:۔ وہ سیاہ پتھر جو خانۂ کعبہ کی دیوار میں نصب ہے جس کو بوسہ دینا ہر حاجی پر فرض ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

در جاناں کا گیا پتھر ہے سنگ اسود لے زاہد
جو ہم بھی چوم کر اسکو لگاتے اپنی آنکھوں سے — مائل

سنگِ آستان:۔ گھر کی دہلیز، سنگِ در۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستاں کیوں ہو — غالب

قول فیصل:۔ ایران میں عموماً دہلیز پتھر کی ہوا کرتی تھی، اب ہر چوکھٹ کے معنی میں بولنے لگے ہیں۔

سنگ آمد و سخت آمد:۔ (لفظی معنی۔ تقدیر سے پتھر بھی گرا تو کمبخت ایسا بھاری کہ پھر کوئی اُٹھائے نہ اُٹھے) یہ مثل اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کام چار و ناچار کرنا ہی پڑے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سینے پہ نہ کیوں روکوں میں سنگِ فلاخن کو
ہاں اے پسر دہقاں سنگ آمد و سخت آمد — میر

قول فیصل:۔ "سنگ آمد و سخت" بھی استعمال ہوا ہے۔

آخر الامر کرکے دل کو کرخت
کہنے لاگا کہ سنگ آمد و سخت — سودا

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس طرح بھی لکھا ہے سنگ آمد سخت آمد۔

سنگِ آہن رُبا:۔ (فارسی میں سنگ آہن کش بھی) مقناطیس، چمبک پتھر۔ اردو، مذکر۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اب اہلِ ہند کی زبانوں پر مقناطیس ہی ہے۔ سنگ آہن رُبا کوئی نہیں بولتا۔

سنگِ بصری:۔ ایک قسم کا سفید پتھر جو شہر بصرہ میں پیدا ہوتا ہے اور ادویات میں کام آتا ہے۔ فارسی، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اطبا کی اصطلاح ہے۔

سنگ بے نون:۔ (ف) (کنایۃً) سنگ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سنگ پا:۔ جھاواں، وہ مٹی کا دندانے دار ٹکڑا جو خاص طور سے جسم سے میل دور کرنے کیلیے بنایا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دھوئے گا لپٹ کر وہ بت جو سنگ پا سے
شیریں کا بے ستوں پر نقشہ خراب ہو گا — صبا

سنگ پارس:۔ پارس پتھر، حجر الحکیم۔ فارسی ہندی الفاظ، مذکر، کیمیاگروں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ رقمطراز ہیں کہ "جو اشخاص کہ زمانہ سلف میں سونا اور چاندی بنانے کے پر تو و یہ ہنر کو رواج دیتے تھے اور اس عبث خیال میں ہمیشہ مستغرق رہتے تھے اور اپنے آپ کو کیمیاگر کہلاتے تھے۔ ان کی یہ رائے تھی کہ کل قسم کے فلزات (دھاتیں) مرکب ہیں اور ان کے بیس یعنی زمین میں سونے ہی کے اجزا شامل ہیں جن کو جب طرح طرح کی کثافتوں سے پاک و صاف کیا جاتا ہے تو یہ فلزات سونے کی صفات اختیار کرتے ہیں۔ ان کا یہ قول تھا کہ کل فلزات پر جب سنگ پارس کا عمل ہوتا ہے تو یہ سونے و چاندی میں بدل جاتے ہیں۔

سنگ پارس کی بابت ان کیمیاگروں کا خیال تھا کہ یہ ایک قسم کا حیوان ہے کہ جس کی شکل پتھر میں منقلب ہو اور اس کی مادہ بھی ہے۔ جس وقت سے کہ خالق ارض و سما نے ان کا باہم اتفاق کیا ہے

تب سے اس کی مادہ اس کے جسم میں فرطِ محبت سے ایسا لپٹ گئی ہو کر اس کے جسم کا ایک حصہ بن گئی ہو۔

بعض کیمیا گر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس پتھر کی ترکیب میں گندھک اور پارہ شامل ہیں اور گندھک کو تو یہ لوگ مارطیوس یعنی خاوند اور پارہ کو اُعنسر یعنی جورو کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ غلط ترکیب ہو لیکن عام طور سے زبانوں پر ہو۔

سنگ پشت:۔ (بفتح اول و سکون دوم و ضم سوم) کچھوا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنگت:۔ ۱ ہمراہی، معیت، صحبت۔ ہندی، مؤنث، رائج۔

بتوں پر جو مائل طبیعت ہوئی
بڑی سختیاں غم کی سنگت ہوئی — قبول

سنگت:۔ ۲ طوائف کے ساتھ ساز بجانے والے۔ اردو، مؤنث۔ ناچنے گانے والوں کی اصطلاح۔

ادھر اور ادھر رکھ کے کاندھے پہ ہاتھ
چلی ناچتی گاتی سنگت کے ساتھ — میر حسن

سنگت:۔ ۳ مرثیہ خوان اور گویّے کے ساتھ آواز ملانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ سوزخوان کے ساتھ آواز ملانے والے کو بازو کہتے ہیں۔ اور مرثیہ خوان ہمیشہ تنہا پڑھتا ہو۔ کچھ عرصے سے انجمنہائے ماتمی کے لوگوں کے لیے اس کا صرف ہونے لگا ہو جیسے عالیہ کاظمیہ کی سنگت بہت اچھی ہو۔

سنگترا:۔ ایک قسم کی بڑی اور میٹھی نارنگی، سنترا، نارنج۔ پرتگالی، قلیل الاستعمال۔

کمر کو کے ہر درخت سے یوں سنگترے کا نخل
کہتا ہو گرچہ ہاتھ میں شیشہ ہو تیرے یار — سودا

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر سنترہ ہو۔ محمد شاہ نے خوش رنگ ہونے کی وجہ سے اس کا نام رنگترا رکھ دیا تھا جو اب بھی کسی کے ساتھ زبانوں پر ہو۔ اس کی پیداوار زیادہ تر ناگپور میں ہوتی ہو۔

سنگتراش:۔ پتھر کاٹنے والا، پتھر کا کام بنانے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس فعل کو سنگتراشی کہتے ہیں۔

سنگت ہونا:۔ (لازم) میل جول ہونا، ساتھ ہونا۔ اردو مصدر، گویّوں کی اصطلاح۔

جوڑی جو مل بنے بنی کی
سنگت ہوئی راگ راگنی کی — (گلزار نسیم)

سنگتی:۔ رفیق، ساتھی، ہمراہی۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ دیہاتیوں کی زبان ہو۔

سنگِ جراحت:۔ (بفتح اول و کسر سوم و چہارم) ایک قسم کا پتھر جس کے سفوف کے چھڑکنے سے زخم سے بہتا ہوا خون بند ہو جاتا ہو۔ فارسی عربی الفاظ۔ اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ یہ سفوف سفید اور نہایت چکنا ہوتا ہو، نیز مزاجاً یابس ہوتا ہو۔ اردو میں بغیر اضافت اور بفتح جیم بولتے ہیں۔

سنگ چٹانا:۔ دھار تیز کرنے کے لیے پتھر پر استرہ چاقو وغیرہ رگڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خنجر رکھے کمر میں دو دھارے چٹائے سنگ
برچھی ہلا کے فوج نے جولاں کیے سرنگ — انیس

قول فیصل:۔ اسی عمل پر پتھر چٹانا بھی بولتے ہیں۔

سنگِ حوادث:۔ (باضافت) حادثہ کا سنگ سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی،

وصلِ بت سنگ حوادث سے کہیں بہتر تھا — رشک
شیشہ دل مرا ٹوٹا بھی تو بیجا ٹوٹا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہو۔

سنگ خارا:۔ (باضافت) سنگ خارا ایک قسم کا سخت پتھر ہو جو نیلے رنگ کا ہوتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میرے نالوں سے جو پانی سنگ خارا ہو گیا
کوہ کے چشموں کا ہر آنسو شرارا ہو گیا — ذوق

سنگدانہ:۔ پرند جانور کا معدہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ مرغ کے سنگ دانہ کا سفوف ضعفِ معدہ میں اطبا استعمال کراتے ہیں۔

سنگدل:۔ (کنایۃً) سخت دل، قسی القلب، بے رحم۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سنگر:۔ (بروزن لنگر) دمس، وہ دیوار یا پشتہ خواہ پتھروں کا پارہ جو فوج کی پناہ کے واسطے لشکر کے چاروں طرف بنا دیتے ہیں، دیوار جو پناہ کے لیے لڑائی کے موقع پر بنا لیتے ہیں، کانٹوں کی باڑھ جو باغ یا کھیت وغیرہ کے گرد حفاظت کے لیے بنا لیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، قریب بہ متروک۔

خط جو نکلا تو اٹھی آئینہ رخ سے نقاب
زنگیوں نے حلبی فوج کا سنگر توڑا — بحر

سنگِ راہ:۔ ۱ (باضافت) راستے میں پڑا ہوا پتھر جو گزرنے والوں کے لیے باعثِ زحمت ہوتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سنگِ راہ:۔ ۲ (باضافت) (کنایۃً) سدِّ راہ، مانع، راستہ روکنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بے لطف تیرے کیونکر تجھ تک پہنچ سکیں ہم
ہیں سنگ راہ اپنے کتنے یہاں سے واں تک — میر

قول فیصل :- "ہونا" کے ساتھ اس کا صرف ہے اور "سنگ رہ" (بالتخفیف) بھی مستعمل ہے مگر نظماً۔

جادۂ راہ فنا ہو دم شمشیر سے صاف
سنگ رہ اپنا اگر اپنی گراں جانی ہو — مصحفی

سنگریزہ :- کنکر، پتھر کا چھوٹا ٹکڑا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذروں کا اس زمیں کے فلک پر دماغ تھا
سنگریزہ رشک گوہر شب چراغ تھا — انیس

سنگرشتی :- بدہضمی، گرانی، ثقالت، شور بعضی دستوں کا آنا۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی بولی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب سنگرہنی کہتے ہیں۔

سنگ ساتھ :- (بلا اضافت) رفاقت، صحبت۔ اردو، قریب بہ متروک۔

صلا منتر وہ اپنے دل میں سوچیں گی کہ واہ اچھا سنگ ساتھ ہے۔ (کامنی از سرشار)

سنگسار :- (بفتح اول و چہارم) پتھر مار کر مار ڈالنا، ایک قسم کی شرعی سزا جس میں مجرم کو زمین میں آدھا گاڑ کر اتنے پتھر برسائے جاتے تھے کہ وہ ہلاک ہو جاتا تھا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- ہونا، کرنا کے ساتھ صرف ہے۔

(ہونا) نہ وحشی ہوں نہ کوئی نخل میوہ دار ہوں میں
یہ کیا سبب ہے جو لڑکے سنگسار ہوں میں — ناسخ

(کرنا) مثل صورت :- وہ عورت شیر صفت اس کی گیدڑ بھبکی سے نہ ڈری، مرگ پر راضی ہوئی، اس کمبخت شہوت پرست نے شہر کے باہر بھجوا کے سنگسار کیا۔ (فسانۂ عجائب)

سنگساری :- ایک قسم کی شرعی سزا جو آدمی کو کمر تک زمین میں گاڑ کر پتھراؤ سے دی جاتی تھی۔ فارسی، مونث۔

سنگساری کا مزا ہوش میں بھی ہو باقی
بیٹھتا ہوں میں سدا نخل ثمردار تلے — نادر

سنگساز :- وہ شخص جو چھاپے کے پتھر کو درست کرتا ہے اور اس کی غلطیاں الٹے حرفوں میں بناتا ہے، مصحح سنگ۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب بالعموم مصحح سنگ ہی بولتے ہیں۔

سنگ ستارہ :- (بلا اضافت) ایک قسم کا پتھر جس میں چھوٹے چھوٹے تارے چمکتے معلوم ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

گناہ الفت افشاں کی ہے سزا تو یہ ہے
کہ ہم کو سنگ ستارے سے سنگسار کریں — رشک

سنگِ سرخ :- (با اضافت) ایک قسم کا پتھر جو نرم و سرخ ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، رائج۔

سنگِ سرمہ :- (با اضافت) ایک سیاہ چمکدار پتھر جسے پیس کر آنکھوں میں لگاتے ہیں، سرمے کی ڈلی۔ فارسی، مذکر، رائج۔

سنگِ سلیمانی :- (با اضافت و ضم چہارم) ایک قسم کا سیاہ و سفید پتھر جس کی ڈلیاں لوگ اکثر تسبیح بنا کے گلے میں ڈالتے ہیں۔ فارسی عربی الفاظ، مذکر، رائج۔

سنگِ سماق :- (با اضافت و بضم چہارم) ایک قسم کا نہایت سخت سفیدی مائل پتھر، بعضوں نے نرم بھی لکھا ہے۔ فارسی عربی الفاظ، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- زیادہ تر اس کی کھرلیں بناتے ہیں تاکہ پتھر کے اجزا دوا میں شامل نہ ہو سکیں۔

سنگ سینہ :- چھاتی کا پتھر، ناگوار خاطر، گراں خاطر۔ فارسی صفت، دہلی کی زبان۔

تھے جو اغیار سنگ سینے کے
اب تو کچھ دیکھ ہم کو ٹلتے ہیں (فرہنگ آصفیہ)

سنگِ شجر :- (شجری) ایک قسم کا پتھر جس میں درختوں کے نقش بنے ہوتے ہیں۔ فارسی، مذکر، رائج۔

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ ایک قسم کا شجردار پتھر جو اکثر دریا خواہ سمندر کے اندر سے نکلتا ہے اصل میں یہ سنگ کی قسم میں سے ہے جو آفتاب کے باعث درخت کا عکس پڑنے سے اپنے میں وہی صورت پیدا کر لیتا ہے اس قسم کے پتھر اکثر دریائے نربدا اور اس ندی میں سے جو شہر باندے کے قریب ہے بہت نکلا کرتے ہیں۔ لوگ ان کی بعض چھریاں وغیرہ تراش کر نہایت عمدہ بناتے ہیں اکثر عقیق سے مشابہ ہوتے ہیں۔ مگر فارسی لغات والوں نے لکھا ہے کہ یہ ایک قسم کا مرجان یعنی مونگا یا حجر البحر ہے جو سمندر یا دریا سے نکلنے کے بعد الگ ہو کر پتھر ہو جاتا ہے چنانچہ امام غزالی وغیرہ نے اسے نبات و جماد کے درمیان لکھا ہے یعنی دونوں میں شامل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنگ شجر عقیق شجر کے خلاف ہے جس میں درختوں کے نقوش منقش ہوتے ہیں۔

سنگِ طفلاں :- پتھر جو اطفال دیوانوں پر مارتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم مستعمل نہیں۔

سنگ شولی :- دال چاول وغیرہ کو پانی ڈال ڈال کے ایک ظرف سے دوسرے ظرف میں اس طرح گرانا کہ صرف وہی گرے اور اخیر میں کنکر پتھر بچے جو پھینک دیا جائے۔ فارسی، مونث۔

قول فیصل :- عورتیں عام طور سے اس فعل کو شروع کرنا بولتی ہیں، لیکن صحیح سنگ شروع کرنا ہے۔

سنگِ فساں :- وہ پتھر جس پر تلوار یا چھری وغیرہ تیز کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں کم مستعمل ہے۔ اس معنی میں سان زیادہ رائج و فصیح ہے۔

سنگ فلاخن :- وہ پتھر جو گوپھن میں رکھ کے چکر دے کے پھینکتے ہیں۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنگل :- ایک، اکیلا، واحد۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف :- سائکل کے تار کمزور ہیں اس لیے سنگل ہی چلانا۔

قول فیصل :- صحیح انگریزی سنگل (کسرۂ کاف فارسی)

سنگلاخ :- (لاخ۔ وہ جگہ جہاں کوئی چیز کثرت سے پائی جائے) پتھر، پہاڑی زمین، پتھریلی زمین، سنگستان۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر سنگلاخ ٹھوکر کھتی ہو نا تواں سے
زندہ نہ جا سکے گا تو کوچۂ بتاں سے ریختا فرنگی محل

سنگلاخ :- (مجازاً) سخت، مشکل، دشوار۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زمین شعر ہو ہر چند سنگلاخ شعور
قدم جو رکھتے ہیں شتاق مل نکلتے ہیں شعور

سنگ لرزاں :- ایک قسم کا پتھر جو ہلانے سے کسی لچکدار چیز کی طرح لچکتا ہے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کی بڑی بڑی سلیں گوالیار وغیرہ کی طرف سے آتی ہیں اور اکثر عجائب خانوں میں موجود ہیں۔

سنگِ لوح :- وہ چھوٹا پتھر جو مزار کے سرہانے مرنے والے کا نام اور تاریخ وفات وغیرہ کندہ کر کے پہچان کے لیے لگا دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لرزا یہ اضطراب سے میرے مرا مزار
جو سنگ لوح اپنی جگہ سے سرک گیا رند

قول فیصل :- اسی کو سنگ تربت اور سنگ مزار اور سنگ مرقد بھی کہتے ہیں۔

سنگم :- (بروزن ہمدم) ہمراہ، رفیق، دو چیزوں یا دو آدمیوں کا میل، وہ جگہ جہاں دو مختلف درخت یا دریا ملیں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- یوپی کے ممتاز و مشہور شہر الہ آباد کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہاں گنگا اور جمنا کا سنگم ہوا ہے۔

قول فیصل :- یہ لفظ انھیں معنی میں ہندی میں بروزن رنگش (نون غنّہ) ہے جو اردو میں بھی مستعمل و غیر فصیح ہے۔

سنگ ماہی :- وہ سخت سفید پتھر جو مچھلی کے سر سے نکلتا ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- عام طور سے اطبا سنگ سرماہی لکھتے اور بولتے ہیں جو درد گردہ میں نہایت مفید ہے۔

سنگ مثانہ :- وہ پتھری جو آدمی کے مثانے میں پڑ جاتی ہے جس سے اکثر پیشاب بند ہو جاتا ہے یا خون رنگ کے آتا ہے۔ فارسی عربی الفاظ، اطبا کی اصطلاح۔

قول فیصل :- اسی کو پتھری بھی کہتے ہیں۔

سنگ مرمر :- ایک قسم کا پتھر جو نہایت ملائم چکنا اور سفید و شفاف ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سنگ مرمر کی ایک چوکی تھی
پاس تالاب کے وہ بچھی تھی (گلشن شوق)

قول فیصل :- کبھی کبھی اس میں ہلکی سی نیلاہٹ بھی ہوتی ہے۔ عربی میں صرف مرمر کہتے ہیں۔

سنگِ مقصود :- ایک قسم کا پتھر۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

چوٹ کھائی مری قسمت میں ہو کھانا کیسا
سنگ مقصود بھی روزی مری دانا کیسا شعور

سنگ مقناطیس :- چمبک پتھر، لوہا کھینچنے والا پتھر۔ فارسی، عربی الفاظ (اول درجے میں حار دوم میں یابس) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- عام طور سے صرف مقناطیس ہی رائج و فصیح ہے۔

سنگ موسیٰ :- ایک قسم کا سیاہ خوشنما پتھر۔ فارسی عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

سنگ میل :- راستوں میں نصب وہ پتھر جن سے فاصلے کا پتہ چلتا ہے۔ فارسی عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اسی کو سنگ نشاں بھی کہتے ہیں کہ جو قلیل الاستعمال ہے۔

راہ میں تیری شب و روز بسر کرتا ہوں
وہی میل اور وہی سنگ نشاں ہو کے جو تھا آتش

سن گن :- اڑتی پڑتی خبر، ناقابل اعتبار خبر۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- پانا، ملنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

یہ سن گن الغرض میں نے بھی پائی
مرے بھی کان تک یہ بات آئی العطیۃ لو شعور

قول فیصل :- عورتیں اسی معنی پر سن گن بھی بولتی ہیں

جیسے: اتنی سی سن گن مل ہو کہ شبنم کی خالہ کا سنگول جادو نام ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

سن گن لینا:۔ (متعدی) راز کی بات چھپ کر سننا، خفیہ طور سے کسی بات کا معلوم کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

سِنگَوٹی :۔ ۱ (نون غنہ) وہ غلاف یا پیتل وغیرہ کا خول جو بیلوں کے سینگوں پر خوبصورتی کے واسطے چڑھاتے ہیں۔ ہندی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔ صاحب نور اللغات نے بیل یا ہرن کے چھوٹے چھوٹے سینگوں کے معنی میں بھی لکھا ہو جو دیہاتیوں کی زبان ہو۔

سِنگَوٹی :۔ ۲ ہرن کے سینگوں کا بنا ہوا ہتھیار جس سے اکثر پٹے باز کھیلتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہو۔

سنگھ :۔ ۱ شیر، ۲ آسمان کا پانچواں برج یعنی برج اسد، ۳ پانچویں راس، ۴ جینیوں کا ایک فرقہ، ۵ نبض، ۶ آڑی، ۷ چاندی خواہ سونے کا زیور جو رتھ کے بیلوں کے ماتھے پر قلعہ (؟) میں لگایا جاتا تھا، ۸ دیوی کا رتھ۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سنگھ :۔ ۲ سکھوں، چھتریوں، راجپوتوں کا نام، خطاب جو ناموں کے جز کی حیثیت سے استعمال ہوتا ہو۔ ہندی، مذکر، رائج۔

سنگھار :۔ سنگار، آراستگی۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر غیر اہل زبانوں پر ہو۔

سنگھاڑا :۔ (نون غنہ) ایک کانٹے دار پھل جو تالابوں یا ندیوں میں پیدا ہوتا ہو اور مثلث ہوتا ہو۔ اردو، رائج۔

سنگھاڑے چھلے جبکہ بھرنے ہو ئے
فراہم مزے دار دونے ہوئے — اختر شاہ اودھ

قول فیصل:۔ اس کے مغز کو گودی کہتے ہیں اور اس کا آٹا بھی مختلف طریقوں سے استعمال ہوتا ہو۔

صاحب مہذب اللغات نے لکھا ہو کہ "دلالوں اور صرافوں کی اصطلاح میں تین روپوں کو بھی سنگھاڑا کہتے ہیں۔"

سُنگھانا :۔ (سونگھنا کا متعدی المتعدی) کسی خوشبودار یا بدبودار چیز کا دوسرے شخص کی ناک تک سونگھنے کے لیے پہونچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سنگیت :۔ کئی شخصوں کا مل کر گانا۔ اردو، مذکر، متروک۔

ناچے سب رسیلے خوب سنگیت
گانے لگی لومڑی ہر اک گیت — لا اعلم

سنگین :۔ ۱ پتھر کا بنا ہوا، پتھر کی عمارت، منسوب بہ سنگ۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صرف یائے نسبتی لگا کے بہت کمی کے ساتھ بول دیتے ہیں جیسے سنگی دالان وغیرہ۔

سنگین :۔ ۲ بھاری، وزنی، سخت۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سنگین :۔ ۳ ایک نوکدار سہ پہلو ہتھیار، سرنیزہ۔ اردو، مؤنث، رائج۔

نکلا ہو تری مردمک چشم سے پہرا
سنگین لگا لے بہت خونخوار ہیں پلکیں — لا اعلم

قول فیصل:۔ یہ ہتھیار سپاہی وغیرہ اکثر پہرے کے وقت بندوق پر چڑھا لیتے ہیں اور اس کو کمر میں توشہ دان کے قریب لٹکائے رہتے ہیں۔ ترکی زبان میں لفظ سنگو بمعنی برچھی یا نیزہ تھا جسے فارسی میں سرنیزہ کہتے ہیں۔

سنگین :۔ ۴ دبیز، سخت۔ اردو، صفت، رائج۔

محل صرف:۔ تمہاری خریدی ہوئی سرج سے میری خریدی ہوئی سرج بہت زیادہ سخت اور سنگین ہو اسی سے قیمت بھی زیادہ ہو۔

سنگین جُرم :۔ بڑا جرم، جو سخت سزا کے قابل ہو۔ فارسی عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اچھا اب رات کو کیا ہو سکتا ہو جرم سنگین ہو ان کو حوالات میں رکھو۔ (آزاد (؟))

سنگین دل :۔ سنگدل، سخت دل۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سنگین دلوں نے ہاتھوں میں پتھر اٹھائے تھے — انیس

سنگین دلی :۔ سخت دلی، بیرحمی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سخت جانی مجھ میں ہو سنگین دلی ہو یار میں
صحبت ایسی ہو کہ پتھر جیسے ہو پتھر کے پاس — رشک

سنگین سزا :۔ سخت سزا، بھاری سزا، کڑی سزا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہارے لڑکے نے جیسا سنگین جرم کیا تھا ویسی ہی عدالت نے دس سال قید با مشقت کی سنگین سزا بھی دیدی۔

سنگینی :۔ مضبوطی، سختی، گرانی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سُن لینا :۔ ۱ کان میں کسی بات یا آواز کا پہونچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جو خبر تم بیان کر رہے ہم نے کل

راتوں ہی کو تفصیل کے ساتھ ریڈیو سے سُن لی تھی۔
سُن لینا :۔ ۲ قبول کرلینا، مستجاب کرلینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع سن لی مری دعا مرے پروردگار نے — نقش

سُن ٹِکھی :۔ دو ڈبل پیسے اچھال کر دیکھنا کہ چہرہ کے رخ سے پڑا یا سن والے رخ سے چہرے والا رخ ٹکھی کہلاتا ہے جو رخ کھیلنے والا نامزد کردے اسی پر جیت ہوتی ہے۔ (بازاری بان)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اسے سن ٹکھی کہتے ہیں اور بجائے دو ڈبل پیسوں کے ایک ہی سکہ انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے اچھالتے ہیں۔ سکے میں جدھر سنہ لکھا ہوتا ہے اُسے سن اور جدھر چہرہ ہوتا ہے اُسے ٹکی کہتے ہیں۔ یہ بھی جوئے کی ایک قسم ہے۔

سَنْمُکھ :۔ سامنے، منھ در منھ، روبرو۔ ہندی، صفت، متروک۔

برابر لڑتے تھے ہر دو جیش سے
نہ ہو سکتی تھی سنمکھ فوج ان سے — منیر

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں اب تک سرمکھ کے ساتھ سنمکھ بولا جاتا ہے بلکہ بیشتر زبانوں پر سنمکھ ہے۔" حالانکہ موجودہ دور میں زبانوں پر سرمکھ ہی ہے۔

سنمکھ ہونا :۔ (لازم) سامنے ہونا، مقابل ہونا، آگے آنا۔ اردو، صرف، متروک۔

نگاہ فرنگیں نے مجھ کو مارا ہے میں دیکھوں پیو
کہ جب سنمکھ ہو تم انکھیں لڑاوگے تو کیا ہوگا — جرأت

سُنَن :۔ خصلتیں، طریقے، طبیعتیں۔ سنت کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُنْنَا :۔ (بفتح اول) (سانٹا کا لازم) آلودہ ہونا، بھر جانا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم بہت بدتمیز ہو کیچڑ کا سنا ہوا ہاتھ ہر چیز میں لگاتے پھرتے ہو۔

سُننا :۔ (بضم اول) کانوں تک آواز پہنچنا، کان کے پردے سے آواز کا ٹکرانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

وہ دنیا تھی جہاں تم روکتے تھے زباں میری
یہ محشر ہے یہاں سننا پڑے گی داستاں میری — لااعلم

سننا :۔ ۲ توجہ کرنا، فریاد کو پہنچنا، قبول کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

پیر و جواں شکایت غفلت کیا کریں
سنتا نہیں کسی کی وہ جب تک شباب ہو — قلق

سننا :۔ ۳ ماننا، سماعت کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

واعظو! وعظ کی مجلس میں تو تھا میں بہت
کچھ اگر ہوش میں ہوتا تو تمہاری سنتا — امیر

قول فیصل :۔ عام طور سے قاعدہ یہ ہے مذکر ناموں کے ساتھ صیغۂ مذکر اور مؤنث ناموں کے ساتھ صیغۂ مؤنث لاتے ہیں جیسے ہمیں اس کی وجہ دریافت کرلینی چاہیے۔ وجہ مؤنث ہے لہٰذا صیغہ بھی مؤنث کا استعمال کیا گیا۔ برخلاف اس کے "سننا" دونوں صورتوں سے مذکر ہی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا شعر سے ظاہر ہے یعنی سننی پڑے گی نہیں کہا "سننا پڑے گی" کہا ہے۔ چونکہ "سننی" اور "سنی" کا تلفظ ایک ہو جاتا ہے اور "سنی" ایک مستقل لفظ ہے جو الگ اپنے معنی رکھتا ہے اس لیے اس سے بچنے کے لیے یہ صورت اختیار کرنی پڑی۔

سننے کے ساتھ :۔ سنتے ہی، فوراً۔

خشک ہو جاتا ہے حاسد کا لہو سننے کے ساتھ
کوئی ناسخ کا جو مجھ کو شعر تر آتا ہے یاد — ناسخ

قول فیصل :۔ اب اس جگہ "سننے کے ساتھ ہی" یا "سنتے ہی" بولتے ہیں۔ "سننے کے ساتھ" قریب بہ متروک ہے۔

سننے میں آنا :۔ گوش گزار ہونا، کسی بات کا کانوں تک پہنچنا، سننا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ادھر کئی دن سے برابر تمہاری شکایتیں سننے میں آرہی ہیں اب کسی دن ہم شکایت نہ سنیں۔

قول فیصل :۔ اس کا صرف نفی کے ساتھ بھی ہے۔

شور ایسا ہے بطِ مے کا کہ سننے میں آئے
ساقیا اب نالۂ مرغِ سحر کا وقت ہے — ناسخ

سُنو :۔ غور سے سنو، کان لگا کے سنو۔ اردو، فصیح، رائج۔

سنو ٹوٹی ہوئی قبروں سے پچھلی داستانوں کو
جہاں خاموشیاں کرتی ہیں باتیں یہ وہ محفل ہے — عزیز

قول فیصل :۔ مختلف طریقوں سے بولتے ہیں جیسے سنو جی، سنو تو، سنو تو سہی۔

ع نہ رو کو ہم کو یہ کہہ کر ذرا سنو تو سہی — مومن

سَنَوات :۔ (بفتح اول و دوم) سنون، سنین، سنہ کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سَنْوار :۔ ۱ (بروزن گنوار) بگاڑ کا عکس، سجاوٹ، اصلاح، ترمیم۔ اردو، متروک۔

گر کوئی دیکھے اس حسیں کی سنوار
دل پہ قابو نہ رکھ سکے زنہار — خیال

سنوار :۔ ۲ پھٹکار، لعنت، مار جیسے تجھے خدا کی سنوار۔

میری ہجو کو ہے علی کی سنوار
قہر ہو وہ اُسے نبی کی مار — رنگین دہلوی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ تنہا مستعمل نہیں۔ کسی دوسرے لفظ سے ملا کے بولتی ہیں جیسے خدا کی سنوار، علی کی سنوار۔ اور یہ عورتوں کی زبان ہے۔

سنوارنا :۱ ترتیب سے لگانا، سلیقے سے لگانا، ڈھنگ سے رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سنوارنا :۲ آراستہ کرنا، سجانا، زینت دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ان کی آرائش بھی ہوتی ہے موافق وقت کے
دن کو منہ دھویا گیسو سنوارے رات کو — برق

سنوارنا :۳ مہذب بنانا، راہ پر لانا، سدھارنا، بد چلنی سے بچانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب اس جگہ سدھارنا بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

سنوارنا :۴ بنانا، پورا کرنا، جیسے بگڑی کو سنوارنا، کام سنوارنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سنورنا :۔ (بروزن فاعلن) آراستہ ہونا، درست ہونا، سج جانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

خاک سنورے گی زلف مستقبل
جب ہو امروز خواب عشرت دوش — اثر لکھنوی

سنون :۔ دانتوں پر ملنے کی دوا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنہ :۔ سال، برس۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سنہ اکسٹھ میں اف کس قیامت کا سن ہے
گریباں سے جس کے ابھی جوش زن ہے — صفی لکھنوی

قول فیصل :۔ مؤلف نور اللغات کی تحقیق کے مطابق سنہ اصل میں سنۃ یا سنوۃ تھا سنوات اس کی جمع لکھی ہے جو اردو میں بالعموم رائج نہیں۔

سنہا :۔ بنگال میں کایستھ حضرات اپنے نام کے ساتھ لفظ سنہا کا اضافہ کر لیتے ہیں تاکہ خطابی صورت پیدا ہو جائے۔

قول فیصل :۔ قیاس کہتا ہے کہ یہ لفظ سنہا ہے اس لیے کہ صاحب ہند و اردو لغت نے سنہا کے معنی ببر یعنی شیر لکھے ہیں، شیر ببر یعنی اسد ایک لقب بھی ہے۔ ممکن ہے کثرت استعمال سے سنہا ہو گیا ہو۔

سنہ جلوس :۔ کسی بادشاہ کی تخت نشینی کا سال۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنہرا :۔ طلائی، زرّیں، روپہلا کا عکس۔ اردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

وصف جب میں نے کئے تیرے سنہرے رنگ کے
خود بخود ہر صفحۂ دیوان مذہّب ہو گیا — ناسخ

سنہ رواں :۔ سال جاری، سال رواں، جو سن چل رہا ہے۔ عربی، فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

سنہری :۱ روپہلی کی ضد، سونے کے رنگ کی، زرّیں، طلائی۔ اردو صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

اے پری تو نے جو پہنی ہے سنہری انگیا
آج آئی ہے نظر سونے کی چڑیا مجھ کو — ناسخ

سنہری :۲ نام ایک رنگ کا جس کو طلائی بھی کہتے ہیں۔

وصف جب میں نے کئے تیرے سنہرے رنگ کے
خود بخود ہر صفحۂ دیوان سنہری ہو گیا — ناسخ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ جلال نے سرمایۂ زبان اردو میں لکھا ہے۔ لفظ سنہری کو یائے مجہول کے ساتھ یعنی امالۂ سنہرا پڑھنا خطا ہے اس واسطے کہ سنہری نام ایک رنگ کا ہے لہٰذا اس رنگ کی طرف خواہ شے مؤنث منسوب ہو خواہ شے مذکر بہر طور اس کو یائے معروف کے ساتھ پڑھیں گے قیاس پر رنگ اگری، بسنتی، جنبی، دھانی وغیرہ۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے ناسخ کے اس شعر کو یوں لکھا ہے۔

وصف جب میں نے کیا تیرے سنہری رنگ کا
خود بخود ہر صفحۂ دیوان مذہّب ہو گیا

اور دیوان ناسخ (مطبوعہ نولکشور پریس) میں اس شعر کا پہلا مصرع یوں ہے۔

وصف جب موزوں کیے اس کے سنہرے رنگ کے

اور دوسرا مصرع وہی ہے۔

خود بخود ہر صفحۂ دیوان مذہّب ہو گیا

(قوافی مشرب، مذہب، مکتب وغیرہ)

عام طور سے مذکر کے لیے جمع کی صورت میں اور سنہرا کے امالے کی حالت میں یائے مجہول کے ساتھ سنہرے ہی زبانوں پر ہے۔

دل میں جگر میں گھاؤ ہیں گہرے ادھر ادھر
پرچم پڑے ہوئے ہیں سنہرے ادھر ادھر — تعشق

مستقل رنگ کے معنوں میں یائے معروف کے ساتھ مذکر و مؤنث دونوں کے لیے سنہری بھی رائج ہو گیا ہے مگر بہت کم۔

سنہ عیسوی :۔ وہ شمسی سال جس کا حساب حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے شروع ہوا ہے، انگریزی سال جس کے مہینے بہ تفصیل ذیل ہیں۔ جنوری ۳۱ یوم، فروری ۲۸، مارچ ۳۱، اپریل ۳۰، مئی ۳۱، جون ۳۰، جولائی ۳۱، اگست ۳۱، ستمبر ۳۰، اکتوبر ۳۱، نومبر ۳۰، اور دسمبر ۳۱ یوم۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ فروری کے مہینے میں ہر چار سال کے بعد ایک دن بڑھا دیا جاتا ہے۔ جسے کبیسہ کہتے ہیں چونکہ ہر سال چوتھائی روز کا فرق رہتا ہے اس لیے چوتھے برس پورا ایک دن بڑھا دیتے ہیں۔

سنہ فصلی :۔ وہ سال جو فصلوں کے موافق

حساب کیا جاتا ہو، سال فصلی۔ عربی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سنہ ہجری :۔ سال محمدی، یعنی وہ قمری سال جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کرنے کی تاریخ سے شروع ہوا۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کہتے ہیں کہ اس سنہ کی ابتدا یوں ہوئی ہو کہ حضرت عمر کی خلافت میں ابی موسیٰ اشعری حاکم یمن نے حضرت عمر کو ایک نامہ لکھا کہ آپ کے جو خط میرے پاس آتے ہیں ان پہ کوئی تاریخ نہیں ہوتی۔ جس کے سبب اکثر اوقات مغالطہ پڑتا ہے کہ پہلا خط کون سا اور دوسرا کون سا ہو علاوہ اس کے جو وقت اس کے آنے میں صرف ہوتا ہو اس کا پتہ بھی خط سے نہیں لگ سکتا۔ اس لیے مناسب ہو کہ آیندہ جو خطوط میرے نام آئیں ان پر تاریخ ضرور ہو۔ پس خلیفہ وقت نے اصحاب رسولؐ سے وضع تاریخ کی نسبت مشورہ کیا۔ بعض لوگوں کی رائے ہوئی آنحضرتؐ کی وفات سے بنائے تاریخ مقرر کی جائے بعض لوگوں نے حضرتؐ کی پیدائش کے زمانے کو مستحسن جانا۔ مگر حضرت عمر نے نہ مانا اور فرمایا کہ اگر وفات سے تاریخ کا سلسلہ شروع کیا جائے تو مجھے ہر وقت حضرتؐ کی جدائی کا رنج تازہ ہوتا رہے گا اور جو پیدائش رسول مقبولؐ سے شروع کرو گے تو بھی مجھے ہر وقت خجالت کا سامنا رہے گا کیونکہ میں جب تک اسلام نہیں لایا تھا بلکہ ضلالت میں گرفتار تھا۔ کوئی اور بات نکالو حضرت علی علیہ السلام نے تاریخ ہجرت کو مناسب جانا۔ کیونکہ یہ زمانہ ابتدائے نصرت و قوت اسلام کا زمانہ تھا۔ حضرت خیر البشرؐ نے ہو صفر کو مکہ معظمہ سے چل کر ۱۲ ربیع الاول کو داخل مدینہ منورہ ہوئے تھے اور جس وقت سال ہجری کی تجویز ہوئی اس وقت ۱۷ برس گذر چکے تھے مگر چونکہ حضرتؐ کا ارادہ ابتدائے ماہ محرم سے تھا لہٰذا اسی کے موافق تاریخ ہجری مقرر کی گئی اور ایک ماہ ۲۰ دن کا کچھ خیال نہ کیا۔ یا یوں کہو کہ ماہ محرم حرمت والے مہینوں سے ایک مہینہ ہو اس وجہ سے شروع سال اس سے قرار پایا۔ ہجری مہینوں کے نام یہ ہیں :۔ ۱۔ محرم ۲ صفر ۳ ربیع الاول ۴ ربیع الآخر ۵ جمادی الاولیٰ ۶ جمادی الاخریٰ ۷ رجب ۸ شعبان ۹ رمضان ۱۰ شوال ۱۱ ذیقعدہ ۱۲ ذی الحجہ۔

چونکہ اہل عرب مہینے کا شروع رویت ہلال کے دوسرے روز سے جانتے ہیں اور جس روز چاند دکھائی دیتا ہو اس دن مہینے کا خاتمہ خیال کرکے اسے سلخ کے نام سے نامزد کرتے ہیں پس اس وجہ سے کچھ تیس ۳۰ تیس ۳۰ روز کے اور کچھ انتیس ۲۹ انتیس ۲۹ دن کے مہینے ہوتے ہیں۔ اور سال بھر کے تین سو چون ۳۵۴ روز ہو جاتے ہیں۔

سُن ہونا (ہو جانا) :۱۔ (سُن بالضم) کسی عضو کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پاؤں لٹکائے لٹکائے سُن ہو گئے۔

سن ہونا (ہو جانا) :۲۔ متحیر ہو جانا، خاموش رہ جانا، حیرت میں پڑ جانا، ہوش و حواس کا گم ہونا۔ (سکتہ کا عالم طاری ہونا۔)

(ہونا) جو زہر ہنسے بھی سن لیا سن ہوئی
ادا مطربوں سے عجب جھن ہوئی
اختر شاہ اودھ

محل صرف :۔ (ہو جانا) یہ خبر وحشت اثر سن کر افراسیاب سن ہو گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

سُن ہونا (ہو جانا) :۔ ۳۔ ٹھٹھر جانا، سردی کے مارے محو اور مدہوش ہو جانا، ہوش کا عالم ہو جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سَن ہونا (ہو جانا) :۔ (بالفتح) بڈھا ہو جانا، بال سفید ہو جانا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ اب اس محل پر سن سفید ہو جانا بولتے ہیں۔

سَنی :۔ ایک قسم کا باریک اور ملائم سن جسے اکثر گدوں میں بھر دیتے ہیں۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اسے سنئی (بعد اضافہ ہمزہ قبل یاء) کہتے ہیں۔

سُنّی :۔ (بالضم و تشدید نون مکسور) اہل سنت والجماعۃ، چار یاری، مسلمانوں کا فرقہ۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

سنّیاسی :۔ (سنّیاس، جوگ، فقیری) تارک الدنیا، ہندو فقیروں کا ایک گروہ، ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

سُنّی ان سُنّی کر دینا :۔ (متعدی) سن کے ٹال دینا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

سنیچر :۔ (سنسکرت، شنیشچر، یعنی سست + چر رفتار سے مرکب) ایک نہایت سست رفتار منحوس ستارے کا نام، زحل، ساتواں سیارہ، کیوان۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

یہ ہے اس مرتبہ بدیوں منحوس
سنیچر جس کے ہوتا ہو قدمبوس — سودا

قول فیصل :- تعلیم یافتہ طبقہ اس محل پر زُحَل (بضم اول و فتح دوم) ہی بولتا ہے۔

سنیچر :- ۲ شنبہ، ہفتہ، سنیچر ستارے کا دن۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

بنا حکم مبارک ہے سنیچر
برائے دشمن دیں بخش اکبر — منیر

سنیچر :- ۳ افلاس، فلاکت، مفلسی، تنگ دستی، میلا، غلیظ، اگھوری آدمی، بخیل، کنجوس، بانوش، بلا چٹ۔ ہندی، مذکر، (ذم تنگ، غیر فصیح)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کسی معنی میں بھی مستعمل نہیں۔

سنیچر :- ۴ (کنایۃً) نحوست، ادبار، بدنصیبی۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل — محسن

سنیچر آنا :- (پر کے ساتھ) نحوست آنا، ادبار آنا، زحل ستارے کا طالع میں آنا۔ اردو، مصدر، پنڈتوں اور رمالوں کی اصطلاح۔

غیر ہفتے کے دن آیا جو سفر سے معشوق
میں نے جانا کہ بس اب مجھ پہ سنیچر آیا — معشوق

سنیچر اُترنا :- (کنایۃً) نحوست دور ہونا۔ اردو، مصدر، پنڈتوں اور رمالوں کی اصطلاح۔

میرے وادی میں یہ نیزاد کا لشکر اُترا
اب تو جنگل میں بھی منگل ہو سنیچر اُترا — شعور

سنیچر پاؤں پڑنا :- نحوست آنا، بداقبالی کا زمانہ آنا۔ اردو، مصدر، پنڈتوں اور رمالوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- مگر یہ دھوپ برس مشتری بادھو کی آئے گی، سنیچر پاؤں پڑے گا۔ (فسانۂ عجائب)

سنیچر سوار ہو جانا :- (پاؤں کے ساتھ) کہیں نہ ٹکنا، آوارہ گردی کرتے رہنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

محل صرف :- بیدار ہوئے تو پھر پاؤں پر سنیچر سوار ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب اس محل پر پاؤں میں چکر مستعمل ہے۔ جو زیادہ تر عورتوں کی زبان پر ہے۔

سنیچر سوار ہونا :- ہر وقت غصے میں رہنا، ہر ایک سے لڑنے جھگڑنے لگنا۔ اردو، مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- آجکل صاحبزادے پر سنیچر سوار ہے ہر ایک سے لڑتے پھرتے ہیں۔

سُنی سُنائی :- اِدھر اُدھر سے سنی ہوئی بات، غیر معتبر بات۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

سنی سنائی پہ ہرگز کبھی عمل نہ کرو
ہمارے حال کے اخبار دیکھتے جاؤ — داغ

محل صرف :- اب میں کیا جانوں حضور جو سنا وہ کہا۔ میں کچھ گنتے تو بیٹھی نہیں بھی سنی سنائی کہتی ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- بات کے ساتھ ملا کے نسبتاً زیادہ مستعمل ہے۔

سِنِین :- بفتح اول و کسر دوم و نیز بکسر اول و دوم) سنہ (بفتح اول و دوم) کی جمع۔ بہت سے سال۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سُنِین :- (تصغیر سناں کرم) نیزے کے اوپر کا حصہ۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

پھر کیا تھا وار ہونے لگے جا نبین سے
آخر مقابلہ ہوا تیر و سنین سے — اوج

سُنیے :- (تعظیم کے محل پر) سن لو، سن لیجئے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع سنیے تو آپ کہنے لگیں زیب حزیں — تعشق

سُو :- (بواو معروف) سمت، طرف، جانب، پہلو۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع چار سو دشت میں دوڑاتے ہیں گھوڑے افکار — لطف

سو :- ۱ (بواو مجہول) کبھی اسم اشارہ کبھی ضمیر، خبر کے واسطے اس گروہ کی جگہ۔ اردو، متروک۔

بجھے گل، نالۂ دل، دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا — غالب

سو :- ۲ (حرف علت) اس لیے، کیونکہ۔ اردو، متروک۔

ع تھیں نرگسیں سو خاک ان آنکھوں میں بھر گئیں — تعشق

قول فیصل :- کبھی کلام مابعد کو کلام ماسبق سے مسلسل اور مربوط کرنے کے لیے بھی یہ لفظ استعمال میں آتا تھا۔ جیسے "میں نے انتہائی کوشش کی کہ وہاں تک پہنچ جاؤں سو قسمت کی خرابی سے نہیں جا سکا۔"

سو :- ۱ (بفتح اول) صد، سینکڑا۔ قبل اس لفظ کے جب کوئی اور عدد لاتے ہیں تو کبھی کبھی واؤ کو "ی" سے بدل لیتے ہیں۔

سخاوت یہ ادنیٰ سی اس شہ کی ہے
کہ اک دن دو شالے دیئے سات سَے — میر حسن دہلوی

قول فیصل :- فصحائے لکھنؤ "واو" کو "ی" سے کبھی نہیں بدلتے۔

سو :- ۲ کثرت کے محل پر بہت، بہت سے۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سو ٹکڑے ہیں اڑی کے برنگ گل صد برگ
کیا دشت نوردی میں کترتا ہو جنوں گل — ذوق

سُوا:- بڑی سوئی، موٹی اور لمبی سوئی۔ اردو، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:- رِیوں اور ٹاٹ کے ساتھ ایک سوا بھی لیتے آنا تاکہ سلنے میں آسانی ہو۔

سِوا:۔۱ (بکسرِ اول) ماسوا، علاوہ، بجز، بغیر۔ عربی، حرفِ استثنا، فصیح، رائج۔

ع آنکھوں سے سوا تیرے نہ کوئی نظر آئے (دبیر)

قولِ فیصل:- اس کی اضافت ہندی الفاظ کے ساتھ ناجائز ہے۔ صرف عربی فارسی الفاظ کے ساتھ جائز ہے۔ اضافت کی حالت میں "ے" زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے سوائے صبر کچھ چارہ نہیں۔ اس صورت میں فارسی ہے۔

سِوا:۔۲ زیادہ، بڑھ کے۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

روشنی میں کوئی کم کوئی سوا
ایک سے ایک کرے کسبِ ضیا (نالۂ رسوا)

سَوا:- (بفتحِ اول) ایک اور اس کا چوتھائی حصہ ۱¼۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سَواد:۔۱ سیاہی، رنگ کی سیاہی، تاریکی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نگاہ خیرہ کہاں پر تو جمال کہاں
سوادِ شامِ غریباں ہو صبحِ محشر کی (اثر لکھنوی)

سواد:۔۲ سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- لکھنؤ میں تعلیم یافتہ طبقہ سُویدا کہتا ہے جو عربی ہے۔

سواد:۔۳ کسی شہر یا آبادی کی دور سے نظر آنے والی سیاہی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مبارک ہو دلِ سودا زدہ کو کوچۂ زلف
دیارِ حسن کا دلکش نظر سواد آیا (جلال)

سَواد:- ذائقہ، مزہ، لذت۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

اٹھو نہ بیٹھ کر گھس خال سرمہ بھی
وہ خطِ پشت لب میں مزے کا سواد ہے (شعور)

سوادِ اعظم:- بڑا شہر، بڑا گروہ، مذہب۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:- عموماً ہر بڑے شہر کے لیے اور خصوصاً مکۂ معظمہ کے لیے مستعمل ہے۔ مسلمانوں میں حضرات اہلِ سنت، ہندوستان میں حضرات اہلِ ہنود اور دنیا میں حضرات اہلِ مسیح خصوصاً سوادِ اعظم کہلاتے ہیں۔ موجودہ دور میں عام طور سے حضراتِ اہلِ سنت ہی مراد لیے جاتے ہیں۔

سواد ہونا:- دخل ہونا، معلومات ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

کیا رقص کا علم تھوڑا سا یاد
ہوا اس کو گانے میں کچھ کچھ سواد (اختر)

سِوار: ایک طرح کی بہین لسدار گھاس جو پانی میں پیدا ہوتی ہے۔ اردو، مؤنث، رائج۔

کوئی الجھا سوار میں اک جا
غوطہ کھا کر اگر کوئی ابھرا (قلق)

سَوار:- (بفتحِ اول) راکب، گھوڑے، اونٹ اور خچر وغیرہ جانوروں پر بیٹھنے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع چو رنگ تھا فرس تو دوبارہ سوار تھا (انیس)

قولِ فیصل:- اس کی اصل "اسوار" ہے۔ (اسو بروزن سرو۔ اسپ کا مبدل + آر کلمۂ نسبت) اسوار بھی مستعمل ہے مگر نظماً۔ عام طور سے سوار بول کے گھوڑے سوار مراد لیتے ہیں جیسے "اب جو دیکھا دو سوار نہایت تیز رفتاری سے باگیں اٹھائے چلے آتے تھے"۔

سُوارت:- ٹھکانے لگنا، اکارت کی ضد، اچھے کام میں آنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:- کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "خدا نے مجھے امتحان میں کامیابی عطا کی میری محنت سوارت ہو گئی"۔

سوار کرانا:- سواری میں بٹھانا، روانہ کرنا، رخصت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- میں ابھی ابھی بھائی صاحب کو سوار کرا کے چار باغ اسٹیشن سے چلا آ رہا ہوں آپ سے کل بات کروں گا۔

سوار کرنا:- (متعدی) کسی سواری میں بٹھانا، ڈولی، گھوڑے وغیرہ پر چڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع بہن نے رو دیا بھائی کو جب سوار کیا (ناظم)

سوار کو گھوڑے پر سے اتار لینا:- بڑا مکار اور فریبی ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:- سوار کو گھوڑے پر سے اتار لیں زبان تو رکتی ہی نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

سوار ہونا:۔۱ چڑھنا، اوپر بیٹھنا، کسی سواری وغیرہ پر بیٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- نقارے ٹزک و احتشام سے سوار ہوا۔ ساحران غدار کو ہمراہ لیا۔ (طلسم ہوش ربا)

سوار ہونا:۔۲ کسی خاص کیفیت کا طاری ہونا، حواس میں نہ رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

عشق بتاں سوار جو ہو سنگ اچھالیے
پتھر تلے سے ہاتھ کرا کے نکالیے (شاد)

سواری:۔۱ مرکب، سوار ہونے کی چیز، یکہ،

گاڑی، ڈولی، چوپہلے، پینس، پالکی وغیرہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

چلتی ہے تو پھر باد بہاری نہیں رکتی
رک جاتے ہیں دریا یہ سواری نہیں رکتی — مونس

سواری :۲ جلوس، راکب، کسی سواری پر چڑھنے والا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع سواری شہ گردوں سریر آتی ہے (دلا علم)

سواری :۳ وہ شخص جو سوار ہو، سوار شدہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

راضی اس پہ کرو کہاری کو
کہ اتروائے یاں سواری کو (فریب عشق)

قول فیصل :- بصورت اردو جمع زیادہ تر زنانی سواریوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ جیسے "سید صاحب تو تشریف لے آئے لیکن ابھی تک ان کے گھر کی سواریاں نہیں آئیں گھر میں انتظار ہو رہا ہے۔"

سواری :۴ کشتی کے ایک داؤں کا نام۔ اردو، مؤنث، پہلوانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :- اس کا صرف "گا نٹھنا" کے ساتھ ہے۔

سواری :۵ زچۂ عزا کی ایک قسم، وہ نظم جو تابوت یا تعزیہ اٹھنے کے وقت پڑھی جائے اور جس میں لفظ سواری بھی ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

بنی کرتے تھے جس کا احترام اس کی سواری ہے
جناب سیدہ ہو جس کا نام اس کی سواری ہے (دلا علم)

قول فیصل :- "پڑھنا" اور "کہنا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

سواری اتروا لو :- کہاروں کی آواز، جس وقت سواری لے کر مکان پر پہنچتے ہیں۔ اردو، (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- جس وقت کہار ڈولی یا چوپہلا لے کے آتے ہیں تو یہ بھی کہتے ہیں "سواری لگائے ہیں"، "سواری آئی ہے"۔

سواریاں :- پردہ نشین عورتیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اجی قبلہ! آپ کی سواریاں اگر اتر گئی ہوں تو تانگہ آگے بڑھوا دیجیے۔

قول فیصل :- اپنے محل پر مردوں کے لیے بھی بولتے ہیں۔ جیسے "چار سواریوں کا چارج تک کیا لوگے"

سواری آنا :- کسی شخص کا سواری پر تشریف لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لیجے جنت سے خبر باد بہاری آئی
اٹھو تعظیم کو حضرت کی سواری آئی — امیر

قول فیصل :- سواری میں مشتاق ہونے کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے "انھیں سواری آتی ہے"۔

سواری دینا :- سواری کا کام دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مر کر بھی نہ مجھ کو ترے بن چین پڑے گا
فردوس میں بھی تو ہی سواری مری دے گا — انیس

سواری ڈال دینا :- مقابل کو نیچے لا کے بیٹھنے کا نٹھنا اور دونوں ٹانگوں کو مقابل کی ٹانگوں میں پھنسا دینا۔ اردو مصدر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :- سواری ڈال کے جب بیٹھتے کس لیتے ہیں تو اس کو "سواری کسنا" کہتے ہیں۔ کسی کے ساتھ اسی کو "سواری گانٹھنا" بھی کہتے ہیں۔

سواری کرنا :- چڑھنا، سوار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہمارے سرکار کو گھوڑوں کا شوق بہت ہے لیکن جب سے مشکی گھوڑی خریدی ہے آج تک سواری نہیں کی۔

سواری لگانا :- ڈیوڑھی میں ڈولی پالکی وغیرہ کا سوار ہونے کے لیے رکھنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل :- وہ ڈولی جس میں سواری ہوتی تھی جب کہار کسی گھر پر لے جاکے رکھتے تھے تو اس محل پر بھی وہ کہتے تھے "سواری لگاتے ہیں"۔

سواری میں چلنا :- ہمراہی میں چلنا، ہم رکاب ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پینس لگی ہے کہاں جائیے گا خیر تو ہے
جو حکم ہو تو سواری میں خیر خواہ چلے — جگر

سواری نکلنا :- کسی عظیم المرتبت شخص کا کسی قسم کی سواری پر کسی جلوس کے ساتھ سوار ہو کر نکلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع نکلے گی کس طرح سے سواری حسین کی — تعشق

سواگز کی زبان :- بدزبانی کے لیے محل پر فقرہ "کو اور بیٹھے ہیں میں سواگز کی زبان کٹتی"۔

(توبۃ النصوح از نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر "بارہ ہاتھ کی زبان" یا "ہاتھ بھر کی زبان" بولتی ہیں۔

سُؤال :- ۱۔ بضم اول و فتح ہمزہ بصورت واؤ، چاہنا، مانگنا، درخواست، التماس، طلب۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

آرزو وصل کی، ابھی یہ خیال اچھا ہو
ہائے پورا نہیں ہوتا ہے سوال اچھا ہو — امیر

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر بفتحہ اوّل ہی آتا ہے۔

سُؤال: (۲) استفسار، پرسش، دریافت، استفہام، پوچھنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بھولے ہیں سے دم، خصوصاً یہ سوال اچھا ہے
ہاتھ سینے پہ ہو کیوں دل کا تو حال اچھا ہے — امیر مینائی

سُؤال: (۳) تحریراً یا تقریراً بطور امتحان کوئی بات پوچھنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پرچے میں سات سوال تھے جس میں سے پانچ کرنا تھے۔

سُؤال: (۴) ریاضی یا اقلیدس کا مسئلہ، عقدہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ریاضی کا پرچہ میرا خراب گیا صرف دو سوال صحیح کر سکا۔

سُؤال: (۵) دینا کے ساتھ، استغاثہ، عرضی، دعویٰ۔ اردو، مذکر، اصطلاح عدالت، قریب بہ متروک۔

سرِ عدالتِ محشر جواب کیا دو گے
جو داد خواہ ہوں تم پر کوئی سوال دیا — داغ

سُؤالات: (بضم اوّل و فتح ہمزہ بصورت واؤ) سوال کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سوال از آسمان جواب از ریسماں:۔ سوال کچھ جواب کچھ۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی الٹا سیدھا جواب دے۔ فارسی، مثل، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ افسر روسی نے اس کا ترجمہ سنا تو بہت ہی خوش ہوا کبھی منہ تک ہنستے رہے۔ معقول سوال دیگر جواب دیگر۔ سوال از آسمان جواب از ریسماں۔ (فسانۂ آزاد)

سوال بنانا:۔ امتحان کے واسطے سوالات تیار کرنا، پوچھنے یا امتحان کے لیے کسی مسئلہ کا تیار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ سوال بنانا کوئی نہیں بولتا اس محل پر سوالات کا پرچہ بنانا یا امتحان کا پرچہ بنانا بولتے ہیں۔

سوال پورا کرنا:۔ حسب طلب دے دینا، جو مانگا ہو وہی دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم "سوال پورا ہونا" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

آرزو وصل کی ابھی یہ خیال اچھا ہو
ہائے پورا نہیں ہوتا ہے سوال اچھا ہو — امیر

سوال جواب کرنا:۔ بحثنا، مباحثہ کرنا، جھگڑنا۔ اردو، مصدر، عوام اور عورتوں کی بول چال۔

ہم سے کرتا ہے کیا سوال جواب
کیا تو اور کیا ترا سوال جواب — مہجور

سوال حل کرنا:۔ مسئلہ حل کرنا، کسی مشکل امر کی تشریح کرنا، کسی سوال کا صحیح جواب دینا یا لکھنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سوال مشکل تو بہت تھا لیکن اس نے اپنی طباعی سے حل کر دیا۔

سوال دیگر جواب دیگر:۔ سوال کچھ جواب کچھ۔ فارسی، مثل، قلیل الاستعمال۔

اگر کہوں میں سنوارو زلفیں تو وہ بگڑ کر یہ دیں گے گالی
عجب نصیبوں کی کچھ ہے شکایت سوال دیگر جواب دیگر — نصیر

سوال دینا:۔ حل کرنے کے واسطے کوئی مسئلہ دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج ماسٹر صاحب نے بہت سخت سوال دیے تھے لیکن میں نے سب حل کر دیے۔

سوال رد کرنا:۔ سوال نامنظور کرنا، طلب شدہ شے کا نہ دینا، بھیک نہ دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بوسے کے مانگنے پر منہ کو نہ پھیرنا تھا
حاتم تھے تم نہ رد جو میرا سوال کرتے — آتش

قول فیصل:۔ اس کی منفی صورت بھی رائج ہے جیسے "سوال رد نہ کرنا"۔

خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہو اے آتش
کریم رد نہیں کرتے سوال سائل کا — آتش

اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

باتوں میں بند ہو گیا غماز لوح گو
ٹیڑھے سوال رد ہوئے سیدھے جواب سے — آتش

سوال کرنا:۔ مانگنا، چاہنا، خواہش کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

بیٹھو، اٹھو، رد کرو، تباہ حال کرو
آج ہی وصل کا سوال کرو — شوق لکھنوی

قول فیصل:۔ پوچھنا اور دریافت کرنا کے معنوں میں بھی مستعمل و فصیح ہے۔ جیسے آپ مجھ سے سوال کر سکتے ہیں کہ میں بغیر آپ کی اجازت کے وہاں کیوں گیا۔

امتحاناً کوئی بات پوچھنے کو بھی سوال کرنا کہتے ہیں۔

سوال کی صورت:۔ ایسی وضع کہ دیکھ کر دوسرا شخص سمجھ جائے کہ کچھ مانگتا ہے۔

مجھ کو لباس فقر سے ہو عار اس لیے
ناسخ نہ تانکے کہیں صورت سوال کی — ناسخ

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ لکھتے ہیں کہ شعر کی بات اور ہے ورنہ صورتِ سوال ہی زیادہ مشہور ہے۔

کتنا کسی کا پائے بعد ناز دلبری
لب پر نہیں سوال تو صورت سوال ہو — ارتضیٰ
فقیر کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں یعنی فقیر کی صورت سوال ہو۔

سوال لگنا:۔ مدت سے کسی چیز یا روپے پیسے کا سوال ہونا۔

مدت ہوئی سوال لگا ہو منیر کا — منیر
لنا ہو دیکھئے در دولت سے کیا جواب (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ صرف متروک ہو گیا ہے اس جگہ اب درخواست لگنا بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

سوال و جواب:۔ ردّ و بدل، بحث و مباحثہ، تکرار۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

دوزخ مجھے قبول ہوا ہے منکر و نکیر
لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا — داغ

سوامی، سوآمی:۔ مالک۔ خداوند تعالیٰ، شوہر، قبلہ حضرت۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود حضرات کی زبان۔

سوانح:۔ سانحہ کی جمع۔ روداد، واقعات، حادثات۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

سوانح لکھے ہیں حالی نے ان کے
سوانح عمری ایسی کوئی دیکھے — کلام

سوانح عمری:۔ سرگزشت، کسی کی پوری زندگی کے حالات و واقعات۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

سوانح لکھے ہیں حالی نے ان کے
سوانح عمری ایسی کوئی دیکھے — کلام

قول فیصل:۔ یہ مرکب کہ جس میں سوانح لکھے ہوں اس کو عام طور سے مونث بولتے ہیں اور سوانح چونکہ جمع ہے لہٰذا قاعدۃً بہت سے سانحوں کے معنی میں مذکر ہی بولنا چاہیئے۔ انہیں معنوں میں سوانح حیات بھی مستعمل و فصیح مذکر ہے۔

سوانگ:۔ تماشہ، شعبدہ، کھیل، کرتوت، کرتب۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

جائے بیٹھے ہیں وہ سر اوروں کے ساتھ
سوانگ دیکھو گردش افلاک کے — صبا

قول فیصل:۔ بنانا، لانا کے ساتھ اس کا صرف قلیل۔

جاہ و حشمت میں بشر کا حال دیکھا چاہیئے
سوانگ بن جاتا ہے دولت کا تماشہ دیکھ کر — بحر

گر تیر نیتی ہو کبھی خنجر کبھی سناں
لاتی ہو سوانگ یار کی مژگاں شوخ ہے — آتش

سوانگ بدلنا:۔ روپ بدلنا، ہیئت بدلنا، صورت بدلنا۔ اردو صرف، متروک۔

طلسم جہاں ہے تماشا سوانگ
بدلتا ہے ہر دم زمانا سوانگ — شاد

قول فیصل:۔ اس محل پر سوانگ بھرنا بھی بولتے تھے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

سوانگ کرنا:۔ روپ بدلنا، صورت تبدیل کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

جو حربائے گردوں ہو نیرنگ ساز
کرے گا وہ بہروپیا کیا سوانگ — شاد

سوانگ لانا:۔ جھگڑا پیدا کرنا، رنگ لانا۔ اردو صرف، متروک۔

دیکھیے بتاں میں خطر سودا ہو
اور کچھ سوانگ نہ لائے دل یہ تماشا لائے — صبا

سوا نیزے پر آفتاب آنا:۔ بہت سخت گرمی پڑنا، قیامت کا منظر درپیش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب سوا نیزے پہ سوچو آفتاب آیا تو کیا ہوگا — شیفتہ

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں "(مسلمانوں کے عقیدے میں) قیامت کے روز آفتاب زمین سے سوا نیزے کے فاصلے پر آجائے گا جس کے باعث مخلوق کو اس قدر پسینے مجبور کریں گے کہ وہ اُن میں تیرتے تیرتے پھریں گے۔ یعنی اس روز نہایت تپش گرمی اور [illegible] حدت کا سامنا ہوگا جس کے سبب انسان پراگندہ ہو جائیں گے ایسے وقت میں وہی ٹھیک رہے گا جس کے اعمال نیک اور حساب صاف ہوگا۔"

ضرورت شعری کی بنا پر آفتاب کی جگہ خورشید بھی نظم کیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ٹھہر جانا مژہ پر اُس دل سوزاں کا آفت ہے
سوا نیزے پہ جب خورشید آیا پھر قیامت ہے — ظفر

آنا کی جگہ ہونا کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔ جیسے "اگرچہ فی الجملہ ہیاں کا مذکور ہو زبان میں چھالے پڑیں بات کرنے کے لالے پڑیں، سوا نیزے پر آفتاب ہے جو جانور اڑا کباب ہے۔" (انشائے سرور)

سوا ہونا:۔ زیادہ ہونا، حد سے بڑھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سچ ہے دنیا میں شب ہجر بلا ہوتی ہے
دم بدم آرزوئے مرگ سوا ہوتی ہے — تعشق

سِوائے:۔ (بکسر اول حرف استثنا)۔ علاوہ، بجز۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کچہری کے کاموں سے ناواقف، سوائے اس کے چارہ نہیں کہ مصالحت کرلیں۔

سَوائے:۔ وہ رقم جو زمیندار کو لگان کے علاوہ وصول ہو۔ پتاور، سنگھاڑا، مچھلی یا جنگل

وغیرہ کی رقم۔ اردو، مؤنث، کاشتکاروں کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر زبانوں پر رقم سوائے کی ترکیب سے ہے جو صحیح نہیں بکسر سین بھی بولتے ہیں۔

سَوائی:۔۱ وہ غلہ جو کاشتکاروں کو بیج کے واسطے اس شرط پر دیا جائے کہ غلہ کٹنے پر من کا سوا من دینا ہوگا۔ ہندی، مؤنث، دیہاتیوں کی اصطلاح۔

سَوائی:۔۲ جب ایک پورا آدمی اور کمسن بچہ سواری میں بیٹھتا ہے تو اُس کو سوائی سواری کہتے ہیں۔

کہارو کیا کہاری دگے تم بن بیاہی بیٹی کی جان صاحب
سوائی ہو نہ ڈیوڑھی ہو سواری یا کہری ہو (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

سوائی دینا:۔۱ جس رقم کا کبوتر ہو اس کی سوائی رقم دینا۔ اردو مصدر، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ جب کسی کڑی کا کبوتر صید ہو کے یہاں گر جاتا ہے تو سوائی رقم دے کے واپس لاتے ہیں۔

سوائی دینا:۔۲ روپے پر سوا روپیہ داؤں پر لگانا۔ اردو مصدر، جواریوں کی اصطلاح۔

سوائی ہو جانا:۔ زیادہ ہو جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

شغل مے کا شیخ جی دیکھا اثر
منھ پہ رونق اب سوائی ہوگئی — فراد

سوایا:۔۱ سوائی کی تذکیر، ایک اور اس کا چوتھائی، ۱¼۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کلو پہلوان نے سوایا ہو یا ڈیوڑھا ہمیشہ اک ٹنگے پر مار لیا۔

سوایا:۔۲ زیادہ، بیش، بڑھ کا۔ بڑھا ہوا۔

(سہاگ) میل کے دیکھو ری سکھی سب میں سوایا ہو بنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

سو بات کی ایک بات:۔ عمدہ بات، نہایت سنجیدہ اور تجربے کی بات، المختصر۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کاوش تری بے ثبات ہے یہ
سو بات کی ایک بات ہے یہ — گلزار نسیم

سو باتیں سُنانا:۔ سو کنایۃً لعنت، ملامت کرنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی بولی۔

پھر تو نے امیر اس سے کی بات
سو باتیں ابھی سُنا چکا ہے — امیر

سو بار:۔ بہت زیادہ، متعدد بار۔ اردو حرف، فصیح، رائج۔

کبھو نہ اس رخ روشن پہ چھائیاں دیکھیں
گھٹائیں چاند پہ سو بار آئیاں دیکھیں (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اسی محل پر سو باری بھی تھا جو اب متروک ہے۔

میں تو کچھ کہتی نہیں شوق سے سو باری چیخ
نام لے کر میری دائی کا دوا جاری چیخ — رنگین

سو بار مر کے زندہ ہونا:۔ بے انتہا کوشش کرنا کوئی کسر نہ اٹھا رکھنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کا باورچی سو بار مر کے بھی زندہ ہو تو ایسا کندن قلیہ نہ پک سکے۔ (فسانۂ آزاد)

سَو برس بعد گھورے کے بھی دن بہورتے ہیں:۔ کوئی شخص ایک حال پر نہیں رہتا۔ ایک سا وقت کبھی نہیں رہتا۔ اردو، مثل، متروک۔

محل صرف:۔ مثل مشہور ہے کہ سو برس بعد گھورے کے بھی دن بہورتے ہیں۔ سو ہمارے تو آج دن بہورے کہ آپ آگئے اور شاہ جی کو لائے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب زیادہ تر زبانوں پر یہ مثل اس طرح ہے "بارہ برس بعد گھورے کے بھی دن پھرتے ہیں"

سولسوے:۔ غالباً، یقیناً، بہر صورت۔ اردو، عوام اور دیہاتیوں کی زبان۔

فرقت کے الم سے کیا ہوا ہو
سولسوے یقیں ہے یہ مجھ کو — عاشق

سُوپ:۔۱ (واو معروف) شوربا۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

سُوپ:۔۲ اناج پھٹکنے کا آلہ، غلہ چھاننے کا چھاج۔ اردو، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ پھٹکنا کے ساتھ صرف ہے جیسے "چاول سوپ میں پھٹک لو تاکہ خاک دھان وغیرہ الگ ہو جائے۔"

سوپ اتارے سے ناؤ ہلکی نہیں ہوتی:۔ کسی مصیبت سے گلو خلاصی کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

سُوپ تو سُوپ چھلنی کیا بولے جس میں بہتر چھید:۔ کسی بتذل آدمی کے دخل در معقولات کرنے پر بولتی ہیں۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

سو پچاس:۔ متعدد، بہت زیادہ۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

آئینہ خانہ ہو دلِ عشاق اے بُتو!
تم سے دکھائیں آؤ تمہیں سو چھاؤں ہم

سو چیت نہ ایک لکھیت :- جو بات لکھی ہوئی ہو وہ زبانی یاد رکھنے سے بہتر ہے، کیونکہ تحریر سند ہے۔ اُس گھات میں رہتا ہو گنوار کا ایک کنڈا کام تمام کر دیتا ہو۔ عوام کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :- اب قلیل الاستعمال ہو۔

سو چیلی نہ ایک گولر :- ایک سمجھدار کا سو نادان بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ عوام کی زبان۔ (فرہنگ آثر)

قولِ فیصل :- اب کوئی بھی نہیں بولتا۔

سُوت :- (واو مجہول) پانی نکلنے کی جگہ، پانی کا چشمہ، سوتا۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

ہوئی دونوں کے حسن کی ایک جوت
کہ جیسے ہو دو چشموں کی ایک سوت — میر حسن

قولِ فیصل :- اب اس محل پر "سوتا" زبانوں پر زیادہ ہو۔

سُوت :- ۱ (واو معروف) تاگا، کچے تاگے کا تار۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- کاتنا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

سُوت :- ۲ سیدھ دیکھنے کا ڈورا، عمودی خط۔ اردو، مذکر، نجاروں اور معماروں کی اصطلاح۔

سُوت :- ۳ ایک انچ کا دسواں حصہ۔ اردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل :- سوت بھر کم رہ جانے کی وجہ سے الماری میں پٹرا نہ لگ سکا۔

سُوت :- ۴ وہ خط جو لہسنیا نگینے پر ہوتا ہو، لہسنیا کا اندرونی جوہر۔ اردو، مذکر، جوہریوں کی اصطلاح۔

زمرد کی چھڑی ہو سبزۂ عارض سے ہر تیلی
بنا ہو سُوت لہسنیا کا ڈوری تیری چلمن کی — منیر

سَوت :- (بفتح اول) دوسری بیوی۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

پتھر کا کلیجا کیا پر سوت کے غم میں
دق کیسی ہوئی سِل کا ابھی آزار ہوا ہے — جان صاحب

قولِ فیصل :- صاحبِ فرہنگِ آصفیہ لکھتے ہیں "کہ یہ لفظ زبانِ سنسکرت میں 'سپتنی' تھا۔ ہندی میں آنے سے بائے فارسی گر کے 'ستنی' ہوا۔ پھر ستنی سے ستن اور ستن سے سوتن، حسبِ قاعدہ زبان بولا جانے لگا۔ اس کے علاوہ سنسکرت میں دشمن کو 'سپتن' کہتے ہیں چونکہ یہ عورتیں باہم دشمن ہوتی ہیں اس وجہ سے 'سپتنی' سوکن کو کہنے لگے۔ جو لوگ سوکن کا مادہ ساتھن یعنی ساتھ رہنے والی خیال کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ کثرتِ استعمال سے سوتن کا سوت رہ گیا۔"

سوتا :- ۱ پانی جو کنوئیں یا تالاب سے جوش مار کے نکلے، ۲ پانی جو دریا سے نکل کر کسی اور طرف کو جائے، سوت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بے فیض امیرؔ اپنے نہیں دیدۂ گریاں
سوتے انہیں چشموں کے تو ہیں گنگ و جمن میں — امیر

سَوتاپا :- سوت سے فطری عداوت۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

سوتاپا دینا :- سوتاپے کی تکلیف دینا۔ اردو، صرف، متروک۔

محلِ صرف :- اور میں آتی ہی کاہے کو شہنشاہ کو خود غرض تھی جو مجھے لینے گئے۔ پیر بی بی صاحب جلا بیکار تھا۔ دوسرے میرے دشمن کچھ سوتاپا دیتے تو آتے نہیں جو اُن کو جلن ہوئی وہ اپنے دل میں سمجھ گیا ہیں۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

سوتا جاگنا :- سوت کا تیزی سے جاری ہونا، بند ہونے کے بعد پھر جاری ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

طوفان ہوگا آنکھوں کے سوتے جو جاگ اٹھے
دریا دکھائے ہیں رواں عبث عبث — رشک

سوتا سنسار جاگتا پروردگار :- رات تاریک اور سنسان ہونے سے مراد ہوتی ہو، داستان گو رات کے سنسان ہونے کو ان الفاظ سے ظاہر کرتے تھے۔ اردو، صرف، متروک۔

محلِ صرف :- سوتا سنسار جاگتا پروردگار ہمارا بھی خدا تمہارا بھی خدا کانوں کی سنی کہتے ہیں آنکھوں کی دیکھی کہتے نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :- اب عورتیں کہانی شروع کرنے سے پہلے "یہ فقرے کہتی ہیں" ایک تھا بادشاہ ہمارا تمہارا خدا بادشاہ، آنکھوں کی دیکھی کہتے نہیں، کانوں کی سنی کہتے ہیں۔ عذاب ثواب بنانے والے کی گردن پر۔"

سُوت بُوٹی :- (بہردو واو معروف) ایک قسم کی سوئی کا کام۔ اردو، مونث، متروک۔

دکھاتی کوئی گو کہ وہ موڑ موڑ
کہیں سوت بوٹی کہیں تار توڑ — میر حسن (سحر البیان)

سَوت سَوتیلا :- غیریت، شر اور فساد کا جذبہ۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- تمہاری ہی عادت ہو کہ ہر وقت دشمنی پر کمر باندھے رہتی ہو مجھے سوت سوتیلا نہیں آتا۔

سُوت کاتنا :- ایک خاص طریقے سے چرخہ کو گھماتے ہوئے سوت کو ڈورے کی شکل میں لانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

پیر زن کا تھا کشت کار یہ قوت
در یو یا جیٹھی کا تھا کر آئی سوت　　(دہشت گلزار)

سوت کا لانا جیتے جی کا جلانا:- یعنی دوسری بیوی کا لانا پہلی بیوی کو گویا زندہ گور کرنا ہے۔ اردو مثل۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

سوتن:- سوت۔ ہندی مؤنث۔ دہلی عورتوں کی بول۔

سُوتنا:- نہری وغیرہ کے پانی کو ایک طرف سے دوسری طرف تھوڑا تھوڑا وغیرہ سے لے جانا۔ اردو، رائج۔

سُوتنا۔ سُونتنا:- ہاتھ کو کسی عضو پر اس طرح پھیرنا کہ ہاتھ اوپر سے ہر بار نیچے آئے۔ اردو، مصدر، رائج۔

محل صرف:- مریض جب درد یا کسی درد میں مبتلا تھا تو تمہارا فرض تھا کہ پیٹ سُوتتے تاکہ ریاح خارج ہو جاتے۔

سُوتنا، سُونتنا:- ۲ کلپ چڑھانا، ڈور پہ کٹے ہوئے مہین شیشے وغیرہ کا چڑھانا۔ اردو، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:- لکھنؤ کے مشہور کاظم حسین ڈور سُوتنے میں استاد مانے جاتے تھے۔

قول فیصل:- شاخ سے پتوں کو علیحدہ کرنے کے لیے اوپر سے نیچے کی طرف ہاتھ لانے کو بھی سُوتنا کہتے ہیں جیسے "شاخ کو سُوت کے پتے گرا کے قمچی بنا لو۔"

سُوتنا، سُونتنا:- میان سے تلوار کھینچنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

سوت نکلنا:- (لازم) چشمہ پھوٹنا، منبع جاری ہونا۔　　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ سوتا پھوٹنا اور سوتا نکلنا بولتے ہیں۔

سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا:- جب امر کا سان گمان بھی نہ ہو اس میں خواہ مخواہ کج بحثی اور جھگڑا کرنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل:- گنجینۂ اقوال و امثال میں بجائے کوری کے کوری لکھا ہے۔

جیسے:- ارے تو ابھی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا۔ واہ کیا شرافت ہے۔　　(فسانۂ آزاد)

اب لکھنؤ کی عورتیں "سوت نہ کپاس کولھو سے لٹھم لٹھا" بولتی ہیں۔

سُوتواں ناک:- (بضم اول و واو معروف و سکون لام) پتلی اور خوبصورت ناک، نازک ناک۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

بینی تری جوں الف عیاں ہے
تو میری بھی ناک سوتواں ہے　　(رنگین دہلوی)

قول فیصل:- زبانوں پر کمی کے ساتھ ستواں بھی ہے۔

سوتواں نقشا۔ سوتواں ناک نقشا:- باریک اور دلکش خد و خال۔ کسی کا مصرع ہے۔

ع　ہائے وہ تیرا سوتواں نقشا　　(فرہنگ آتش)

قول فیصل:- عام طور سے لکھنؤ کی عورتیں ستواں ناک کو "اکہرا نقشا" بولتی ہیں۔

سوتوں کو جگانا:- سوتوں کو جاری کرنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

دل جو بھر آیا تو اک شور مچایا میں نے
سارے تالاب کے سوتوں کو جگایا میں نے　　(امانت)

سُوتی:- سوت کا کپڑا، سوت کا بنا ہوا کپڑا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

سُوتی:- چھوٹے بچوں کا کھیل۔ جن بچوں سے آپس میں شرط ہوتی ہے وہ ہر وقت ذرا سا تاگا منھ میں رکھتے ہیں تاکہ جس وقت کوئی شرط والا لڑکا کہے کہ دو سوتی آدے تو فوراً زبان نکال کر وہ تاگا دکھا دیں اور شرط پوری ہو جائے۔　　(نور اللغات)

قول فیصل:- اب یہ کھیل ختم ہو گیا۔

سُوتیا آم:- قمریا آم۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

محل صرف:- اس نے کہا نا صاحب میں کبھی سوتیا آم نہیں بیچتی سا بجے کا کام نہیں کرتی۔
(طلسم ہوش ربا)

سوتیا ڈاہ:- سوتاپے کی جلن۔ وہ رشک حسد جو ایک سوت کو دوسری سوت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- زیب النسا کے چھوٹے دیور نے خط اتفاق سے پڑا پایا اور بھاوج کو حرف بحرف سنا دیا۔ سوتیا ڈاہ، سنتے ہی آگ ہو گئیں۔
(فسانۂ آزاد)

سوتے بچے کا منھ چوما نہ ماں خوش نہ باپ خوش:- بغیر اطلاع کے نیکی کرنا رائگاں ہے۔ چھپا کر محبت کرنا بیکار ہے۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

سوتے بہانا:- سوتوں کا جاری کرنا، کنایۃً کثرت سے آنسو یا پانی بہانا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع　مجھ کو رلا کے خواب میں سوتے بہائے نیند (میر)

قول فیصل:- اس مقام پر زیادہ تر سوتے جاری ہونا مستعمل ہے۔

سوتی بھڑیں جگانا، سوتی بھڑ جگانا:- پرانے جھگڑے تازہ کرنا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل:- اب اہل لکھنؤ عام طور سے سوتی بھڑیں

جگانا بولتے ہیں۔ ذوقؔ دہلوی نے واحد نظم کیا ہے۔

جو سوتی بھیڑ باعث غوغا جگائے پھر
دروازہ گھر کا اس سگ دنیا پہ بھیڑ تو

سوتے جاگتے :۔ ہر وقت، ہر حالت میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فکر شعر و شاعری ہو جس کو سوتے جاگتے
تکیہ پہلو آئے مضموں کا پہلو ہو گیا — شعور

سوتے جاگتے منہ دیکھنا :۔ ہر وقت توقع رکھنا، امید وابستہ رکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

منہ ترا دیکھے جو سوتے جاگتے
صبح اس کی ہو اسی کی شام ہو — جلیل

سوتے فتنے جگانا :۔ فساد برپا کرنا، سوتی بھیڑیں جگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گھنگرو چھن چھن بجا دیئے اس نے
سوتے فتنے جگا دیئے اس نے — شوق قدوائی

قول فیصل :۔ سوتے ہوئے فتنے جگانا بھی مستعمل ہے۔

اس شہر کو بٹانہ لگانا لوگو
سوتے ہوئے فتنے نہ جگانا لوگو (اودھ پنچ)

سوتے کا سوتا رہ جانا :۔ (لازم) نیند کی حالت ہی میں مر جانا، سوکے زندہ نہ اٹھنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

چل بسے پیش از سحر ہوتے رفیقان سحر
آہ اک سوتے کا سوتا میں ہی غافل رہ گیا

سوتے کا منہ کتا چاٹے :۔ سوتے آدمی کو کسی بات کی خبر نہیں ہوتی۔ اردو، مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ سوتے کی جگہ "سیدھے" بولتے ہیں جس کا مفہوم ہے "زیادہ سیدھا پن بھی انسان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے"۔

سوتیلا :۔ سگے کی ضد، سوت کے قرابت دار اور آل اولاد۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ مونث کے لئے سوتیلی بولتے ہیں، جیسے "اگر تمہارے دو سوتیلے بھائی ہیں تو ایک سوتیلی بہن بھی تو ہے"۔

سوتے مردے جگانا :۔ ہنگامہ برپا کرنا، قیامت اٹھانا، شور مچانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گر خواب میں آن کر جگایا
سوتے مردے جگائیں گے ہم — مومن

سوتے نصیب جاگنا :۔ اقبال یاور ہونا، خوش نصیبی کا دور دورہ ہونا۔ برے دنوں کے بعد اچھے دن آنا۔

چھوڑا ہاتھی کو اپنے آگے
ہتھنی کے نصیب سوتے جاگے — انشا

سوٹ :۔ (بضم اول و واو معروف) جسم کے اوپری حصہ کا اور نیچے کے حصہ کا ایک ہی کپڑے کا لباس۔ انگریزی، مذکر۔

دائیہ ابر بہاری واہ واہ
گل زمیں کو خوب پہنایا ہے سوٹ — لا اعلم

سوٹا :۔ (بضم اول واو مجہول) ایک قسم کا کوڑا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

گھروں سے اب جو نکلتے ہیں لے کے وہ ہتھیار
بغل کے بیچ تو سوٹا ہے ہاتھ میں کچکول

سوٹڈ بوٹڈ :۔ (ہر دو بضم اول و واو معروف و کسر سوم) سوٹڈ بوٹڈ میں۔ وہ شخص کہ جو اچھے قسم کا انگریزی لباس پہنے ہو۔ انگریزی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوجا :۔ ترکی سوئی، سوا۔ ہندی، مذکر۔ دیہاتیوں اور عوام کی زبان۔

سوجا پھولا :۔ منہ پھلائے، خفا خفا، مونث کے لئے سوجی پھولی۔

حال میرا ان سے جو پوچھا کسی نے تو کہا
وہ ہی ہیں جو آکے کل یاں بیٹھ زاری کر گئے
ہنسے کہ آئے اور بھلے چنگے ہیں انکو کیا ہوا
سوجے پھولے آئے تھے کل گزاری کر گئے
(میر حسن) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب یہ صرف متروک ہے۔

سو جانا :۔ نیند آ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جو مر جائے ہمارا تو کرے کون آہیں
سو گیا جاگنے والا شب تنہائی کا — تعشق

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے سو جانا کے ایک معنی سُن ہو جانا، خون کی حرکت بند ہو جانا بھی لکھے ہیں جو اب متروک ہے۔

کوئے مقصود سے یوں تھکی ہے غفلت ہمیں دور
جیسے سو جانے سے ہو جاتے ہیں بیکار قدم

سو جان سے :۔ ذوق و شوق سے، بڑی خوشی کے ساتھ، دل سے، کمال رغبت سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے مختلف الفاظ کے ساتھ ملا کے ہونا کے ساتھ بولتے ہیں جیسے سو جان سے عاشق ہونا، سو جان سے فدا ہونا، سو جان سے نثار ہونا، سو جان سے قربان ہونا، سو جان سے صدقے ہونا۔

ہزار بار ہو سو جان سے فدا بلبل
(فدا ہونا) جو دیکھ لے گلِ رخسارِ یار کی صورت — رشکؔ

وہ جو خنجر بکف نظر آیا
(نثار ہونا) میرؔ سو جان سے نثار ہوا — میرؔ

صنوبر آ گیا عاشق ہو سو جان سے جس پر
(عاشق ہونا) عجب بوٹا سا قد اس کا نمونہ ہے قیامت کا — جان صاحب

اک دم میں جلا دے سب کو درد زباں کے
(صدقے ہونا) سو جان سے میں صدقے اس آنکھ لڑانے کے — مصحفی

کیوں نہ سو جان سے ہوں رشک پری پر قربان
(قربان ہونا) دیکھ کر جس کو کرے دست ہوس حور دراز — جرأت

صاحب فرہنگ آصفیہ نے سو جان سے کشتہ ہونا بھی لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

کشتہ ہو سو جان سے دل نرگس خونریز کا
(کشتہ ہونا) سر کو سودا ہو تری زلف بلا انگیز کا — لااعلم

اکبر الٰہ آبادی نے سو جان سے راضی ہونا نظم کیا ہے جو کوئی نہیں بولتا۔

سو جان سے ہو جاؤں گا راضی میں سزا پر
پہلے وہ مجھے اپنا گنہگار تو کر لیں

سو جان سے واری :- انتہائی فریفتہ ہونا۔ کمال محبت کے اظہار کے کرنے کے محل پر۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محبوب لیلیٰ کو خدا نے دیا تم سا یوسف
شکر ہو تجھ پہ میں سو جان سے واری ہزار — جان صاحب

سو جتن کرنا :- بہت کوشش کرنا، بہت سی تدبیریں کرنا، بہت سی صورتیں اختیار کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- انہوں نے لڑکی کی طلاق کے لیے سو جتن کر ڈالے لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

سوج کر کپا ہونا :- بہت سوج جانا، متورم ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- ایک رات ایک دن مسلسل چلنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ پاؤں سوج کے کپا ہو گئے۔

قول فیصل :- صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ پھول کر کپا ہو جانا ہے۔

اپنے محل پر سوج کے کپا ہو جانا بھی صحیح ہے۔

صاحب نور اللغات نے سوج کر ختم ہونا بھی لکھا ہے

ع رفتہ رفتہ سوج کر پائے قیس خم ہوا — صابر

مگر لکھنؤ کی عورتیں جب زیادہ راستہ چلنے سے پاؤں بے حس و حرکت ہو جائیں تو فقرہ بولتی ہیں۔

سوج کے بپہ ہو جانا :- حد سے زیادہ سوجن ہو جانا، کسی عضو کا بہت زیادہ پھول جانا، انتہا سے زیادہ ورم ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ٹیسوں کا بال بال یہ اب تھانہ ہو گیا
سنگھی جو کی تو سوج کے بپہ شانہ ہو گیا — جان صاحب

قول فیصل :- عورتیں "بپہ" کو دونوں ہاتھوں سے بتا کے بھی ادا کرتی ہیں۔

سو جگہ :- ہر جگہ، ہر مقام پر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سو جگہ اس کی آنکھ پڑتی ہے
جیسے مستِ شراب ہیں دونوں — میرؔ

سوجن :- ورم، آماس۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

مسوڑھوں پہ سوجن چڑھی جس گھڑی
تو ہر طفل پر اک مصیبت پڑی — لطف

سوجنا :- (لازم) ورم ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

سوجن اترنا :- (لازم) ورم کم ہو جانا، سوجن کا جاتا رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سوجن چڑھنا :- (لازم) ورم ہونا، سوجن پھول جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سوجھ :- عقل، ادراک، بجھ۔ ہندی، مؤنث۔

آپ خود کو سمجھتے ہیں ہشیار
آپ کی سوجھ کے میں جاؤں نثار — ظریف

قول فیصل :- تنہا نہیں بولتے، سوجھ بوجھ ملا کے بولتے ہیں۔

سوجھانا :- (متعدی) آگاہ کرنا، بتانا، باخبر کر دینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

خاکساری نے یہ ترکیب سجھائی ہو مجھے
چوم لے اس کے قدم نقش کف پا ہو کر — رند

سوجھائی دینا :- دکھائی دینا، نظر آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل :- زیادہ تر منفی صورت سے اس کا استعمال ہے۔

ع کچھ سوجھائی نہیں دیتا کہ نظر ہو گئی کم — تعشق

سوجھ بوجھ :- ذکاوت، عقل و فہم، زیرکی۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہ کام کیا کہ ہاتھ چوم لے جائیے، کمال کر دکھایا واللہ اس سوجھ بوجھ کے صدقے۔ (فسانۂ آزاد)

سوجھ پڑنا :- دکھائی دینا، سمجھ میں آنا۔ (فقرہ) اماں جان کو اتنی بات نہ سوجھ پڑی اور مجھے کہاں جا پھنسایا۔ (آیا جی) (نور اللغات)

قول فیصل :- سوجھ پڑنا دلی کی زبان ہے، اہل لکھنؤ اس محل پر سوجھائی دینا یا سوجھنا بولتے ہیں۔ عوام لکھنؤ سوجھائی پڑنا بھی بولتے ہیں۔

سوجھنا :- تدبیر درستی کا آنا، [illegible]

استظام وبند وبست، اندیشہ، آگا پیچھا سوچنا، عاقبت اندیشی۔ اردو، متروک۔

ابھی اک عمر رونا ہو تو کچھ تو خشک آنکھو ! تم
کرو کچھ سوجھنا اپنا تو بہتر ہو یہ دنیا ہو — میر
سوجھنا اپنا کرے کچھ ابر تر ہو مصلحت
جوش غم سے جب کہ تا بینا ہو چشم گریہ ناک (فرہنگ آصفیہ)

سوجھنا کرنا :۔ (اپنا کے ساتھ) تدبیر و درستی کار کرنا، اپنا فکر و تردد کرنا، اپنی بہتری اور مصلحت کی بات کرنا، انتظام و بندوبست کرنا، اندیشہ کرنا، آگا پیچھا سوچنا، عاقبت اندیشی کرنا۔

ابھی اک عمر رونا ہو تو کچھ تو خشک آنکھو ! تم
کرو کچھ سوجھنا اپنا تو بہتر ہو کہ دنیا ہو — میر
سوجھنا اپنا کرے کچھ ابر تر ہو مصلحت
جوش غم سے جب کہ تا بینا ہو چشم گریہ ناک — میر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب یہ صرف متروک ہو۔

سوجھنا :۔ ۱ نظر آنا، دکھائی دینا، آنکھوں سے دکھائی دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

تجھیں جو رلے شیخ ہی سوجھتی ہو
مجھے رشک حور اک پری سوجھتی ہو — امیر

سوجھنا :۔ ۲ کوئی نئی بات خیال میں آنا، ذہن میں آنا، سمجھ میں آنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ع یہ کیا بے وقت کی لے حضرت دل آپ کو سوجھی [illegible]

قول فیصل :۔ اس معنی میں بیشتر سوجھی یا سوجھتی ہو مستعمل ہو جیسے "ایک شخص تو مچھلی کی طرح پھڑک رہا ہو تمھیں ہنسی سوجھی ہو۔"

سوجھنا :۔ ۳ تمیز ہونا، سمجھ میں آنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

ایسی صورت کو تری دیکھ کے دل لوٹ گیا
ہائے اندھے کو نہ سوجھا کہ یہ ہو حیرت کیسی — امیر

سوجھنا :۔ ۴ روشن ہونا، طے کر لینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

ٹھوکر لگا کے قبر کو کہتا ہو وہ مسیح
تم کو تو خوب سوجھا ہو آرام آجکل — قدر بلگرامی

سوجھنا :۔ ۵ آثار معلوم ہونا۔

نصیر اب سوجھتا ہو ہم کو وصل یار کا ہونا — نصیر
خوشی نے منہ دکھایا ہو جو آنکھ اپنی پھڑکتی ہو (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

سوجھنا :۔ ۶ مشغول ہونا، کام ہونا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

یہاں تو ہو آنکھوں میں اندھیر دنیا
وہاں ان کو سرمہ مسی سوجھتی ہو — امیر

سوجھنا :۔ ۷ فکر رہنا۔ فکر ہونا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

جو کہتا ہوں ان سے کہ آنکھیں ملاؤ
تو کہتے ہیں تم کو یہی سوجھتی ہو — امیر

سوجھنا :۔ ۸ خیال پیدا ہونا۔ گمان ہونا، ذہن میں راسخ ہونا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

چل کے دیکھا آئینہ خانہ میں ہیں کتنے تجھ سے
تجھ کو سوجھی ہو کہ میرا ہی جمال اچھا ہو — امیر

سوجھی :۔ روا۔ ہندی، مونث، رائج۔

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر روا ہی ہو۔

سوجھے بوجھلے :۔ خفا اور آزردہ منہ پھلائے، خفا خفا۔ اردو، صرف، متروک۔

حال میرا اس نے پوچھا جو کسی نے تو کہا
سوجھے بوجھلے آئے بیٹھے کہ گزاری کر گئے — میر حسن

سوچپا :۔ آہستہ کرنا۔ ہندی۔ اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل :۔ عام طور سے اس کا استعمال ہنوز فنا ہو۔

سو چھپا دیں :۔ ہر چند چھپا دیں کسی طرح بھی پوشیدہ کریں۔ اردو، محاورہ۔

اے معروف گو ہم سو چھپا دیں کوئی چھپتا ہو سوچ
کر اپنا قصۂ عشق اب ہوا ہو عام سو کوس مطوع
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس جگہ لاکھ چھپائیں بولتے ہیں۔

سو حیلے ہزار بہانے :۔ (کنایۃً) بہت سی تدبیریں، بہت سی ترکیبیں۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جب کوئی شخص کسی کام کو کرنا نہیں چاہتا تو سو حیلے ہزار بہانے کرتا ہو۔

سوخت :۔ (ف۔ سوختن سے ماضی کا صیغہ) جلن، سوختگی، سوزش۔ اردو، مونث۔

آپ کو سوخت غیر کو لذت
یہ مزہ بس کباب میں دیکھا — سمجھو

سنتے ہیں یہ سوخت اس کو ہو گئی
اور لگا گھبرانے از حد اس کا جی — تنویر (قران السعدین)

سوخت کرنا :۔ بھرے ہوئے حقے کو اتنا پینا کہ دھواں نکلنا موقوف ہو جائے اور تمباکو گل کی شکل اختیار کر لے۔ اردو، صرف، مذکر۔

محل صرف :۔ (۱) حقہ بھر کے دے ہو آئی۔ جب سوخت کر چکے تو حضرت نے باہر سے آواز دی کہ ماما جی چار پائی یہاں موجود ہو ذرا دری یا غالیچہ دے جائے گا۔ (فسانۂ آزاد)

سوختگی :- ۱ سوزش، جلن ۲ تکلیف، کلفت، رنج وغم۔ اسم، فارسی، مونث۔

سوختنی :- جلانے کے لائق، جلانے کی، جلنے کے قابل۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :- ہیزم (لکڑی) کے ساتھ اس کا استعمال کثرت کے ساتھ تھا۔

سوختہ :- ۱ جلا ہوا، جھلسا ہوا۔ فارسی، صفت، اسم مفعول تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جل کر اگر بجھا بھی دل سوختہ مگر
تو پھر جلے گا جیسا کہ کوئلہ بجھا ہوا — ذوق

سوختہ :- ۲ (کنایۃً) عاشق، عشق کی آگ میں جلا ہوا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جلد مجھ سوختہ کے پاس سے جانا کیا تھا
آگ لینے مگر آئے تھے یہ آنا کیا تھا — میر مہدی مجروح

قول فیصل :- اس محل پر سوختہ جاں، سوختہ دل کی ترکیبوں سے بولتے ہیں تنہا نہیں بولتے۔

سوختہ :- ۳ وہ بجھا ہوا کوئلہ یا اپلا جس میں جلد آگ لگ جاتی ہو، اخگر نیم سوختہ، حراقہ، نیز وہ بارود میں رنگا ہوا کپڑا جس میں چقماق سے جلد آگ لگ جاتی ہو۔ فارسی صفت، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

سوختہ :- ۴ جاذب، بلاٹنگ پیپر۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

سوختہ بال :- (کنایۃً) افسردہ، پژمردہ۔

رتبہ میں کم ہو بال سمندر سے اے ہما! رشک
دوزخ تھا ہے سوختہ بالوں کے سامنے — نور اللغات

قول فیصل :- اب کوئی نہیں بولتا۔

سوختہ بخت، سوختہ قسمت :- بدنصیب، بدبخت۔

اس چمن میں سوختہ قسمت وہ ہیں
دانہ جل جاتا ہو جو بوتے ہیں ہم — شعور (نور اللغات)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

سوختہ جاں :- (کنایۃً) افسردہ، غمگین۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جو کام کیا پوچھ کے مجھ سوختہ جاں سے
اب قدر ہوئی پیاروں کی جب چھٹ گئے ہاں سے — دبیر

سوختہ جگر :- (کنایۃً) دل جلا عاشق۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- کرایہ دینے کا مقدور نہ تھا جنگل میں جل جانا منظور نہ تھا مجبوراً چند سوختہ جگر با سوز و گداز جلتے تھے ورنہ وہاں قدم رکھتے سمندر کے پر جلتے تھے۔ (انشائے سرور)

قول فیصل :- اس محل پر سوختہ دل زیادہ بولتے ہیں۔

سوختہ نصیب :- نصیب جلا، بدنصیب۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گل جس کو باغباں نے جلایا تھا باغ میں
مجھ سوختہ نصیب کا وہ آشیاں نہ ہو — بچے صاحب مشتاق

قول فیصل :- عورتیں اس محل پر عورتوں کے لیے نصیب جلی یا نصیبوں جلی اور مردوں کے لیے نصیب جلا یا نصیبوں جلا بولتی ہیں۔

سوختہ ہو جانا :- بیکار ہو جانا۔ گنجفے کے پتے کا کہ جو سر ہو اور وقت پر نہ چلا جائے اس کا بیکار ہو جانا۔ اردو مصدر۔ گنجفہ بازوں کی اصطلاح۔

سوخت ہو جانا :- کالعدم ہو جانا، ضبط ہو جانا۔ اردو مصدر، رائج۔

محل صرف :- تمہارے بیعانہ کی رسید میں ہم نے ایک مہینے کی مدت ڈالی اگر مدت کے اندر روپیہ نہ دیدوگے تو روپیہ سوخت ہو جائے گا۔

سوختہ ہونا :- حد سے زیادہ جل جانا، جھلس جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- وہی ہوا کہ جو ہم کہتے تھے تم نے پانی کا چھینٹا نہیں دیا اور مصالحہ جل کے سوختہ ہو گیا۔

سوختی :- خفت، سبکی، رنج، ملال۔ اردو، مونث، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

وہ اگر داغ نہ دیتے تو نہ تنہا جلتا
سوختی طرفہ کلیجے کے بدولت ہوتی — جلال

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

سود :- ۱ بیاج، ربا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پیسے ٹکے پہ کہیں اس کو نہ تھا دسترس
سود میں اور مول میں سے کر رہا تھا وہ پھنس — سودا

قول فیصل :- انگریزی میں اسی کو انٹرسٹ کہتے ہیں۔

محل صرف :- نوابوں اور شاہزادوں کی تمام دولت اسی سود کی بدولت رستوگی ٹولہ پہنچ گئی۔

سود :- ۲ زیاں کا عکس، فائدہ، منافع۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھا خواب میں خیال کو تجھ سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی نہ زیاں تھا نہ سود تھا — غالب

سودا :- ۱ سیاہ، کالا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سودا :- ۲ اخلاط اربعہ میں سے ایک خلط کا نام۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

چار اخلاط ہیں اندوہ و غم و رنج و الم
خون بلغم ہو مرے تن میں نہ صفرا سودا　　امیر

قول فیصل:- صاحب نور اللغات نے فارسی، لکھا ہو جو صحیح نہیں یہ لفظ عربی ہو۔

سودا: جنون، دیوانگی، پاگل پن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تنگ آیا ہوں بہت شہر کی آبادی سے
لے چلے کاش مجھے جانب صحرا سودا　　امیر مینائی

سودا: کنایۃً عشق، محبت، الفت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سر جاتا ہو سرے ترا سودا نہیں جاتا
دل جاتا ہو دل سے تری الفت نہیں جاتی　　داغ

سودا: خرید و فروخت کا معاملہ، بھاؤ تاؤ، مول تول، خرید و فروخت کی بات چیت۔ ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

کون سے دن سینکڑوں عاشق ترے مرتے نہیں
مشک سے سودا گراں ہو آجکل کافور کا　　آتش

سودا: اسباب، چیز بست، وہ چیز جو بازار سے لائی یا خریدی جائے، اناج، ترکاری وغیرہ۔ اردو، رائج۔

محل صرف:- جب تم نور یہ گنج سودا لینے جانا
تو ہم سے بھی کہہ دینا ہم بھی منگوائیں گے۔

سودا: خیال، دھن، فکر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا
شوق سودائے خط و خال کہاں　　غالب

سودا: مرزا محمد رفیع نام، سودا تخلص، باپ کا نام مرزا محمد شفیع تھا اور یہ مرزایان کابل سے تھے بسلسلۂ تجارت ہندوستان آئے۔ بعض کا قول ہو کہ باپ کی سوداگری سودا کے لیے وجہ تخلص ہوئی۔ سودا کی ولادت ١١٢٥ھ میں دہلی میں ہوئی اور وہیں تعلیم و تربیت پائی۔ سودا پہلے سلیمان قلی خاں وداد اور پھر شاہ حاتم کے شاگرد ہوئے خان آرزو کے شاگرد نہ تھے مگر ان کی صحبت سے فائدے حاصل کئے۔ چنانچہ پہلے فارسی شعر کہا کرتے تھے لیکن بعد میں خان آرزو کے مشورے سے اردو شعر کہنا شروع کئے اور یکتائے زمانہ ہوگئے۔ غرض طبیعت کی مناسبت اور مشق کی کثرت سے شہر دلی میں ان کی استادی نے خاص و عام سے اقرار لیا جب کلام کا شہرہ ہوا تو شاہ عالم بادشاہ اپنا کلام اصلاح کے لئے دینے لگے۔ ان کے کلام کا شہرہ جب نواب شجاع الدولہ نے لکھنؤ میں سنا تو ایک خط معہ سفر خرچ بھیج کر بلایا لیکن سودا آئے نہیں۔ جب حالات زمانہ بدلے تو سودا کو مجبوراً ترک وطن کرنا پڑا۔ ٦٠ یا ٦٦ سال کی عمر میں دلی سے نکل کر چند روز فرخ آباد میں نواب بنگش کے پاس رہے اور وہاں سے ١١٨٥ھ میں لکھنؤ پہنچے اور نواب شجاع الدولہ کی ملازمت اختیار کی جب نواب آصف الدولہ مسند نشین ہوئے تو انھوں نے بھی مرزا پر شفقت و عنایت کی نظر کی۔ مرزا جب تک زندہ رہے نواب آصف الدولہ اور اہل لکھنؤ کی قدردانی سے ہر طرح فارغ البال رہے۔ تقریباً ستر برس کی عمر میں ١١٩٥ھ میں لکھنؤ ہی میں انتقال کیا۔ شاہ حاتم زندہ تھے سن کر بہت روئے اور کہا کہ "افسوس ہمارا پہلوان سخن مر گیا" مصحفی نے تاریخ کہی۔

سودا کجا و آں سخن دلفریب او ١١٩٥ھ

سودا اثنا عشری شیعہ تھے اس لئے ان کی دفن امامباڑہ آغا باقر میں عمل میں آئی اور اب بھی نشان قبر موجود ہو۔ جس پر مصحفی کی کہی ہوئی تاریخ کندہ ہو۔ اور اب یہ قبر انقلاب زمانہ اور تعمیر جدید کی وجہ سے امامباڑے کے حدود سے باہر ترکاری منڈی امامباڑہ غفران مآب کی طرف کی آراضی میں عمارت کی بنیاد کے پاس ہو فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ان کا پورا کلام جو کلیات سودا کے نام سے موسوم ہو موجود ہو جس کو حکیم سید اصلح الدین نے ترتیب دیا تھا۔ تھوڑی دیر کے لئے پرانے محاوروں سے قطع نظر کر کے دیکھیں تو سرتاپا نظم اور انشائے اردو کا دستور العمل ہو۔ اول قصائد اردو بزرگان دین کی مدح اور اہل دول کی تعریف میں ہیں اسی طرح چند قصائد فارسی میں ہیں۔ ٢٤ مثنویاں میں بہت سی حکایتیں اور لطائف منظوم ہیں ایک فارسی کا دیوان ہو۔ ایک دیوان ریختہ کا ہو جس میں لاجواب غزلیں، رباعیاں، مستزاد، قطعات، تاریخیں، واسوخت ترجیع بند اور مخمس ہیں۔ اور ہر قسم کی نظم میں ہجویں ہیں۔ ایک تذکرہ شعرائے اردو کا ہو اور وہ نایاب ہو۔ مرزا نے مرثیے اور سلام بھی بہت کہے ہیں اس زمانے میں مسدس کی رسم کم تھی اکثر مرثیے چو مصرعے ہیں۔ سلام کا ایک شعر یہ ہو۔

نہیں ہلال فلک پر مہ محرم کا
چڑھا ہو چرخ پہ تیغا مصیبت غم کا

تمام اہل سخن کا اتفاق ہو کہ مرزا فن شاعری میں مسلم الثبوت استاد تھے وہ ایسی طبیعت لے کر

آئے تھے جو شعراء اور فن انشاء ہی کے لئے پیدا ہوئی تھی۔ میر تقی میر نے بھی ان کو پورا شاعر مانا ہو۔ مرزا نے تصوف میں بھی شعر کہے ہیں مرزا قتیل کہتے ہیں کہ سودا قصیدہ کے بادشاہ ہیں مگر غزل میں میر تقی میر کے برابر سوز و گداز نہیں۔

(ماخوذ از آب حیات)

سودا اترنا:۔ جنون ختم ہونا۔ سر سے جن کا اتر جانا۔

سر عاشق سے نہ اس زلف کا سودا اترا آزاد
شکل قمری نہ کبھی طوق ہمارا اترا

قول فیصل:۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہو۔

سودا اچھلنا:۔ (لازم) جنون ہونا، خبط ہونا، مالیخولیا کا زور ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

جب اس کوچے میں جاتا ہوں اچھلتا ہے مرے سودا
ذرا سر پھوڑ کر دیکھوں تو یہ دیوار کیسی ہو داغ

سودا اٹھنا:۔ (لازم) خرید و فروخت کا معاملہ طے ہونا، معاملہ پٹنا، نرخ یا قیمت طے ہونا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

حسن کی جنس گراں نقد دو عالم کم وزن
نہ بنے گا نہ بنے گا سودا امیر

سودا بیچنا:۔ کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم آج خوانچہ نہ لگاؤ گے ہی جب سودا بیچ کے پلٹنا تو ہمارے لئے چار سنترے لیتے آنا۔

سودا پٹنا:۔ (لازم) خرید و فروخت کا معاملہ طے پا جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ تم کئی دن سے عبدالرحیم کے یہاں دوڑ رہے تھے تمہاری لکڑی کا سودا پٹ گیا یا نہیں۔

سودا پھرنا:۔ لئے ہوئے مال کا واپس ہونا، خریدی ہوئی شے کو پھیر کے دام واپس لینا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

کچھ گرہ میں بھی ہو جو دل کے خریدار بنے
یہ سمجھ لو کہ یہ سودا نہیں لے کر پھرتا داغ

قول فیصل:۔ سودے کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں ہو عام طور سے ہر شے کے لیے بولتے ہیں۔

سودا ٹھیرنا:۔ بھاؤ طے ہونا، نرخ قرار پانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

متاع عشق بھی ہو پایۂ الفت جسے کہتے ہیں
اگر لیجے تو سودا کچھ ہمارا آپ کا ٹھیرے داغ

سودا چکنا:۔ سودا پٹنا، بیچنے والے کی مقررہ قیمت سے کسی حد پر کمی کے ساتھ طے ہو جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ سودا چکانا بھی بولتے ہیں جیسے سمجھ دار آدمی ہمیشہ سودا چکا ہی کے لیتے ہیں۔

سودا چمکنا:۔ جنون بڑھ جانا۔ اردو صرف متروک۔

جس روز اسے پردہ تو بے نقاب ہوگا
چمکے گا اپنا سودا داغ آفتاب ہوگا بحر

سودا خریدنا، سودا مول لینا:۔ (متعدی) کوئی چیز خریدنا، کوئی چیز مول لینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

سودا دلانا:۔ (متعدی) کھانے پینے کی چیز دلانا، کوئی چیز دلانا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

سنگ ہی جھولیوں میں لڑکوں کی
ان کو سودا دلا دیا کس نے معروف دہلوی

سودا زدہ:۔ سودائی، دیوانہ جس پر جنون کا اثر ہو۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل سودا زدہ میرا نہ چھوٹے گا نہ چھوٹے گا
ہر اک حلقہ ہو کالا جیل خانہ زلف مشکوں کا صبا